



غلط نامرتوزک میوے

صفحہ	صفحہ	غلط	صحیح
۷۳۷	۱۴	میرے پسینا	میرے پسینا
۷۳۸	۱۹	نہیں ہے	نہیں ہے
۷۳۹	۷	حصص میں	حصص میں آیا
۷۴۰	۴	وہانکے	وہانکا
۷۴۱	۱۰	اب میں نے	اب میں
۷۴۲	۱۵	مجھ کو مٹوا	مجھ کو معلوم ہوا
۷۴۳	۱۳	ازرنجان	ازرنجان کا
۷۴۴	۸	مہترین کا	مہترین کا امیرزادہ
۷۴۵	۱۰	ماں تریب	ماں کے تریب
۷۴۶	۱	میں خیر امیرزادہ	میں امیرزادہ
۷۴۷	۵	غم تب کیا اور تفت	غم تب کیا تو اس وقت
۷۴۸	۱۵	اور مارا مارا نہر	اور مارا مارا نہر
۷۴۹	۵	خودت پیلے	نہرست میں پیلے
۷۵۰	۴	جلادیوں	جلادوں
۷۵۱	۱۹	روح چڑھے	روح نہ چڑھے
۷۵۲	۴	میں جلائے	میں جلائے
۷۵۳	۷	انفات	وفات
۷۵۴	۱۳	گٹھڑے پر	گٹھڑوں پر
۷۵۵	۱۴	انکا دردہ	انکے دردہ



غلط نامہ فونزک تپورے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲۰	۲۰	آپ	اب
۴۲۲	۱۷	دو لجنین نے پہلے	دو لجنین پہلے
۴۲۳	۱۰	جہان ملک زاد	جہا ملک کوراو
۴۴۱	۷	محمود کا کراوس کے فیل کو	محمود کا کراوس کے فیل بان کو
۴۴۴	۱۹	نام خطبہ	نام کا خطبہ
۴۴۷	۱۲	کو نغراغ	کو کہ نغراغ
۴۴۸	۴	دو کا شکرانہ	دو گانہ شکرانہ
۴۵۵	۹	چلا دن اور	چلا اور
۴۵۶	۱۶	جا کر جمع ہوئے یہ	جا کر جمع ہوئے اور یہ
۴۵۷	۹	اور غازیوں نے	اور غازیے
۴۶۱	۱	اوٹھی چٹکے ہے	
۴۶۱	۲	سین اور اس	سین اوریں
۴۶۴	۱۲	پو تو نے مجھ	پو تو نے کے مجھ
۴۶۹	۲	اون پے	اون سے
۴۷۰	۱	اگلے دن	اگلے دن کہ
۴۷۲	۹	خضر خوان	خضر خان
۴۷۲	۱۹	تے	جیے



غلط نامہ توڑک تیمور سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷۹	۱۹	اوس عمار کے ایک ایک	اوس عمار کے خلیج ایک ایک
۵۸۲	۱۰	چالیسین اوکھا	چالیسین دن اوکھا
۵۸۵	۲۰	مارک	مارک
۵۸۶	۶	کل خانم	کل خانم
۵۸۶	۱۶	بند گنڈ اور قبلہ رو یہ	بند گنڈ پور گنڈہ زوسو گنڈہ نرائ اوکھا
۵۸۷	۱۸	نافہ	نامہ
۵۸۹	۱۵	اس محل	اس محل کا
۵۹۳	۱۸	فروز شاہ	فروز شاہ کے
۵۹۵	۱۲	شکر نے	شکر کے
۵۹۶	۱	بدک	بدلہ
۵۹۸	۶	اک قلعہ تھا	اک قلعہ میں تھا
۶۰۰	۸	کیا کہا	کیا کیا
۶۰۳	۱۳	ور اس	اور اس
۶۱۰	۳	عاقبت اندیشی	عاقبت اندیشی سے
۶۱۲	۷	سندہ	سند
۶۱۶	۱۷	مردا	مردار
۶۱۷	۲	تاگر	اتنے کے

غلط نامر تو زک تیمورے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۴	۸	کے بندہ کے	کے سیوہ کے
۵۳۰	۱۱	شکرتیا جبار	شکرتیا جبار
۵۳۱	۸	الہ باق تیر کے	الہ باق من تیر کے
۵۳۷	۳	اور صحر کا راہی تیر قدور	اور صحر کو تیر قدور دانہ کرے
۵۳۸	۱۲	جو قلعہ ادین کا صحر کر رہا تھا	جیسے قلعہ ادین کا صحر کر رہا تھا
۵۴۰	۴	سکر کا تھا	شکر کا تھا
۵۵۰	۱۲	غینم صنف	غینم کے صنف
۵۵۰	۲۰	عیسے نے اور	عیسے اور
۵۵۴	۷	اورین نے دریای	اورین دریائے
۵۵۹	۱۲	غنایت	نہایت
۵۵۹	۱۴	پہلے والے	پہلے والے کو
۵۶۰	۱۲	نہوڑا تھا	ہوتا تھا
۵۶۴	۹	اور سر آ اور حاجی ترخان	اور سر ایے جامی ترخان
۵۶۹	۹	چلا آتا تھا	چلا آتا تھا
۵۷۱	۱۷	تار بنا کر	تار بنا کر
۵۷۴	۲	آگے بڑھ گئے	آگے بڑھ گئے
۵۷۷	۱۳	شہر کے ابراہیم بازار	شہر کے بازار

غلط نامہ توڑک پور سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸۴	۷	گلہ	گلہ
۴۸۴	۱۹	امیر	امیر
۴۸۵	۱۲	درا الٹک	درا الٹک
۴۸۸	۱۳	حلا کیا او سینے	حلا کیا
۴۹۰	۱۱	زرات اور نخل ان	زرات اور نخل کوان
۴۹۲	۱۹	ضبط دال	ضبط اور آل
۴۹۲	۱۷	کھینا حوا	کھینا
۴۹۳	۵	لکڑوہ علو کے	لکڑوہ علو کے
۴۹۵	۱۷	دشمنوں	دشمنوں کو
۵۰۱	۷	ہتہ آیا	ہتہ آتا تھا
۵۰۸	۱۲	نڈر کئے	نڈر کر گئے
۵۱۰	۷	اونکے تیر	اونکے بعد
۵۱۰	۱۱	دونواک	دونواک بک
۵۱۱	۱۳	امیر حسین بی مرنا	امیر حسین مرنا
۵۱۵	۹	سزا دینا	سزا دیوے
۵۲۰	۷	امیر جاگو	امیر جاگو کو معذ
۵۲۹	۴	ہین اور موسم	ہین اور اور موسم

غلط نامہ تو زک ثیمورے

۸

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۵	۱۷	فجر کو دیلا جبر	فجر کو دیلا جبر
۴۱۷	۳	مناسب	مناسبت
۴۱۷	۱۴	انصاف کہا	انصاف کیا
۴۱۷	۲۰	یہ	یہی
۴۲۶	۱۰	اور عجز	اور عاجز
۴۳۲	۱	چکر	حاکر
۴۳۲	۱۰	دیکھ کر محکو	دیکھ کر محکو
۴۴۲	۱۳	درست کرے	درست کر کے
۴۴۲	۱۶	ہو چکے مین	ہو چکے
۴۴۳	۱	اوت	آیت
۴۴۷	۹	روانہ ہوئے	روانہ ہوا
۴۶۶	۱۷	جو جو ہاتھ	جو جو ہاتھ
۴۶۹	۱۳	سلطان زین	سلطان زین العابدین
۴۶۹	۱۴	ارادہ	ارادہ تھا
۴۷۴	۱۰	توشنجال	توشنجان
۴۷۸	۲۰	متصور و تمام	متصور اور تمام
۴۷۹	۳	ہزار جرار	ہزار سوار جرار

غلط نامہ تو رک تپورے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۱	۱۲	سہ	شکر
۳۴۸	۶	کرتے	کرتے
۳۴۹	۷	کر کے اپنے	کر کے اپنی ساتہ
۳۵۴	۱۸	پس آدن	پیش آونگا
۳۶۷	۱۷	تا کہ آخر دشت	تا کہ او کو دشت
۳۶۸	۱	مزد بھیسے	مزدین بھیسے
۳۶۸	۲	دور	دور دور
۳۶۸	۱۳	وہ لب لبریز	وہ صب لبیز
۳۶۹	۲۰	جمع میں تھے	جمع تھے
۳۷۰	۳	ازربا بجان	ازربان
۳۷۲	۹	سعدت	سعادت
۳۷۳	۲	درست کر کے	درست کیے
۳۷۹	۱۱	مفسدہ نیکے ہاتھ	مفسدہ نیکے ہاتھ ہی
۳۹۲	۱۷	جو ہے	جی
۳۹۳	۲۰	قرار ہے	قرار ہے
۳۹۴	۱۰	ایل اوس نواجی	ایل اوس نواجے
۳۰۱	۲۰	اترے ہے	اترے ہے

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
کی سہاہ نے	کی سہاہ کے	۱۱	۲۸۷
فرمان کیے آتی	فرمان کے الی	۹	۲۸۸
میری پاس چلے	میری چلے	۲	۲۹۳
وعدہ کے موافق	وعدہ موافق کی ہوا	۱۸	۲۹۷
دیکھ کر اترا	دیکھہ اترا	۹	۳۰۰
قلعہ	قلعہ	۱۱	۳۰۰
وغیرہ ساز کے بجائی کا حکم دیا اور	وغیرہ ساز کی بجائی کا حکم دیا اور	۱۱	۳۰۱
چوہر دو کہ جو	چوہر دو کہ جو	۱۳	۳۰۲
تیرا اور	تیرا اور	۱۳	۳۰۳
سوراخ برابر	سوراخ برابر	۱۱	۳۰۷
اگر چوہن	اچوہن	۱۹	۳۱۷
مین داخل ہوا	مین ہوا	۱۳	۳۱۸
شیراز	سیرار	۷	۳۲۱
دو مشالہ	دو مشالہ	۲۰	۳۲۲
کمر کوہ	کمر کوہ	۱۰	۳۲۳
دفع	دفعہ	۳	۳۲۷
کرا فغان	کرا فغان	۱۳	۳۳۰

خود یا نامہ قورکب تیمور سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۹	۴	دہوڑتا تو ہوتا تھا	دہوڑتا تو ہوتا تھا
۲۳۴	۳	سیاہ پوش	سیاہ پوش
۲۳۳	۹	عادل کا	عادل کے
۲۳۶	۱۵	مجدد ہوئے	مجدد ہوئے
۲۵۳	۲۰	علی بہادر ہے	علی بہادر ہے
۲۶۰	۸	سکایا سیاہ	سکایا اور سیاہ
۲۶۱	۳	پہرہ تعین ہوا	پہرہ تعین ہوا
۲۶۱	۹	ہو جاؤ گنا	ہو جاؤ گنا
۲۶۹	۱	اور منو	اور سہوقت
۲۶۹	۵	عقلیہ	عقل
۲۷۴	۱۱	میں نے	میں ہے
۲۷۷	۱	اور اسکوال	اور اسکوال
۲۷۹	۱	سرفند میں لایا نقش انور کا	سرفند میں لایا نقش انور کا
۲۷۹	۱۵	تعمین قطع	تعمین کیا قطع
۲۸۳	۱۷	سنے ہے	سنے ہی
۲۸۵	۱۸	تو نقش خان بہت	تو نقش خان تو بہت
۲۸۷	۴	نقش خان نے	نقش خان کے

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
جسین	من جسین	۱۷	۱۴۴
لایا	لائے	۱۹	۱۴۴
لیکن	لنکر	۱۴	۱۴۵
جب وہ	جساکہ	۱۱	۱۴۶
پہلے	پہلے	۹	۱۷۵
اور راتوں	اور اتوں	۱۳	۱۷۶
میں انتظام	میں نے انتظام	۶	۱۸۲
بہار میں	بہار سن	۱۹	۱۹۳
صلح کا	صلح کے	۲۰	۱۹۴
ہرگز	ہرگز	۱۶	۱۹۹
اپنے	اٹنے	۱	۲۰۵
پذیر ہوا	پذیرا ہوا	۱۹	۲۰۶
کوچ کرتا رہا	سکرتا رہا	۱	۲۱۰
انہی افواج کا	انہی افواج	۱۲	۲۱۱
بدخانیوں نے	بدخانیوں کے	۸	۲۱۲
حوالے	حوالہ	۲۰	۲۲۵
احشام کو	احشام کے	۴	۲۲۶
خانے	خانے	۶	۲۲۶



فہرست نامہ نواں کتب خانہ

صفحہ	نفاط	مستطبر	مستطبر
لا الہ الا اللہ محمد	لا الہ الا اللہ محمد	۵	۹۸
نصرت کیے	نصرت	۱۵	۹۸
چہا ونے مسی بنایے	چہا ونے مسی بنایا	۷	۱۰۹
سبحی	سبحی	۱۱	۱۱۳
نیزا سے	نیزا سے	۱۲	۱۱۵
چلا باویے	چلا باویے	۶	۱۱۸
اگر درمیان	اگر درمیان	۲	۱۱۹
رشتہ داروں	رشتہ داروں	۱۵	۱۱۹
ماورا النہر سے نکال دیا	ماورا النہر سے دیا	۱۳	۱۳۷
تیمور	تیمور	۴	۱۳۸
ششہ	ششہ	۷	۱۳۸
غیم کا آگیا	غیم کا آگیا	۱۲	۱۴۱
کے طرف بہاگ	کے بہاگ	۱۶	۱۴۵
جا جے بیگ کا	جا جے بیگ	۱۷	۱۴۵
میریے خوج کو	میریے خوج	۵	۱۴۶
اکھا ر	اکھا ر	۷	۱۴۶
حیرت	حیرت	۱۸	۱۴۶

غلط نارتوزک تیمور سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۳	سوزین	سوزین مین
۳۵	۹	جیسی مانند	مانند
۳۹	۱۲	قرینہ دانے	فرز دانے
۴۱	۱۳	کے	کہا
۴۲	۱	امیر پر نکل بیٹا	امیر پر نکل کا امیر نکل بیٹا
۴۳	۲۰		مشرق مومئی بن منت نسبت
۴۷	۳	دوین کر اس	دوین اس
۴۸	۱۸	نار کہا	نار کہا تھا
۵۱	۱۹	کہا تے	کہا تے
۵۷	۶	مین بے ادنگو	مین ادنگو
۵۸	۶	صدقہ	صدیقہ
۵۸	۱۷	قراخان	قران
۵۹	۳	چار یا نہ	چار یا نہ
۶۵	۶	رگہا تھا	کہا تھا
۸	۱۰	خوارزم	خوارزم کے
۸	۲۰	دغا	دغا
۸	۲	مجلت	مجلت



توڑی

۸۸ پہلے پہل سلاطین سے عداوت کے پرستش ہو دیے اور مالک توران اور ایران کو  
 بہترین مالک ریح سکون کے مین مخالفوں سے عداوت رکھنا اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے تقویت اور مذہب برحق اہل سنت کے ترویج اور مذہب باطلہ کے ابطال میں کوشش  
 کرنا کیونکہ ملک اور دین توام ہیں بعد ان وصایا کے میرا حال متغیر ہوا اور بچکے شروع  
 ہوئے اور سادات عظام اور شیخ اور علماء اور حافظوں کو ملا کر کہا کہ مجھ سے اور  
 کوئے کلام کرو اور نکار کر نہ بولو اور مجھ کو خدا پر چھوڑو پہر میں نے سادات اور علماء  
 کے رویہ و کلمہ شہادت پڑا اور انہوں نے مجھ کو ایمان بخشا اور ایمان مفصل تلقین کیا  
 اور حافظ قرآن پڑھنے لگا اور نماز مغرب اور عشاء کے محکم سترویں شب شعبان کی  
 اللہ کا نام لیا ہوا ہمیش ہوا اور جان عاریتے خان آفرین کو مسرور دیکھ

پھمکے

میرے آخر دم تک جو گفتار یا کردار واقع ہووے اوسکو میرے زبان سے دفتر ۸۸۴  
وقایع میں لکھ دینا پھر اس وصیت سے فارغ ہو کر امرا کو جو حاضر ہے اس عہد پر  
قسم دیے کہ میرے بعد اس وصیت سے خلاف کرنا اور جو امرا اور سوت موجود  
نہیں ہوں ان کو یہی یہ وصیت پہنچا کر قسم دینا امیر شاہ ملک اور نیرودی بگ اور  
امیر شیخ نور الدین وغیرہ امرا یہ باتیں سن کر بے اختیار روئی اور نہایت اخلاص  
سے یہ کہہا کہ ہمارے ہزار جان امیر کے ایک دم کے زندگانے پر فدا ہو دیے ہوں بعد امیر  
صاحب قرآن کے حیات و درکار نہیں اور اگر یہ امر ناگزیر پیش آیا اور ہم زندہ رہے  
تو جیسے اب امیر صاحب قرآن کے فرمان بردار میں جب سے تابع حکم کے رہنکی اور اگر  
ہم ان وصایا سے تخلف کریں تو اپنے عمر اور زندگانے سے بی ہرہ اور دنیا اور آخرت  
میں شرمندہ ہووین اور سوت معروض ہوا کہ اگر حکم ہو دیے امیر زادہ خلیل سلطان  
اور امیر زادہ انجل اور تمام امرا کو جو تاسکیت میں ہیں جلد بلا لیں تاکہ وہ بھی  
امیر کے سعادت دیدار سے بہرہ مند ہوں اور یہ وصایا زبان مبارک سے سن لیں  
میں نے کہا میرا حال بہت تنگ ہے نور اور سہ در کچھ معلوم نہیں ہوتا اور شوق تھا  
عالم علو سے کا غالب ہے معلوم نہیں کہ کل دن کپڑوں یا نہیں اونٹنا آنا حضور میں لگن  
نہیں اب وعدہ دیدار کا قیامت پر ہے الحمد للہ کہ اب کوئی آرزو کیے جہت کے  
باتے نہیں اور نہ کسی طرف سے نگرانی ہے سوا اس کے کہ ایک فخر فرزند ارجمند  
امیر زادہ شاہ رخ کو دیکھ لیا پھر میں نے امیر زادہ کو ایک طرف متوجہ ہو کر کہا  
کہ میں نے جو وصیت کی ہے اگر اوسو بدل کر دیے اور مستحق رہو گے تو ملک  
ستائے اور سلطنت کرو گے اور اگر وصایا کے خلاف کیا اوس کے موافق  
نتیجہ دیکھو گے ہر حال داد و دہش عدل انصاف اپنا پیشہ کرنا کیونکر قیامت کو

۸۸ امرار اور تمام چھوٹے بڑوں کو یہ ہے کہ میری وفات کے بعد نوحہ اور زاری سی  
میرے روح کو تکلیف دینا اور میری تفصیلات کے انزوش خدا تعالیٰ سے کر کے  
فاتحہ پڑھنا اور رکنا چونکہ تائیدات الہی سے مالک محروسہ کو جو آج میرے  
تصرف میں ہے میں نے ایسا ضبط اور مقدون سی ایسا پاک کیا ہے کہ کسی کو کٹنے  
کے طاقت نہیں رہی اور چونکہ تمام مالک میں میری عدالت سے کوئی ظالم زبردست  
مظلوم پر تعدی نہیں کر سکتا میں ہے اتنا امیدوار ہوں کہ خدا کریم میرے گناہوں  
سے درگزر کری اور نیکو لازم ہے کہ اس مملکت کو مفت ہاتھ میں نہ دے اس کی حفاظت کرو  
سکو یہ یقین ہے کہ اس دنیا کی جیسے مجھ میں دنیا نہیں کے تمسبی نہیں کر گئے لیکن چونکہ  
اللہ تعالیٰ کی جمیعت اور اسود گئے خلق اللہ کے بادشاہوں نصرت آئین کی وجودی رٹو  
کے ہی پس ہل کرنا کار عالم کا جسے نسا وادری اور امنیت اور آرام خلق اللہ کا جانا نا  
قیامت کے روز یہ ہی سبب از پرس کا ہو گا اسلئے میں نے اپنے بعد فرزند ارجمند امیر زادہ  
۴۳ میر محمد جاگیر کو اپنا و بعد و در جانشین کیا کہ تخت گاہ اور حکومت سرحد کے اوس کے  
تصرف میں رہتے ہے اور تمام امیر ادون اور امیر اور رئیس اور سردار میری وصیت  
کے موافق اوس کے تابع رہیں اور اوسکو میرے جگہ تصور کرن اور اتفاق سے الگ ہو  
اتفاق کے عادت کرن تاکہ جو شفقت میں نے مالک کے تسمیہ کے اوٹھائی سی وہ ضایع  
نہو وی اور یہ مالک شہاری ہاتھ سے نہ جاتی رہی کیونکہ معاذ جب کو ہم متفق ہیں  
۴۴ گئے کہ سب ایک شخص کی تابع ہیں پر کسی اویکے دلیں نہیں آسکے گئے  
اور جو ترددات میں نے امور سلطنت میں کئی میں اوسکو میرے دفر و قایع میں  
لکھ کر اپنا دستور العمل کرنا اور اوسکا سر رشتہ اختیار میں رکھنا تاکہ سلطنت  
بحال رہے اور یہ وصیت کہ اب میں نے لکھو کے ہے اور جو جو امر کہا ہے اور

## ذکر حضرت صاحب قرآن کی بیماریاں

برہ یکے دن شعبان یکے دسویں تاریخ بدن میں مجھ کو گرانے معلوم ہوئے آخر ہوتے ہوئے تب نہایت حائر پیدا ہو کر نہایت اضطرابے ہوئے ایسی کسی بیماری میں نہیں ہوئے تھے میں نے اسے دم سادات اور علماء اور مشائخ کو جو ذکر میں تھے روبرو بلایا اور ان مسلمانوں خدا شناس کے سامنے تمام منیات اور معاصی سے توبہ قصوحہ کر کے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوا اور دیکھا بیماریاں زیادہ اور قوت ضعیف ہوتے تھے اور طبیب حادثی جو رکاب میں تھے جیسی مولانا فضل اللہ شیراز سے علم اور فضل میں بے بدل میرے علاج میں مشغول ہوئے اور دو تین مرض مخالف ایسے ہوئے کہ ایک کا علاج دوسری کو زیادہ کرتا تھا اور ان کے دواؤں مفید نہیں تھے اور مرض بہت بد معلوم ہوتا تھا بار وجود اس کے میں ہمیشہ شکر اور سپاہ کا حال پوچھتا تھا اور امیر دیکھا کہ میرے بیماری سے بیدل ہوتے تھے اور کوہستے دیکھتا تھا جب اس بیماری کو سات دن ہو گئے اور یہ ساتوں دن منگل کا اور منیوں میں تاریخ ۱۱ شعبان ۱۲۸۵ھ مہوسات صبح بے کیے تھے اور مجھ کو سال اکہتر و ان تھا کہ میں نے معلوم کیا کہ یہ بیماری علاج پذیر نہیں ناچار یہ خاکدان چھوڑتا ہے اور سوت نہایت شعور اور ہوشیار ہے میرے خواتین اور امیرزادوں کو اور امیر اور معتبر کو بلا کر نہیں لے کے اور یہ کہا کہ میں اس بیماری کو اور طرح کے دیکھتا ہوں اور معلوم ہوا کہ اسے مرض میں عالم کو دوا کر کے ملک جاو دالے کو جاتا ہے اور مایہ امید کا درگاہ اہل میں یحیٰ و علی کا اور تھو خدا کو سونپتا ہوں اور میرے اولی و حیت خواتین اور فرزندوں اور

## توزک

۸۸ کہ اب اس رستہ پر عبور کرنا ممکن ہے یا نہیں اور ایک شخص کو عقبہ قلات اور سرہام  
۱۵ سے رستہ پر اسے بے تعین کیا جب وہ کئی دن کے بعد آئے عرض کیا کہ رستہ میں دو

دو منزہ کے برابر ہیں چاہو اسے اس رستہ کو طے کرنا ممکن نہیں  
دوکر تقتمش خان کے ایٹے آلی کا

اسے عرصہ میں تقتمش خان نے کہ جنگل میں حیران سرگردان پڑتا تھا ایک شخص انہیں  
قدیمے ایٹے کر کے میری پاس بھیجا اور معرفت امیر زدے ملک اور اس کی بھیجی  
امیر شیخ نور الدین اور امیر شاہک اور خواجہ شاہک اور خواجہ شاہ یوسف کے  
۲ بارگاہ میں لیا ہوا اور اسے مجلس میں منے تاہم نامی اعلان کو کہ اولاد  
اوکتا تا آن کے یہ ہے اور تاں تیمور اعلان اور جگرہ اعلان کو کہ جو جے خان  
کے اولاد میں دست راست کی طرف جگہ دی ہے اور دست چپ کی طرف  
امیر زادہ الخ بیگ اور امیر زادہ براتم سلطان اور امیر زادہ انجل کے بے جگہ  
کے مقرر کیے تھے اور اور امیر اولاد کے اپنے اپنے جہاں مقرر کیے گئے تھے اور  
خواجہ تقتمش خان کے ایٹے نے یہ عرض کیا کہ خان نے شہزادہ ہو کر یہ عرض کیا  
ہے کہ بے ادبی کیا شامت میں سرگردان ہوا اور سزا پائی اگر مراحم بادشاہ  
امیر صاحب قران کے میری حال پر مبذول ہوئے تو ادیکے عنایت سے دشت محبت  
کا پہرہ حاکم ہو جاؤں اور زندگیاں پر حلقہ گھوس رہو لگائیں نے ایٹے کا مفروضہ  
سنکر اس کے استمال کر کے یہ فرمایا کہ خاطر جمع رکھو کہ انشا اللہ تعالیٰ اس  
۴ پورش میں جو درپیش ہے مراجعت کر کے دوبارہ مملکت اور حکمگاہ جو جے خان  
کے منکر کر کے تقتمش خان کو مفوض کرو لگا اور اترا دیے خٹن اور خاک کے طر  
مترہ ہوتے ہے حکو تجھ دیکر رخصت کرو لگا اور سیس دن اترا دین مقام کیا



کے جو غلٹ ہو ائے جنح میں واقع ہے اسے میں لیکن چونکہ بکرا عبدا ہے اس لیے کہ یہ ہمارا  
 شناسوں کے قول کا کچھ بجا رہ گیا اور کتبیات رستہ اور پائے کو اس لیے بنانے  
 جنگل بھاڑ کے دریافت کے اور مزائن تحقیق کر کے رستہ کے طرف متوجہ ہوا اور  
 زادہ قلیل سلطان امیر زادہ احمد امیر دادا حسین یا دیگر شاہ ارلاش اشیر الدین  
 پیر امیر عباس امیر برادق میر درد ویش برلاس برستم ٹیٹے بوغا برلاس پیر محمد برادر  
 رستم نوشیر دان پیر تران آغا عبد الکرم پیر میرا جے سیف الدین پیر علی پیر فنگلے  
 بوغا سلدوز غاوند سید سلدوز سعادت پیر تیمور تاش وغیرہ امراء کو جو نامکیت  
 اور شہرہ اور سپہام میں مقیم تھے فرمان لکھ کر بلایا اس طور کہ جب اقصاب آدا  
 برج حوت کا قلعہ کر کے تمام حضور کو روانہ ہوں اور امیر زادہ سلطان حسین وغیرہ  
 امراء کہیں اور حیران میں تھے وہ اوایل بہار میں لشکر ملے میں داخل ہووین اور  
 میں تائیو اپنے پرکے کر کے قنولات یہ عین برف و باران میں ایک رات بکر موضع  
 اورن آما میں پہنچا اور وہاں یہ موضع ملو جاہ شیخ میں وہاں یہ حضور کو سکنست میں منزل  
 کے وہاں کوچ کر کے عمارات آمانہ میں آیا اور آمانہ یہ سلطان شیخ میں وہاں یہ کو  
 زربوق میں اور زربوق یہ کنارہ دریا یہ شیخوں کے لشکر گاہ کیا اور دریا  
 شیخوں میں تین کزی کے دل کا پنج لبتہ نہا تمام لشکر اور گھاتریان ہاتھے اونٹ دریا شیخ  
 کو پنج پر کو عبور کر گئے اور کنارہ شیخوں یہ روانہ ہو کر بدہ کے دن باروین ماہ  
 رجب سنہ الد کو شہر اترادین جا کر نزدیکی کے گہر میں اترادین آگ جلا کر  
 تھے اتفاقاً شعلہ آگ کا چہت میں جا لگا بوجھاتے بوجھاتے کچھ چہت بگلے اس حادثہ  
 یہ مرے طبیعت کو وسواس ہوا شگون نیک نہوا اور تمام امراء اندیشہ ناک ہوئے  
 اگلے دن میں نے سوئے کہاں الدین کو تعین کیا کہ جا کر رستہ ملی کو یہ تحقیق کرے

# توزک

۸۶ دی اور کوئی ظالم کسے ضعیف پرستم کر سکے اور رعایا اور زیر دستوں پر رحمت کیا کرے  
 دیا میں خلیفہ کے ساتھ حسن سلوک برتے تاکہ آخرت میں شرمندہ نہ ہو یہ فرمان  
 کے ماہر امیر زادوں اور حکام کے پاس روانہ کیے اور امیر زادہ خلیل سلطان کو  
 بیکہ مقام بن طور مقرری کے روانہ کیا اور امیر زادہ سلطان حسین حیران اور  
 کو حلا در میں بے بہرہ حکم دیا کہ اطراف جوانب سے واسطی اذوقہ لشکر کے غلہ گے ہر روز  
 لایا کرو اور خاصہ گھوڑے کے اطراف مالک میں محفوظ رہے مگر تمام امیر زادوں اور  
 مقرب امراء کو انعام دیئے اس عرصہ میں سید خواجہ پیر شیخ خراسان سے خبر امیر  
 شاہ رخ کے خیر و عافیت کے لایا اور امت اس ملک کے بیان کے اور اپنے میں  
 امیر بزدق کو ناسیت کو بھیجا کہ ناسیت کے لشکر کو اذوقہ بھیجا دیے اور امراء کو یہ  
 تاکید کی کہ اپنے تومان ہزار جات کے خوب پرداخت کریں کیونکہ ریش کے وقت کسیکو  
 کیے جہت سے در ماند گئے نہ ہو دیے حسب الحکم اعلیٰ کے ادینے لشکر میں یہ تیار رہے تھے کہ  
 دس سو ار اور اونیکے ساتھ گزران کریں اور سلاح اور آلات جنگ اور اسباب  
 سفر کا بہت تیار کیا اور کئے ہزار گون غلہ کے گاریے پر صرف اسلئے ساتھ تھے کہ خاکی  
 حزن جانی ہوئے رستہ میں زراعت کریں تاکہ مراجعت کے وقت واسطہ اذوقہ لشکر  
 کے کار آویسے اور کئے ہزار گیاہن اوقیان جمع کرائیں کہ اگر کاشکے وقت مراجعت  
 نے غرضی کرے تو نگاہ دہے سپاہ کے حاجت روائے ہو دیے حسب اسطور لشکر کے  
 آراستہ ہو گئے باوجود کی جوانہایت سرد تھے اور تمام جنگل برف سے دبا ہوا تھا  
 چنانچہ اکثر سپاہ کے ناک کان انگلیان ماتہ پانوی کے رستہ میں گر گئیں اور اکثر جانوں  
 تلف ہو گئے لیکن چونکہ ذوق جہاد کا میرے دل میں متکثر تھا ایام بہار تک صبر کر کے  
 رہا لیے کو یہ کیا اور بخیر نے بے عرض کیا کہ اب تک ایام قرآن دو کوکب علو

6-11-68

سال کے نسبت سردے زیادہ تر تھے اور کثرت بارش سے آفتاب کم نظر آتا اور چھ ماہ  
سلطان بیٹے امیر زادہ اعلیٰ میری بھانجے کے امیر زادہ خلیل سلطان کے نکاح میں ہے  
جب میں سر قند میں تھا امیر زادہ خلیل سلطان کو عشق شاد ملک کا نہایت ہوا اور اس  
عشق میں بے اختیار ہو کر امیر زادہ خلیل سلطان نے ہمیں پوشیدہ اور سنگ نکاح کر لیا  
تہا جب امیر زادہ خلیل سلطان کے مویے کو اسماعیل کے خبر ہوئے اور ملک بہت غمزدار آئے اور  
حضور میں اگر حقیقت عرض کی میں نے شاد ملک کے طلبی کے امیر زادہ خلیل سلطان نے  
سینے پیے اور سکوا لیا پوشیدہ کیا کہ تالاش کر نیا لوگوں کو نہ پایے پہر میں نے غصہ ہو کر  
حکم دیا کہ اور سکوا لاش کر کے قتل کرو اور امیر زادہ مر محمد جہانگیر نے بادب اور اس کے بھائی  
بخشے چاہئے میں نے امیر زادہ پر محمد کے خاں کے ساتھ اور موقوف موقوف رکھا تھا اس وقت  
کے مقام میں معروض ہوا کہ امیر زادہ خلیل سلطان شاد ملک کو پوشیدہ ہمراہ لایا  
میں نے امیر برات کو حکم دیا کہ اور سکوا گرفتار کر کے قتل کرے چونکہ سرد ملک خانم کو امیر  
زادہ خلیل سلطان پر بہت شفقت تھے اور میرے شفقت کو بہتے اولاد کے حق میں  
جانتے تھے اس لئے اسنی امیر شیخ نور الدین اور امیر شاد ملک کو برا لکھتے کیا تاکہ وہ میرے  
کرن کہ شاد ملک کو امیر زادہ سے حل ہے آئندہ جو حکم ہو میرے وہ عمل میں آدمی میں  
یہ بات سن کر اور سکوا کینہ موقوف کر کے اور سکوا تو ان آغا کے سپرد کی کہ بعد  
حل کے آدمی کے بچے پر درش کرے اور اسکا کہ لازم ہے نکاح کر دے

اور سپہ وقت میں نے یہ حکم دیا کہ مالک محروسہ امیر زادوں اور امراء اور  
حکام کے نام پر فرمان اس مضمون کے جاری ہو ورنہ کسی ایک اپنے ولایت میں طریقہ  
اور انصاف جاری رکھی اور مفسد اور مفسد خیر و نیک کو اپنے ولایت سے جلا وطن  
کر لی اور ر معروف اور نہی منکر کے عادت کر کے کہے اور خلاف شرع جاری نہ ہو۔

## تورک

۸۷۶ دامن زریہ پر کر دیئے اور تہار گھوڑا جو درگاہ تھا انعام دیا اور امیر زادہ  
 خلیل سلطان اور امیر زادہ احمد علی شیخ اور امیر خداداد حسین اور امیر محمد الدین عباس  
 اور جنے امرا لشکر کو آگے روانہ کیا تاکہ ناسکیت اور سبرام اور شاہرخہ میں جا کر مقام  
 کریں اور امیر زادہ سلطان حسین ہمراہ امرا اور لشکر دست چپ کے بسی اور صبرا  
 میں ڈیرا کریں اور میں شاہرخہ کا نام قدیم ہے فنا کنت تھا ہر لشکر جنگ کرنے کے آذر رفت  
 ہے ایسا دیران ہوا کہ اوس کے عمارت کا کچھ نشان نہ رہا اور شاہ سادات موجود ان میں  
 ہجریہ میں میں نے فنا کنت کو آباد کر اکر اوس کے گرد قلعہ استوار بنایا اب میں نے  
 وہ شہر جو امیر زادہ شاہرخہ کو عنایت کیا اور اوسے اوسکو اپنا مقام بنایا اسلئے  
 شاہرخہ مشہور ہو گیا اور میں نے اذکو مقرر می مقاموں میں روانہ کر کے حکومت  
 اور حفاظت سرقند کے ارغون شاہ کو تفویض کیے اور حفاظت خرنہ اور دقہ  
 شیخ خورہ کی ذر سقر کے اور میں آپ نیک ساعت میں جموں کے دن میں تاریخ  
 ماہ حماد الاول سنہ ۱۱۷۷ سو ساتھ ہجریہ کے سرقند سے اقولات کی طرف جو مقام  
 فرو دنگاہ کا مقبر ہوا تھا متوجہ ہو کر موضع قرا بلاق میں مقام کیا اور امرا اور  
 امیر زادہ اور سپاہ رکاب میں حاضر تھے اور اور لشکر مشاہر حب الطلب ہر روز  
 جمع ہوتا تھا اور قرا بلاق سے روتی بلاق کا رستہ اختیار کیا کے منزل کے بعد موضع  
 نالین میں پہنچا تھا کہ ناگاہ آمد ہے چلے شروع ہوئے اور برف اور بھندیاں برسا  
 کر بدبو کے ہے ایسے بارش یا دہنیں تھے اور دھانے جون تون اقولات فرو دنگاہ  
 مقرر می میں پہنچا اور کئی روز پہلے ہے آدیے تعین کیے تھے تاکہ وہاں جا کر بانس پو  
 جمع کر کے - اریے لئے مکان تیار کریں اور ہر یک امیر نے اپنے اپنے آدمی ہمکر مکان  
 تیار کرائے تھے میں اپنے مقام میں اور ہر یک اپنے مقام میں اترا کے اور

کا سفر کے ختم تک سو مضامین امیر ارادہ ابراہیم سلطان کو موقوف کر کے فرمایا۔ حکومت کا اور سند جاگیر کے لکھو یہ اور اوکے امیر میر محمد علی جوہر نے سماعت تیمور تاشیخ بہلول پریان تیمور محمد آزاد کو رخصت کیا کہ اوس ولایت کا لشکر جمع کر کے ناسکیت کہ مجتمع لشکر کا ٹھہرا ہے اردو ای اعلیٰ میں طعی ہو ویسے اور اس وقت تیمور خواجہ سپر افیو غا کو کہ اوس سے خطا عظیم صادر ہوئی ہے قید کر کے اسی کو بل منوستان کو پھیر یا بعد فراغ کے ان مہات سے سرائیک خانم کے درستی اپنے منازل خاص قصر کوں سر آئیں جو میرا بنایا ہوا تھا نزل ہوا اور تمام یہ ہے اگر کسی کہ یہ جہاد کیے چونکہ علاء کے زمانے میں رہا تھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان فرض حج کے ارادہ اپنی گھر سے کہ معطل ہو جائے اور تقدیر وہ رجاوے اللہ تعالیٰ ہر سال ثواب حج مقبول کا اوس کے نام اعمال میں لکھتا ہی رہے خیال میں یہ آیا کہ وقت پرے کا آگیا معلوم نہیں کہ عمر کتنے باقی ہے اب فرض جہاد کا ادا کرنا اور عمر اس راہ میں صرف کرنے ہے بمنزلہ رستہ کہ شریف کے اور حج کے ہے پس جو دم اللہ تعالیٰ کے نصیحت میں گذری بہتر ہے باوجودیکہ ہر اہت محدود ہے یہ ارادہ منہم کر کے موسم بہار تک کہ وقت سفر اور سوار ہی کا ہے صبر کیا اور امیر برندق کو یہ حکم دیا کہ دفتر سے دریافت کرو کہ یورش میں کتنا لشکر ہمراہ ہو ونگا امیر برندق نے باحیاط اوس حساب سے جو کان گل میں مقرر ہوا تھا دریافت کر عرض کیا کہ اور اور انہر ترکستان خوارزم بلخ بخشان سیستان ماہذران کی لشکر سے اور اوس قراتا مار میں سے جو روم سے آئے ہیں اور اوس جماعت سے جو ارا اور اذربایجان سے آئیں ہیں دو لاکھ سوار ارادہ رکاب میں حاضر ہوئے اور وقت میں نے حکم دیا کہ سپاہ کو خوراک دوارکان دولت نے خزانہ کھول کر سپاہ کے

## تورک

۸۷۸ قندار کو رخصت کیا اور اس کے تمام لشکر نوگو گھوڑیے اور خلعت دیا اور امیر  
۴ زادہ سید احمد عرشچ کو جسکی مطابق شرع کے امیر زادہ میر محمد جہانگیر کے نکاح میں آ  
تھی اور دختر امیر زادہ میر محمد جہانگیر اس محفل میں اس کے نکاح میں آئے تھے ہمراہ  
کمر کے کابل اور غزنین کو ہرات کے رستے روانہ کیا

## ذکر حضرت صاحبقران کی وصیت کا

۱۰۰ اور سپہ وقت میں نے ایک نامہ طویل الذیل حسین حقائق امور سلطنت مذکور رہتے  
ملک الناصر والی مصر اور شام کے جواب خط میں اور واسطے طلب سلطان اخوندلار اور قراقرم کے یوگیا  
کرتیے آنوگو گرفتار کر کے حقیقت حال سے مطلع کیا تھا اب مناسب یہ ہے کہ حسب الامر  
سلطان احمد اور قراقرم کو کہ سلطنت کا رخنہ انداز ہے زنجیر بند کر کے درگاہ  
۴ میں روانہ کرو اور اس نامہ کو کہ عین تن گز شیعہ اور طویل شستر گز گاتھا  
مولانا شیخ محمد سپر خواجہ حاجے نیکر تبریز کے لی کہ فصاحت اور خوشنویسی میں اس  
میں بے نظیر تھا اب زر سے لکھا اور پیرا و سپر ہرا علی کر کے لکھ فرخ کے ایچے کو  
خلعت طلا دوڑا اور کر مرصع اور انعام وافر دیکر وہ نامہ حوالہ کر کے رخصت کیا  
اور واسطے ملک فرخ کے تاج کر مرصع اور خلعت بادشاہانہ اور تحفے اور تبرکات  
ہمراہ ایچے کے روانہ کیے اور باتے اور فرنگ دشت قبیاق جہندوستان  
کے ایچے کو بے انعام اور جواب خط لکھا دیکر رخصت کیا اور ملک آغا امیر زادہ  
شاہ رخ کے حرم کو جو اس محفل میں ہرات سے آئے تھے ہرات کو رخصت کیا  
بیکے خانم امیر زادہ اسکندر کے بیویے امیر زادہ کے پاس ہدان کو روانہ  
کے اور حکومت ولایت ناسکیت اور بہرام اور استرہ اور مملکت جہ کے حدود  
خطا تک امیر زادہ داغ بیگ کو اور اندکان اور امسکت اور طرانا اور

## تیمور سے

ہر ولایت میں واقع ہوا اور اب میری عمر اکثر برس کے چوبیس اب بھی کچھ کہا جاتا ہے  
 تاکہ تدارک باغات کا ہو ویسے اور سلطان سلاطین کو بہتر غنائی جہاد سے کوشی  
 کارہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک غزوہ تمام دنیا اور دنیا کی  
 چیزیں سے بہتر ہے پس مجھ کو واسطے لایئے اپنے حرکات کی کہ خود رہے کہ دشمنان  
 پر جہاد کروں اور آج تک کفار و مشرک جہان ہندوستان کو تار اور سیلاب  
 پر جہاد کر کے اکثر کو سلطان کر کے کمر پڑا دیا اب کفار و خطا پر جہاد کیا جائے  
 جب تک یہ حیات مستعار باقی ہے فرسیت جہاد کے ادا کیے جائی ہیں یہ موج کرارا  
 دشمن کیا اور ارار اور امیر اور کو واسطے مشورہ کیے تاکہ اپنا مافی الضمیر بیان کیا  
 کہ واسطے تدارک جہاد کے جو میرے کمر پڑے کی زمانہ میں سرزد ہوئے ہیں ممالک  
 ختن اور خطا پر جہاد کروں سب اراروئے یہ حال شکر دعا اور ثنا کر کے میرے  
 راہی پسند کیے اور باخلاص تمام عرض کیا کہ ہمارا سر اور جان امیر صاحبقران کی رستہ  
 پر نذا ہے ہکو جو حکم ہو ویسے مانہ میں جہان امیر صاحبقران کے گھوڑے کا قدم نہ  
 دمان ہمارا سر نذا ہے میں نے اونکے اخلاص مندی اور اتفاق دریافت کر کے اللہ تعالیٰ  
 کا شکر کیا اور یہ حکم دیا کہ سپاہ کا حال بخوبی دریافت کر کے لشکر متب کرو اور  
 حاضر یہ لو اور امیر لشکر کے جو قابل انفرایش کے چون اونکے سوار زیادہ مقرر  
 کرو اور جنگ میں نے رخصت گھر جانے کی دسی تھے اونکے نایہ پر کاروں کو کیے ہاتھ  
 بیچ کے اس کے موافق لشکر حاضر کرو اور یہ دستور الہی کہہ دیا کہ ہر ایک مسلمان  
 ہتار بند حاضر ہو ویسے اور ہر کاریے واسطے گردا گرد میرے لشکر کے روانہ کر  
 کان گل میں سوار ہو کر شہر میں سرانگہ خانم کے مدرسہ میں اترا اور امیر اور  
 پر محو جہانگیر کو خلعت خاص کمر کلاہ مرصع گھوڑا اطلالتے زین دیکر زابلستان وغنین

## توزک

۸۷۲ نے مبارکباد دیکر شارقیا صبح کو من نے ہریک امیر زادہ کے مکان میں جا کر مبارکباد دیے اور بہت نرا اور جواہر اون پر نثار کیے اور تمام ستورات اور امیر زادے اور امرا میرے متابعت میں رسم تہیت کے بجالیئے اور نثار کیا اور آج ہے من نے اوسہی خیمہ بارہ جوہر میں تختہ خلافت پر جلوس کیا اور تمام امرا حاضر ہوئے اور مصیبت فرنگ دشت چچاق منوستان ہندوستان کے ایلچو کو بلا یا سب آکر اپنے اپنے رتبہ سرتا ہوئے اور مجلس رتبہ ہوئے اور ایلچو کو عنایات خسرو می سے خوش کیا اور نقد او جس اور کلاہ اور کرزر اور خلعین طلائیے اور گہوڑے تو جاتے زرین زرین او کو عنایت کیے اور دو پینے تک اوس صحرا میں ہر روز جشن کرتا رہا اور بعد فراغت اس جشن عشرت کے انتظام یکے میں مصروف ہوا اور تمام امرا براہ اور اکابر کو جو اس جشن میں جمع ہوئے تھے رخصت کیا اوسوقت میرے دل میں یہ آیا کہ ملک گیری کی زنا میں رفاہیت اور اسودگی خلق اللہ اور مسلمانوں پر دیار کے اور سلاستے جان اور مال تمام تجارت اور مسافروں کے منظور نظر تھے کیونکہ ہر ملک اور ولایت میں ایک ایک شخص اپنے تئیں حاکم ٹہرا کر دم استقلال کا بہتا تھا اور آپس میں عداوت کرتے تھے ہر اون کے محاربات اور منازعات باعث آزار خلق اللہ کے ہوتے تھے اور ملک حراہ اور ویران ہوتا تھا اور میرے ہمت صرف اس طرف مصروف تھے کہ حتی المقدور مالک ہفت اقلیم کے اپنے تصرف میں لاؤں اور ہریک ولایت میں حاکم عداوت آئین تعین کروں تاکہ میرے حکومت میں خلافت اور نزاع بالکل رفع ہو جائے اور تمام خلق اللہ کو آرام نسیم ہووے آخر توفیقات الہیے میں جو دلین تھا وہ ظاہر ہوا اور اکثر راج مسکون ضرب شمیر سے مسخر کیا اور خلق اللہ اسودہ ہوے لیکن قتل اور غارت اور اسیر کرنا کہ ملک گیری کے لیے جو امرات میں ہی لایا



۱۶۱  
 دجہا پر گران ہوا بیسہ بھرے ہوئے کہ واسطے شاریکے وہاں تیار تھے اور اس مجلس میں  
 تمام امیرزادوں نے بکھیرے ہر ایک اپنے اپنے واسطے اس شاریکے بہرہ مند ہوا پھر  
 فارغ ہو کر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور تمام اراک اور امیرزادے اور سر  
 اور اپنے اور خاص و عام اپنی اپنی جگہ پر تہہ بند قائم ہوئے مکہ فحاش اور شراب کو سادہ  
 ماہ سیاسی نے دورہ دیا اور خوان سین اور زرین نقل اور فواک کے رو برو تمام  
 اہل مجلس کے چنے اور کے پزارا چنے گانے والے جو جمع تھے اپنی کار میں مصروف  
 ہوئے اور نین خواجہ عبدالقادر نے نظیر تھا اور ہر طرح کے ناچنے والے ترک منل  
 خطا اور فارس اور عجم اور روم کے لڑکے اور لڑکیاں رقص و گانے کے حاضر تھے  
 جب اہل مجلس شراب سے مست ہوئے مین نے اول امیرزادہ نکو اور بعد اسکے اراک  
 کو اور بعد اس کے سادات اور علما کو اور بعد اس کے تمام ملازم خاص و عام  
 کو خلعت زر بفتی دیا اور حریر کے کلاہ مرصع کر زرشمیر خیمہ و صغ کھوڑے عراقی  
 اور عربیہ راہوا ز زرین زرین اور زرقند اور اجاس عنایت کئے اور ہر ایک کو  
 اس کے رتبہ کے موافق بہرہ یا بکر کے احتیاج سے بغے کر دیا اور بعد اس داد و  
 کے خوان سالاروں نے شیرہ شربت طعام مہیا کیا اور دسترخوان بچا کر طعام  
 قسم قسم کے ملائے اور فقیرانہ خوان و نمین تمام اہل مجلس کے رو برو چنے اور ہر ایک  
 طرح کے طعام اور نان خطائے اور شیرینے وغیرہ سے تمام اہل مجلس اور اکثر  
 اہل لشکر کو بہرہ مند کیا اور اہل حشمت پر شراب شدت اور قمریے کر بازے اور  
 رقص کے تماشے میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ رات ہو گئی اور شمع اور شعل اور  
 فانوس کے کثرت سے زمین مانند آسمان کے منور ہو گئے اور امیرزادہ اپنی اپنے  
 جگہ میں داخل ہوئے اور مین ہے مجلس میں یہ حرم سرا ہی میں داخل ہوا تمام خوانین

## توزک

۸ اور رئیس سر قند کے اور اور لوگ اطراف کے جو اس جشن میں آئے تھے ہر ایک کو محل ملتا  
 میں تاج کیا اور دور تک مجلس منعقد ہوئے اور داروغہ خلقین گرامیار اور عصارہ  
 طلائے لیکر جایا کھڑے ہوئے اور مائے کوہ پیکر زر بھینچے جہول اور نخل فرنگ اور  
 زنجیر سامان طلائے سے سجاکر ایک جگہ کھڑے کیے اور ہنرمند اور صنعت پیشہ ہر دیار  
 کے کار دوئے محل میں جمع تھے اور اہل بازار جو ہر فروش زر گر آنگر بخارند  
 اور تمام اہل حرفہ اردو بازار کے انہوں نے عجیب طرح آئین بندے کے تھے تخمیناً چار سو  
 جگہ چار طاق بند بنائے تھے اور تمام چار طاق کے زر بھینچے دیا اور نخل اور حریر سے  
 پوشش بنائے تھے اور ان کے عجیب سے نفیس فرش اور بریک نے اس میں نفیس ستار  
 رب بنے تھے اور ہر ایک نے اپنے اپنے کاریگری اور ہنر ظاہر کر کے عجیب شکلین بنائیں  
 تھے ایسا کہ دیکھنے والی حیران ہوتے تھے اور بازی گراور دار بازار اور شعبہ ہاں ہر طرح  
 طرح کے بازیگریے بنا کر خور و کو تیر کرتے تھے ہر حال جب یہ جشن کہ ایسا چشم فلک  
 نے بے ہنن دیکھا تھا منعقد ہوا اور اس ساعت سعید پر مشتریے اور ناہید خذہ  
 کرتا تھا ستارہ شناسوں نے وہ ساعت تقویم اور زیچ سے دیکھ کر اختیار کے  
 تہی اور نظرات تمام کو اکب کے ایکدگر نہایت مسعود تھے اور سوقت امیر زادوں کو  
 ہر ایک کے منگے مقرر کر رکھے تھے اور اس مجلس میں بلا کر مطابق شریعت قرا اور ملت  
 بیضا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح کیا اور خطبہ ہر ایک کا واسطے برکت کے  
 شیخ شمس الدین محمد خزے کہ ایام وقت کے تھے پر تھے تہی اور کلمات ایجاب اور  
 قبول کے مولانا اصلاح الدین قاضی القضاات سر قند کے امیر زادوں کو تلقین کر  
 تھے جب عقد نکاح تمام امیر زادوں کا بطور پسندیدہ موافق مذہب حقیقی کے ہو چکا  
 کو کس و کور کہ اور نوبت خانہ اور شاویانہ بچھا شروع ہوا اور طباق زرد

۱۷  
 جو اہرگران بہا یہ بہرے ہوئے کہ واسطے شاریکے ومان تیار تھے اوس مجلس میں  
 تمام امیرزادوں نے بکھریے ہریک ادا نے واسطے اس شاریکے بہرے مند ہوا بہرے  
 فارغ ہو کر تخت سلطنت پر جلو س کیا اور تمام امراء اور امیرزادے اور ریس  
 اور ایٹے اور خاص و عام اپنی اپنی جگہ رتبہ سہ قایم ہوئے مکلفات اور شراب کو ساقی  
 ماہ سیاہی نے دورہ دیا اور خوان سپین اور زرین نقل اور فواکہ کے رو برو تمام  
 اہل مجلس کے چنے اور کے ہزار ناچنے گانے والے جو جمع تھے اپنی کار میں مصروف  
 ہوئے اور نین خواجہ عبدالقادر بے نظیر تھا اور ہر طرح کے ناچنے والے ترک نعل  
 خطا اور فارس اور عجم اور روم کے لڑکے اور لڑکیاں رقصہ کے حاضر تھے  
 جب اہل مجلس شراب سے مست ہوئے مین نے اول امیرزادہ نکو اور بعد اسکے امراء  
 کو اور بعد اوس کے سادات اور علما کو اور بعد اوس کے تمام ملازم خاص و عام  
 کو خلعت زر بفتی دیا اور حریر کے کلاہ مرصع کمر زرشم شیر خیمہ مرصع گھوڑیہ عراقی  
 اور عربیہ راہو زرین زرین اور زرقند اور اجناس غایت کئے اور ہریک کو  
 اوس کے رتبہ کے موافق بہرہ یاب کر کے احتیاج سے بغیر کر دیا اور بعد اس داد و بخش  
 کے خوان سالاروں نے شیرہ شربت طعام مہیا کیا اور دسترخوان بچھا کر طعام  
 قسم قسم کے علاقے اور نقدیے خوانوں میں تمام اہل مجلس کے رو برو چنے اور ہریک  
 طرح کے طعام اور نان خطائے اور شیرینے وغیرہ سے تمام اہل مجلس اور اکثر  
 اہل لشکر کو بہرہ مند کیا اور اہل حشمت بہرہ شراب شربت اور قمریے کر بازے اور  
 رقصے کے تماشے میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ رات ہو گئی اور شمع اور شعل اور  
 فانوس کے کثرت سے زمین مانند آسمان کے منور ہو گئے اور امیرزادہ اپنی اپنے  
 جگہ میں داخل ہوئے اور مین سے مجلس میں سے حرم سرا میں داخل ہوا تمام خوانین

## توزک

۱۶ اور رئیس سمرقند کے اور اور لوگ اطراف کے جو اس جشن میں آئے تھے ہر ایک کو محل بنانا  
 میں تائیم کیا اور دور تک مجلس منعقد ہوئے اور داروغہ خلقین گرامیار اور عصارہ  
 طلائے لیکر جابجا کھڑے ہوئے اور مائے کوہ پیکر زر بقیہ جہول اور نخل فرنگ اور  
 زنجیر سامان طلائے سے سجاکر ایک جگہ کھڑے کیے اور ہنرمند اور صنعت پیشہ ہر دہار  
 کے کار دوے میلے میں جمع تھے اور اہل بازار جو اپر فروش زر گر آنگر بنارند  
 اور تمام اہل حرفہ اردو بازار کے انہوں نے عجب طرح آئین بندے کے تھے تخمیناً چار سو  
 جگہ چار طاق بلند بنائے تھے اور تمام چار طاق کے زر بقیہ دیا اور نخل اور حریر سے  
 پوشش بنائے تھے اور ان کے عجمی بہت نفیس فرش اور برتک نے اوس میں نفیس ستار  
 ترب خے تھے اور ہر ایک نے اپنے اپنے کاریگری اور ہنر ظاہر کر کے عجب شکلین بنائیں  
 تھے ایسا کہ دیکھنے والی حیران ہوتے تھے اور بازی گراورد دار بازار اور شعبہ ہاں طریق  
 طرح کے بازیگریے بنا کر خرد و کو تیر کرتے تھے ہر حال جب یہ جشن کہ ایسا چشم فلک  
 نے بے بہن دیکھا تھا منعقد ہوا اور اوس ساعت سعید پر شتریے اور ناہید خذہ  
 کرتا تھا ستارہ شناسوں نے وہ ساعت تقویم اور زریچ سے دیکھ کر اختیار کے  
 تہی اور نظرات تمام کو اکب کے ایکدگر نہایت مسعود تھے اوسوقت امیر زادوں کو  
 ہر ایک کے منگئے مقرر کر رکھے تھے اوس مجلس میں بلا کر مطابق شریعت قرا و ملت  
 بیضا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح کیا اور خطبہ ہر ایک کا واسطے برکت کے  
 شیخ شمس الدین محمد خیرے کہ ایام وقت کے تھے پر تے تھے اور کلمات ایجاب اور  
 قبول کے مولانا صلاح الدین قاضی القضاات سمرقند کے امیر زادوں کو تلقین کر  
 تے جب عقد نکاح تمام امیر زادوں کا بطور پسندیدہ موافق مذہب حقیق کے ہو چکا  
 کو کس دکور کہ اور نوبت خانہ اور شاہانہ پنجا شروع ہوا اور طباق زرد

طرف سے ایسے ہو کر پیش قدمی کر رہا تھا اور تیغ لایا اور سین ایک جانور تھا ۴  
 جسکو زراۃ کہتی ہیں عجیب وضع کے صورت شکل گویا ستر رخ تھا اور اپنے امیر زادہ  
 خلیل سلطان سرحد ترکستان کا محافظ ہوا اور اس کا ب امیر یادگار برلاس اور  
 یزدیہ بگ اور خدا داد حسین اور داد ملک برلاس اور میر محمد سپہی ابو غا بہ تھا  
 اور سعادت تیمور تاس اور دولت تیمور تو ایچ وغیرہ کے آکر باطوبس ہوا  
 اور امیر زادہ میر محمد جہانگیر بے غزنین اور کابل سے آئے اپنے بھائی امیر زادہ  
 مرحوم محمد سلطان کے آفات سے لباس ماتے پہنی ہوئے تھے تھیں بے اسکو یاد کر کے  
 بہت رو دیا چونکہ وہ دن جشن کے تھے میں نے امیر زادہ میر محمد اور اس کے نوکر  
 کو خلعت دیکر لباس ماتے دور کرایا امیر زادہ نے تیار کیا اور پیش دیا اور  
 خواجہ احمد طرے نے جو واسطے ضبط اسواں اور تختیں مجاہدات خراسان کے گئے تھے  
 اگر مبالغہ کیے خراسان کے عاملوں سے لیکر خزانہ میں داخل کیا اور حقیقت دیکھ  
 کے جب تمام خیر بریا اور فرش فروش آراستہ اور تخت زرین رصع ہر یک جگہ نصب  
 ہو چکے اور ان کے برابر کرسیاں سین زرین بچھیں اور صراحیاں زرین مکمل ہوا  
 مباح شراب مشائخ اور قمریہ پیر اور پالہ طلائیے نقریے بلور می اور شیشم کے طبق  
 ۲ طلائیے نقریے میں چنے گئے اور مجلس آراستہ ہوئے میں نے ساعت سعید میں بار  
 چوبہ خم میں آکر تخت سلطنت پر جلو میں کیا اور امیر زادہ اور امیر اور عظیم الشان  
 اور میردار لشکر کے اپنے اپنے جگہ قائم ہوئے اور سادات اور علماء اور مشائخ  
 اور اشراف کو جو اطراف جوانب کے جمع ہوئے تھے بلا کر رنگ کے لئے ان کے  
 رتبہ اور علم فضل کے موافق جگہ مقرر کر کے ٹھہرا دیا اور جو ایچ رئیس کے حاضر تھے  
 ان کو موقع سر جو دیے اور اور امیر اور امیر ارجات اور صدقات کے اور لشکر

## تورنگ

۱۸۱ میرزا دہ پریچند جہانگیر کو سلطان محمود غزنوی کے تختگاہ سے بلالیا اور جلکاسی کا  
 میں سب کو واسطی ترتیب جشن کے تعین کیا اور تمام خیمہ اور خرگاہ اور سایہ بان جتنی کھڑکی  
 میں تھے اوس صحرا و سبزیں کے پائے جاری تھا ہر ایک کے لیے تمام فراشوں چابکدست نے  
 کے ہزار جمع ہو کر تین ہفتہ میں ہر ایک کے اور اوس تمام جنگل کو خیموں کے کثرت سے مثال  
 گلبن کے کر دیا اور میں نے اتوار کے دن غرہ ماہ ربیع الاول ۸۸۰ھ کو اوس صحرا  
 میں جا کر دیکھا کہ تمام صحرا میں خیمہ خیمہ تھا اور واسطی خاص میرے فرودگاہ کے  
 کے جگہ درست کے تھے اور میں ایک خرگاہ دو صد سکر تھے اوس کے چوبہ کو تمام  
 زرو جواہر سے رصع کیا تھا اور ایک خیمہ بارہ چوبہ تھا اوس کے پوشش سقر لالہ  
 نباتات رنگ کے تھے اور اندر کے طرف محل الوان فرنگ کے اور طنائیں  
 ابریشمین اور ستون منقش لاجوردیے نقوش سیمین اور زرین اور اتنا فراخ  
 کہ دو ہزار آدمی اوس کے سایہ میں آدین اور بہت فراشوں نے ایک ہفتہ میں اوس  
 کو کھڑا کیا تھا اور ان تمام خیموں میں فرش زربفیہ اور ابریشمین اور قالین برقیہ  
 بچھائے اور خاص خیمہ میں ایک تخت رصع زرو جواہر محل و یا قوت سے نصب  
 کیا اور گرد میرے منزل خاص کے تختہ ایک کوس تک تمام امرا اور حکام اور  
 امیرا دے جو اطراف و جوانب سے آئے تھے خیمہ اور خرگاہ پاس پاس ہر ایک کے پاس  
 ہوئے اور ہر ایک ملک سے اکابر اور اشراف سادات اور علما و ارباب  
 طرح کے ہر مندا اور صنعت پیشہ اور گانے بجانے والے اس جشن میں حاضر ہوئے  
 اور کان گل سے دامن شاد و ارا اور بلغر عاج تک تختہ دو کوس کا میدان  
 خیموں سے پر ہو گیا اور سوقت حافظ منگل بونغا کہ نہایت دانا اور عمدہ ہر  
 ملک الطاہر برقوق واپے مصر اور شام کا تھا ملک الناطر فرخ ابن برقوق کے

تیمور گرجی

وقت جلد پہ مین مستورات اور حرم سرا کو اپنے آگے روانہ کیا اور وہاں رو رہا  
اور ماخان کے رستہ سے آگے تھے لیکن ابھی یہاں نہیں آئے تھے اب میں نے ان کی پاس  
آدھی سہا کہ سامان اسباب چھوڑ کر جلد چلے آؤ اور یہ شخص جس ماخان تو ان آغا کے  
میں بچھا خوشگوار کھانگاپ کتب خانہ نہیں آئی تھی تو ان آغا نے انتظار میں تین  
مقام کیے پھر سرانگ کی آئیے ہی سامان اسباب چھوڑ کر مستورات اور سائر زادہ حضرات  
کو روانہ ہوئیے اور جلد سے یہ اگر ملاقات کیے مینا کی سرانگ خانم کو چار باغ میں  
مکان دیا اور تو ان آغا کو بہشت باغ میں اتارا اور اسے آیام میں اب وہو کی کا  
یہ مینا ہوا اور طبیب علاج کرنے لگی اللہ تعالیٰ شافی مصلحتیں دے ایک مہینہ کیلئے  
شفاعیت کے صحت پا کر مین نے باغ شمال میں انتقال کر کے خندرز عیش کیا اور  
یکے خانم کے گھر کا میرا ہوا تھا اسلئے جشن مرتب کیا اور وہاں سے بلند باغ میں چلا آ  
خندرز اور اس باغ میں عیش کر کے نیک وقت شہر سمیرقند میں داخل ہو کر امیر زادہ  
میر سلطان رحوم کے گھر میں اترا اور استادان کامل ہر پہ ایک گنبد والے رستہ  
خانقاہ کے واسطے مرقدا میر زادہ کے تیار کرایا اور اوس کے گرد یہ مکانات  
گرا کر باغیچہ فردوس مانند بنوایا اور یہ گنبد سنگ رخام سے بنا کر اندر کے طرف سے  
اور لا جوڑ دسی منقش کیا اور ان دونوں میں بلخا ذیہ مشور وال رعایا کے دربانوں  
کو یہ حکم دیا کہ کیے وضع و شریف کو آئے یہ منع مت کر دو جو چاہے حضور میں آکر اپنا  
حال عرض کرے پھر ہر ایک شخص کو اپنا اپنا در و دل بیان کرتا رہتا اور میں اوس کے  
فریاد سے کر کے رہم التفات کا اوس کے جراحت دل پر رکھتا تھا اور وقت میں  
جائے مسجد میں جو بیٹی نے بنوائے تھے گیا اور اوس کا دروازہ ایسے بنا تھا  
جگو وہ پست اور تنگ معلوم ہوا اوس دروازہ کو گر اگر ہر کشا وہ اور بلند

## توزک

۸۶ اور کوج کبوج لکڑی بنی اور اندر جو داب درہ یہ گذر کر علیا دین آیا اور علیا  
یہ موضع آدنیہ مسجد میں اگر مقام کیا اسمزل میں سادات اور علما اور اکابر خطہ  
یکے واسطے استقبال کیے آئے اور دعا اور شٹا کے میں نے اونکو عنایات سے خوش کر کے  
رخصت کر دیا اور وانیہ دریائے جیون کو کشتی پر کو عبور کر کے ترنہ خانزادہ علاء الملک  
کے گہر میں اتر خانزادہ نے یہاں کے پشکس دیا پر ترنہ یہ سوار ہو کر قلعہ اور حلقہ  
یہ گذر کر موضع دولی برج میں مقام کیا اور وانیہ خطہ کشن میں اگر عارات آتی  
۲۱ میں اتر بعد ایک ساعت کے واسطے زیارت مزار شیخ شمس الدین کلال کے جا کر فاتحہ  
پڑھے اور اونکے روح سے ہمت لی اور پھر واسطے زیارت روضہ الدنبر گوار  
امیر طرانا اور امیر زادہ جہان گیر اور تمام فرزندوں کے جا کر فاتحہ پڑھے اور مجاور  
خیرات دی اور اگلے دن وانیہ آگے روانہ ہوا اور عقبہ کشن سے گذر کر باغ تخت  
خواجه میں آیا اور وانیہ باغ قرا توبہ میں اگر قصر جہان نما میں مقام کیا اسمزل میں  
خواجه یوسف اور ارغون شاہ اور امیر زادہ قید اور سپر امیر زادہ میر محمد جہانگیر  
سمیرندہ سے استقبال کو آکر باط بوس ہوئے اور شکش دیا اور اسہی جگہ خانزادہ  
خوارزم اور تکل خانم نے ہمراہ تمام خواتین اور امراء کے استقبال کو آکر ملاقات  
کی اور شکش دیا اور تمام اکابر اور اشراف اور سادات اور قضاات اور علما  
اور رئیس آگے بھی استقبال کو آئے اور ہر یک نے اپنے حال کے موافق شکش دیا  
اور قصر جہان نما سے سوار ہو کر واسطہ ماہ محرم میں سمیرندہ میں جا کر باغ خا  
۲۲ میں ڈیرا کیا اور وانیہ بطور شایستہ شہر میں داخل ہو کر امیر زادہ مرحوم  
محمد سلطان کے در سند میں جوابی بنایا تھا اتر اور اوس کے روح پڑھی اور  
پہر میں باغ چار میں چلا گیا اور اوسے باغ میں استراحت کیے اور میں لی آئی





۸۶۲ کر کے لار میں آیا دامن کوہ دماوند میں اوس محل کو جسکو ارغون خان نے بنایا تھا اب وہ کوشک ارغون مشہور ہے جا کر دیکھا اور اتوار کے دن بیسویں ذالحجہ کو کوشک ارغون سے سوار ہو کر ہمراہ خدا شہ صاحب مقرب کے جلد روانہ ہوا اور منگل کے دن بائیسویں تاریخ فرورد کوہ میں پہنچا اور امیر سلیمان شاہ کو خلعت زر و در اور کلاہ مرصع دیکر حکومت رسمی اور فرورد کوہ اور اوس ستر زمین کے عنایت کی اور میان قوچن رمی کے داروغہ کو خلعت دیکر یہ کوٹھا دیا اور محافطت قلعہ کلخندان کے ہی اوستا کو تفویض کی اور اس منزل سے سلطان میدان کے راہ سے روانہ ہوا اور حوض کے دن چوبیسویں تاریخ بسطام میں مقام کیا اور سلطان اعزاز میں شیخ بائیدق در سہ کے زیارت کر کے دعائیں اور خیرات مساکین کو تقسیم کیے اور حاکم ہسترا کا اس منزل میں پیش زر نقد اجاس گھوڑے تو بچا پیے لیکر حاضر ہوا اور اسے منزل میں روانہ خواجہ جسکو میں نے قرا تاتا رکے تعاقب پر بھیجا تھا اور قرا تاتا رک کو دار قلم پر جالیا اور جنگ میں بہت قرا تاتا رک کو قتل کیا اب تخمیناً دس ہزار خانہ دار گرفتار کر کے حاضر ہوا اور صورت حال بیان کیے میں نے او کو زنجیر بند سمرقند کو روانہ کیا اور داروغہ شہر اور قصبات کے محافظ معین کر دیے اور آٹھ دن میں بسطام سے کوچ کر کے موضع چرمین آیا اس منزل میں حسن صوفی نے امر زادہ شاہ رخ کے طرف سے عرض کیا کہ جس جگہ حکم ہوئے استقبال کو حاضر ہوں میں نے حسن صوفی کو یہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ امیر زادہ شاہ رخ کنارہ دریا کو سجیان کے ملازمت کرے یہاں سے جلدی سے چلا اور سلج ماہ ذالحجہ کو مینا پور میں آیا اگلے دن غرہ ماہ محرم کو بدہ کے دن شہر ہجرے میں کہ جسٹوان سال جلو سے اور اکہتر و ان سال میرے عمر کا تہا مینا پور سی کوچ کر کے موضع عشق آباد

تیمور کے  
 ۸۶۱  
 کے کر کے بل او تر کر پاس قلعہ لور کہ یکے جو رشتہ دار یکے سبز زمین میں ہے ڈیر اکباد اور ۸۶۱  
 منزل میں اسکندر رشیدی کے رشتہ داروں کو جو اسیر تھے روبرو بلا کر جان بچنے کے  
 رعنایات سی خوش کیا اور اسے جگہ شام کے وقت اسیر زادوں کے پاس میں اسے  
 ایک ہم کنارہ دریا پر جنم درہ کے پاس آچکے میں اور عبور اور سکاد شوار معلوم ہوا  
 اور مقدور بل کے نہیں ہے میں نے تر ت محو آزاد اور توکل بہادر کو ہمراہ تیس ملاجو  
 دریا و جھونیکے اردو شاہ کو ریس کر کے روانہ کیا کہ امیر زادوں کے پاس جا کر تیار  
 کر دو اونہو نے جاتے ہے کثرت میں جیسا ہمارے لئی تیار کیا تھا بل استوار تیار کر دیا  
 ہر امیر زادہ معہ لشکر اتر کر اردو کے محلے میں آئے اور اگلے دن میں وہاں سے قلعہ سیر  
 کی طرف جو مضافات گیلان سے ہے روانہ ہوا کلاہ دشت میں جا کر وہاں کے آ  
 وہاں مجھ کو پسند آئے کئی روز وہاں مقام کیا اور اسے جگہ سیر غیاث الدین علیا پر  
 امیر سید کمال الدین کو جو اسکندر رشیدی سے مخالف تھا منظور نظر کر کے حکومت  
 آمل کے جو سابق میں اوس کے باپ سے متعلق تھے عنایت کی اور اب کہ اسکندر رشیدی  
 کے استیصال سے فارغ ہوا اور اوس کے رشتہ دار سب اسیر ہوئے اور جن قلعوں  
 پر وہ نہ مخالفت کرتا تھا وہ مسخر ہوئے اور کچھ کارا اوس سبز زمین میں رہا سمرقند  
 کے محلے کا ارادہ کیا اور تمام امیر زادوں اور امرا کو ان کے ولایت معوضہ  
 کو رخصت کیا امیر زادہ ابابکر کو بغداد اور عراق عرب کو روانہ کیا اور اسے  
 سو تھک بہادر کو اوس کے ساتھ کہ دیا اور امیر زادہ رستم کو اصفہان اور  
 عراق عجم کو بھیجا اور امیر سعید برلاس کو اوس کے ساتھ کیا اور امیر زادہ اسکندر  
 کو میدان میں اور سید اعز الدین کو ہزار کر کے کی طرف اور سید غیاث کو آمل  
 اور ساری کو رخصت کیا اور آپ میں کلاہ دشت سے سمرقند کو بلا کر تیرے منزل قلعہ

شیخ حال تنگ دیکھ کر لاچار جنگل میں گھس کر کسبیطرف کو ناپید ہو گیا پھر اوسکا کچھ  
 نشان ملا کوئے کہتا ہے کہ فقیر کے کالبا سن بدل لیا تاکہ اوسکو کوئے نہ سمجھائے کوئی  
 کہتا ہے لی آب و دانہ مر گیا اور اسے نزل میں کہ میں شہر پر مقیم تھا قرآن درویش  
 نے یہ خبر امیر زادہ سلطان حسین کسبیطرف سے بیان کی اور ایک کوادون دو جلاوٹ  
 سی جوڑائے میں زندہ اسیر ہوئے تھے شکن باہرہ کر حضور میں لایا میں نے اویسی سے  
 احوال اسکندر شیخ کا دریافت کیا اور قرآن درویش کے زبانی امیر زادہ  
 کو کھلا بھیجا کہ اسکندر شیخ کا کسبیطرف نشان ملے تو ادھر پوروش کرنا اور اگر وہ نہ ملے  
 ہو گیا تو حضور میں حاضر ہونا امیر زادہ سلطان حسین تہ حکم قرآن درویش سی  
 سنکر دالیے ٹا اور امیر زادہ ابا بکر اور امیر زادہ اسکندر اور امیر زادہ رستم  
 اور امیر سلیمان شاہ سے کہنا کہ دریا سی قلم کے اسکندر شیخ کے جستجوئے میں ہیں  
 ملاقات کے پھر متفق ہو کر تین کو سب تک کہنا کہ دریا سے قلم کا روک لیا اور اس  
 مضرب حکم میں لے خراسان سے لاپا تھا تاکہ ساریے آمل کے رستہ میں اسکندر  
 شیخ پر پوروش کریے اسہی جگہ امیر زادون سے آلا اور سوائے انکی اور امراء  
 اور لشکر جو اس خدمت پر تعین ہوئے تھے تمام اسے مقام میں جمع ہوئے جب اسکندر  
 ایسا غائب ہوا کہ ذرا پانا ملا اور اوسکی زن و فرزند اور متعلق و ہنگامہ موٹی لا  
 امراء جب الامر حضور میں چلا آئے پھر میں نے اوسکو سہراہ امیر شہلک کی دستخط  
 تلاش اسکندر شیخ کے بھیجا ایک رات دن کے رستہ پر جنگل میں گیلان کسبیطرف  
 چلے گئے اور از بس کشت و تر و مرزبستا تھا ایسا کچھ کارا ہو گیا کہ زمین پر چلنا  
 بہت دشوار تھا اور اترنے کے جگہ نہیں ملے تھے تمام امیر زادہ اور امراء پور  
 کاپٹ پر گزارہ کرتے تھے ہمنی پور خبر ہنگامہ کو لایا اور میں نے شہر پرستی

قراول اور بھی جگر تھری گئے اور یہ نہ دیکھا کہ اسکندر اور اس جنگی بن کی طرف گیا اور  
یوسف برلاس اور سیف الہک اور شیخ اور شخص جا بیٹھے اور سب متفق ہو کر  
اسکندر شیخ کی طرف گئے اور تمام نقد جو ہر مال اسباب آؤٹے جو تہا تاراج کر کے  
رات کو اوسے جگہ رہے اور امیر زادہ رستم اور امیر زادہ ابابکر کے لشکر اور  
امراؤں میں سے امیر سوئیچ وغیرہ آگے جا کر اون قراوون میں جا بیٹھے پہر متقی ہو کر دست  
چپ کی طرف جنگی میں اسکندر شیخ کی تلاش میں توجہ ہوئے اور ملے آپ اسکندر  
کے چھریے بیانی کو سہراہ جماعت کے دستگیر کیا پیر آگے جا کر امیر عیہ اسکندر کی چھی  
کو اور اوس کے زن و فرزند اور لواحق کو اسیر کیا اور  
امیر زادہ سلطان حسن اور سید خواجہ ستر سواروں نے اون قراوون میں جا  
اور جنگی میں اسکندر کے جستجوے کرنے لگے دو پہر کو قلم کے کنارہ پر اسکندر کو  
جالیا وہ لاجپار مرزا نک کے پچاس سواروں اور دو سو سیاہو نسے واسطے  
جنگ کے تیار ہوا امیر زادہ سلطان حسن نے اسکندر پر حملہ کیا چونکہ وہ جنگی میں  
تھے تو امیر زادہ نے قراوون اور اپنے فوج سے یہ مقرر کیا تھا کہ مخالفوں کی سائی  
سے واسطے قریب کے بھاگا جائے اور بھاگے ہوئی جنگ کر کے جنگی سے باہر  
نکا لا جائے جب وہ باہر آ جاؤں ہکر ملاک کر میں موافق اس قرار کے امیر زادہ  
مچے فوج تھا اور غنیم کو یہہ گان ہوا کہ جن نے اونکو نرمیت دیے اونکے بھی تر و  
ہوا یہاں تک کہ میدان میں آگیا امیر زادہ ایکبار گئے ہوا اور حملہ کر کے مرد  
سب بہت پیادہ قتل کیے اور ادا ہر گئے لوگوں میں سے وفادار کے عزیز مندرجہ  
چنانچہ اوس کے اچھے دانت حب گر گئے اور اوسے باوجود اسے نہ جنگی نہ  
مردانہ کے اور امیر زادہ کے نوکروں نے دو سو اور غنیم کے گراؤں اور

سید اسماعیل کرسکالی باشندہ دیہات ترند کا ماورا النہر کے اطراف میں ملازمت  
 کو آیا اور یہاں سے میں نے لشکر خدا جدا اور ہریک لشکر کو ایک سید مازندران کا راہ  
 ہر راہ دیکر واسطے تالاش اسکندر شہی کے اطراف و جوانب کو روانہ کیا اس سرحد میں بہ  
 خبر آئے کہ اون قراونوں میں سے جو جنگو سے پہلی تعین کیا تھا دریائی قوصین اور شاہک  
 برلاس اور صدر برلاس اور شیخ درویش الہی اور شیخ محمد قوصین اور یک تیمور قوصین  
 اور خدا داد جوڑہ اور خدا دار جمعرات کے دن چھٹی ماہ ذیقعد کو جنگل میں نزدیک  
 دریا سے قلعہ کی جس جگہ اسکندر شیخ موزن و فرزند موجود تھا چلے اور اون  
 قراونوں میں سے شیخ درویش الہی تو ہم ہو کر اس بہانہ کہ یوسف برلاس بھی رہ گیا  
 اور کوئے آون تھا اور اسکندر شہی بہ تہوڑے لوگ دیکھ کر تیس سو ار اور دو سو  
 پادہ لیکر واسطے جنگ کے گہرے نکلا اور بہ قراول بہرہ و جوہ میں سواری زیادہ  
 نہیں تھے باوجودیکہ شجاعت اسکندر شہی کے معرکہ میں مارا دیکے تھے کمزور اور اس  
 کے باپ کا مین لکیر کو مرث سے ملتا ہے اور مابین کے میوگی کشا شہ کے پسریم  
 کے تھے اور یہہ جانتے تھے کہ شجاعت اس کی موزوئے ہے اور جمعیت میں آئے  
 دس ہزار زیادہ تو بے لحاظ ہمارے باز پرس کے مل پر تیار ہو کر واسطے  
 جنگ کے قایم ہوئے اور تیرکان پکڑے اور اسکندر نے ہمراہ سواروں کے  
 جو تمام اس کے خویش و برادر تھے کئی مرتبہ قراون پر حملہ کیا اور نہونے تھے  
 صدر سی اپنے تک سرگز نہ آئے دیا اور اسکندر نے پی در پی حملے مفائدہ کے  
 اور باوجود اس شجاعت کے کہ ایک فوج کے مقابلہ میں نہیں تھا تھا اب کثر  
 جمعیت کے ساتھ نکلے کے شامت سے ان تہوڑے آدمیوں کے مقابلہ سے  
 بہانہ کیا اور تمام زرمال اسباب جمع کیا ہوا چوڑ کر کیسے طرف کو چلا گیا

تیمور کے

ہوئے اور تھیں انہیں اس سوار تار کے قتل ہوئے پہر قہیاب ہو کر حضور کو روئے ۵۵۶  
ہوئی اور میں واسطے بنیہ اسکندر رشتہ کی روانہ ہوا اثناء راہ میں امیر زادہ شاعر  
بیار ہوا اور سیکم ہراہ مقربوں کے ہرات کو روانہ کیا اور اسکا لشکر رکھ لیا اور  
کوہستان اور جنگل میں اکثر ٹپکے چلے کر کے دامن کوہ جلاول میں پہنچا اسکندر رشتہ لشکر  
کے خوف سے کوہستان سے نکل کر جنم درہ کو بہاگ گیا اور جمہ کے دن مسوین دقتید  
کو قصبہ جلاول میں آیا اسکندر ہراہ توابع اور لواحق کے جلاول کو بے خالے کر گیا تھا  
اگلے دن ہفتہ کو میں دانیہ آگے کو متوجہ ہوا اثناء راہ میں ایک درہ سے بہت غنی  
اور جنگل انبہہ اور چیتہ اوس سرزمین میں ابرا اور باران رہتا ہے اور اوس در  
میں ایک دریا ہے نہایت تنہا ہے کہ نہ پیر کراد ترا جاوے نہ گھوڑی پر کو اور چونکہ  
یہاں تک انا اور اس دریا کو طے کرنا نہایت دشواری اسلٹی جنم درہ مشہور ہو گیا  
اوس دریا پر کھڑے کالی باندہ رکھا تھا اسکندر رشتہ اوس ہی سے اتر کر مل کو ٹوڑ گیا  
تہا میں نے ترت اٹھ وراز اور مضبوط جنگل سے منکر کر دریا میں دو طرفہ قطار  
کھڑے کر لی اور کمر بان او نہیں سیکون سے خبر وادین پراونکے اور کھڑان  
تختہ ڈالکر منج دوز کر کے تھوڑی دیر میں مل تیار کر لیا بدہ کا دن پہلے چالیس ہزار  
سیر دانہ قیر اور لوہے کے دریا پر گئے اور بالسد سوار اونکے ہمراہ کئی اور کئی بھی  
پوسٹہ ہر لاسی مو لشکر روانہ کیا اور اوس کی چے خواجہ مسیحی خلی بہادر کو بھیجا کہ  
بعد اوس کی امیر زادہ سلطان حسین اور امیر شیخ نور الدین کو بل سے اور ارا اور  
میں سے مل اور کر اکمنزل جا کر ایک صاف پستہ پر ڈیرہ کر اکنا اون دونوں  
مہم ذرا فرست نہن دیتا تھا جو لوگ اپنے سے پہلے روانہ کئی تھے وہ کوہ جنم درہ  
پر پہنچے اور جنگل کاٹ کر اسکندر کے تالاش میں پہنچے تھے اور اسے منزل میں

## توزک

۸۵ استیصال اسکندر شہنشاہ کے روانہ ہوا اسے میر شمس الدین کے پاس سے جو  
 قوم قرا تار کو سمرقند لے جاتا تھا یہ خبر آئی کہ جماعہ تاتار جنگی محافظت نہ  
 تکرری برش کی ہے جب نزدیک قصبہ دامتقان کے آئی باغی ہو کر جانک خواجہ  
 برش پر حملہ کیا اور اوس کو زخمی چور کر کے استرا با د کی طرف بھاگ گئے  
 دوسرے جماعت تاتار کا بھی یہ آیا اویسے تکرری برش کو زخمی شکار ستہ پر پڑا  
 جاندار تھا اوس کو اوٹھا کر دامتقان میں لے جا کر علاج کرنے لگا اور جماعہ  
 یہ خبر سن کر ہر یک جگہ سے بھاگنے لگے اور امیر شمس الدین امیر شاہ والی لہر سو جنگ  
 بہادر وغیرہ امراء اویسے واروئے مطلع ہو کر فراریان تاتار کے بھی دوڑی اور  
 اور جو ہاتھ آیا قتل کیا خانہ تین ہزار فراری تاتار کے دامتقان کے اندر اور  
 باہر قتل ہوئے اور باقیوں کو احتیاط سی لیکر روانہ ہوئے میں نے یہ خبر  
 سنتی ہے بیان قوصین اور فاضل لیرسیف الہک اور دانہ خواجہ اور رستم لکھنؤ  
 اور قاری بہادر کو بانٹو سوار و نسی واسطے تعاقب اوس جماعت کے جو استرا با  
 کی طرف بھاگ گئے تھے تعین کیا اور بعد اویسے امیر زادہ احمد اور شیخ امیر بزرگ  
 سر لشکر روانہ کیا امیر زادہ احمد کو دامتقان میں یہ خبر پڑی کہ بعضے تاتار بے  
 ماری گئے اور کچھ بھاگ گئے اور باقیوں کو امیر شمس الدین سمرقند کو لے گئے  
 وہ تو دامتقان میں حضور بنین چلا آیا اور زبان قوصین وغیرہ امراء و نظام  
 سی پر ہر کوئی لشکر کو عبور کر کے اندر ان کے جنگل میں فراریوں کے چھپی گئے  
 اور موقع قرائتقان میں دریا و قلم کے کنارہ پر تاتاریوں کو گھرایا اور جو  
 یہ بانٹو تھے اور مخالف کے ہزار تو بے یہ بچا با تاتاریوں پر جا پڑے اور  
 جنگ عظیم ہوئی اور مخالف بہت مقتول ہوئے اور تحملاً دس ہزار گرفتار



اور ہر ایک طرف سے منہجن لگا کر رعد انداز سے اور تیر حرج مارنے شروع کیے اور  
 اوس قلعہ کا ایک برج نہر سے متصل تھا اور چشمہ نہر کا اوس پہاڑ میں سے اوس  
 برج میں کو جاتا تھا اہل حصار پائے نہر کا اوس برج میں سے لٹا کرتے تھے بہاؤ  
 نے اوس نہر کو کاٹ کر نچے گرا دیا اور کچھ پائے جو برج میں بہا رہا لٹکا اوس کو بچا سنا  
 یہ اسٹ دیا اب اہل قلعہ بدون پائے کے قیاب ہوئے اور دل لرگ پر رکھ کر  
 مدافعت کرتے تھے رات کو ابراہیم سلطان سپر محمد ابراہاد اور شیخ بھلول اور سیا  
 تیمور سپرافیو غاک ہمراہ کیے دلاؤرو نیکے پہاڑ کے چوٹے پر چڑھ کر قلعہ کے نیچے  
 قلعہ والے مرطاع ہو کر جنگ میں مصروف ہوئے بہاؤروں میں سے ایک شخص زخمی  
 ہو کر چلے آئے باقیہ جنگ لڑتے رہے اور عیدم اطراف و جوانب سے قلعہ کا  
 شور ہوا اور سپاہ پہاڑ پر چڑھنے لگے اسکندر شیخ کے بیٹے اور بہائے نے جو قلعہ میں  
 چھ سو مرد جنگی ہتھیار لائے لیوئے تھے جب یہ ملائے گئے کہ دیکھی گمراہ امن بانگا  
 میں استقامت کر کے امن دیا اور ان کے انچھو کو خلعت دیکر رخصت کر دیا جب انہوں  
 قلعہ میں جا کر خوشخبری امن کے اسکندر شیخ کے بیٹے اور بہائے کو سنائے وہ فوراً  
 قلعہ سے نکل کر درگاہ میں حاضر ہوئے اور قلعہ حوالہ کیا بہاؤروں نے قلعہ میں  
 جا کر دوائے باشندہ کو معہ اہل و عیال باہر کر دیا یہ ایسا قلعہ مستحکم تھا کہ ابھی سے  
 دور در میں سنہر ہوا اور میں نے رنگے نولے کو قلعہ فرید زہ کوہ کے حفاظت پر  
 تعین کر کے بدھ کے دن گیاروین ذیقعد کو کوچ کر کے آدھ کو مس پر ایک مرتبہ  
 میں ڈیرا کیا اور یہاں سے اہل حرم سراسر لشکر خاتم اور قومان آغا اور اراج  
 ابراہیم سلطان امیر زادہ انجل امیر زادہ سعد و قاسم کو سہ قند کوہ روانہ  
 کر کے تاکید کر دیے کہ سلطان میدان یکے رستہ سے جانا اور میں آپ و اسٹیل

## توزک

۸۵ رسم اور امیر زادہ اسکندر اور امیر سلیمان شاہ سے جلا اور احتاطاً گروہ شکر کی خدمت  
 کہو دکر اور درختوں کے شاخوں سے ہار کر کے واسطے جمع کرنے لشکر کے اہل رزم مقام  
 کیا میں نے ان کو یہ فرمان لکھا کہ آگے بڑھ کر اسکندر شہنشاہ کو گرفتار کرو جب وہ لاکھ  
 لشکر جمع کر کے روانہ ہوئے رستہ میں جنگل اور کچھ بہت تھا امیر زادہ ہر روز جنگل  
 کٹوا کر اور تختے لکڑیاں گاریے پر بچا کر رستہ قطع کر کے اسکندر کے تالاش کرنے  
 تھے اور جو مخالف نظر آیا سو قتل کیا اور میں سارق بلاق سے انوار کے دن غر  
 ماہ و قلعہ کو حوالے دیے میں اگر سارق قتل کیے مرغدار میں ڈیرا کیا اور کچھ سپاہ  
 زیادہ لشکر کا اور مواہیے رہی کے رستہ سے روانہ کیے اور ایک ملک آغا امیر  
 زادہ میر محمد جہان گیر کے حرم کو معہ فرزند ان کا بل غرض کی طرف رخصت کیا اور  
 اسے منزل سے امیر شمس الدین پیر امیر عباس کو کہ واسطے آباد کرنے جماعت  
 قرا تار کے اور انہیں متعین تھا یہ تاکید کی کہ ان لوگوں کو خوارزم اور  
 سمنان کے رستہ سے بحفاظت تمام سفر قند کو لیجانا اور ہر ایک تومان میں سے ایک  
 تھون ہر امیر شمس الدین کے تعین کیا تاکہ قرا تار کو سلامت پہنچا دیوں اور امیر  
 شاہلک جو کہ میں نے واسطے جمع کرنے لشکر کے آگے روانہ کیا اس منزل میں بساط  
 بوس ہوا اور جب میں منزل سارق قلعہ سے روانہ ہو کر قلعہ کلخندان میں خود  
 کوہ داوند میں واقع ہے آیا اوس قلعہ کو از بسکہ ویران پایا بہتر کچ سے تعمیر کیا  
 اور ایک جماعت واسطے انصرام اس کاری کے تعین کیے ہر کوہ داوند سے فرد  
 کوہ میں پہنچا و انکا قلعہ پہاڑ کے اوپر نہایت مستحکم دیکھا اہل قلعہ نے مخالفت نہ  
 میں نے فوراً اسہاء واسطے تسخیر کے تعین کیے بہادر ورنے نے قلعہ ہکا کر جا  
 طرف سے محاصرہ کیا اور قلعہ گیر تے کے تدبیر میں عمل کر کے سلاست کو چھ اکی برکت



## توزک

۸۵۴ کیا اور بعد فتح کیے گرا کر خاک میں ملا دیا اور کیو برٹ سردار اوسین سیر زمین  
 جو اسکندر شیخ سے مخالفت تھا امیر زادہ کے ملازمت کو آیا اور نہو نے بموجب متن  
 ۳ حدیث کے کہ جنگ میں قریب کرنا چاہئے اور سکون قید کر کے اسکندر شیخ کے پاس  
 بھیج کر یہ پیغام دیا کہ تیرے دشمن کو اسیر کر کے تیرے پاس بھیج دیا اب بھگو لازم  
 کرتو بے فکر یہاں حاضر ہو دیے کہ آئندہ کو تو امیر کے خدمت پہلے سے زیادہ تر  
 منور رہیگا چونکہ اسکندر کو لبیب جرأت مخالفت کے دلین خوف ممکن تھا آئندہ  
 لاچار کیو برٹ کو اپنے ساتھ متفق کر کے قسمیہ بھیج کر کے چھوڑ دیا اور متفق ہو کر  
 مخالفت ظاہر کی جب میں نے یہ خبر کنا رہ دریا و بلاد کے سنیا ومانسی روانہ  
 ہوا اور ملک خراسان کی طرف یہ فرمان لکھا کہ امیر مضراب خراسان کا لشکر  
 جمع کر کے سادرے اور آمل کے رستہ سے واسطے استیصال اسکندر شیخ کے  
 جا دیے اتنا وراہ میں جموں کے دن ساتویں تاریخ شوال کے امیر زادہ خلیل  
 کے ملازم نے ماوراء النہر سے آکر خراسان اور استقامت کے سنائی جب میں  
 کوچ کوچ اردیل میں آیا امیر زادہ اسکندر اور امیر شامک کو اور امرار  
 نزار میں سے پر علی اسلہ وز کو مو لشکر ارستہ رے کی طرف روانہ کیا اور  
 تاکید کی کہ عمران اور احشام خلیج سے جو سادہ اور قم اور کاشان اور ربا  
 کے صحرا میں حوائے کر بوت یک موجود ہیں لشکر جمع کر کے امیر زادہ رستم  
 اور امیر سلیمان شاہ سے جا ملنا اور میں نے انکو روانہ کر کے اردیل سے  
 سرزمین پرچم میں اگر لشکر گاہ کیا اور دلدار کو جو میں اونیک میں چھوڑ آتا  
 وہ اس منزل میں آئیں جو کو وہ میرا قدیے معتبر لازم تھا اوس سے بغلگرم  
 اور نواز شہ کے اور خلعت خاص اور کر زرا و سکون غایت کر کے پہنایا



## تورک

۸۰ میں کہ موضع نہر برلاس کا ہے ڈیرا کیا اور اسپینزل میں امیرزادہ شاہرخ اسرائیل  
 حکام گیلانات سے لیکر ملازمت میں آیا اور اس منزل میں یہ جشن مرتب کیا بعد  
 ۱۲ مجلس کے امراء کو بلا کر حکومت مملکت اور بایمان کے جو تھنگا ہلاکوفان کے تھے مولوا  
 و لواحق روم استنبول مصر شام تک امیرزادہ عمر سپر امیرزادہ میرانشاہ کو مفوضی کے  
 اور سنڈ جاگیر کے اوسکو بکھریے اور امیرزادہ کو جو فارس عراق عرب عجم کے حاکم  
 یہ حکم دیا کہ اوس کے حسب طلب جلد حاضر ہو اکرن اور اوس کے حکم سے عدل  
 نکرین اور امیرزادہ میرانشاہ کے تمام امراء اور لشکر اوس کے ہمراہ کر دیا اور ایک  
 جہان شاہ اور امیر چاکو اور رستم سپر امیر موسے اور توکل بہادر سپر امیر بادشاہ  
 برلاس اور جنید بورالداے اور بعضے امراء تو بات کے دس ہزار سواروں  
 سے اوس کی رکاب میں مقرر کیے اور یہہ تاکید کے کہ تمام امراء اور لشکر یہہ  
 جہان شاہ کے صلاح سے باہر نہ ہو اکرن اور مملکت امیرزادہ کے مفوضہ کا بندوبست  
 اوس کے رائے اور تدبیر سے ہوا کرے اور امیرزادہ عمر کو واسطی کئی امور  
 ۱۴ مملکت کے امور کیا اول یہہ دین برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ترویج اور مذہب  
 اہل سنت کے تقویت میں کوشش کر کے خدا پرستے اور عبادت سے غافل نہ ہونا  
 دوسرے یہہ کہ جب تو دشمن پر فتیاب ہو کر غالب ہو ویسے اسکو تائید اہی سے  
 سمجھنا تیسرے یہہ کہ تمام امور میں خاص و عام سے اعتدال و نظر رکھے اور ہر ایک  
 کار میں میانہ روی اختیار کر کے اخراط و تفریط سے ایک رہنا چوتھے اپنی اطرا  
 مالک کو اشتخاص مردانہ عاقل کو سپرد کرنا تاکہ وہ ملک آفات سے محفوظ رہے  
 پانچویں رعایا کے ساتھ عدالت شروع کر کے ہاتھ خالص لگا سٹلو مونیہ نگ  
 ۱۵ کرنا تاکہ ملک آباد ہو ویسے چھٹا سادات علماء و مشائخ فضلا و کواچے مجلس میں مقرر

تقدیر سیمبر علیہ السلام کے پاس سے کشن کو لے گئے جب رمضان کے چند روز عبادت میں گزارے  
 میں نے امراء اور لشکر کو پار دریا اور شش کے پہلے شکار قمرغہ کے تیار کئے کی ابراہیم نے  
 جا کر تین روز کے بعد حرکت تیار کیا اور اقسام پنجہ گوشت گور خیر شیر حیات و تمام جانور  
 صحرائے جبرکہ میں جمع ہوئے جب قراول شکار کے خبر لائے تو میں سوار ہو کر جبرکہ میں  
 پیشتر شکار کیا پہر واسطے تاشنا کے کھرا ہو کر غامس و عام کو شکار کے اجازت دیے  
 سب جبرکہ میں آکر پیشتر شکار کیا اور آخر روز شکاریہ فارغ ہو کر اپنے بارگاہ  
 میں داخل ہوا اگلے دن سادات اور علما اور شرفاء کو جو سہر نقد اور بخارا اور  
 ترند اور کشن اور ولایت ماوراء النہر سے آئے تھے بلا کر ہر ایک کو حسب حال انعام  
 زر نقد جو اہر رخت اور تینے ملکات شام روم خرننگ کے جو سرکار میں جمع تھے  
 اور لونڈیاں غلام گھوڑیے اونٹ و دیگر رخصت کر دیئے سب دعا اور ثنا کر کے  
 اپنے اپنے ولایت کو چلے گئے جب یہ موسم سردیا قرا باغ میں گذر گیا اور بہار آئے  
 اور تازگی نوروز کے عالم میں ہوئے تو مجھ کو تسخیر مازک روم مصر شام سے خط  
 جمع تھے اور گر جستانے بے گوشاں و اجے پا کر سنہرے ہوئے اور سوقت ارادہ تسخیر  
 ولایت خطا کا میرے دل میں آیا یہ سوچا کہ جب تک یہ خدرو ز زندگے ہے کچھ  
 کر کے یادگار چھوڑا جائے اور جتنے عمر غزا اور جہاد میں صرف ہو دیے جو بجا  
 ثواب کمال اور باعث نیکانی کا ہے اور یہ یہ مقدر کیا کہ ایک مرتبہ ولایت  
 ماوراء النہر میں کہ سات برس سے باہر پہر تارمون جا کر وانیہ واسطے تسخیر  
 ملکات خطا کے متوجہ ہو گیا بدھ کے دن چودھویں تاریخ رمضان  
 ۹۵۰ھ اٹھ سو چھ کے قرا باغ سے سمرقند کو روانہ ہوا اور دریا اور شش کا  
 پل بند ہوا کہ تمام لشکر اور سامان کو اوٹا کر مقام کیا اگلے دن موضع نوب آباد

## توزک

۸۳ شریعی اور سات ہزار گھوڑے اور تین ہزار گاوٹھوڑے تھے امدنی ولایت  
 سید رضا کیا اور امیر محمد رشتی کے یہ ادا اور ادنیٰ اور دیکے ولایت سے تھاتھی  
 اور سکو معاف کر کے یہ حکم دیا کہ محصل اپنے کو معاف سمجھ کر اپنے کو وصول کیا کرن  
 اور اس وقت شمس امیر عباس کے خویش کو واسطے حفاظت قلعہ کاج کے جو روم کے  
 سرحد میں فتح کر کے اور سکو سپرد کیا تھا اور وہ رگاب میں حاضر تھا ہمراہ حاجت  
 کے روانہ کیا اور اپنے قریب کے مقام میں سید کو پیارے سخت عارض ہوئے  
 ہر چند علاج کیا مفید نہوا آخر گیا چونکہ محکوم اس سے بہت محبت تھے نہایت رنج ہوا  
 آخر لاچار صبر کیا اور وقت اور گورنر میں سپرد کر دیا کہ پہر بیان سے اند جو دشمن  
 نقل کرنا اور اسی جگہ سے ریاست اور حکومت ہدان اور ہندو اور  
 وزد جو دیکے مدد خواہ مضامین اور کر کو چک کے امیر زادہ اسکندر کو تفویض  
 کیے اب کہ موسم سرما گذر گئے اور بہار آئے سلطان عیسے والی مازدین کا درگاہ  
 میں حاضر ہوا اور پیشکش اور ٹرکے جو امیر زادہ ابابکر سے منسوب تھے ہمراہ لایا اور وقت  
 تک اغرا الدین سے بساط بوس ہوا اور پیشکش لایا اچھے گھوڑے نذر کیے غایا  
 بادشاہ سے سربلند ہوا اور اپنے میں نے یہ حکم دیا کہ تمام امراء اور سردار  
 ۴۵ الوس ملا کو خان کو جو ملاک از رنجان میں آباد ہیں ہر ایک اپنے رشتہ داروں  
 سے ایک ایک کو منہ اہل و عیال سرفروغین لیا کر آیا کرے اور جماعت ازلا  
 کو فوج فوج لیا کر سرفروغین پہنچا دیں جب رمضان شریف آیا امیر زادہ  
 ۴ پیر محمد سلطان کے وفات کو اکیس سال ہوا تھا میں نے واسطے خوشنودی روح  
 رحوم کے طعام تیار کر آیا اور قرآن ختم کر اگر خیرات تقسیم کیے اور خانزادہ  
 والدہ امیر زادہ مقبور کے سرفروغ کو رخصت ہوئے اور غرض بیٹے کے نزار



کودہ واسطے لا نرت یکے حاضر نہوا سیلے اور مسطرت کا عزم معہم کیا اور قرار لیا  
سردار دریائے توجین اور بنال بحر را در علی سلطان تواجے اور با سیرید بودگا  
اور بہلول برہ سہی گیلان کی مسطرت روانہ کئے کہ تم جا کر گیلان کے جنگل میں مقام  
کنا اور امیرزادہ شاپرہ کو معہ فوج گران گیلانات کی مسطرت تعین کیا اور امیر  
زادہ ابراہیم سلطان سپہ امیرزادہ مذکور اور امیر چان شاہ اور امیر شیخ ابراہیم  
والے مشردان اور رستم سپہ امیر طغے بوغا اور سید خواجہ سپہ شیخ علی وغیرہ امراء  
شکر کو ہراہ کر دیا اور یہ حکم کر دیا کہ جب امیرزادہ قزل لغاج میں پہنچے تو ارادہ  
وایے گیلان کا دریافت کر کے چکو مسلح کرے جب امیرزادہ اوس نزل میں پہنچا  
حاکم گیلان کا فوج کے آنے سے ہراساں ہوا اور ایٹے پہنچ کر اپنے مسکت کو شفع  
کیا اور خراج قبول کیا کہ سال بسال خزانہ میں داخل ہوا کر لگا امیرزادہ شاپرہ  
نے بلحاظ اوس کی عمر کے معاف کر کے عویضہ دیکھ بھیجے اور تحصیلدار گیلان کو روڈ  
کئے تاکہ مبالغہ مقبولہ تحصیل کریں اور سید رضا کیا جسے سیادت کو ساتھ فقہات کے  
جمع کیا تھا ولایت داملہ اور گیلان میں اور امیر محمد رشتے وادھا سلطان اور  
اور حکام اور والے اوس ولایت کے باطاعت پیشکش لیکر درگاہ میں حاضر ہوئے  
اور پیشکش اور تحفے نذر کئے اور دعا اور ثنا کر کے یہ عرض کیا کہ ہم ادبے جا  
درگاہ کے ہن جقدر خراج ہم پر مقرر ہوا ہے سال بسال ادا کر نیگے میں نے اونکو  
عنایات خسرو دے سے خوش کر کے خلعین اور کر زردیا اور سید رضا کیا جو  
بزرگ صحیح الثبت تھا اوس کو میں نے منظور نظر عنایت کر کے یہ ارادہ کیا کہ  
اس کے حق میں ایسے عنایت کروں کہ تمام امراء اور سردار اوس ولایت  
کے اوس کے ممنون احسان ہوں تمام آمدنے گیلانات کے پندرہ ہزار من ریشم وزن

## تورک

اور خواجہ افضل کشیہ اور عبدالرحمن اور عبدالحمید پسران شیخ الاسلام کشن وغیرہ بزرگ  
 اوس ولایت کے درگاہ میں حاضر ہوئے اور دست بوسی کر کے رستم تعزیت کے بجائے  
 اور میں ہر روز بہات یکے اور عدالت سے فارغ ہو کر سادات علماء و مشائخ کا ہم نشین ہو کر  
 تذکرہ علوم دینے اور تحقیق مسائل فقہیہ سے بہرہ مند ہوا کرتا اور امیر اید کو برلاس  
 حاکم ولایت کرمان اور اوس نواح کا چلے بہراہ علوان اور تصدیقوں اوس ولایت  
 لیے درگاہ میں آیا تھا اور ولایت کرمان کے تصدیقوں نے مبالغہ اید کو برلاس کے  
 نام پر کچھ کر سیکان میں عرض کیا تھا میں نے اپنے دفتروں کو حکم دیا تھا کہ اسباب کی  
 تحقیق کرو اب پوچھو آغا میرے چچے بہن اور آغا چہ دختر پوچھو آغا نے جواب میر  
 اید کو کے عقد میں ہے امیر اید کو کی طرف سے اگر ایک لاکھ تومان کبھی پر مضامہ قطع کرو یا  
 اور اید کو نے قبول کر کے لاکھ تومان کچھ خزانہ میں داخل کیے زمین نے بدستور اوس کو  
 کرمان کے حکومت پر تعین کیا اور سلطان بانی د امیر اید کو کے ہتھیے کو جو اوس کی جگہ  
 کرمان کو بھیجا تھا حضور میں لایا اور انوشیروان پسران آغا کو واسطے تحصیل  
 اموال ملک اذربایجان کے روانہ کیا اور حکومت سارے کی واسطے میر جو تیر  
 ولاد کے جو کو کر امیر زادہ شاہرخ کا تھا مقرر کر کے روانہ کیا اور اسے عرصہ میں  
 ایک ملک آغا حرم امیر زادہ شاہرخ میر جو جہانگیر کے سوتلے فرزند امیر زادہ  
 خالد اور بوزنجر اور سلطان مہدی کے کابل اور غزنی سے واسطے میری ملا  
 کے آئے ہیں یہ اذ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور شکر کیا اور ایک ملک انخالی  
 تحفہ ہندوستان کے زرجوار ہنڈر کے  
 کہ حاکم گیلان ہمیشہ شکرش اور تحفے دیکر آپ درگاہ میں حاضر ہوتے ہوا اوس کے  
 غرض یہ ہے کہ جب تک سنگ نہ ہو یہ حاضر ہو وی سلطنت کے حیت کی بہرہ روا کر کہا

تیمور کے

کہ وہ واسطیٰ لازمت کے حاضر ہو اسلئے اس طرف کا غزم مصمم کیا اور قراول کی  
سردار دریا سے قوجین اور بلال محمد برادر علی سلطان تواجے اور بایزید پور گیا  
اور بھول برلاس تپی گیلان کی طرف روانہ کیے کہ تم جا کر گیلان کے جنگل میں مقام  
کرنے اور امیر زادہ شاہرخ کو مدد فوج گران گیلانات کی طرف تعین کیا اور امیر  
زادہ ابراہیم سلطان پیر امیر زادہ مذکور اور امیر چاٹا شاہ اور امیر شیخ ابراہیم  
وایے مشردان اور رستم پیر امیر طیفیہ بوغا اور سید خواجہ پیر شیخ علی وغیرہ امراء  
لشکر کو ہمراہ کر دیا اور یہ حکم کر دیا کہ جب امیر زادہ قزل بغاج میں پہنچے تو ارادہ  
وایے گیلان کا دریافت کر کے ہکو مطلع کرے جب امیر زادہ اوس منزل میں پہنچا  
حاکم گیلان کا فوج کے آنے سے ہراساں ہوا اور ایچے پہنچ کر اپنے مسکت کو شمع  
کیا اور خراج قبول کیا کہ سال بسال خزانہ میں داخل ہوا کر لگا امیر زادہ شاہرخ  
نے بلحاظ اوس کی عجز کے معاف کر کے عینے لکھ بھیجے اور تحصیلدار گیلان کو روانہ  
کئے تاکہ مبالغہ مقبولہ تحصیل کریں اور سید رضا کیا جسے نیادت کو ساتھ فقالت کے  
جمع کیا تھا ولایت دماغہ اور گیلان سے اور امیر محمد رشتے وانا سلطان اور  
اور حکام اور والے اوس ولایت کے باطاعت پیشکش لیکر درگاہ میں حاضر ہوئے  
اور پیشکش اور تحفے نذر کیے اور دعا اور ثنا کر کے یہ عرض کیا کہ ہم ادب و  
درگاہ کے میں بقدر خراج ہم پر مقرر ہوا ہے سال بسال ادا کرینگے میں نے اونکو  
عنایات خسروئے سے خوش کر کے خلقین اور کبیر زردیا اور سید رضا کیا جو  
بزرگ صحیح النسب تھا اوس کو میں نے منظور نظر عنایت کر کے یہاں ارادہ کیا کہ  
اس کے حق میں ایسے عنایت کروں کہ تمام امراء اور سردار اوس ولایت  
یکے اوس کے ممنون احسان ہوں تمام آمدنے گیلانات کے پندرہ ہزار من ریشم وزن

## تورک

۱ اور خواجہ افضل کشنی اور عبد الرحمن اور عبد الحمید پیران شیخ الاسلام کشن وغیرہ بزرگ  
 اوس ولایت کے درگاہ میں حاضر ہوئے اور دست بوسی کر کے رسم تعزیت کے بحال آئی  
 اور میں ہر روز بہت نیک اور عداوت سے فارغ ہو کر سادات علماء مشائخ کا ہفتین بکر  
 تذکرہ علوم دینے اور تحقیق سائل نقیض سے بہرہ مند ہوا کرتا اور امیر اید کو برلاس  
 حاکم ولایت کرمان اور اوس نواح کے پہلے سپاہ سالار اور تصدیقوں اوس ولایت  
 کے درگاہ میں آیا تھا اور ولایت کرمان کے تصدیقوں نے مبالغہ کیا کہ برلاس کے  
 نام پر کچھ کر سیکھان میں عوض کیا تھا میں نے اپنے دفتر میں کو حکم دیا تھا کہ اسباب کی  
 تحقیق کرو اب پیران آغا میرے چہرے پہن اور آغا چہرہ دختر پیران آغا نے جو امیر  
 اید کو کے عقد میں ہے امیر اید کو کی طرف سے اگر ایک لاکھ تومان کی بجائے مبالغہ قطع کر دیا  
 اور اید کو نے قبول کر کے لاکھ تومان کیلئے خزانہ میں داخل کیے میں نے بدستور اوس کو  
 کرمان کے حکومت پر تعین کیا اور سلطان بانیذ امیر اید کو کے ہتھیے کو جو اوس کی جگہ  
 کرمان کو بھیجا تھا حضور میں بلایا اور انوشیروان پیر بیان آغا کو واسطے تحصیل  
 اموال ملک اذربائیجان کے روانہ کیا اور حکومت سارنگ کے واسطے میر محمد  
 نولادی کے جو کہ امیر زادہ شاہرخ کا تھا مقرر کر کے روانہ کیا اور اسے عرصہ  
 ایک ملک آغا حرم امیر زادہ شاہرخ پر محمد جہان گیر کے سونے زندان امیر  
 خالد اور بزرگوار اور سلطان بیدی کے کابل اور غزنی سے واسطے میری  
 کے آئے ہیں ہے ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور شکر کیا اور ایک ملک آغا  
 تخمینہ ہندوستان کے زرخوار ہندوستان کے  
 کہ حاکم گیلان ہمیشہ شکرش اور بخیر دیکر آپ درگاہ میں حاضر نہیں ہوا اور  
 غرض یہ ہے کہ جب تک ہندوستان حاضر ہو وی سلطنت کے تحت نہ رہے

تیمور سے

تفویض حکومت اوس ہلاکو خان کے ہمراہ امیر زادہ عمر کے بلا یا تہا ابیا طبع سے ہوا ۸۴۵ھ

## ذکر اسکندر ششہی کے مخالفت کا

پہلے یہ مسعودی ہوا تھا کہ اسکندر ششہی جبکہ میں نے فیروز کوہ اور داند میں ہجرت  
تہا وہ باغ ہو گیا ہے میں نے امیر زادہ رستم اور امیر سلیمان شاہ کو مدد فوج اسکندر  
پر روانہ کیا اور یہ تاکید کی کہ وہاں جا کر پہلے حال تحقیق کرنا اگر وہ مطیع ہوا تو  
اوسکو امیدوار عنایات کا کرنا اور اگر شقاوت اوس کے گمراہان گیر ہو گیا تو  
مخالفت سے پیش آیا تو شکر اور پیادہ سے تم اور کاشان اور درکن کی جمع کر کے  
جہان جاوے اوسکا تعاقب کر کے مستاصل کرنا اور انکو میں نے ری کی طرف  
روانہ کیا اور اب امیر شہنشاہ ابراہیم حاکم شہزادانہ نے جشن عالی مرتب کیا اور  
شکیش لائق نقد جنس شکار سے جانا کہ غلام لونڈیاں زرہ تہار اور انکے اگر گھوڑے  
نظر رکھے اور تمام امراء اور امیرزادوں نے شکیش اور تحفے دیئے اور جب تکینا  
قربان میں رہا ہر ایک ہفتہ میں جشن بادشاہانہ کر کے عشرت میں مسرور تھا مسعودی

میں نور اور دہلی سلطان احمد جلایر کا ملک عراق عرب کے اٹھارہ برس کے  
عمر میں خیالات فاسد دین رکھتا تھا اگر قمار ہو کر قتل ہوا اور اپنے دونوں میرسید برکات  
اور مادر النہر کے طرف سے آیا چونکہ وہ شخص میرے یہاں بہت مسرور تھا اور اس کی  
آنکھوں میں غنیمت جاتا تھا میں نے خیمہ اور خرگاہ اور اسباب ضروریہ اوس کے استقبال  
کو بھیجا اور جب کہ میرے بارگاہ میں آئے میں نے آگے بڑھ کر اوسے ملاقات کی اور وہ  
دائیں طرف تقریباً امیر زادہ محمد سلطان کے ننگے سر ہو کر بہت روٹی میں بے نعل ہو کر بہت  
رویا پر اپنے برابر بیٹھا لیا اور ادراک ابراہیم اور سادات بخارا اور سمرقند اور کشن اور  
ترند وغیرہ اوس نواح کے خاندانہ ترند اور خواجہ عبدالاول اور خواجہ عصام الہ

## توزک

۸۴۴ نا یہ قطب الدین کے نوکر کو جو سب تھا اس تمام ظلم کا شہر شیراز میں پہاڑیے دیوی اور  
 مولانا صاعد کو یہ حکم دیا کہ اونکے ہمراہ شیراز اور فارس میں جا کر حق رعایا کا حق  
 کو اپنے روبرو پہنچا دیویے اور اونکے باشندوں کو کہہ دیوی کہ مولانا قطب الدین نے یہاں  
 ظلمائے حکم امیر کے لیا تھا اور خواجہ ملک سمنا نے کو واسطے ضبط اموال مملکت فارس  
 کے تعین کیا جب وہ حسب الامر شیراز میں پہنچے اول ارغون شاہ کو برسر بارزار پہاڑیے  
 اور جمہور کے دن کہ خلقت انہوہ شہر اور نواح کے مسجد عشق میں واسطے نماز کے حاضر  
 ہوئے تھے درویش اپنے نے مولانا قطب الدین کو پانہر بجا اور بدشاہ گردن میں  
 مسجد میں لیجا کر نیچے منبر کے کھڑا کیا اور آپ منبر پر چڑھ کر باد از بلند لوگوں سے کہا کہ مولانا  
 قطب الدین نے حکم امیر کے یہ دنیا رٹتی ہے ایسے اس عقوبت میں گرفتار ہوا اور  
 تمام حال جو مجھ سے سن گیا تھا خلافت کے روبرو بیان کیا تمام مسلمان دست بدعا کو  
 آفرین کرنی لگے اور وہ تین لاکھ دینار دیکر قبض الوصول قصات اور شہر افون کی ہر  
 لہکوا لیا اور مولانا قطب الدین کو امیر زادہ میر محمد غریب نے حسب الامر خلاص کر کے  
 سہر قند کو بھیج دیا

ذکر حضرت صاحبقران کی اقامت موسم سرما

کا قرا باغ میں

استوت میں بیلقان کے تعمیر سے فارس ہوا اور واسطے اقامت موسم سرما کی پہلی  
 یہ ہر تھا کہ قرا باغ میں مکان تیار کریں اور ا دیے اس بار پر تعین ہوئی ہے  
 اب بیلقان سے قرا باغ کو متوجہ ہوا در شکار کہہ لیا ہوا قرا باغ میں آکر اپنے  
 دو تنخانہ میں نازل ہوا اور ہر یک امیر اور امیر زادہ نے اپنے انہی مکان میں داخل  
 ہد کر استراحت کیے اور امیر زادہ رستم بکو عرب کے طرف سے واسطے

یہ قراویہ صف کے استیصال اور اوس کے زن و فرزند کے اس کے سیغ عرب پر جو  
 عربان بادہ نشین کا حاکم تھا اور آج تک اوس کے اطاعت نہیں کی تھی اور  
 کر کے اوس کو اور تمام مفد سردار و نیکو سرا دیے اور بہت غنیمت پیرا کیے اور سردار  
 کے بیانی کا جو میدان جنگ میں کھاتا تھا الجحین نے یہاں حاضر کیا اور امیر زادوں نے  
 اوس سرزمین عراق عرب کو مخالفوں سے صاف کیا امیر زادہ ابابکر حسب الامر  
 رعایا اوس دیار کے کر کے شہر دار السلام بغداد کے آبادی میں مصروف ہوا اور  
 عین نے خبر اس فتح کے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اس کے بعد عین امیر زادہ عمر پر امیر  
 میرانشاہ نے جو کوسر تہذیب کے حکومت پر چھوڑ رکھا تھا اور سابق میں مدت تک حاکم  
 اور بایگان وغیرہ کا تھا حسب الطلب حاضر ہو کر جمہ کے دن ملازمت کیے اور  
 اسے جگہ بیلقان میں نوکر چکر کس بہادر سپہ تو من حاکم بناؤں گا نہا و ندسی آیا اور  
 سپہ ملک اعز الدین حاکم کو کوچک کا جو ہمیشہ مخالفت کیا کرتا تھا درگاہ میں حاضر  
 کر کے یہ عرض کیا کہ چکر کس بہادر نے اوس کے پوست میں بہیں بہر کر لٹکا دیا ہے  
 تاکہ اور مفد عبرت پذیر ہو وین اور اسے منزل میں پیش ثابت ہوا کہ مولانا قطب  
 فریہ شیرازی سے ہمراہ عالمون اور متعدد یونیک درگاہ میں حاضر ہوا تھا اور عین  
 فارس والون پر نہایت ظلم کیا اب جو فارس سے آیا تھا تین لاکھ دینار کی دینا  
 پیشکش کیے و ان کے رعایا اور حرفہ دار و لیے لیا اور مولانا ضامن سے کہ ہمراہ  
 فارس اور شیرازی کے حضور میں آیا تھا اور عین نے کیفیت اوس کی تعریف کی  
 بیان کی میں نے ستم رسید و لٹکا حال تصور کر کے فوراً مولانا قطب الدین کو  
 زنجیر بند کر کے شیخ درویش اپنے کو حکم دیا کہ اوس کو مقید شیرازی میں لے جا کر  
 دینار اوس سے جو رعایا سے لے تھے مطلقہ ہو کر جیسے لے سمن بہر شاد یوسے اور از قوت

## توزک

۸۴۲ اور پان آب حلا کی طرف کنارہ نہر النعم کے جو برابر قبر سیب کے ہی قرا یوسف پر چاہتے  
 اور وہ لشکر کے قیضائے سنکر اطراف سے اپنی فوج جمع کر کے اور نہر النعم کو اپنی لشکر کے  
 خندق بنا کر جنگ کے لئے تیار تھا اگلے دن جب یہ امیرزادہ جنگ کے لئی سوار ہوئے تو  
 چونکہ امیرزادہ رستم عمر میں امیرزادہ ابابکر سے بڑا تھا امیرزادہ ابابکر نے ادب سے کہا  
 کہ تم قول میں رہو میں ہر اول ہوتا ہوں امیرزادہ رستم نے جواب دیا کہ میں تو حسب الحکم لکھ  
 کے لئے آیا ہوں قول میں تم رہو میں پیش رہتا ہوں آخر یہ بڑا کہ دو قول ہو کر دونوں  
 طرف غلط ہو کرین اور قرا یوسف فوج آراستہ کر کے صفین بنا کر گہرا ہوا اس طرف  
 سے پہلی امیرزادہ رستم سے فوج گھوڑا ڈال کر نہر اوتر گیا اور مخالف سے جو سو گونہ تھا  
 جنگ میں مشغول ہوا اور سپاہ نے خوب مردانگی کیے اکثر قتل کیے اور امیرزادہ ابابکر  
 نے بے فوج نہر اوتر کر تاخت کیے اور بہادر وں نے صفین دشمن کے تیر تار  
 نیزہ سے پریشان کر دیں بعد زور و بسیار کے یار علی بن ادریس ترکمان کا  
 ضرب کیے ہاتھ کے کہا کر گھوڑیے سے گرا کوئی اوسکا سر امیرزادہ کے پاس  
 کاٹ لایا اسلئے قرا یوسف کے فوج میں سے آگئے اور اس وقت امیر سو جنگ بڑا  
 نے حلا کیا اور امیرزادہ وں نے بذات خود حلا کر کے دشمن کے فوج پر آگندہ کر دیے  
 اور قرا یوسف تبا ہے حال اور شکست کے دیکھ کر لاچار میدان سے بھاگ  
 کر شام کو چلا گیا اور کچھ اوس کے توابع ساتھ لگے اور باتے ہمراہی اوس کے  
 جو تخمیاں پندرہ ہزار خانہ دار تھے اور اونکا تمام مال اسباب گھوڑی اور ٹکڑے  
 ریوڑ اشکون کے ہاتھ آیا اور قرا یوسف کے پیوے کو جو اما اسفہار اور  
 اسکندر کے تھے ہمراہ خویش اتباع کے امیرزادہ رستم کے نوکر دست گیر کر لائے  
 اور بہت عظیم نصیب اولیاء دولت کے ہوئی اور امیرزادہ وں نے بعد فراغت



پتھوڑے

لایا ہوتا اس ولایت کے خزانہ عامرہ سی دلا دین اور ظالموں کو تقصیرات کے  
موافق سزا دین اور کیفیت اور اوضاع ہر ملک کے عمر خداشت کر لیے رہیں تاکہ ظلم  
ظلم کا تمام رالک بحر وسیع کھلم جاتا رہے اور رعایا جبردار دنیا کے آباد رہے  
کا ہے آسودہ حال رہے اور میں نے یہ فرمایا کہ اب تک میں کشور کشائی میں مصروف  
تھا اب میرا دل رعایا کے آسودہ گے کی طرف متوجہ ہے اور آئندہ کو حکم عام کرتا  
کہ جسکو جو حال ملک معلوم ہو دیے وہ بخوف عرض کیا کرے تاکہ میں غلطی نہ کرے  
آسائش اور ظلم کے دفعیہ میں کوشش کروں اور اگر دادخواہ درگاہ میں آویں  
اوسکو کہے ہما نعت نکرے اور ہمیشہ دروازہ محفلت کا دادخواہوں پر کشادہ  
رہے چونکہ مجھ کو خوب معلوم ہے کہ اس جہان میں بر کر جانا ہے اور دیوان قضا  
میں نیک و بد کے پریش ہونی والے ہے مبادا اس روز کو یہ مظلوم جسکے فراموش  
غفلت ہوئے ہو میرا دامن پکڑے اور میں جیاب ندیے سکون جب خاموش عام  
نے میرے یہ نیت خیر معلوم کیے تو آسودہ حال ہو گئے اور ارادہ ظلم کا شکاروں کی  
دل میں دور ہو گیا اور تمام خورد و بزرگ میرے حق میں دعا کرنے لگے اور قوت  
امیر زادہ ابا بکر اور امیر زادہ رستم کے پاس سی جگہ میں نے عراق عجم پہنچ گیا  
تھا تاکہ قرا یوسف ترکان کو جو اس ولایت پر تھے ہو گیا ہے متناصل کر کے شہر  
نہاد کے تعمیر اور زراعت اور عمارت میں کوشش کرے سارق بہادر زادہ  
قلع خواجہ پیر درویش امیر زادہ ابا بکر کا نوکر اور امیر زادہ رستم کی طرف سے  
آق نیر دیے اور یک خبرین فتوحات کے اور انکے عرضیان لائے اور لکھا منسوب  
یہ تھا کہ امیر زادہ رستم درویش صاحب الامر بغداد کو روانہ ہو کر  
حکیم امیر زادہ ابا بکر سے آلا پیر دو نو متفق ہو کر دریا و فرات کو آخر میں

## تورک

۸۴۰ ہو گئے تھے اسلئے اکثر سادات فضلاء و قصبات مشایخ اشراف ایران اور توران کی واسطی  
استقبال کے لشکر میں حاضر ہوئے

## نوکراوسن مجلس کا جو شہر سیلقان میں مرتب ہوئی

اس وقت کہ تعمیر سیلقان کے ہو چکی تھیں نے مجلس بادشاہ مرتب کر کے امرا و اور امیران  
اور سادات اور علماء اور شاخ اور اکابر اور اشراف جمع کر کے تخت سلطنت پر  
جلوس کیا اور کہا نے سی فارغ ہو کر جب ستوز علماء نے بحث علم لقیی کے شروع کی  
اور میں اون کے مواظف یہ برہ منہ ہوا چہاں تک کہ ذکر عدالت اور دوا گسٹری کی  
بزرگی کا اور جو رہ چھا کے دور کر نکھا شروع ہوا یہ سستی ہے سیری دین یہ آیا کہ  
ان باتوں کے صرف سنی ہے کچھ فائدہ نہیں جب تک عل میں نہ آئیں علماء یہ میں یہ  
خطاب کیا کہ ہر زمانہ میں علماء نصایح بادشاہان وقت کو سنا کر اعمال نیک کی پدا  
کرتے رہی میں میں بے امیدوار ہوں کہ تم اظہار نصایح یہ درگزر نہ کرنا جو کہ مطاب  
شرع شریف اور عقل کے ہودہ ملاحظہ عرض کرنا اور اب کہ تم جہاد  
شہر اور قصبات سی آئے ہو تم کو سلوک معاش دار و غہ عامل باشندہ رعایا  
کا ہر شہر اور قصبہ کا جو معلوم ہوئے کم و کاست بیان کرو تاکہ میں اسکا اندا  
کروں علماء نے سنی ہی دعا اور ثنا کر کے کیفیت ہر شہر اور دیار کی عرض  
کی ہر میں نے حقیقت قصبات کے دریافت کر کے اسہی مجلس میں اہل علم و دان  
دار و کمو ہر شہر میں نامزد کیا اور ملازم سرکاریہ دیانت دار راست گفتا  
ہر یک شہر میں روانہ کیے تاکہ ممالک محروسہ میں جا کر عمال اور متصدیوں  
اعمال تحقیق کریں اور ہر جگہ کے رعایا اور باشندہ کو بلا کر اون کے قصے  
دریافت کر کے داد دہنے اور عدالت کریں اور اگر کہنے تعدی سی کسی سی کچھ

پالیش کر کے تمام امرا اور امیر زادوں اور خاص و عام کو تقسیم کر دیے ہر ایک اپنے اپنے حصہ کو ایشیہ ہند پر پہنچا جو میراٹے شہر کا سپرا ہوا تھا بنا شروع کیا باوجودیکہ  
 ہوا بہت سرد تھی شب و روز مہنہ یا برف برساتا تھا ایک بچے میں تمام عمارت قلعہ  
 خندق بازار گڑھام سا ہوا تھا باغ تیار کر کے اور گروہ قلعہ کا بڑے گزیے  
 دس ہزار ہارسو گز تھا اور آثار دیوار کا گیارہ گز اور بلندی دیوار کی گز  
 گز اور غرض خندق کا تیس گز اور عمق میں گز چاروں کو نوں پر چار برج تھا  
 عالے اور چین چھوٹے چھوٹے اور برج اور دیواروں پر کنگرہ فصیل کے اور  
 سب جگہ تنگ انداز بنائے جب یہ عمارت جو بہت برسوں میں متصور تھے میرے  
 سے یہ ایک مہنی میں باوجود بارش برف باران کے تمام ہو گئے میں نے الدعا  
 کا شکر کیا اور حکومت ولایت بیلقان گنجہ شروع کر حبتان ارمن کے امیر زادہ  
 خلیل سلطان کو مرحمت کیے اور واسطیے حفاظت قلعہ اور شہر بیلقان کی ہرا  
 شاہ سپر جلال الاسلام کو تعین کیا اور یہ تاکید کی کہ اس شہر کے آبادی میں  
 ایسے سخی کرنا کہ کثرت میں بحال اچیل ہو جاوے اور چونکہ بیلقان کے نواح میں  
 پائے گیا تھا اور مدار محوریے اور زراعت کا پائے پر ہے میرے دل میں یہ  
 آیا کہ دریا وارش سے نہر لائے جائے یہ نہر اگر دریا وارش سے شہر بیلقان  
 تک پالیش کرایا تو چھ فرسنگ مسافت ہے یہ سبز زمین امرا اور لشکروں  
 پر تقسیم کر کے یہ حکم دیا کہ نہر نہر گز کے عرض کھودیں اور حکم کے موافق تمام  
 لشکر کے مصروف ہوئے یہ نہر بے ایک مہنے میں تمام ہو گئے بیلقان میں پائے  
 اگر بہت چیزیں تیار ہو گئیں اور اکثر زراعت اور عمارت اور آبادی ہوئی گئی  
 چونکہ میرے مراجعت کے روم سے ہمنان نصرت کے اطراف و جوانب میں ہو

## تورنگ

۸۳۸ امن کے خوشخبری لیکر گئے تین کئی روز تک وہاں شکار کھیلتا رہا یہاں تک کہ اگلے ہر شیش اور ہوا لیکر آئے اور ہزارا شہر نے میری سکی کے اور زر نقرہ اور اجاس نفیس اور ظروف طلائے نقرے مرصع آلات اور ظروف بلورین مرصع اور ایک لعل ابدار خوش رنگ وزن میں ہمارہ متعال پیش نظر کیا اور ادا کرنا جزیہ اور خراج کا جواب

مقرر ہوا تھا عہد بیان یہ ہو کہ کیا کہ بلا طلب خزانہ میں داخل ہوا کر لگا

ذکر حضرت صا حقران کی مراجعت کا مملکت

گر جہان سی اور شہر بلیقان اور خضر

جوئے کی تعمیر کا

اس وقت کہ محکو مالک گر جہان کے تسخیر سے فراغت ہوئے اور کوئے کاراوس ولایت میں نہ رہا ہمنان ظفر کے مراجعت کیے اور شکار کھیلتا ہوا قفلس میں آیا اور نواح میں مشہور کلیا کر کر اسجد بن بوادین اور قفلس سے دو تین منزل میں آیا تھا کہ مجلس میں شہر بلیقان کا مذکور ہوا میں نے اس کا حال دریافت کیا تو یہ معروض ہوا کہ بلیقان نہایت کلان شہر تھا اب قرونوے بسبب حادثات دنیو کے ویران پڑا ہے اور کس عمارت کا نشان نہیں میرے ذہن میں اور اس کے تعمیر اور آبادیے ممکن ہوئے جدا شخاص مخصوص ہمراہ لیکر ہیر کو پچی چوڑ کر بلیقان کو جو ہوا اور بردع سے بڑہ کر شہر بلیقان کے سر زمین میں آکر وہاں مقام کیا جو وہ دن کے بعد ہیر پس ماندہ آگئے کہ تمام ہندس اور معاز اور بانے کار و بر و بلا کر نیک ساعت میں اس شہر کے بنیاد رکھوائے قلعہ خندق چا بازار عمارت باغ حمام دارا اشعار خاتقا و تعمیر موئے شروع ہوئے اور استاد اور مہندسون نے حسب الامر مصروف ہو کر بنیاد رکھے اور میں نے قلعہ اور عمارت شہر کے

تیمور سے

تو پیشکش میں آ اور تھے درگاہ میں روانہ کروں اور ارکان دولت جتنا خبر یہ مجھ پر مقرر کریں بلا تو قریب سال بسال ادا کروں اور جتنا شکر فراویں اور جہان گہن دان پسندوں اور بعد غنیمت تقصیرات اور عدد و مراحم کے اب بے زمین ہو بس ہو گنا ارار کے پیغام تاکہ گر گین کا سنکر اوس کے مسکت پر لحاظ کر کے سب تلے تفتی ہو کر خوشی کے وقت عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج تمام ملکات گرجستان امیر کبیر کے بہت سے جو لا نگاہ اہل اسلام کے ہے اور نشانیاں اسلام کے مروج ہیں اور اس ملک کا وایے نہایت غفل سی خبر یہ قبول کرتا ہے اور جتنا شکر طلب کرو وہ بھی شکر میں روانہ کرتا ہے اور بادشاہ سابق کے اس تہوڑے بدیہ اور کے گہوڑوں کو اور چند خراب سپاہیوں کو غنیمت جان کر یورش اس ملک کے نہیں کرتے تھے اور یہ کفایت فلیس سے اور ہر ملک مسلمانوں کو ستاتی تھے اب امیر کے بہت سے اپنی انتہاء ولایت میں سوائے اطاعت کے کچھ نہیں کر سکے اور امن میں رہتے ہیں اور مسلمان اوٹکی ولایت پر قابو رکھتی ہیں اگر عفو اور مراحم اوس کے حق میں ہو ویے جیسی اور سلاطین پروردگار ہے تو مال امالی اور پیشکش روانہ کرے اور خبر یہ جقدر مقرر ہو کہ وہ سال بسال خزانہ میں داخل کرتا رہے اور ہمیشہ مطیع رہے گا اور موقت علماء نے جو مجلس میں تھے عرض کیا کہ اگر یہ جماعت باطاعت خبر یہ قبول کرتے ہے تو موافق شرعاً شرعیہ کے انکے حال سے تعویض نہ کرنا چاہئے جب یہ لوگ خبر یہ دیوں پھر انسی ٹرنا جہاں نہیں ہے بلک منع ہے میں نے علامہ سے یہ بات سنکر موافق او کے فتویٰ اور شفاعت ارار کے گر گین کو امن دیا اور قبولیت گر گین کے شیعہ ابراہیم حاکم شروان کے ذمہ کہ وہ آوٹکا شفیع تھا کر دیے اور اپنے گر گین کے روبرو بلا کر پیشکش جو لائیے تھے لیکر اور انکو ترودہ عفو امن کا اور خلعت دیکر رخصت کر دیا جہاں لے

## توڑک

۸۱ ہوتے تھے ہلاک کیا پر صندوق میں ہے نکل کر غار میں گھس کر شمشیر اور خنجر سے قتل اور سب  
 تمام عمارت کرتے تھے اسپتور تمام غار سنجہ اور گر جٹا لے قتل کیا اور ان کے معاذ اور  
 عمارت گرا کر ویران کر دیئے اور ان کے باغ بیوہ دار د اسپتور اخبار کے کھواڑے  
 یا بوست او کھڑو اڈالا اور باغ انگور بے ادس ولایت کے جبکہ شراب سراون کے نزد  
 تہی چڑیے دور گئے اور ان کے ویرانی میں جون آبا سب کیا بعد فراغت کے استیصال  
 سی پیر کے دن چودھویں تاریخ ماہ ربیع الاول کے اسیر شیخ نور الدین اور امیر شام ملک  
 جو انجا رکیطرف گئے تھے غنیمت بشارت گھوڑے اوٹ بکریاں لیکر حاضر ہوئے اور مغل  
 کے دل سپرد ہوئے تاریخ اور اس جنگل میں جا کر شکار کیا اور دو دن کے بعد جمعہ کو اٹھارہ  
 تاریخ پر شکار کے لئے سوار ہو کر میشار شکار کیا اور شکار سے فارغ ہو کر فوج و لا  
 گر جستان کی اطراف و جوانب کو روانہ کیے پر وہ امرا و جہان گر جو نکاشان ہالی  
 یاسٹے تھے وہاں جا کر ہلاک کر دیئے تھے جب اکثر گر جستان خراب ہو گئے تو اب میں  
 انجا رکیطرف کہ حدود ولایت ارمن اور گونج کے ہے غم کیا اور جو گرجے ہماری  
 قید میں تھے انہوں نے پوشیدہ ملک گرگین کو یہد بکھا کہ ہوشیار رہنا کہ تیری ملک  
 پر کیا بلا آتے ہے اور تیری اکثر مملکت تو ویران ہو گئے ہے اگر یہد لشکر اسپتور  
 انجا ر تک پہنچا تو ارمن اور ارمنیو نکاشان بے نہیں رہیگا اگر ہو سکے اس آگ  
 کو اطاعت اور ادا دایے خراج سے فرو کہ جب یہد نوشتہ ملک گرگین کے پاس پہنچا  
 تو اس نے خوف کھایا اور اسے سہیدن ایلے شکش میشار دیکر درگاہ میں پہنچا  
 اور الملوں نے آکر رو برو وعدہ امرا کے پیغام ملک گرگین کا نہایت انکسار  
 ادا کیا کہ ملک گرگین یہد عرض کرتا ہے کہ اگر آج تمہاری شفاعت ہے اسیر  
 صاۃ میرے سچا ر کے پر رحم کر کے تقصیر معاف اور جان بخشے فرما دو

ہوئے اور پیشکش لائیے پھر قلعہ کرتینا کے تسخیر سے فارغ ہو کر استیصال تمام ولایت کر  
کامیہ دہن آیا اور مجلس بادشاہانہ مرتب کیے

## ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا بطرف انجار گر حستان کے

بعد ترتیب مجلس کے میں نے امرار اور اسیدز اور سکولایا اور جب کہانا تدار  
کر کے فارغ ہوئے مشورہ استیصال گر حستان کا کو رہوا آخر یہ ہے مقرر ہوا  
پھر تمام فرزندوں اور امرا کو انعام سے بہرہ مند کیا اور تمام لشکر کو علف  
وغیرہ سامان دیکر اوسکے ترتیب سے فارغ ہوا پھر قلعہ کرتینا سے کوچ کر کے  
امیر شیخ نور الدین اور امیر شاہک اور بعضیے اور امرار لشکر کو اگے روانہ  
کیا اور یہ تاکید کی کہ تمام ولایت گر حستان کو انجار تک کہ حد گر حستان کے ہے  
تاراج کرین جہاں کافر گوج پٹ قتل کرین اور کلیا اور معابد اونکے گرا کر ماسجد  
بنوادین امرار حب الار روانہ ہوئے اور جنگل بن کاٹ کر رستہ بناتے تھے اور  
ایک طرف ہر روز تاخت کرتے تھے پھر کافر جہاں لااوسکو قتل کر کے زن و فرزند  
دستگیر اور مال اسباب تاراج کرتے تھے اور میں امرار کے پیچے روانہ ہوا اور  
ایک طرف فوج واسطے ترک تازیہ کے روانہ کرتا تھا جہاں تک کہ لشکر کی تاخت  
یہ سات سو قصبے گانوہیران اور کئے ہزار کافر مقتول ہوئے اور اونکے معابد  
اور کلیا و خراب ہو کر مسجد بن گئیں اور بعضیے کافر کو حستان کے غار و نہن  
جاگہسی میں نے لشکر اونکے گرفتاری کے لئے روانہ کیا بہادر و نسلے صندوق  
رسیوں میں چست کر کے اور دود و دین تین آدیہ بیٹھ کر نیچے لٹکائے اور مقابل  
خارون کے اگر تیرکان اور نیزہ سے مخالفوں کو جوہر یک غار میں پچاس ساٹھ

## تورک

۸۲۴ ہجری کے سپاہ خراسانیوں کے اوس کے ساتھ کر دیے اور ان کے لئے قطرہ زمین کے اوس  
 نواح میں معین کر دیئے تاکہ وہ ہمیشہ اوس حد و کوس مالک بحر و سنہ میں داخل رکھیں  
 اور کفار کو اوس کے گرد نہ آئیں دین اور کلیا اوس ستر زمین کے گرا کر مسجدین بنوا کر  
 دین اسلام کو رواج دیا اور بوقت مولانا قطب الدین قرطیہ جبکو میں نے واسطیہ ضبط  
 انموال فارس کے بھیجا تھا عامل متعصب یون کو لیکر حاضر ہوا اور بہت پیشکش اور گہوار  
 اور اونٹ خمیر خرقہ گاہ ظروف طلائیے تقریبے پیش کیے بعد اوس کے حاجے مسافر  
 امیر زادہ رستم کے پاس سے پیشکش لایا پھر خواجہ مظفر نظر کے لئے اصفہان سے  
 حاضر ہو کر پیشکش لائق تقد و حسن خواہر کاہنے اور بکریے آلات برصع طلائیے تقریبے  
 گہوارے اونٹ خمیر خرقہ گاہ ظروف طلائیے تقریبے اور آلات خجگ تلوارین خنجر  
 پیش نظر کیے میں نے اکثر ادمین سے امر اور انعام دیدیا بعد اوس کے اید کو بر لا  
 اور احمد کو واسطیہ حاصلات کرمان کے گیا تھا ہمراہ سیف اللوک سپر حاجے عبد  
 کے جو مالکا تحصیلدار تھا آیا اور پیشکش لائق لایا اور واپس کے روساؤ اور فضلاء میں  
 سے مولانا ضیاء الدین سراج اور شیخ صدر الدین کو دو نو منصب قضا رکھتی تھی اور  
 سید حمزہ اور شیخ محمود جیسے کتاب خوش و خردش نظم کر کے کچھ احوال امر اور کاہنے  
 لکھا تھا اوس کے ہمراہ آئے اور حسب تقدیر شیخ محمود دریا و کزی کے بی پر سے نفیس  
 میں ہے بہک کر دریا میں ڈوب گیا اور اوس کے بیٹی شیخ قطب الدین نے حسنی  
 کتاب خوش و خردش تمام کے آکر ملازمت کے میں نے مورد مر احم کیا اور یو  
 سپر خلیل نیرد سے ہمراہ اوس ولایت کے متعصب یون کے اور غیاث الدین سالار  
 سمنانے جبکو میں نے واسطیہ ضبط انموال اوس جگہ کے تعین کیا تھا و خرقہ گاہ میں  
 پشاور اور تمام عمال اور ناظم مغان اور خراسان کے آگے بھی حاضر



شخص مردانگی سے سپر سائے کر کی آگے ہوا اور وہ شخص اوس کے بھی یہ تیرا اڑا  
 کر نیلے بیان تک کہ تقدیر سے ایک تیر گرجو نکار دسیر دار کے ہنہ پر لگا تیر کے صدر  
 سی ڈال اوس کے ہاتھ سے گرتے اور وہ الٹا گرا گرجے آگرا دسکا سر کاٹ لیگی عبد  
 سیر دار یہ بہ حال دیکھتے ہے تلوار لیکر کفار پر پھینکا اور کفار کو ہلاک کیا اور  
 اوس کے بھی بارہ زخم تیر تلوار کے آئے اسلئے لاچار ہو گیا اسمین محمد و بہادر ترکان  
 نے گرز لیکر حرکت کیا اور ایک سردار گرجے کو جو اس طرف معین تھا گرز سے ہلاک  
 کیا اور اون پچاس آدمیوں میں سے کسی شخص دروازہ کی طرف متوجہ ہو اور جنگ ملی کہ کچھ روزہ ہو گیا  
 اہل سیسیم فتح کے چلے اور بہادر دروازہ کے طرف توڑ کر قلعہ میں داخل ہوئے  
 اور وہ قلعہ جس کے تیس ہزار سون میں ہے دشوار ہے اتوار کے دن تیسویں ماہ مذکور کو  
 محاصرہ سے نوین دن مفتوح ہوا اور گرجے الامان اور زارے کرنے لگے اور غنا  
 نے بہت کفار تہ تیغ کئے اور کئی سردار زورہ چار سپہ نجی گراہئے اور زراں ومانکے  
 سردار کو ہوا اور سردار ونگے اسیر جنہور میں لائے میں نے سب کو قتل کیا اور  
 علم اسلام کا اوس قلعہ کافروں کے مسکن میں بلند کر کے اونکی کلیسا میں بانگ اڑا  
 کے پڑھو اپنے اور معاہدہ کفار کے ساجد مسلمان بن گئے اور تمام مال غنیمت اور زر  
 و فرزند ونگے اسیر ہوئے زراں کے بیویہ کو میں نے ابراہیم حاکم شروان کو  
 بخش دیا بہرین نے قلعہ کے اندر جا کر دیکھا اور مسجد شکر کا ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے ایسا قلعہ اتنے دیر میں فتح کرا دیا ہر دانیسے شکر میں چلا آیا اور سیکلک وغرہ ہوا  
 جنہو نے اور جا کر قلعہ مسخر کیا تھا تو آتش خسرو سی سے سر بلند کیا اور انعام زر نقد  
 خلعت کرز شمشیر گھوڑے اور شہ خیر خیمہ باغ عنایت کیا اور ہر کس کے لئے جاگیر  
 تجویز کر کے مسند القضا کے لکھ دیے اور چھ اہل اس قلعہ کے بار شاہ کو ران کی

## توزرک

۸۲ میں اندھلنگ کے تھے بلا کر اونکے سردار کو امیدوار عنایات کا کیا کہ تم شب کو اوس شاخ  
 کوہ پر جو قلعہ سے متصل ہے چڑھ کر نردبان اور رستیان اسطور باندہ دو کر بہادر اور جا سکین  
 پہلے پہلک نامی قوم تکریت سے شب جمعہ کو اکیسویں تاریخ محرم کے پوشیدہ اوس شاخ  
 کوہ پر چڑھ کر قلعہ کے اندر کیا اور قلعہ کے اندر سے ایک بکرا لیکر اوس پہاڑ کے چوٹی پر بڑھ  
 کر کے گویا اپنے جانیکا نشان کرایا پہر و نایہ اگر صبح کو ماجر اعوض کیا میں نے اوسکو  
 آفرین کر کے انعام دیا اور رستیان ریشم خام کے اتنے لہنی کہ اوس پہاڑ کے چوٹی پر جا  
 بٹوا کر لکھریان اوسین مضبوط بندھوا کر نردبان بنوائیں اور ایک اور رستی دینی ہے  
 لینے تیار کیے جب رات ہوئی تو کئی شخص تکریت کے اوس انگرتے کا ایک سرانگر  
 اور چڑھے اور دوسرے سری میں نردبان باندہ کر اور پکنچوائیں اوس بلندے پر ایک  
 درخت تہار رستیان نردبان کے اوسے محکم کر دین اور واسطے اور جانے اور لہجہ  
 قلعہ کے پچاس جوان ترک خراسانے جنگی شجاعت بار بار آزمائے تھے نام لکھ کر تجویز کیے  
 تاکہ اوپر جا کر مردانگے ظاہر کریں جب وہ جانفشانی کر کے اوپر پہنچے گرجے برگشتہ  
 نجات صحت قلعہ کے ہر دوسرے غافل سوتے تھے صبح دم ایک خراسانی نے لی باواز  
 بلند تکرکی اور درو و پڑے ہر سب نے جو اوپر گئے تھے تکریکار کر کے اور امیراؤ  
 شاہ رخ کے نصیحت پر محمود نایہ نے اوپر جا کر نفیرے بجائے جب گرجے ہوشیار  
 ہوئے اور مسلمانوں نے تکریر سے توجیران ہوئے لاچار مقابلہ کیا اور میں سوار ہو کر  
 درہ سے گذر کر برابر اوس پارچہ کوہ کے جس پر بہادر چڑھے تھے پہنچ گیا  
 اور ہر طرف سے تکریر باواز بلند ہوئی اور کوس کوس کر کے بجا کر ہجوم کیا جو کھڑا  
 پہاڑ سے جہان بہادر چڑھے ہوئے تھے رستہ قلعہ کا نہایت تنگ اور خوفناک  
 تھا اور اسنے جگہ نہیں پائے کہ تین آدمیوں سے زیادہ کھڑے ہو کر ٹرسکین آخر ایک

شخص مردانگے سپہ سالار کے آگے ہوا اور وہ شخص اوس کے بھی یہ ترانہ اڑا کر ننگے پہاں تک کہ تقدیر یہ ایک تیرگر جو ننگا برہ سپہ دار کے ہنہ پر تگھاتر کے صدمہ سی ڈھال اوس کے ہاتھ یہ گر گئے اور وہ الٹا گر کر جے آکر اوسکا سر کاٹ لیگی عبد اللہ سپہ دار یہ بہ حال دیکھتے ہے تلوار لیکر کفار پر پہنچا اور کفار کو ہلاک کیا اور اوس کے سپہ بازہ زخم تر تلوار کے آئے اسلئے لاچار ہو گیا اسمین محمد و بہادر ترکان نے گر ز لیکر چل گیا اور ایک سپہ دار گر جے کو جو اس طرف معین تھا گر ز یہ ہلاک کیا اور اون پاس اوسوین سی کئی شخص دروازہ کی طرف متوجہ ہو کر اور جنگ ہوتی ہو کر کچھ زور و شور ہو گیا اپنے سی نسیم فتح کے چلا اور بہادر دروازہ کے طرف ٹوڑ کر قلعہ میں داخل ہوئے اور وہ قلعہ جسکے تسخیر ہوسن میں بے دشوار تھے اتوار کے دن تیس دن ماہ مذکور کو محاصرہ ہے نوین دن مفتوح ہوا اور گر جے الامان اور زارے کرنے لگے اور زارے نے بہت کفار تہ تیغ کیے اور کئی سپہ دار زورہ پھاڑیے نیچی گراؤئے اور زارے و مانگے سپہ دار کو ہوا اور سپہ داروں کے اسیر حضور میں لائے میں نے سبکو قتل کیا اور علم اسلام کا اوس قلعہ کافروں کے مسکن میں بلند کر کے اونکی کلیا میں مانگے کے پڑھو ایسے اور معاہدہ کفار کے ساجد سلا نو یکے بن گئے اور تمام مال غنیمت اور زر و خزانہ ان کے اسیر ہوئے زارے کو میں نے ابراہیم حاکم مشروان کو بخش دیے ہر میں نے قلعہ کے اندر جا کر دیکھا اور مسجد و منکر کا ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا قلعہ اتنے دیر میں فتح کر دیا ہر دانیسے لشکر میں چلا آیا اور سیکک وغرہ ہوا جنہوں نے اوپر جا کر قلعہ مسخر کیا تھا نو آتش خسرو سی سے سر بلند کیا اور انعام زر و خلعت کر زر شصت گر ہوئے اور آٹھ خیر خیمہ باغ غنایت کیا اور ہر ایک کے لئے جاگر تجویز کر کے مسند القضا کے لکھ دیے اور حفاظت اس قلعہ کے بار شاہ توران کی

## توزیک

۸۳۲ میں انڈیاناگ کے تھے جاکر اونکے سردار کو امیدوار عنایات کا کیا کہ تم شب کو اوس شاخ  
 کوہ پر چڑھو یہ متصل ہے چڑھ کر نردبان اور رستیان اسطور بانڈہ دو کہ بہادر اور جاسکین  
 پہلے بیکان نامی قوم تکریت سے شب جمعہ کو اکیسویں تاریخ محرم کے پوشیدہ اوس شاخ  
 کوہ پر چڑھ کر قلعہ کے اندر گیا اور قلعہ کے اندر سے ایک بکرا لیکر اوس پہاڑ کے چوٹی پر ذبح  
 کر کے گویا اپنے جانیکا نشان کرایا پہرہ دیا یہ اگر صبح کو ماجرہ عرض کیا میں نے اوسکو  
 آفرین کر کے انعام دیا اور رستیان ریشم خام کے اتنے لمبی کہ اوس پہاڑ کے چوٹی پر جا  
 سکا اور لکھیاں اوسین مضبوط بند ہو کر نردبان بنوائیں اور ایک اور رستی دینی ہے  
 لینے تار کے جب رات ہوئی تو کچھ شخص تکریت کے اوس انگڑے سے کا ایک سرانگر  
 اوپر چڑھے اور دوسرے سری میں نردبان بانڈہ کرا اور کچھ اٹھیں اوس بلند سے پر ایک  
 درخت تہا رستیان نردبان کے اوس ہی محکم کردین اور واسطے اوپر جانے اور سحر  
 قلعہ کے پچاس جوان ترک خراسانے جنگی شجاعت بار بار آزمائے تھے نام لکھ کر تھوڑے  
 تاکہ اوپر جا کر مردانگی ظاہر کریں جب وہ جانفشانی کر کے اوپر پہنچے گرجے ستر گشتہ  
 نجات حصان قلعہ کے بہرہ وہ غافل سوتے تھے صبح دم ایک خراسانی نے باواز  
 بلند تکیہ کی اور درو دیڑھے پہرے بے جوا اوپر گئے تھے نگہ بیکار کر کے اور امیر راہ  
 شاہ رخ کے نفیر چھ محمود نامی نے اوپر جا کر نفیرے بجائے جب گرجے ہوشیار  
 ہوئے اور مسلمانوں کے تکیہ سے تو حیران ہوئے لاچار مقابلہ کیا اور میں سوار ہو کر  
 درہ سے گذر کر برابر اوس پار چہ کوہ کے جس پر یہ بہادر چڑھے تھے پہنچ گیا  
 اور تپا رطوف سے تکیہ باواز بلند پر ہوا یہ اور کوس کور کہ بجا کر جوم کیا جو کرا  
 پہاڑ سے جہان بہادر چڑھے ہوئے تھے رستہ قلعہ کا نہایت تنگ اور خوفناک  
 تھا اور اتنے جگہ نہیں تھے کہ تین آدمیوں سے زیادہ کھڑے ہو کر ٹرسکین آخر ایک

تیمور سے

یہ تصور کیا ہے جو ہوتا ہے اوس کی عنایت سی ہے پس آئندہ کو ہے جو ہوگا اوس کی  
 تائید سی ہے امرا و یہ منکر چپ ہو رہے اور عنایت الہی پر حوا کیا اور میں عنایت  
 الہی پر اعتماد کر کے قلعہ کرتین کے طرف متوجہ ہوا اور جمعہ کے دن چودھویں محرم ۸۵۸ھ  
 اٹھ سو چھ ہجری میں کہ سال پتیسواں جلویسے اور شتردان میری عمر کا تھا قلعہ کرتین  
 کے نواح میں بنی اور زراں سردار قلعہ کا معتبر آدمی اور تختی ہو کر اور مسکت ظاہر  
 کر کے چاہتا تھا کہ اپنی ٹین بلا تقدیر سے اپنی سرسی دفع کر دی میں نے وہ شکش رو  
 کر کے اوس کی ایچھو لیے کہا دیکھو کہ توفیق الہی سے تمہاری قلعہ کو جیکے استواری پر  
 کودتے ہو کس طور لیٹا ہوں جب وہ اٹھے پہر قلعہ میں پہنچے تو معلوم کیا کہ مکر سے مخلصی  
 نہیں ہوتے لاچار استواری قلعہ اور کثرت آب و دانہ اور آلات جنگ کی ہر وہ  
 مخالفت شروع کر کے تیرا اور بہتر مارنے لگے میں نے امرا کو حکم دیا کہ گرد قلعہ کے گرد  
 کرو اور امیر شاہلک کو برابر دروازہ کے اوتارنا کہ قلعہ سامنے دروازہ قلعہ  
 کے تیار کرے اور اور امرا کو یہ تاکید کے کہ دو قلعہ گرد قلعہ کرتین کے تیار کریں  
 اگر کاٹکے کرتین جلد فتح نہوا تو سپاہ کو ان قلعوں میں واسطے محاصرہ کے چھوڑ کر ہم  
 واسطے تسخیر ممالک گرنج کے متوجہ ہونگے اور امیر شاہلک نے تین روز میں ایک  
 قلعہ سیکم حسین تین چار ہزار سوار رہ سکین تیار کیا اور وہ دو نو قلعہ سے تیار  
 ہو گئے پھر میں نے سوار ہو کر قلعہ کو غور سے دیکھا قلعہ کے پشت پر جگہ منحنی لگائی دریا  
 کر کے او دہریسے پہر کر چلا آیا اور منحنی برپا کر اگر بہتر خوب ماریے لیکن اوس  
 قلعہ والوں کو کچھ ضرر نہیں ہوتا تھا پھر میں نے مدد پہنچا اور لکڑیے کا قلعہ کے  
 برابر بنوایا ان تدبیرات سے تسخیر قلعہ کے میسر نہویئے محاصرہ کو ایک ہفتہ  
 ہو گیا پھر ٹکریٹ والوں کو جو کہہ روئے میں شان کبک درے کے اور دیکڑے

## توزک

۸۲۱ اس وقت معروف ہوا کہ ولایت گرج کے وسط میں ایک قلعہ ہے کہ تین نام اور امرا گرج میں زال نامے و بالکا سردار ہے اور تیس سردار اور گرج کے موصیاء اس قلعہ میں ہیں یہ دوائے واقف کاروں سے حقیقت اس کے دریافت کے عرض کیا کہ وہ قلعہ بلند پہاڑ کے چوڑے بنا ہوا ہے اور دور درہ نہایت عمیق میں اور اس پہاڑ کے گرد بہت پہاڑ ہیں وہ سب پہاڑ ایک سو سیاس گز بلند ہیں اور جس پہاڑ پر قلعہ ہے وہ سب سے زیادہ اونچا ہے اور قلعہ سے جنوب کے طرف ایک شاخ پہاڑ کے الگ قلعہ سے متصل ہے اور بلندی میں قلعہ سے بہت زیادہ ہے اور سپہ سوا سی رسون کے یار رسون کے زمینہ کی نہیں چھڑا جاتا اور سوا سی ایک رستہ پیدار کے اور رستہ نہیں اور گرد قلعہ کے سبب قرازدروں کے جگہ واسطے فرود گاہ لشکر کے نہیں اور دانہ پائے سے دمان مثال عمقا کے ہے اور قلعہ کے اوپر جو زمین پائے کے بار کہیں میں منہ کے پانی سے بہ جاتی ہیں ایک سال کے بارش میں اتنا پانی جمع ہو جاتا ہے کہ وہ کئی برس تک کفایت کرے اور سب برس کا کہنا اور سین جمع کر رکھتی ہیں اور دوائے باشندہ لحاظ اس کے استحکام کے ہمیشہ مخالفت کیا کرتے ہیں اس حال سے مطلع ہو کر میں نے اس کی تسخیر کا غم جب کیا اس وقت بعضے امرا نے عرض کیا کہ اگر وہ قلعہ جیسے کہتی ہیں ویسا ہی ہے تو اس کے تسخیر دشوار معلوم ہوتے ہے اگر امیر ذات خود متوجہ ہوں تو ممکن ہے کہ مخالفت کو براس ہو ویسے اور قطعہ بے جنگ و جدل تسلیم کر دین امیر کے کشور کشائے کار کر جاویسے اور اگر نوبت محاصرہ اور جنگ کے ہو ویسے تو جسے سنا ہی تو بغیر اسکے کہ قلعہ جوڑ دیئے اور کچھ علاج نہیں میں نے جواب دیا کہ آج تک میں نے جو لشکر توڑا یا قلعہ فتح کیا ہے ناممکن ہے

## تیمور رسا

سی کچھ نسبت نہیں ہے اور کو مہلت صرف بلحاظ اسلام کے مرحمت ہوئی تھی اگر چکر  
 سزائے جان اور ملک کے اور غرت ابرو مطلوب ہے تو باطاعت واسطے ملازمت  
 کے حاضر ہو پھر اگر سعادت ازلے بجو ہدایت کریں اور تو سلطان ہو جاوے تو تیر  
 مال ملک امن میں رہیگا اور اتنی عنایت تیرے حال پر ہووے گی کہ تیری ہمشیر تیر  
 حد کریں اور اگر توفیق اسلام کے نہ ہو تو جہاں جزیرہ مقرر ہووے سال بسال دیتا  
 رہنا جان مال ملک تیرا امن میں رہیگا اور سنا ہوگا کہ والے قسطنطنیہ تیرا ہم مذہب  
 باطاعت ملازمت کو اگر کتنا سیر و عنایات کا ہوا اگر تو بیذغہ عقل کے رہنا ہی  
 سے حاضر ہوتا ہے تو نجات پاتا ہے اور اگر مہلت کرتا ہے پھر جو گزریگا تیرے  
 شامت ہے یہ کہہ کر اچھے ملک کر گین کے رخصت کر دئی اور اس سبزل میں یا  
 قوجین داروغہ تبریز کا ہمراہ عامل اور متصدریوں ملکات اور یا بجان کی اور  
 علی شفقانیہ جو خواجہ علی سمنا کی کہ طرف سے اموال دیوانہ ملکات خراسان  
 کے نظم و نسق میں مصروف تھے خراسان سے آئے اور اموال خاصہ اور مہلت  
 پیشکش راہوار گھوڑا شکار سے جانور تیرے لائے میں نے اس سے محاسن میں جو جو  
 لائے تھے اسرا اور سپاہ کو تقسیم کر دیا اور وقت زراعات اور غلہ لایا  
 گر جہان کا بھنگی میرا گیا تھا میں نے چاہا کہ کفار اس سے فائدہ مند نہ ہوں گا اور انکو  
 تقویت نہونے احوال میں نے امیر شیخ اور الدین کو اسرا و لشکر کے ہمراہ کر کے دلا  
 گر جہان پر دام بٹے کر داور سے غلہ کے روانہ کیا جب وہ وہاں پہنچے وہاں کے  
 لوگ بہانہ گئے اور نہونے احوال ملک میں جا بجا فوج تعین کر کے غلہ جمع کر دیا  
 ایسا کہ کچھ نہ چھوڑا میرا لشکر میں چلا آئی  
 دیکھ کر قلعہ کر میں سے نکلتے ہوئے

## تورک

۸۲۰ نامیے و مانیکے حاکم اور اورسزدار و نوکو جو خیالات فاسد و لعین رکھتی تھے دستگیر کرنے  
 حضور میں روانہ کیے اور کئی تازی گھوڑی ہمراہ آئے سلطان کے پیچھے اور پابند و سلاطین  
 برلاس رستہ میں بیمار ہو کر مر گیا اور امیر زادہ ابابکر بہر کو پیچھے چھوڑ کر خلع کو چھا  
 قرا یوسف بغداد بھی گیا تھا روانہ ہوا اور امیر زادہ رستم حسب الامر و زجر و  
 سے بغداد کو قبہ ابراہیم لک کے رستہ سے متوجہ ہوا اور بغداد سے گزر کر حلقہ کے نواح  
 میں امیر زادہ ابابکر سے جا ملا اور میں فارص سے کوچ کر کے شکار کھیلتا ہوا دلا  
 گر جہان میں آیا اور شیخ ابراہیم شروان کے حاکم نے جسکو میں نے پیشتر واسطے تحقیق  
 رستہ در آمد اور برآمد کی بھیجا تھا اگر حقیقت حال عرض کیا

## دکری ملک گزگین کی الجھونکے آلی کا

جب میں گزجہان میں آیا گزگین نے خوف کیے ماری بدون اطاعت کے اپنی  
 بجائے نہ کیے لاچار تھے اور پیشکش میاں ہمراہ الجھونکے درگاہ میں روانہ کسی الجھون  
 نے اگر معرفت امراء کے ملازمت کیے اور یہ پیغام آدا کیا کہ میرے کیا حقیقت ہے  
 کہ امیر بذات خود میری استیصال کے لئے متوجہ ہو دیے میں تو امیر کا ادنیٰ غلام  
 ہوں مجھکو اس لشکر کے صدمہ کے تاب کہاں ہے اگر اگلے معاف فرماؤ تو جتنا  
 مبلغ بابت خراج کے مقرر ہو دیے وہ بے توقف درگاہ میں حاضر کروں اور  
 سال بسال کسی درنگ نہو گئے اور چونکہ اب امیر کے خوف سے مجھکو تاب ملازمت  
 کے نہیں لاچار سعادت استہان بوس سے محروم رہتا ہوں اور جسطور حاکم مارڈ  
 وغیرہ سلاطین مہلت پا کر ملازمت کو حاضر ہوئے ہیں مجھکو ہے اس سال میں بہت  
 برحمت ہو دیے سال آئندہ خاک آستانہ کے آئے انکھونکا کرو گین نے اوسکا  
 التماس قبول کیا اور پیشکش رد کر کے اوسکے اٹھنے سے کہدیا کہ مجھکو مسلمان سلاطین



## تیمور کے

امراؤ کے شہر سے نکل کر دریا کے کنارہ پر مقابلہ دینے کی ٹیٹھا اور آدیہ بھی کراؤ  
 کو اپنے اعداد کے لیے بلایا جب قرا یوسف فوج آراستہ لیکر سلطان احمد کے پاس  
 آیا متفق ہو کر دونوں دریا اترے اور طرفین سے فوج آراستہ ہو کر بعد جنگ عظیم  
 کے سلطان ظاہر کے لشکر کو شکست ہوئی اور سلطان ظاہر نے بھاگتی مین ایک  
 نہر پر جا کر گھوڑا پالنے میں ڈال دیا چونکہ جیہ پوش بہاری ہو رہا تھا ڈوب کر مر گیا  
 اور سپاہ آدنہر آدھ پریشان ہو گئے اور سلطان احمد اور قرا یوسف نے  
 حلہ میں چند روز توقف کیا اور نہیں بے صعب ہو گئے سلطان احمد قرا یوسف ترکا  
 سے مرگان ہو کر بغداد کو چلا آیا قرا یوسف اپنا لشکر جمع کر کے سلطان احمد  
 پر بغداد میں آیا اور تھوڑی مدت میں شہر لے لیا سلطان احمد اپنے مکانات سے  
 نکل کر کسی گھر میں چپ گیا اور اسی رات کو قرا حین نامی ایک شخص اس کا  
 نوکار اس کے شہر سے نکال کر شب شب کا ندھی پر ٹیٹھا کی پیش کو س لگیا اٹھارہ  
 مین ایک سپاہی بیل والا لگیا سلطان احمد اس بیل پر سوار ہو کر ہمراہ قرا حین  
 کے تکریت میں پہنچا سارق عمر و برات تکر کے حاکم نے چالیس گھوڑے اور کچھ رو  
 نقد اور تیار اور پوشاک اور بعض ضروریات موافق مقصدور کے سلطان  
 احمد کو دین اور کئے نوکر اس کی شہنشاہی و اور دولت یار اور عادل وغیرہ  
 جو پر آگندہ ہو گئے تھے سلطان احمد کے پاس آ جمع ہوئے اور تکریت سے شام  
 کو گیا جب امیرزادہ ابا بکر عراق عرب کو روانہ ہوا تو کل سپہ رس بونغا حاکم  
 بھدان اور مین سو جے حاکم نہادند اور شاہ رستم حاکم سیفورا اور دیور کو بہ  
 خزان لکھا کہ اپنے اپنی فوج لیکر ہمراہ امیرزادہ کے بغداد کو جا دین بعد رو گئی  
 امیرزادہ کے وہ سب رستم مین جا لے اور امیرزادہ نے اردو مین آکر عید

۸۲۹ ترکان کو جو ولایت پرستولی ہو گیا ہے دفع کر کے ومانیکے رعایا کوستان اور بغداد کو خوب آباد کری اور عادت عدالت کی ایسے کری کہ سال آئندہ میں توفیق الہی سے راستہ حجاز کے قافلہ کا اور آمد رفت مسلمانوں کے حرمین شریفین کو جاری ہو جاوے  
 ہرمین نے خلعت خاص اور شمشیر اور ترکش عنایت کیا اور سینہ سی لگا کر بطور شایستہ ریخت کیا اور امیر زادہ رستم کو زرد جرد میں پہرہ فرمان لکھا کہ ومانسی عراق عرب کو امیر زادہ ابابکر کے پاس جاوسی اور متفق ہو کر قرا یوسف ترکان کو جو ولایت عراق عرب میں حاکم ہو گیا ہے نابود کریں اور حقیقت استیلا سے قرا یوسف کے اوس سلطنت پر اسطور سینے تے کہ جب قرا یوسف ہامری لشکر کے خوف کا مارا بغداد سے ہمراہ سلطان احمد جلالیر کے بہاگ کر روم کو گیا تھا سلطان احمد جلالیر تو پہر بغداد کو چلا آیا اور قرا یوسف روم میں رہا اور جب سین روم کی طرف متوجہ ہو کر قیصر میں آیا تو قرا یوسف بہاگ کر عراق عرب کو چلا گیا اور ترکان کو جمع کر کے صحرا و تبت میں بٹھا اور سلطان احمد جلالیر جسے کہ او پر گذرا کہ روم کے فتح سے پہلے میں نے امیر زادہ ابابکر اور امیر جانشاہ کو مع لشکر آراستہ سلطان احمد جلالیر کے جب وہ روم سی بکر بغداد کے تعمیر میں مشغول تھا روانہ کیا وہ چاک بغداد پہنچا پہنچے سلطان احمد جلالیر بر نہ کشتے پر سوار ہو کر دجلہ اترتے ہی جہ کو اپنے بٹھی سلطان طاہر کے پاس چلا گیا اور آقا فر وزیر سلطان طاہر کی مشیر تدبیر کو فید کیا اور وہ اس حلال سے متوہم ہو کر اپنے فکر میں پڑا اور اپنی باپ کے امراء سے جیسے محمد بیگ اور امیر علی قندز اور امیر میکائیل اور فرخ شاہ کردہ سے سلطان احمد کے طرف سے ایمن نہیں تے متفق ہو کر باغ ہوا اور رات کو دجلہ اور ترکو کوہ پران کر دیا صبح دم سلطان احمد جلالیر کو خبر ہوئی ہوا

کریک اور آپ وزد بخیر دیندہ اگر تیار نہ رہنا کا جو خواب ہے تمہیں کریک اور سرور  
 فرمان اور اس کے پاس منہ انسا رہیں نہیں اور امیر زادہ میر نور خوانک اور منہ انسا  
 تھو اور زبرد اور ملاقات کر کے اس میں خوش ہو گئے پھر جب ارشد امیر زادہ  
 میر کو شیراز کو پہنچا گیا اور امیر زادہ کو ہم پہنچا دے گا کہ منہ انسا ان کو روانہ کر کے  
 آپ وزد جبر دین جا کر قحط اور دنیا کا چکر بڑھانے میں تیار کیا بسبب میں منگول سپہ سالار  
 میرا تشریف دار السلام بغداد کے قریب ایک جگہ پر ہو کر اس میں نے امراد کو بلا کر  
 کہہ کر اہل بغداد کو یہاں تک جبروت کے جوہر سے بے خبر کر دیا میں نے آپ کے مقتول اور غلام  
 ہو گئے اور شہر پر میران ہو گیا اور یہ کہ بغداد پر اشہر اسلام کا ہے اور معلوم  
 شریف اور ہدایت اہل اسلام کے یہاں سے ہونے آئے ہے اس میں میرا یہ غم نہ کر دے  
 شہر پر بحال اور آباد ہو کر پہلے سے زیادہ مسکورا اور رونق پذیر ہو جاویں اس  
 میں سے میری شنا کے اور اس میں مجلس میں حکومت ولایت عراق عرب کی انگریز  
 ابا کی کو قتل و غارت کیا اور دراصل یہ بصرہ تک اور کردستان ماردین اور دیا  
 بکر تک اور مسکو رحت کیا اور واسطے تمہارا بادی بغداد کے تائید کر دی اور  
 امرا دین میں پانچو سلطان جلال اور امیر حسین اور امیر محمد تک بہادر  
 اور سلطان سنجر سپہ جاہ حین الدین اور دولت خواجہ ایتاق وغیرہ امرا  
 لشکر کی مدد لشکر آراستہ امیر زادہ کی ساتھ کر دی اور جو امرا عراق عرب میں حاکم  
 تھے ان کو امیر زادہ کا فرمان بردار کر دیا اور یہ حکم دیا کہ امیر زادہ دیار کریک سے  
 اس ملک کو متوجہ ہووی اور اس اطراف کے مفید و نیکو جو سلاست جنگی  
 میں مستاصل کر کے رعیت پروری اور اس زمین کے آبادی میں سے کری  
 اور جب ہوا معتدل ہو جاویں ملک عراق عرب کو جاویں اور وہاں پہنچ کر ایسے

توزک  
نزد دوزی دیکر واسیلے اوس کے اقتدار کے اوس میں کوہنیزادہ میرزا شاہ نسیب

دے  
ذکر بعضی سردار گرجانی کے آئینا  
اوس ہیقت لوالی لہر افیو غاگر جے درگاہ میں حاضر ہو کر معرفت امرا کے باط  
بوس ہوا اور بہت پیشکش نقد جس تازی گہوڑے شکاری جانور نذر کیے اور  
حکام گرجانی سے کوستندیل گرجے بہائی ملک گرگین کا مخالف تھا اب مطیع  
ہو کر پیشکش میٹھا لیکر معرفت امرا کے زمین بوس ہوا اور اوس ولایت کی اور  
سرداروں نے بوجہ تمام لشکر میں اگر ملازمت کیے اور پیشکش دیا میں نے ہر یک

کو اوس کی جب حال سہلہ کر کے رخصت کر دیا  
ذکر سلطنت فارس اور شیراز کی تفویض کرنیکا  
دوبارہ امیرزادہ میر محمد کو اور حکومت صفایان  
کی امیرزادہ رسم کو

جب میں حوایے سکون میں آیا دوبارہ میر محمد پر امیرزادہ عمر شیخ کو شیراز اور  
فارس کے حکومت پر تعین کیا اور خلعت خاص اور کر مرصع دیکر رخصت کر دیا  
اور عطف الہی پریان تمیز اور چلیا شاہ برلاس کو اوس کے ساتھ کر دیا  
اور امیرزادہ رسم کو فرمان لکھ کر بلایا اور یہ فرمان یلاق تصور زمین ادا کیے  
باس پنچا امیرزادہ رسم اوسے دن حضور کو روانہ ہوا اور چونکہ خیر در  
کہ جسے ایک امیرزادہ کو ولایت عراق عجم کا حاکم کر دیا اسلئے امیرزادہ  
رسم کو یہ فرمان لکھا کہ حکومت اصفہان اور عراق عجم کے امیرزادہ  
سی متعلق ہے اور جس جگہ آیا ہو وہاں یہ اپنا سامان بھی اصفہان کو

اور کلام مجید ختم کیا اور فاتحہ پڑھی اور کوسن کو رکھ کر امیر زادہ مرحوم کا کیا رگے بٹانا شروع کیا تمام خاص و عام کے گریہ و زاری سے قیامت پر پا کر دیے جب میں علیاً کو بلا کر اس ماتم میں فارغ ہوا علیاً اور فضلہ نے جو ہمارے ساتھ رہتی تھے بطریق وعظ کے آیات اور احادیث پر ہر درجہ جات حاضرین کے بیان کئی گریہ یہیست کو غلاب ہوتا ہے لاچار میں نے صبر کر کے اہل حرم کو سوگ سے نکالا اور لباس مائے اولکاء و در کیا کہ اب بیخائزہ نوحہ مت کرو اور سوگ سے نکال کر خلقین ہنائیں اور مسادات اور علل اور قصات کہ اس اطراف کے واسطے تفریہ تھے آئی تھے سب کو تلافی دینے خوش کر کے جائز و دوزی دیکر رخصت کر دیا

**نوکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا کہ جستان کی طرف**

اور موقت میرے دل میں یہ آیا کہ سال گذشتہ میں ملک گرگین والی گرجستان نے خلاف وعدہ خراج مقرری نہیں بھیجا اس صورت میں اسکو تنہا کرنا ضرور ہے اس لئے سپرد دل بستہ ہو کر بطرف منکول ولایت گرج کے روانہ ہوا اثناء راہ میں سلطان عیسے حاکم ہار دین نے کہ سابق میں ادائی خدمت میں استاد گئے کی تھے اب عاقبت اندیشی سے کہ بادشاہان ذی شوکت پر کیا کیا گذرا اس کے تو کیا حقیقت کا امیر زادہ شاہ رخ کو اپنے تقصیرات کا شفیع کر کے اسن چاہا امیر زادہ نے سلطان عیسے کی حقیقت عرض کر کے شفاعت کے میں نے اس کی خاطر یہ معاف کر کے اسکو رو برو بلوایا تو وہ بطور مجرمون کے ننگے سر کا تھا ہوا زمین بوس ہو کر واسطے عفو تقصیرات کے انکار کر نیا گامین نے پہلی اسکو عتاب کر کے آخر اطفاف کیا اور خطا معاف کر کی ستمال کر دیا اور اسنے خراج چند سالہ ولایات ہار دین کا بطور پیشکش کے داخل کیا میں نے اسکو مراحم خسروی سے کلاہ اور کرور راؤ

## توزک

۸۲ امیرزادہ انجینگ اور ابراہیم سلطان اور امیرزادہ جہانگیر اور سعد قاسمی اگر  
 یے میں نے ہریک کو سینہ سے لگا کر پیشانے چوہے اور محمد جہانگیر اور سعد قاسمی امیرزادہ  
 مرحوم کے بیٹوں کو دیکھ کر بہت رویا اور تعزیت تازہ ہو گئی اور جو مستورات اور ہوائی تہین  
 اور نین یہ سوای امیرزادہ مرحوم کے اماکی سب نے خبر و خشت اثر سننے سے جبہ  
 تبریز میں آئیں تو لباس ماتیہ تیار کر کے اونیک میں میری آنے تک توقف کیا میں نے  
 نزدیک اگر مستورات کو کھلا بھیجا کہ یہ حادثہ خانزادہ خوارزم امیرزادہ مرحوم  
 کی اماکو پہ سنا دو وہ بچارہ یہ حال سنے سے بیہوش ہو گئے پھر بحال ہو کر ماں نوچ کر  
 خاک سر پر ڈالنے لگے اور تمام عورتیں ماتیہ لباس پہن کر گریہ رازسی میں مشغول ہوئیں  
 اور مکان میں شور مچ گیا اس عرصہ میں جب میں اگر حرم سرا میں داخل ہوا کثرت نحو  
 اور زاری سے قیامت آگئے اور عالم سیاہ ہو گیا اور واسطے تسکین اضطراب  
 خانزادہ کے وہ تابوت کولائے تھے اس کے روبرو مانند تنبیجان کے حاضر کیا اور  
 خانزادہ وغیرہ مستورات اوس نعش کو دیکھ کر مانند پردانہ کے شمع پر اوس تابوت  
 پر چڑھیں اور شہزادہ برپا ہوا اور خانزادہ دوبارہ بیہوش ہو گئے باوجودیکہ شور  
 و غل گریہ کا حد سے زیادہ ہوا لیکن کچھ فائدہ نہوا میں نے اس کو واسطے اطمینان  
 کے نوحہ اور زاری سے منع کیا کہ صبر کرو اور واسطے خوشنودی روح امیرزادہ  
 مرحوم کے خیرات سائیں کو دیکر ایسے طعام کہ لائق ایسی شاہزادہ کے ہوں تیار  
 کرو اور خطا اور فاریوں سے قرآن شریف ختم کرائیے جب طعام تیار ہو گئے  
 سادات اور قضاات اور علماء اور فضلاء اور اکابر اوس عدد دیکے جو  
 لشکر میں تھے اور اراک اور سیاہ بارگاہ میں جمع ہو گئے اور طعام جو تیار ہوا  
 تھا خوان سالاروں نے دسترخوان پر چنے اور خوشبو و عود و مشک ہیا کے

تیموریہ

کو دیکر ہنغان فتح کیے مراجعت کیے اور تمام سپاہ چھوٹے بڑی غنایم ہیشمار لیکر بارام  
خاطر سالم و خانم رکاب میں روانہ ہوئے اور اہل حرم تو مان آغا اور سر اسٹاک ظلم  
اور خلیا ملک آغا اور خانزادہ امیرزادہ مرحوم کے ما و غیرہ مستورات اور امیر  
زادہ بن اور تمام فرزندوں کو جو سلطانیہ میں تھے فرمان لکھ کر حوالے ادنیٰ میں  
بلایا اور بن بعد روانہ کیے قاصد و نیکے قیصر یہ میں آیا و مان معروف ہو آکا اہل قیصر  
نادانے سے غار و زمین جاگھسے میں میں نے فوراً علی سلطان تواجے کو اونی کے  
مگر فاری کے واسطے تعین کیا اونی لوگوں نے مدافعت کیے اور سوقت علی سلطان  
ایک صوراخ میں سے اندر نقب کیے جہاں کے لگا اتفاقاً نقب میں سے ایک تیر علی  
سلطان تواجے کی مشہرگ پر آیا لگا کہ وہ تیرت مرگسا سپاہ نے بہ جاں دیتی  
بے چہم کر کے مخالف کو دانیہ تیر مار کر خارج کیا اور آپ داخل ہوئی اور  
مسبکو دستگیر کر کے قتل کیا سپہ میں نے یہاں سے محبت خاطر سچو اس سے بڑھ کر تمام  
کیا اور یہاں سے قرا عثمان کو بلایا و اس کی جانفشانی اور ترددات کے خلعت خاص  
اور اسے تو کچاق دیکر گہ کو رخصت کیا سپہ میں دمان سے صحر اور رنجان میں آیا طہرین  
دمانکا حاکم پیشکش لاکر لو ازم چاکری کا بجایا اور رنجان سے دو منزل جا کر طہرین  
کو خلعت زرد و زری اور کمر زرد دیکر رخصت کر دیا

دکمر اہل حرم کی امداد کی خبر آئی اور امیرزادہ

محمد سلطان کی وفات سننا و شکا

اور سہیوقت یہ خبر آئی کہ اہل حرم اور امیرزادہ سلطانیہ میں روانہ ہو کر نزدیکی  
آگئی میں میں نے فوراً جو لوگ خبر لائے تھے انکو پھر بھیجا کہ امیرزادہ کو آگے لی آؤ  
کیونکہ اشتیاق اونی کے دیدار کا بجد تھا جب میں دانیہ سے ارزوم میں آیا آٹمنل میں

## تورک

۸۲۰ قراتا تارکے گہر و نہیں پہنچکر اونکے سردار و کو بلایا دو شخص اور انکے سردار اپنے ترک اور روت نامے اور سہیدن درگاہ میں حاضر ہوئے میں نے اونکے استمالت کر کے یہ کہہ کہا کہ مدت جیسے کہ تمہاری اجداد ملک سلف کے حکم سے اپنے وطن اسیلے مادر النہ سے جلا وطن ہوئے ہیں اور تم اس سرزمین میں گویا سافر ہو الحمد للہ کہ یہاں سے جلا وطن ترکستان ملک تمہاریے تصرف میں ہے تمکو لازم ہے کہ بد عودہ بخاطر جمع معاہل عیال اور مال منوائے کے اپنی وطن اسیلے کو چلو اور اسکو عطیہ جانکر شکر و شکر تمہارے حق میں ہمیشہ عنایت رکھو اور اسباب میں تمہاری ساتھ عہد کرتا ہوں کہ جو میں نے کہا ہے ہرگز خلاف نہ کرو لگنا اور انکو خلقین طلبائے زرد و زار کر کے عنایت کیے اور نہوئے اپنی حق میں یہ عنایات دیکھ کر عرض کیا کہ ہم موروثی غلام بادشاہ کے ہیں اور صرف فرمان بردار ہیں اسے بہتر کیا سعادت ہوگی مگر ہم اس درگاہ کے حمایت میں رہیں جب وہ اور اور انہر کے چلے پیر بدل راضی ہوئے میں نے آدے تسین کر کے تمام قابل قراتا تار کو حاضر کیا اور گروہ گروہ جدا کر کے اور لشکر پر واسطے حفاظت کے تقسیم کر دیا پھر دانیسے کو چ کیا اور یہ حکم دیا کہ کو یہ لشکر میں سے ان کو گونیسے گھوڑا بکریے مول نہ لیوے کہ جسے یہ لوگ سکندرو ہو جاوین

## ذکر مراجعت کا مالک روم سی

اب کہ توفیقات اپنے یہ نسخہ سلطنت روم کے جو برسوں میں بے بادشاہان دیے شوکت سے نہیں ہو سکے ایک برس میں کم مدت میں اور فتح قلاع اور حصار اور بلا اور شہر و نیکے سیر ہوئے اور اس نام اور ادارہ میں جو مطلب اسیلے جہاندار میں کا ہی دلجمع ہوا اور مالک روم سپران الیدرم باڑ



اور باجیان میں قائم ہوا تو اوس قرائتار کو اونکے نائبیاری کے دیکھ کر ولایت شام اور ۸۱۹  
 روم کی طرف بھیجا اور باد کرویا اور یہ قوم سلطان ابو سعید خان کے سلطنت تک  
 تابع تھے بعد سلطان ابو سعید کے جب اوس ولایت میں کوئی بادشاہ مستقل نہ ہوا  
 تو یہ سرکشی کر کے باؤن گروہ ہو گئے اور ہر ایک گروہ نے اپنا ایک ایک سردار  
 بنا کر جدا جدا مقام معین کر لیا اور جن دنوں الیدرم بائیدر ملک سیواس پر تسلط  
 ہوا تو اوس نے قرائتار کو لشکر روم میں داخل کر کے اپنی ولایت میں آباد کر لیا  
 چونکہ ولایت روم میں انکو کچھ تکلیف نہیں تھی اسلئے خدمت میں مالک گھوڑے  
 اونٹ بکریونکے اور صاحب جمعیت ہو گئے چونکہ حقیقت قرائتار کے بھگو معلوم  
 تھے میرا ارادہ یہ تھا کہ انکو یہاں سے اڑھا کر سرحد وشت جہ میں آباد کروں گا  
 اب میں نے اسرا کو بلا کر اس باب میں مشورہ کیا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ قرائتار  
 کو ماوراء النہر کی طرف روانہ کروں اور وہ تیس چالیس ہزار کہہ ہوگی تو انکا  
 رستہ اسطور روکا جائے کہ باہر نہ پاسکین جب یہ حملہ جگہ موٹی میں لی اوج  
 قرائتار کے اطراف و جوانب پر تعین کر کے تاکید کر دیے کہ کوئی سپاہی ہرگز  
 ان کو گونہ فراحت نہ کرے اور امیر جہاں شاہ کو ہمراہ لے جے اسرا کے لشکر دست  
 راست یہ اور لشکر امیر زادہ محمد سلطان مرحوم کا تو قات اور آست کی طرف  
 روانہ کیا اور امیر سیلان شاہ کو مع فوج لشکر دست چپے سیواس اور قریہ  
 کو روانہ کیا اور خود مع لشکر گران صحرا و اتاسیہ اور سرزمین قریہ میں  
 جہاں مکانات قرائتار کے تھے آیا اور اسیر زادہ شاہ رخ اور امیر زادہ سلطان  
 حسین کے ہمراہ فوج آراستہ کر کے حکم دیا کہ انکا الہا رستہ نہ کرنا کہ کوئی  
 نجا سکے جب میں نے درپے کوچ کر کے بل دریا سے قراشہر کا اتر گیا ادیہ

## توزک

۸۱۸ الحمری کے خطبہ اسلام میرے نام کا پڑایا اور سکہ میرے نام کا تمام مالک مصر اور شام  
 میں جاری کیا اور بہت نقد اور حبس اٹمس کو دیکر مہراہ الحمری کے بھیجا اور زربانے اٹمس  
 کے یہ پیغام دیا کہ سابق میں جو بھیہ ازرومی نادانے کے نقص میں ہوئے ہیں امیدوار  
 ہوں کہ وہ معاف ہوں اور آئندہ کو باطاعت خطبہ اور سکہ اٹمس کا جاری رکھوں گا اور  
 خراج اس ولایت کا سال بسال خزانہ میں داخل کروں گا جب اٹمس اور الحمری نے ملازمت  
 کر کے پیغام اور حقیقت اطاعت ملک فرج کے عرض کی اور شکش زر نقد اور جو اہر  
 اور آلات برصع اور ظروف طلائے تقریبی اور اجناس نفیس اور تلواریں مصریہ  
 اور گہوڑے عربیہ اور اور تہنی اوس ملک کے پیش کئی اور اوس کی اخلاص مند یہ  
 محکمہ ظاہر ہوئے میں فی الحمریہ کہا کہ چونکہ باب ملک کا اوسکو خورد سال چھوڑ کر رہ گیا  
 ہے اور اب ملک فرج فرمان برداری اختیار کرتا ہے ہکو پیسے لازم ہے کہ اوس کی  
 پردریش ایسے تقویت کریں کہ مالک مصر اور شام کے اوس کی پاس علی الدوام مقرر رہے  
 اور خیانت حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفا کی کرتا رہے پہراؤ کو خلعت اور گہوڑے  
 عنایت کیے اور ملک فرج کے واسطے تاج کمر صغ شمشیر و خنجر صغ خلعت خاصہ چار  
 زرد و زری گہوڑے زرین زرین مہراہ الحمری کے روانہ کیے اس منزل میں تین مقام  
 ذکر اہل الوس قرا تاتاری کے لائی کا ماوراء النہر میں

پہلے اس ہی حقیقت الوس قرا تاتاری کے جن دونوں اور میرے روم کو جاتا تھا  
 اور سردار قرا تاتاری کے ملازمت کو ایسے تھے اور میں نے اونکو خلعت فائزہ  
 اور گہوڑے دیکر رخصت کر دیا تھا معروض ہوئے تھے کہ قرا تاتاری جماعت میں  
 کی ہے اور جس عہد میں منکو خان نے ہلاکو خان کو حاکم ایران کا کیا تھا تو اس  
 قوم کو اوس کے مہراہ کر دیا تھا جب ہلاکو خان تبریز کو لایا پائے تخت کر کے

تا بوقت تازہ کر کے سلطانہ کو بھیجا اور وہاں قریب نزار مشرق پیغمبر علیہ السلام کی ۸۱۶  
 جو سلطانہ عین ہے با ناست دفن کر دینا کہ آخر سو قد کو بھیجا دینگے اور خالی محافہ کو بستر  
 کر کے خوشبودار چڑی میں لپیٹ کر اونیک میں توقف کرنا بعد روانگے جنازہ کی راسخہ  
 بقضا ہو کر منہموم وانیہ آق شہر میں آیا پھر وانیہ بھی کئی منزل سوگ میں چلا آیا  
 امرا اور لشکر کے تمام خیمہ پوش تھے اور ہر دور گریہ زاریاں رکھتی تھے سادات  
 اور علاوینے عمدہ امراؤں کے اشارہ سے دربار میں آکر دعا شروع کیا اور آیت  
 اور احادیث نقل کر کے درجہ صابرین کا بیان کیا اور سو وقت امرا وینے جو عرفی کر  
 تھے عرفی کیا کہ اب تک تمام بندی ادا نہ والے لباس ساتھی رکھتی ہیں اور ہر روز نوچہ  
 کرتے ہیں اور شان سلطنت امیر کے اسے بلند ہے کہ بندہ درگاہ کے اتنی زیادہ  
 تعزیت میں رہیں لاچار متمسکات اور علاو اور ارکان دولت کا تسلیم کر کے

حکم دیا کہ خاص و عام لباس ماتیہ دور کر کے جدا اختیار کریں  
 ذکر ملک فرخ والے مصر کے ایلچی کے آنیکا

اثناس راہ میں یہ خبر آئی کہ ایلچے جو میں نے مصر کو ملک فرخ والے مصر اشراف  
 کے پاس بھیجے تھے پراہ ایلچوں ملک فرخ کے نزدیک آگئی ہیں چونکہ خیر فتوحات  
 ممالک روم کے اور قید ہونا ایلدرم بایزید عالم میں مشہور ہو گیا تھا اسلئے فرخ  
 کے دل میں بے خوفیہ گیا تھا اور میرے ایلچو سے پیغام سنکر زیادہ ترہم پیدا  
 ہوا ایلچے دانا ہمراہ ہمارے ایلچی کے حضور میں بھیجے اور نہرونی معرفت امرا کے  
 ملازمت کے اور بموجب پیغام کے جو میں نے واسطے طلب التمس کے فرخ کو بھیجا تھا  
 فوراً التمس کو خلاص کر کے باغرا تمام اپنے مجلس میں بلایا اور روبرو التمس کے  
 نہایت فروتنی کر کے اسکو اپنے تفصیلات کا شفیق کیا اور روبرو التمس اور

۸۱۶ ادنکا مال اسباب گلزار میں سار سپاہ کی ماتہ آیا اور تمام زن و فرزند ترکا نو کے اسیر ہوئے

## ذکر امیر زادہ محمد سلطان کی وفات کا

جب میں ترکا نو کے استیصال سے فارغ ہو کر روانہ ہوا اثناء راہ میں دولت خواجہ پسر علی بو غافقہ کے دن سو دین تاریخ شعبان کے امیر زادہ کے یہ خبر لایا کہ ساری امیر زادہ کی روز بروز زیادہ ہوئے ہے یہ خبر سنکر مجھ کو زیادہ تیر غم ہوا اور وہاں میں جلد امیر زادہ کے بستر پر جا کر دیکھا تو اوستی بو لا نہیں جاتا تھا میں اوسکو دیکھا یا دلشک ہوا کہ دنیا میرے انکھو میں سیاہ ہو گئی اور اوسکو محاذ میں ڈالکر مراجعت کیے جب قرا حصار سے اگی اگر مقام ہوا تو تقدیر ابھی سی ۴ پیر کے دن اٹھارو دین شعبان سنہ الیہ کو امیر زادہ محمد سلطان ہمیں برس کی عمر میں مر گیا میں یہ خبر سنئے سے میوش اور جہان تاریک ہو گیا بسبب اس رابطہ کی جو دیے زادہ کو اولاد سے ہوتا ہی ہرگز ضبط نکر سکا اوستی لغزت کے تحت سلطنت سے اتر کر خاک پر بیٹھ گیا اور بے اختیار گریہ زاری کیے اور تمام امراء میرے گرد آہ و نالہ کر نیلگی اور تمام سپاہ خاص و عام نے لباس سیاہ پہن کر واد شروع کیا پر میں نے دلو تہام کو انا لہ وانا الیہ راجعون پڑا اور بعد تجنیز تکفین کے تابوت معطر ناز جنازہ ادا کر کے نعش اوس مغفور کے تابوت میں رکھ کر جلدی سے اونیک کو روانہ کیے اور دو سو سووار جنگی سردار الیاس خواجہ پسر شیخ علی بہادر اور امیر امان اور دانہ خواجہ اور دولت خواجہ اور امت پسر امیر مشر بہادر اور پسر شیرا دل کو کلماتش اور اردو شاہ بھی دوپہ جنازہ کے ساتھ روانہ ہوئے اور میں نے یہ تاکید کر دی کہ اونیک میں جا کر

## چیمور سے

۸۱۵ ہے بہر حال اس لحاظ سے کہ یہ راہ سب کو درمیشی ہی انا لہو انا العبرہ اجنوں پرہ  
 کر مہر کیا جب میں آق شہر کے حدود میں آیا اثنار راہ میں روانہ خواجہ چلے آکر امیر زادہ  
 میر سلطان کے شہرت بیارمی کے خبر سنائیے کہ مولانا فرج حبیب نے امیر زادہ شہر  
 دیاتہ مہر نہوا اور بنجار اخلاط فاسد کے دماغ کو چمک کر مرگین آئے تھے اور وہ  
 بہت اتر چے تھکے اس حال سے زیادہ ترو حشت اور الم ہوا اور نہ وہ خواجہ کو پہچانے  
 روانہ کیا کہ تو قبلا جلد خبر کر لیا بہتہ ہے اور میں آؤ شہر میں پہنچا

دو کمر سلطنت و لایت روم کی ترقی نصیب کا مٹھی چلی

## سیر الیدرم بانیہ کو

موسے حلبی سیر الیدرم بانیہ وغیرہ پس ماندگان قیصر کو معذرت اور توفیق  
 کر کے سبکو خلعتیں دین اور ایک خلعت خاص طلائی اور کلاہ زرہ اور کمر زرہ اور  
 شمشیر اور ترکش نیدار مرصع اور سو گھوڑے موسیٰ حلبی کو دیکر مملکت اور  
 باپ کے اور مسکو عنایت کے اور فرمان سند التیقا کا دیکر اور مسکو رخصت کیا  
 اور نعلش الیدرم بانیہ کے جو آق شہر میں شیخ محمود جبران کی غرار میں امانت  
 سپرد کر کے تھے بطور پسندیدہ موافق شوکت سلاطین کے برسا میں بھیج کر  
 جہان مقابر بلند بنائے میں مدفون کرائے اور موسیٰ کو مملکت روم کی سلطنت  
 پر روانہ کر کے امیر زادہ محمد سلطان کی طرف سے بیتاب ہوا اور بہر کو  
 شہر میں چھوڑ کر جلد سے روانہ ہوا رستہ میں ترکمان درعت کے جنگی سردار  
 خضر بیگ اور ابراہیم تھے نافرمان ہو کر کوستان میں مستحکم ہوئے تھے یہ حال  
 سنکر میں نے سپاہ کو اور دہر روانہ کیا اور نہوائے جاتی ہی پہاڑ گہر کر تیر و شمشیر  
 سہا اور کو قتل کیا اور کچھ اور مہینے غاروں میں گھس کر سلامت بچ گئے اور

۸۱۲ مولانا دخیال اپنے لشکر میں بلالیا اور امرار نے شہر اور قلعہ و نسیمین میں سے تمام مال اسباب جو ساہا سال میں جمع ہوا تھا حضور میں حاضر کیا میں نے وہ سب سپاہ کو تقسیم کر دیا

### ذکر بیماری امیر زادہ محمد سلطان کی خبر آنکا

اسرہ میں بیٹا مبشر بہادر کا امیر زادہ کے لشکر سے یہ خبر لایا کہ امیر زادہ بہت بیمار ہے یہ سنکر مجھ کو قلق ہوا اور فلک آباد سے بلق باق شہر کو متوجہ ہوا رستہ میں اتفاقاً گذر امیر زادہ شاہ رخ کے لشکر پر کو ہوا امیر زادے اور امیر سلیمان شاہ پیشکش لایق دیکر رسم بندگی کی بجالایا اور اثنائے راہ میں امیر محمد قرا مان مقام توڑے یہ حکو میں نے قیصر کے قیدیے چوڑ کر اوس کے موروثی ولایت پر حاکم کر دیا تھا خراج اور پیشکش اور بہت تحفے لیکر حاضر ہوا اور میں کوچ کوچ آق شہر کو چلا جاتا تھا

### ذکر ایلدرم بایزید کی وفات کا

جموںات کے دن چودھویں شعبان سنہ ۸۱۲ھ سو پانچ کو آق شہر سے یہ خبر آئی کہ مرض ضیق النفس اور خفاق ایلدرم بایزید کا روز بروز زیادہ ہوا اور اطباء و حاذق مولانا اغرا الدین سعود شیرازی اور مولانا جلال الدین عرب کا علاج باوجودیکہ طب میں بے نظیر ہیں کچھ مفید نہوا لاچار شب کو مر گیا مجھ کو اس خبر سے بہت ملا ت ہوئے میرا ارادہ یہ تھا کہ بلاد اور قصبات روم کے مسخر کر کے ایلدرم بایزید کو بدستور بادشاہ اس ممالک کا کریمے از سر نو نہ کو کہ بادشاہ ہے اور نقد اور خنیں اور اور لوازم سلطنت کے واسطے چاہا کھار کے دیکر بقوت تمام اور نہایت آرائش سے رخصت کر دینا تاکہ اوس کو اور تمام سلاطین رومی زمین کو معلوم ہو دیکے سلطنت اور تاج بخشی یہ ہو

پتھر رکھے

ہے بہر حال اس لحاظ سے کہ یہ راہ سب کو درپیش ہی آنا لہذا انا البیہ را جہون پڑہ  
کر صبر کیا جب بینا آق شہر کے حدود میں آیا اٹھارہ راہ میں دانہ خواجہ نے آکر امیر زادہ  
محمود سلطان کے شدت بیماری کے خبر سنائی کہ مولانا فرح طبیب امیر زادہ کو شہر  
نہایت ناغیر نہرا اور بہنجا را خلاۃ فاسد کے دماغ کو چم کر مرگین آئے تھے اور حال  
بہت اتر ہے مجھ کو اس حال سے زیادہ تر وحشت اور اڑھچا اور نہ انہ خواجہ کو پہچان  
رہا نہ کیا کہ تو جتنا جلد خبر کر لگا بہتر ہے اور میں آق شہر میں بیٹھا

دکھر سلطنت و لایست روم کی تقویٰ نصیب کا منہ ہی چلی

سیرا یلدرم بانی زید کو

موسے حلبی سیرا یلدرم بانی زید وغیرہ پس ماندگان قیصر کو معذرت اور تفتدا  
کر کے سب کو خلعین دین اور ایک خلعت خاص طلائیے اور کلاہ زرا اور کمر زرا و  
شمشیر اور ترکش نیند مار صبح اور سو گھوڑے موسیٰ حلبی کو دیکر مملکت او سکے  
باپ کے او سکے عنایت کے اور فرمان سند التعا کا دیکر او سکے رخصت کیا  
اور نقش ایلدرم بانی زید کے جو آق شہر میں شیخ محمود جبران کی فراہم امانت  
سپرد کر رکھے تھے بطور پسندیدہ موافق شوکت سلاطین کے برسامین بھیج کر  
جہان مقابر بلند بنائے میں مدفون کرائیے اور موسیٰ کو مملکت روم کی سلطنت  
پر روانہ کر کے امیر زادہ محمد سلطان کی طرف سے بیتاب ہوا اور بہر کو  
شہر میں چھوڑ کر جلد سے روانہ ہوا رستہ میں ترکان درعت کے جنگی سردار  
خضر بیگ اور ابراہیم تھے نافرمان ہو کر کوستان میں مستحکم ہوئے تھے یہ حال  
سنگرمین نے سپاہ کو او دہر روانہ کیا او نہوئے جاتی ہی پہاڑ گہر کر تیر و شمشیر  
سماؤ کو قتل کیا اور کچھ اونین سے غاروں میں گھس کر سلامت بچ گئے اور

## تورک

۸۱۴ء میں دہلی کے شکر میں لایا اور اس نے شہر اور قلعہ و نسیمین میں یہ تمام مال اسباب جو ساہا سال میں جمع ہوا تھا حضور میں حاضر کیا میں وہ سب سپاہ کو تقسیم کر دیا  
ذکر بیاری می امیر زادہ محمد سلطان کی خبر آسکا

اس عرصہ میں شیخ شہر بہادر کا امیر زادہ کے لشکر سے یہ خبر لایا کہ امیر زادہ بہت بیمار ہے یہ سن کر حکو قلعہ ہوا اور فلک آباد سے بلق باق شہر کو متوجہ ہوا رستہ میں اتفاقاً گذر امیر زادہ شاہ رخ کے لشکر پر کو ہوا امیر زادے اور امیر سلیمان شاہ شیکش لائق دیکر رسم بندگی کی بجالیایا اور اثناء راہ میں امیر محمد قرا مان مقاماً قوتنہ سے جسکو میں نے قیصر کے قیدیے چھوڑ کر اس کے موروثی ولایت پر حاکم کر دیا تھا خراج اور شیکش اور بہت تحفے لیکر حاضر ہوا اور میں کوچ کوچ آقا شہر کو چلا جاتا تھا

## ذکر الیدرم بایزید کی وفات کا

جموںات کے دن چودھویں شعبان ۸۹۶ھ سو پانچ کو آق شہر سے یہ خبر آئی کہ مرض ضیق النفس اور خناق الیدرم بایزید کا روز بروز زیادہ ہوا اور اطباء و حاذق مولانا اعتر الدین سعود شیرازیے اور مولانا جلال الدین غزالی کا علاج باوجودیکہ طب میں بے نظیر میں کچھ مفید نہوا الا چار شب کو مر گیا جسکو اس خبر سے بہت غلات ہوئے میرا ارادہ یہ تھا کہ بلاد اور قصبات روم کے مسخر کر کے الیدرم بایزید کو بدستور بادشاہ اس مالک کا کر کے از سر نو سو کہ بادشاہ ہے اور نقد اور جنس اور اور لو ازم سلطنت کے واسطے چاہئے سفار کے ذکر بقوت تمام اور نہایت آرائش سے رخصت کر دینا تاکہ اسکو اور تمام سلاطین رومی زمین کو معلوم ہو دیکے سلطنت اور تاج بخشا یہ ہو



بنایا ہے اور وہ ایک باغ سیوہ دار اور عمارات عالی اور دہانکی لوگ حفاظت کی گئی ۵۱۳  
 اپنا مال اسباب اس خبر پر مین رکھتی مین اور جب کو یہ حادثہ پیش آوی تو اس کو س قلعہ  
 مین تحصن ہو جاتی مین اب اس قلعہ اور پانے کی ہر دوسرے چار طرف محیط سی مخالفت  
 کرتے مین مین نے یہ حال سنکر اس کی تسخیر کا ارادہ کیا اور بہرہ کو آتی شہر کے رستہ  
 سے روانہ کیے اور ایلدرم بائیں دھیر روم کو جو تاثیر آب وہو اسی بیار تھا بہر مین رو آ  
 کیا اور اچنی خاص جاذب طبیب اس کی سائنہ کر کے واسطے معالجہ کے تاکید کر دے  
 اور مین انے برقی سے فلک آباد کو روانہ ہوا رستہ مین انکھام کر کے مشکل کے دن  
 ساتویں ماہ رجب ششہ کو شہر فلک آباد مین داخل ہوا اگلے دن مین نے امیر زادہ شہزاد  
 امیر زادہ ابابکر امیر زادہ سکندر امیر زادہ سلطان حسین امیر شیخ نور الدین امیر  
 شہر فلک علی سلطان توابع وغیرہ امراء لشکر کو امر کیا کہ جا کر شہر فلک آباد کو  
 مسخر کریں اونہو نے پہاڑ کی طرف جا کر جنگ سلطان کے کی اور حلا کر کے اسہیدین  
 شہر مین داخل ہو کر اکثر غنائف کو قتل اور اسباب ہر کا غنیمت کیا اور اکثر شہر  
 والے کشتیوں پر کو قلعہ مین چلے گئے بعد تسخیر شہر کے گشتے تلے کہ سپاہ و نسین تک جائے  
 مین نے حوالے شہر سے جتنی گاؤں بکری گدے اور لانگھوڑے ماہہ اسی فوج کے  
 ان کے چرم سے مشکین بنوائیں ایسا کہ جس پر تھیں آ دیے بیہ مشکین پر مشکین تیار کر کے  
 ہے ہوا چونک کر سپاہ قلعہ کی طرف روانہ ہوئے اور مین کنارہ پر کھڑا دیکھتا  
 تھا کہ سپاہ نے تمام دریا کا احاطہ کر لیا تھا اور قلعہ کا چار طرف سے محاصرہ  
 کیا و نسین دے یہ حال دیکھتے ہے دل باختہ ہوئے شیخ بانا دہا لکھا سردار آ  
 سلائے ملایمت مین تصور کر کے لاچار قلعہ سے نکل کر امیر زادہ و نیک شفاعت  
 سی حضور مین آیا اب وہ آیا تو مین نے اس کے جان بچنے کے اور اس کو

توزرک  
 رت انکوریہ کو روانہ کیا تاکہ اوس اطراف کو تاراج کر کے قیصریہ میں جیسے آئے  
 برزادہ تو اپنے لشکر کا مستطری متغور بیغ میں متوقف ہوا اور میں سلطان حصار  
 میں آبادان یہ معروض ہوا کہ چنانچہ ان کے لوگ یہاں کے کوہستان میں اگر بغاوت  
 کرتے ہیں میں نے اسہیدم اداں پر فوج روانہ کیے اور انہوں نے جا کر سب کو قتل کیا اور  
 اسے نزل میں یعقوب جلے کو جبکہ اجداد سے اول میں کوتاہی اور متغور بیغ اور قراہ  
 اور اوس کی حکومت متعلق تھے اور قیصر نے اوس چینی لے تھے اور جب میں ملک  
 شام کے تاجر میں مصروف ہوا تو یعقوب جلے نے اگر لازمت کے اب میں نی پہر اسکو  
 اوس کے باپ کے جگہ حاکم کر دیا پر یہاں کے بدولت سے فارغ ہو کر انے برلق میں  
 جا کر لشکر گاہ کیا امیر زادہ شاہ رخ نے انہی مقام سے اگر لازمت کے اور اسہید  
 میں نے امراء اور سپاہ کو واسطے تسخیر قلعہ انے برلق کے متوجہ کیا تمام امراء اور  
 سپاہ نے تسفق ہو کر پہلی حملہ میں قلعہ کو فتح کیا اور تقدیر سے ایک تیر جلال الاسلام  
 کے سینہ میں لگا کر وہ مر گیا

دکتر قلعہ فلک آباد اور قلعہ شیرین اور گلستان کی تسخیر کا  
 اسمندل میں یہاں کے لوگوں نے عرض کیا کہ یہاں سے دو منزل ولایت حمید میں ایک  
 جہیل ہے طول میں کمرنگ پانی نہایت شیرین اور خوشگوار کیونکہ کئی دریا  
 اور نہرین اوس میں داخل ہو کر ایک جگہ کو خارج ہوئے ہیں اور اوس کے کنارے  
 پر ایک شہر ہے اگر کسی نام بعضے اوسکو فلک آباد بے کہتی ہیں اور اوس کے گرد  
 حصار بنایا ہے تین طرف اوس دریا سے اور ایک طرف پہاڑ سے متصل  
 اور اوس جہیل میں مقابلہ شہر کے دو وسیع جزیرہ ہیں ایک کو گلستان کہتے  
 ہیں اور دوسرے کو ونسین اور ونسین جزیرہ فراخ ہے اوس میں قلعہ نہایت

شکست کے حال اور نقد کے کفار از میر کے عرض کے میں نے واسطے تقویت دین اسلام ۱۱  
 کے اوئے حال پر رحم کہا کہ جتنا اسباب جنگ در کار تھا اور زر نقد اور اذوقہ  
 اور کو غنایت کیا اور تاکید کر دیے کہ اگر وہ بدین قلعہ از میر کا پہر تعمیر کر بن لیا تو کو  
 ہرگز تعمیر کرنے دینا پہر میں فارغ ہو کر از میر سے اپنی مقام کو مراجعت کے اور  
 وانیہ کوچ کر کے صحرایا زرق میں مقام کیا اسمزل میں امیر سلیمان شاہ جو  
 انکو یہ میں واسطے تاخت قبسیہ اور آق شہر اور قراحصار کے ہمراہ امیرزادہ  
 سلطان حسین کے بھیجا تھا اسواق کے رستہ سے جبریدہ قرائیج میں چہاں  
 امیرزادہ شاہ رخ مقیم تھا اگر حضور میں حاضر ہوا میں نے اس سے جگہ سوا و سکو  
 رخصت کر دیا کہ امیرزادہ سلطان حسین کے پاس جا کر اس نواح کی  
 خبردار سے رکھی اور اسمزل میں سید فرنگے خیرہ سافر کے حاکم نے جسکے ولایت  
 سے مسئلے تمام عالم میں جاتے ہے ایلی بھیج کر اطاعت ظاہر کے اور شکش اور  
 تیغ بھیجی اور عرض کیا کہ میں ادبے جا کر مہون مجھ پر حقد و خیرہ مقرر ہو وہی سال  
 سال خزانہ میں داخل کرتا رہو لگا جب ایلی کی معرفت امرار کے پیغام انہی  
 والی کا ادا کیا میں نے اس پر خیرہ مقرر کر کے ایلی کو خلعت دیکر رخصت کر دیا  
 اور امیرزادہ اسکندر کو واسطے تاخت ایلی و روم کے تعین کیا اور علی سلطان  
 تواجے کو اس کی ہمراہ کر دیا اور خوجہ نے روم کو تاراج کر کے غنائم گلر یوٹر  
 اموال پیدا کیے چند روزوں میں مقام کر کے وہاں کے قصبات سے خراج لیکر حضور  
 میں آئے اور میں ایازرق کے منزل سے کوچ متنور بیغ میں نازل ہوا امیرزادہ  
 محمد سلطان مقام مغیہ سیاہ سہی الہ شہر کی رستہ سے بہر کو بھیجی چھوڑ کر ہمراہ  
 چند امراء کے حضور میں حاضر ہوا میں نے امیرزادہ محمد سلطان کو دستار

## توزک

نہیں فرما کر ملک روم کے اوسکو عنایت ہوئے یہ خبر سن کر مجکو یہ امید ہوئے ہے اب میں پکا بندگی کا اپنی کر جان پر باندہ کر شطر حکم کا ہوں کہ جو میرے حکم ہو وہی وہ عمل کروں جب حقیقت ام سلیان جلی کے اخلاص مندی کے روض اور اوس کی نار اور پیغام سے راستی معلوم ہوئی شیخ رمضان کو خلعت یا اور راحم بادشاہ تہ قیصر کے حق میں ظاہر کر کے خلعت زرد و زرا اور کلاہ بر صبح و راس خاصہ زرین زرین واسطی ام سلیان جلی کی ہمراہ اوس کے ایلی کی ردا کیا اور ملک اسریقہ اور اوس نواح کی موہ نواح و لواحق اوسکو جاگیر بخشی اوسے وقت عیسے جلی المیدرم بانیر کے دوسرے کے عوض المی کے ماتہ آئے صرف شکنگی حال مندرج تھا کہ میں اسیر کا ادنیٰ جا کر ہوں جو حکم ہو دے اوس کے مطابق عمل کروں میں نے فرمان نوازش امو دے کے نام لکھ کر ایلی کو خلعت

## تسخیر کا

دیکر رخصت کیا دکر قلعہ قوجہ کے تسخیر کا ایک قلعہ ہے قوجہ نام نہایت اوسہ وقت معروف ہوا کہ یہاں ایک منزل اوسہیدن امیر مستحکم دریا کی کنارہ پر قوم فرنگ اوسہیں رہتے ہیں میں نے اوسہیدن امیر زادہ محمد سلطان کو ہمراہ قوجہ کے واسطی تسخیر اوس قلعہ کے تعین کیا جب امیر زادہ قلعہ قوجہ پر پہنچا تو اہل قلعہ قلعہ از میر کے تسخیر سنکر ازیشہ ناکر تھے لاچار زادہ قلعہ قوجہ پر پہنچا تو اہل قلعہ قلعہ از میر کے تسخیر سنکر ازیشہ ناکر تھے لاچار مطیع ہو کر پیشکش دیا اور جزئیہ قبول کیا کہ سال بال جزئیہ متعین خزانہ عامرہ میں پیشکش دے گی اور امیر زادہ محمد سلطان واسطی تحصیل خراج متعین کے محصل و زمان تعین کر کے حسب الامر غصہ سیاہ کو جو ان مقیم تیار و از اوس وقت مسلمان ان دو قلعہ از میر کے آکر زرین بوس ہوئی اور

اکثر فرنگی دیوار تلے دب مرے اور ہزاری شمشیر سپر لیکر قلعہ میں داخل ہوئے اور  
 اس فتح کو عید قربان تصور کر کے تمام کفار کو اندگو سپرد کیے فوج کیا اور شہر لے کر  
 یکے حیات کا آب شمشیر سے فنا ہوا اور جسے کفار تلوار سے خوف کہا کر دریا میں ڈالے  
 اور انھوں نے میر کو بہار شقت کشتے بجالی اور نیم جان لکل گئے جب کہ امیر انہیں  
 یہ فتح عظیم میر آئیے اور تمام اسباب قلعہ کا غنیمت ہوا میں نے تمام عمارت قلعہ  
 کے جو سنگ اور گچ کے تھے دریا میں گرا دے ایسا کہ قلعہ اور عمارت کا کچھ متاثر  
 مانوس اس قلعہ کے سردار نے جایا سے کوک نہ گائی تھے اب کئی بڑی کشتیاں دو  
 دو تین تین بادبانوں کے فوج سے بری ہوئے واسطے امداد قلعہ از میر کے آئیں اور  
 مقابلہ اس موقع قلعہ کے فکر کیا جب قلعہ کو نہ پایا تو اس کے کو نہ سہانا حیران ہو  
 اس وقت میں نے فرنگیوں کے سر جو قلعہ میں بارے گئی تھے کٹوائے اور زوردارانہ  
 سے وہ کشتیوں کی طرف پہنچائیے کئی کشتیوں میں جا پڑے کشتے والی اہل قلعہ کے  
 اپنے انکھوں دیکھ کر لاچار ہٹ گئے اور اہل اوس دیار کے خصوصاً ایلدرم باہر  
 بہ حال دیکھ کر کہ چوڑا روز میں قلعہ از میر کا جیکے تسخیر جو وہ برس میں یہ منظور  
 نہیں تھے مسخر کیا نہایت متعجب ہوا اور میریے صاحبقرانے کا اقرار کیا کہ اسکو  
 شک تاں داپے ہے

ذکر ام سلیمان حلبی پسر قیصر کے اچیمون کی آلی کا

دوسری مرتبہ

سعید عہد میں شیخ رمضان نامے اچیم سلیمان حلبی پسر ایلدرم بایزید کا جو پہلی  
 ہی حاضر ہوا تھا آیا اور عرضے اور پیغام پیش کیا مضمون یہ تھا کہ عنایت اور  
 ملاحم بادشاہ نے کہ آئین جہاندارے سے ہے میری باپ قیصر کے حق میں مبذول ہوا ہے

## لوزک

۱۱

۸۰۸ کہو دئے نقب اور برپا کرنے منجھن وغیرہ کے کوشش کے اور تیرا اور سنگ اور قارہ  
 کے طرفین سے جنگ شروع ہوئے تین نے آپ سوار ہو کر قلعہ کو چار طرف سے غور  
 دیکھا معلوم ہوا کہ جنگ چار طرف سے محاصرہ ہو گیا تسخیر ممکن نہیں مین نے فوراً  
 امیر شاہلک کو بلا کر تمام کاریگر کہاتے لوہار وغیرہ اور اکثر بہادر آزمودہ کار  
 اوس کے ہمراہ کے کہ تین طرف دریا میں تین پایہ بلند کھڑے کی پانی کے اندر سے  
 قلعہ کے نزدیک برابر برابر کھڑے کر کے اوس کے اوپر تختہ ڈال کر سور چال اور  
 آمد رفت کے جگہ درست کروادرا اور تختی قلعہ کی طرف کھڑے کر کے پناہ کی جگہ  
 بنا دوا امیر شاہلک نے کثرت میں وہ سب درست کیا چنانچہ سپاہ بفر اغت  
 اوسپر کوجاد میں مشغول ہوئے اور مخالف کے کشتیوں کا رستہ جو اڈوہ وغیرہ  
 اسباب جنگ کے امداد کرتے تھے بند ہو گیا اس عرصہ میں امیر زادہ میراٹا  
 اور امیر زادہ ابابکر موامرا اور امیر زادہ محمد سلطان آتے ہے بلا توقف قلعہ  
 پر جنگ میں مصروف ہوا اور قلعہ کو خوب محاصرہ کر کے شب و روز جنگ  
 کرتی تھے اور تیرا اور بہتر اور قارہ رال کے مار کر کفار کو پریشان کر دیا  
 اور منجھن کے بہتر دن سے عمارت قلعہ کے چہن گئے فونگے ہے حب مقدور  
 قلعہ کے محافظت میں سیے کرتے تھے اور محاصرہ کے دنوں میں برف باران  
 نے ذرا مہلت نہ دیے اور میں باوجود اس برف باران کے سب درو  
 سکی کے بار سب جگہ جا کر سپاہ کے حال سی مطلع ہو کر واسطی انجام نقب کے  
 اہتمام کرتا تھا یہاں تک کہ محاصرہ سے چودھویں دن معروض ہوا کہ نقب  
 دیوار تک لگا کر برج خائے کر کے ٹکڑے کی سپہا رے کر دئی میں میں  
 فی سپاہ کو مطلع کر کے نقب میں آگ دیوادیے دیوار میں یکبارگی گر پڑیں

## تیمور کے

امراؤ لشکر کے تعین کیا کہ قلعہ از میر کی طرف جا کر پہلے وہاں کے لوگوں کو بہہ پیغام دوئے ۸۰  
کہ اگر از روی سعادت تمہاری کے کھنہ کو ترک کر کے دین اسلام قبول کرتے ہو تو تم کو  
امن ہے اور نوازش شاہی سے سربلند ہوتی ہو اور اگر جزیرہ قبول کر کے بہہ عہد  
کرین کہ ہر مسلمان کو ایذا نہیں دینگے اور گرد و لاسیت اسلام کے نہیں جاوینگے  
تو بے امن دو اور اگر وہ دونوں شق ناہن تو اسہیدن قلعہ کا محاصرہ کر کے  
حقیقت عرض کرنا جب امیر زادہ اور امرا نے قلعہ از میر کے پاس جا کر پیغام  
دیا چونکہ سعادت مند بے سی وہ لوگ عار سے تھے وہ دونوں شقین جسے نجات نہ تھے  
تھے نہ اپنے اور قلعہ مستحکم کر کے اذق اور اسباب جنگ جمع کرنے لگے اور مانوس  
نایہ قلعہ کے سردار نے مملکت فرنگستان کے اطراف کو جسے رطل غلطہ ساموس  
دیرین جنبل سر دینہ دینے سعدوک امرو زانیہ دو کلوا اور سوا سی اسکے تمام بلاد  
فرنگ کو نامہ لکھہ قاصدوں کے ہاتھ خلی اور تری کے رستہ روانہ کیے اور  
اوس مملکت کے سرداروں کو معہ اسباب جنگ کے طلب کیا اور امیر زادہ  
پیر محمد اور امیر شیخ نور الدین نے اس حال کے عرضی لکھی محکو وہ عرضی پڑھا  
ہی غیرت آئے مین نے فوراً فرمان لکھہ کر امرا کو کہ جایا مقیم تھے طلب کیا  
باوجودیکہ مواہبت سردار و برف باران سے فرصت نہیں تھی لیکن واسطے  
سعادت جہاد کے بہرہ کو شہرہ کے دامن کوہ مین چھوڑ کر قلعہ از میر کی طرف  
متوجہ ہو کر منگل کے دن چٹھی تاریخ حاد الاول ۸۵۸ھ عید پانچ ہجری کی  
قلعہ سر نہیا اور اوارہ غازیوں کے بکرا اور تھلیل کا اور شور کو س و شور کو کا  
اونکے دلوں میں مسکن ہوا اور امرا نے حسب الامر واسطے تسخیر قلعہ کے خلی کی طرف  
سی جنگ شروع کیے اور واسطے ٹرنے سلامت کو جہ اور تارے سور حال اور

## نورنگ دکتر قلعہ از میر کی تسخیر کا

اسے نزل میں دمان کی اشرفیوں نے عرض کیا کہ اس حوالے میں دریا کی کنارہ پر از میر یا یہ ایک قلعہ نہایت استوار بہتر کا ترشا ہوا گچ سے بنایا ہوا تین طرف خندق کے جگہ دریا شور ہے اور ایک طرف خندق نہایت عمیق پانی سے لبریز اور سین قوم فرنگ اسباب قلعہ داری کا اور آلات جنگ کے خوب تیار کرتی ہیں اور اس قلعہ کو اپنا معبد اور جائے معطم جانتے ہیں اور دور دور سے دمان اگر خیرات کیا کرتے ہیں اور اس قلعہ سے دو تیرہ پردہ اور قلعی پہاڑ پر واقع ہیں اور کچھ سے از میر کہتی ہیں اور انہیں مسلمان رہتے ہیں اور ہمیشہ درمیان کفار اور مسلمانوں ان قلعوں کے جنگ رہتی ہے اور کفار فرنگ دمان قلعہ کے تین طرف چونکہ دریا ہی ان کو اذوقہ وغیرہ اسباب جنگ جو درکار ہوتا وہ کشتیوں پر کولے آتی ہیں اور قلعہ مستحکم رہتا ہے چنانچہ آج تک کسی بادشاہ مسلمان کو تسخیر اس قلعہ کے میسر نہیں ہوئے اور ان کفار نے اب تک کسیکو جزیہ نہیں دیا اور مسلمانوں کو ہمیشہ اذیت دیتے رہی ہیں سلطان مراد ایلدرم بابر نے یہ باب لے کئی مرتبہ بہ نیت غوائے لشکر کشی کی لیکن فتح نہ ہوئی اور ایلدرم بابر نے یہی واسطے فتح اس قلعہ کے سات برس تک محاصرہ رکھا پر کچھ فائدہ نہ ہوا اور جنگ کے وقت خون مسلمانوں کا اس سرزمین سے بہہ کر دریا میں جا ملا محکو قلعہ از میر کے کفار کا یہ حال سن کر غیرت اسلام آئی اور یہ نذر کی کہ جب تک اس قلعہ کو فتح کر کے ضرر ان کفار کا مسلمانوں سے دور نہ کر دیا ملکیت یہ نہیں جاؤ ونگا اور اس جہاد کو اپنے ذمہ پر فرض تصور کر کے اس سلسلہ امتزادہ پر محمد اور عمر شیخ اور امیر شیخ نور الدین کو ہمراہ اور



۸۰۵  
 محمد اور اسفندیار پسرانِ نثار کے درگاہ میں حاضر ہو کر معرفت ارکانِ دولت کے  
 بساطِ بوس ہوئے اور انکیزا رگھوڑی پیشکش کیے مین نے اذکو مراحم خسروی سے بلند  
 کر کے اسفندیار کو اپنے خدمت میں رکھا اور امیر محمد نے واسطی و صول خراجِ تہن  
 کے محصل طلب کیے مین نے اوسکو کلاہ اور کرزر دیکر رخصت کیا اور ایاس  
 قویچین اور فیروز شاہ اور نیکروز شاہ شربت دار کو محصل پر واسطی حاصل  
 خراج کے اوس کے ہمراہ بھیجا اور مین نے کنارہ دریا وارش سے کوچ کر کے  
 حوالے کنرل حصار میں آکر مقام کیا کئے دن ومان مقام کر کے اعیانِ دولت  
 نے اہل کنرل حصار سے خراجِ تحصیل کیا اوسوقت معروض ہوا کہ اس پہاڑ  
 میں جو حوالے حصار میں ہے اوباش جہان کے آگہے ہیں اور لشکر کی جب  
 واسطی گھانسی لکڑی کے اوس پہاڑ میں گئے تو انہوں نے کئی شخصوں کو قتل کیا  
 مین نے اوسہوقت لشکر کو حکم دیا کہ رات کو جا کر اوس پہاڑ کا محاصرہ کریں  
 اور صبح دم پہاڑ میں جا کر اوسکو سزا دیں بہا درون نے تمام رات محاصرہ کر  
 صبح دم اونہیں سے ایک بے زندہ بھڑا اور اسے منزل میں ملا عبد الجبار  
 خوارزمی کہ بیمار تھا مگر گیا پہر مین نے کنرل حصار سے کوچ کر کے شہر اباسلق میں  
 مقام کیا ومانکے آب و ہوا اچھے پتے ومان کے مقام کئی اور ارکانِ دولت  
 نے اہل شہر سے خراجِ تحصیل کیا اور واسطی محافظت شہر کے داروغہ تعین  
 کر کے مین شہر نہ کیطرف جوڑا مشہور شہر روم کا ہے آیا ومان سے بے خراج  
 تحصیل کیا اسے منزل میں جو لوگ کہ ہمراہ امیر محمد پسرانِ نثار کے واسطی  
 خراج کے گئے تھے آگئے اور ہشتار ماں اسباب نقد جنس رگھوڑی اونٹ خراج اور  
 بچے امیر محمد کے بھیجے ہوئے پیش نظر کئے

۵۰۴ کر کے جنگل میں ڈیرہ کیا چونکہ ایسا سویا بیٹے چاغان کا لشکر میٹھا رہے ہوئی  
 اوس اطراف میں تھا امیر زادہ محمد سلطان نے چند اول ہر یک طرف تعین کروا  
 تاکہ ہر یک طرف سے ہوشیار رہیں جب ایک پر ات گزریے اور چند اولوں نے  
 غفلت سے اطلاع دیر میں کے ایساں نے انہو لیکر اون پر شیون مارا امیر زادہ  
 محمد سلطان ہمراہ امراء کے سوار ہو کر بابر لشکر سے کٹھا ہوا اور امیر جانشاہ وغیرہ  
 ابراہیم نے حسب الامر مخالف پر حملہ کر کے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا اور ایساں شویا سے  
 ہٹا گیا جمع کو پھر جو بھی تھے آگئے اور اسہی مرغدار میں ڈیرہ کیا امیر زادہ  
 نے امیر جانشاہ اور امیر سوچک بہادر کو موہ فوج ولایت ہر غمہ کو روانہ کیا اور  
 ہر غمہ میں جا کر اوس لوہے کو تاراج کر کے غنیمت بیقیاس پیدا کیے اور امیر زادہ  
 خود ساحل بحر تک تاراج کر کے مغے سیاہ کو متوجہ ہوا مغے سیاہ ایک شہر ہے  
 نہایت خوش آب ہوا پہاڑ کے تلے میں بہت سی باغ و بہستان میوہ دار ہر قسم  
 کا میوہ و مان سیر آتا ہے اوسے جگہ ارادہ مقام کا کیا میں نے یہ خبر سنکر امیر  
 شاہ رخ کو حکم دیا کہ موہ لشکر دست چپ کو جا کر ولایت کر میان ایٹے میں مقام کرے  
 امیر زادہ شاہ رخ نے نزدیک ایٹے ہر بیچ کے مقام کیا اور میں متغور بیچ سے سوار  
 ہو کر شہر دوعرنج میں آیا وہ شہر نہایت پسندیدہ خوش آب و ہوا تھا اوس کے  
 گرد و فہرین جاریے اور باغ تر و تازہ میوہ دار بیل بوٹی سے پر عارات نہایت  
 عالی و مانیکے لوگوں نے اطاعت سے استقبال کیا اور شکش دیئے میں نے  
 سب ادینے اور اعلیٰ کو خوشدل کر کے خلعت دیئے اور خراج مقرر کر کے تحصیل  
 کما لیا چند روز کے بعد دوعرنج سے کوچ کر کے دریادارش کو بل کے رستہ سے  
 آتش نے ماند لہتا عبور کر کے کنارہ پر مقام کیا اس منزل میں امیر

میکور سے

نزدیک رخصت کر دیا اور سلطان محمود خان اور امیر شہزادہ کو منینے ہمارا  
اور امراء اور قوج یکے کرادہ اور خواجہ اپنے کیلئے رخصت یکے سمیت  
اب یہ خبر آئی کہ سلطان محمود خان تبدیل آب و ہوا سے بیمار ہو کر مر گیا اس خبر  
پہ جگو بہت رنج ہوا بے اختیار رو کر انا لہو وانا الیہ راجعون پڑھ کر صبر کیا  
اسعد مدین امیر شہزادہ وغیرہ نے پگام برائی اور آق نغمہ اور عادیہ تک جو  
ساحل بحر پر تاراج کر کے غنیمت میں شمار کیا ان کے اور ولایت قنشا اور  
ایک کو بے غارت کر کے آئے اور شیخیہ سیلابی اور شیخ حاجی عدالہ کی لڑائی  
میں مردانے مارے گئی جب میں متغور بے گے ہوا آنا تو سید خواجہ اور  
شیخ علی بہادر کو اپنے سے پہلے واسطے رخصت میں آمدن کے روانہ کیا تھا وہ  
اوس اطراف کو تاراج کر کے متغور بے گے کیا تھا وائے آب و ہوا سے اکثر  
شکر بے بیمار ہو گئے اور بعض اسی مرض میں رہ گئے تھے اور سید خواجہ کو بھی  
بیماری میں بہاں لاسے میں نے اوس کے عیادت کو جا کر قیلے کے بعد چند روز  
یکے وہ اچھا ہو گیا اوس کو اچ میں ایک چشمہ تھا پانی بہ وقت جگہ جگہ بہتا تھا  
لوگ نادان اوسے پانی سے پکڑ رہے تھے

دکنر مقام کو منینے کا

اوس وقت موسم سرما آگیا میں نے ہریک امیر کے واسطے ایک ایک ہر مناسب  
مقرر کر دیے تاکہ وہ ان مقام کریں اور امیرزادہ کو سلطان کو یہ فرمان دیا  
کہ اوس ولایت کے اہل الوصا کو تاراج کر کے شہر منیہ سیاہ میں مقام  
کرنا امیرزادہ حسب الامر نیک شہر اور برسات سے کوچ کر کے فوج کو بھیجا  
اور بہر کو فوج میں چھوڑ کر شہر مال کس کے کیلئے چھوڑ دیا اور اوس شہر کو تاراج

## تورک

۸۰ کرے اور اگر اس میں درنگ ہے تو یقین کرے کہ لشکر و ماں اگر جو حال ایلدرم بارید کا کیا ہے وہ ہی حال کر لگا اور ام سلیمان بے کو یہ پیغام دیا تھا کہ یا تو خراج حضور میں روانہ کرے یا آپ ملازمت کو آوے نہیں تو فوج آئے ہے اب کہ میں متغور بیع کو ہوتا تھا تو جو قاصد استبول کو گئے تھے وہ ناکور کے ایلچے ساتھ لیکر معرفت امرا کے زمین بوس ہوئے اور مضمون معروضات ناکور کا صرف اطاعت اور فرمان برداری اور قبول کرنا خراج کا تھا اور سہراہ ایلچوں کے ہتھارے کش اور تحفے نذر کئی میں ان اور سپر جزیرہ معین کر دیا اور ایلچوں نے حارنا چار جزیرہ قبول کر کے عہد بیان کر دیا کر لیا میں نے ان کو اسے منزل سے خلعت اور گھوڑے دیکر رخصت کر دیا ہر وہاں سے سواریوں کو موضع بلق میں آنا اس منزل میں وہ قاصد جو ام سلیمان جلے کی پاس گئی تھے آئے اوسنی شیخ رمضان کو جو عمدہ امیر قیصر کا عہد قضا اور وزارت پر تھا ایلچی کر کے قاصدوں کے ساتھ بھیجا تھا اوسنے معرفت امرا کے ملاقات کے مقصود اوسکے رسالت کا یہ تھا کہ چونکہ امیر نے میری باپ کے حق میں غفور فرمایا ہے اور وہ اپنے جان و مال سے مامون ہو کر دربار میں حاضر ہوتا ہے یہ حال موجب میرے امیدوار ہے اب میں ادبے غلام امیر کا ہوں جو حق اور جس حکم ارشاد ہوئے سب کے بل حاضر ہوں اور شکست لائیں کار جانور اور تازیے گھوڑے اور اور تحفے ایلچوں نے پیش کیے میں نے ایلچی کو یہ جواب دیا کہ جو تقدیر میں تھا وہ ہوا اب صلاح اوس سے جی میں بہہ رہی کہ بل دغدغہ حضور میں پلا آوے جو عنایات اوس کے باب کی حق میں ہوئی ہیں اوس سے زیادہ اوس کے حق میں ہو گئے اور ایسے پورے ہو گئے کہ عالم حشر میں جو چاہے اور شیخ رمضان کو خلعت فاخرہ اور کر اور کلاہ

مشہور دانوں کو جسٹلا اور انعام نقد و خیش بکاس کے خاص و عام کو عطا ہوا آخر روز ۸۰۱  
 الیدرم بائیریا اپنے مکان کو رخصت ہوا اور اگلے دن میں نے وہاں یہ تقریر ایچ کی  
 طرف کو چ کیا اور اٹھارہ بیہ میں نے مولانا بدر الدین اپنے شیخ شمس الدین خیر  
 حور سے کو برسہ رسالت والے مہر کی پاس پہنچا اس پیغام سے کہ قید میں سنا ہوا  
 کہ ملک روم کے تہوڑے یہ دولت میں توفیق الہی سے ہمارے تصرف میں آئی اور  
 الیدرم بائیریا موزن و فرزند گرفتار ہوا اب تک قید ہے اور خطابہ اور سکہ میرے  
 نام کا جاری ہوا اب یہ ارادہ ہے کہ مصر ایشام میں پہنچ جاؤں اور سکہ میری نام کا رواج پائی اور ان کو  
 قیدی غیرت حضور میں روانہ کرواؤں اگر ان احکام سے مخالفت ہوتا ہے تو یقیناً امور کرو  
 کہ ملک روم سے مراجعت کر کے لشکر مصر اور شام کو متوجہ ہو گا میرے لیے کیا  
 تھا جواب دیکھو گے اور کئے فتنہ سے لکھو اگر واسطے دو لکھ روپے اور اس کو  
 کے بدست قاصدوں کے مولانا بدر الدین کے ماتھے پیور ہے جب مولانا بدر الدین  
 جمعہ کے دن پانچویں تاریخ ماہ ربیع الاول ۸۵۸ھ سنو یا پنج سو چوبیس کی کہ سال چوتھی  
 جلو ہے اور اذہر وان میرے عمر کا تھا مہر کو فرخ سیر کے پاس روانہ ہوا میں  
 نے مولانا عمر کو اپنے ساتھ کیا تاکہ شہر عبدالید تک جا کر مولانا بدر الدین کو کشتے  
 میں روانہ کرے تاکہ اسکندریہ میں جا اتریں اور آپ حضور میں جلا آویں  
 اس سرحد میں وہ قاصد جنکو میں نے کوتاہ سے قسطنطنیہ کو جسکو استنبول کہتے ہیں  
 ناکور فرنگے وائیکے والی کے پاس بھیجے تھے اور دو اور قاصد ام سلیمان جلیہ پر  
 قیصر کے پاس جہنم ہاگ کہ حصار اسرہ قیہ میں جسکو اسکے باپ نے استنبول  
 کے مقابلہ میں بنایا تھا جا کر اس حصار کا نام کرنل حصار رکھا تھا بھیجے تھے  
 ناکور کو یہ پیغام دیا تھا کہ جزیرہ اور خراج سال بساں لاؤ توقف خزانہ میں بھیجا

## تورک

۸۰ تیار کرائے اور ارادہ اور امیر زادہ کو اسیادات اور شاخ اور علما اور شعرا  
 کو اس مجلس میں بلایا اور گانے بجانے والے یہی حاضر کیے بعد ترتیب مجلس کے میں نے  
 تحت سلطنت پر جلو س کیا اور ایلدرم بایزید کو اس مجلس میں بلا کر یہ ارادہ کیا  
 کہ بیٹے اب شمشیر کے جوہر و زخوگ کیے اویسے چکے تھے ہر بانی کے شربت سی شیرین کرد  
 یعنی تمام مالک روم کے جوہار یہ تصرف میں آئے ہیں اسکو عنایت کر کے سلطنت  
 روم کے پہرہ اسکو مفوض کروں پہر میں اسکو دیکھتی ہے استقبال کر کے تعلق ہوا  
 اور انواع تطفہ سے اسکو مزاج پوچھا کہ مسند پر بیٹھا لیا اور نہایت شکفتے سے  
 اس کے طبیعت کے کردار و دور کردے پہر میں نے ایلدرم بایزید سے کہا کہ میں  
 اصل سلطنت سے نکلنا ہے اور اشاعت احسان کا ہے اور جمع کرنا مال اور  
 خزانہ دنیویہ اور کرکث فوج کے مقصود نہیں اور اب کہ تمام مالک روم توفیقاً  
 ابی سے میرے تصرف میں آئی ہے اور تو میری قید میں گرفتار ہوا دل خوش کہہ  
 کہ میں نے تیری جان بخشے کر کے قید سے خلاص کیا اور تمام مالک روم مجھ کو بخیر سلطنت  
 دیا ہے بدستور سابق مجھ کو عنایت کے قصیر مراہمہ الطاف دیکھ کر اطاعت اور  
 فروتنی بجالایا اور دعا اور ثنا کر کے کہنے لگا کہ میں نے جیسے مردی اور بہت اور  
 سخاوت تیری سے سنی ہے الحمد للہ کہ اسی انکھون دیکھی کہ جنگ رزم میں وہ  
 ۴ اور بزم میں یہ کہ تو نے بشیاعت زبان تیغ سے ملک لے اور تیغ زبان سے  
 ملک اور جان بخش دیے اور بعد اس گفت و شنود کے کمینفات اور معجزات  
 مباح اور حلومات اور شیرہ شربت اور میوے خشک اور تر موجود ہوئے  
 اور مطربوں نے گانا بجانا شروع کیا وہ مجلس تھے کہ آسمان نے باوجود بڑا  
 انکھون کے ایسا حبش نہیں دیکھا تھا اور دسترخوان سے لشکریوں اور

امیر محمد قرامانی کو جو بارہ برس سے قیصر کے قید میں تھا اور قیصر اس کے ملک پر  
تفلیس تصرف ہو گیا تھا برسایہ حضور میں لایا دینے ملازمت کر کے اندام شکستہ  
حال بیان کیا بجک اور سپر جم آیا کہ وہ بارہ برس قید میں رہا اور اپنے ملک  
سے پریشان ہوا میں نے اسکو خوش کر کے خلعت خاص اور کلاہ اور کمر زرعطا  
کیا اور ولایت قرامان اور قوتیہ اور آق سدا اور لازمدہ اور علانیہ اور انطا  
مہ مضافات امیر محمد قرامانی کو جاگیر میں عنایت کیا جب ایک مہینہ مر غدار کوتاہ  
میں عیش میں تمام ہو گیا وہاں سی میں نے سیفوریع کی طرف کوچ کیا رستہ میں امیر  
محمد سلطان اور امیر زادہ ابابکر جو امیر شمس الدین پسر امیر عباس کو بہر میں چھوڑ  
کر ملازمت کو آتے تھے بساط بوس ہوئے اور امیر جہانگیر اور امیر صوبہ بک بہادر  
یہ کہ ہمراہ امیر زادوں کے تھے ملازمت حاصل کیے اور امیر زادوں اور امیرانہ  
مشکس نذر کیے اور اس عرصہ میں صائن تیمور اور اس کے بھائی مراد سی تقصیر  
صادر ہوئے تھیں میں واسطے دفع فساد کی اسکو قتل کیا اور ان کے بی بیہانوں کی  
لٹی بے جہانی ہون سے حکم قتل کا دیا پیرامنا راہ سے امیر زادہ محمد سلطان اور  
امیر زادہ ابابکر اور امیرانہ ہمراہے کو رخصت مراجعت کے دیے تاکہ برسا میں آج  
بہر میں چلے جائیں اور میں آپ کو تنے سے جو رستہ میں تھا گذر کر ایک حاجی سرب  
میں جہان چشمہ جاریے تھے ڈیرہ کیا چونکہ وہ جگہ نہایت دلپسند تھے وہاں ایک  
مقام بلند میں خیمہ اور خرگاہ برپا کر اگر مجلس آراستہ کے

ذکر مجلس کا جو ساتھہ الیدرم بائزید کی منعقد ہو

جسے اور خرگاہ اور فرش فروش آراستہ ہو گیا میں نے باورچوں سے جو  
برجگہ کے خدمت میں حاضر تھے آتش اور طعام اور حلویات اور شیرینی اور

## توزک

۷۹۱ موافق شریعت کے امیر زادہ ایا کو یہ کر دیا اور اسے منزل میں خبر امیر زادہ سلطان حسین اور امیر زادہ اسکندر اور امیر سلطان شاہ کے حکوم میں نے طرف دست چپ کی آن شہر اور قراحصار کو بھیجا یہ خبر آئے کہ اوہوئے الیغار کر کے پہلے تو اہل کنگ ترکا کو تاراج کیا اور وہاں سے آگے جا کر آن شہر اور قراحصار کو مسخر کیا اور واسطے حفاظت کے ہر شہر میں داروغہ تعین کیا اور جرکس سوچے کو آن شہر میں داروغہ کیا اور وہاں کے تمام شہر اور قصبوں سے خراج تحصیل کر کے نوائے اوس ملک کے اور چھریلے اور قوم شہید کو تاراج کیا اور لشکروں کو اسب اور گوسنداسی ماہ آئے ہیں جنکا رکھنا اور بچلدا دشوار ہے اور شہر مانہ آوارق سرا اور قوتہ بھی مسخر کیا اور امیر سلطان شاہ نے قوتہ میں توقف کر کے خراج ان شہروں سے تحصیل کیا اور تمام مال اسباب زر نقد جو ابراخاس گذر مر ضبط کر کے حضور میں روانہ کیا ہے اور سید خواجہ سیر شیخ گجا در حکوم میں نے لطف ملک اہل اور الدین کے بھیجا تھا اوس ولایت کو تمام تاراج کر کے امیر زادہ کے چلا آیا یہ خبر فتح کے سنکر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور اسے منزل کو مارہ میں شیخ نور الدین تمام مال ذخیرہ خزانہ نقد جس ایدرم بائید کا صامت اور مناطق خوب ضبط کر کے ملاز میں آیا اور قطار قطار اونکے مشن کی اور زرین و فرزند قیصر روم کی اور نوڈیاں کاتے بجائے ساتھ لایا میں نے قیصر روم کے بیوہ بے سستیہ مایے کو حوالہ اس فرنگ کے دختر ہے پیراہ اور دختر و فرزند اور متعلق نوڈیوں کے بہت الدرا بائید کے پاس بھیجا اور سستیہ کو جو کئے برس میں سی اوس کی گہر میں کا رہتے مسلمان کر آیا اور شیخ شمس الدین محمد حررے نے جو کبراہ لایا تھا ہمے ملاقات کیا کہ وہ شیخ بڑا عالم با علم تھا یہ اوس کا بہت اعزاز اور رعایت کی اور



یہی اور امیر زادہ ابابکر نے ایک سفارہ دست آق سلطان کے حضور میں پہنچا دیا۔  
 تھا جب پہلے نزدیک آئے درمیان برسا اور کوہ تاج کے چوہدران دو تین منزل سے  
 زیادہ نہیں لیکن چار کوس تک نہایت گنجان جنگل ہے جس میں بار اور مور کا بے گنہ  
 دشوار ہو فوج سبھی اس قوم چٹان کے ہمارے لشکر کے خوف سے اور جنگل  
 میں تپے اٹھی امیر زادہ دیکھ کر کہ کوئے یہاں ہی یا نہیں اس میں ہمیشہ میں داخل ہوئے  
 ناگاہ مخالف نے ہر ایک طرف سے اون پر تیر باران شروع کیا یہ تھوڑی سی گول  
 چران ہوئے اور حق اون کے طرف ہے کہ ایسی جایں تنگ میں اونکو چار طرف سے  
 گھیر لیا تھا لیکن اونہو نے بے تیردکان سے نہایت مردانگی کے خصوصاً مگر قرینے  
 یورے اور ابراہیم احمد اور فخر الدین اور محمد قلندر اور خضر نے بہت جانفشانی  
 کی اور سب ایسے لڑے کہ رستم اور مسند یار کو اون کے خدمتگار یہ لائق ہے آخر  
 چاغیوں کو نہایت دیکر سلامت نکل آئے اور چند آدمی زخمی چور ہوئے اور کوہ تاج  
 میں اگر لازمت پائی اور عرصہ میان اور شیش امیر زادہ دیکھ کر پیش کیے اور وہاں  
 خبرین فتوحات کے سنائیں اور اسے منزل میں تفصیل الیہ دم بایرید کے خزانہ اور مال  
 اسباب کے جسکو امیر شیخ نور الدین نے برسا میں ضبط کیا تھا ہر دست شمس الدین الیہ  
 کی حضور میں آئے اور اسہی جگہ یہ خبر آئے کہ امیر زادہ محمد سلطان ولایت فحالیہ  
 میں فتحیاب ہو کر برسا میں آگیا اور امیر زادہ ابابکر اونک وغیرہ میں غنیمت بے شمار  
 لیکر امیر زادہ محمد سلطان کے خدمت میں حاضر ہوا اور امیر سوچاک بہادر بھی اصل  
 بحر میں موغنایم بقیاس کے اولیہ آلا اور سب نے متفق کو چ کر کے نیک شہر کے  
 رنڈار میں کہ جہاں چرائے جا نور دیکھتے تھے مقام کیا میں یہاں سے  
 محمد سلطان کو یہ لکھا کہ نکاح دختر قصیر دم کا جو برسا میں اسیر ہوئے ہے

## تورک

۶۹۴۔ یکے اور بعد تاراج اور اسیر کر نیے عمارت شہر برسا کے جو لکڑے کی رنگ روغن کی ہوئے تھے پہونک دیے پہرا میرزا دہ محمد سلطان بخاطر جمع ساحل دریا کی طرف روانہ ہوا اور امیرزادہ ابابکر کو دس ہزار سواروں سے دست راست کی طرف اونیک کو روانہ کیا اور اونیک روم کا بڑا شہر ہے اور آب ہوا دہان کی نہایت خوش اور قلعہ دہ لنگا پتر کا تراشا ہوا نہایت استوار سامنی ایک درواہ کے تالاب دو دن کے رستہ کا دور اور پانی اوسکا خوب شیریں اور بہہ بہر نزدیک فارا اسکندریہ گذار غلطہ اور استبول کے پیے اور امیر سوخا ہوا اور کومو لشکر دست چپ ہرکان بندہ اور دریا کنار کی طرف روانہ کیا اس فوج نے اوس نواحے کو دریا تک تاراج کر کے بہت غنیمت پیدا کیے اور امیرزادہ ابابکر نے اونیک کو فارت کر کے ساحل بحر تک تاخت کیے اور جہنی مقابلہ کیا اوسکو قتل کیا اور ام سلیان جلے بیات قیصر کا اوس سر زمین میں تھا اوسنے لشکر خاغان اور روم کا جمع کیا تھا لیکن از بسکہ جنگ کلان کے دن صدر میرے بہادر و نکا دیکھ کر اب تک نہیں بھولا تھا لاچار و مانسے بے بہاگ گیا زندگی غنیمت جا کر کشتے پر کو جزا میں گیا پھر دہانسیے اسر لقمہ کو چلا گیا اور اوس کے زن و فرزند اسیر ہوئے اور شہر اونیک سے شہر نیکی تک تاخت کر کے تمام دشمنوں کو ہرک کر دیا امیرزادہ ابابکر نے خزان فتوحات کے امیرزادہ محمد سلطان کو بھی اور امیرزادہ محمد سلطان نے خبر فتح اونیک کے اور مسخر ہونا اوس ملک کا ساحل بحر تک اور بہاگنا ام سلیان جلے کا اور اوس کے اہل کرم کا اسیر ہونا منزل مرغزار خاچاں سے ہمراہ سو سواروں جرار کے حضور میں روانہ کیے انکے تاراج اور ف سے امیرزادہ کے ماتہ آیا تھا وہ اور اور تجھے بے ادہی کی تہا

۹۵ سوار یہ کانہین تھا اوس کی پاس گاہ گھوڑوں کا اور اونٹ اسباب کے لدی ہوئے  
 بن اور امیر زادہ محمد سلطان کے یہ خبر آئی کہ جب وہ چیس ہزار سواروں ہی  
 برسا اور انکو یہ کہی طرف چلا تو اس سرعت سے چلا گیا کہ قریب ہزار سواروں میں  
 سی اس کی ساتھ چار ہزار سوار رہ گئے اور ام سلیان علی پسر قیصر کا جو میرا  
 جنگ سے بھاگ گیا تھا امیر زادہ محمد سلطان سے پہلے برسا میں جا پہنچا اور خزانہ  
 اور جو اس پر آپ کے جتنی لے سکا لیکر اوسے دن نکل گیا اور بعض دن کی منزل  
 مع عیال و اطفال کچھ کچھ مال لیکر بعض کوستان کشیش میں جبکہ دامن میں برسا  
 آباد ہے چلے گئی اور بعض ساحل دریا کی طرف روانہ ہوئیے اور افواج قاہرہ  
 نے جا کر اونکو تمام غارت کیا اور اونہیں یہ شیخ شمس الدین حریری کے کو مع اور  
 روساؤ کے جیسے سید محمد بخاریے اور مولانا شمس الدین قنادے کو کر برسا  
 میں شیخ نور الدین کے پاس لائے اور میوے اور مٹی الودیم نزدیک شہر میں کنبے  
 گہر میں روپوش تھے اور ایک دختر سلطان احمد جلاہیر کے جسکو قیصر نے اپنی بیٹی  
 مصطفیٰ سے منسوب کیا تھا اور اوس کی الحرم جتنی شہر برسا میں تھے تمام اسیر ہو  
 اور قراویہ میں جو برسا میں تھا جب میں قیصر یہ میں آیا تو وہ برسا سے حکم کی طرف  
 بھاگ گیا جب تک گاہ روم کے امیر زادہ محمد سلطان نے مسخر کے تو حکم کی موافق  
 شیخ نور الدین نے خرید اور مال اور نقایس اور متاع اور اجناس اور  
 ظروف طلائیے اور نقریے اور مرصع آلات اور زر جو اس کے غریبے کی اور  
 تمام اسباب اور کو کہ بادشاہ قیصر کا تصرف میں آیا اور نشتہ میری دختر  
 کے خواجہ علی حسن الدین اور خواجہ نوینے اوس کے تفصیل اور مجاہد میں  
 پہلے اور نشتہ کے مشغول ہوئی اور تمام متاع اوس شہر کے لشکر نے تاراج

## توزک

۷۹۴ سورے حصار کے طرف روانہ ہو کر چھ روز زمین و آسمان ہنسا اور اوس قلعہ کو دیکھ  
بہال کے وطن مقام کیا اور آسمان پر امیر زادہ شانہ رخ کو دس تین لشکر کے دیکر  
کول حصار اور استانبول کے طرف واسطے لشکر کے تعین کیا  
ذکر حضرت صاحبقران کے آسکا شہر کوتاہہ  
مین اور ایک ہنسی تک و مان عیش کر سکا

اور مین سورے حصار سی تیسرے دن شہر کوتاہہ مین آیا اوس کے گرد درختا  
اور جنگل خوش آب و ہوا اور باغ میوہ دار ہول پہلوارے ہی پر دیکھی و شہر  
بہت پسند آیا ایک ہنسی تک و مان مقام کیا اور دیکھ لگو گنگو امین دیکر اوس سے  
خراج لیا بقیاس مال تیمورتاس حاکم کوتاہہ کا جمع کیا ہوا تہہ لگا اور اس منزل  
سے سلطان محمود خان اور امیر شاہ ملک اور عبدالکریم پسر حاجے سیف الدین  
کو اور امرا لشکر سے عبدی خواجہ اور برادر شیخ علی سیلایے اور شیخ حاجی سلار  
وغیرہ امرا کو ہمراہ فوج کے کراہہ اور خواجہ ایٹے اور مشتتا پر تعین کیا اور  
جب میرے امرا اور لشکر تمام ملک روم کو کنار دریا سے مغرب تک منہ کر چکی  
اور قیصر روم سے فرزند اور امرا و بزرگ کے مفید تھا مین نے خدا کا بہت  
شکر کیا اور اوس سرزمین مین ہر روز جشن کرتا رہا اور امرا بہ تمام جمع ہو کر عیش  
کرتے تھے اور مین اہل بھلے کو انعام بقیاس زر و جواہر خلعت کلاہ کر زر و ریش  
شمشیر سپر ترکش برصع سامان طلائیے دیتا تھا اور جو زر نقد تیمورتاس کا  
تہہ آیا تھا وہ سب درگاہ مین منگا کر لشکر پر تقسیم کر دیا اوس وقت اطرا  
سی اچھی خبر مین امرا کے جو مالک روم مین واسطے تاخت کے گئے تھے اُن  
کہ ہر یک فوج نے ہر یک ولایت مین سے اتنے غنیمت پیدا کیے تھے کہ جبکہ پاس گھڑا

ذکر ان فوج قاہرہ کی تعینالی کا مالک روم  
 اور شہر دہلی کو مرست جلد خوشی سپ قاصدوں کی روانہ تھی

ذکر ان فوج قاہرہ کی تعینالی کا مالک روم  
 کے اطراف پر

اسی مجلس میں امیرزادہ محمد سلطان کو مقام برسا پر کہ پامی تخت بادشاہ  
 روم کا تھا تعین کیا اور امیرزادہ ابابکر اور امیر جہاں شاہ اور امیر مسوچک  
 بہادر اور امیر شیخ نور الدین اور بیگی اور امرا و توکمانات کو اوس کی ہمراہ  
 کر کے حکم دیا کہ امیر شیخ نور الدین اموال اور خزان اور دفائن اور اور اجناس  
 اور اسباب قیصر روم کا جو برسا میں ہے ضبط کرے اور امیرزادہ محمد سلطان  
 برسا کو منسحب کر کے کنارہ دریاء اسر قیہ تک جسکو غار اسکندریہ کہتے ہیں تخت  
 کرے اور جیسی امیرزادہ سلطان حسین اور امیرزادہ اسکندر اور امیر سلیمان  
 اور رستم پر امیر طغی بونغا اور سید خواجہ رشید علی بہادر اور میر علی اسد و زو غہ  
 امرا و لشکر کو قونیہ اور آق شہر اور قرا حصار اور علائقہ اور عدالیہ کے طرف جو  
 بڑے شہر روم کے ہیں واسطے غارت کیے روانہ کیا اور اسے مجلس میں امیرزادہ  
 خلیل سلطان کو مولد شکر واسطے حفاظت سرحد ترکستان کے تعین کیا اور امیر  
 مبشر بہادر اور دولت تیمور تواجے کو اوس کے ہمراہ کر دیا تاکہ دار السلطنت  
 شمر قد کے رستہ سے جاوے اور چونکہ ان دنوں یہ خبر آئی تھی کہ امیر بونغا  
 حاکم ہرات کا مرگیا میں نے مضرب کو اوس کے جگہ ہرات کے حکومت پر  
 سر بلند کر کے امر کیا کہ امیرزادہ خلیل سلطان کے خدمت میں خراسان  
 جا کر ہرات میں توقف کرنا اور میں امر اور کو پرک طرف روانہ کر کے انکو روکے

۷۹۲ ہجری میں ملا عبداللہ تپالی وغیرہ سمجھنے کو حکم دیا کہ قیصر روم کے پاس جایا کریں  
 حسین میر لاس اور بایزید خیماسی کو واسطے محافطت الیڈرم بایزید کے تعینات کر دیا  
 اور ہر کارہ کو واسطے تالاش فرزند ان قیصر روم کے گئے تھے مرسے کو ڈھونڈ کر  
 لائے مین نے اس کو انعام دیکر اور خلعت خاص پہنا کر اوس کے باپ کی پاس بھیج  
 دیا اور طعام و شراب اور شیریں اور میوے واسطے قیصر کے ہر روز کے لئی موجود  
 کئی اور طبوس خاص علیحدہ اوس کے واسطے بھیجا اور اوس منزل سے کوچ کر کے  
 انکوریہ کے مرغزار میں ڈیرہ کیا یعقوب انکوریہ کے قلعہ دار نے گہرا کر قلعہ کو حوالہ  
 کیا مین نے یعقوب کو علی سلطان تو اپنے کی حوالہ کیا اور تمام اسباب قلعہ کا  
 سرکار میں ضبط کیا اور اہل انکوریہ کو کہ مطیع ہوئے تھے امن دیکر خراج اونس

تھیل کیا

ذکر مجلس کا کہ بعد فتح اور گرفتاری قیصر روم

کے انکوریہ میں منعقد ہوئے

بعد فراغ تسخیر روم اور بے شکست لشکر روم اور گرفتاری الیڈرم بایزید  
 انکوریہ کی منزل میں مجلس بادشاہانہ منعقد کر کے امراء کو بلایا اور شیرہ اور  
 شربت سے فارغ ہو کر بلا شمس الدین وغیرہ منشیوں سے فتحائے مشرق و جنوب  
 فتح اور فیروزی کے لکھوا کر مالک محروسہ کو روانہ کیے ایک فتحائے سلطانی  
 میں الحرم سرائے پاس بھیجا اور ایک دار السلطنت سمرقند کو امیر زادہ  
 عرشچ کے پاس اور ایک کابل اور زابل قندھار ہندوستان امیر زادہ  
 نیر محمد چانگیر کے پاس اور ایک فارس کو امیر زادہ رستم کے پاس اور  
 آئینے ہے اور مالک ترکستان کا شہر قن بدخشان خراسان خوارزم

تیمور کے

۱۹۱

ہر تو نے دیکھا سو دیکھا اور اگر کاشیکے تو محبت کے طور پر یہ دو تین امر پہنچا دیا  
یا تو میں لحاظ غمرا کے جو تو کفار و زنگ پر کرتا ہے اپنی ہاک محرومہ کو حلاجانا  
ہر طور کے انداد و شکر اور حال سے حسب احتیاج عمل میں آئی بہر حال اگر سوا لہیر  
میں تو خیال کرو کہ میرا اور میرے لشکر کا کیا حال ہوتا اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے ہر  
گرفتار کر کے سبکدوش کیا ہے تو میں نے اس شکر اند میں تمہاری نصیر بھان  
کے اور میری دلہن تمہاری طرف سے کچھ بڑے نہیں ہی جب الیدرم بائزید نے میرا  
بہر باقی شفقت کیے سنیں تو دل کا وہ سچا موقع کرتے خیالت سے معذرت ظاہر  
کرنے لگا کہ میں نے سدا بہر کیا کہ مجھے بادشاہ دہلی شہرت کا کہا نا ا اور اس  
ناندیشی سے گذر اسو گذر اب تلاش بادشاہ سے سی کہ ہماری حال پر ہوتی ہے  
اسن پایا کہ میں اور میرے اولاد زندگے بہر مطیع رہیں ہر میں نے اسکو دوبارہ  
کہا کہ خاطر جمع رکھ کر میں نے تمکو اور تمہاری لہو کو کو امن دیا اور تمکو تیری سلطنت  
یہ اور ہ نہیں کرو لگا پر میں نے خلعت خاص منگا کر اسکو پہنا دیا جب نصیر  
روم کا وہم جا رہا تب اوسنے میرے ہی دعا اور ثنا کر کے یہ اٹھاس کیا کہ مو  
اور عیسیٰ اور مصطفیٰ میرے بیٹے اسی گرا یہ میں شریک مریے طبیعت اذکی  
طرف نہایت متعلق ہے اسید کہ امیراں کو آکر وہ زندہ یا کہ میں گرفتار ہوں تو  
میرے پاس بلوا دینا میرے نہایت عنایت ہو وی گئے میں نے تر ت ہر کار  
واسطے تلاش فرزدان قیصر روم کے روانہ کیے اور اثناء اس گھٹو میں میں  
نی الیدرم بائزید یہ یہ کہا کہ میرے پاس ایک منجم ہے اوسنے یہ ہی حکم بیان کیا  
تھا اور چونکہ میں نے الیدرم بائزید سے واسطے مکان علیحدہ خیمہ اور خرگاہ تیار  
کرا رہا تھا اوسنے اپنی مکان کو رخصت ہوتے ہوئی کہا کہ منجم کو میرے پاس

۵۵۰ نمکنا اور اس تعاقب میں بے رویے بہت چل ہوئے اور بہت پیاسی رہ گئے اسلئے کہ ہوا  
 نہایت گرم اور جس جگہ روپیوں کا لشکر تھا وہاں پانی کی بابت ہر حال جب یہ فتح  
 عظیم جمیع کے دن انیسویں ماہ ذی الحجہ ۱۰۸۹ھ میں جو چار بجے کے میں محکو حاصل ہوئے  
 میں نے اوس پشتہ پر چہان الیورم بایزید کو ہاتھ گھڑیے سے اور تر کو سجدہ شکر  
 کا ادا کیا اور تمام سرداروں نے جمع ہو کر اس فتح کے مبارک دمی میں لی ہے  
 سب کو سینہ سے لگا کر آفرین کے پر میدان جنگ سے مکان کو متوجہ ہو کر خوش و  
 خورم بارگاہ میں داخل ہوا اور تمام امرا و قاریوں سے کہول کرائے اپنے  
 جگہ قائم ہوئے اور میں نے جس جس کے مردانے دیکھی تھے وہ مذکور کرتے اوسکو  
 خوش کیا عتار کے وقت خبر آئی کہ جو امرا واسطے تعاقب الیورم بایزید  
 کے گئے تھے اوس میں سے سلطان محمد خان الیورم بایزید کو گرفتار کیے لانا ہی  
 میں نے دوبارہ سجدہ شکر کا کیا کیونکہ میرا دشمن تو میرے یہاں گرفتار اور میں  
 فتح مند ہوا اس بعد میں الیورم بایزید کو درگاہ میں لائے میں نے اوس کے ہاتھ  
 کھلوادیے اور امراوینے باہر جا کر اوس سے ملاقات کیے اور اعزاز و اکرام  
 سی حضور میں لائے جب رو برد آیا میں بے ادبہ کہ بغلگر ہوا اور ہاتھ پکڑ کر اوس  
 کو بند پر ٹھہرایا اور نہایت نرمے اور مدارات سے باتیں کرنے لگا کہ اگرچہ نام  
 نیک و بد تقدیرا ہے سی ہے لیکن اب جو تکوین آئی ہے یہ آپ کے اعمال کے سزا  
 ہے کیونکہ تم نے اپنے جان اور مال کا ریسے بے فکر ہو کر پیغام اپنے حدسی زیادہ پہنچ  
 اور ہم نے جو دوستی کی راہ سی واسطے رخصت فرزند ان طہرین اور حوالہ  
 کرنے تلوکاج اور قرابوسف ترکان کے تم سے اتنا س کیا تو تم نے اس اسیر  
 میں بے استاد گئے کہ اور جو اب معلوم ہے تم سے ہیکر محکو اس سمت پر متوجہ



تیمور کے  
اور ایسی جنگ عظیم واقع ہوئی کہ محاربہ برستم اور اسفندیار کا نظروں میں خیر  
رہنبر و کنجد و اورانزا سیاب کے اس نبرد کے سامنے بی تو قرا اور میدان  
دو لہان اور لاش کی پتے لگ گئی اور امیر زادہ محمد سلطان کے فوج بی جے  
کے زو میو کو ہنگایا اور فوج دست راست کو ہنگا کر جس پتہ پر مخالف تھے  
پہنچے ہوئے اس میں الیدرم بانیذ امیر زادہ کے لشکر کا علم دیکھ کر اون کے دفع کو  
وجہ ہوا اور آتے ہے اون کو ہنگا کر اس پتہ پر گہرا ہوا اور ادھر ادھر انہی فوج  
کے اور منہزم دیکھ کر خوف کھایا اور الیدرم بانیذ کو پتہ پر دیکھ کر افواج پر  
پہنچے ہوئے اس کے پاس جمع ہو گئے مین نے علم الیدرم بانیذ کا اوس  
پتہ پر دیکھ کر جانا کہ سپاہ پر آگندہ جمع ہوئے ہے اور میں ہمراہ امیر زادہ شاہ رخ  
کے جو اس وقت میرے پاس تھا الیدرم بانیذ کی طرف متوجہ ہوا اور میرا علم  
ہا امیر زادہ میرا شاہ ہمراہ امرا و دست راست کی اور امیر زادہ سلطان حسین  
امیر سلطانہ دست چپ کی طرف میری ساتھ ہوئے اور تمام لشکر میرا جو  
اوس وقت میدان جنگ میں پھیل رہا تھا اوس پتہ کی طرف روانہ ہوا جاتی ہی لشکر  
الیدرم بانیذ کا گہرا کیا لشکر روم لاچار خنک کر کے اپنے سین بکاتے تھے اور قہر  
روم ہزار شقت شام تک اوس پتہ پر قائم رہا چونکہ اون کے شانت آگئے تھے ابھی  
زید نے شرم بھاگنے کے اختیار کر کے زندگے غنیمت جاکر اوس پتہ سے اتر لی  
ہا ہنگا اور ایک طرف تھوڑے فوج دیکھ کر روانہ ہوا اسماہ لی اون کو  
رستہ دیکر دونوں طرف سے تھوڑا کر بعضے ہلاک اور بعضے اسیر کیے چونکہ رات  
ہو گئے تھے الیدرم بانیذ ہزار سخت نیم جان نکل گیا مین نے فوج اوس کی کھا  
رہا کہ وہ نہ کر کے ہوتے تاکیدی کے کہ جب تک الیدرم بانیذ کو گرفتار نہ کرو مگر حاجت

## توزک

۷۸۸ دست چپ کا ہراہ سیاہ کیے تلوار لیکر الیدرم بائیں دیکے فوج دست رہت پر حملہ کر کے ہاتھ  
شیر کر سز کے ریوڑ میں گھس گیا اور رومیوں کو اتنا قتل کیا کہ وہاں خون کا دریا بہہ  
نکلا اور سوقت امیر زادہ محمد سلطان بہادر میرے ہراول نے اجازت حملہ کے مانگی مین لی  
اور سکو حکم دیا کہ واسطے امداد فوج دست چپ امیر زادہ سلطان حسین کی جاوی امیر زادہ  
محمد سلطان حسب الامر قصیر کی فوج دست رہت کی طرف جنگا سردار سپر لاس فرنگے  
تھا تلوار لیکر جنگ میں مشغول ہوا چونکہ شکر فرنگیوں کا بہت اور غالب تھا فریقین میں  
بہت کشش اور کوشش واقع ہوئی اور کئی مرتبہ دونوں کے پانوا و ٹپہ گئے آخر امیر زادہ  
محمد سلطان اور سلطان حسین نے دشمنوں کو مغلوب کیا اور پیادے روم کی اکثر کھوپڑی  
تے آکر بیگئے اور رویے امنی ہلاک ہوئے کہ تمام زمین سرخ ہو گئے اور سپر لاس فرنگے  
فرنگ بہاگ گیا اس وعدہ میں امیر زادہ میر محمد اور امیر زادہ اسکندر سپر ان امیر  
زادہ عمر شیخ اور امیر شاہ ملک نے ہراہ امرا و قول کیے دشمنوں پر حملہ کر کے اکثر دن کو  
قتل کیا اور امیر شیخ نور الدین اور امیر برندق نے بے آگے ٹپہ کر پیادوں کو مارنا شروع  
کیا اور میں ایک بلند پستہ پر کھڑا ہوا یہ جنگ اور جدال دیکھتا تھا جب میں نے یہ  
دیکھا کہ سپاہ روم کے تیر تلوار و حجر گرز نیزہ تبر کے صدمہ سے برہم ہو گئے فوراً تمام  
امرا اور امیر زادہ و نکو بہ حکم دیا کہ سب متفق ہو کر ایک بار گئے دشمن پر حملہ کر کے  
غنیمت کو اٹھالیں جب یہ حکم اونکو پہنچا لشکر دست راست سے امیر عباس سلطان  
سنجر سپر حاجے سیف الدین امیر طہرتن مشہر بہادر عمر سپر تابان بہادر شیر علی  
نے اور فوج دست چپ امیر زادہ شاہ رخ امیر زادہ خلیل سلطان امیر  
رستم سپر طغی بوغا سوچک بہادر علی سلطان اور امرا و قتل نے متفق ہو کر  
ایک بار گئے تیار کر گرائے اپنے مقابل کے فوج پر حملہ اور رویے بے میدان

یہو راجہ

یہو یونس یعقوب یوسف اہل طبری تکریم برہمن ہندوانہ باقیہ باشند سپر ایدہ کونہ  
اگرے سپر طاہر مجریہ تختہ پاشا حق امراء آزمودہ کار کے ہر اولی کیا اور پیار کیا  
صف بہ صف آگئے فوج کی کڑی کٹی جب وہ فوج کو اس اعزاز میں میدان میں لایا اور  
یہ میں بے غایت ایسا برت کر کے جسے اپنی فوج سے آراستہ کر چکا تھا روانہ ہوا  
یہاں تک کہ سپاہ دشمن کے نمودار ہو کر ایک بلند سے پر کڑی ہوئی اور سوقت میں  
اپنی فوج میں جہاں کر ایک بلند نشہ پر گھوڑیسی اس کے دو رکعت پر پڑا اور سحر میں  
اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگے پھر اس کی غایت پر اعتماد کر کے میدان میں اور سپاہ کو حکم  
دیا کہ تکریم پر پڑا اور کوس گھر کہ طرفین میں بچا شرمع ہوا اور وہی شکر کے نشور و فغان  
سوی قیامت پیدا ہو گئے اور سوقت میں یہ امراء اور امیر اور قیادت کے لایا کہ آج مرد  
کا دن ہے خوب مردے اور دلیر ماری کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ میرے غایت کرے اور  
ہر ایک کے فوج میں نہایت جیتے سی اور شکر کر کے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ غیب سے کیا ظاہر کیا  
اور اللہ تعالیٰ کے الطاف میں قوی دل رہنا چاہی جب حکم سب نے سنا تو سب پہلے امیر  
زادہ ابابکر نے جو ہر اول فوج دست راست کا گھوڑا اور ہاتھ اور سرکان لیکر غنیمت  
پر اول دست چپ پر جو سلیمان جلوسے سپر کلان قیصر کا تھا حملہ کیا اور تیرہ مار کر صفین دست  
چپ بچا ہونے پر آگندہ کر دین اور امیر جہاں شاہ اور قرا عثمان نے بے اپنی سپاہ  
لیکر دست راست کی طرف حملہ کر کے روسیوں کا شکرت دست چپ کا قیام پر شان کر دیا  
اور کرشن سپر شہ قیصر کا جو ہر اول تھا اپنے فوج دست راست کو شکستہ اور پریشان  
دیکھ کر صف فوج اونکے کوکھ کو آیا اور حتی اپنے مردانگی کا ادا کیا اور جو ادب  
ہو سکا ہو گیا آخر صف نہ بہادر وں کا دیکھ کر اپنے یقین اونکے مقابلہ کا نہ پالانہ  
جاگ کر صف فوج میدان میں نکل گیا اور امیر زادہ سلطان حسین ہر اول فوج

## توزک

۷۸۶ بہادر عثمان تو اپنے اسکندر بیگ شاہ شاہ سیستان شیرا دل بادشاہ توران  
 اور بعضی اور ابراہام مقرر کیے اور ہرا دل قول کا امیر زادہ محمد سلطان مدد اوس  
 کے فوج کے بھرایا اور امیر زادہ دین بیگ امیر زادہ پر محمد عمر شیخ اور امیر زادہ  
 اسکندر اوسکا بھائیے اور اراؤین بیگ امیر شمس الدین سپہ امیر عباس شاہ  
 ملک الیاس خواجہ سپہ شیخ علی بہادر امان بہادر اور اوراؤم اور تومانات کے  
 امیر زادہ محمد سلطان کے ساتھ کر دیئے اور چالیس تھو سلیج مکمل جدا تیار کی  
 تاکہ وقت ٹرائے کی کسی طرف اگر حاجت ہو دئے پیچیدہ دن اور راتے عینت نہد کے  
 سامنے فوج کے کھڑی کیے اور در عدد ازا در کان دار اور قدر انعام تہیوں  
 پر سوار کیے اسطور میں نے ترتیب فوج کی کیے اور ایلدرم بانیرید ہے اپنی لشکر  
 لے پایا ترتیب میں جو اپنے تمام مالک محمدوسہ جاعان افریج سی جمع کیا تھا  
 مشغول ہوا اور ہر یک فوج کو اوس کے موقع پر کھڑا کیا اور فوج دست  
 راست اور دست چپ اور قول کو اسے کھڑے ہر اول دست راست کا  
 سردار سپہر لاس افریجے برادر زتش کو مقرر کیا اور بیس ہزار سوار اوس  
 کے ساتھ کئی اور بیس ہزار سوار حسب دستور سر تار آہن پوش تھے چنانچہ  
 سوارے انکھوں کے کوئی جگہ ظاہر نہیں تھے اور بند جبہ کے پشت پر جمع کر کے  
 قفل لگا دیا تھا ایسا کہ جب تک قفل تھپے اونیکہ بدن سی تیار جدا نہیں ہوتا  
 تھا اور ہرا دل افواج دست چپ کا اپنے بڑے بیسی سلیان جلیے کو موسر دارا  
 روم کے مقرر کیا اور آپ قول میں قائم ہوا اور تینوں بیٹوں عیسے اور موسے  
 اور مصطفیٰ کو موافق افواج اپنے پس پشت قائم کیا اور محمد حسینے اپنے سپہر شید  
 کو نو بہادر اور کشتے گمیر مشہور تھا مال فوج امشاہن خلیل مراد پاشا سرور

فوج دست راست کا امیر زادہ اباکر اور امیر جہاں شاہ اور قبا عثمان ترکان اور  
 توکل بہادر اور پیر علی شلدوز کو مقرر کیا اور افواج دست چپ کا سردار امیر  
 زادہ شاہ رخ اور امیر زادہ خلیل سلطان کو کیا اور امیر سیلیا شاہ اور امیر دادگا  
 بوند جو دیے اور امیر رستم پیر امیر طیفہ بوغا اور سونچک بہادر اور دولت تیمور کو اتوں  
 کے ساتھ کیا اور امیر زادہ سلطان حسین اور امیر خلیل اور علی سلطان اور توبہ  
 طوے بوغا اور لبر کے کو اوٹکا پیشوا مقرر کیا اور قول میں اپنے ساتھ بہت ارا  
 کلان لیے چنانچہ قول یہ دست راست کو امیر تاس تیمور اور غلان امیر زادہ احمد  
 عمر شیخ شہسوار سرانسی بہادر جلال باور چے ماتوق امیر یوسف مغول حاجے مانا  
 اسکندر پیر بندو بوغا خواجہ علی پیر خواجہ یوسف یزدیے دولت تیمور حسن پیر  
 برات خواجہ محمد قوجین سرانچو احمد اور لیس بہادر قورچے شمس الدین قرا احمد  
 تواجے ارغون ملک پیر محمد بہاؤ الدین بیک ولی الیچکدہ چقماق دولت خواجہ لہر  
 بوغا عبدالصوفی خلیل محمداچے اس تیمور شیخ محمد قرا مان سنجر حسین حسن عمر بیک  
 پیر نگر وزیر جو نعمانیے جہاں شاہ یزدی قوجین احمدیے غب شیر محمد دہلول امیر  
 زریک پیر امیر چاکو برلاس اور بعضے ارا و تزار جات اور صد جات کے تھے  
 اور قول یہ دست چپ کی طرف جلال الاسلام توکل پیر قرا علی بہادر محمد  
 دیہ سونچک جانی بیک یادگار سکرے برس خواجہ محمد خلیل برادر دولت تیمور  
 توراچے شیخ حسین میرک الیچک بہادر پانزہ برادر انور بخشی لقمان تورا  
 سلطان برلاس عبداللہ عبدالکریم پیران حاجے سیف الدین عادل قرا  
 پیر سلیم خیر پیرا مان بہادر جیان ملک پیر ملک قوجین پیر محمد سنجر  
 شیخ ارسلان کشک جالے یوسف برلاس علی پیر عباس سید محمد خواجہ پیر

## توزک

۶۸۳ پانے کو پس پشت کر لیا اور گرد و لشکر کے خندق تیار کرائے اور چوب تختہ کے اڑنا  
اور وان دامن کوہ میں چشتر پانے کا سر راہ غنیم کے تھا اور سوایے اوس کی با  
کیا ب تھا اوسکو میں نے پتھر پٹے سے بند کر دیا اور رات کے وقت سب کو تاکد  
یکے کہ ہوشیار رہیں اور آگ نہ روشن کریں اور شب کو جاگتے رہیں جب آدھی رات  
ہوئے سپاہ تمام آرام سے سو رہے پر بجو نید نہیں آتے تھے میں نے اسوقت اٹھ  
کر وضو کر کے مسجد میں نہایت تضرع اور عجز سے مناجات کی کہ یا اے آج  
تک بچھے جو کار عظیم یا فتح ہوئے ہی وہ خبر میرے عنایت سے ہوئے ہیں میں صرف  
وجود معطل ہوں اگر تیرے عنایت میرے دستگیرے کرے تو مجھے ضعیف سی کیا  
ہو سکتا ہے امید دار ہوں کہ جیسی آج تک اپنی عنایت میرے حال پر رکھے ہے  
آئندہ کو ایسی ہے تیرا فضل میرے حال پر رہی اب میں دشمن پر یاوری طلب  
کرتا ہوں دشمن تو اپنے حشم اور خدم کے بہرہ مند و رہے صبح تک میں دعا اور  
زارے میں مشغول رہا پر صبح کے نماز جماعت سے ادا کر کے تقارہ جنگ کا پایا  
اور امر او کو حکم دیا کہ مسلح ہو کر واسطے جنگ کے خندق سے باہر آویں اور میں  
عنایت اے پر تکیہ کر کے روانہ ہوا

## ذکر فوج کے ترتیب کا

اور ترتیب افواج کے شروع کے سردار فوج دست راست کا امیر زادہ  
میرانشاہ کو مقرر کیا اور امیر شیخ نور الدین اور امیر بندق اور امیر  
قوہین اور امیر مبشر اور امیر طہتن اور حاجے عبداللہ سردار امیر عباس  
اور سلطان سنجر سردار حاجے سیف الدین اور عمر سردار تاج الدین  
کا اور امر او کو ثبانات کے امیر زادہ میرانشاہ کے ہمراہ کر دیئے اور میرانشاہ

جنگ شروع ہو گئے باوجود کہ وہ ہزار تھے اور ہم ساٹھ تھے یہ سردانگے تھے لڑائی ہوئی ۸۴۳  
 چلا آتی تھے یہاں تک کہ افواج امیرزادہ سلطان حسین کی مخالفوں نے دیکھی لڑائی  
 موقوف کرتے ہے چلی گئی مین نے انکو آفرین کیے اور امیرزادہ سلطان حسین  
 آگیا اور امرا اور زیادہ جو آگے گئی ہوئی تھے یہ خبر لائیے کہ مہمیں ہر ایک جگہ  
 کو تھے تیار کر دیئے اور امرا اور انکو رہتگ تاراج کر کی غنیمت میں لائیے مین بھی  
 تین منزل کر کے انکو رہ مین آیا قیصر نے پہلی سنی امرا مین سے یعقوب کو موعہ  
 قلعہ دار سے کی انکو رہ مین بھیجا تھا وہ قلعہ انکو رہ مین کہ نہایت استوار تھا اور  
 خندق پانی سے لبریز سرد جنگی تار اسباب جنگ موجود اس وضع جنگ میں تھا  
 اگلے دن مین نے سوار ہو کر قلعہ کو دیکھا اور سپاہ کو حکم دیا کہ اسکا محاصرہ کرو  
 بہادر وں نے ہر ایک طرف سے ہجوم کر کے جنگ شروع کیے اور پہلی ہی دن لقب  
 لگا کر پانے خندق کا نکال دیا اور چند بہادر وں نے جیسے مقصد بہادر اور توکل  
 اور بے اور شہسوار بہادر اور سہا بہادر اور شیر علی جو کہ پانے کو دلرب تھے  
 پانے اوکے پینکا بے روک لیا اور اہل حصار تنگ ہو گئے قریب تھا کہ قلعہ  
 ہو جاوے اسعرہ مین قراول یہ خبر لائیے کہ قیصر لشکر مور و لے سے زیادہ  
 انکو رہ سے چار کوس کے فاصلہ پر آگیا ہے مین نے حکم دیا کہ اسخیز قلعہ کے  
 کر کے برج سے چلا آو اور کچھ لوگ قلعہ کا محاصرہ نہ کریں

دگر توڑک جنگ کا ایلد رم باہر لگی ہوا تھا اور

حضرت صاحبقران کی منظر ہونیکا اور

قیصر کے گرفتار مینے کا

مین نے فوراً ہمراہ فوج کے کوچ کر کے آدم کو کسی کے فاصلہ پر آگے

## نورنگ

۷۸ شاہک نے آکر حقیقت بیان کی اور سوقت میں نے بزم مشورہ کے مرتبہ کے تمام امراء کو بلا کر بطور مشورہ کے اون سے کہا کہ قیصر اسطرح آتا ہے اور بریری خیال میں دو ماہ میں تمہاری نزدیک جو مناسب ہو وہ کے جاویں ایک یہ کہ واسطی آسائش گھوڑوں سے اسہی جگہ توقف کروں یہاں تک قیصر آجاوے یہاں آ رہا رہا اسٹگی سے جنگ کریں اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کدو دیتا ہے اور دوسرے یہ کہ یہاں سے کوچ کر کے اوس کی ولایت میں جا کر ہر ایک طرف کو فوج بھیج کر تاراج کریں اس میں لشکر کو اذوقہ ماہہ اور لگاؤ بائزید غنیمت ہارے بھی بچے پہریگا اور چونکہ اکثر لشکر مخالف کا پیادہ ہے تمام برہم چلے گا بعد اسکے ہر ایک کچھ کچھ کہنے لگا آخر چھپلی صلاح مقرر ہوئی اور اس منزل سے روانہ ہوا اور امیر زادہ سلطان حسین کو دس ہزار سواروں سے بھی چھڑا کہ اگر لشکر مخالف کا نمودار ہو دیے تو ہکو خبر گیریے امیر برندق اور بستریے اور کئی امراء تشوہات کے انکو رہ کے اطراف پر تعین کیے کہ اگلی جاوین اگر مخالف اسطرح کو آدین تو جلد ہکو خبر کریں اور لشکر میں جتنے پیادہ بھی امیر برندق کے ساتھ کر دیئے اور عبدالرحمن پیادہ دیکھ سوار کو حکم دیا کہ انکو رہ تک دو منزل میں پانی پہنچا دے ان کو آکھ دے ادا کہ پانی تمام لشکر کو کفایت کرے بعد روانے امراء اور پیادہ دیکھ میں بے ادبک عقب پر متوجہ ہوا اس عرصہ میں ایسا س خواجہ وغیرہ ساٹھ سوار کہ واسطی کین کے گئی تھے انہی عرض کیا کہ ہم نے مشابہت جا کر کین کیا صبح کو مخالف لشکر سے باہر آکر مقابل ہو گئے بعد قتل اور کوشش کے انہیں سے دو آدمے ہمارے ماہہ آگے ہم انکو پکڑتے ہے چوکاؤ میں سپا ایک رنجے تھا اوسکا توسر کاٹ کر حضور میں روانہ کیا اور ناگاہ ہجدم ایلدرم بائزید کے بیٹے سی جو ہزار سوار لے ہوئے کین میں تھا مقابل ہو گئے اور



ہنگ کو فاروق میں گھس گئے تھے اور کو قلعہ لگا کر گرفتار کیا اور سزا دے اور چور کو ۷۸۱  
 کہیں ان کے ہونے کا تہن تمام کٹوا کر واسطے نوراک کے جمع کرا لیا سپاہیوں اور اہل  
 اور امیر شیخ نور الدین کو ہوا سپاہ کے واسطے فراوانی کے آگے روانہ کیا اور قریب  
 یہ کوچ کر کے یہ حکم دیا کہ اسید کو سپاہ بیٹہ مسلح اور چوہوش آرمینگی میں لے کر  
 اور انکو رہ کینٹرف متوجہ ہوا قین سترائی تک کنارہ دریا اور بخون کے پناہ  
 چوتھے منزل قراشہ میں ہوئے اس منزل میں قراول یہ خبر دے کہ سپاہ اہل ہند ہا  
 کے نظر آتے ہیں انی حکم دیا کہ سپاہ احتیاط سے چوکس ہے اور آئندہ کو گریشکر  
 کے خندق بسود کر تختہ بند کیا کریں اور مدد قین میں بیٹہ امیر شاہک کو لے کر قریب  
 لب دس کو سپاہ کے ساخت پر روانہ کیا اگر جا کر کسیکو زندہ دستگیر کرے آ  
 شاہک نے قریب لشکر بانیہ کے کہیں لگائے اور قریب جمع کے روہیہ خانہ میں  
 واسطے قراول کی اور ہر کو آئے امیر شاہک نے نکلے تہ جگہ میں کی اور قریب  
 مخالف ہلاک ہوئے الیہ دم بانیہ یہ خبر سنکر کہ حاجت قلیل میں تیور کے لشکر  
 سے یہاں قریب لشکر کی اگر ہر دست برد کے نہایت آشفہ ہوا اور غیرت کو جا کر  
 انہی امرات کو علامت کے اور فوراً قراشہ کینٹرف متوجہ ہوا اور یہ حال آ  
 شاہک نے حضور میں لکھ بھیجا محکو شاہک کے عرضی سے حال جنگ اور اہل  
 بانیہ کا آنا معلوم ہوا میں نے فوراً الیاس خواجہ اور سید خواجہ لہران شیخ  
 بہادر اور صہابین تیور اور مراد بہادر اور اس کے بھائی اور دانہ خواجہ  
 اور امیر حسین قوجین اور سلطان ملک لہر اور خواجہ بہادر کو صعد اور عوار  
 کے جوہر ساتھ ساتھ آرتے واسطے کہیں کے روانہ کیا کہ جب لگنے زندہ آدے  
 مخالف کا تمہارے ہاتھ دستگیر ہووے ہرگز نہ آنا بعد ان کے روانے کے امیر

## توزک

۸۰ بجو بلحاظ اسلام کے خرابے تیرے ملک کے گران آتے ہے اگر تو دوسرے کی راہ سے قراول  
 اور فرزندوں طہرتن کو میرے پاس بھیج دے اور کسی ایک اپنے بیٹے کو میری پاس نہ  
 کرے تاکہ میں اس کے حق میں اپنے فرزندوں سے زیادہ تر تربیت کر دوں اور وہ  
 ہماری شفقت اپنے باپ سے زیادہ دیکھے تو میں ادھر سے مراجعت کر کے مالک محروسہ  
 کو حلا جاتا ہوں اور تیرے جان مال اور تمام مسلمان لشکر کے اسباب محفوظ رہیں بعد  
 روانہ کے اعلیٰو نیکی کسی لازم نے جو اس اطراف سے واقف تھا عرض کیا کہ اس  
 نواح میں ایک قلعہ ہے ماروک نام قوم چٹائیے اس قلعہ میں مسیحی ٹپے ہیں اور استوار  
 قلاؤں اور کثرت جمعیت اور آلات جنگ کے بہرہ منہ مخالفت کرتے ہیں میں نے فوراً میر  
 شیخ نور الدین اور امیر بندق کو معہ فوج واسطیٰ تسخیر قلعہ ماروک کے تعین کیا اور  
 نی جاتے ہیے اطراف سے محاصرہ کر کے تدبیر قلعہ گھرے گئے کی اور سلامت کو چڑھنے  
 پر لیا کر نقب کو آگ دیے کئی جگہ سے برج اور دیوار گر پڑے بہادر فوج کے  
 یکسر پھر ہر قلعہ میں داخل ہوئے اور قتل اور غارت کرنا شروع کیا تمام اہل قلعہ  
 مقتول اور اسباب تمام تاراج ہوا پھر امرا اپنے قلعہ کو دیران کر دیا اور سوقت  
 میں نے سیواس میں یکے رہے والوں سے ملک روم کے رستے دریافت کیے عرض کیا کہ  
 تو قات کارستہ جو سے نزدیک ہی وہ نہایت تنگ ہی اور جنگل بہت اور پائے  
 ہنیں تھا اور ایلدرم بائیرد منہ لشکر گران دریا و قوتات پر موجود ہے اور  
 قراول ہے یہ ہے خبر لائی میں نے ادھر سے پھر کردست چپ کی طرف راستہ تعمیر  
 کا اختیار کیا اور علی سلطان توایچ کو معہ سپاہ کی قیصرہ کو روانہ کیا تاکہ وہاں کی کوئی کوتوال کری  
 اس کو اور کو صدر لشکر کا آوی اور جو اس سے چہ دن میں قیصرہ میں پہنچا قیصرہ کی اشراف تھو فکر استقبال  
 کو آئی اور اس سبب اپنے جان مال ناموس سے محفوظ رہے اور جو لوگ

## تیمور کے

موتام سپاہ خوش پوشاک اور سازسان جنگ کا لیکر گھوڑوں کو گریبان اور ساز پہنا کر نہایت آراستہ اور بھلے سپاہیوں کے جنگل میں قیام ہوئے اور میں نے بارگاہ میں آکر اٹھو کو بلایا اور حکم دیا کہ امیرزادے اور امرا و سوار فوج حسب آرا نہایت آراستہ کیے بارگاہ کے آگے کو نکلیں وہ حسب الاموال جنگ کلاہ زرین بر سر کر زرا و شمشیر و نیزہ و ترکش سپرے ہوئے سائے کو گزرنے لگے اور سردار ہریک فوج کا موافق رسم ترکوں کے گھوڑی سے اتر کر ادب بجالاتا تھا اور گھوڑا نذر کر کے افریں سماتا تھا امیرزادہ و نیچے افواج میں سے فوج امیرزادہ محمد سلطان کے جو ملکیت توران سے تازہ آئے ہوئے نہایت آراستہ کیے گزریا ایسے آراستہ فوج کسے نے نہ دیکھے ہو گئے کیونکہ امیرزادہ محمد سلطان نے اپنی فوج کو قشون قشون کے لیے لباس تیار اور سامان

ایک ایک رنگ کا جیسے سبز یا سرخ یا زرد یا منقش مخصوص کر رکھا تھا اور تمام جوان خوش اسب اور قویے ہیکل اور سازدار تھے جب یہ فوج اس انداز سے گزریے اور امیرزادہ نے ادب بجالا کر اسب تو پچا قے و رمع زرین نذر کیا میں نے بے ادسکو عنایات سے خوشدل کیا اور باتے اور امرا و نیچے اپنی فوج کا آراستہ کیے گزراے اول روز یہ عصر کے وقت تک لشکر آگے بچھے بلا توقف چلا جاتا تھا اور اٹھے الیدرم با نیزہ کے کثرت فوج کے دیکھ کر حیران ہوتے تھے ہر لشکر کے عافریے سے فارغ ہو کر میں نے یہ حکم دیا کہ اٹھو کو سوار کر کے فوج کے آخر حصہ تک لیجاؤ انہوں نے یہ کثرت اور آراستہ دیکھ کر نہایت خوف کہا یا پیرا و بہت فوج اٹھو کو خلعت اور گھوڑا دیکر روانہ کیا اور دوبارہ او کو تاکید کی کہ اپنی آراستہ کہو دیا کہ اب تک بچے کچھ نہیں بگڑا رہا کہ تو کفار و فرنگ پر جہاد کرتا رہتا ہی اسلئے

## توزک

۷ واسطے ملاحظہ قلعہ کاج کے سوار ہو کر ایک دن میں وہاں جا کر سب باہر بہرے ملاحظہ کیا اور چونکہ ازربجان سے نزدیک تھا حفاظت اوس قلعہ کے طہر تن کے لیے مقرر کے اور جو مخاف خوف کی مارے غاروں میں چھپ گئے تھے میں نے امیر شیخ نور الدین اور سلطان علی تو اچی اور دولت تیمور تو اچی کو تعین کیا تاکہ جا کر اذکو مستاصل کریں جب یہ فوج اسی نزدیک ہوئے تو انہوں نے آراستہ فوج کے دیکھ کر لاچار اطاعت اختیار کی اور تعفی اور شکش دیکر جان بچا لے اور میں قلعہ کاج سے کوچ کر کے سیواس میں آیا اس منزل میں باڑو حساسی ایلمجیکدہ جسکو میں نے ہمراہ ایلمچو کے قیصر کے پاس بھیجا تھا آیا اور جواب صواب الیدرم بانیزد کالایا میں نے بھیجا کہ اب تقدیر الہی ملک روم کے خرابی پر جاری ہوئی ہے قیصر کے ایلمچو سی جو میرے پاس آئی ہے میں نے کہا کہ میں نے برجنڈہ چاہا کہ مالک روم میرے لشکر کی عہدہ سے سلامت بچے اور اسہی بے مصلحت کے راہ سی واسطے بھیج دینے فرماؤ سیف اور حوا کہ کرنے قلعہ کاج کے کہا تھا اور کوئی تکلیف ملاحظہ نہیں دی تھے پر قیصر نے ایسی جواب جو طریقہ دیتے سی بعد سے بھیج کر لازم کر دیا کہ میں اوس لشکر کشے کر کے لشہ غرور کا اوتار دوں اور قلعہ کاج کا تو نسبت لکھا ہوں اب انشاء اللہ تعالیٰ فرماؤ سیف کو ہمراہ قیصر کے گرفتار کر دینا اور کسی جانور شکاری اور گھوڑے جو میری واسطے قیصر نے تحفہ بھیجے تھے وہ واپس کر لی اس وقت رخصت کے تاکید کے کہ میرا یہ پیغام قیصر سے کہو دنیا کہ اگر راستی میں فرماؤ گوانے جان ال ملک ناموس کے فدا کرتی تو تم اور تمہارے ملک سب سلامت رہتے اب تمہی ایسا جواب اپنے حد سے بڑھتی بھیجا تو ٹرائے کے واسطے جلد ہوشیار رہنا میں بے لشکر لیکر پہنچا آیا اور اوس کے ایلمچو کو یہ حکم کہ کل یہاں ہماری لشکر کو سیر کر کے پرسون چلے جانا پھر تمام امرا اور امیرزادوں کو حکم دیا کہ وہ ص

## تیموریوں کے

قلعہ کا محاصرہ کیا عراده اور تختی برپا کرتے اور نقب لگانے اور سورج اور  
سلامت کو چہرے شروع کیے پر روزی طرفین سے جنگ مردانہ ہوتے تھے اور محاصرہ  
کو دس دن ہو گئے اس عرصہ میں سپاہ عرہ کار ایک پہنچا کہ پانے اہل ہصار کی قبضہ  
میں سے لے لیا اور شب یازدہم کو امیرزادہ محرم سلطان نے سپاہ کو حکم دیا کہ جس  
طرف ممکن ہو اس پہاڑ کے چوٹی پر جا کر قلعہ سے متصل ہے تیراؤ رنگ سے اہل  
ہصار کو تنگ کر و سپاہ نے شب شب سیرمیان رسیدگی بنا کر اور پہاڑ میں بند کر کے  
چڑھا شروع کیا اس انداز میں یہاں سے جان سے ہاتھ دھو کر مہمانان اور پیر بھی رہا  
تک کہ قلعہ والے خبردار ہو کر دافعت کی واسطے تیراؤ رنگ اور حقے رال سے  
مارنے لگے اس وقت علی شیر بہادر سپہ نخت دولت بہادر کا اور کے جوان اور  
رسمی پر سے گر کر مر گئے اور جو لوگ اوپر چاہیے اونہوں نے صبح دم جنگ شروع کی  
اوپر بہتر مارنے لگے اور نیچے سے تمام سپاہ نے جنگ شروع کیے اور ہر ایک طرف سے  
پہنچتے تھے قلعہ میں مارے شروع کیے اور امیرزادہ بہادر نے خود قلعہ کے تخیل  
مصرف ہو گئے اور کوس اور کور کہ بجا کر جنگ سلطان نے شروع کے امیرزادہ  
ابا کر تمام سپاہ سے پہلے قلعہ تلے پہنچا اور اس کے نوکر کند لگا کر اوپر بھیجے اور علم  
امیرزادہ کا اوپر کھرا کر کے شروع کے باقی سپاہ نے امیرزادہ کا علم اوپر دیکھ  
کر اکیار گئے اطراف سے ہجوم کیا اور ہر ایک جطور بنا اور ہر چہرہ کر قلعہ میں داخل  
ہوا اور قتل اور غارت شروع کیے ایسا قلعہ محکم کے تخیل ہا سال میں ہوا  
نہیں تھے وہ دس روز کے عرصہ میں ایک جنگ سلطان نے سے مفتوح ہوا تمام قلعہ  
والے قتل اور مال اسباب غارت ہوا امیرزادہ محرم سلطان نے یہ سب حال  
دیکھ کر مبارکباد فتح کے لئے کہنے میں نے غیظ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور دعا کی

## توزک

664 سعید و قاسم خلف امیرزادہ سلطان محمد کو سلطانہ کوروانہ کیا اور عنایت الہی پر  
 تکیہ کر کے اونیک بیہ روم کو متوجہ ہوا اور سرزمین ازروم میں جو کہ طہرتن ہے  
 متعلق ہے جا کر ایک مرغدار میں ڈیرہ کیا اور اسمزل سے میں نے امیرزادہ سلطان  
 حسین اور امیرزادہ خلیل سلطان و نحمہ امراء کو واسطی تاخت ولایت عراق  
 اور عرب کے تعین کیا تھا سو وہ غنیمت پیشمار لیکر حاضر ہوئے اور اسہی منزل میں  
 احوال کاج کا جو بہانہ سے نزدیک تھا دریافت کیا معروض ہو کہ قلعہ کاج کا زمین  
 سنگ لاغ پر واقع ہو اسی اور نہایت بلند اور مستحکم اور گرداوس کے خندق بہت  
 چوڑے اور اوس کی پاس ایک درہ ہے نہایت بلند اور پست اور مضبوط لنگ  
 اوس کی تسخیر کسی کی اندیشہ میں نہیں گذریے اور پاس اوس قلعہ کے سرزمین خوش  
 آب و ہوا باغ بہمنیہ دار اور عجوبہ و لکھا بہ ہے کہ ہر سال اول بہار میں  
 تین روز تک متواتر جانور پرندہ چڑیا کے برابر ٹہنی پر بھی ہوئی ہو امین سی زمین پر  
 گرا کرتے ہیں و ان کے لوگ ادھو شکار کر کے کیے مہینی کی خوراک جمع کر لی تی میں اوکو  
 پکڑ پر اوکھار کے نک نکا کر بیوں کر بہ متون میں رکھ چھوڑتے ہیں اور بعد میں دن  
 کے پر پڑھی ہو جاتے ہیں پھر اونکا پکڑنا دشوار ہے جب یہ حال قلعہ کاج کا معلوم  
 ہوا امیرزادہ محمد سلطان لی امینی لئی اجازت تسخیر اوس قلعہ کے چاہی میں فی اوسکو  
 تعین کیا اور امراء و ساتہ کر کے اسباب قلعہ گیر بے کا سراہ کر دیا اور میں دن  
 سی کوچ کر کے ازرنجان غن آیا اور یہاں سے امیرزادہ ابابکر اور امیرزادہ  
 خلیل سلطان اور سلطان حسین اور امیرزادہ اسکندر اور امیر جہانشاہ  
 اور شیخ نور الدین اور امیر برحق کو موافقہ و اجازت قاہرہ امیرزادہ محمد سلطان  
 کے کو مکہ سے قلعہ کاج کا ازرنجان سے سات کو سہا تھا فوراً واپس جاتی ہی

## تنبیہ و نصیحت

تو امن دینا اور زمین تو ان کے تھا است یہ امر انہی پر جو ان کے پاس جا کر پہلے نام لکھا ۶۶۵  
 کہ خبر نہ اختیار کرو کیلئے جنگ کے مصیبت میں پڑتے ہو جب ان کے پاس یہ نام نہ پہنچا تو  
 وہ اس حکام قتلہ اور اماد کے اسباب قلعہ یار کے من مہر و ف اور راہ صدارت کے  
 کہ جنگ پر مستعد ہوئے اور انہوں نے بھی تسخیر کے لئے قلعہ کا محاصرہ کیا اور اہل قلعہ  
 جواب دیے کہ اے شروع کر کے تم میرا قلعہ گھیرنے کی اور محاصرہ کو سار دن ہو  
 اہل صدارت نے بہت واسطے حفاظت قلعہ کے انتہہ پانچویں اور خوب لڑتے آخر  
 تو فوج اپنے ہی پانچویں دن قلعہ پر جو کم کامفتوح ہوا اور اہل صدارت تمام مقتول  
 اور اسیر اور اسباب سب تاراج ہوا اور امر اور قلعہ گرا کر حضور میں تکین  
 سے سر بلند ہوئے اور طے حکم پر جو کم کا جو کہ ہستان میں سرگردان پہتا تھا مال  
 اندیشی کر کے پیشکش درگاہ میں لایا میں نے اس کو امن دیا اور واپس آئیے اونٹ  
 کی طرف متوجہ ہوا تو اسے اونٹ میں جا کر اٹھ گیا جو روم کو گئے تھے بہت انتظار  
 کیا جب وعدہ سے دو مہینہ زیادہ گزر گئے اور اچھوٹے کچھ خبر نہ آئے تو لاچار  
 میں نے امر ایسے کہا کہ سلاطین کو احوالت اور پاکے نرا دہشت ضرور ہے اور  
 کار پسندیدہ ہر ایک شخص میں خصوصاً سلاطین میں جو ہوتا ہے وہ اثر بجانب گاہ  
 میں ہر خدایہ دم بائزید سے اخلاص برتا ہوں اور اس کے اسلام اور اہل دم  
 کے لحاظ سے یہ چاہتا ہوں کہ کسی طور ضرور میرے لشکر سی اور نہ کو نہ آدمی پرا لدر  
 بائزید احوالت سے عاری ہے اس کے ترکا نشین میری اچھوٹ کو رخصت راحت  
 کے غری اور پر ہاش کو تیار ہے اب مجھ کو واسطے حفاظت ناموس سلاطنت کی  
 ضرور ہے کہ اسیر لشکر کشی کروں دیکھو کہ مرخص ہو گیا ہے اور ولایت غنی کیا  
 ہوا ہوتا ہے اور غم روم کے سردار کے تو جان اغا اور امیر ادا

# توزک

۷۷ کیا تھا اطراف البرز کوہ کو تاراج کر کے غنیمت بٹھا لایا اور تمام الحرم کو سلطانیہ کے طرف روانہ کیا اور امیرزادہ انجینگ اور ابراہیم سلطان اور امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اور امیرزادہ انجل اور امیرزادہ بالسغا اور امیرزادہ سیورس وغیرہ فرزندوں کو ہمراہ الحرم کے کر کے ادنیہ بہادر پر دار پنجہ بہادر اور قہلغے کو ساتھ کر دیا جب الحرم سلطانیہ کو چلے گئے تو ان کے واپس کو چ کر کے حوالے مسکول میں ڈیرہ کیا وہاں جا کر یہ سنا کہ قلعہ کاج کا جو قدیم یہ مالک محروسہ میں داخل تھا اب خیر وزیر سے قیصر کے لشکر نے اس پر تصرف کیا ہے میں نے اس منزل سے الگ بائزید کو یہ نام لکھا کہ میں اب روم کی طرف آتا ہوں اور یہی یہ اقرار کیا ہے کہ اچھوئے کے معلوم ہوا ہو گا کہ اگر تینوں امروہ میں سے کوئی ایک شق اختیار کر دو تو ہمارے تمہارے دو سے جاریہ رہے اور دوسرے یہ کہ قلعہ کاج کا جو ہمارے مالک محروسہ میں ہے اب آپ کے سپاہ کی تصرف میں ہو گیا ہے بائد دستی کی یہ ہے کردہ قلعہ ہے ہماری ملازمین کے حوالہ کر دیا کہ دوستی ہمارے تمہاری مستحکم رہی اور اس محبت کے فیض سے تمہاری مملکت ہماری لشکر کے صدر میں ہے اور بصرایہ خاطر کفار کے جہاد میں مشغول رہو اور ہم ہے اعانت کریں۔ یہ تمام مراتب مغفرت اپنے سخندان کے ایلدرم بائزید کو کہلا پیچے اور وقت یہ معروضہ کا نواح میں بر بوم نام قلعہ ہے کہ جہاں نے اوسین مستحکم ہو کر جزیرہ اور خراج نہیں دیتے اور تلغے اور نکاسر دار قلعہ اپنے سپاہ کو دیکر آپ کو ہستان میں چلا گیا ہے میں نے امیر شاہک اور شیخ نور الدین اور موسیٰ تو موغان اور سعادت تیمورتاس اور تیمور ملک وغیرہ امرا کو واسطے تسخیر بر بوم کے تعین کیا اور ان سے یہ کہہ دیا کہ پہلے ان کو مار لکھنا اگر وہ مطیع ہو کر جزیرہ دینا اختیار کریں



## تیمور سے

تو اس دنیا اور نہیں تو ان کے شہادت ہے ار ارانی برہوم کے پاس جا کر پہلے نام لکھا ۷۵  
 کہ خیرہ اختیار کر دیکے جنگ کے مصیبت میں پڑے ہو جب ان کے پاس یہ نام نہ تھا تو  
 وہ اس حکام قلعہ اور امداد کے اسباب قلعہ دار سے من معروف اور راہ صواب سے  
 کہ جنگ پر مستعد ہوئے امراو نے بھی تسخیر کے لئے قلعہ کا محاصرہ کیا اور رابطہ  
 جواب سے لڑائے شروع کر کے ترمیر قلعہ گریے کی اور محاصرہ کو چار دن ہو  
 اہل حصار نے بہ واسطے حفاظت قلعہ کے اتہد پانویٹے اور خوب لڑے آخر  
 توفیق الے سیا پانچویں دن قلعہ برہوم کا مفتوح ہوا اور اہل حصار تمام مقتول  
 اور اسیر اور اسباب سب تاراج ہوا اور امرا و قلعہ گرا کر حضور میں تحن  
 سے سربلند ہوئے اور طے محاکم برہوم کا جو کو مہمان میں سرگردان پہتا تھا مال  
 انیشی کر کے پیشکش درگاہ میں لایا میں نے اسکو امن دیا اور وائے اونیک  
 کی طرف متوجہ ہوا تو اے اونیک میں جا کر اچھو لکا جو روم کو شگے تے بہت انتظار  
 کیا جب وعدہ سے دوہینی زیادہ گزر گئے اور اچھو لکے کچھ خبر نہ آئے تو لاچار  
 میں نے امراو سے کہا کہ سلاطین کو اصالت اور پاکے نزا و بہت ضرور ہے اور  
 کار پسندیدہ ہر ایک شخص سے خصوصاً سلاطین سے جو ہوتا ہے وہ اثر بجانب کا  
 میں ہر چند ایلدرم بائزید سے اخلاص برتا ہوں اور اس کے اسلام اور اہل روم  
 کے لحاظ سے یہ چاہتا ہوں کہ کسی طور ضرور میرے لشکر سی اور نہ کو نہ آدمی پرا ایلدرم  
 بائزید اصالت سے عاری ہے اس کے ترکا نیٹے میری اچھو لکے رخصت راحت  
 کے ندی اور پرغاش کو تیار ہے اب مجکو واسطے حفاظت ناموس سلطنت کی  
 ضرور ہے کہ اسیر لشکر کشی کروں دیکھو کہ مرنے والی کیا ہے اور لطیفہ غنی کیا  
 ظاہر ہوتا ہے اور غم روم کے روائے کا مصمم کر کے تو مان اغا اور انیر زادہ

## توزک

۷۷۳ کیا تھا اطراف البرز کوہ کو تاراج کر کے غنیمت میشار لایا اور تمام الحرم کو سلطانیہ کے طرف روانہ کیا اور امیر زادہ النعمیگ اور ابراہیم سلطان اور امیر زادہ پیر محمد جہانگیر اور امیر زادہ انجل اور امیر زادہ بالسخر اور امیر زادہ سیو غس وغیرہ فرزندوں کو سمراہ الحرم کے کر کے ادنیہ بہادر پر دار نجبہ بہادر اور قہلے کو ساتھ کر دیا جب الحرم سلطانیہ کو چلے گئے مین بے وانیسے کوچ کر کے حوالے مسکول مین ڈیرہ کیا دمان جا کر یہ سنا کہ قلعہ کاج کا جو قدیم سے مالک محروسہ مین داخل تھا اب خیر دوزیہ قیصر کے لشکر نے اس پر تصرف کیا ہے مین نے اس منزل سے الگ بائزید کو یہ نام لکھا کہ مین اب روم کی طرف آتا ہوں اور مین یہ اقرار کیا ہے کہ بائزید کے معلوم ہوا ہو گا کہ اگر تینوں امرو مین سے کوئی ایک شق اختیار کر دو تو ہمارے تمہاریے دوسرے جاریے رہیں گے اور دوسرے یہ کہ قلعہ کاج کا جو ہمارے مالک محروسہ مین سے ہی اب آپ کے سپاہ کی تصرف مین ہو گیا ہے بائزید دوستی کی یہ ہے کردہ قلعہ ہے ہماری ملازمین کے حوالہ کرنا کہ دوستی ہماری تمہاری مستحکم رہی اور اس محبت کے فیض سے تمہاری مملکت ہماری لشکر کے صدر سے بے اور بغیر ایچ خاطر کفار کے جہاد مین مشغول رہو اور ہم سے اعانت کریں۔ یہ تمام مراتب مغرت ایچ سخندان کے الیدرم بائزید کو کھلا پیچے اور سوقت یہ معروض کیا نواح مین بر بوم نام قلعہ ہے کہ جہان نے اس مین مستحکم ہو کر جزیرہ اور خراج مین دینے اور تلے اولنگا سردار قلعہ اپنے سپاہ کو دیکر آپ کو ہستان مین چلا گیا ہے مین نے امیر شاپاک اور شیخ نور الدین اور موسے تو موسو خان اور سعادت تیمورتاس اور تیمور ملک وغیرہ امرا کو واسطے تسخیر بر بوم کے تعین کیا اور دنیہ بہ کہدیا کہ پہلے اونکو مارا کہنا اگر وہ مطیع ہو کر جزیرہ دینا اختیار کریں

تو اس دنیا اور زمین تو ان کے شامت ہے اور ان کی برابوم کے پاس ہمارے نام لکھا ہوا ہے  
 کہ جزیرہ اختیار کر کے جنگ کی منیت میں پڑے جو جب ان کے پاس یہ نام لکھا ہوا  
 وہ اس حکام قلا اور ادا کے اسباب قلعہ دار میں عن ضرورت اور راہ صواب سے  
 کہ جنگ پر مستعد ہوئے اور ان کے بھی قلعہ کے لئے قلعہ کا محاصرہ کیا اور اہل قلا  
 جواب دے کر ایسے شروع کیا کہ ترمیر قلا گیرنے کی اور محاصرہ کو سار دن ہو  
 اہل حصار نے بچے واسطے حفاظت قلا کے انتہا پانچویں اور خوب لڑیے آخر  
 تو نیک اہل سہی پاچہ میں دن قلعہ برابوم کا مفتوح ہوا اور اہل حصار تمام مقبول  
 اور اسیر اور اسباب سب تاراج ہوا اور امراتہ قلا گیر کر حصار میں تین  
 سے سو بلذ ہوئے اور نئے حاکم برابوم کا جو کوستان میں سرگردان پڑتا تھا مال  
 انوشی کو یکے پیشکش درگاہ میں لایا میں نے اس کو امن دیا اور واپس آئیے اور نیک  
 کی طرف متوجہ ہوا تو اسے اور نیک میں ہمارا چلی لکھا جو روم کو گئے تھے بہت انتظار  
 کیا جب وعدہ سے دو ہفتی زیادہ گزر گئے اور اچھو نیک کچھ خبر نہ آئیے تو لاچار  
 میں نے امرایے کہا کہ سلاطین کو اس حالت اور پاکے نرا دہشت ضرور ہے اور  
 کار پسندیدہ ہر یک شخص سے خصوصاً سلاطین سے جو ہوتا ہے وہ اثر نجات کا  
 میں ہر چند ایلارم بائزید سے اخلاص برتا ہوں اور اس کے اسلام اور اہل روم  
 کے لحاظ سے یہ چاہتا ہوں کہ کسی طور ضرور میرے لشکر سی اور نیک آوی پرایلر  
 بائزید اس حالت سے عاری ہے اس کے ترکا نیت میری اچھو نیک رخصت راحت  
 کے غرضی اور پر خاش کو تیار ہے اب مجھ کو واسطے حفاظت ناموس سلاطنت کی  
 ضرور ہے کہ اس سر لشکر کشی کر دن دیکھو کہ مرضہ الہی کیا ہے اور لطیفہ غنی کیا  
 ظاہر ہوتا ہے اور غم روم کے رو ان کے کام صہم کر کے تو مان اغا اور امیرزادہ

## توزک

۷۷۱ مرافق داب باطلت کے اوسکو ادب دینا لازم ہے جب امراو نے یہہ جانا کہ میرا یہہ غم  
 مصمم ہے رو برو تو سب نے یورش تسلیم کی لیکن درباریہ باہر جا کر کہنے لگے کہ ملکتم  
 نہایت وسیع ہے اور بادشاہ و لاکھا کثرت لشکر اور مال میں مشہور ہے اور سپاہ اہل  
 کے تین برس سی مسافت اور جنگ و جدل سے آسودہ نہیں ہوئے اب یورش روم کے  
 مناسب نہیں معلوم ہوتے اور شمس الدین کو کہ مردان اور نصیح تھا اور ہر وقت ہمسای  
 عرض سروض کر سکتا تھا اپنے ساتھ متفق کر کے یہہ ٹہرایا کہ فرصت کے وقت مجھے یہہ عرض  
 کرے کہ بندی ہوا خواہ یہہ عرض کرتے ہیں کہ امیر روم کے یورش کو اور لڑائی جیسے نہ سمجھیں  
 اسین تامل کیا چاہئے۔ اور یہہ عرض کرایا کہ اوضاع فلک اور فطرات نجوم سی یہہ  
 معلوم ہوتا ہے کہ اس سال میں روم کے لشکر سے لشکر چٹائیے کو آسیب آویے جب یہہ  
 باتیں شمس الدین نے خلوت میں عرض کیے مجھ کو روم کے یورش میں زیادہ تر تردد ہوا  
 اور وقت یہہ دلیں آیا کہ اپنے منجھون سے یہہ امر تحقیق کروں اور سہ وقت ملا عبداللہ  
 بن کو بلایا اسو صدیق جلال الاسلام نے مردانگے سے عرض کیا کہ یورش امیر کبیرا  
 اے پر اعتماد کر کے بخلاف قول امراو اور منجھون کے اختیار فرما دین کیونکہ قصہ کو نہایت  
 نخت ہے امید ہی کہ فاج مطلق امیر کو منصور کرے مجھ کو جلال الاسلام قول پسند آیا  
 اور جب ملا عبداللہ منجھ آیا تو اوسکو میں نے کہا کہ اس سال کے تقویم سے تجھ کو جو حال  
 بہ نسبت طالع میرے اور میرے سپاہ اور طالع مخالفو کے جو معلوم ہوا ہے لی کم و کثا  
 بیان کر عرض کیا کہ غیب کو تو ابد تعالے بہتر جانتا ہے لیکن جو حال مجھ کو اوضاع فلکی  
 اور فطرات کو اکب سعد اور نحس می معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ اس سال میں طالع آخر  
 کا نہایت مسعود اور بہت تو ہے اور طالع مخالفو کا نہایت سست ان دونوں  
 روز نابہ شام کے وقت مغرب کی طرف نکلتا تھا اور خیزر و زری کے بعد صبح کے وقت

مشرق کی طرف سے آئے تھے اور اس کی حمایت لایا عبداللہ بن ابی جہل اور ابی بن کعبہ بن  
 مولانا ابی الدین مغربی کی لایا اور وہ تین سو برس کے لکھی ہوئے تھے اور اس کتاب کے  
 ایک فصل پر لکھا تھا کہ جب زوزناہ برنج محل سے غلام ہو گیا تو ایک بار  
 بائیسویں و بارشترت سے مالک روم پر لشکر کشے کر گیا اور قیصر روم اس کے  
 پیمانہ گرفتار ہو گیا وہ کتاب دیکھ کر میرے سبقتوں میں جاتی رہے اور تائید الہی  
 پر لکھا کہ یہ جہرات کے دن تیرہ دن آری ۱۰۰۰ رجب سنہ ۸۰۰ کے کوچ کر کے سیرا و قرا  
 باغ میں ڈیرا کیا جو کہ وہ سب زمین نہایت خوش ہوا اور سرسبز تھے خیر و ز  
 وان مقام کیا اتنا کہ جاڑے لکھ گئے پیرا و ایل بہار میں اتوار کے مساتون  
 تاریخ ۱۰ شعبان کے لکھا کہ کثیرت عزیم کیا اور امیر زادہ میر سلطان کو سو  
 فوج پار دریا کر کے کنارہ کنارہ روانہ کیا اور اسے منزل سے لایا عبداللہ بن  
 کو اعتراف کثیرت رخصت کیا تاکہ وہ اپنے عاملوں اور مقصد لوں کا مجاہد  
 صاف کر کے اموال اور سورد کا ضبط کرے اور مولانا قطب الدین غزنوی صابر  
 کو ملک فارس میں واسطی معاملات ملے اور مجاہد کے روانہ کیا اور زمین  
 وان سے کوچ کر کے گنجا اور بر دے سے گذر کر میرا و سگور میں آیا کئے دن مقام  
 کر کے وائسے الہ بات کو لا جب میں نے کنارہ دریا بندر کی سرحد گر حبان پر  
 لنگر گاہ کیا جس کے دن چوبیسویں رمضان سنہ ۸۰۰ کو ارتعائے امیر زادہ شہر  
 کو فرزند غایت کیا بلکہ نہایت خوشی ہوئی اور اس کا نام مجروح کے رکھا اور  
 تمام ستورات اور امیر زادہ دن نے مبارکباد دی اور تمام امرا و نے تہنیت کر  
 نثار کیا اور میں نے جشن بادشاہ ترتیب کر کے لکھ خانم کو اس کے پرورش پر  
 مقرر کیا بعد از پنج جشن کے امیر زادہ سلطان جسکو میں نے پار دریا کر کے روانہ

## توزک

۷۷۱ موافق داب ساطنت کے اوسکو ادب دینا لازم ہے جب امرا نے یہہ جانا کہ میرا یہہ غم  
 معصم ہے رو برو تو سب نے یورش تسلیم کی لیکن دربار سے باہر جا کر کہنے لگے کہ ملک دم  
 نہایت وسیع ہے اور بادشاہ و ملک اکثر لشکر اور مال میں مشہور ہے اور سپاہ  
 کے تین برس سی سافرت اور جنگ و جدل سے آسودہ نہیں ہوئے اب یورش روم کے  
 مناسب نہیں معلوم ہوتے اور شمس الدین کو کہ مردان اور فصیح تھا اور ہر وقت ہمس  
 عرض و عرض کر سکتا تھا اپنے ساتھ متقی کر کے یہہ پڑایا کہ فرصت کے وقت مجھے یہہ عرض  
 کرے کہ بندی ہوا خواہ یہہ عرض کرتے ہیں کہ امیر روم کے یورش کو اور ٹرائے جیسے نہ بچیں  
 اسین تامل کیا چاہئے۔ اور یہہ عرض کرایا کہ اوضاع ملک اور نظرات نجوم سی یہہ  
 معلوم ہوتا ہے کہ اس سال میں روم کے لشکر سے لشکر ختمائے کو آسیب آدے جب یہہ  
 باتیں شمس الدین نے خلوت میں عرض کیے محکو روم کے یورش میں زیادہ تر تردد ہوا  
 اوسوقت یہہ دلیل آیا کہ اپنے منجون سے یہہ امر تحقیق کر دن اوسہوقت ملا عبداللہ  
 سان کو بلایا اوسوہ میں جلال الاسلام نے مردانگے سے عرض کیا کہ یورش امیر کبیر  
 اپنے پراعناد کر کے بخلاف قول امرا اور منجون کے اختیار فرماؤں کہ کو قیصر کو پہا  
 نخوت ہے امید ہی کہ قناح مطلق امیر کو منصور کرے محکو جلال الاسلام قول پسند آیا  
 اور جب ملا عبداللہ شہنشاہ آیا تو اوسکو میں نے کہا کہ اس سال کے تقویم سے محکو جو حال  
 یہہ نسبت طالع میرے اور میرے سپاہ اور طالع مخالفون کے جو معلوم ہوا ہے لی کم دکا  
 بیان کر عرض کیا کہ غیب کو تو اہلہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن جو حال محکو اذنباع فکلی  
 اور نظرات کو اکب سعد اور نخس سی معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ اس سال میں طالع  
 کا نہایت مسعود اور بہت تویے ہے اور طالع مخالفون کا نہایت سست ان دونوں  
 روزناہ شام کے وقت منوب کہ طرف نکلتا تھا اور خدو و ز کے بعد صبح کے وقت

قید کر کے بھیجا یا نکال دینا پیغام پہنچا اور یہ کہہ دیا کہ موسم سرما میں تو اسے جگہ ہون پر اٹھا کر  
 بہار میں سرحد روم کی طرف متوجہ ہو کر نامہ پیغام کے انتظامی میں توقف کرونگا اگر  
 جواب باصواب آیا تو مجھے قید صبر کے ملک سے کچھ سرحد کار زمین اور زمین تو جو گزر گئی تھی  
 ہے اور خط ہے اسے مضمون کا ذکر لکھ کر روانہ کیا شکار کی پھلتی ہوئی کدو  
 دریاء ارش کی ایک جوی بزرگ خاک سی اٹھا ہوا دیکھا تھا اور اس کے حقیقت  
 حاضر دن میں دریافت کی سرحد میں ہوا کہ کئی قرن پہلے سلاطین نے واسطے آبادی  
 خلق اللہ اور زراعت کے یہ دریا کہو دانتھا اب بہت سال سے اٹھا ہوا ہے اور  
 یہ زمین آبادی اور زراعت میں محروم ہے میں نے یہ سن کر اس کے صفائی کا ارادہ  
 کیا اور وہاں جا کر شکر کے تمام خورد و بزرگ کو بلا کر اس دریا کا طول دس سو  
 کاپ کر اور اس کو تقسیم کر ایٹام لوگ اس دریا کے کہو دینے میں مشغول ہوئے اسکا  
 دمانہ دریاء ارش سے نزدیک موضع کو سک خنکے کے تھا اور انتھا اسکا موضع سرحد  
 بیل کا اور عرض اسکا حسین کشتی پر سکے ایک پھنے کے عرصہ تیار کر کے اسکا نام نہر بلا  
 رکھ دیا اس نہر سے بہت مواضع آباد اور باغ اور زراعت تیار ہو گئے جب یہ نہر تیار  
 اور موسم سرما آخر ہو کر بہار آئے تو میں واسطے یورش اور تسخیر روم کے تشریف لے گیا  
 کیونکہ وہاں کے پستہ کفار بزرگ کے جہاد میں مشغول اور اطاعت میں دم مارتا  
 تھا میں یہ سوچتا تھا کہ روم مسیحیوں یا یحیوں اور مسوقت مجلس آراستہ کر کے امراء  
 اور امیر زادوں کو بلا کر اس تردد کا مشورہ کیا اور یہ کہہ کر میرے راسی تو یہ ہے  
 کہ قید صبر اسلئے کہ وہ کفار پر جہاد کرتا ہے لشکر کشی نہ کروں لیکن اس میں بعضی امور  
 نامناسب ہوئے ہیں تاراج کرنا ملکات ازرنجان کا اور محفوظ رکھنا قرایوسف  
 وغیرہ فرار یونکا اور پیغام کرنا بعض باتوں نا ملائم کا جو سابق میں ہوا تھا اور

## توزک

۷۷ ترکان نے مسلمانوں کو بہت سنا یا ہے اور ہمیشہ حاجیوں اور حرمین شریفین کی جالی والوں کو تاراج کرتا ہے چنانچہ اب یہ بہت لوگ اوس کے دادخواہ درگاہ میں حاضر ہیں اور وہ ہمارے خوف سے قہر کے پاس چلا گیا ہے اگر قہر کو یہ منظور ہے کہ میرے اوسکے رابطہ اخلاص کا ہے تو اپنی آقا سے عرض کرو کہ تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کریں یا تو قرا یوسف کو اپنی جان مال ملک پر فدا کر کے قتل کر دیں یا مشکین باندہ کو حضور میں روانہ کر دیں تاکہ میں اوس کے خطا تحقیق کر کے سزا دوں اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو قہر سے اسان بات اختیار کر کے اوس کو اپنے ملک سے نکال دیوں تاکہ میں قہر کو اپنا عزیز سمجھوں اور معلوم ہو دے کہ لگا لگت ہے پر جتنے اجازت اور رکھ واسطے جہاد کی درکار ہو وہ روانہ کروں ایلورم بائزید کے ایلچیوں نے سنکر سب قبول کیا اور میں اذکو نوازش خسروی سے خوش کر کے ایک مقام مناسب میں جگہ دیے

اور بعد کے دن کے واسطے شکار کے دریا و ارش کو اتر کر موضع آق بام میں ڈیرہ کیا وہاں جا کر احاطہ جنگل کا کر کے تمام گورگوزین اپوا دس صحرا کے حیم کرائے بعد اسکے ہمراہ امراء اور امیر زادوں کے سوار ہو کر روم کے ایلچیوں کو ہے ساتھ لیا اور شکار گاہ میں آکر تیرلو اور نیزہ سے بے شمار شکار مارا پھر ایلچیوں کو بے اجازت شکار کے دی اور انہوں نے بے شمار کیا پھر اجازت عام دی کہ سب اپنے اپنے شکار کریں اور میں کھانا شاد دیکھتا رہا اے ہرن جمع ہو گئے تھے کہ جب شکاریے اوس احاطہ میں آئے تو اسپین اوپر تلے گر کر مر جاتے تھے اور ہر ایک پانچ پانچ چہرہ ہرن ہاتھ سے لے کر لے لے آ کر روز شکار سی فارغ ہو کر مراجعت کے دو تین روز وہاں مقام کر کے جہاں سے مرتب کیا اور آخرین مجلس میں ایلدرم بائزید کے ایلچیوں کو خلعت ناز گہوڑے تو پچاتے زرین زرین دیکر رخصت کیا اور تینوں باقین قرا یوسف کا قتل یا



روم پر لشکر کشی کر دینکا اور یہ خبر مشہور ہوئی تو بولے قیصر تک پہنچ بھی قیصر اس خبر سے  
 اندیشہ ناک اور شام باشند سی روم کے خوف میں تھے یہاں تک کہ وہ ان کے اکثر ارادوں  
 اور غلاموں اور اکابر کے ایڈرم یا سرید کے پاس جا کر نصیحت کے طور پر کہا کہ امیر  
 صاحب شوکت اور اقبالہذا سطر لشکر کشی کر نکو ہے اور سب جانیے ہیں کہ آج تک  
 یہ شخص جبر و ستم جو ابھی نصرت لے اور اس کے پیشوا ہی کی ہے اور جسے مخالفت کے ہے  
 وہ نقصان میں اور جسے مسالحت کی وہ عیش میں رہا جو اوتے اور اس کی جا کر دے  
 شوکت کشائی چلی ہے بدوں تائید ابھی کے تصور میں نہیں آتا پس اس صاحب شوکت  
 سی موای علی اور اخلاعت اور امر مناسب دولت کے نہیں ہے حتی المقدور اخلاعت  
 کیا جائے اور اس کے برکت سے جان و مال مسلمانوں کا لشکر کے صدر میں محفوظ رکھنا چاہئے  
 ایڈرم یا سرید نے نصیحت کا سر عاقبت میں کے ازبک اور اس کے فکر کے مضائقہ نہیں پس  
 کر کے تحسین کیا اور فوراً قانچے معکر کو جو بہت معزز تھا ہمراہ ایک امیر بزرگ سخن  
 سنج کے نام مضمین اخلاعت اور اطاعت کا دیکر میرے پاس بھیجا وہ اپنے قریبان کی منزل  
 میں آئے میں بعد ترتیب نرم شانہ کے تمام امراء اور امیر زادوں کو جمع کر کے اعلیٰ کو  
 دربار میں بلایا اور ہونے اگر بعد بجا آوریے اداب کے نامہ تمعیر کا دیا اور تمام پیغام ادا  
 کیا مضمون امر کا موای علی حرف و حکایت اخلاعت اور اطاعت کے اور کچھ نہ تھا میں  
 نے ان سے کہا کہ میں اصل میں مسلمانوں کے خزانے کی در پی نہیں ہوں اور قیصر ہمیشہ  
 انکار فرنگ پر جہاد کرتا رہتا ہے میرا بے ارادہ ہوا ہے کہ جب مقدور اس کی امانت  
 کروں ایک کہ ولایت مسلمانوں کے ضعیف ہو جاوے مبادا باعث خدیر گے اعداؤ میں  
 کا ہووے لیکن چونکہ میں تمام سب اس امر پر مصروف کہ مسلمان بندے خدا کی آرام  
 سوار میں اور کوئی جاندار میرے مالک محروم میں تکلیف نہ پاوے اور قریب

## تورنگ

۶۱/ قید پر پہنچے اور امیر زادہ رسم کہ شیرازیہ اگر شوشتر میں موسم سرما میں مقیم تھا اب اسے  
 آلا اور اس دن زمین کے تمام باشندہ کو غارت کر کے غنیمت میثمار حاصل کیے اور رات  
 ہی تفتیش ہو کر شیخ اویسی کے گھر مٹھی سے واسطی تاخت اعواب عبادہ اور واسطی کے  
 روانہ ہوئے اور دریا کے دجلہ اتر کر ایک رات بس کر معبدیہ میں آئے اور سید احمد  
 کبیر قدس سرہ کے زیارت کر کے دو منزل آگے جا کر اعواب عبادہ کے غنیمت سے گھوڑے  
 اونٹے بہت حاصل کر کے شوشتر کو چلے آئے وہاں چند روز اقامت کر کے اسے میدان  
 نقشاہ روم داروغہ شوشتر اور محمد عجیب شیرداروغہ دثقول اور تیمور خواجہ داروغہ  
 جوہرہ اور شمس الدین دہدار عامل خورستان کو پکڑ کر اویسی بہت مال لوکار ہی حسیہ  
 اونہوئے تصرف کیا تھا لیکر حضور کو روانہ کیا اور امیر زادے اور امیر زادہ  
 مولشکر حضور کو روانہ ہو کر مل خاص کے منزل میں جو پاس جلی حرا کے بغداد  
 سی بارہ کوس پر واقع ہے امیر زادہ ابابکر اور امیر جہاں شاہ سے ملے پر سب  
 مستحق ہو کر درگاہ کو روانہ ہوئے اور سوقت کمین قرا باغ میں مقیم تھا مسلمان  
 جمع ہو کر درگاہ میں داد خواہ ہو گئے میں نے ان کو رد و بد ملا کر پوچھا عرض کیا  
 کہ تم قزاقیوسف ترکان کے ظلم سے تنگ ہو گئے تمہیں اور وہ تمہارا ہمیشہ قافلہ مسلمانوں  
 جہد واسطی زیارت حرمین کے جانے میں ٹھٹھا ہے دفع کرنا اس کے شر کا امیر  
 بہت واجب ہے چونکہ میں ہمیشہ سے قزاقیوسف کے قتلے اور رخنہ سناتا رہا  
 تھا اب ان مسلمانوں نے بے داد خواہی کے تو وہ خوف کا مارا میرے لشکر کے  
 ایلام بائید قیصر روم کے پاس چلا گیا قیصر نے اس کے حمایت کے او  
 مسلمانوں کے تکلیف پر رائے ہوا اور محکمہ ہمیشہ یہ ہے خیال تھا کہ مسلمانوں کا بدلا  
 قزاقیوسف سے توں اور یہ کہہ کر نا کہ قزاقیوسف کے گرفتاری کے واسطی ملک

۴۷ میدان میں چلے آئے تھے افواج قاہرہ ناگاہ اون پر چاہیے اکثر اونہیں سے قتل ہوئی اور  
 کچھ نیم جان نکل گئے اور اونکے زن و فرزند اسیر اور مال مواشیہ جو صحرا میں تھا سب  
 غنیمت ہوا پھر وہاں سے بخاطر جمع بغداد کو متوجہ ہوئے اور رستہ ایسا مضبوط کر دیا  
 کہ بغداد کی طرف سرنزدہ ہے نہیں جاسکتا تھا اور آخر وزیر ایسے وقت کہ اہل بغداد  
 اور سلطان جلا سیرانکے آنے سے بھرتے شہر میں داخل ہوئے چنانچہ سلطان احمد جلا سیر  
 سرسیمہ تنگی پانوکشتے میں ٹپھہ کر دجلہ اور تگرگیا اور پل توڑ کر اور ہر بے سلطان طاہر اپنے  
 بیٹی کو اور اور مقر یونکو ہمراہ لیکر گھوڑوں پر سوار ہو کر جلد کو پہاگ گیا اور امیر  
 زرادہ ابا بکر سہ افواج قاہرہ بغداد میں داخل ہوا اگلے دن صبح کو امیر جہا نشاہ کو  
 سلطان احمد جلا سیر کے تعاقب پر جلد کور دانہ کیا جب امیر جہا نشاہ کنارہ دریا  
 فرات کے آیا تو سلطان احمد نے پل توڑ دیا تھا یا ان آب کی طرف جزیرہ خالا اور  
 بالک میں جا کر اقامت کی اور زرباد نے سوار کے حقیقت حال حضور میں کہہ بھیجے اور امیر  
 سلطان حسین اور امیر خلیل سلطان نے جنجال سے گذر کر مندی پر تاخت کر کے اوس  
 نواح کو تاراج کیا اور امیر علی قلندر حاکم مندی کا پہاگ کر دجلہ اور تگرگیا اور وہاں کے  
 لوگوں کو جمع کر کے دریا دجلہ کے بہرہ مقابلہ افواج قاہرہ کے اترا امیر زادوں ل  
 پائیدہ سلطان پیر جہانگیر برلاس کو پانوسوار و نیسے تعین کیا وہ بالاسی آب کو جا کر  
 شکون پر کو تیر کر اترے اور مخالفوں کے تپت کی طرف جا کر جنگ شروع کیے اور امیر  
 زرادہ سلطان حسین اور امیر زادہ خلیل سلطان مع فوج دریا تیر کر اتر گئی اور  
 مخالفوں کو شکار کے مانند گھیر کر قتل کیا اور کچھ بکھرے پر آگندہ ہو کر ادھر ادھر چلے گئی اور  
 مال اسباب مواشی گلا رہے بشمار غنیمت ہاتھ آیا اور بہت لوگ اسیر ہوئے اور  
 امیر زادہ میر محمد اور سلیمان شاہ کہ لرستان کی طرف متعین ہوا تھا اہل سیاک اور

## تورک

۷۶ احمد جلایر جویریے لشکر کی خوف سے بہاگ کر ایلام بایزید کے پاس چلا گیا تھا اب پیر ارادہ روم کی طرف جو مشہور ہوا سلطان احمد قیصر روم سے رخصت ہو کر اپنے ملک میں آیا اور بغداد کے تعمیر اور آبادی میں مصروف پے اور جو نوگ بغداد کے محاصرہ سے پہلے اطرا و جانب کو بہاگ گئے تھے اب وہ بے آگرا اپنے اپنی جگہ ذراعت میں مشغول ہیں یہ حال سنکر بادو جو دیکھ ہوا نہایت سرد اور برف شب و روز برتا تھا میں نے امرا کو بلا کر مشورہ کیا کہ مخالف اپنے درست اور لشکر تو یہ اور اذکے پریشانی جمعیت سے متبدل نہیں ہوئے ابے اور پر ناگاہ تاخت کر کے کھلم متاصل کیا جائے تمام حضار مجلس نے یہ صلاح پسند کی جب یہ صلاح ٹھہرے میں نے چار تو حین بنائیں ایک فوج کا سردار امیرزادہ میر محمد عمر شیخ کو مقرر کیا اور اس کے ساتھ امیر سلیمان شاہ جہان ملک پسر ملک سر علی تاز وغیرہ امرا کو کر کے یہ حکم دیا کہ ولایت گرستان اور جوستان اور واسطین و نائیک الوسات کو متاصل کرو اور دوسرے فوج کا سردار امیرزادہ ابابکر کو ٹہرا کر امیر جہان شاہ وغیرہ امرا کلان مہر لشکر گران اس کے خدمت میں تعین کیا اور یہ حکم دیا کہ یہ فوج بغداد میں جا کر سلطان جلایر وغیرہ بغداد کو نکلے کر تیسرے فوج امیرزادہ سلطان حسین اور امیرزادہ خلیل سلطان کے سرکردگی سے معاویہ امرا و سلع عراق اور عرب پر تعین کیے جو تھے فوج محکوم امیر بندق کے کی اور بعضے امرا و نوات اور نزار جات کے اس کے رفیق کر کے یہ حکم دیا کہ جزیرہ کی طرف جا کر اس نواح کو وجود مخالف سے صاف کریے اور تبریز کو جائے ہوئے گردونہا جو لشکر میں جویریے کے تھے اسلی اس فوج کو یہ حکم دیا کہ پہلے گردستان میں جا کر اس قوم کو متاصل کر کے اطراف مقرر کر کے کو جانا وہ حسب الامر متعین ہو کر پہلے گردستان میں کیے وہ مفد سرا اور برف کے شدت سے کوستان اور جامی قلب چور کر

## تیمور کے

دیوبند اور بین نے ترتیب شکر کی اور سوقت ایچے دشت کے امراء کے وسیلہ سے ایوانہ ۱۵  
 بوس ہوئی اور نامہ اور پنجام خان کا لایئے مضمون اور سکا حضرت اخلاص اور آیت  
 کلتا ایچے آئی یہ بین ارادہ تسخر دشت کا موقوف کیا اور ایچے کو انعام کیا  
 اور جواب نامہ کا دکر رخصت کیا اور سوقت خیر آئی کہ امیر ارادہ محمد سلطان امر  
 سی پڑہ کر آتی بام میں آگیا ہے میں نے تمام امراء اور امیر اور دکن کو ایچے آیت  
 امیر ارادہ محمد سلطان کے پیچھا امیر ارادہ میرا شاہ اور امیر ارادہ سابر خ نے  
 کے جا کر کیا اور دریا اور غلٹی کے امیر ارادہ محمد سلطان سے طاقات کے پیچھے  
 حضور کو روانہ ہوئی امیر ارادہ محمد سلطان حضور میں اگر اداب بجا لایا میں نے  
 اور سکو سنہ سی لکھا اور سر اور روی جو ہے اور او سنی میری راز کو تو پامرد  
 اور تبت دیکر بہت زرا اور جو اسرار کے آگے دن شگش شہار نذر کیا اور او سنا  
 ساتھ کے امراء بھی امیر شمس الدین سپر امیر عباس وغیرہ ملازمت سے شغف ہوئے اور  
 کیا اور شگش دیا اور اب کہ تمام امیر ادبی اور عورتیں اور سب فرزند اور خود  
 اور بزرگ جمع ہے اسلئے میں نے حکم دیا کہ ہر روز جشن عاے ہوا کری اور روز شب بعد  
 آدمی فرض اور سنت کے عیش میں مشغول رہتا تھا اور خاص و عام پرداد و  
 کرتا تھا خصوصاً امیر ارادہ محمد سلطان کہ بہ نسبت اور امیر ارادہ و نیچے زیادہ ممتاز  
 کیا منجر انعام کے اور سکو ایک گھوڑا تھریے طلائی زین دیا پھر اس جشن سے فارغ ہو  
 بہات ملے میں مصروف ہوا امیر ارادہ اسکندر حبیب کو امیر ارادہ محمد سلطان نے سب  
 ارادہ ناشائستہ کے بعد فتوحات دشت جتہ اور منوستان اور ولایت حقن کے قید کیا  
 تھا اب مقید اور سکو حضور میں لایا میں نے او سکا شورہ دربار میں کر کے بعد سزا کے  
 جوڑ دیا اور پھر منظور نظر اطلاق کا کیا اور او سوقت معروض ہوا کہ سلطان

## تقریر

یہ معروف سنکر لجا اوس کے عجب کے تقصیر معاف کیے اور گرگین کے بھائی کو گھوڑا اور  
 خلعت دیکر رخصت کر کے یہ کہہ دیا کہ اپنے بھائی سے کہنا کہ تیرے جان مال ملک کو ا  
 دیا اور اب میں مراجعت کرتا ہوں بشرطیکہ تو اپنے قول پر قائم رہ کر قدم اپنے حد سے  
 نہ بڑھے اور مسلمانوں کے عزت کرتا رہے اور حسب الطلب لشکر بلا توقف روانہ کیا  
 کرے اور میری لطف اور غضب سے بیم و امید میں رہے اور اسے وقت تیمور خوا  
 سپر امیر افیو غاکو تعین کیا کہ سمرقند میں جا کر سمراہ اور امرا کے امیر زادہ عمر کے  
 خدمت میں محافظت ملک کے کرتا رہی اور وہاں سے کوچ کر کے موضع قراول توبہ  
 میں ڈیرہ کیا اور سوقت پہنچے کہ امیر زادہ محمد سلطان سمرقند سی مو لشکر حسب  
 الطلب نزدیک آگیا ہے اور امیر تاج سیف الدین جو اوس کی ساتہ تھا مینشا  
 کے رستہ میں پیار ہو کر مر گیا چونکہ امیر تاج سیف الدین نے اپنے تمام عمر میری خدمت  
 میں صرف کیے تھے اور وعدہ رکھن دولت تھا اوس کے وفات سنکر بھگو بہت افس  
 ہوا آخر انا لد وانا الیہ راجعون پڑ بکر صبر کیا اور ایک مہنی تک قراول توبہ میں  
 عیش کر کے قرا باغ کی طرف متوجہ ہوا اور گنجہ اور برودع سے گذر کر منگل کے  
 دن بائیسویں ربیع الآخر سنہ ۸۱۷ھ سو چار ہجری کے کو کہ متیسواں سال جلو سے اور  
 اٹھسٹھواں سال میرے عمر کا تھا قرا باغ میں داخل ہوا اوس جنگل میں مستان  
 بہت تھا میں نے خستہ ان کٹوا کر ایک قلعہ سا بنوا کر اوس کے اندر خیمہ اور چڑھا  
 برپا کر آیا اور ارادہ یہ تھا کہ قرا باغ میں جاڑی تیر کر کے جب بہار آویست  
 قیاق کی طرف جا کر اوس ولایت کو پہر مسخر کردن اسلئے دروازہ انسی خیمہ  
 اور تمام لشکر گاہ کا در بند کی طرف رکھا اور تمام امرا اور امیر زادوں نے  
 چہر بنا کر جاڑیے گزاری اور ارکان دولت کو حکم دیا کہ لشکر کو دانہ گھاس

اور اسطور بیان کیا کہ میرا غصہ جاتا رہا اور ظہر تن کو غنایت میں سے بلکہ کر کے گواہی ۱۰۱۳  
مقام کی

اور اسے منزل سے ایک معتبر آدمی ملے کہ گریں گرجے کی اس میں ہیکر جزیرہ اور خراج  
طلب کیا اس پر غام ہے کہ اگر خراج میں دیر ہوئے تو انشا اللہ مال ملک سب سب  
کرونگا اور اس میں منزل بن امیرزادہ پیر محمد اور امیرزادہ سلطان حسین اور امیر  
زادہ ابابکر اور امیر جہاں شاہ وغیرہ امرا جو حضور و منکول میں امیرزادہ شاہ رخ  
کیے پاس گئی تھے اگر باطل ہو جس ہوئے اور میں نے پنجوان میں کوچ کر کے درہ ساہویر  
میں مقام کیا اور وہاں میں کوہستان میں داخل ہوا اور کوہ کیہ سر کر میں جا کر امرا میں  
جنگل گہرا کر شکار قمر نہ کرایا جب احاطہ صحرا کا ہو گیا میں نے شکار گاہ میں جا کر  
میشا شکار مارا اور اسے منزل شکار گاہ میں امیرزادہ شاہ رخ مع امرا کیے طلب  
لازمت میں حاضر ہوا اور وہاں سے کوچ کر کے موضع سکھو میں آیا اور اس منزل میں  
بازید کوئی سپہ غیاث الدین نے کران میں سے اگر لازمت کیے اور شکار شکار کیا اور  
اسے منزل میں جس شخص کو میں نے ملے کہ گریں کے پاس بھیجا تھا آیا عرض کیا کہ باگین  
امیر کا مطیع اور خد متکذار ہے اور اپنے چوٹی بھائی کو تھے اور شکار دیکر درگاہ  
میں بھیجے میں نے گریں کی بھائی کو بارگاہ میں بلایا اور سننے بعد ادا میں شرا  
اداب کیے پیشکش گھوڑے اور شکاری جانور بیش قیمت ملے کہ گریں کی طرف سے  
جو بطور خراج کے لایا تھا نہ رکھا اور گریں کی طرف سے عرض کیا کہ میں امیر کا اد  
چاکر ہوں اور جہارت کہ بر گشتہ نجات میں ہوئے تھے اگر تراحم خرو سے میں معاف  
ہو جاویں تو آئندہ کو فرمان برداری میں کبھی قصور نہ ہوگا اور خراج سال سال  
خزانہ میں داخل ہوتا رہے اور جتنا شکر فرماؤں میں رکاب میں تعین کروں میں نے

## تورک

کر کہ یہ پیش ہو گیا میں نے حلال الاسلام کے یہ جرنٹ شکر تعجب کیا اور سرکاری  
 خون سے اسکا علاج کرایا کہ اگر زندہ رہے تو بہتر ہے اور اگر مر جاوی تو اسکو  
 دینا تاکہ اور کوئی مسلمان خون کا قصد نہ کرے چو کہ وہ زخم کاریے نہیں تھا چند  
 وزین اچھا ہو گیا اور رقیہ مطلوب کا اسکو معاف کر کے کہدیا کہ پیر دیوانی میں  
 داخل کرنا اور اسکو جماعت تاجیک کا سردار کر دیا اور واسطے خواجہ اسماعیل  
 کے جو شہسوی خیانت اور دناہیت طبع سے دوست و دشمن سے کدای کرتا تھا اور  
 پرہیز طلب کیا تھا امریکا کو واسطے عبرت اور خیانت پرستوں کے ہر روز شکنجہ ہوا  
 اور اور جس جس دیوان نے خیانت کی ہے سب کو موافق تقصیر کے مراد دی اور تیر  
 میں خیدمت عیش و کمارانے میں گزار کر یہ دین آیا کہ ہزار ہا نوکھار گرج کو کو  
 دیکھا ویکے ولایت منکر و ن یہ غم مصمم کر کے تیریز سے گرجان کو متوجہ ہوا اور  
 موضع قم تو بہین جا کر خواجہ اسماعیل کو جو لحاظ اعلان ناشائستہ کے واجب اقل  
 تھا ہر بار سولے دیا اور وہاں سے کوچ کر کے دریاء ارش اشتر کر سز میں پھان  
 میں ڈیرہ کیا معروض ہوا کہ قلعہ النجی کا بیان سے نزدیک ہے چو کہ وہ یاقچ ہوا تھا  
 اوس کے سپہ کے ٹی معادلہ اور امیر زادوں کے روانہ ہوا وہاں جا کر باہر تیر  
 سی خوب دیکھا جبکہ وہ قلعہ نہایت مستحکم معلوم ہوا اور میں نے خدا کا شکر کیا کہ ا  
 حکم قلعہ میرے نوکر و ن نے فتح کیا پھر وہاں سے فرو دکاہ کو ملا آیا اسوعد میں خبر  
 آئی کہ طہرتی حاکم ازرنجان کا دروازہ پر حاضر ہے میں نے اسکو بارگاہ میں  
 بلایا اوسنے بارگاہ میں آکر مجھ کو اکمال اخلاص سے ادا کیا بعد دعا اور ثنا کے بعد  
 اہل درم بائزید کا اضطراب سے بیان کیا کہ قصہ مملکت ازرنجان کے آلی سہا  
 شہندہ ہی اگر آپ صاف فرما دیں تو آئندہ کو سرشتہ اخلاص کا مرغی



اور جو اہل تشیع کے اور پیشکش اور تحفے لائق دیئے اور نسرل او جان میں کئی مقام کر کے  
 تبریر کی طرف غم کیا رستہ میں شکار کہیں ہوا تبریز میں اگر دو تھانہ میں اترا  
 اور عدالت اور رعیت پروری میں مصروف ہو کر ہاتھ ظالموں کا مظلوموں سے کوٹنا  
 کیا اور اسہیل وقت خواجہ علی ہمنائے ہرات سے اور خواجہ سیف الدین سبزواری  
 صاحب الطلب حاضر ہوئے اور پیشکش لائق کر کے اور جو کہ خواجہ مسعود ہمنائے بغداد  
 کے جنگ میں مارا گیا تھا میں نے انکو کہ منشی بے بدل ہے دیوانے کے خدمت پر مقرر  
 کر دیا اور بعد وفات خواجہ مسعود کے خدمت دیوانے کے تنہا جلال الاسلام کرتا  
 تھا خواجہ مسعود کے بعض متعلقین نے قلعہ جلال الاسلام کا ظاہر کر کے روپہ اسکی  
 ذمہ مقرر کیا اور نے دیوانوں نے یہہ حقیقت حال جو جلال الاسلام پر مقرر ہوا تھا  
 ہمیں عرض کیا میں نے اونکے سروں پر اتفات کیا جلال الاسلام اسلئے منحور ہو کر  
 بے فکر ہو گیا اگلے دن جو اونے لوگوں نے وہے باغیچہ بیان میں جلال الاسلام نے  
 غور سے کچھ جواب دیا مجھکو بہ غرور برا معلوم ہوا اسکو میں نے قید کیا غاروں  
 نے فرصت پا کر حال اور لوگوں کا جو دیوانے شریک تھے بیان کیا اور بہت روپہ اس  
 نام پر نکالا اور ازلکہ خیانت اونکے مجھکو معلوم ہو گئے اونکو بے قید کر کے محصل  
 تعین کر کے جتنا روپہ اونکے اور نکلا تھا وصول کر لیا اونہو نے جتنا مال سرکار  
 کاظم کیا تھا وہ سب سرکار میں آیا اور خواجہ محمد شاہ نے جب کچھ روپہ داخل کیا  
 میں نے حکم دیا کہ باقی کے عوض میں دو سو گھوڑے دیکر چھوٹ جاویں اور خواجہ  
 اسمعیل خوانے نے جبکہ قلعہ ارونس زیادہ تھا تنگ کدای کا اختیار کیا مانگا  
 کر جو ہاتھ آیا تھا محصلوں کے خرچ کو کانیہ ہوا اور جلال الاسلام نے پیشہ خواجہ  
 اسمعیل کا اختیار کیا اور محصلوں سے تکلیف کنچہ تھا یہاں تک کہ چھوٹا بیٹ

## تورک

۷۶۰ ارارمین یہ امیر سلیمان شاہ اور امیر شاہ ملک وغیرہ امراء قشونات کو ساتھ کر دیا اور  
 اوہ دن امیر مضراب کو امیر زادہ سلطان حسین اور امیر زادہ میر محمد اور امیر  
 زادہ ابابکر اور امیر چہاٹ شاہ اور تیمور خواجہ پیر امیر افیوغا اور سید خواجہ کے پاس  
 جو ملک گرجستان اور صحراء مشکوٰی حب التماس کر گئیں کے متوقف تھے یہاں پہنچے  
 حکم دیکر کہ جلد امیر زادہ شاہرخ کے پاس جاؤ جب امیر زادہ بارہا سنگے تمام واسطے  
 دفع فتنہ الیدرم بانیزد کے روانہ ہوا امیر مضراب نے حسب الحکم امیر زادہ کو  
 اٹھائے امیر زادہ شاہرخ کے شاعر کر دیا اور یہ تمام لشکر متفق ہو کر قتلہ اونیک  
 سی گذر کر موضع نوین میں اترا وہاں شیخ علی بہا بخاطر تن کا حاکم امیر زادہ شاہرخ کے  
 پاس آیا طہرتن کی طرف سے بعد دعا اور ثنا کے عرض کیا کہ الیدرم بانیزد اپنی کئی  
 سی پشیمان ہوا اور میرے معرفت استغفار کر کے صلح کرتا ہے کہ آئندہ کو امیر کا بطیع  
 ہوں اگر ایک میرے یہ جبروت کہ ملک ازرنجان پر ہوئے ہے معاف کر دینے تو رسل  
 رسائل جاری کر کے طریقہ اخلاص کا درس رہنما اور اس سب سے بندے خدا کے  
 آسودہ حال رہنے کے بعد قرار صلح کے فرزند طہرتن کے جو میں نے برسا میں بھیجے  
 تھے بلاد ونگا امیر زادہ نے یہ حال سن کر آپ تو نوین میں ٹہرا اور شیخ علی کو حضور میں بھیجا  
 جب میں موضع بہت روز سی او جان میں آیا اور وقت یہ خرابی کہ تو مان اغا موہر زدن  
 جکو دمشق سی چلتی ہوئے سمرقند سے بلایا تھا نزدیک آگے ہی چونکہ محکو آزدی امیر  
 زادہ کے ملاقات کے بہت تھے کتاب اونیک استقبال کو چلا اور امیر زادہ ابراہیم  
 سلطان اور امیر زادہ سعد و قاضی نے سب آگے اگر ملاقات کے اور اور  
 فرزند اور یکے خانم اور صادق اغا اور ایلچم یہ امہد اعلیٰ تو مان اغا ہے اگر  
 لازمت کے اور سب دعا اور ثنا اور قاعدہ تہت کا پچا لائے اور بہت زر

## تیسری سیر

مقویہ ہوتے ہی اور بادشاہ زادہ کی کہ لب انقلاب زمانہ کے پریشان ہو جاوین آؤنگے  
 بھی تعظیم چاہئے اور ہر طبقہ کے اکابر اور اشراف کو محترم بنانے اور درمیانہ لوگوں  
 کے اونکے حال کی موافق کہ مصالح کارخانہ سلطنت کا یہ منظور رہی خصوصاً رعایا  
 کہ باعث آبادیے ملک کا ہے اور کو ظلم سے بچا دین یہ نصایح علماء کے سنکر پسند  
 آئے اور اپنے وقایع میں لکھوالین اسہی منزل سے امیرزادہ رستم کو ملک فارس  
 کی طرف رخصت کیا کہ شیراز میں مقام کر کے اوس نواح کی محافظت کرے اور  
 امیرزادہ کو یہ حکم دیا کہ حسن جاندار اور حسن چنڈاؤل کو جو شیراز کے محافظت  
 پر ہیں حضور میں روانہ کرے اور ازبک میں جن دنوں سالک شام کے تسخیر کرتا  
 تھا ایلدرم بایزید نے سلطان جلالیرواے بغداد اور قرا یوسف کے اغوا ہی سے  
 کہ یہ دو تو میرے خوف کی مارے بہاگ کر قیصر روم کے پاس چلے گئے ملک ازرنجان  
 اور از روم پر لشکر کشے کی اسلئے کہ انتقام خرابے ولایت سیواسہ اور ملطہ کا جو میں  
 سمجھ گیا تھا ازرنجان سے کہ ملطہ و نکا حاکم حقیقت میں ہمارا ملازم تھا لیویے  
 جب ایلدرم بایزید نے لشکر پیشا رہیے قلعہ ازرنجان محاصرہ کیا بہت سے کشت خون کی قلعہ  
 والوں نے امن مانگا اور سلطان احمد جلالی نے قیصر کے خدمت میں شفاعت کر کے  
 قلعہ ازرنجان بدستور سابق ملطہ کو دلادیا اور اس جنگ اور محاصرہ میں مقبل  
 نائب ملطہ کا اور اس کے فرزند قرا یوسف کے یہاں گرفتار ہو گئے اوس کے  
 فرزندوں کو پر سامین پہنچ کر آپ روم کو چلا گیا اور اب میں نے مقام آق زباز  
 سی ازرنجان کے ارادہ موضع بہت دور میں آکر ڈیرہ کیا تو روم کی طرف سے  
 یہ خبر آئی کہ ایلدرم بایزید مو لشکر گران روانہ ہوا یہ بہت سے ہتھیاروں کے ساتھ  
 فوراً امیرزادہ شاہ رخ کو مدد فوج واسطے مدافعت لشکر قیصر کے روانہ کیا اور

## توزک

۷۵ / کو ہوتا ہے پانچویں سلاطین کو لازم ہے کہ وظائف بندگان خدا کے جو مقرر ہوئے ہیں  
 انکو نبھایا کریں اور جو انکے دو تھانہ پر حاضر ہو دیے اور اس کے مناسب حال اپنے  
 احسان سے بہرہ ور کریں تاکہ سب کا حق ادا ہوتا رہے چہٹی یہ کہ سلاطین کو چاہی  
 کہ گفتگو بلند مرتبہ کیا کریں کیونکہ کلام الملوک ملک الکلام ساتویں یہ سلاطین کو چاہیے  
 کہ خزانہ ہر چند بہت ہو دیے پر انکے نگاہ میں کمتر ہوا کرے اور اگر کسیکو کچھ عطا کریں  
 دیکر پشیمان نہو اگر میں اٹھویں یہ کہ سپاہ اور رعیت کے مال پر طمع نہ کیا کریں اور رحم  
 کیا کریں اور کسیکو تنگ نہ کریں تاکہ خدا انکو تنگ نہ کرے اور ایسے بہت کریں کہ رعایا  
 رہتے تاکہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے نویں یہ کہ جو سنا کریں اور اس کے تصدیق  
 اور تکذیب میں تاخیر نہ کریں بات ہر ایک کے سنا کریں جب تک اس کے صداقت نہ ظاہر ہو  
 اور سر پر عمل نہ کریں دسویں یہ کہ ہر ایک امر میں جو بات پہلے دلائن اتفاق ہو اگر سی اور سر پر عمل  
 کریں کہ وہ خدا کے طرف سے ہی اور ثنائے الحال جو اس کے مخالف خیال میں  
 آدیے اور سکو ترنگ کریں کہ وہ شیطان کی طرف سے ہی گیارہویں یہ کہ گفتار اور  
 کردار سلاطین کا راست ہوا کرے اور دروغ نہ ہو دسویں کیونکہ جو سلطان دروغ  
 مشہور ہو جاتا ہے سپاہ اور رعیت کو اس پر اعتماد نہیں رہتا اسکی پیشانی قوت  
 ہو جاتی ہے بارہویں یہ کہ ہر طرح کے لوگوں کے انکے مرتبہ کے موافق عزت کیا کریں  
 اور درجہ اور اس کی مرتبہ کا مقرر کرے تاکہ اس حال سے تجاوز نہ کرے اول مرتبہ  
 سادات کا ہے کہ وہ قبول اور فعل میں تابع اپنے جد بزرگوار کے ہوتے ہیں انکی  
 مرتبہ میں نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے محفوظ رکھے اور انکو ایک جزو اخراج  
 نبوی سے سمجھ کر انکے اعزاز اور محبت میں مبالغہ نہ کرے دوسرا مرتبہ علماء  
 کا موافق تفاوت علم اور دانش کے تعظیم کی چاہیے کیونکہ ان کے تعظیم دین کے



## توزک

فاتحہ پڑھے اور بہت طلب کے اور روٹا کیے مجاور اور فقراء کو خیرات دی اور  
 یہ کہ جو باوراء النہر کے طرف سے اعلیٰ لایا تھا اس منزل سے فتحنامہ دیکر رخصت  
 اور نزدک کو جو سابق میں داروغہ حقوق کا تھا خواہ رزم کا داروغہ کو کی راہ  
 سے کی روانہ کیا اور اس ہی منزل سے میں نے سلطان محمود خان تواجی اور امیر  
 سلطان اور امیر شہلک اور امیر سلیمان شاہ اور امیر بندق اور علی سلطان  
 راجے اور توکل برلاس وغیرہ امراء قنات کو موافق غلبہ کی طرف واسطے  
 کرتا رہی کی تعین کیا امراء حسب الامر دجلہ اور کرخہ اشرف میں جان رتہ  
 منور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ہے جا کر نزار شریف کے زیارت  
 شرف ہوئی اور روٹا کیے باشندہ و فیہ مزاحمت کیے اور زمانہ یہ دجلہ اور واسطے  
 کی طرف جا کر مخالفوں کو متاصل کیا اور غنیمت میسر ہو کر حضور میں آئے اب میں  
 حکام بلاد شام مصر عراق عرب کی اتصال سے فارغ ہو کر اور باہمان اور تہران  
 کو شہر و زوار و قلاع کی رستہ سے روانہ ہوا اور بہر کو میراہ لشکر کیان  
 پیچھی چوڑ کر تاکہ آہستہ آہستہ حفاظت سے لاؤں آپ میراہ امیر زادہ کے جلد  
 ہوا رستہ میں گرد و سیاہ بعضے لشکر کو جو تنہا رہ جاتا تھا لوٹتے تھے یہ  
 جب بجو ہوا میں نے کوچ کے وقت رستہ میں جا بجا سیاہے کہن میں بیٹھا دیکھا  
 وہ اجل گرفتہ اگلے دن موافق عادت کے ادھیڑ آدھی زمرہ پکڑ لائے میں نے ان کو درخت  
 نکلے ہے گرد و کو قتل کیا اور ہمیشہ آدمی زمرہ پکڑ لائے میں نے ان کو درخت  
 بلوط میں جو بر سر راہ تھے لٹکوا دیا اور بعضے لوگوں نے اس سرزمین کے غور  
 کیا کہ درخت بلوط ایک سال بارور ہوتا ہے اور ایک سال نہیں اور  
 میں نے کوچ کوچ کنارہ دریا و جغتو کے اگر دیرہ کیا تو سر اسٹک خان



## توزن

۵۷ ممبر کے فاتیحہ پڑھے اور بہت طلب کے اور ومانیکے مجاور اور فقراء کو خیرات دی اور  
امیر موسیٰ کو جو ماوراء النہر کے طرف سنی محل لایا تھا اس منزل سے فتح نامہ دیکر رخصت  
کر دیا اور نزدیک کو جو سابق میں داروغہ حقوق کا تھا خوارزم کا داروغہ کر کے ہمراہ  
موسے کی روانہ کیا اور اسہی منزل سے میں نے سلطان محمود خان تواچی اور امیر آزاد  
خلیل سلطان اور امیر شاہلک اور امیر سلیمان شاہ اور امیر بندق اور علی سلطان  
تواچی اور توکل برلاس وغیرہ امراء قشونات کو موافق واج غیب کی طرف واسطی  
نیک نازی کے تعین کیا امراء حسب الامر دجلہ اور ترک نجف اشرف میں جان مرقہ  
منور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ہے جا کر نزار شریف کے زیارت  
شرف یومی اور ومانیکے باشندہ و فیہ مزاحمت کے اور دمان سے دجلہ اور واسطہ  
کی طرف جا کر مخالفوں کو متاصل کیا اور غنیمت بیشمار لیکر حضور میں آئے اب میں  
حکام بلاد شام مصر عراق عرب کی استیصال سے فارغ ہو کر اور بایمان اور تبریز  
کو شہر روز اور قلاع کی رستہ سے روانہ ہوا اور بہر کو ہمراہ لشکر سکران کی  
پیچھی چوڑ کر تاکہ آہستہ آہستہ حفاظت سے لاوین آپ ہمراہ امیر زادو کے جلد روا  
ہوا رستہ میں گرد و سیاہ بعضے لشکر کو جو تنہا رہ جاتا تھا لوٹ لیتے تھے یہ حال  
جب مجھ کو برا میں نے کوچ کے وقت رستہ میں جا بجا سیاہے کہن میں بیٹھا دیکھی جب  
وہ اجل گرفتہ اگلے دن موافق عادت کے ادسہی ارادہ پر آئے بہادر دہلی  
نکلے تھے گرد و کو قتل کیا اور ہمیش آدمی زندہ پکڑ لائے میں نے او کو درخت  
بلوط میں جو بر سر راہ تھے لٹکوا دیا اور بعضے لوگوں نے اس سرزمین کے عرض  
کیا کہ درخت بلوط ایک سال بارور ہوتا ہے اور ایک سال نہیں اور جب  
میں نے کوچ کوچ کنارہ دریا و جغتو کے اگر ڈیرہ کیا تو سراسر ایک خام نام آواز





## توزک

۷۵۶ مہر گریکے فاتحہ پڑھے اور بہت طلب کے اور وائیے مجا اور فقراء کو خیرات دی اور  
 امیر سوئے کو جو اور امیر النہر کے طرف سے اہل لایا تھا اس منزل سے فتح آمد دیکر رخصت  
 کر دیا اور نزدک کو جو سابقین داروغہ حقوق کا تھا خواہ ازرم کا داروغہ کر کے ہمراہ  
 سوئے کی روانہ کیا اور اسہی منزل سے مین نے سلطان محمود خان تواجی اور امیر زادہ  
 خلیل سلطان اور امیر شاہک اور امیر سلیمان شاہ اور امیر بندق اور علی سلطان  
 تواجی اور توکل برلاس وغیرہ امراء قشونات کو مع افواج غرب کی طرف واسطے  
 شرکت آزمائے تعین کیا امراء حسب الامر دجلہ اور کرخہ اشرف مین جہان رقتہ  
 منور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ہے جا کر نزار شریف کے زیارت  
 شرف ہوئی اور وائیے باشندوں سے مزاحمت کے اور روانہ مین یہ دجلہ اور دہلہ  
 کی طرف جا کر مخالفوں کو مستاصل کیا اور غنیمت میسر لیکر حضور مین آئے اب بن  
 حکام بلاد شام مصر عراق عرب کی اتصال سے فارغ ہو کر اور بایمان اور تبریز  
 کو شہر روز اور قلائے کی رستہ سے روانہ ہوا اور بہر کو ہمراہ لشکر سکران کی  
 پیچھی چوڑ کر تاکہ آہستہ آہستہ حفاظت سے لاوین آپ ہمراہ امیر زادہ کے جلد روا  
 ہوا رستہ مین گزرد و سیاہ بعضے لشکر کو جو تنہا رہ جاتا تھا لوٹ تے تھے یہ حال  
 جب جنگو مین یے کوچ کے وقت رستہ مین جا بجا سیاہے کین مین بیٹھا دئی جب  
 وہ اجل گرفتہ آغلے دن موافق حادث کے ادسہی ارادہ پر آئے بہا دردن کے  
 نکلے ہے گرد و کو قتل کیا اور ہمیش آدمی زندہ پکڑ لائے مین یے او کو درخت  
 بلوط مین جو بر سر راہ تھے لٹکا دیا اور بعضے لوگوں کی اوس سرزمین کے عوض  
 کیا کہ درخت بلوط ایک سال بارور ہوتا ہے اور ایک سال بہنیں اور جب  
 مین نے کوچ کوچ کنارہ دریا کو جفتو کے اگر ڈیرہ کیا تو سراسر ایک غلام آؤن



## تورک

۷۵۴ مسیتے پر چل کرتے ہیں اگر حکم ہو ویسے تو ہم اطراف و جوانب سے هجوم کر کے ایک دن من قلعہ منہ کر دیتے ہیں من اور کو منع کرتا تھا کہ شاید اہل قلعہ اس گستاخے سے باز آکر اطاعت اختیار کریں اور قلعہ اور شہر حوالہ کر دیں اور خلعت بشار جو شہر میں ہے وہ سب اپنے جان و مال بچالیں اور اگر قلعہ جبراً قہراً مفتوح ہو دینگا تو تمام اہل شہر تلف ہو جائیں گے۔ لیکن چونکہ ان کے تقدیر میں خرابے تھے تو فرخ راہ آئیے الگ ہو کر جنگ جہاں پر اصرار کرتا تھا

## ذکر قلعہ اور شہر بغداد کی فتح ہونیکا

جب بمحاصرہ کو چالیس دن ہو گئے اتوار کے دن ذیقعد کے ستائیسویں تاریخ ۸۰۳ کو دوپہر کے وقت نہایت گرمی تھی چنانچہ اہل قلعہ کو تاب و سوپ کی نہ رہی لاچار اکثر وہ دیواروں کے سایہ میں جا کھڑی ہوئی اور اپنی ٹوپیاں لکڑیوں پر لٹک کر قلعہ سے نمودار کیں تاکہ ہم پہنچ جائیں کہ آدمی کھڑی ہیں سپاہ نصرت پناہ اس حال سے واقف ہوتی ہے فوراً سیڑیاں لٹکوا دیں سیڑیوں کے متوجہ ہوئے امیر زادہ و نہیں سے خلیل سلطان اور امرا و من سے شیخ نور الدین اور رستم پیر طیفیہ جو خاص سے پہلے قلعہ کے دیوار کے پاس پہنچے اور سیڑیوں پر دیوار پر لٹکا کر سب سے پہلے امیر شیخ نور الدین دیوار کے اوپر پہنچا اور وہاں اپنا علم کھڑا کر کے کرنا بجائے شروع کیے اور کیا رہ گئے قلعہ کے ہر یک طرف سے نقارہ بلند اور ہوا اور سیڑیاں لٹکا کر قلعہ میں گھس گئے اور بالائی آب کی طرف سے امیر زادہ نیرا شاہ اور امیر زادہ شاہ رخ اور امیر سلیمان شاہ وغیرہ امرا و توہمات اور ان کی طرف سے امیر زادہ رستم اور امیر شاہک اور بزدق اور علی سلطان اور تمام امرا و مور چون پر سے حصار پر آئی اور رستم الٹا کر قلعہ میں گھس گئے قلعہ اور غارت شروع کیا اہل شہر پر قیامت ٹو



## توزک

۷۵۲ میرانشاہ اور امیرزادہ رستم اور امیرزادہ خلیل سلطان اور امیرسلیمان شاہ اور امیر شیخ نورالدین اور بربندق اور امیر جہانشاہ اور رستم سپر طغے بونغا اور علی سلطان توابجے وغیرہ امراؤ کے سرکردگے مہی واسطے لقب کے مصروف کیا وہ بے حسب الامر سب و روز اس خدمت میں مشغول رہے فرخ کو میریے آئیکے خرمسکری یقین نہ آیا کہ امیر کو جاسوسوں نے تبریز کو جاتے ہوئی دیکھا ہے اب واسطے تحقیق کے ایک شخص کو بطور ایلی کے درگاہ میں روانہ کیا جب وہ حاضر ہوا میں نے اسکو رو برو بلایا او مینے آتے پے عرض کیا کہ فرخ اطاعت اختیار کرتا ہے میں نے اسکو خلعت و کمر خست کیا ایلی نے جا کر سب حال بیان کیا کہ میں نے امیر کے خدمت میں جا کر اداب عرض کیا اور امیر نے یہ فرمایا باوجود وہ برگشتہ نجت یہ جانتا تھا کہ ایلی سچا ہے لیکن مجلس میں اسکو چھوٹا بنا دیا تاکہ اور لوگوں پر میرا انا کہل جاویے اور اوسہی طرح جنگ پر مستعد رہا اور اتفاقاً مورچال پر خواجہ سعید سمنانی اور شیخے خواجہ کے ترنگیا دونوں تھے اوسوقت میں نے لقمان توابجے کو امیرزادہ شاہرخ کے پاس بھیجا امیرزادہ کو معہ الحرم کی حضور میں بلایا لقمان توابجے نے صحر او قلاغے میں امیرزادہ کو فرمان جا کر دیا امیرزادہ معہ الحرم شکرگران لیکر حضور میں آیا میں نے امیرزادہ شاہرخ کو معہ اوشیکے فوج کے قلعہ بغداد کی طرف پر تعین کر دیا اہل حصار شکر کے پی در پی آئی یہ ڈری حسب الامر کشتیان جمع کر کے برابر قریہ العقاب کے پامان آب کی طرف پل باندھا میں نے بہادر و شو کو واسطے حفاظت کے تعین کر دیا تاکہ شہر و ایے او مطرف کو بجا سکین اور بالاسی آب کو امیرزادہ میرانشاہ اور امیرزادہ شاہرخ کا ذکر کیا کہ او دہر کسیکو بجا لی



۷۵۰ عہد کرتا ہوں کہ جب امیر بہان شریف لاوین گئے میں بندہ دار خدمت میں حاضر ہو کر  
ہر جو حکم ہو گا سوا عمل کرونگا امرار نے عرض کر کہین کے قبول کر کے تاخت موقوف  
کی اور شکول کے خانہ زستانے میں چلے آئی اور ہکو عرصے تک یہی

## ذکر لشکر کشی کا بعد اور

ابھی یہ خیال میں آیا کہ بغداد کی طرف لشکر روانہ کروں فوراً سلطان محمود خان  
اور امیر زادہ رستم اور امیر سلیمان شاہ اور امیر خراب سپہا پر جاگوا اور رستم طغی  
بوغا اور امیر سونچک بہادر اور امیر توکل برلاس وغیرہ سرداران قشون  
کو موٹو لشکر گران بغداد کی طرف روانہ کیا وہ حسب الحکم جلد بغداد کے نزدیک پہنچے  
اور سلطان احمد جلاویر جیسے کہ پہلے آچکا ہے ہمراہ قرا یوسف ترکان کے ایلدیز  
کے پاس آگیا ہوا تھا اور اپنے طرف سے فرخ نامی کو معہ فوج اور سامان قلعہ  
دار کے کی شہر میں چھوڑ گیا تھا فرخ نے کثرت لشکر اور اسباب قلعہ داری کے  
بہرہ ارادہ مقابلہ کیا اور خبر لشکر ظفر اشکی آئی کی سلطان جلاویر کے دست  
میں مشہور ہوئے امرار سلطان احمد کے جیسی امیر علی قلندر حاکم سندیلے کا اور  
خان احمد حاکم یعقوبہ معہ لشکر دونوں دین کے پاس دجلہ کو اترے اور فرخ شاہ  
حاکم جلد کا اور امیر سیکائل حاکم لب تیز کا اپنے جگہ سے حرکت کر کے موضع صرصر میں  
سب جمع ہوئے اور متفق ہو کر تین ہزار سوار امیر زادوں کے مقابلہ پر توجہ  
ہوئے امیر زادہ رستم اور امیر سلیمان شاہ نے فوج کو آراستہ کر کے مخالفوں  
کو گھیر لیا اور نزدیک عارات امرا احمد کے جنگ واقع ہوئے اور پہلے حوین  
مخالف مغلوب ہوئے خان احمد اور بہت لوگ اس کے ساتھ کے میدان میں مارے  
گئے باقی شکست کھا کر ہٹ گئے اور اکثر لوگ خوف کے ماری دجلہ میں ڈوب





## توزک

۷۴ سی اگر دماغے اسیت اور انتظام بیان کیا اور حرمان سراسی نقل خانم کی طرف سے ہی ایک شخص تحفے لایا اور خربت حرم سراسی کی عرض کی اور سلطانہ سی بیہ ایک نوکر سراسی کو خانم کا چہرہ عافیت دیا بجے لایا اور من و مانسی شکار کر پھلتا ہوا مار دین کو متوجہ تھا اثناء راہ سی ہند شاہ کو امیر زادوں کے واسطی تحفی ان فتوحات کے جمع کئی ہوئے دیکر رخصت کر دیا اور ہستی و سلطان حسین کیفا جو حسن کیف مشہور ہے اور سلطان ازمن ہمراہ روماء اوس نواجے کی پیشکش لیکر درگاہ من حاضر ہوئے اور اطاعت اختیار کیے اور جب عین بلرد کے پاس آیا سلطان عیسے حاکم مار دین کو باوجودیکہ اوسکو پہلے یورش من قلعہ وارد کا فتح کر کے مدت تک سلطانہ من قید رکھا تھا آخر الامرحم کہا کہ عنایت سے اوسکو خلاص کر کے بہر دستور حاکم قلعہ مار دین کا کر دیا تھا اور او نے بیہ بہر شرط کے پتے کر زندگی بہر اطاعت اور غلامی سی باہر نہونگا اب جو بنے مالک شام پر یورش کے مقصد سے عنایات کا اوسکو بہر تھا کہ وہ آپ اس یورش من حاضر ہو کر لوازم جانپاسی کے ادا کرتا اور اگر آپ کسی ضرورت سے نہیں آسکتا تھا تو کسی اپنے پیش یا بہائیں کو بھیجا کہ وہ اگر اوسکے طرف سے عذر کرتا اوس ناحق شناس نے کچھ نہ کیا اب جو ہم مار دین کے نزدیک آئے باوجودیکہ ہم نے اوسکو فرمان استالت کا بھیجا اور بیکہ بخت برگشتہ تھا اطاعت نیکی کرت جیعت اور اسباب قلعہ دار سے کی بہر دستہ قلعہ مستحکم کرینگا من نے یہ ہر ارادہ باطل سلطان عیسے کا شکر باوجودیکہ یہ قلعہ حکم بہت طلب اور چار حیوانات کا بیہ نایاب تھا تو سی قرا عثمان کو جو ادھی طرف کارہنے والا تھا واسطی محاصرہ قلعہ کے تعین کیا کہ ہرگز کسی کو باہر سے قلعہ کے اندر اور اندر سے باہر نہ جانے دیوے اور تمام سامان قلعہ دار لیکار نقد اذوالات جنگ قرا عثمان کو دکر من قلعہ دار کی طرف روانہ ہوا اور سلطان حسن



## توزک

۷۴ اور امیرزادہ سلطان حسین نواز میر بندق کے جب انطاکیہ کی طرف پہنچا شہر والوں نے  
 یہ خبر پا کر اطراف سے پانی کا ٹکراؤس جنگل میں چھوڑ دیا کیے کو س ایسا کیمچہ کارا ہو گیا  
 کہ وہ انکو چلنا مشکل ہوا پر وہاں جو ماتہ آیا تاراج کر کے لاچار حلب کے طرف متوجہ ہوئے  
 اثناء راہ میں امیرزادہ خلیل سلطان سے ٹکرائی وہاں سے متفرق ہو کر ترکا نون پر روانہ  
 ہوئے حصار الزوم کے پاس اذکو جا لیا ترکان اپنے کثرت کی بہرہ لرائی پر تیار  
 ہوئے ایک لحظہ خوب جنگ کی آخر جب طاقت مقابلہ کے نہ پائی تو ہار گئے اور شیخ حنین  
 پر کومل سردار اذکمارا گیا اور غنیمت می شمار کر گھوڑے اونٹ زلیوڑ لشکر کے ہاتھ  
 آیا چانچہ بکریاں اٹھ لاکھ سے زیادہ تھیں لشکر دایے پکاتے پکالتی تھک گئی اور  
 اس میں منزل حوالے حص میں یہ سننا کہ شہر جے حکومین نے اسے تسخیر کیا تھا اور وہاں  
 کے مقام کر کے اپنے ٹی دیوانخانہ عالی بنوایا تھا اور تمام امراء نے بھی اپنی اپنی دھڑے  
 مکانات تیار کر رکھے تھے اب وہاں کے لوگوں نے وہ تمام مکانات گرا دیئے محکو بہ خیر منکر  
 غصہ آیا اور جے کی طرف متوجہ ہوا اور وہاں جاتی ہے امراء کو واسطی تسخیر کی مقصد  
 کیا امراء نے پہلی بے حلا میں شہر میں داخل ہو کر قتل اور غارت شروع اور وہاں  
 جو ماتہ آیا تاراج اور وہاں کے باشندوں کو اسیر کیا اور شہر کو پہونک کر خاک میں  
 ملا دیا اور اہل جے سے انتقام لیکر حلب کی طرف روانہ ہوا اور سید اعز الدین بزار  
 کرمی اور شاہ شامان سیستانے اور موسیٰ پیر امیر طغی کو حلب میں بے پہلی سے یہ کچھا  
 کر قلعہ حلب کا ویران کر دیا سوا و نہوں نے جب الامر گرا دیا تھا اب وہ باقی شہر  
 کو بے حلا پہونک کر حضور میں آئے اور حوالی حلب سے چار منزل میں کنارہ دریا  
 فرات کے آیا اس منزل میں امیرزادہ رستم وغیرہ امراء جنگو میں فی فوج بنا کر روانہ  
 کیا تھا بساط بوس ہوئی اور ہشمار گھوڑے اونٹ بکریاں لائے میں نے یہ غنیمت ہے

## تیمور کے

دستور کے موافق سپاہ کو تقسیم کر دیے اور اتنی بکریاں لشکر میں جمع ہو گئے کہ تین دن کا بارود کا کام آئے کثرت سپاہ کے بکری ایک دینار کو بکتے تھے اور آسمنزل میں امیر زادہ سلطان حسن کو بلا کر لٹا دیا گیا جانفشانی کے خطا معاف کر دیے اور دربار میں آنیکے اجازت دے اور دریاسی فرات کو عبور کر کے کنارہ قصبہ میرہ کے جنگل خوش ہوا تھا مقام کیا دیا حاکم مقدور موافق پیشکش دیکر عنایت شاہی سی مشرف ہوا دانا کی حکومت بدستور اسکو عنایت کیے اور خلعت دیکر رخصت کر دیا دانا کے لوگ لشکر کے صدمہ سے جھگٹی اور اقسوت قراغمان ترکان جبکو میں بے طیطہ میں تعین کیا تھا حسب الامر ملازمت میں حاضر ہوا

## توکر قلعہ ارمنیان کے تسخیر اور شکار کا

اب کہ فصل بہار اور وقت شکار کا تھا اس جنگل میں نچرا اور اہمیشہ مارنا تھے آتے تھے میں نے امرا کو حکم دیا کہ جنگل کا احاطہ کریں امرا نے حسب الحکم پانچ دن کے رستی شکار جنگل کا گہرے راس العین کے سر چشمہ پر جمع کیا پھر میں نے امیر زادگان سوار ہو کر ہیشمار اہموتیر و تلوار سے شکار کئی پھر حکم عام دیدیا کہ سب لوگ شکار میں مشغول ہو گئے اور یہ کثرت تھے کہ ہر ن ماتہ سے پکر طکر ذبح کر لیتے تھے اتنا شکار ہوا کہ تمام لشکر میں اس خیمہ میں تھا جس میں چند اہموتیر و تلوار اور شکار سے فارغ ہو کر شہر و حاکم قلعہ متوجہ ہوا اور چونکہ ہر شہر پہلے تسخیر میں صدمہ میرے شمشیر کا دیکھ چکا تھا اب دانا کے روساء استقبال کو آئے میں نے انکو عنایت بادشاہی سی ممتاز کر کے رخصت کیا اور دانا سی مار دین کو روانہ ہوا رستہ میں ایک قلعہ آیا معروض ہوا کہ اس قلعہ کو جماعت ارمنی مستحکم کر کے مخالفت کرتے ہیں میں نے فوراً سپاہ کو واسطیٰ تسخیر کی مقرر کیا سپاہ نے جاتی پہ پہلے حلا میں مفتوح کر کے ارمنیوں کو قتل اور اسباب و انکباب غارت کیا اور قلعہ کو میں نے گروا دیا اور اسے منزل میں ہندو شاہ خزانچے کی سرحد

## توزک

۷۳۶ اور امیرزادہ سلطان حسین موامیر بزدق کے جب انطاکیہ کی طرف سے شہر دالون نے  
 یہ خبر پا کر اطراف سے پانی کا ٹکراؤ جس جنگل میں چھوڑ دیا کئے کو اس ایسا کی طرح کارا ہو  
 کروا نکو چلنا مشکل ہوا نہرومان جو ماتہر آیا تاراج کر کے لاچار حلب کے طرف متوجہ ہو  
 اثناء راہ میں امیرزادہ خلیل سلطان سے ٹکلی ومان سی متفق ہو کر ترکانون پر روانہ  
 ہوئے حصار الزوم کے پاس انکو جایا ترکان اپنے کثرت کی بہرہ لرائی پر تیار  
 ہوئے ایک لحظہ خوب جنگ کی آخر حیثیت مقابلہ کے نہ پائی تو بھاگے اور شیخ حسن  
 پسر کو مل سردار انکا مارا گیا اور غنیمت بیشمار کھگوڑے اونٹ زوڑ لشکر کے ہاتھ  
 آیا چانچہ بکریان اٹھ لاکھ سے زیادہ تہین لشکر دایے بکاتے بکاتی تھک گئی اور  
 اسہی منزل حوالے حصص میں یہ سنا کہ شہر جے حکومین نے اسے تسخیر کیا تھا اور دالون  
 کے مقام کر کے اپنے ٹی دیوانخانہ عالی بنوایا تھا اور تمام انرا پنے ہی اپنی اپنی واسطی  
 مکانات تیار کر رکھے تھے اب دمانیکے لوگوں نے وہ تمام مکانات گرا دیئے مجکو بہر خیر لشکر  
 غصہ آیا اور جے کی طرف متوجہ ہوا اور دمان جاتی ہے امرا کو واسطی تسخیر کی معرکہ  
 کیا امرا نے پہلی ہی جہل میں شہر میں داخل ہو کر قتل اور غارت شروع اور دمان  
 جو ماتہر آیا تاراج اور دمانیکے باشندوں کو اسیر کیا اور شہر کو پہونک کر خاک میں  
 ملا دیا اور اہل جے سی انتقام لیکر حلب کی طرف روانہ ہوا اور سید اغرا الدین ہزار  
 کری اور شاہ شان سیستانے اور موسیٰ پسر امیر طعی کو حلب میں بے پہلی سی بہر کچھا  
 کر قلعہ حلب کا ویران کر دیا سوا و نہون نے جب الامر گرا دیا تھا اب وہ باقی شہر  
 کو بے جلا پہونک کر حضور میں آئے اور حوالی حلب سی چار منزل میں کنارہ دریا  
 فرات کے آیا اسمنزل میں امیرزادہ رستم وغیرہ امرا جنگو میں فی فوج بنا کر روانہ  
 کیا تھا باطوبوس ہوئی اور بیشمار کھگوڑے اونٹ بکریان لائے میں نے یہ غنیمت ہے

## تیمور سے

کوچ کیا اور فارہ و نیک کے رستہ میں موضع غولہ میں آکر مقام کیا اور اس منزل سے  
 دانہ خواجہ کو مملکت توران کو روانہ کر کے دو زبان اوس کی ماتھے پر ایک امیر <sup>میرزا</sup> سلطان  
 کے نام کہ سرحد مغلستان میں تھا اس شخص کو لکھا کہ انتظام اوس کے بعد کا ذمہ امیر خدا داد  
 چینیہ اور یزدی بیگ سپہ سالار بونا وغیرہ کی ہمیشہ وان رہتے ہیں کر کے حضور کو روانہ  
 ہو ویسے کہ تخت گاہ پلا کو خان کے اور جو ملک کو چنگیز خان نے ہلا کو خان کو دیا تھا تیری <sup>سبط</sup> دا  
 مقرر کیا اور مضمین دوسرے فرمائیاں یہی کہ الحرم میں سے تو ان آقا بہان حاضر ہو ویسے  
 اور ان کے دن غولہ میں کوچ کر کے فارہ و نیک کو عبور کر کے چوتھی دن ہمیں میں واپس  
 سب ادینے والے کی امانت اختیار کی جبکہ جنگیں لکھیا اور کئی لکھ درگاہ میں حاضر ہو  
 تھی اور اس سبب ہی بہت لشکر کی اس سے سلامت کیا اور اوس جنگ میں نی دست  
 راست میں امیرزادہ رستم اور امیرزادہ ابکرا اور سلیمان شاہ اور شیخ نور احمدی <sup>س</sup> کو د  
 ہزار سواروں میں شہر ترو کی طرف جو بنایا ہوا حضرت سلیمان پتھر علیہ السلام کا ہی واد  
 کیا اور وہاں کی عمارت بڑی بڑی چتر سی مٹی ہوئی تھی تاکہ وہاں کے باشندوں کو تاراج کرین  
 اور دست چپے امیرزادہ سلطان اور امیر بندق کو پانچ ہزار سواروں سے انطاکیہ کی طرف  
 بھیجا تاکہ اوس طرف کی شہر اور قصبہ تاراج کرین اور قول میں میں امیرزادہ خلیل <sup>ق</sup>  
 کو اور امیر امین میں رستم غنی برلاس اور تیمور خواجہ سپہ سالار اور علی سلطان <sup>ت</sup> کو  
 و دولت تیمور تو اجمی اور توکل بہادر سپہ سالار کو پندرہ ہزار سواروں سے بلخ طرف  
 مکانات ترکانون کو بل کی جو کنارہ دریائے فرات کے بیٹھتی ہیں تعین کیا تاکہ تمام ترکانون  
 کو تاراج کرین جب یہ افواج اطراف مقرر ہو کر روانہ ہوئی امیرزادہ رستم شہر ترو  
 پہنچا لیکن وہاں کی لوگ ذوالاقتدار مطلع ہو کر مکہ شریف کی جنگ میں بہاگ گئی <sup>س</sup>  
 دولاکھ کر یوں کے اور کچھ ہاتھ نہ آیا پھر امیر امین و غنی کنارہ دریائے فرات کی آ <sup>۲</sup>

## توزک

۴۴۔ اب جو رد سی یزین تھا اگر کیجے کسی محلہ میں آگ لگنے تو باوجودیکہ وہ انکا حاکم بوجہانی میں مشغول کرتا لیکن جب تک سب محلہ نہ جل جاتا آگ نہیں بجتی تھے عمارت کا رنگ روغن آگ کے مددگار کرتا تھا چونکہ قضا ویز دیے اس شہر کی خرابی پر جاری ہوئی تھی یہی اختیار شہر میں آگ لگنے کیے نہ بوجہائیے گویا وہ آگ تہا لے تھا اور شہر میں نازل ہوا تھا اور سکا ہنجا ہوا معلوم ہوتا تھا میرا دل وہاں کے مسجد پر کہ کسیکو ایسی عمارت کہیں نظر نہ آئے ہوگی یہاں میں امیر شاہک اور اور بہت لوگ روانہ کئے کہ حتی المقدور مسجد کو بجا دین اور شاہک نے ہر چند کوشش کی پر کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ چت مسجد کے چوبے تھے اور شیشہ پلاکڑ زندہ کر کے تھی چنانچہ منارہ مشرقی کہ پتہ اور گرج کا بلند نہایت پائدار تھا اس آگ سے جھک پڑا ہو گیا اور تمام شہر جل گیا لیکن منارہ عروس ٹکڑیے کا بنا ہوا جس پر چوبہ پیر رکھا ہی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منارہ میضا فرمایا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسان سے اس منارہ پر اترینگے اس آگ سے سلامت بچا آگ فی اسپر کچھ اتر گیا اس ارین میں نے معجزہ جانا

## ذکر حضرت صاحبقران کے چہرہ دنیا کا اسیران شام اور دمشق کو

اسوقت کہ دمشق خراب ہو گیا اور شام اس دیار کی تمام تاراج ہوئیے اور ہنگو دمان تخمیا چارہینی ہو گئی اور فتوحات عظیم سیر ہوئیں اب الی مصر اور شام کو سب زالی ادبے کی دیکر اس ملک سے ارادہ مراجعت کا کیا تاکہ اور ولایات کو فتح کر دے اور اسیران دمشق اور بلاد شام کی اسیر دے پر رحم کہا کہ حکم دیا کہ سب کو چہرہ دواؤ اس خدمت کا ذمہ دار خواجہ الاسلام کو کر دیا حسب الامر سب اسیر و کو جمع کر دمشق میں بیچا دیا اور میں نے ہفتہ کے دن چوتھے تاریخ شعبان سنہ دمشق سے



## پتھر رکے

مین میرے بیٹہ پر تقدیر سی دیسل نکل کر زخم ہو گیا اور بیمار سی شدید ہو گئی ایک کہ اسرار ۴۴  
 میری زندگی سی نا امید ہو گئی اور امیر زادہ میرا شاہ اور امیر زادہ شاہ رخ کو کنعان سی جلا  
 جب وہ دمشق میں میرے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو صحت عنایت کیے۔ اور میں ہمیشہ  
 ۲ علما اور مورخین سے یہ سہ کرتا تھا کہ مردمنوں نے ساتھ اہل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خصوصاً حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ داماد اور چھریے بہائیں  
 حضرت رسالت پناہ کی تھے کیا دشمنی ہی جو نہیں کے قتل اور اسیر کرنا جو ہو سکا ہو گیا  
 اور شام کے لوگ بھی اس بلا اطوار سے مین مردانیوں سی متفق تھے آج مین روس و امراء  
 کے تعجب کرتا تھا کہ یہ مسلمان امت نے کی ہو کر کیونکر اہل بیت حضرت کے سی ایسی عداوت  
 کر لی مین اور یہ مسلمان کہلاتے مین اللہ تعالیٰ نے انکو اس عمل بد کے کسلی سزا نہیں  
 دی ہے یہ ہر کہ مین رویا اور یہ بات سب کے دلیں موثر ہوئے اور تمام امراء جو حاضر  
 تھے شامیوں سی نیرا ہوئے اور سب سرکون نے ثواب جانا کہ گزریے ہوؤں کے خطا کا بدلہ  
 اب جماعت موجود سی لیون تہر کہا کہ شہر کے طرف متوجہ ہوئے اور مال اسباب شامیوں  
 کا تاراج اور زن و مرد اسیر کرنا شروع کیا اور یہ واقعہ بدہ کے دن غرہ ماہ شعبان  
 ۳۱۱ھ کو پیش آیا اور لوگ دمشق کے معزین و فرزند اسیر ہوئے اور مال اسباب  
 نقد زر جو ہر جنس آلات طلائیے متاع اتنے جمع ہوئے کہ کوچ کے وقت شہر دمشق سی  
 باوجودیکہ گھوڑے اونٹ سوا اس اور منیطہ وغیرہ مالک کے غنیمت کے اور سرکاری  
 پیشا رہتے پہر بھی اس بار برداری کو کفایت نکلیا لاچار بعضا اسباب ڈال دیا او  
 ۴ طرف طلائیے نقرے اور بعضی اسباب بیش قیمت لیکن بہر حال اس شہر سے غنیمت  
 اتنے ہاتھ آئی کہ حساب مین نہیں آسکتے تھے عیارات اس شہر کی تین منزلیں چو منزلیں زرنگار  
 اول منزل پتھر گج کے باقی طبقات چوبے و مانگے نام مسمولی ہر یک گہر روغن اور طلا او

## توزک

۴۲ء دانون کے انصاف اور دینداری سے تعجب آیا کہ ہر ایک نے واسطے اپنے ہوا سی فضائی کے ایسے عارتین بنائیں میں اور کسی کو یہ توفیق نہ ہوئے کہ ازواج مظہر اب حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزار پر جبکہ شفاعت سی بہت کی امید ہے گنبد یا چار دیواری بنا ۴ دیوے ار سپیدن میں لی واسطے تیاری دو گنبد و نور قد شریفہ کے حکم دیا اور واسطے اہتمام کے امیر زادہ ابابکر اور امیر زادہ محمد خلیل سلطان اور امیر شیخ نور الدین اور علی سلطان اور منیکچہ حواج کو تعین کیا اور تمام معمار ساتھ کے اور شہر کی اس کار پر مصروف کئی اور مصالحہ عارت کا سنگ سفید چونہ وغیرہ موجود کیا پچیس دن کی عرصہ میں وہ دو گنبد تیار ہو گئے اور میں نے اس توفیق پر شکر اللہ تعالیٰ کا کیا اور زار اوقات اس ملک کا ٹکے کہوٹی چاندی کے تھے جس پر نام ملک الظاہر کا کہدا ہوا تھا میں نے ۴۳ اس چاندی کو کھلو کر صاف کرایے کو صد شقائے اپنی سک کے تیار کرائی اور کرکرت فقرہ کے میری لشکر میں اتنی ہی کہ تھوڑے دنوں میں حاصل ملک سال کا چہ لاکھ دینار کی خزانہ خاص میں داخل ہوئے اور ہر روز دمشق میں بزم بادشاہانہ ترتیب کر کے شکران فتوحات کا ادا کرتا تھا اور رشیدیوں سے فقہائے متفہم سرگذشت جلال اور فتوحات اور تلکوشائی کے لکھوا کر مالک محروسہ کو روانہ کیے اور سکی ملائیے اور فقرے صد شقائے اور پنجاہ شقائے جو میرے نام کے بادشاہ میں جاری ہوئے تھے تھیں تھیں کے ماتہ واسطے الحرم اور مراوی کے جو دان سرحدات پر حاکم تھے بھیجے اور جیجی آ ک ماتہ امیر زادہ میرانشاہ اور امیر زادہ شاہرخ کے پاس نامہ بھیج کر امیر سلیمان شاہ کو مع افواج واسطے تاخت ساحل دریا و فریح اور اوس نواحی کے تعین کر دیا اور انکو روانہ کیا اور نہوئے اوس ساحل پر جا کر اوس نواحی اور حواشی کو شہر کو ترک تاراج کیا اور غنیمتیں شمار لیکر کنگان میں امیر زادہ کے پاس چلی آئی اور

## تیمور سے

جو اس ہوئے اور لاچار ہو کر معہ اور لشکریوں کے جو اکثر وہ چرکس اور حبشے اور زنگی اسم  
 تھی یا ہر آیا بہادر اور انکو شکنیں باندھ لائے مین نے فوراً بزدلار کو معہ اور سردار زنگی  
 قتل کیا اور اطراف سے امراء اور لشکر کے قلعہ میں گھس گئی اور تمام زن و بچہ اسیر  
 کیے اور خزانہ جو سالہا سال مین مصر اور شام کے بادشاہوں نے اس قلعہ میں جمع  
 کیا تھا اکر دزمین سب ہمارے تصرف میں آیا اور مال اسباب جو ہر آلات مرصع  
 بیشمار سپاہ نے لا حاضر کیے اور مین آپ سوار ہو کر قلعہ کے سیر کو گیا وہاں ایک  
 ڈھیر غلہ کا بجگو نظر آیا اور سوقت ایک دھیقے لے کر ہا کہ یہ غلہ محصول اس موضع کا  
 جمع کیا ہے جو واسطے حرمین شریفین کے وقف ہے مین نے سپاہ کو منع کیا کہ کوئی  
 اس غلہ کے گرد نہ آویے چنانچہ ہر ایک نے سو من جو اس مین سے اٹھائے تھے مین نے  
 اسکو رو برو بلا کر سزا دیے اور اس کے قیمت تین سو دینار کئے گئے اور معتبر  
 ادے تعین کر کے وہ غلہ کہ اسوقت آخر فصل مین قیمے تھا اکیں شرعے قیمت تین دینار  
 کئے گئے تمام لشکر مین بکوا دیا اور وہ تمام روپہ جمع کر کے حرمین شریفین کے خادموں کو  
 جو اس شہر مین تھے دیدئے اور اور انعام دیکر حرمین کو رخصت کیا اور جو لوگ  
 قلعہ مین یہ موزن و فرزند اسیر ہوئے تھے اربک وہ سب غلام چرکس اور زنگی  
 اور حبشے تھے سب کو امراء پر تقسیم کر دیا اور جو الحرفہ اور کار بگرتے اور انکو تقسیم  
 کر کے حکم دیا کہ انکو سمرقند پہنچانا اور ملا مولانا جلال الدین اور مولانا سلیمان کو  
 کہ طبیب حاذق تھے سہ اہل و عیال ساتھ لیکر نو ارشش خروسی سی خوشدل کیا اور  
 مین قصر ابلق میں آکر شہر مین بنواس کے عمارات مین جو امیر کلان مصر اور شام کا  
 تھا اور یہ عمارت عالی طلا اور لاجورد سے منقش تے اترا اور تمام عمارت  
 شہر دمشق کے نہایت دھند اور عالی اور مضبوط تے اور سوقت بجگو اس مملکت

## توزک

۱۰۰ زمین پہنچا دیتے تھے یہاں تک کہ ادھر سے یہی منجیت سہا کر کے بہتر مارنے شروع کیے اور  
 ۱۰۱ کچھ خندق پر لگے اور کیے جبکہ دوسرے لکڑیے بہتر کی بازوہ کر بہا درون لگا  
 ۱۰۲ تیرا داریے اور جتنے رال کے مارنے شروع کیے اور نقیچوں نے نقب ڈرائے  
 ۱۰۳ اور نقب میں جلیا بہتر آیا کہ جس کا ٹٹنا مشکل تھا وہیں اوسپر آگ روشن کیے اور  
 ۱۰۴ سرکہ اوس پر ڈال کر نرم اور پارہ پارہ کر کے باہر نکال ڈالا اور اوسوقت میں نے  
 ۱۰۵ امیر زادہ میرا شاہ اور امیر زادہ شاہرج کو کنگان کی طرف کہ وہاں غلہ اور اذوقہ  
 ۱۰۶ گھاس گھوڑیے اونٹ کے ٹٹی بہت میرا تھا سہرا بہر کے روانہ کیا تاکہ وہاں جا کر مقام  
 ۱۰۷ کریں اور امیر میاں شاہ اور امیر چاں شاہ کو اونکے ہمراہ کر دیا اس عرصہ میں نقب نکالی  
 ۱۰۸ والوں نے اطلاع کی کہ ہنسی نقب لگا کر مایہ خندق کا نکال دیا اور کیے نقب تلونک  
 ۱۰۹ دوڑا کر برج اور دیوار خانے کر کے ٹکڑی کی سہاریے تھانہ دی ہے ذالون بخش  
 ۱۱۰ نے جبکہ دوسرے نقب برج طارم کا لینے تلونک کے بڑی برج کا کیے اور میں کیا کہ سب سے  
 ۱۱۱ پہلے نقب برج طارم میں لگا کر لکڑیے پر تھانہ لیا ہے میں نے لیا سپاہ کو تلونک  
 ۱۱۲ گھینے کی ٹٹی تیار کر کے نقب کو برج طارم کے نیچے سے آگ لگائی ہے خوب بہر کے  
 ۱۱۳ وہ برج باوجود اس استوار ہے کی گھر کر رہے تھیں گیا سپاہ پہلے سے  
 ۱۱۴ برج کے اندر داخل ہوئے اس عرصہ میں ایک ٹکڑا دیوار کا اور گر کر  
 ۱۱۵ اور تھیں ستر خراسانی اور سیستانی دہ کر ضائع ہو گئے اور سپاہ اس  
 ۱۱۶ سی جا بجا کھڑے رہ گئی اہل تلونک نے فرصت پا کر نہا کر بند کر دیا لیکن یہ حال  
 ۱۱۷ دایے اور بردار کو تو اں ڈر کی ماری کا پنے لگے لیکن دہشت ماریے یہ یہی طاقت  
 ۱۱۸ نہیں ہے کہ تلونک باہر نکلیں اوسوقت میں نے باقی نقب  
 ۱۱۹ کئی جگہ سے برج اور دیوار میں گر گئیں بردار کو تو اں  
 ۱۲۰ کر

## تیمور کے

جو اس ہوئے اور لاچار ہو کر معہ اور لشکریوں کے جو اکثر وہ چرکس اور حبشے اور زنگی ۴۴  
 تھی یا ہر آیا بہادر اور انکو مشکین باندہ لائیے میں نے فوراً بزدار کو معہ اور سردار زنگی  
 قتل کیا اور اطراف سے امراء اور لشکر کے قلعہ میں گھس گئی اور تمام زن و بچہ اسیر  
 کئے اور خزانہ جو ساہا سال میں مصر اور شام کے بادشاہوں نے اس قلعہ میں جمع  
 کیا تھا ایک روز میں سب ہمارے تصرف میں آیا اور مال اسباب جو اہرالات مرصع  
 بیشمار سپاہ نے لا حاضر کئے اور میں آپ سوار ہو کر قلعہ کے سیر کو گیا وہاں ایک  
 ڈھیر غلہ کا مجھ کو نظر آیا اور سوقت ایک دھتھے نے کہا کہ یہ غلہ محصول اس موضع کا  
 جمع کیا ہے جو واسطے حرمین شریفین کے وقف ہے میں نے سپاہ کو منع کیا کہ کوئی  
 اس غلہ کے گرد نہ آویے چنانچہ ہر ایک نے سو من جو اوس میں سے اٹھائے تھے میں نے  
 اوسکو روک دیا اور اس کے قیمت تین سو دینار کھلے دیئے اور معتبر  
 ۵ ادمے تعین کر کے وہ غلہ کو اسوقت آخر فصل میں قیمتی تھا لیکن شرعی قیمت تین دینار  
 کھلے کے تمام لشکر میں بکوا دیا اور وہ تمام روپیہ جمع کر کے حرمین شریفین کے خادموں کو  
 جو اس شہر میں تھے دیدئے اور انعام دیکر حرمین کو رخصت کیا اور جو لوگ  
 قلعہ میں سے معوزن و فرزند اسیر ہوئے تھے ان کو وہ سب غلام چرکس اور زنگی  
 اور حبشے تھے سب کو امراء پر تقسیم کر دیا اور جو اہل حرفہ اور کارگر تھے انکو تقسیم  
 کر کے حکم دیا کہ انکو سمرقند پہنچانا اور ملا مولانا جلال الدین اور مولانا سلیمان کو  
 کہ طبیب حاذق تھے سواہل و عیال ساتھ لیکر نوازش خیر و سی خوشدل کیا اور  
 میں قصر ابلق سے آکر شہر میں پنچاس کے عارات میں جو امیر کلان مصر اور شام کا  
 تھا اور یہ عمارت عالی طلا اور لاجورد سے منقش تھے اترا اور تمام عمارت  
 شہر دمشق کے نہایت دھند اور عالی اور مضبوط تھے اور سوقت محکوم اس مملکت

## توزک

۷۴۰ زمین ہنسن دیتے تھے یہاں تک کہ ادھر سے بھی بخین سہا کر کے بہتر مارنے شروع کیے اور  
 سلاست کر چہ خندق پر لگے اور کیے جو دھڑلہ لکڑیے بہر کی بانہ کر بہادر و ن لیا  
 سے تیرا دازے اور تھے رال کے مارنی شروع کیے اور نقیچوں نے نقب ڈرائے  
 ۱۰ اور نقب میں جلیا بہر آیا کہ جس کا ٹٹنا مشکل تھا وہیں او سپر آگ روشن کیے اور  
 سہ کر اوس پر ڈال کر نرم اور پارہ پارہ کر کی باہر نکال ڈالا اور اوس وقت میں نے  
 امیر زادہ میرا شاہ اور امیر زادہ شاہ رخ کو کنگان کی طرف کہ وہاں غلہ اور اذوقہ  
 گہاس گھوڑیے اونٹ کے ٹٹی بہت میسر آتا تھا ہمراہ بہر کیے روانہ کیا تاکہ وہاں جا کر مقام  
 کرین اور امیر سیان شاہ اور امیر چان شاہ کو اونکے ہمراہ کر دیا اس عرصہ میں نقب لگائی  
 والوں نے اطلاع کی کہ منہ نقب لگا کر مائے خندق کا نکال دیا اور کیے نقب قلعہ تک  
 دوڑا کر برج اور دیوار خانیہ کر کی لکڑی کی سہاریے تہا نب دی ہے والوں بخشی  
 نے جو کوزہ دار نقب برج طارم کا یعنی قلعہ کے بڑی برج کا کیا تھا عرض کیا کہ سب سے  
 پہلے نقب برج طارم میں لگا کر لکڑیے پر تہا نب لیا ہے میں نے فی الفور سپاہ کو قلعہ میں  
 گھینے کی ٹٹی تیار کر کے نقب کو برج طارم کے نیچے سے آگ لگائی جب آگ خوب بہر کیے  
 وہ برج باوجود اس استواریے کی گر کر رستہ کھل گیا سپاہ پہلے سے تیار تے جب پٹ  
 برج کے اندر داخل ہوئے اس عرصہ میں ایک ٹکڑا دیوار کا اور گر کر گر داوٹھا  
 ۵ اور تخیاً ستر خراسانیے اور سیستانے دب کر ضائع ہو گئے اور سپاہ اس دیوار کی گرتی  
 سے جا بجا کھڑے رہ گئی اہل قلعہ نے فرصت پا کر یہ ناکہ بند کر دیا لیکن یہ حال دیکھ کر قلعہ  
 والے اور بردار کو تو ال ڈر کی ماری کا پنے لگے لیکن دہشت مارے یہ ہیں طاقت  
 زمین ہے کہ قلعہ سے باہر نکلیں اوس وقت میں نے باتے نقب میں ہے آگ لگوادیے  
 کئی جگہ سے برج اور دیوار میں گر گئیں بردار کو تو ال اور امراء یہ حال دیکھ کر

## تیمور کے

شہر مذہبی باہر تھا میسر ہوئے سپاہ نے اندر سی تاراج کر کے ہمیشہ غنیمت زر نقد و اہل اسباب  
 متاع نفیس بیش قیمت ظروف طلائیے نقدیئے آلات مرصع حاصل کیے اور دمشق کی سادات  
 علما و قضاة اور زر و سوار مطیع ہو کر میری سپاہ میں آئے اور شکس اور تیغ بہت نذر  
 اور عجب کے راہ سی امن مانگا میں نے امن دیکر اہل شہر پر خراج مقرر کر کے امراء میں سے  
 شیخ نور الدین اور امیر شامک اور امیر الہداد کو اور منشیوں میں سے خواجہ محمود  
 سمنائی اور خواجہ جلال الاسلام کو بھیج کر تحصیل کرنا شروع کیا اور سات دروازہ  
 مضبوط بند کرادیئے اور ایک دروازہ جسکو باب الطراد کہتے تھے کشادہ رکھا  
 امراء اور دیوان بھانے ہر روز تحصیل کر کے حضور میں بھیجتے جاتی تھے جمعہ کو سادات اور  
 علماء اور مشایخ رکاب میں جمع ہو کر بنے امیر کے مسجد جامع میں گئے اور منبر پر خطبہ میر  
 نام کا پڑھا اور نثار کیا

## دگر قلعہ دمشق کے مفتوح ہو چکا

قلعہ دمشق کا نہایت مستحکم ٹرے بڑی پتھر و لٹکانا ہوا تھا اور گرداویکے خندق عمیق  
 اٹھ گز کے چوڑی پانی سے لبریز کہ کشتے اور سین فراغت سے پہنچتی تھی اور اسباب اور  
 آلات جنگ کی اور کئی قسم کی آتش بازے اور سامان قلعہ دار سے کامنجنی عمارت  
 تیر چرخ تھے لفظ کے اذوقہ ہمیشہ موجود اور مرد جنگ تیار تھے قلعہ دار بردارنا  
 اس سامان کے بہرہ نہ مخالف ہوا اور چونکہ تسخیر اس قلعہ کے ضروری تھے اسلئے میں  
 نے امراء قلعہ کشاکش کو قلعہ کے اطراف و جوانب پر مصروف کیا اور حسب الامر امراء  
 سلامت کو چار آگے بڑھائے اور حوالہ کے تیاری کیے اور منجنیق برپا کیے اور عقب  
 شروع کیے اور قلعہ کے اندر بے برج اور کنکرہ پر مرد از مودہ کا رہتے انہوں نے  
 حقیر ال کے اور تیر چرخ اور تیر منجنیق مارنے شروع کیے ایسا کہ کسی کو گرد قلعہ

## توزک

۳۸ ۷ حقائق نامیے فرخ کے نوکرنی امیرزادہ شاہرخ سے یہ حال آگیا امیرزادہ نے فوراً  
 کو میریے پاس بھیجا جب محکومہ حال معلوم ہوا اثر میں نے امرائے کو تیار کیا اور امیرزادہ  
 ابابکر کو دست راست سے اور امیر جہان شاہ کو دھچپ سے شہر پر بھیجا کہ کسی کو شہر میں سی  
 مت نکلے دو اور امیر سوچک اور امیر شیخ نور الدین اور امیر شاہک اور امیر الہداد  
 اور امیر برندق اور امیر جہان شاہ اور علی سلطان کو معاً اور امراء کے لشکروں کو ان سے  
 کر کے فراریوں کے تعاقب پر روانہ کیا افواج قاہرہ نے فراریوں کو جاکر مٹوا  
 دیے ہلاک کیا اور اکثر زندہ دستگیر ہوئے اور باقی لشکر کی اور ملک فرخ شدت  
 کے مارے تمام مال اسباب ادنیٰ و کبیرہ لہو اچھوڑ کر جان بچالی گئے اور سپاہیوں  
 نے غنیمت بے شمار لا کر حاصر کے اور اسے دن بہا دروں نے حسب الامر خوائے شہر کو  
 تاراج کر کے غنیمت بے شمار پیدا کی اگلے دن ہفتہ کو تیسویں تاریخ جادالاول کے امراء  
 اور سپاہ واسطے تسخیر قلعہ دمشق کے آراستہ ہو کر سوار ہوئے جب فوج مسلح صف  
 باندہ کر کھڑے ہوئے میں بے غایت ابلے پڑ کر کے شہر کی طرف متوجہ ہوا اور  
 باغستان میں آگے جا کر شہر کا محاصرہ کرایا اور میں قصر ابلق میں جو بنایا ہوا  
 ملک الظاہر والے مصر کا تھا اور ترا اور اور امراء سے گرد شہر کے عمارت میں  
 اتر کر تسخیر میں مصروف ہوئے اور سوقت یہ سنا کہ یہاں فرار طیب حضرت ام  
 حبیبہ اور ام سلمہ ام المومنین ازواج حضرت سعید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 میں اور مرقد شریف حضرت بلال کا ہے اسے سرزمین میں ہے میں نے تہت ہوا  
 ہو کر سعادت زیارت فرارات فائض البرکات کے حاصل کیے اور امنیہ پیش  
 آستانہ گر گیسے اور ادنیٰ کے ارواح متبرکہ سے ہمت طلب کیے اور بعد فاتحہ کے  
 خوات و نامی نقار کو تقسیم کر کے چلا آیا اور اوہیدن تسخیر شہر دمشق کی کرحصاً



آگے نہیں رکھتے تھے اور جب ہمیں قریب شہر کے آکر ڈیرہ کیا ملک فرخ نے کثرت اور...  
 فوج کے دیکھ کر خوف کے ماری امرا کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ اس بل کو مستلزم دفع  
 کیا جائے اور نور و زما فیض اور بیک اور شدول پرتا را اور شہنشاہیہ جامیگے ہے اس  
 مشورہ میں شریک تھے بعضی لوگ جو بہت شجاع تھے اور انہوں نے یہ کہہ کر اگرچہ  
 شکست عظیم ہو گئے بھی اور اکثر قتل ہوئے شہر قلعہ اور اذوقہ اور اسباب جنگ  
 سب قائم ہے اب مشہور ہو کر محافل قلعہ کے کی چاہئے اور جو لوگ خردمند ہیں  
 انہوں نے یہ کہا کہ یہ سب باتیں خیالات محال ہیں اب یہ کہ کوچ کے وقت تمام لشکر غنیم  
 کا اسباب اونٹنوں کے لادوں میں مشغول تھا ہمیں آراستہ کیے جاکر یورش کے اور قلعہ  
 کے موافق خوب سے کی پہرہ جو گذرا ہے سب جانتی ہیں بہر حال صلاح یہ ہے کہ واسیلے  
 خود دارے کی جیل سے مدارات کی چاہئے ایسا نہ ہو کہ نوبت پر خاص کے آویسلاست  
 روئے کو غنیمت جان کر مصر کو چلا جائے اور لشکر شام کو شہر اور قلعہ پر چھوڑ دینا کہ یہ مقدمہ  
 موافق شہر کے محافظت کریں اگر انہوں نے شہر کو بچایا تو اسی اور کیا بہتر ہے اور  
 تو ملک معہ ملازمان خاص اس پہلک سے سلامت نکل جاویگا تمام اہل مجلس نے یہ صلاح  
 پسند کر کے ٹھہرایا کہ فرخ نے اعلیٰ شکس اور تیغ دیکر میرے بھی یہ کہلا بھیجا کہ میں آؤ  
 سخن پر قائم ہوں اور یہ جہارت کہ اس طرف سے پیش آئے میرے مرغے نہیں  
 جن لوگوں نے گستاخ ہو کر قدم اپنے کلیم سے نکالا تھا اپنے کئی کو پایا اور اگر آج  
 سپاہ امیر کے فرمت دیوئے تو کل امیر جو حکم دیوئے وہ عمل کروں جب اپنے لی  
 عرض کیا میں نے سپاہ کو بلالیا اور اپنے کو خلعت دیکر رخصت کیا جب اپنے لیے  
 ملک فرخ سے یہاں نکالے جان بیان کیا ملک فرخ امرا سے سازش کر کے جمعہ کو اذوقہ  
 رات کی وقت قلعہ سے نکل کر مصر کو روانہ ہوا اور جالیے میں نہایت جلدیے کے

۷۳ نہا اور گڑھے کی دقت امیر زادہ میرا شاہ اور امیر زادہ شاہ رخ سے رو برو ہوا پر جب  
 غنیمت کو نہریت ہوئے تو تو پلاق قوچین کو کرا امیر زادہ شاہ رخ کا اوس معرکہ میں سے ایک  
 زادہ سلطان حسین کے باگ بکڑ کر امیر زادہ شاہ رخ کے پاس سپرد کر کے آپ میرے  
 پاس آکر حال امیر زادہ سلطان کا عرض کیا میں نے امیر زادہ سلطان حسین کو زخمی  
 بند کرایا چنانچہ مدت تک قید رہا آخر امیر زادہ شاہ رخ کے کہنی سے سزا دیکر چھوڑ دیا اور  
 مدت تک دربار میں نہ آئی دیا۔ اور بعد اس فتح کی شہر کے پاس ڈیرہ کیا اور صبح کو  
 وہاں سے کوچ کر کے آدھ کوس کے فاصلہ پر ایک پشتہ کے عجمی مقام کیا رات کو وہاں  
 ہوشیاری رکھی مسجد واسطے کوچ کے سپاہ تیار لیکر آ رہتے ہوئے اور فوج کو بطور  
 مقرری کی جا بجا مرتب کی اور صف ماتھوئے فوج سے آگے رکھ کر دشت کی طرف متوجہ  
 ہوئے بعد ترتیب افواج کے میں نے فوج کی صف کو دیکھا تو دست راست سے آخر دست  
 چپ تک چار کوس تک تھے پھر میں وہاں سے آہستہ آہستہ آگے ایک پشتہ کے اوپر چو شہر  
 سے لگا ہوا تہا کہڑا ہوا اور وہ تمام جھل لشکر سے بھر گیا اور سوقت سپاہ نے حسب حکم  
 کوس کو رکھ کر باور بند بجانا شروع کیا اوس سرزمین زلزلہ مٹ گیا اور شہر والوں نے  
 کی کثرت اور آہستگی دیکھ کر ڈر گئے پھر میں نے اوس پشتہ سے اوتر کر شہر کے پاس کناہ  
 ندی کے جو بمنزل خندق کے تھے ڈیرہ کیا اور خیمہ اور سائبان برپا کرائے اور گرد  
 لشکر کے خندق کھود کر تختہ چوب سے واسطے احتیاط کے حصار بنالیا اور لشکر کی حفاظت  
 سے خاطر جمع کر کے کئے قشون لشکر کے مسلح واسطے جنگ کے دریا سے پار روانہ کی لاگو  
 مخالف ارادہ پر خاشاک نہ کہتی ہوں تو او کو ہلاک کریں یہ بہادری اور دریا سے اوپر  
 جا کر صف باندھ کر کھڑے ہوئی شہر میں غمی ہے ایک فوج سوار پیادہ نکل کر کھڑے  
 ہوئے لیکن از بسکہ پہلی جنگ میں مدد میرے لشکر کا اوٹھا تھے تھے اسلئے قدم

دور کثرت نمازی کے ادا کر کے سجدہ میں دعا مانگے کہ میرا حکام کہانا شروع کیا اور غنیم کی موت  
 کو دیکھتا ہوا تھا اس سجدہ میں فوج غنیم کے نزدیک آگئے یہاں پر ایریزادہ میرا شاہ اور  
 ایریزادہ ابابکر اور امیر سلیمان شاہ وغیرہ امیر اور کمرہ فوج دست راست کے مخالفین  
 پھر روانہ کیا وہ فوج شہر کے گرد گھومتے رہے اور فوج میں گھس گئے اور تیغ ابدار سے قتل کرنا  
 شروع کیا فوج انہیں پکارا کہ اسان تک پہنچا اور قمارہ کے اندر سینہ کر دیوں گے  
 کان بہرہ ہو گئے یہاں تک کہ افواج دست چپ غنیم کے منہم ہوئے اور ایسی ہیست  
 چپ کی طرف سے سلطان محمد و خان اور ایریزادہ محمد خلیل سلطان اور امیر چاندا  
 اور غیاث الدین ترخان اور امیر توکل سپر یاد کا رہبر لاس اور شیخ ارسلان اور  
 تغلق خواجہ برلاس اور میر علی ملہ وز وغیرہ امراء نے دشمنوں پر حملہ کر کے غریب  
 شمشیر سے ان کے ابرویں حیات برباد کر کے شکست دی اور امیر موٹنگ اور  
 شاکہ اور سید خواجہ اور توکل بہادر باورچے اور مسائن تیور اور فوج آزاد  
 جوہر اول قول کے ہتی صفت ہستیوں کے آگے بڑھا کر مخالفین پر حملہ کیا اکثر لوگ ہاتھوں کی  
 پس گئی اور ایسی طرفین سے کوشش ہوئی کہ اس میدان میں ہر طرف دریا خون کا  
 جاری تھا اور سوقت میں نے لشکر قول کا لیکر بکھر پڑا پھر غنیم پر حملہ کیا پھر تائید الہی سے  
 تھوڑی سی کوشش میں مخالف کو شکست ہوئے تمام مصر سے اور تمام دشمن کی طرف  
 بھاگ گئی لشکر منصورہ نے عمارت تک ان کو تار مارا اور کئے پزار سوار ضرب شمشیر سے  
 ہلاک کئے اور جو پادہ کہ شہر میں سی اوٹ کی امید پر آئی تھی اور میں سے اتنے مقتول اور  
 تپڑی ہوئی تھی کہ تعداد ان کے مساوی علم الہی کے کوئے نہیں جانتا اور اتفاقاً اس  
 زادہ سلطان حسین جو فرخ کے پاس بھاگ گیا تھا آج منگل کے دن انیسویں تاریخ  
 ۱۰۱۱ ہجری الاول کے جب یہ لڑائے پیش آئے تو مخالف کے فوج دست چپ کا سردار

## توزک

۷۳۳ ایلے کو غزت یہ رخصت کیا اور اوسکے بھی کئے معتدروانہ کر کے زبان نیارسی یہ ظاہر کیا کہ اگر باغ دن کے بہت ہو جاوے تو انیس کو حضور میں بھیج کر اطاعت اختیار کرتا ہوں میں اوس کے ایلچو کو خلعت دیکر رخصت کیا اور وہ بہت قبول کیے تذکرہ اس صلہ کا سنکر اہل اوس دیار کے خوش ہوئے لیکن از بسکہ ملک فرخ کے دلیں دغا تھے وہ صلہ پرنا سی بدل ہو گئی یہ حال اسطور ہوا کہ جب اسنزل میں دس دن گزر گئی اور وہ تمام جنگل چارہ سی خالی ہو گیا تو اولوں نے یہ عرض کیا کہ دمشق سے شرق کی طرف جنگل نہایت بڑ اور گہاس پانی و ماں بہت ہے میں نے اوس طرف کوچ کیا سپاہ خیر اسباب اوٹھائیے میں مشغول ہوئے ملک فرخ کی قراول یہ خبر لگے کہ امیر نے شرق کی طرف کوچ کیا فرخ نے اپنے امرا و سی مشورہ کیا کہ امیر کے کوچ کرنی سے شرق کی طرف جد ہر اوس کے ولایت یا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا لشکر زبون اور ضعیف ہو گیا ہے کیونکہ بدون جنگ کے مشرق کی طرف ارادہ کیا ہے اب یہ صلاح ہے کہ غلبہ کے ساتھ سوار ہو کر امیر کے سپاہ پر چلا جائیے کیونکہ سر یک اپنی اسباب اوٹھانی میں مشغول ہوگا اور کچھ چلے ہوئی اوس کے عقب پر جا کر ہر آگندہ کر دوں پہر فتح بہت آسان میسر ہوگی اور یہ نام اور سی تھا ایک کفایت ہے تمام مصر اور شام والوں نے یہ شورہ پسند کیا یہ وہ سب تیاروں کے درست ہو کر شہر سی باہر نکلے اور لمبی گردنواج کے جو دمان جمع تھے پیادہ اور سواروں فوج غارت کے توقع پر شام کے لشکر کی بھی روانہ ہوئے چنانچہ تمام جنگل کے گوشہ گوشہ پیادہ سی پر ہو گیا کہینے اتنا لشکر ایک جگہ جمع نہ کیا ہوگا اسعصر حد میں یہ حال قراولوں نے عرض کیا میں نے جانا کہ اب دولت شامیوں کے زایل ہونے کو ہے ہنسی اوسہی جگہ ڈیرہ کر کے خیر خرگاہ برپا کئی اور امرا و سیے افواج قاہرہ کو بطور مقرری کی آراستہ کرایا ہر یک اپنے اپنی مقام پر قائم ہوا بعد تریب افواج کے میں نے انکسار کی ساتھ

سنایا فرخ نے ارادہ کو واسطیٰ استقبال کے پہنچ کر نہایت غرت سے قلعہ کی اندر بلا لیا اور ۳۳  
 بہت غرت کے اور یہاں سلطان حسین کی لو کر حسین نامی نے اس وقت رات کو یہ  
 حال اسے شاہک سے کہا اور شاہک نے مجھ سے اگر عرض کیا میں نے کہا کیا غم ہی آخر ہمارے  
 یہاں گرفتار ہو گیا صبح کو میں نے بسبب کو تاہے کہا اس چارہ کی شہر کے نزدیک میں ایک  
 کوس کے فاصلہ پر جہاں چارہ پائے بہت تھا میدان وسیع میں ڈیرہ کیا اور تمام لشکر  
 کے گرد بمقدار قدام کے پتھر کا قلعہ بنا کر خندق تیار کرادیے اور سرور زمین قراول  
 بھیجا تھا کہ خبر لاتی رہیں اور رات کو خوب احتیاط کرتا تھا جب اس منزل میں دو دن  
 گزرے بادشاہ توران خراسانی کو میں نے ایچے کر کے دمشق میں ملک فرخ کی پاس  
 بھیجا اس پیغام کے لئی کہ ایتھس ماری ملازم کو موجدہ تونے قید کیا اور ایتھس کو بھی قتل  
 کر دیا یہاں تک کہ تیرے گیتا نے باعث ہمارے لشکر کشی کی ہوئے جسے تیری تمام ولایت  
 برباد ہوئے اور ہوتی جاتی ہے اور کئی ہزار زندہ خدا کی تلف ہو چکے ہیں اور اور ہونگے  
 اب بھی اس سترہ سی باز رہ اور اپنی اور رعایا کے خال پر رحم کر اور ایتھس کو حضور  
 میں روانہ کر کے خطبہ اور سکے میری نام کا جاری کر دی تاکہ میں اس مملکت کو تباہی سے  
 معاف کروں کیونکہ اس لشکر کشی سے شہرت اور نام آور ہے منظور ہے تاکہ ہمارے  
 بعد اطراف عالم میں نام مشہور ہے اور جمع کرانا مال سریع الزوال کا مقصد نہیں  
 ہے میں نے توجہ نصیحت سزاوارتی ادا کی اب تو اپنے حق میں جو بہتر ہے سو عمل کر۔۔۔  
 جب میرا ایچے دمشق میں پہنچا تو وہاں خلاف عادت سابق کے اس کے بہت عزت  
 کی اور ملک فرخ پہاڑی اور تہذیب بجا لایا اور آتش بازار اور رعد انداز جنگی  
 ہر دوسرے وہاں کے لوگ جنگ کرتے ہیں بہت جمع کرا کے کئے طرح کے آتش باز  
 کا بادشاہ توران ہمارے ایچی کی سامنے تاشا کر اکرا پنے نکتہ ظاہر کے بہر حال

## توزیک

۷۲۱ قرادین کو امیر سونچک وغیرہ امرا کو کوسہ دار بنا کر آگے روانہ کیا کہ مخالفوں سے جا کر  
 آدریش کریں جب یہ آگے بڑھے تو غنیمت کی فوج بے آگ کو چلے اور جنگ شروع ہو گئی ہمارے  
 سپاہ میں سے صائن تیمور بہادر اور داندہ خواجہ سپر امامچے اور توکل بہادر باورچی اور  
 ذوالنون بخشی اور کل سپر تیمور توچین نے مردانگی سے بہت دھتھے ہلاک کیے اور دست  
 راست سے سید خواجہ شیخ علا بہادر اور دست چپ سے امیر زادہ رستم مسپاہ اور کل کو ملک کو  
 پہنچے اور جنگ اور زیادہ بڑھے اور طرفین سے اوازہ نقارہ کا فلک پر پہنچا یہاں تک  
 کہ تائید الہی سی فوج ملک فروغ کے بنیت کہا کہ شہر میں گھس گئے اور یہاں گئی ہوئی بہت لوگ  
 قتل ہوئے اور اکثر کو زندہ دستگیر کر لائے مین لی اور کو نہایت تحسین اور آفرین کی اور  
 واسطی لشکون کے تمام اسیر دن کو اور سد دن اور تیمور تاش اور جو کہ حلب کے قلعہ میں  
 گرفتار ہوئے تھے قتل کیا جب رات ہوئے تو مین نے سپاہ کو تاکید کی کہ ہوشیار اور  
 چوکس رہیں

## ذکر امیر زادہ سلطان حسین کی چلی جالی کا مہوشی مین پاس ملک فروغ کے

۷۲۲ اور اسے رات کو عجیب ماجرا پیش آیا اور وہ یہ ہے کہ مین نے یہ تاکید منع کیا تھا  
 کہ کوئی شراب نہ پیوے چنانچہ تمام لشکر مین کوئے نہیں پیا تھا اب بعد فتح ولایات کے  
 کچھ شراب امیر زادہ سلطان حسین کے لازموں کی باتہ آگئے امیر زادہ نے دس سو شطرنج  
 سی پے لی پر مین سے مین یہ ہو چکے کہ مجھ سے یہ امر خلاف حکم امیر کے صادر ہوا ہی اگر اٹھا  
 کہنے میرا یہ حال امیر سے ظاہر کیا تو دیکھے کیا عقوبت مجھ پر گزریے اس دہم سے آدھیا  
 کو موچند یا بچے خود راہی کی سوار ہو کر قلعہ دمشق کے دروازہ پر پہنچا جب شامیوں کو  
 امیر زادہ کے آنی کی خبر ہوئی تو او نہونے جانا کہ اب بار استارہ پہنچا یہ زدہ فرما کہ



## ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا واسطی تسخیر دمشق اور مالک شام کی

دوران سیمن نے شیخ نور الدین اور امیر شامک اور امیر سوچک وغیرہ اہل ارماتو نامات  
کو جنہا سب لشکر تیس ہزار تھا دمشق کی طرف روانہ کیا اور چونکہ بعلبک دامن کوہ میں  
واقع تھا جاڑا اور مارش برف کے شروع ہو گئی تھی اسلئے کچھ توقف کر کے دمشق  
کو روانہ ہوا اور ایک منزل جا کر اتوار کے دن تیسرے جادہ اول کو شہر کرک میں جا کر  
سعادت زیارت روضہ منورہ حضرت نوح پیغمبر علیہ السلام کے حاصل کیا اور  
بہت خیرات دہائے مجاوروں کو دیے اور طرف دمشق کے روانہ ہوا اور وہ اہل  
حوضندروت کے تاراج کی لٹی تعین ہوئے تھے غلام بیکار لکھنا اور اہل آٹے اور موت  
پہنسا کا اسعر مد میں کہ میں ولایت شام کو توجہ ہو کر قلعوں کے تسخیر میں مصروف تھا اور  
اہل دیہات خصوصاً اہل دمشق نے روز بروز حقیقت حال بکھ کر ملک فرخ کے پاس مہر کو  
بھیجا اور اوسکو واسطی حفاظت ولایت اور جنگ اور آراستہ لشکر کے براہ گئی  
کیا بیان کہ بموجب تحریر اہل شام کی ملک فرخ مصر اور شام کا لشکر بیکار لکھ دمشق  
کو روانہ ہوا اور نہایت آراستہ یہ مد اسباب جنگ وہاں پہنچا اور آپ قلعہ مستحکم  
کر کے منتظر ہے جب میں نے یہ حال سنا تو میں بے آراستہ اور اسلحہ اور اخیاطیہ  
روانہ ہوا اسعر مد میں اوسکا عجب قرب پیش آیا مقصود یہ ہے کہ ملک فرخ کی آگ  
قلعہ سے فارغ ہو کر کسی امانی کی اغوا یہی کسی ایک فریب کیا تاکہ کسے فریب سی بکافض  
کر کے ج جادیہ ایک بد ذات زبان ناپاک آدمیے اور ویسی ہی اوس کی ساتھ کر کے  
بطور ایٹ کے یرے پاس بھیجا اور خنجر زہریکے بھیجے ہوئے دونوں کو دیئے اس دھ



خیال کر نیگے اسلئے امر اکا کہا ناٹا اور جسے سی جمہوں کی طرف متوجہ ہوا جب قراول حمص میں  
 پہنچے وہاں جا کر ہریک اڈے اور اعلیٰ کو نصیحت کی کہ اگر تم کو اپنے نجات منظور ہے تو اطاعت  
 اختیار کرو تاکہ لشکر کے صدر سے تمہاری جان و مال ننگ ناموں میں محفوظ رہے اور نہیں  
 جو اور شہر و لکا قتل اور غارت یہیے مال ہوا ہی تم ہی اوسکی منتظر رہو اہل حمص ازلے  
 سعادتمند تھے انہوں نے قراولوں کے نصیحت قبول کی اور اوس ولایت کی رئیس اور سرد  
 پیشکش لائق نقد جس گھوڑے اونٹ لیکر استقبال کو آئیے اور بجز تمام مطیع ہوئیے  
 میں نے ہی رحم کہا کراؤ کو امن دیا اور شہر حمص میں جا کر علی اکبر کو دلا لکا گھوڑا کر دیا  
 اطاعت کی سبب شہر والی لشکر کی صدر سے بگلی

## ذکر قلعہ بعلبک کے تسخیر کا

حمص کو مسخر کر کے میں نے شہر بعلبک کے طرف غزم کیا ایک نزل ٹپ کر کے شور زمین میں  
 مقام کیا اور اس نزل سے فوج آراستہ جدا کر کے ساحل کی طرف تعین کے تاکہ جا کر قلعہ  
 وحیدہ اور نروت کا مسخر کریں اور میں بعلبک کو روانہ ہوا جب نزدیک آیا تو  
 دیکھے باشندی اور کو تو مال اندیش ملازمت کو اسی اور پیشکش اور تحفے لائی  
 ورنہ قلعہ کے ملازموں کے حوالہ کی پہر میں شہر کے اندر قلعہ کے سیر کی واسطے سوار ہوا  
 نہایت استوار معلوم ہوا جو دیکھا تھا حیران ہو کر انکے دانت سے کاٹتا تھا قلعہ  
 مہر بری پڑی پتروں سے بنا ہوا تھا ایسا کہ میں نے ایک پتھر نوایا تو ایک طرف سے  
 اور ایک طرف سے سولہ گز تھا اہل شہر سے میں نے پوچھا کہ یہ کیسے بنایا ہے عرض کیا کہ  
 اس قلعہ کا تحقیق معلوم نہیں لیکن بلحاظ اسکے بنیاد کے یوں مشہور ہے کہ حضرت  
 بان کا بتایا ہوا ہے کیونکہ بخردیو ونگے ادمیوں نے مکں نہیں ہے کہ عمارت بنا سکے  
 اس قلعہ میں سے سوای اور غلام بیشمار کے اتنا غلام اور روغن میوہ ڈال دیا

## توزک

۷۲۸ کو جواب دستیاب ہوئے ہی حلب کے قلعہ میں محفوظ رکھیں اور میں آپ توکلًا ولایات شام کو توجہ  
ہوا اور کے روریشتر میں نے پرمحو خلف امیرزادہ عمر شیخ اور امیرزادہ ابو بکر اور امیر  
سلیمان شاہ اور امیر سوکک وغیرہ امرا کو موٹو لشکر شہر حے کی طرف روانہ کیا تھا اونہوں نے  
وان جاتے ہے پہلی دن شہر کو غارت کیا لیکن قلعہ وان کا از بسکہ مستحکم نہ تھا اور دن  
مفتوح نہ ہوا اسکا محاصرہ کر کے عرضی حضور میں روانہ کیے اور انکی عرضی پڑھتی ہی جلد  
سی میں شہر حے کی طرف متوجہ ہوا رستہ میں کئی قلعہ مستحکم ایک ایک دن میں سینہ کر کے حمی میں  
پہنچا حصار والے آراستگے اور کثرت فوج کے دیکھتی ہے ہست ہوئے لاچار اطاعت  
اختیار کے اور پیشکش اور تحفی لیکر قلعہ یہے باہر امیرزادہ پیر محمد کے پاس آئی عجز ظاہر کر کے  
اوس کی معرفت جان بختے اور امن مانگا امیرزادہ اونکو موٹو پیشکش درگاہ میں لایا اور قضا  
کی میں نے امیرزادہ کی خاطر اونکو معاف کیا اور آدمی قلعہ میں بھیج کر وانکا تمام نقد اور  
جنس جمع کرایا پھر میں نے وہ غنیمت میٹھا امیرزادہ پیر محمد اور امیرزادہ ابو بکر اور  
اونکے لشکریوں کو جو اونکے ساتھ تھے عنایت کی اور اوس سب زمین و سبب خوش ہوا میں  
واسطے استراحت لشکر کے کئی مقام کئی اور وان اپنے ٹہنی محل نہایت عالی تیار کرایا  
اور اکثر امرا و انے یہی اپنے اپنی ٹہنی مکان تیار کرائے اور وقت امرا و انے متفق ہو کر  
دربار میں یکدل اور یک زبان ہو کر عرض کیا کہ امیر کو معلوم ہے کہ سپاہ کئی سال میں سفر  
جنگ جہاں میں مصروف ہی اور اگر قلعہ گیریے امیر کی دین ہی تو اب طرالمس کی طرف  
جا کر یہ موسم سرما کی کنارہ دریا یہ طرالمس کی تیر کرین تاکر لشکر اور گھوڑی اسود  
اور توانا ہوجا وین پھر جب موسم بہار آئے آراستگے اور آسمود کی سی پورش  
کرین نہ مشورہ امرا کا اگرچہ توافق صلاح کی تھا لیکن مرے دین یہ آیا کہ اگر  
اب دشمنوں کے قسوس بازر رہا ہوں تو اونکو فرصت غلامیے اور وہ میری سستی کا

تیمور رسکے

اور تم کو معلوم ہے کہ تیسیر کی وقت سامنی غوار کے آنچہ کی تر و خشک کچھ باقی نہ رہا اور وہاں  
 اتنی مسلمانوں کی خون کا تہا رہی گردن پر ہو دیکھا تھو مناسب یہ ہے کہ ناسحق خون نہ رہے  
 نکرا و قلعہ ملا زمان درگاہ کے حوالہ کرو اپنی اور بندگان الہی کی حال پر رحم کہہ دو مدد  
 اور تیمور تاش سے پیغام منکر مسکت اور پیچارگی کی سانبہ ہمراہ سادات اور قضاات اور ملا  
 اور شاخ کے قلعے سے باہر آئے اور عین کی منہ کیا کہ سادات کو آسیب نہ پہنچے اور سید و نواب  
 تیمور تاش کو معہ ایک ہزار سردار کے امر اور تقسیم کر کے زنجیر بند کرا دیا اور امیر جہان شاہ  
 کو دروازہ پر واسطے غصہ علی اموال کے بیٹھا دیا اور کنگرہ قلعہ کی گردنئی اور راہ سید  
 آتش بوجادوات دارعدہ اہل قلعہ کا گرفتار ہوا تھا اور سکونین نے سندرہ کو ملک فرج کی  
 پاس بھیجا اس پیغام سے کہ تائید الہی سے قلعہ حلب کا مفتوح اور سید و نواب اور تیمور تاش  
 امیر الامراء و شق اور حلب کا معہ اور سردار و نواب اسیر ہو اگر کچھ کیا انکے خلاصی منظور  
 ہے تو ایتمسار سے لازم کو جو اتفاقاً تجاری یہاں قید ہوا ہے خلاص کر وین اور کو خلاص  
 کر دینا اور آتش بوجا کو ایک مدت مقرر سی پر رخصت کیا کہ جواب لے آوی اور عین  
 واسطے سیر قلعہ کے سوار ہوا اور دانی سے تمام خزانہ اور دفعہ جو ملک چین نے سادہا  
 سال میں دیا جمع کیا تھا سب نقد اور خبس کہ بشمار تھا جمع کرایا جب وہ سب جمع ہوا  
 عین بے او سہوقت امر اور لشکر کو انعام دیدیا اور پندرہ دن تک حلب میں جشن کر کے  
 ہر روز امر اور رہا در و نگو جنہو نے اس یورش میں شمشیر زنی کے تھے کلاہ زرد و ز  
 کر خنجر مرصع شمشیر ترکش گھوڑے زرین زرین خلعین زرین اور انعام دیکر خوشدل اور  
 سر بلند کرتا رہا یہ اس سے خیر سے خاطر جمع کر کے سید اعز الدین اور ملک ہزارگری اور امیر  
 مویشی سپر امیر تو بے بوغا اور شاہ شامان والے سیستان اور پیر بیان تیمور اور سلطان  
 ملک اور مراد تو عین اور تائبہ بہادر اور شیخ عمر تو اچے کو تعین کیا کہ بہر اور غنائم

## توزک

۷۲۹ اور تیمورتاش نے جب یکے قلعہ میں متحصن ہوئی مین لی اوسہی وقت قلعہ کا محاصرہ کیا قلعہ  
 نہایت استوار تھا بنیاد میں اخرو دیوار تک بڑے بڑے پتھر لگی ہوئی دیوار بہت بلند  
 خندق چوٹی تک گہری پانی سی لب نیز میں گرنے کے چوڑی چین گتے پہرتی تھی اور خاکریز  
 قلعہ کا خندق میں دیوار تک سو گز کا اسطور بنایا تھا کہ ہر گز اوسکے اوپر جانا ممکن  
 نہیں تھا جب سدون اور تیمورتاش نے اوس قلعہ میں گھس کر استحکام کیا اور اٹا  
 اسباب جنگی منجیق حقہ نقطہ کے اور اور ہتیار قلعہ دار نے کی اور اذ وقت کئی سال  
 کا جمع کر رکھا تھا اس ہر دوسرے پر مغرور ہو کر برج اور بام قلعہ کے جنگی لوگوں میں  
 آراستہ کر کے تیر اندازی اور آتش بازی اور پتھر منجیق سے مارنی شروع کی اور  
 مین لی اوس وقت ارا کو گرد قلعہ کے جنگ اور کوشش میں مصروف کیا اطراف  
 و جوانب میں قلعہ کا خوب محاصرہ کیا اور تیر دن سی مخالفوں کو قلعہ سے سر نہ ادا ہوا  
 دیا اور کار یگروں میں منجیق بریا کر اکر ہتھ قلعہ کے اندر مارنے شروع کیے اور چھو  
 لی خندق تک نقب لگا کر خندق کا پانی نکال دیا اور بعضی خندق کو تیر کر قلعہ کے  
 خاکریز تک جا پہنچے اور خاکریز کو توڑ کر مین لی کے جنگ لکال کر نقب زنی میں مشغول  
 ہوئے قلعہ والوں کو جب نقب کی خبر ہوئے تو وہ دن سی پانچ آدمی جان ہاتھ پر لکر  
 قلعہ پر سے طساب پر کو اتر کر جنگ کو آئے یہ نقب زن سات تھے ان پانچوں کو  
 تیر دن سے چھان دیا اہل قلعہ نے یہ حال دیکھتی ہے اوس کو خوف کے ماری اور کچھ  
 لیا پر کسی کو ہلاقت نہ ہوئے کہ رو برو آویسے اور نہایت خوف اور کھلی دلیں تھیں  
 گیا اب اہل قلعہ کو معلوم ہوا کہ ہمارا ہر بات میں خدا تعالیٰ مددگار ہے اور میں  
 ایک آدمی کی بانی سدون اور تیمورتاش کو قلعہ کے اندر کھلا رہی کر میرے جان بچا  
 اور لکھنؤ شامی تنی سنے ہو گئے اور آتش و الد تعالیٰ جلد یہ قلعہ ہی مفتوح کرتا ہوں

## تیمور رسیہ

۲۵ ابو بکر گھوڑا اڑھاکر مخالفوں پر جا پڑا اور نہایت پردے سے دشمنوں کو براگندہ کر کے  
 بھاگ دیا اور دست چپ سے امیر زادہ سلطان حسین اور امیر جہانشاہ نے حملہ کر کے  
 افواج دست راست دشمن کی پریشان کر دی اور وقت میں فی قول کے اسراؤ کو دلا  
 دی انہوں نے ہاتھوں کو آگے لٹکا کر غنیمت کے قول پر جہان تیمور تاش اور سندون وغیرہ اسرا  
 نادر ہے حملہ کیا بہادر زندہ تیرا اور تلوار لیکر شیر کے مثال مخالفوں میں گھس گئی  
 اور جنگ عظیم پیش آئی اگر سپاہ غنیم کے ہلاک ہوئے اور باقی ہر ایک تیمور تاش اور  
 سندون کے ہزار خواہی کی ساتھ ہر طرف دروازہ بنقوصیہ کے بھاگ گئی اور کچھ  
 زندہ اسیر ہوئے اور تیار تمام غنیمت میں آئے اور جو دمشق کی طرف بھاگی وہ  
 سب قتل ہوئے لیکن ایک سوار زندہ نکل گیا اور سینے دمشق میں جا کر خبر کے اور جو  
 لوگ حلب کی طرف گئی جان کی خوف سے دروازہ پر آنا ہجوم ہوا کہ حصار کی خد  
 اور دروازہ پر اوپر تلے گر کر مر گئے اور خندق مردوں میں سے اور دروازہ پر  
 مردوں سے بند ہو گیا اور شہر کے اندر بے ہجوم ہوا اور ان پر ہارمی سپاہ جا  
 پہر حلب والی اتنی قتل ہوئے کہ کوچہ شہر کے بند ہو گئی ایسا کہ قدم چلے والوں کا مردوں  
 پر پڑتا تھا اور فرو دگاہ مخالف ہوئے کہ واسطے جنگ کے باہر اگر خیر برپا کے ہستی غارت  
 کے بہت مال اسباب تاراج ہوا اور میں واسطے شہر کے متوجہ ہوا اس ہی دن کیا  
 تاریخ ماہ ربیع الاول کے سنہ ۸۰۷ھ سوتین ہجری ہفتہ کی دن حلب مفتوح اور تمام  
 شکر شہر میں داخل ہوئے اور آئے وہ لڑکر مارا گیا اور تمام زن و بچہ حلب کے اسیر  
 ہوئے اور تمام شہر تاراج ہوا اور زر نقد جو اسرات مرصع اجناس نفیس دیا  
 کچھ اب نخل صوف سفالات غلہ و طلائے نقریئے گھوڑے اونٹ بيشمار ہاتھ  
 آئے اور تائید الہی سے اس لشکر بيشمار اپنے سے زیادہ کو شکست دیے اور سندون

## توزک

۷۲۳ ہندہ کر جنگا گاہ یہ لے آیا اور امیر زادہ کے ملازموں نے یہی جبروت کر کے دوسو ارگر کر اور  
دشمن کے آخر مخالف تھوڑے سپاہ کی بہرہ بردائیں دیکھ کر ہانگ گئی اور اسی دن امیر  
ابو بکر بے ساہو سواروں سے جدا ہو کر آگے دشمن کے لشکر گران سے رو برو ہوا اور  
جنگ ہندازہ کے بعد حرب و ضرب کے دونوں ضعف اپنے اپنی بجائے قائم رہیں غلہ کسی طرف  
یہ معلوم ہوا اوس دن میں نے جلب کی نزدیک رات ہوشیاری سی گذاری اگلے دن  
حکم دیا کہ فوج آراستہ ہو کر سوار ہو دیے اور بیچم کو مئی قدم آگے نہ کہیں اور فوج کو ترتیب کے

## توزک جنگ کا مصرا و رشام کی لشکر سی

انتظام اس جنگ کا اسطور کیا کہ امیر زادہ میرانشاہ اور امیر زادہ شاہ برج کو  
سردار فوج دست راست کا مقرر کیا اور امیر سیدنا شاہ وغیرہ امراء کلان کو  
اونکے ہمراہ کیا اور امیر زادہ سلطان اور ابو بکر کو اڈنکاپیشوا اور افواج دست  
چپ کا سردار سلطان محمد خان اور امیر چہانشاہ کو اور امراء بزرگ اونکے ساتھ  
کئے اور امیر زادہ سلطان حسین کو اڈنکاپیشوا اور میں قلب میں رہا اور اچھے ہندو  
کی قول کی آگے کھڑی گئی اور تمام لشکر میں سی ایک فوج جدا کر کے حکم دیا کہ کل اڑھائی  
کی وقت اس پشت پر میدان جنگ سے دست راست کو واقع تھا کھڑی رہیں اگرچہ  
مخالف کو نہ ہمت ہو دیے پر یہ بدو نہ حکم کے اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں اسطور فوج  
کو ترتیب کر کے پہلے میں اپنی بارگاہ کو چلا آیا رات ہوشیاری سی گذار کر کو مسجد میں بیٹھے  
جنگ کے سوار ہوا اور بطور پہلے دن مقرر کیا تھا اسی وضع لشکر اور امراء  
اور امیر زادہ قائم ہوئے مصرا و رشام کے لشکر نے یہی اپنے جگہ سے حرکت کیے جانے  
اور برائے سردار اور لشکر بے پایاں نہایت آراستہ کیے یہ رو برو ہوئے اور  
ہندہ کو کس اور کوز کہ کا ہند ہوا دست راست کی طرف سے پہلی امیر زادہ

### شہر ریہ کے

شہر وں کے ساتھ ہزار قصبہ اور گائو آبادی اگر ہر قصبہ اور گائو بیس چار چار سپاہی جنگی  
 جمع ہو وین تو خیال کرو کتنا لشکر جمع ہو جاوے گا اور سپہاویں کے پناہ خیمہ ہے اور ہمارے قلو  
 بہرہ ال چونکہ انجام اوسى جماعت بنجر د کا حسب تقدیر اسمانی کے یہ تھا کہ ہر نکت اور جزار  
 دیکھیں کسی طور تیمور تاش کی نصیحت نالی یہ نہ سمجھی کہ خیر فریے اور شکست اللہ تعالیٰ کی  
 میں ہے جب دو صفین مقابل ہو گئیں دیکھی کسکا ستارہ صاعد اور کسکا مابط ہوتا ہے  
 اپنے غور و زہن قدم راسخ کر کے یہ یقین کر لیا کہ وہ ہی فتح کر نیلے اور انجام کار سی غا  
 ہو گئی آخر بہت سی فانی قال کے اور مشورہ یہ تھا کہ اگر ہنگامہ لشکر اویسے تو حملہ کے قلو  
 میں کہ نہایت مستحکم ہے بہتیم جاؤ و اور قلو سے باہر نہ آؤ و اور میں شہر غلاب سی عنایت  
 اپنے ہر نگار کر کے حباب کی طرف کو چ کیا اور جلد جلد دو منزل میں چہ چہ سات سات کو  
 چلا پھرا اور کو اگاہ کیا کہ ہر وقت ہوشیار اور چوکس رہنا اور یہ مقرر کیا کہ آدہ کو  
 سی زیادہ رستہ نکلے گا اور ہر ایک منزل میں واسطی احتیاط کے لشکر کے گرد خندق تیار کیے  
 اور خندق سی اندر تختے اور لکڑیاں گاڑ کر قلو سے بنا لیتے اس طریق سی ایک دن کا رستہ  
 ایک ہفتہ میں طے کیا اور رات کو سپاہ سے پہلے پر خوب ہوشیار رہتے یہ خبر حلب میں بھی  
 ازلکہ وہ توابیر پانگہ کر کے کسی غافل پتہ میری اس دیر کر نیکی خوف کا خیال کیا اس غافل  
 سے مخالفوں نے دلیہ ہو کر یہ ٹھہرایا کہ جنگ صغ کیے کر نیکی پہلی مشورہ کو توڑ کر واسطی  
 جنگ میدان کے خیمہ قلو سے باہر برپا کیے اور میں یہ خبر سنکر نہایت خوش ہوا کہ کئی  
 جوابات اس درنگ کرنے میں سوچے پتے وہ ہی ہوئے اور نوین تاریخ ربیع الاول  
 کے جمعرات کو حلب کے نزدیک آیا وہی وقت امیر زادہ سلطان حسین جید سپاہ سے  
 اپنے ملازم کے مخالف کے قراول سے مقابل ہو گیا باوجود کہ دشمن آراستہ تھے  
 اور یہ تھوڑے بلاتوقع اسنے مخالف پر حملہ کر کے ایک تیرہ سے گرا دیا یہ لشکر

## توزک

۷۲ سالین میں یہ جو اسکا مطیع نہیں اور آج مالک ایران توران خوارزم ترکستان خراسان  
 زابلستان بلخستان عراقین فارس گرجستان اور بایجان ہندوستان دیار بکر مروان ازبک  
 ازربجان معقوبات و مضافات اور سیکے تصرف میں ہیں اور ہر ملک میں اسکا کترین بند  
 قابض ہے اور ہر ولایت سلطان ذمے اقتدار یہی ہے اور تیے سنہا ہوگا کہ دو دفعہ  
 دشت قباچاق میں آکر تقشیر خان کا کیا حال کیا اور تمام دشت قباچاق اور دشت جہ اور  
 منوستان اور حقن اور کاشغر حد و خطا اور رسی تک اور سیکے فرزندوں کی سسر کیا ہے  
 ایسی صاحب اقبال میں الجہنا اپنی ماہیوں اپنی کہلیان میں گویا آگ دیرینے اور بلا میں تولا  
 ہونا ہے سیری خیال میں تو مناسب یہ ہے کہ رستہ پر خاشاکا ترک کر کے صلح کی چاہی اور  
 سادات اور علما کو جو اس کے بیان مغز میں جلد واسطی شفاعت کی اور حسب مقتدر  
 پیشکش اور تحفہ بھیجا جائے اور خطبہ اور سیرک اوس کی نام کا جاری کرنا چاہی اور اقتدا  
 کریں کہ وہ اس ملک میں جلد رجعت کرے تاکہ یہ ولایت فساد میں محفوظ رہے۔  
 امر اولیٰ تیمور تاش کے باتین نے جو لوگ دانا تھے اور ہولی اوس کی راہی پسند کی اور جو  
 لوگ احمق اور مال کار یہ غافل تھے خصوصاً سدون حاکم دشتی کہ ایک جوان نا  
 اور مال اندیشی میں غافل تھا اون کے خیال میں یہ بات نہ آئی اور تیمور تاش کو ملامت  
 کرنیکا کہ تو ڈر کا مارا یہ باتیں کرتا ہے اور لاف گداز شروع کی کہ جن مالک کا  
 نام لیا کہ امیر تیمور کے تصرف آگئی ہیں ان ولایتوں کی قلعے اور شہروں کو ہمارے  
 شہروں اور حصاریں کی مناسبت نہیں ہے کیونکہ وہ ان کے قلعہ وانیٹھے کی بنی ہوئے  
 ہیں اور ہمارے ملک میں قلعے بہتر اور گچ کے نہایت مستحکم ہیں کہ ان کو سسر کرنا ساربا  
 سال میں ہے میرے نہیں دیکھا اور اگر ان کے کثرت سپاہ کا خوف ہی ہمارا ہی لشکر اور  
 کہ کہ نہیں ہے بلکہ زیادہ ہوگا کیونکہ سواہی لشکر قلعے نوکر کے ہمارے ملک میں مستحکم





## تورنگ

۱۷ دیرہ کے پاس پتھر پر برپا کیے پہلا پتھر کہ اس بنحق سے قلو کی طرف نہکا اتفاقاً قلو کے اندر  
 کا بنحق اس کے صدر سے شکست ہوا اور اس وقت امیر زادہ رستم جسکو فارس سے  
 لشکر لایا تھا آگیا اور قلو کے ایک جانب پر تعین کیا اور نقب سازوں نے قلو کے  
 ہر ایک طرف نقب تیار کرائے اور ہونے پہنچے مدت میں قلو کے خالی کر کے لکڑی  
 کا سہارا لگا دیا اور بنحق سے پتھر کر عارت اندر کی سب گرا دیے اور دیوار قلو کے  
 پہنچنے کے صدر سے مست ہو گئی جب اہل قلو کے تنگ ہوئے مقل نے یہ بتا ہی دیکر  
 ان مانگا کہ اگر جان بخشی ہو وی تو قلو لازم در گاہ کو حوالہ کروں میں نے اس کے  
 درخواست سنکر یہ کہا کہ انا و ارتعائے قلو فتح کر کے تجکو قید کر دنگا پھر معاف کر دنگا  
 تاکہ میرا در شام و ایسے یہ بنانے کہ قلو جیتے کا قہر فتح نہیں کیا قلو دار نے دیدیا ہے آخر  
 انہوں نے تاریخ صفہ سالہ کے اتوار کو نقب میں آگ دیے اور برج اور دیوار گرنے  
 لگے مقل یہ حال دیکھتے سادات اور علماء اور شاخ شہر کو لیکر امیر زادہ شاہ رخ کی  
 پاس گیا اور امیر زادہ کو شفیق کیا امیر زادہ نے در گاہ میں آکر اس کے جان بخشی  
 چاہے میں نے امیر زادہ کے خاطر سے معاف کر دیا اور سادات اور علماء شاخ  
 کو غفلت دیکر رخصت کیا اور ہونے دعائے اور میرے نام کا خطبہ شہر کے صدر  
 میں پڑھا اور سپاہ کو میں نے اہل شہر کے مزاحمت سے منع کر کے دار و غور اسطے  
 حفاظت کے تعین کر دیا پھر یہاں سے بنظر جمع شہر قناب کو متوجہ ہوا یہاں کا  
 قلو بہ نہایت مستحکم پتھر اور گچ کا بنا ہوا نہایت بلند تھا اور خندق تیس گز گہرے  
 سرگز چوڑے تھے اور اس پر مائے دروازہ کے پل بنا رکھا تھا اور خاک  
 زریز قلو کا کہو ذکر کیا تھا ایسا کہ ایک سوار فراغت سے علاجا اور کنگرہ میں  
 تیرا انداز اور سنگ انداز جیسا کہ ہے جب میں اس شہر میں آیا تو قلو دار

419 اور شام آرائی کے سپاہ اور استحکام قلعہ اور کثرت لشکر اور شان شوکت میں مشہور ہے  
 اگر یہ یورش ان دنوں موقوف کر کے سپاہ کو اپنے اپنی ڈیرہ کے اجازت ہو وہی تاکہ  
 چندے استراحت کر کے پہاڑ کو سنبھال کرین تو نہایت مناسب ہے میں نے جواب دیا کہ اس وقت  
 میں بجائے جو ہم پیش آ رہے ہیں ہمیشہ غمناک رہیں یہی ہے کہ کثرت اور آرائی کے لشکر اور  
 درگاہ ایزد سے نصرت و انگیزش کو داد الہی جانتا رہے ہوں پس اس صورت میں اب  
 یہ اس یورش میں بجائے اور سکولانزم ہے کہ توکل پر اللہ تعالیٰ جیسے فتح چاہیں اور اس جو  
 سی پر اعتقاد نہ مانج دیکر دھا اور شکر ٹپکے اور مالک مصر اور شام کے تسخیر پر حم  
 اور میں نے لشکر متب کر کے مصر اور شام کی طرف کوچ کیا اور امیر زادہ شام  
 کو موٹو شکر آگے روانہ کیا اور اپنے ولایت شام میں حوالے قلعہ لبتی کے جا کر وہ لکھا احو  
 لکہا کہ قلعہ لبتی کا نہایت استوار پہاڑ ہے اور پربا ہے اور اس کے اطراف پر  
 ایک درہ ہے پانے کا بہرہ ہوا ظاہر نزدیک عقل کے اور کسی تسخیر دشوار ہے البتہ  
 اقبال امیر کا اور مسکو فتح کر لگا یہ حال امیر زادہ کے عرض سے دریافت کر کے میں  
 اس قلعہ کے نزدیک جا کر ایک بلند پتھر پر ڈیرہ کیا اور قلعہ کو خوب غور سے دیکھ کر  
 مستحکم پایا اور اس کو حصار کے تسخیر پر مصروف کیا اور اپنے ہجوم کر کے پہلی چوٹی  
 مفتوح کر کے شہر میں داخل ہوئے اور غنیمت بقیاس حاصل کی اور مستقبل جو ملک  
 فرخ کی طرف سے قلعہ دار لبتی کا تھا استحکام قلعہ اور کثرت جمعیت اور اذوقہ  
 ادا کیے سنان جنگ پر مغرور ہو کر قلعہ کو مضبوط کر کے جنگ میں مصروف ہوا اور  
 منجھن قلعہ کے اندر برپا کر کے ایک بڑا بہاریے پتھر میرے خیمہ کی طرف اور پتھر  
 پہنکا وہ پتھر پتھر میں لگ کر لڑکھ کر رہے خیمہ میں گیا اس حال میں مجھ کو غصہ آتا تھا  
 سپاہ سے خوب محاصرہ کر رہا تھا کہ ہر ایک طرف منجھن برپا کر لئے اور ایک منجھن اپنی

## تورک

۱۷۷۷ء کا نامہ کو دیکھتی ہے ایلمنٹس کو روانہ کر دیا یہ کہ شیطانوں کے اغوائے سے ارادہ  
 ناسد دلین آویسے اور وہ ہے سبب اس ملک کی مصیبت کا اور باعث ہمارے  
 لشکر کشی کا ہو بہر تمام ملک مصر اور شام کا یا ہاں اور خون کے ہزار مقبول کا تھا  
 گردن پر ہو گیا والسلام بہ نامہ ہر کر کے داننا اچھوٹے ماتہ فرخ کے پاس ہر جانب  
 یہاں لے چلے جن آئے ومان او کو قید کر کے فرخ کو اطلاع کیے فرخ نے اپنی باپ  
 کے طریقہ کے موافق او کو حلب میں قید رکھا جب میں نے یہ سنا اگرچہ یہ ہر اور ان  
 مصر سے بعید نہیں ہے کیونکہ بڑا قوق غلام جس کس نر اد تھا اپنے آقا دایہ مصر اور  
 شام کو غدر سے قتل کر کے اس جگہ حاکم ہو گیا تھا پس جو شخص رسم سلطنت کے  
 نجات ہوا اگر اسی ایسے کردار عمل میں آئیں تو کیا مجھے فرخ کے غلام زادہ ہی یقیناً  
 ایسا ہے بد افعال ہو گا جو مناسب سلطنت کے نہیں انتقام ان امور کا واجب  
 جانکر واسطیٰ تسخیر دلائی اور استیصال فرخ کے غم کیا یہاں تک کہ ایلدرم پاشا  
 سے یہ پیغام جو مذکور ہوا آیا اور اس کے مملکت سیواسن اور ملیطہ پر میں نے  
 کیا لیکن کوئے حرکت اسے عمل میں نہیں آئے تھے

## ذکر مملکت مصر اور شام کی تسخیر کا

جب میں نے مالک مصر اور شام کا غم کیا تمام امرائے نے عرض کیا کہ اس  
 کبیر نے اب ارادہ تسخیر مصر اور شام کا کیا ہے اور امیر کو معلوم ہے کہ صلیبی  
 میں ساہندوستان کے یورش میں کتنے محنت کھینچے ہیں ہر گیارہ مہینے کے بعد کہ  
 ہندوستان کے اہل مذہب کے اسودہ نہیں ہوئے تھے کہ یورش ام  
 کہ پیش آئے اور ولایت گرجستان کے تسخیر میں کیا کیا جانفت نے عمل میں آئے  
 یہ ولایت سیواسن اور ملیطہ کے فتوحات میں کیے کوشش کے اب کہ مالک



## تورک

۱۰۷۱ء کا نامہ کو دیکھتی ہے ایلمس کو روا ذکر و ایسا نہ ہو کہ شیطانون کے اغوائے سے ارادہ ناسد دلین آویسے اور وہ ہے سبب اوس ملک کے مصیبت کا اور باعث ہمارے لشکر کشی کا ہو بہر تمام ملک مصر اور شام کا ۱۷۱۱ اور خون کے ہزار مقبول کا تہا بار گردن پر ہو دیگا والسلام بہ نامہ ہر کر کے دانا اچھوٹے ماتہ فرخ کے پاس بیجا ب یہاں لے حلب میں آئے وہاں انکو قید کر کے فرخ کو اطلاع کیے فرخ نے اپنی باپ کے طریقہ کے موافق انکو حلب میں قید رکھا جب میں نے یہ سنا اگرچہ یہاں اردانی مصر سے بعید نہیں ہے کیونکہ بدقوق غلام جو کس نژاد تھا اپنے آقا دایہ مصر اور شام کو غدر سے قتل کر کے اوس جگہ حاکم ہو گیا تھا پس جو شخص رسم سلطنت کے نجاتا ہو اگر اسی ایسے کردار علی میں آئیں تو کیا موجب فرخ کہ غلام زادہ ہی یقیناً ایسا ہے بد افعال ہوگا جو مناسب سلطنت کے نہیں انتقام ان امور کا واجب جانکر واسطی تسخیر ولایت اور استیصال فرخ کے غم کیا یہاں تک کہ الیدرم ہنر سے یہ پیغام جو مذکور ہوا آیا اور اوس کے ملک سیواسن اور ملیطہ پر میں نے ہنر کیا لیکن کوئے حرکت اوستے علی میں نہیں آئے تھے

## ذکر مملکت مصر اور شام کی تسخیر کا

جب میں نے مالک مصر اور شام کا غم کیا تمام امر او نے عرض کیا کہ اب کبیر نے اب ارادہ تسخیر مصر اور شام کا کیا ہے اور امیر کو معلوم ہے کہ ساکنین میں سپاہ ہندوستان کے یورش میں کتنے محنت کھینے ہے پہر گیارہ مہینے کے بعد کہ ہند سے مراجعت کے ابھی مانڈ گئے یہ اسودہ نہیں ہوئے تھے کہ یورش امر کی پیش آئے اور ولایت گرجستان کے تسخیر میں کیا کیا جانفت نے عمل میں آئے یہ ولایت سیواسن اور ملیطہ کے فتوحات میں کیسے کوشش کے اب کہ مالک

گزر چکا ہے جب شیخ موضع رحیمہ میں آیا تو برقوق کے گشتوں نے اوسکو روانہ کر دیا  
 احوال برقوق کو کچھ ازلہ کہ برقوق عقل سے بی نصیب تھا سلطان جلالیہ کے انھوں نے شیخ  
 کو مدد اور مسلمانوں کے جواہر کیساتھ تھے شہید کیا باوجودیکہ آمین مسلمانین میں اور  
 عقل کے موافق تھے اچھو نکا قتل کرنا روانہ نہیں اور تعجب یہ ہے کہ سلطان محمد خوارزم  
 نے کراچی چنگر خان کی اور سوداگر قتل کیے تھے اور اس عمل کے شامت میں کیا بلا اور  
 آئے تھے بہت مشہور تھا اب ملک برقوق میں ہے یہی عمل ہوا البتہ جب قضا  
 اہلے جاری ہوتی ہے یا جو واقعتہ سیر کا کیسے حال میں ظاہر ہوئے لگے تو چلی الدنیا  
 اوسکے عقل کو دیتا ہے اور ستہ صواب کا اوسکو نہیں سوچتا پھر ایسا عمل یا صواب  
 کرتا ہی کہ اوس کی وبال میں گرفتار ہوتا ہے اسیلے برقوق شیخ یہ عمل ہوا ہر ایک اور  
 بیوقوف نے اوسی یہ ہوئی کہ جب میں بعد فتح عراق اور عرب کے درندہ بانگو کے ترے  
 بیسے واسطے تہیہ نقش خان اور استیصال جرکس اور اروس کی دشت قحط کو کیا  
 تو ایتیس قوجین کو اونیک میں چھوڑ گیا تھا اتفاقاً ایتیس نے قرا یوسف ترکان کی قوم  
 پر تاخت کیے اور جنگ عظیم پیش آئے ایتیس گرفتار ہو گیا قرا یوسف نے اوسکو  
 مصر کو برقوق کے پاس بھیجا برقوق نے ایتیس قوجین کو قید کیا میرے پاس نہ بھیجا  
 اور اوس کی شامت کا کچھ خیال نہ کیا یہ امور میرے دلین گروہ تھے اور اسکا انتقام  
 میرے دلین تھا آخر برقوق مر گیا اور فرخ بیٹا مصر اور شام کا حاکم ہوا اب جو میں  
 لبط کے تسخیر میں مشغول تھا نامہ نصیحت امیر فرخ کو بے لکھا کہ تیرے باپ کی حاکم  
 میں بیٹا ہمارے اچھو نکا قتل کر کے ناحق خون اپنے گردن پر رکھا اور ایتیس ہمارے  
 ملازم کو بے وجہ قید کر کے مال اندیشیہ کیے اور ہمارے پاس نہ بھیجا چونکہ وہ اب  
 مر گیا ہے اور حشر کو اپنے اعمال کے جواب دہ کر لگا اب تنگو مناسب ہے

۱۶ ۷ حاکم علیہ کا تباہا قصد کیے مانتہروا نہ کیا اس مضمون کا کہ سپر مصطفیٰ حاکم ولایت علیہ کا اگر انا  
 مال ناموس جان محبوبیتا ہے تو مطیع ہو کر از دست کو آویسے اور نہیں تو جو گذر گیا تیرے شہادت  
 ہی جب تا قصد خط لیکر گیا سپر مصطفیٰ نے بیچاٹ سے اس قصد کو قید کر دیا مگر اس حال سے  
 نہایت غصہ آیا اور ذاسیلے تسخیر نکلت علیہ کے غم کیا اور چونکہ سپر مصطفیٰ حاکم علیہ کو طاقت  
 میرے قصد کی نہیں ہے لاچار بہانہ کیا اور میں مطیع من جا کر فوج واسیلے تاخت کے تعین  
 کے سپاہ فی غنیمت بشار اور انگریز اور گر جہاں بہت دستگیر کیے میں نے یہ حکم کر سنا فونسی  
 بعد امن کی خراج لیکر لشکر پر تقیم کر دیا اور کفار نصاریٰ فرنگی ارے گرجے کو تہن اسے  
 میں واسیلے ثواب کی قتل کروا اور امیر جہاں شاہ وغیرہ امراؤں کو جنکو میں نے واسیلے تاخت  
 کی بہا تھا قتل کا ختمہ تک جا کر تاراج کیا اور مطیع سے کا ختمہ تک کئی قلعہ مسخر کیے اور اکثر  
 موافق کفار کے تاراج کر کے مال اسباب گلوں و بشار حاصل کیا اور بعضے مطیع ہو کر تہن  
 ہو گئے اور اس سرزمین کو بخا نفسی صاف کر کے علیہ میں چلا آئی اور غنیمت تمام حاضر کے  
 میں نے وہ تمام غنیمت لشکر کو تقسیم کر دی جب ولایت میں اس حدود و مردم کے اور شاہ  
 علیہ حدود شام کی تاملدہا ہی سے مسخر ہوئے تو اس فتح سے میں نے واسیلے فتوحات مصر  
 شام و مردم کے مشکون لیکر امیدوار ہوا اور ولایت علیہ سے فتوحات اربع تر عثمان ترکان کو  
 کہ ہمارا اخلاص مند تہا عنایت کیے اور جو بی ادبی کہ برقوق والے مصر اور شام کے کی ہمارے  
 نسبت کی تہا اسکا انتقام ہمیشہ میرے دلیں تہا تفصیل بے ادبی کی یہ ہے کہ شہر شام  
 سو پچانوین ہجرے میں کہ میں نے بغداد کو مفتوح کیا تہا اور سلطان احمد جلایر بہا  
 کہ برقوق کے پاس چلا گیا تہا میں نے گکانجی کے راہ میں نامرزاہ انیر محبوب شیخ  
 ساو جے کی کہ مرد دانا با اوصاف تہا اسکے پاس بھیجا اور اس کے اور سے  
 کئی شخص دانا ہوا کہ دیئے چنانچہ تسخیر بغداد کے ضمن میں مشغول خط کا اور مثال پڑا





۱۲ اور ان خواجہ وغیرہ امرا و تشنات کو مد لشکر کشی کے تعاقب پر روانہ کیا اور ان  
 بہا کتون کو جا کر تمام پراگندہ کر دیا ہر یک کیسے کسی طرف بھاگ گیا اور غنیمت بشارت لشکر کے  
 ہاتھ آئیے اور تمام اوس نواح کو تاراج کر کے سیواس کی یاس موہ فایم حاضر ہوئے اور  
 مین نی قلعہ سیواس کے تسخیر کا غم کیا اور وہ قلعہ بہت مستحکم نظر آیا معروض ہو اگر یہ  
 قلعہ بنادیں سر دیوار تک پہنچنا دشمن کو بڑا مشکل ہے طول عرض ہر یک پتھر کا دو گز ستر  
 ہی اور ایک گز کا سٹوا اور آٹھ قلعہ کی دیوار کا دس گز کا اور بلند ہے زمین سی  
 کنکرہ تک میس گز کے اور سات دروازہ مین اور یہ قلعہ سلطان علاء الدین کی قیادت  
 شہنشاہ نے کانا یا ہوا ہے اور مین طرف مشرق شمال جنوب کی طرف خندق عریض اور  
 عمیق پانی سی لبریز ہے نقب لگانی ممکن نہیں مغرب کی طرف جد ہر ہار لشکر تھا <sup>نقب</sup>  
 لگ سکتی ہے اور مصطفیٰ نے ایسے چار ہزار سواروں سے جو ہر یک رستم اور سفید <sup>نقب</sup>  
 ہی قلعہ مین اسباب جنگ کا تمام تیار کر کے سر ہاتھ پر لئے ہوئے ہی مین نے حقیقت قلعہ  
 کے خوب دریافت کر کے قلعہ کا محاصرہ کرایا اور نہجی و غیرہ آلات اطراف سے  
 برپا کئی اور عراق دروازہ کی طرف مورچے خندق اور دروازہ تک لیکٹی  
 اور جس طرف نقب لگانا ممکن تھا اور ہر شک تراشوں نے نقب لگا کر برج فناں  
 کر کے لکڑی کی سہارے بٹھا دیا اور ہر روز جنگ تیرا اور شک کے ہوتی تھی جب  
 محاصرہ کو اٹھارہ دن ہو گئے اور نقب دیوار میں جا لگو اور برج خالی کر کے  
 لکڑیاں لگا دیں اور نہجی اور عرادہ سے پتھر مار کر عمارت قلعہ کے دیوار مین  
 سست کر دیے اور سوقت مین نی سپاہ کو جو شہیار کر کے لکڑیوں کو اک لگا دے  
 لکڑیاں جل کر کئے برج گر گئی اور بہادر قلعہ مین گہرے مصطفیٰ وغیرہ اہل قلعہ ہر بنا  
 دیکھ کر متحیر ہوئے تمام اکیا رگے الامان کہن لیکے اور مصطفیٰ نے غائبیہ کے



## تورک

۷۱۲ یہ ارادہ کیا کہ ملک روم کی طرف چلون آخر اس جگہ ہی قتل مذکور ہو ہی باریا اور یہ پھر  
 کیا کہ اول نام لکھ کر اسکو نصیحت کروں اگر راستے میں معذرت افغان نام لکھتا ہے باریا  
 تراستی اور کیا بہتر ہے نہیں تو پہر تامل کر کے جو لائق ہو ویسے عمل کیا جائے اور رشتی کو بلا کر  
 اس نصیحت مضمون کتاب خطاب کا ملا ہوا الیہم کے نام کا لکھو۔ یہ جو بعد میں  
 کی یہ مضمون تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحمت کرے جو اپنی کئی قدم باہر نکال کر اپنی حد کو  
 محفوظ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا محض کرم ہی کہ اکثر بلا و ہفت اقلیم کے ہمارے گھوڑے کی سر  
 سی فرسودہ کئی اور اکثر سلاطین مبادار عالم کے طوعاً و کرہاً مطیع ہو کر فرمان بردار  
 کر نیکی اور حکام دور نزدیک کے خدمتگار رہے کی لئے رات دن درگاہ میں حاضر رہیں اور  
 جلد پہار کو بیس طاقت میرے لشکر کے خدمت کی نہیں ہی اور زمین ہے افواج کی گرائی میں  
 بجاتے ہی اور میرا نسب جب جو ترکا نے اور رشتی بانی پر تمام جوتا ہے سب کو معلوم ہی  
 اتنی ہی حال کی مناسب یہ ہے کہ قدم سوئے اور بل ادب کا حد سے آگے بڑھا کر کسلی رنج میں  
 مبتلا ہوتا ہے اب تک میں یہ نہ سنا تھا کہ تو اکثر اوقات کفار و فرنگ کی جہاد میں مشغول  
 رہتا ہی اسلئے رعایت اسلام کے میں دیار روم پر متوجہ نہیں ہوتا تھا مبادا  
 لشکر کا اسب مسلمانوں کو عاید ہو کر باعث خدیوگی اعداؤ دین کا ہوئے لازم ہی کہ  
 خود سے چور کر حروف نامنا سب زبان پر نہ آویسے تاکہ دروازہ بلا کاشادہ نہ ہو  
 میں تو شرط نصیحت کی ادا کر چکا اگر سوائی اس کے عمل کرو گے اپنی ماتہ پانوں میں تیش  
 مار دیگے والسلام جب نام تیار ہوا سہر کر کے ہمراہ مردم کار و دیہ کے الیہم باریا  
 کے پاس پہنچا جب نام برے روٹم جا کر وہ نام الیہم باریا کو دیا پڑے کہ غرور اور  
 نخوت اس کے سر میں اتنا پیدا ہوا کہ اودن نصائح کو جسکے غلے ایچہ کو جواب ناموس  
 دیکر رخصت کر دیا جب وہ ایچے چکر نام لائے تو یہ کہہا تھا کہ موت سے میرا ارادہ



## توزک

۱۰۱۔ الجیو نیسے میں نے یہ پوچھا کہ تمہارا قاعدہ آئین سلطنت میں کیونکر ہے عرض کیا کہ ہمارے یہاں قاعدہ سلطنت کا یہ ہے کہ انجیل کے موافق عمل کرتے ہیں اور بارہ عالم انجیل کے احکام شرعے تعلیم کیا کرتی ہیں اور نیکے قول کی موافق امور سلطنت مقرر ہوتے ہیں اور کیا یہ بات مقرر ہی کہ جب امرا کو کیسے سرحد پر معین کرتے ہیں تو اویسے زاید اوس کے ساتھ جاتے ہیں اور انکا نام پوشیدہ صندوق میں اگر امیر ادلی مر جاویے تو دوسرا اوس کی جگہ پر مقرر ہو ویسے اور اگر دوسرا بیسے مر جاوی تو تیسرا سردار بن جاوے اور جب کیسے سرحد پر امیر مقرر کرتے ہیں تو بارہ آدیے پسند کر کی اذکی نام قرع پر لکھ کر صندوق میں رکھ دیتے ہیں پھر اوس میں سے ایک قرع نکالا جسکے نام کا نکل آیا اوسکو امیر کر دیتے ہیں پھر تین برس کے بعد اوس کے حکومت تنغیر ہوتے ہی اور جیسی یہ مذکور ہوا کہ جسے انسان کا بدن نفس واحد کی تدبیر سیستیم رہتا ہی ایسا ہی عالم ایک بادشاہ عادل کے تدبیر سی درست رہتا ہی مناسب بادشاہ کی ملک سے گویا مناسبت نفس کی ہی بدن سے جب تک تدبیر نفس کی عدالت کی سبابت ہوتی ہی افعال اور اقوال اوس کی سب درست ہوتے ہیں اور بدن عافیت سی ہوتا ہی اور اگر تدبیر نفس کی عدالت سی منحرف ہو ویسے تو بدن صحت سی عاقل ہو جاتا ہی ایسی ہی اگر بادشاہ اپنے مکت میں انصاف کر ہی تو حال سکھ ملک کا منتظم رہتا ہی اور اگر بادشاہ خلاف عدالت عمل کرے تو احوال خدگان خدا کے متخل ہو جاتی ہیں اور وہ دولت ہی حاتی رہتی ہی چونکہ ان دنوں میں خلق میں مشہور رہا کہ مسافر قیصر روم اور حاکم مصر اور شام کا مسلمانوں اور تمام رعایا سی عدالت کی خلاف ہی اور افعال ناپسندیدہ کرتے ہیں اور نیکے دولت چلے جاتی رہے پھر ایسا ہی ہوا جو علما نے دربار میں کہا تھا یہ دونو مکت ایک نور میں نے مسخر کر لین اور انکا حال ہوا مسو ہوا مفصل یہ ہے کہ حیرت میں

سمرقند کو چلا آیا جب امیرزادہ اسکندر ملکات جتہ اور نورستان کو مسخر کر کے ولایت ختن پر  
آیا تو اس کو یہ خبر پائی کہ سرخس کی طرف سے امیرزادہ کا بیٹا علی بن آجے اگرچہ چاہتا  
تھا کہ ملک ختن آخر تک مسخر کرے لیکن اس کو یہ معلوم ہو گیا کہ حاجت کر کے جاؤ ورنہ  
کاشغریں ہتھام کیا اور پسند لو نڈیان پختہ اور گھوڑیہ بھجوا دیئے امیرزادہ محمد سلطان کی  
بیٹی جب بہار آئی تو امیرزادہ اسکندر کاشغریہ انڈکان میں آیا اور واسطیہ رنج گور  
کی انڈکان میں سمرقند کو روانہ ہوا جب آن کتل پر آیا تو بیٹے کو گونہ عرصہ کیا کہ  
زادہ محمد سلطان آپ سے بیزار ہی ہو کر فرار کر گیا امیرزادہ اسکندر اس خبر سے  
متحیر ہو کر انڈکان میں آکر قلعہ میں پناہ لے لیا اور اس کی جیسی پرہیزگار اور بیادار  
اور پیر حاجے اور اس کا بیٹا اس امر کو نہایت پر محول کر کے تمام لشکر انڈکان کا  
جمع کر کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا امیرزادہ اسکندر نے بھیڑ بکرا کر اس سے موافقت اور  
صلح چاہی اور قلعہ سے نکل کر گلستان باغ میں جو نیا ہوا امیرزادہ عمر شیخ  
موجود تھا وہ اس کو اس نے امیرزادہ کو قید کر کے امیرزادہ محمد سلطان کو یہ  
اطلاع دیا کہ امیرزادہ اسکندر بارادہ مخالفت قلعہ میں متحصر ہوا تھا پنے موافق  
ولایت کے قلعہ اوس لینا اور اس کے نوکر و نوکو قید کر لیا جب یہ خبر سمرقند  
میں امیرزادہ محمد سلطان نے قاضی جلال الدین کو تعین کیا قاضی جلال الدین  
انڈکان میں آکر امیرزادہ اسکندر اور اس کے نوکر و نوکو زنجیر بند کر کے سمرقند کو بھجوا  
دیا نوکو کٹا دیا اور اسے کوہک کے امیرزادہ محمد سلطان کے پاس پہنچا دیا  
امیرزادہ محمد سلطان نے اس کے حال کا مشورہ کیا اور اس کو قید میں رکھا اور  
اس کے کھانکے میں امیرزادہ اسکندر کے اہل قریب کو اور چھپس اور نوکر و نوکو  
اور غمیوں سے یہ حال دریافت کر کے ان کے زنجیر ہوا اور اسے مجلس میں فرمایا

۷۰۸ بیکراپے لشکر میں آیا اور واسطے آرام سپاہ اور آسودگی گھوڑ دیکے ننگوں کی غلہ زمینی  
میں مقام کیا دو مہینے تک عیش اور جشن کرتا رہا

### ذکر فرنگستانی المچوینکے آپنے کا

اوسہ وقت ایچہ دالے فرنگ کے آپنے تین نے مجلس آراستہ کر کے امرار اور دوسرا  
کو جمع کر کے فرنگستانی المچوینکو بارگاہ میں بلایا و نہولی اپنے قاعدہ کے موافق اپنی  
اپنے ٹوپیاں سر پہے ازار کر تواضع کیے اور امیر مراد کے بیٹے کو جو سلاطین قیصر  
روم سے تھا اور جنگ میں انگریزوں کے یہاں گرفتار ہو گیا تھا میرے پاس لائے  
اور نامہ بادشاہ فرنگ کا لائے مضمون صرف اخلاص اور انقیاد کا تھا اور اس  
کہ ٹیٹا امیر مراد کا کفار کے یہاں گرفتار ہوا تھا مجھ کو غیرت اسلام کے آپنے میں لی کہا یہ  
کیونکر ہو سکتا ہے کہ کفار مسلمانوں پر غالب ہو جاوین علاوہ نے عرض کیا کہ غیر  
مصلیٰ الدعلویہ و مسلم نے فرمایا ہے کہ ملک باقی رہتا ہے ساتھ کفر کے اور نہیں باقی  
رہتا ساتھ دہم یہ مجھ کو اس بات سے تسلی ہو ہے

### ذکر امیر زادہ محمد سلطان کی قید کرنی کا

#### امیر زادہ اسکندر کو

اسے مجلس میں عرض کیا اور امرار انہر کے امرار کی آئین لکھا تھا کہ جب امیر  
استان نے بعد وفات خضر خواجہ اوغلان کے منوستان پر لشکر کشے کر کے حقیقتہ  
مار امیر زادہ محمد سلطان کو سمرقند میں لکھ بیٹھے تو امیر زادہ محمد سلطان نے لشکر  
گرا واسطے یورش جہ اور منوستان کے سمرقند سے کئی منزل چلا اس میں بہ  
خبر دے کہ امیر زادہ اسکندر نے امیر محمد سلطان کی آئی تک توقف کیا اور منوستان  
میں جا کر قیام گیر رہے کی یہ بات امیر زادہ محمد سلطان کو گران گذر رہے دانت



۶۰ ہے اوس کی تقصیر معاف کر کے اوس کا حکم سکودیدیا اوس وقت یہ سننا کہ اس نواح میں  
ایوانے نام گرجی پڑا سردار کہ جستان کا یہ اوسکا استیصال واسطے ثواب آخر دیکھے  
واجب جانکر اودہر کو متوجہ ہوا ایوانے کی ولایت کی نزدیک جا کر سپاہ واسطے تاح  
کے تعین کی بقیاس غنیمت ال اور اسباب لشکر اسلام کے ماتہ آیا اور ایوانے لشکر کے  
حد در یہ ذکر ولایت چہر کر کہین چلا گیا اور کئی قلعہ نامے اوس کی ولایت کی پہنچ  
سی کو شمس میں مفتوح ہو گئے اور جہا اوس ولایت میں تھا مسلمانوں کی ماتہ آیا اور با  
اور زراعت کفار کی پامال کر دی اور عمارت اور قلعہ اور بت خانہ گرا کر خاک میں  
ملا دی یہاں وہاں سے قرا قلا بلقی کو روانہ ہوا وہاں جا کر دیکھا کہ وہاں کی لوگ  
سب سپاہیے اور کوستان اور درہ اونکے مستحکم جنگ سی پیش آئی چونکہ نسیم فتح کے  
ہمیشہ اہل اسلام کے پرچم پر چلتے تھے آخر اکثر لوگ قرا قلا بلقی کے قتل اور انکا مال  
اسباب تاراج ہوا اور اونکے گہر جلا کر قلعے اور بت خانہ گرا کر اپنی لشکر میں آکر روانہ

### ذکر قلعہ فرنس کی اور سات قلعہ گرج کی تسخیر کا

شکول کے خانہ زمستانے میں آکر معرض ہوا کہ کچھ کفار گرج کے موضع فرس کر د  
میں جمع ہوئے ہیں مینی فوراً امیر شیخ نور الدین کو موفوج اوکی اوپر تعین کیا جہا میر  
شیخ نور الدین روانہ ہوا تو مجھے یہ نہوسکا کہ بذات خود جہا دین شریک نہون بہر کو  
شکول پہنچو کر فوج کے پیچھا میں ہے روانہ ہوا اور رات بس کر موضع فرس کر دین  
آیا اور افواج واسطے تاحت کے روانہ کیے غنیمت بیشمار لشکر اسلام کے ماتہ آئی  
اور اکثر کفار جہنم داخل ہوئی مینی وہاں سات مقام کے اس عرصہ میں سات  
شہر مشہور گرجستان کے اہل اسلام کے سے سے مفتوح ہوئے وہ قلعہ اور اوس کے  
عارت اور بت خانہ گرا کر زمین میں ملا دیے یہاں فرس کر د کے استیصال سے فارغ

## توزیک

۷۔ کر لیا اور بعضی کندھا لکرا اور چہرہ گئی بہر حال غازی قلعہ کے اندر گھس گئے اور پہلی دن آسانی سی وہ قلعہ فتح ہو گیا اور تمام کفار کو جہنم داخل کیا اور غنیمت بقیا مال اسباب مانتہ آیا اور کفار کے گہر پہونک دیئے اور ایک دن میں تمام عمارت گرا دی اور اسہیدن فوج واسیطے تاخت اطراف قلعہ کے لشکر حسب الامر جا گھر بے زن و مرد دستگیر کر کے لگا اور ریوڑ درگاہ میں لائی میں نیے واسیطے لوہا کی اون تمام کفار کو شمشیر سے قتل کیا اسعصرہ میں یہ خبر آئیے کہ کرکین لشکر کے صدر یہ اب تک پریشان پڑتا تھا اب سوانیت کی قلعہ میں جا بیٹھا ہے میں نے تروت لشکر کو جو واسطی تاخت کی گیا ہوا تھا بلا کر رستہ تحقیق کیا اور ادا لشکر دانی پھراور اسباب کے محافظت پر چوڑ کر ادا سا تہ لیا اور سوانیت کو چلا کر کین میرے یہ خبر سنیے ہی قلعہ سے نکل کر بھاگ گیا اور میں سوانیت کا بکے محاصرہ کیا اور لڑائی ہوئی پہلے حملہ میں قلعہ مسخرا اور اہل قلعہ مفتوح ہوئے اور فوراً لشکر کرکین کے تعاقب پر تعین کیا اکثر اوس کے لوگ ماری گئے اور کرکین ہزار سخت گویا نیم جان دریا نغیر کر لان کو اتر گیا اور جب یہ جانا کہ مرے ہاتھ سے بچنا مشکل ہے لاچار ظاہر سپہ سلطان احمد جلا میر کے حمایت سے جواب تک اوس کے ساتھ ہوتا ہوا تہ اوٹھایا اور اپنے ساتھ سی الگ کر دیا اور اسمعیل نامی اپنے سردار کو ہزار عجز اور اضطراب کی ساتھ حضور میں پہنچ کر خدمت ظاہر کی اور اپنے کئی سے خجل ہو کر عرض کیا کہ اگر امیر مہمان کرے تو سر کے بل درگاہ میں حاضر ہوتا ہوں اور تمام عمر مطیع رہوں اور جز خراج مقرر کر دو وہ سال ربال خزانہ غارہ میں ادا کیا کروں جب اسمعیل کرکین کے سفیر نے یہ حال اخذ فرمایا ان کیا اور خراج اوس کے اوپر ٹہر گیا میں نے

او کھروادنی اور زراعت اور چار دی اور بت خانہ تمام گرا دی  
 ذکر قلعہ میرپیل کے تسخیر کا

اگلی دن کوچ کر کے جب درہ سداوانہ پر آیا تو درہ کی متصل میں نام قلعہ تھراہیت  
 مستحکم اور قلعہ کو دیکھتے ہی میں نے حکم دیا کہ چار طرف سے محاصرہ کر دے یہاں سے چاروں طرف  
 خندق کوٹنے کر کے فسیل پر جانے اور اوسہی دن دیوار توڑ کر قلعہ میں گھس گئے اور  
 تمام اہل قلعہ کو جہنم داخل کیا اور غنیمت حاصل کیے تاہم اہل قلعہ سے ایسا قلعہ جس کے تسخیر  
 مدت دس دن میں ہوئی ہو تو اس معلوم ہوتے ہی ایک دن میں مفتوح ہو گیا پھر وہاں سے  
 کوچ کر کے صحرا گرج میں ڈیرہ گیا اور امیر جہان شاہ کو مدد فوج عظیم و اسماعیلی  
 گرفتاری کر کے گرج کی اور اس کوستان میں تعین کیا انواج اور اس کی تلاش  
 میں مصروف ہوئے اور کرکین جان خوف سے درہ میں پوشیدہ ہو گیا اور امیر  
 جہان شاہ نے اکثر اوس کی متعلقین کو گرفتار کر کے قتل کیا اور غنیمت لیکر واپس آیا اور  
 میں اور سسر زین کو مسخر کر کے فروگاہ میں آکر پھر دریا کر اتر کر ڈیرہ گیا

ذکر قلعہ زریٹ اور قلعہ تھراہیت کی  
 تسخیر کا

اوس وقت یہ مہمور زین ہوا کہ اس انواج میں پہاڑ کے اوپر قلعہ زریٹ ہے بہت  
 مستحکم اور بہت سردار اور بہادر گرج کے اور قلعہ میں جمع ہیں اور آج تک  
 تسخیر اس قلعہ کے لشکر کی غلبہ سے کسی کو میر نہیں آئے میں عنایت اپنے پر تکیہ کر کے  
 قلعہ کے خیمے آکر قلعہ کا محاصرہ کر کے اترا اور اباب قلعہ گیرے کا متحقیق وغیرہ پر  
 رائی سالوں دن محاصرہ سے جنگ شروع کیے اور متحقیق سے پتہ مارنے لگے  
 ورا ورا جنگ کرتے ہوئے قلعہ کی تلے پہنچے بعض بہادر و نئے دیوار میں مہمور

## توزک

۵۰۴ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے دین کو اپنے تائید سے مویہ کیا ہے پس ہر ایک جگہ میری کتر سپاہی  
 اوس کو ہستان میں کفار پر غلبہ پیدا کیا اور کتر مدت میں سپدر اقلوہ ولایت کرکین کی  
 سنہر ہو گئے اور کرکین نیم جان کہین چلا گیا اور اکثر سپاہ اوس کی اور دہائی سکان  
 قتل ہوئے اور کچھ لوگ کرکین کے مطیع ہو کر مامون ہوئے اور جب عنایت الہی ہے  
 ولایت کرکین کے سنہر اور تمام بت خانہ ویران ہو کر مساجد مسلمانوں کے بن گئیں تو یہ  
 مغرور ہو کر جانی بیگ رئیس گر حسان کا استحکام قلعو اور کثرت جمعیت پر مغرور ہوئے  
 میں نے جانی بیگ پر جہاد کا مہم کر کے غنیمت کرکین کے ولایت کی بہر میں سپاہ کے پاس  
 چور کر جانی بیگ کے ولایت کو متوجہ ہوا نزدیک جا کر اوزنجیر اور تمیل کے اور  
 شور و غارہ کا بلند اوز ہو آگیا اوس پہاڑ میں زلزلہ مچ گیا اور ارا رانی حسب الامر  
 اوس درہ کی اطراف اور جواب سے پیش مار مال اسباب نگار درہ حاصل کیا پانی  
 لشکر کو دیکھتے ہی خوف کہا کر گہرا یا سوا سی اطاعت کے کچھ نہو جہا لاچار کا تھا ہوا  
 اور الا ان کہتا ہوا درگاہ میں حاضر ہوا اور بیچارگی اختیار کے اور قلعو اور  
 درہ ہاری سپاہ کی حوالہ کیا ارا رانی حسب الحکم اطراف سے درہ میں جا کر بہت  
 کھانا کو قتل کیا اور اونکے گہرا اور بت خانہ تمام پہونک دئے پڑ بعد تسخیر ولایت  
 گرج اور جانے بیگ کی میں اپنی فرو درگاہ میں آیا اور رسید خواجہ اسپر شیخ علی بہاد  
 کو روانہ فرما دیا درہ سادانہ سے واسطی تاخت کی روانہ کیا اور امیر جہان شاہ کو  
 موشر دست چپ کی درہ دما نہ سے بھیجا اور میں آپ درہ سادانہ کے رستہ کو  
 متوجہ ہوا اور یہ تمام فوج جو واسطی تاخت کے گئی تھی آخر روز غنیمت نگار کے  
 سکران لیکر پلے آئی اور چونکہ وہ سرزمین باغات اور درخت میوہ دار ہے اور درہ  
 بختہ سے بہتے ہیں لی تمام باغات اور درخت میوہ دار واسطی نمر کفار کے حشر سے

پسندیدہ کرتا رہتا تھی اور سکون اور خوش فہم کر رہتے تھے کہ جاکر اپنی مملکت کو ہونے والا  
 سپاہیوں سے ہم سہی بچانا اور میں نے نہایت شروع سے ہی ہندوستان میں لے کر پہلے پہل  
 گرجستان میں جا کر کرکین کی پاس سفیر بھیجا کہ ظاہر ہے سلطان احمد کو جو تیری پاس میں ہے  
 میں بھیج رہا ہوں تو جو گزر گیا تیری شہادت ہی جب ہمارا سفیر کرکین کی پاس گیا  
 ظاہر کی پہنچی میں تاں کیا اور سفیر کو کا جواب دیکر رخصت کر دیا بلکہ وہ جواب میں  
 ہی غیرت آئی اگلے دن سپہ کو چور کر آپ سے فوج بلد روانہ ہوا اور حکم دیا کہ  
 سپاہ ہر ایک طرف سے کرکین کی ولایت کو باواز تکمیل اور غارت کرنا شروع  
 کرے اور بعضی کفار خوف کی مار میں شہر چھوڑ کر بلند پہاڑوں اور غاروں میں گھس  
 گئے اور میں نے ان کے گھر پہنچوا دی اور باغات اور درخت سیدہ دار اور زراعت  
 تمام اور تار دی اور تمام مت جانہ دیران کر دی ولایت کی تخت سے فارغ ہو کر ان کے  
 قتل کا ارادہ کیا جو غاروں اور پہاڑوں میں گھس گئے تھے جب میں دامن کوہ میں آیا  
 سپاہ نے قتل کرنا شروع کیا اور اکثر جو غاروں کے اندر تھے بہادر وں نے ان کو  
 اسلحہ قتل کیا کہ صندوق بنا کر دو تین شخص اور سین جٹی اور رسیان پانڈہ کر اور  
 شخصوں نے تہاں کر کے لٹکانا شروع کیا جب وہ صندوق مقابلہ غار کی آیا  
 تر تیر میں قتل کیا اور حقے رال کی ہلا کر ان غاروں میں ڈالی اور کفار کو  
 جہنم واصل کیا اور یا تو اور لیکر غار میں گھس جاتے تھے اور کفار کو قتل کر کے سلا  
 چل آتی تھی اور ان پر ہزاروں افرین ہوتے تھے جب وہ غار کفار کی وجود  
 سے پاک ہو گیا تو ہزاروں صندوقوں کو اور کھلیا اور اس کوستان میں  
 کفار گرج بقیہ اس تھے اور تمام سپاہ لڑنے والی میں نے اپنی بہادر وں سے دریا  
 کیا کہ کتنے لوگ پہاڑ کے اوپر کئے تھے اور کتنے صندوق میں بیٹھے کر بیٹھے جاتے تھے

## توزک

۷۰۲ جو اہتر تازیہ گھوڑی اور اورا خاس قرا یوسف وغیرہ ترکانون کو دیکر شہر کو تاخت سی بکایا اور سلطان احمد نے میری خوف کی ماری جاسوس تعین کر کے تاکہ میری خبر دیتی رہیں اب جاسوسوں نے یہ خبر سنائی کہ امیر سینواس کو جاتا ہے سلطان احمد نے یہ سوچا کہ آخر کریز کا پیرا روم ہی اور اگر امیر سینواس بن گیا تو رستہ کریز کا بند ہو جاوی گا بہتر یہ ہے کہ امیر کی آلی سنی پہلی روم کو چلا جاؤں یہ بڑا کرفوج واسطے حفاظت شہر کی تعین کی اور اب ایل حرم کو اور جبار رجاء نفالیں اوٹھ سکا لیکر ہمراہ قرا یوسف کیے روم کو روانہ ہوا اور دریا و فرات اتر کر منزل بئزل حلب میں آئے تیمور تاس حاکم حلب نے لشکر لیکر اونکا رستہ روکا آخر سلطان احمد اور قرا یوسف سے جنگ ہوئی اور لشکر حلب نے ہزیمت کھائی اور یہ دونوں روم کو روانہ ہوئے اور میں سینواس میں جا کر اونکے خبر پائی اور فوج اونکے اوپر روانہ کی اور باتے احوال اسیکے بعد کاتسیر قلعہ سینواس کی حکایت میں مذکور ہوگا اور صوقت یہ خبر سنی کہ گرجیوں نے دوبارہ فساد برپا کیا اونکا اتصال واجب جانکر یہ توزک کیا

## ذکر ولایت کرہستان کی تسخیر کا گرگین سے

جب جاڑیے نکل گئے اور بہار آئی میں نے ہزم مشورہ کی ترتب کر کے سب ارادہ کو بلا کر مشورہ کرہستان کی تسخیر کا شروع کیا بعد صلاح کی یہ بڑا کثواب جہاد کا لیا چاہی اور رستہ اور زمین تحقیق کر کے یہ ارادہ کیا کہ پہلی کرگین گرجی کی ولایت پر تاخت کروں آخر شہر اٹھ سو دو سو چوبیس عین عنایت الہی پر تیکر کر کے قلعہ قرا باغ سی روانہ ہو کر دسویں دن سرزمین بردع میں لشکر گاہ کیا اس منزل میں طہرتن حاکم ادرنجان کا موقام ٹھیکش کے حاضر ہو کر خدمت بکایا چونکہ ہمیشہ قضا

## پتھور کے

زیادہ سمجھ تھا اور تربت کو رہ بہادر کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور شروان کو مراد اسرار قطب حیدری اور منظر کی واسطے تاخت کسی ولایت کے بھیجا تھا اب یہاں دگن نامی کی معرفت اپنی امرا کو کہلا بھیجا کہ شروان کا کانگر حضور میں لاؤ امرا حسب الحکم شروان کا سر اور اس کی بیٹی کو قید کر کے سلطان احمد کی پاس لے گئے اور سلطان احمد نے اربکے اوسے دو وقت برگشتہ ہو گئے تھے اپنی نوکروں میں بدگان ہو کر چہ سات دن میں دو ہزار طازم قدیم اور جدید قتل کئے اور وفا خاتون آج پچیس کو جو اوس کی بجایاں کی تھی اور سلطان احمد کو ٹکڑن سے اپنی کاغذی پر رکھتی تھی واسطے میں لیا کر گلا گھونٹ کر مار ڈالے اور اہل حرم سے بہت آدمی اپنی ہاتھ سے قتل کر کے دجلہ میں پھینکوا دیئے اور بعد اس معاملہ کی اپنی گہر میں آکر دروازہ بند کر کے کھینک اپنی پاس نہ آنے دیا اور کہانے کی وقت باورچے کہنا دروازہ پر رکھ کر کھڑی ہلا کر مطلع کر کے چلی آتی تھی سلطان محمد روز اس ڈنگ پر رہا آخر اپنی چہ معتد کو بلا کر کہا کہ سات اچھے گھوڑی ہمارے طویل سے لیکر دجلہ پار لیا کر سناڑ منتظر ہو وہ حسب الامر محل میں لائے سلطان احمد ایک رات کو سب سے پوشیدہ کشتے پر کود دیا اتر گیا اور سہراہ اون چہین آدمی کی قرا یوسف ترکمان کے طرف چلا گیا اور باورچے دستور کے موافق ہر روز طعام دروازہ پر رکھ آتی تھے جب یہ قرا یوسف کی پاس پہنچا تو قرا یوسف نے بہت تعظیم کی سلطان احمد نے قرا یوسف اور اس کے سپاہ سے ٹھہرایا کہ کو ساتھ لیکر بغداد کو تاراج کر و قرا یوسف طرح کے ہارسی سو سپاہ سلطان احمد کی ساتھ بغداد کو چلا جب تک آئی تو سلطان احمد نے قرا یوسف کو دجلہ سے وارا و تارا اور آگشتے سر دجلہ اتر گیا اور تاراج کرنا شہر کا نامنا سب جانکر بیشمار مال اسباب نقد

## توزک

۰۰۔ امیر زادہ جب الحکم میدیے کو ویران کر کے شیراز کو چلا گیا اور امیر سنو بچک چنپال کی رستہ سے حضور کو روانہ ہوا اور امیر الہداد نے جا کر پیر محمد کی معاصی کو قید کر لیا اور مولانا محمد خلیفہ اور مسید جراح اور رستم خراسانی کو تو فورا قتل کیا اور ستوری قوشچی کی ماتہ پانوکھو اڈالی اور مبارک شربت دار اور شیخ زادہ فرید کو قید کیا اور اسے برصہ میں تائیدات الہی سی عجب لطیفہ غیبی بغداد میں ہو گیا اور مخالف ہمارے صوبہ پریشان ہو گئے مفصل یہ ہے کہ جب امیر علی قلندر حاکم مندل کا امیر زادہ رستم کی فوج سے بہاگا تو گرتا پرتا بغداد میں سلطان احمد جلایر کے پاس جا کر حقیقت بیان کیے سلطان احمد جلایر کو میری اذہر آئی سی وہم پیدا ہوا ترست اوسنی پل تڑوا دیا اور درواری سپہ کی بند کردی اسوہ میں ایک یہ باجر اگڑا کہ پہلے اسی میں فی مسی شروان اپنی ملازم کو خورستان کی حکومت پر تعین کیا تھا اوس کم نجت نے ظلم کر کے زیر بقا میں شمس الدین وغیرہ اور اردان کی سی لیکر جمع کیا اور جو نیزہ کی بعضی اکابر کو قتل کر کے اور وہ تمام مال لیکر ہزار سواروں میں سے بغداد میں سلطان احمد جلایر کا جانو کر ہوا سلطان احمد جلایر نے اوس کے بہت عزت کی اور امیر کر لیا اور شروان نے سلطان احمد جلایر کے ارکان دولت میں موافقت کر کے ہر ایک کو پوشیدہ دس ہزار دینار تک دیکر محبت پیدا کر لی اتفاقاً وہ طومار حسین ہر ایک کی نام پر دس دینار لکھے ہوئی تھی شروان کی دیوان پاس میں گم ہو کر کورہ بہادر سلطان احمد جلایر کے نوکر کی ماتہ آگیا کورہ بہادر نے وہ طومار ان خوف کی دنوں میں سلطان احمد کی آگے پیش کیا سلطان احمد نے اوس طومار کو پڑا تو اتفاقاً دس ہزار دینار کورہ بہادر کی نام پر بھی ہوئی تھی سلطان احمد اور یہی



۹۹ ہمارے کی بہانہ مولستان سی شیراز کو ٹھگیا اور امیرزادہ رستم نے موافقہ اور  
 لشکر کے ہر فرد کے رستہ میں آکر سدا ملک کو تاراج کیا اور غنیمت بہت لے کر آئے  
 اور وہاں سے دثرتوں میں گزر کر موضع دوندار میں تمام اہل میں سے اس کے اوقعلی  
 کی تاراج کر کے روانہ ہوئے اور موضع باکسیا تاراج کر کے بروہ اور بکریان غنیمت  
 پیدا کی اور آخر ماہ جماد الثانیہ میں قلعہ مندے میں آئے امیر کے قلعہ رحو سلطان  
 احمد جلایر کو طرف سے قلعہ مندے کا حاکم تھا جنگ میں پیش آیا پارے پہلی حالت  
 قلعہ منہر میں اور اہل قلعہ اکثر قتل اور کچھ زندہ دستگیر ہوئے اور غنیمت بہت  
 آئے اور امیرزادہ پیر محمد جو رستم میں سے پیار سی کے بہانہ ہکر شیراز کو چلا گیا  
 تھا بعضے اوباش اسی ملاذ میں کیے انھوں نے اسے نہ ہر قاتل بنا کر لے گیا اور ارادہ  
 باطل خیال میں لایا اور یہ حال امیرزادہ کے کئی لوگوں نے امیر ابو سعید سے  
 کہا اور امیر ابو سعید نے یہ حال خوب دریافت کر کے امیرزادہ سے کہا امیرزادہ  
 انکار کر سکا لاچار شرمندہ ہوا امیر ابو سعید نے اور دو تھوڑے ہون کے اتفاق  
 سے واسطے علاج وقت کے امیرزادہ پیر محمد کو قندھار کے قلعہ میں قید کر کے بذات  
 خود نگہبانے کے اور علی بیگ سپہ عیسوی کو شہر کے حفاظت پر رکھا جب یہ حال امیر  
 زادہ رستم اور امیر ابو سعید کے عرصے میں محکو معلوم ہوا میں نے فوراً امیر الہداد  
 کو تعین کیا کہ جلد آکر جماعہ اوباش پیر محمد کے بداموز کو تعین کر کے سزا دیوے  
 اور امیرزادہ پیر محمد کو قید کر کے حضور میں لاوے اور یہ فرمان امیرزادہ رستم  
 کو لکھا کہ حکومت شیراز کے محکو موقوفہ کے جہان ہے وہاں سے شیراز کو چلا جاؤ  
 حسن خدال کو ہمراہ لیا اور امیر ابو چاک بہادر حضور میں حاضر ہووے اور  
 امیر الہداد کو یہ فرمان لکھ کر لے گیا امیر الہداد نے یہ فرمان امیرزادہ رستم کو

## توزک

۴۹ اور اپنے نزل میں امیرزادہ شاہرخ کو یہ حکم دیا کہ حال امیرزادہ میرانشاہ کی اطلاع  
 کا دریافت کرو کہ کس کس نے قلعہ الحبیہ پر گرجیوں کے مقابلہ میں مستی کیے امیرزادہ  
 شاہرخ نے تحقیق کر کے حقیقت عرض کیے میں نے حکم دیا کہ حاجے عبداللہ کو چوہنما  
 اور عمرہ انیروی کو جو سب سے پہلی بہا کا تھا قتل کر دلیکن امرا نے اوس کی جان  
 بخشے چاہیے امرا کی خاطر خون تو معاف کیا پر اوس کو بے چوہنما گرایا اور جہان  
 مستی کا ہریک سے تین سو ساٹھ گھوڑے لے لی اور امیرزادہ میرانشاہ کی تمام نوکر  
 اور امرا اسی حسب حال بحال اس سے دو سو تین سو تک گھوڑے لیکر پیادہ سپاہ  
 حکومت تقسیم کر دیئے اور امیرزادہ ابو بکر کو جیسے دلاوری سی سیدھے علی سکے کو تیرے  
 ہلاک کیا تھا سربلند کیا اور اپنے نزل میں برمان اوغلان اور اوس کے بیٹے کو  
 بسبب صدور و دہارہ بقصر عظیم کے قتل کیا اور صوفت عرصے امیرزادہ رستم کے  
 جگو اس طرف آتے ہوئے جام سی شیراز کو ہمدان سوچک بہادر کے دو ہزار سوار  
 سے بھیجا تھا کہ میر محمد اپنے بھائی متفق ہو کر مد لشکر فارس کے بغداد کو آنا ہمارا  
 عرصے امیر ابو سعید کے فارس سے آئے دو نو عرصے کا مضمون یہ تھا کہ جب امیرزادہ  
 رستم نیرد اور ابرقوہ کے رستہ میں شیراز میں آیا میر محمد نے اپنے بھائی سی ملکر  
 قرا باغ میں جشن کیا اور امیرزادہ رستم کو خلعت اور ایک ہزار دینار کنگے انعام  
 دیئے اور حسب الامر ابو سعید برلاس اور علی بیگ سپر عیسے امیر عباس کے  
 رستہ دار و نکو شہر کے حفاظت پر تعین کیا اور امیرزادہ میر محمد اور امیرزادہ  
 رستم اور امیر سوچک بہادر سن ہانداز سوچک کے بیٹے اور جس خدال  
 کو جو شیراز کے حفاظت پر تھے ہر ادا لیکر معہ امرا اور لشکر فارس کے پنا  
 اور رستہ کے رستہ سے حضور کو روانہ ہوئے رستم میں سے امیرزادہ میر محمد

تیمور سے

سی جا چکے تھے اور حسب الحکم سپاہ نے وہ جنگل کا متنازعہ و غ کیا باوجود کہ سردی بہت ہے تیس دن یہ شب و روز برف پڑتا تھا لیکن سپاہ نے جنگل کا ٹٹا غیور  
 آخر تھوڑے دنوں میں رستہ بہت چوڑا جس میں کئے فوج سب بڑے بڑے جنگل صاف کر دیا  
 اور پہاڑوں کفار کے لجا کر جو علاقہ جہنم حاصل کیا سردی و غصا اور لکھا سردی اور غصہ  
 کہا کہ یہاں گیا اور لشکر اسلام نے اون کفار کے گہر تمام نہیں بک کر غصا کا تعاقب  
 ورہ افشونک کیا اور غنیمت بیشمار لگا ہے بحیران کا ویشی و جہاں اور چوگا  
 علاوہ ہے تاراج کر کے پہونک دیا اور چونکہ ہر کفار کے زین و درو گھوڑوں کی کاٹھ  
 کہا نے پر تھا جیسے شراب افیون پوتہ ایسی عادت ہو گئے تھے کہ اگر لاشہ لانا نہ  
 کہا میں تو تر ت مر جاؤں اسلحہ باغیوں میں تمام انگوڑے میں لی واسطے ثواب  
 اور ضرر کفار کے تمام باغ انگوڑے وغیرہ لاشہ کے اکٹروا ڈالے اور درخت میوہ  
 دار تمام او جاڑ دیئے اور عمارت خصوصاً بیت خانہ ویران کر دیئے اور موقت کے  
 دین یہ آیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کیا عذات ہے کہ سا لگدستہ زمستان میں ہندوستان  
 اور سند کے کفار پر جہاد کیا اور بت خانہ توڑے اور اہل کے زمستان میں گرجستان  
 کے کفار کو قتل اور بت خانوں کو ویران کرتا ہوں پہر مسجد شکر کا کیا ایک مینے  
 میں تمام کفار غصا کو ویران کر کے جب سردی زیادہ اور برف کے کثرت ہوئے  
 اور گھوڑوں کی لٹی گھاس بنے نہاؤں یہ قرا باغ کو چلا آیا

ذکر جبر لانہ اور سنا کا امیر زادہ میرانشاہ  
 کے امرا و سر

اسی منزل میں اللہ تعالیٰ نے امیر زادہ خلیفہ سلطان کو فرزند غایت کیا میں اس  
 کے تولد میں بہت خوش ہوا اور کل نام رکھا اور بزم آراستہ کر کے عوام کو انعام دیا

## توزک

۴۹۶ قلیہ اور شہر قن کے مسخر ہوئے پہر جاڑا آگیا ولایت قن سے کاشغر میں آکر مقام کیا منوستان اور قن کے غمت میں یہ لونڈیان صاحب جمال اور اور مال بطور پیشکش کے ہدست شیخ یساویل کے درگاہ میں آتا ہی اور میں یہ متعاقب غمے کی حاضر ہوتا ہوں میں نبی امیر زادہ اسکندر کی عرصہ پڑھ کر اوس کے مردانگی اور امرار کے اتفاق سے بہت خوش ہوا اور ان کے حق میں دعا کے اور اس زمستان سنہ ۸۲۰ھ مودو میں قریب کے نزدیک مقام کیا یہاں پہر سنا کہ سپاہ کفار گزرتا کیے درہ صعب گنار میں خمسا کی گرجے کی پاس اگر آرادہ فساد کا کرتے ہیں جو نہ علاج فساد کا پہلے وقوع سے نہ ناپا جائے قریب باغ میں ان کے غزا کا غم کیا اس نیت سے کہ اگر جہان کو خاک میں ملا کر چھوڑ دنگا

## توزک کفار گرجستان کی جہاد کا

پہلے میں نبی قرآن شریف میں قال دیکھے یہ آیت نکلی یا ایہا النبی عرض المؤمن علی القائل نے اسی محمد صلعم شوق دلا مسلمانوں کو جہاد کا اور اوس وقت شیخ ابراہیم حاکم شروان کو اور سیدی احمد سیکے کو خلف اور گزرا اور گھوڑیے تو چاقی دیکر ولایت کو رخصت کیا اور امرار سے ہر یک دس سوار میں بیسے تین سوار جدا کر کے دس دن کی خوراک لیکر ساتھ لئے اور باتے لشکر اور بہر قریب باغ اور حوالے قنطور کنت میں چھوڑا اور وہاں سے روانہ ہو کر کنادہ دریا کے کر کے ڈیرہ کیا اور اوس دریا کا پانی ہوا کر موٹو لشکر عبور کیا یہاں شیخ ابراہیم حاکم شروان اور سیدی احمد سیکے جو رخصت ہو گئے تھے موٹو لشکر آگئی اور کوچ کوچ درہ خمسا کی طرف متوجہ ہوا جب میں اوس درہ کے پاس جہان گرجے نہا لئے ہوئے تھے آیا تو کیے کوں تک ایسا گنجان بن تھا کہ سانپ ہے دشوار

اور اس کے اقبال سے بعض منوستان سحر کیا اور اس پر گلا۔ اگر آگے ارا بچہ نورباد ۱۹۵۰  
 چشم زخم بنے اور کیا براسر جو بادے میرا میرے موافقہ کیونکر عیدہ برا ہوئے  
 نوکر ختن کی تسخیر کا امیر زادہ اسکا زور کی انتہی  
 جب امرار نے انتہا منوستان کے جانی کی مدد کی تو یہ ختن انشر یہ بہت  
 ختن کو توجہ ہو اور دین یہ چاہے کہے کہ امیرال اقبال ہی ایک خٹلا کو خیر  
 کر لے مان بانے واکل اس وقت تک جان لگا پیرا اسکا سیدہ معلوم ہو آگیا  
 سے رستہ خطا کا تب میں پائی کہانا اتنا آویا کیو سنا شہ منزل سے اس تفصیل  
 میں انشر سے فرما کر بیک پیشہ منزل اور تو را خواہی سے متداول تک اکتیس منزل  
 اور متداول سے رستہ خطا کے دو پہاڑوں کے اندر واقع ہی اور اس پہاڑ  
 سے دوسری تک دیوار پتھر کے بنا کر خوب نکا کر کے اور بنایا نام کیا ہی چٹا ہٹلا  
 کی اوکے حفاظت پر تعین ہی یہاں سے کہا تم کو تک جو شہر کلان خطا کا ہی ختن  
 منزل اور وہاں بانے تک چائیک منزل اور ختن سے ایک اور رستہ خطا  
 کا چائیک دن کا ہے لیکن ریگستان اور ویران پائی نہیں تھا ہی اگرچہ ریگ  
 پودے سے جلدا پائی لکل آتا ہے پر نہ ہاک ہوتا ہے جو چوٹی توت مر جاویے  
 اور ختن سے کاشغر بندر منزل اور کاشغر سے سمرقند پچیس منزل ہی بہر حال  
 حقیقت خطا کی راہ کی دریافت کر کے میں ختن کو بروا نہ ہوا مالک ختن میں دا  
 ہوا سہ زمین ختن میں دو دریا میں ایک کا نام ارنک قاش اور دوسری  
 نامرا قاش ہے سنک شیم وغیرہ ان دونوں میں سی نکلی میں یہاں سے اور  
 اطراف کو بھیجائی میں اور میں یہ دونو دریا انکر ختن میں آتا وہاں کے رُس  
 استقبال کو آئیے اور پچیس اور نفیس اشیا و لاشی اور اس پر کے اقبال سے اکثر

## توزک

۹۵ کہ حسب الحکم نہایت جتہ میں تھے، نیرودی بیگ امیر خداداد حسنی امیر شمس الدین سپہ امیر عباس داؤد بیگ  
برلاس صدیق بہادر سپہ سالار بہادر اور دھوکا و مسطوف سے بلایا جب میں کاشغر کی نزد  
آیا وہ امر اور سی انکی بہت تعلق ہو کر فوج واسطے تاخت دیار کنت کے روانہ کی وہ فوج  
دیار کنت کو تارایہ لڑ کے غنیمت بیشمار لائی وہاں سے فارغ ہو کر اوج کے نزدیک آئی وہاں کی اکثر  
برہ سادہ ملی مطیع ہو کر نذر دی اور بعضی قشوق چلے گئے قلعہ اوج کا محاصرہ کر کے کچھ شیش نامہ سحر کیا اور  
لکھا تھا کہ جب اس کے اقبال سی قلعہ اوج کا فتح ہو گیا تو قلعہ قشوق کی خیال میں آئی وہاں سے قلعہ  
اقشوق کے طرف روانہ ہوا وہاں جا کر دیکھا کہ وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا جاتے ہے  
سپاہ نے اس کا محاصرہ کیا اور اسباب قلعہ گیر سے کا منجیق وغیرہ برپا کئے اور کچھ  
طرف سے نقب لگائے چالیس دن تک محاصرہ رہا آخر قلعہ والے تنگ ہو گئے پہر  
ہنسی پور شش کی تو اہل قلعہ الامان کہنی لگے اور پیشکش لائق بارہ ہسپا اور اطاعت  
کی اور بہت سودا اگر خطا کیے اسباب تجارت کا لیکر قلعہ اقشوق میں چلے گئے تھے اہل  
قلعہ نے دن سودا گروں کو مال سمیت ہمارے حوالہ کیا یہاں سے فارغ ہو کر مای  
اور کون سیر کر ایک تو خانہ تابستان اور ایک خانہ زمستانی خضر خواجہ اور غلام  
کا تھا فوج تعین کیے فوج لی یہ دونو مقام تاراج کیے اور حاجے ملک انعام  
خضر خواجہ اور غلام کیے اور اس ملک اور مکی بیٹے اسیر کی اور مال اسباب گل  
بدیہ بیشمار غنیمت کئی وہاں سے اگر جا کر طارم کو بیٹے تاراج کیا وہاں کی اکثر  
باشندوں کو اور بٹاکر ساتھ لی آئی جب فوج فی مای کو پس اور طارم کے سخت  
سی مراجعت کیے تو میں نے امر اور سی مشورہ کیا کہ اب تو ہم مملکت منورستان  
میں آ گئے ارادہ یہ ہے کہ تمام منورستان کو مسو کرین لیکن امر اور صاحب تدبیر  
الہر اذ خداداد حسنی امیر شمس الدین نیرودی بیگ صدیق بہادر لی کہا کہ اگر

## تیمور کے

دول کے آگین اول یہ خبر آئی کہ تیمور قتل اوغلان کے پہلے ہمارا نوکر ہوا ۴۹ م  
اور جن دنوں تمہے قتل خان کو شکست دیکر پریشان کر دیا تو وہ رخصت چلا گیا کہ اگر  
اپنے کنبہ قبیلہ کو جمع کر کے لازمت میں آؤنگا پہر جب اوس کی تمام اوس جو  
جمع ہو گئے اور قویہ ہوا تو حق ہماری عنایت کا فراموش کیا پہر جاغریہ ۱۱۱  
مخالفت شروع کی تھی اب وہ مر گیا اور اوسکا کنبہ ہریرا گندہ ہو گیا  
الہین نزاع ہو گئے اور یہ خبر آئی کہ ملک طاہر ترقوق والے متہ اور ہذا  
کا جو مہم ہمت مخالفت کرتا تھا مر گیا اور ملک فرخ اوسکا بیٹا ہوا ہے اب  
جگہ ہوا وہ خدان اختیار نہیں رکھتا اور اوس کی ارار اور غلام الہین  
یہ لڑکر اکثر مارے گئی اور یہ خبر آئی کہ تغور خان بادشاہ خطا کا جسے تمام  
عمر کفر میں صرف کے تھی ان دنوں میں مر گیا تمام ملک خطا میں مشور میں ہوا  
ہوئی اور یہ خبر آئی کہ خضر خواجہ اوغلان والے دشت جتہ کا ہے ہوا اوسکی  
بیٹوں میں کہ شیخ جہان اوغلان اور شیر علی اوغلان اور شاہ جہان اوغلان  
میں نزاع ہو گئے اور یہ خبر آئی کہ امیر زادہ سپر عمر شیخ اندکان سے سرحد منوستان

غالب ہو کر مملکت منوستان پر تصرف ہوا

منوستان کی قلعہ اقسٹو کے لشکر کا امیر  
زادہ اسکندر سپر عمر شیخ کی بیٹے

جیسے امیر زادہ اسکندر کی آئی لکھا تھا کہ میں نے خضر خواجہ اوغلان  
کو لشکر جمع کیا اور ارار اور میر محمد سپر امیر طیف بوغابرا لاس اور نورک  
ریان تیمور سپر ملک جتہ اور میر محمد سپر حاجے منش اور شیر منت  
چونو لے دے وغیرہ کو ہمراہ لیکر منوستان کو متوجہ ہوا اور حوامراد

## توزک

۶۹۲ یہ شیخ صدر الدین کے پاس پہنچ دیا اور امرا کو حکم دیا کہ مدد فوج ساتھ رہیں اور اردبیل میں سوار ہو کر موقوفہ اور اقسام میں آیا وہاں سکار کھیل کر گزارہ دریا ارش کے ڈیرہ کیا اور کشتیان جمع کر کے بلند ہوا پیر میں اور تمام لشکر اترا اور وہاں سے کوچ کر کے قرا باغ ارال میں آیا اور قطور کنپ کے نزدیک عمر بہادر سپہ مرزا بہادر کو حکم دیا کہ سیر میں ٹہریے اسماعیل میں امیر زادہ ابو بکر اور امیر سیادت چوہیل ترین میں آئے تھے ساط بوس ہوئے اور امیر زادہ ابو بکر اور مرزا شاہ کے امرا اور پیشکش نذر کیا اور سیدیہ علی ارلات حاکم ولایت سکے کا کہ ہمراہ کفار کر کے سلطان سنجر بروقت محاصرہ قلعہ العجی کے آیا تھا اور جنگ میں امیر زادہ ابو بکر کے انتہی سے مارا گیا تھا سیدیہ احمد اور مسکا میا باب کے جنگ حاکم ولایت سکے کا بوجہ سیدیہ احمد نے میر کا آلے کی خبر نے بسبب تعصبات اپنے باب کے متوہم ہو کر شیخ ابراہیم کے پاس جو ہار نہایت اخلاص مند تھا جا کر اسکو شفیع بنایا تاکہ باپ کے خطا پر غصے سے موانع نہ ہو دیے اب کہ امیر شیخ ابراہیم نے اثر عیدت ہی عزت پاکر درند باکو اور شردان سے اگر ملازمت کے تو سیدیہ احمد کے مفار کر کے درگاہ میں حاضر کیا میں نے شیخ ابراہیم کے خاطر اس کی خطا معاف کر کے بلایا اسنے درگاہ میں اگر زمین بوسے کیے اور پیشکش لائق دیا اور امیر شیخ ابراہیم نے بے سامان صیانت کا کر کے اتنے گھوڑی اور بکریاں دے دیں کہ اور بچے نکاتے نکاتے تھک گئے اور چونکہ گزشتہ تھا اسلئے میں نے لشکر میں تقسیم کر دیا کہ نکا کر لیا دلو کو دین اور پیشکش نقد اور خنجر نکا کر جانور غلام لونڈیاں مار چمڈ رہے دیا مغل کو اب تیار چہ ہزار گھوڑے نذر کئی اور اسوقت اطراف و جوانب سے اچھی آچھے خبریں لاتی سنڈاں



کے اور کو قتل کیا اور وہاں سے کوچ کر کے سلطانہ میں آیا وہاں مظفر مظفری کے حکم میں  
 لاکھ عراق اور بیگم کا تختہ کیا تھا اصفہان سے اگر باطوبس ہوا اور شمشاد نذر  
 کیا اور سلطانہ سے قرادہ اور اردبیل کے رستہ سی قرا باغ کو روانہ ہوا اردبیل  
 میں جا کر یہ خیال آیا کہ سلطان الطریق شیخ صدر الدین اردبیلی کے ملازمت کروں  
 چونکہ سیر اعظم ملک روم شام مصر کے تسخیر کا تھا تو اوتسی ہمت ہون اور چار ضمیر  
 اپنے دل میں پڑا یہ کہ وہ وقت ملاقات کے کرامت سے ظاہر کریں ایک یہ کہ مجلس  
 میں میری تعظیم کریں دوسری گھوڑا کہ ایلدروم بایزاد شاہ روم نے اور کو نذر  
 دیا ہے وہ مجھ کو دیدین تیسری کوئی ایسی چیز دیوں جو ملک سر دلالت کری جو تہی ملک  
 روم کے بات میں اشارہ کریں جسے یہ معلوم ہو کہ فتح ہو گئے یا نہیں میں تنہا سوار آیا  
 وضع اونکے یہاں آیا مجھے کہنے نہ سہانا اوسوقت شیخ ناز پڑتے تھے میں بے آخر  
 صف میں مقعدیے ہو گیا ناز اور زلفیہ پڑھ کر اوںہوئے مقتدیہ کو دیکھا بھی دیکھتے  
 ہی پہچان کر آگے بٹھایا اور تجاہل کر کے پوچھا کہ تھوڑے کے دلین کیا ہے میں نے  
 کہا آپ کو سب روشن ہے اوںہوئے یہ آیت پڑھے الم غلبت الروم کہ الیاس معلوم  
 ہوتا ہے کہ روم فتح ہوئے اور ٹکڑا خوشبودار بیٹے کا بچہ دیا کہ یہ خاک بے تو  
 ملک گیر ہو و لگا پھر فرمایا تمہارے خوراک اکثر گھوڑے کا گوشت ہے اور  
 ہی گھوڑا سنگھا کر کہا کہ یہ گھوڑا کہ ایلدروم بایزید کی محکو دیا تھا میں محکو دیتا  
 ہوں چاہی ذبح کر چاہے زندہ لیجا پھر لٹکے سات گز کے اپنے ہاتھ سے میرے  
 سر پر باندھ دی اور تلوار مصر کے محکو دے اور یہ کہا اللہ معک لیجے خدا  
 کے ساتھ ہے میں نے اوس مجلس سے باہر اگر بہت فرحت دیکھے اوسوقت  
 اور اوس نواح کے پیشکش گھوڑے بھرمان لائے میں نے پانچواں حصہ دین

## توزک

۴۹ کو صلاح یہ ہے ہی اب میں اونچے لکھے کی موافق تبریز میں آکر امیرزادہ میرانشاہ کے ملازمت کے اور جون تون دو دن کے بعد امیرزادہ میرانشاہ کو واسطے استقبال امریکے سپاہ اور امیرزادہ ابوکر نے رقم توبہ کی مرغزار میں مجلس آراستہ کر کے محکو اور مید خواجہ کو خلعت اور گھوڑے زرین دیئے اور متفق ہو کر قرا باغ کو روانہ ہوئے اور میں امیرسلطان شاہ کے عرض سے یہ حال دریافت کر کے شہر میں آیا اسی منزل میں امیرزادہ میرانشاہ تنہا باون کے مانند درگاہ میں حاضر ہوا میں نے اسکو روک دیا اسکو روک دیا اسکو پیشکش امیرزادہ میرمحمد سر عرش کا سپہا ہوا شیرازیہ ہمارا امان بہادر کے اگیا اگلے دن میں نے امیرزادہ میرانشاہ کو بلایا لیکن سبب اسکی بد اطواری کے کہ میں نے بہت التفات کیا اور اسے روک دیا امیرتمیور خواجہ سپہافینو غا اور جلال الاسلام کو واسطے تحقیق اطوار امیرزادہ میرانشاہ کے تبریز کو روانہ کیا اور یہ کہہ دیا کہ امیرزادہ میرانشاہ کے اہل قید کو قید کر لینا اور دفتر کے کاغذ کے رو سے حساب خزانہ اور اسباب کا جو کار میں داخل ہوا ہے اور امیرزادہ نے مستی میں اسکو خرچ کیا یا دیا ہے کہہ کر ادن او باشتون سے لینا اور امیرزادہ کے یار غاروں کو جنہو نے شرا ب لاکر ملک خراب کر دیئے گرفتار کرنا تمیور خواجہ اور جلال الاسلام نے تبریز میں جا کر حکم کے موافق کیا اور جو رراف میں آیا تھا وہ اون لوگوں میں لیکر خزانہ میں داخل کیا اور اس کے یار غار گانے بجانے والوں کو بے قید کر کے درگاہ میں لائے اور میں ایک تو مولانا محمد فستانے کہ علوم ظاہریہ انعم اور تہذیب بنے نظیر تھا اور استاد قطب الدین تہانی اور حبیب عودی اور عبدالمومن ہر یک اپنے فن میں لگانہ تھا میں نے واسطے عبرت اور نصیحت

## پتھر سے

اور مہائیے کی اور شیکش دیا اگلے دن بلجیے خراسان کو روانہ ہوا جب میں نے موضع ساروق میں منزل کیے تو اہل حرم امیرزادہ شاہ رخ کیے اور دلشاد آغا و فرزند ان ہرات میں استقبال کو آئے اور امیرزادہ سمیع و شمس کہ اللہ تعالیٰ نے جمعرات کے دن اٹھوین تاریخ سنہ ۱۰۸۰ میں امیرزادہ شاہ رخ کو عنایت کیا تھا میرے پاس لائے میں اوسی دیکھ کر بہت خوش ہوا اور شکر کیا اور اسی منزل میں امیر امیو غا نے ہرات میں آکر شیکش نذر کیا میں نے اوسکو خلعت اور کمر دیکر رخصت کر دیا اور وائسی کے منزل کے بعد جام میں آیا رستہ میں سی شیخ احمد جاپی کی قبر پر جا کر ناقہ چڑھے اور خیرات دیے اور اس منزل میں امیرزادہ عمر شیخ کو اوس کے بہائشی میر محمد عمر شیخ کے پاس شہید از کو روانہ کیا اور امیر سو حکم کو دو ہزار سواروں میں اوسکے ساتھ کر دیا کہ وہ ان سے لشکر جمع کر کے دونو بھائیے موفوج بغداد کو جانا اوسوقت یہ سنا کہ اس جھل میں ہر قسم کا شکار ہے امراء اسی دور در میں جھل گہرا کر سوار ہوا اور بشمار شکار کیا یہ سوار ہو کر نیشاپور اور بطام کا رستہ اختیار کیا اور ہر منزل میں لشکر کو خوراک دیتا تھا اور موضع خوار میں گزر کر موضع ایوانک میں آیا اس منزل میں امیرزادہ شاہ رخ سا سمان کے رستہ میں لشکر میں اٹلا اور مرقہ غریب امیر سلیمان شاہ کے آئیے لکھا تھا کہ میں حسب الامر موسید خواجہ کے امیرزادہ شاہ رخ میں پہلی ہرات میں روانہ ہو کر آذربایجان میں آیا اور حقیقت دیوانے امیرزادہ میراثہ کے فوجین ری کے حاکم میں خوب سننے اور تہنیز کی طاف جانا خلاف صلاح سمجھ کر ہمدان میں توقف کیا اس بعد میں خطوط امیرزادہ کے لکھ امیرزادہ میراثہ وغیرہ امراء کے آئیے کہ ہمدان میں توقف کر کے یہاں پہلی

## توزک

۶۸۱

امیر تاجان سادر اور رنخوشاہ اختاج اور الیاس خواجہ پیر شیخ علی بہادر کو اپنے اپنے جگہ دستور واسطے محافظت سرحدات کے چھوڑا اور امیر زادہ سید پیر عمر شیخ کو واسطے خیرداری کے کی اندکان کو بھیجا پہلے دروازہ انہر کے انتظام سے نایاب ہو کر بدھ کے دن انہوں نے محرم ۱۰۸۰ ہجری میں کہ سال اکتیسواں ہو گیا اور چھ ماہوں میں بڑے غم کا تھا سرور بہ ہوا چلے نزل باغ قیام ہو میں ہوئے اور نوین مارچ جمعرات کو کشن دین آیا رستہ میں بیٹے واسطے رات بزرگون کے جیسے خواجہ محمد علی حکم ترمذی اور شیخ ابو بکر وراق قدس اللہ تبار ہم جا کر فاقہ پڑھے اور بہت طلب کے اور بہت خیرات و ہائیکے بجاورد کو دیے اور روانہ ہوئے کوچ کوچ دریا میں جموں پر آیا اور اوسمیں سے توکل بہادر کو امیر زادہ شاہ رخ کے پاس بھیجا یہ فرمان لکھا کہ چونکہ تمام لشکر بطام اور دقان کے رستہ میں عبور کر گیا تم ساسان اور استراباد اور ساری کی رستہ میں علی آباد بہادر میں باجرم میں امیر زادہ شاہ رخ کو امیر زادہ حسب الامر ساسان کی طرف متوجہ ہوا چونکہ رستہ میں چار گھاٹیاں تنگ اور گہا س زہر ناک تھا واسطے اکثر گھوڑے حیوانات امیر زادہ کے لشکر میں تلف ہو گئے اور وہ تمام سخت رستہ قطع کر کے فیروز کوہ میں آیا اور میں جموں کا پل بند ہوا کرتا اور کوچ کوچ بلج میں اگر مرقدار میں حوائے و مبارکد کے لشکر گاہ کیا اور اولیاء کے زیارت کو جا کر فاقہ پڑھے اور بہت خدمت کی اور مرزا خواجہ نکاشہ اور خواجہ ردان اور سلطان احمد خرویر اور شیخ فیض عیاض اور سفیان ثوری کی بجاورد و نہایت خیرات دی اور وہاں سے اکریادگار برلاس دار و نہ بلج کے مکان میں انرا امیر یادگار جو ازم خدمت کے ببالا

خزانہ و مایکے خراج کا سرکاری جمع ہوا تھا سب صرف کر ڈالا باوجودیکہ مجھ کو سمرقند  
میں آئیے ہوئے چار مہینی ہوئی تھے اور سفر ہندوستان کے مشقت سے ایسے آرام  
نہیں ہوا تھا لاچار ایران زمین کے یورش پر تیار رہے کی اور دین بہہ بہہ ہوا کرتا  
اٹھے یہ اس یورش میں سات برس کے اندر مالک مہر شام بغداد روم و قسطنطنیہ  
سنح کر لو لگا اور تیار رہے یورش ایران زمین کے شروع کیے  
تو ترک یورش سفت سالہ ایران زمین کے

خبرن امیر زادہ میرانشاہ کی ناہنجاری کے سنکر بہہ ہے سنا کہ جو مالک پہلے دفعہ  
یورش خجالتہ میں سنح کے تھی جب سم ہندوستان کو گئے تو وہاں کے حکام اپنے اپنے  
بلاد کو چلے گئی اور خصل کیلے ارکان مملکت میں آگیا میں نے فرمان یورش اس سرزمین  
کا حکام مالک محروسہ کو لکھا اور ہر کارہ واسطے جمع کرنے لشکر کے جا بجا روانہ  
کئی جب لشکر وزیر بروز جمع ہوئے لگا سید خواجہ پشینچ علی بہادر اور جہانک  
سپر ملک بہادر اور پیر محمد سپر فولا بہادر لوکران امیر زادہ شاہ رخ کو معہ لشکر  
ہرات کو روانہ کیا اور امیر زادہ شاہ رخ کو یہ فرمان لکھا کہ فرمان کے آتی ہے  
موشکر خراسان کے اذریاجان کو روانہ ہونا اور امیر سلیمان شاہ کو تبریز  
کی طرف آگے روانہ کرنا امیر زادہ فی فرمان کے جاتی ہے حسب الامر امیر سلیمان شاہ  
کو معہ سید خواجہ کے تبریز کو روانہ کیا اور آپ بارادہ یورش اذریاجان کی  
لشکر خراسان کا جمع کر کے ہرات سے بطام اور دامتقان کے رستہ میں اذریاجان  
کو متوجہ ہوا اور میں نے امیر زادہ محمد سلطان کو مملکت ماوراء النہر کے رہت  
پر سمرقند میں چھوڑا اور امیر حاجی سیف الدین اور ردی بیگ اور امیر  
بوغا اور خداداد حنیہ اور امیر شمس الدین سپر امیر عباس اور امیر صدیقی تیر

## تورک

۶۸۶ سے دس ہزار دہ ہزار جیون ہجوم کر کے صفین دست راست اور دست چپ  
 امیرزادہ ابوبکر کے پرانگندہ کر دیے اور موت سید علی کے لشکر سے جدا نکلے  
 تلوار لیکر امیرزادہ ابوبکر پر چلتا امیرزادہ ابوبکر نے اٹھارہ برس کی عمر میں  
 شجاعت کر کے سید علی کے گویے میں ایسا تیر مارا کہ زہ کو تور کر گردن میں پس  
 گیارہ تیرت ہلاک ہو کر گرا اور اسکا سر کاٹ لیا اگرچہ اتنا بڑا سردار  
 مارا گیا لیکن لشکر کفار کا غاب تھا فوج امیرزادہ ابوبکر کے بے پیچی بڑے گرجے  
 اتنا بے اپنا غلبہ غمت جانکر چلے گئے اور ایک خلل داغ امیرزادہ میرانشاہ کا  
 یہ تھا کہ رات دن شراب اور لہو لعب میں مشغول تھا ستے میں اس سے یہ اور  
 نامناسب ہوتے تھے چنانچہ ایک دن خانزادہ خواہزم اپنے بیوی کو باغ میں کرتی کرتے  
 بیٹھا گایے دی مٹھا اور دولت خواجہ انیاق وزیر خانزادہ کا اس خوف کا  
 مارا کہ مبادا امیرزادہ سے جھگڑا ہو دیئے تمام اسباب چھوڑ کر اپنے ایک حرم  
 کو ساتھ لیکر میان توچین کے پاس رسی کو چلا گیا یہاں تک کہ بدسلوکی کے امیرزادہ  
 میرانشاہ کے حرم اور خدم اور حشم کے ساتھ حد کو پہنچے اور ملک میں خلل پیدا  
 ہوا اور خانزادہ خواہزم تنگ ہو کر میرے ملازمت کو آئے اب کہ میں ہندوستان  
 سے پہر کر سر قند میں آیا اور مسجد جامع بنامیکا خانزادہ نے تبریز سے اگر خفا  
 باغ میں ملازمت کیے اور امیرزادہ میرانشاہ کے اوصاف سب بیان کئے اور  
 منگو بہ ظاہر ہوا کہ اس کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے اور میرے دل میں یہ آیا کہ اگر  
 میں آپ مکت ایران اور اذربایجان پر نجاؤں تو نخل کھلے ملک میں پہلے پہل  
 اور بعد میں کہ دیوانگے سے امیرزادہ میرانشاہ ارادہ مخالفت کا کرے  
 کہ کو جو قاعدے میں نے مقرر کر دیئے تھے وہ سب ہم کر دیں اور جو

## تیمور سے

اور مکی تمام ولایت تاراج کیے جب امیر زادہ کے غفلت اور عیاشیے مشہور ہو گئے  
 گر جہان نیون سے بچے کر جا بجا پست ہو رہے تھے امیر زادہ کے بی پروائی اور  
 یہ کہ یوریشیہ ہندوستان پرستی سے سر اور ہمارا اور مخالفت شروع کیے  
 اس وقت سلطان طاہر لیسر سلطان احمد کا الحق کے غلام بن گیا اور سلطان احمد  
 پندر امیر مایہ سیف الدین نے حسب الامر قلعہ الحق کو گھیر کر نہایت تنگ کر رکھا  
 تھا اور اس قلعہ کے گرد اور قلعہ پختہ بنا کر رستہ اوکلی آئی جالی کا بند کر دیا  
 تھا اب گر جہان نے سلطان احمد کے اشارہ سے لشکر جمع کر کے واسطے خلائیے  
 سلطان طاہر کے قلعہ الحق کو طرف متوجہ ہوئے اور سید علی بیک نے کہا کہ اس  
 ولایت کو امیر زادہ میرا شاہ بیٹے ناحق تاراج کیا تھا سلطان ابو کرم غبار گرجے  
 کے ساتھ ہو گیا اور لشکر گران کفار کا اذرا بیا جان پر آیا اور انہیں مواضع  
 تاراج ہو گئے سلطان سمجھ کر تھوڑی فوج سے قلعہ الحق کے محاصرہ پر تھا اس  
 لشکر گران کے سنکر واپسی تبریز کو چلا آیا امیر زادہ میرا شاہ بیٹے یہ جان کر  
 فوراً سلطان سمجھ اور حاجے عبدالہ لیسر امیر عباس اور محمد قرغون اور شیخ محمد  
 تواجہ وغیرہ امراء رکاب کو اپنے بیٹے امیر زادہ ابو کرم کو سر لشکر بنا کر جہون  
 کے مقابلہ پر روانہ کیا اور گرجے قلعہ الحق پر پہنچے سلطان طاہر صفت قلعہ سے  
 نکل کر اونکے ساتھ ہو گیا اور قلعہ حاجے صالح اور سید علی احمد و غلشاہی  
 کو جو امراء سلطان احمد کے تھے اور اور کئی سرداروں گرجے کو سپرد کر دیا  
 اور جو کہ مطلب اکیلے گرجیوں کا سلطان طاہر کا خلاص کرنا تھا اسکو ہمراہ  
 لیکر قلعہ الحق سے چلا اور اسے نواح میں امیر زادہ میرا شاہ کے لشکر سے  
 گرجیوں کا مقابلہ ہو گیا دونوں طرف سے خوب جنگ ہوئے لشکر کفار کا سلطان

## تورنگ

۹۸۴ ہوا اور چٹ کر ایک کو سپند شاخ دار صحرانگ کو چالیا دہرتے میں گھوڑے سے  
 چمک کر اسکا سینکڑہ کر چا کر اسکو گھوڑے کے ہنی پر رکھ لیون چونکہ وہ گھوڑہ  
 تو بے اور بوجھل تھا امیر زادہ گھوڑے سے گر ا اور داغ میں چوٹ آئے بہت  
 دیر تک بیوش پڑا آخر اسکو میانہ میں ڈالکر مکان میں لائے بعد دیر کی حرکت  
 کی معلوم ہوا کہ زندہ ہے طبیوں نے علاج کیا چونکہ صدر دماغ پر بہت آیا تھا با  
 وجود کولانچو میں سب دفع ہو گیا لیکن کچھ اثر دماغ میں رہ گیا جسے اکثر اوقات  
 امور نامناسب خلاف عقل کے ہوئے لگی کبھی بھٹا کو قتل کرتا اور خزانہ لوٹا  
 دیتا اور شراب راک زنگ ہولب کے طرف متوجہ ہو گئے اور اکثر اسہن  
 مشغول رہتا ہر چند روز کے بعد یہ عرضیان آئیں کہ امیر زادہ بے مشورہ اور  
 بے سبب اول موسم گرے میں جو وقت لشکر کشی کا نہیں ہے لشکر جمع کر کے بغداد  
 کو کوچ کوچ روانہ ہوا اور کہتا تھا کہ سلطان احمد جلاہر حاکم بغداد کا مرا  
 آنا سنتے ہے بغداد چھوڑ کر بھاگی گا اور جب امیر زادہ ابراہیم ملک کے قبیہ کے  
 اس آیا قاصد تبریزی سے یہ خبر لائے کہ تمام سردار ازرا کا بر تبریز اور گرد  
 نواح کے اسپر متفق ہوئی ہیں کہ ملک میں فتنہ برپا کریں امیر زادہ نے کچھ نہ  
 سنا وہ ہے کوچ کوچ بغداد کے نزدیک آیا سلطان احمد امیر زادہ کو  
 اپنے جیسے مغرور ہو کر مستحکم ہوا اس سرحد میں تبریزی سے اور قاصد آئی اور  
 واکن فساد کے خبر کرم سنا یہ امیر زادہ میرانشاہ الاچار بغداد سے ہرود  
 کے بعد تبریز کو متوجہ ہوا جیسے چل گیا تھا ویسی ہے مساودت کے اور بغداد  
 کو کر کے اور میں ایک تانے تبریز کا تھا قتل کیا یہ اسی سال میں بہ خیرائی  
 کہ امیر زادہ میرانشاہ نے سید علی اسکے کی ولایت پر نام حق جو ملائے جیسے کہ  
 صدر ایام ہوتا ہے



## تیمور سے

۱۸۳ دکر مساکین کو غنہ کر دیا اور بزم عید کے باغ دلکش اور میں مرتب کیے اور امراء کو آؤ  
شہر کے سادات اور علماء اور اکابر کو خلعت عید کے دیئے اگلی دن رقبہ خانم کی بزم  
آرستہ کے اور پیشکش لائق دیا اس جشن سے فارغ ہو کر انصرام عمارت کا کرتار یا  
یہاں تک کہ تین مہینے میں مسجد تیار ہو گئے چار سو اسی ستون رنگین پتھر کے سات گڑھوں  
کٹھی ہوئی اور چہت پتھر کے تختوں کے اور اونچی نو گز کے اور چہن گنبد بہت بلند اور  
چاروں طرف منار سی نہایت بلند تیار ہوئے اور تختے دروازہ کے آداب سے  
بنو کر نقش اور محرابیں سنگ مرمر کے بنوائیں اور پتھر میں کتابہ خوش خط آیات قرآنی  
کابا پر پتھر لکھوایا اور فرش مکلف بچھایا اور تبدیل لکھائیے اور خطیب اور حافظ  
اور سوزن خوش آواز مقرر کر کے وظیفہ اذکی دیئے معین کر دیا اور نمازیں  
پنجگانہ اور نماز جمعہ کے جماعت سے ادا کی اور اس بناء خیر کے شکرانہ میں  
فقراء کو بہت صدقہ دیا اور شکر بجالایا

دکر یورش صفت سالہ کی اسباب کا مملکت ایران اور

اور باجیان سرا و زکرمصر اور رشام اور

روم اور ترکستان کی تسخیر کا

۵۴ بنے یہ مقرر کر رکھا تھا کہ احوال اور وقایع ہر مملکت کے جہان جہان امراء  
واسطے محافظت کے معین ہن ہفتہ ہفتہ ماہ باہ بواسطہ عرایض کے الی راگز  
مملکت اور باجیان میں جو لوگ اس خدمت پر معین تھے اونکے عرایض سے ملی  
درپے احوال امیرزادہ میرانشاہ وہاں کے حاکم کا یہ معلوم ہوا کہ اوس وقت  
تختگاہ ہلاکو خان کو بواقیع ضبط کیا اور امیرزادہ میرانشاہ سال ۹۸۰ سے سات  
اٹھانوہین ہجری میں ایک روز نزدیک نزار میر عمر کے واسطے شکار کی سوار

## توزک

۴۸ اوس سرحد میں تھے غنیمت میں سے حصہ لیا اور امیر زادہ شاہ رخ کو اوملی ملک  
برات کو روانہ کیا

## ذکر مسجد جامع کے تعمیر کا دارالسلطنت سمرقند میں

۱ موقت میریہ دہلین آباد کردستان کے تہخانہ اور بت کوڑتے وقت یہ نیت کہتی  
ایہ ہندوستان کو فتح کر کے مالک نوران کو سمرقند میں جا کر مسجد عا لے بنایا کرونگا  
۲ اس لئے میں نے ہندس اور عمار اور سنگتراش اور جو لوگ عمارت میں دسترس  
رہتی تھے جمع کیے حکم دیا کہ مسجد عا لے خوش وضع تیار کریں استادان ہنر پیشینے  
اتوار کی دن چوتھی تاریخ رمضان کے ییاد مسجد کی رکھے پتھر چونہ مصالحہ وغیرہ لوارا  
عمار کے سب موجود کیے دو سو سنگتراش اور ادر عمار کلکار بیلدار  
نزدور کیے ہزار کار کرتے تھے اور پانسو سنگتراش کوستان میں پتھر کاگر دست  
۳ کر کے مشہدین پہنچتی تھے ہر روز پتھر کار یوں پر لدا کرتے تھے اور سچا نوین ہتی  
تو ہندوستان میں اٹھی تھی اونچے ٹہنی ٹہنی ٹہنی ٹہنی ٹہنی ٹہنی ٹہنی ٹہنی ٹہنی  
پتھر لایا کریں اور ہر ہر ٹکن اس مسجد کا واسطے اتمام کی امداد کو تقسیم کر دیا تاکہ  
وہ ایک اتمام میں کوشش کریں اس سرحد میں امیر زادہ محمد سلطان حد و مونسنا  
یہ واسطے وزارت کے اگیا اور بہت شاکر کیا اور مبارکباد اور شکر دیا  
اور من ہر روز مسجد کے عمارت کو جا کر دیکھتا اور تاکید کرتا اور اکثر تو  
آغا کے خاندانہ اور مدرسہ میں قریب مسجد کے جا بیٹھا تھا اور وہاں رعایت  
۱۰ حال رعایا کے اور جو معاملات پیش آتے درست کرتا جب ماہ رمضان آتا  
ہوا عید کے دن مصلیٰ میں جاکر دو گنا آدا کیا سوا یہ حدود الفطر کے خیرات

یکے جانی یہ پہلی تیار کیا تھا اسرافتہ کہ باغ قراقرم بن منزل کے اتوار کو انیسویں  
تاریخ باغ دولت آباد میں آیا میر کو کونک باغ دکھتا دین منزل ہوئے اوس  
باغ کے عمارت از سر نو تیار کرائے تھی اب وہ تمام ہوئے تھے اسلئے خوش عظیم  
تیار ہوا اب بہتر تمام اہل حرم اور امرا و حاضر ہوئے اور میر کا داس اس عمارت  
کے دی اور اتنا زر اور جو اس پر تیار کیا کہ اہل مجلس دامن داس بہر کر لگتی وہ  
دن ادھی جگر عیش میں آخر کیا

### ذکر سمرقند میں داخل ہونے کا

اگلے دن منگل کو اکیسویں تاریخ شعبان یکے باغ دکھتا دین سوار ہو کر سمرقند  
میں داخل ہوا آخر روز واسطے زیارت روضہ ختم ابن عباس رضی اللہ عنہ  
کے جا کر فاتحہ پڑھے اور وہاں کے مجاوروں اور فقراء کو بہت صدقہ دیا وہاں  
یہ تو مان اغا کے خاتماہ میں گیا وہاںسی باغ جبار اور نقش جہان کے جا کر  
سیر کے پھر باغ جبار سی باغ بہشت میں آکر عیش میں مشغول ہوا یہاں چند روز  
داد کسترے کر کے واسطے گلگت باغ بلند کے گیا اور سوقت بہر کے سیاہ ہاتھی غنیمت  
ہندوستان کے لائے اور انہر کے لوگوں سے ہاتھ کا نام ہی مناتا بلکہ دیکھا  
نہیں تھا اب بہت عجیب دیکھ کر تھوڑے عرصے ہاتھوں کے گرد ہجوم ہو گیا اور شہرستان  
کے جو سرکار میں تھے زر جو اس پر اٹھتا ہاتھ گھوڑے اور اور جاور اور لوگوں کا  
غلام تمام امرا اور حرم کے غور تون کو جو اور انہر میں تھے اور شہر کا کاتب  
کو تقسیم کیے اور دو ہاتھ اور کچھ سوغات اور سازنگ ملو خان کا ہائی  
حاکم ملان کا جس کو امیر زادہ میر محمد جہانگیر نے قید کیا تھا امیر زادہ محمد سلطان  
کے پاس جو اسیرہ سرحد منوستان میں تھا مسجد یا اور اور امرا کو بھی جو

## توزک

۶۸۔ ترمذی کے استقبال کو آئے سب نے تبار کیا اور مبارکباد اور شیکش دیا اور ایک دن خلاصہ مذاہات علماء الکلاک ترمذی کے تبرک کی حسب اور نسب نامہ اور باطن کا ہے لازمت کو آیا اور بنام آراستہ کر کے شیکش لائق دیئے اگلے دن شیعہ تارخ مشکل کو ترمذی کے کوچ کیے جہاں شاہ کے مکان میں داخل ہوا اگلے دن شیعہ ترمذی کے گریہ میں اور دہان سے قلعہ قلعہ سے گذر کر دریا بارک پر تھا کیا دہان میں جمہ کو چھوڑ کر تارخ موضع جہاں ایک میں مقیم کو قلعہ سے مذاق میں الٹا گو موضع دور تھیں میں منزل ہوئی یہاں یہ خبر آئی کہ امیر زادہ شاہ رخ رات سے آتا ہے میں نے امرار کو اسکے استقبال کیے لئے بھیجا تھوڑی دیر کے بعد امیر زادہ شاہ رخ آگیا اور مبارکباد دیے اور تبار کیا اور شیکش لائق نقد اور حسن نذر کیا اور اوس ہی وقت امیر زادہ عمر شیعہ پر امیر زادہ میرا شاہ کا جسکو ہندوستان کو جاتے ہوئے سمرقند میں چھوڑا تھا اگر لباط بوس ہوا میں نے امیر زادہ کو سنبھلے لگایا اور پیشانے چویے اور اوندکے دیدار سے خوش ہوا میر کو دور وطن سے ایک شب در میان رہ کر اپنے وطن میں آیا اور رستہ میں سے واسطے زیارت نزار قطب الاولیاء شیخ شمس الدین کلال وغیرہ ادلیا کیے گیا پہر اپنے باپ کے نزار پر اور فرزند کے قبور پر فاتحہ پڑھے اور مجاہد کو بہت خیرات دی پہر سراسر میں کہ خاص ہمارے عمارت ہے اترا چودہ روز تک کشن میں مقام کر کے جس کو تارخ اور اہل مجلس کو انام دیئے مشکل کے دن چوتھے شعبان کو کشن سے سمرقند کو روانہ ہو کر کنارہ دریای رودک کے اترا بدہ کو رہا دینا میں منزل کے اگلے دن جمعرات کو سولہویں تارخ قلعہ سے گذر کر موضع قلعہ یورپ میں آیا جو کو دہاںسی سوار ہو کر باغ تحت قراچہ میں جسکو میں نے ہندوستان



## توزک

۶۷۸ کی طرف متوجہ ہوا اس راستہ میں شیخ احمد خواجہ اوغانے بساط بوس ہوا اگرچہ غلامین  
 درویش نظر آیا پر باطن اچھا نہیں تھا اس روز موضع اسکار میں جا کر شیخ عبدل کے  
 خانقاہ میں اتر شیخ عبدل ظاہر و باطن درویش تھا اور حاضر درویشانہ میرے  
 واسطے لایا اگلے دن موضع اسکار میں دما نہ زراگ میں آیا دمان میں مولانا مولیٰ  
 کوثر دہ اپنی آنے کا دیکر امیر زادہ شاہ رخ کی پاس ہرات کو روانہ کیا جمعرات  
 کو گیا روین تاریخ دما نہ زراگ میں موضع سرخات میں شکر گاہ کا سرخات میں  
 ذرا دم لیکر پنجوشے تمام کابل میں داخل ہوا اور چلیا ملک آغا اپنے حرم محرم  
 کو جو ہندوستان کی یورش میں ہمراہ تھے موصیاء کو اونکے گھوڑے تھک گئے تھے  
 کابل میں چوڑا اور بشیر بہادر کو ساتھ کر دیا کہ آہستہ آہستہ لے اوسی اور میں  
 اوسیدین کابل میں سوار ہو کر نئے نہر پر جسکو ہندوستان کو جاتی وقت کا کمر لایا  
 تھا مقام کیا جمو کو اوسے نہر میں جسکا نام جوی ماہی ہی سوار ہو کر شام تک موضع  
 عریان میں جا کر ڈیر کیا وہ زمین محکو پسند آئے دمان ایک خانقاہ پنجتہ ہواد  
 اور آدیہ انصرام پرا ہو کر کے اگلے دن سوار ہو کر ایک صحرا میں مقام  
 کیا اوس جگہ کو ناخوشک کہتی ہیں اتفاقاً دمان میرے ہاتھ پاؤں میں ایسا درد  
 پیدا ہوا کہ بقیار کر دیا سوار کے کی طاقت نہ رہے آدیہ رات کو عرضی ابر  
 زادہ شاہ رخ کے ہرات میں شخص سلاستے ذات اور اسیت راہ کے اسی  
 اگلے دن اتوار کو چودھو دین تاریخ اوس درویش کے سب لاپار مقام کیا میرے  
 دن اپنے لئے محاذ بنوایا دمان میں محاذ میں بیٹھ کر چلا لیکن محاذ میں اونٹ  
 کے حرکت سے درد زیادہ ہوتا تھا مقرب ملازم اخلاص مندے میں وہ محاذ  
 اپنے گرد دمان ہوا کہ آہستہ آہستہ لے چلے جب میں سیاہ بٹیکے درہ پر آیا

## مجموعہ

اور کمزور خست کر کے مین لی قلعہ گھر کے سمیر کی باہر قلعہ سے چشمہ پانی کا نذر آج  
 یہ خیال ہوا کہ اگر یہ چشمہ قلعہ کے اندر موتا تو بہتر تھا اور جو دیکھ شوق انیز اور  
 کے ملاقات اور وطن کا بھگو غالب تھا لیکن حفاظت ملک کے اور آرام عوام  
 کا اپنے آرزو سے بہتر جانکر واسطے داخل کرنے نہر کی قلعہ مین کے روز و رات کو  
 کیا ایک اور قلعہ گھر چشمہ کی متصل قلعہ سے بنالی کا ارادہ کیا اور وقت بھگو  
 شمار اپنے لشکر کے معلوم نہیں تھے تاکہ اونکے موافق کار قلعہ کا کہا جاوے فوراً  
 مین بے ارادہ کو بلا کر کہا کہ کھوڑو نکالے توڑے ہوئے نعل جے زریں کے خانہ مین جو  
 ہوں وہ لاؤ جب اولکا ڈھیر اگر لگ گیا تو مین بے کہا کہ ہر ایک امیر اپنے اپنے  
 سواروں کی موافق نئی نعل لکھو اگر لیلیو بے ارادہ اپنا اپنا قشون شمار کرے  
 لکھو اگر نعل لیلے اور بعضوں نے زیادہ لکھو کر لئے اسی بھگو تعداد لشکر کے  
 معلوم ہوئے اور گھر چشمہ کے زمین تاپ کر نعلوں کے شمار کی موافق ارادہ  
 کو تقسیم کر دیے ہفتہ کو اول روز چٹی تاریخ بنا شروع کیا چونکہ مین خود دہان  
 کار دیکھتا تھا تو ارادہ اپنے ہاتھ انیٹہ پتہ لاتے تھے اور ایک دوسرے سے  
 زیادہ کار کرتا تھا آخر قلعہ نہایت مستحکم اور عالیے اور چشمہ قلعہ کے اندر داخل  
 ہوا اور اسیدن نصرت قمار بے کو جو امیر ارادہ میر محمد جہانگیر کا نوکر  
 تھا چہ سو سواروں نیے اور تین اعلان جو بے نژاد کو چار سو گھڑ چار کوچ  
 تعین کئے کہ قلعہ مین آباد ہو کر حفاظت قلعہ اور رستہ کے کیا کر مین اور شیخ حسین  
 سخت شیخ نور الدین کے چچے بھائی کو واسطے حفاظت قلعہ از باب معلوم  
 کے تعین کیا پہر ان امور سے فارغ ہو کر عصر کے وقت شیخ مبارک کے مرقہ کو  
 رواز ہوا رات و رات آرام سے گزری اگلے دن منگل کو نوین تاریخ کرم

## توزک

۶۷ آرام سی گدار کر میرے دن غرہ باہر چب کو کوچ کر کے ڈیرہ پیر دن پہرے تک رستہ چلا پیر ذرا اسودہ ہو کر ناز ظہر کے جماعت سے ادا کی پیر ومان سے سوار ہو کر جو کو جو رستہ میں تھا طے کر کے مغرب کے وقت کنارہ تالاب بارانی کی مقام کیا اگلے دن شگل کو دوسری تاریخ جاشت کے وقت دریا رسند پر آیا جو امرا کو واسطے انتظام اور سب زمین کے حاکم ہے جیسی شیر علی سلطو ذرا انہوں نے حسب الامر ٹھو اکھیل مضبوط کشتیوں کا تیار کر رکھا تھا اب میں فوراً دریا اتر کیا اور امیر الہداد کو حکم دیا کہ اتہام کر کے لشکر اور پیر کو ملے اور ملائی اور میں نے ظہر کے وقت تک سند کے پاس توقف کیا ومان ظہر کے ناز جماعت سے ادا کر کے دس کوس پر جا کر مقام کیا اور بدھ کو میرے تاریخ یہاں سے قلعہ لور کے پاس ڈیرہ ہوا پیر طے یا را اور امیر حسین توچین وغیرہ امرا کو واسطے استیصال افغانوں کے قلعہ لور میں تھے استقبال کو آئے میں سات مہینے کے بعد اس زمین میں آیا اور انہوں نے گوگھوڑے اور ایک ہزار کالے پٹکیش کین میں نے گھوڑی تو او کو بخشدی اور گائے جن لوگوں کے غارت ہوئے او کو دلا دی اور پیر طے کو حکم دیا کہ جب تک لشکر اور پیر یہاں کو آویسے موٹا کر اسے جگہ توقف کرے اور جمعرات کو چوتھے تاریخ قلعہ نیز کی طرف جو امیر سلطان شاہ کا بنایا ہوا تھا روانہ ہوا اور میر کو پانچویں تاریخ قلعہ میں جا کر ڈیرہ کیا اگلے امیر زادہ میرا شاہ کا ہمراہ تھا اور یہاں سے شزدہ فتح کا دیکر اذریا بجان کو میرا شاہ کی پاس رخصت کیا اور سردار ہوا کہ بعض افغان اس کو ہستان میں آکر مسلمانوں کو رسوا و رساؤ تاج کو انداد میں اور کھا استیصال واسطے رفاقت عام کے ضرور سے ہی اسلئے کو سپہرات خواجہ اور نیرود شاہ کو ابی کو روانہ کیا کہ لشکر ومان کا جمع کر لیا



## تیمور گرجی

تہتہ کے پاس عمان میں لہا ہوا ہے اور کوہستان اطراف کشمیر کے اسند قلعہ کے پاس  
مستحکم بن گیا اور اعلیٰ نے زبانی کے لوگوں کے واسطے قلعہ پیدا کیا ہے چنانچہ  
کے نہایت دشوار ہے اور اس ولایت میں جالی کے تین رستے ہیں ایک کوہستان  
کیلوف سے وہ بہت دشوار ہے چنانچہ پیادہ آدیہ ان کو بہت تکلیف دے  
کر سکتا ہے کیونکہ ایک طرف پہاڑ آسمان سے مل رہا ہے اور دوسری طرف  
پتے کے سو گز کا بلند درخت ایک ٹھنڈی سی لہر آتی ہے گہرے روٹے کوڑے کر کے لہجہ  
ہیں گوئیے حیوان بوجہ لیکر نہیں چل سکتا اور راجستہ کشمیر یہ رستہ میں رہتی ہیں  
کہ وہ بوجہ سر پر اونٹن کر کے دن کے رستہ پر تپے جالی میں میان تک زمین پر  
جالی میں جھکو کہوٹری یا چھری لہا سکیں اور ایک رستہ خواہان کے اطراف وہ  
ہے ایسا ہی دشوار ہے اور ایک رستہ تبت کی طرف کا آسمان ہے لیکن کیلوف  
علت نزار آتا ہے جس میں تاثیر ہر یک سے ہی جو کہوٹرا حیوان اوسکو کہتا ہے  
تربت رہتا ہے یہ حقیقت کشمیر کے میں نے مفصل سن کر اپنے وقایع میں لکھا ہے  
ذکر حضرت صاحب قمران کی راجستہ  
کا امنی وطن مسر قند کو

ہفتہ کے دن انتہوں تاریخ جماد الاخر کے جہان میں چار کوئس جا کر در  
دندانہ پر مقام کیا اور کشمیران لنگو اگر لی بنوایا اور امیر شاہ پاک اور حلا  
الاسلام کو پل پر کھڑا کر کے لشکر کو خوب اتمام سے اوتاراجب سب لشکر  
ہیرا و تریہ پہر میں ہے انتر کو مقام کیا اگلے دن سلع جماد الاخر کو تمام ہیرے  
مرا کو سپرد کر کے تاکہ آہستہ آہستہ آوی میں آب رسد از ہما او کو در  
بس کوئس قطع کر کے موضع سامیت میں جو موضع کو جو دیہ ہے مقام کیا رہا

## توزک

۶۷۴ مغربے اوس کی افغانستان میں طے ہوئے ہیں اور جانب شرقیہ تبت سے متصل ہے اور کوہستان شمالی بدخشان اور خراسان کی طرف ہیں اگرچہ اب ہزارگانو آباد ہیں لیکن وہاں جگہ لاکھ کانونیکے ہیں حسین زراعت اور عمارت ہو سکے اور وہاں کے آب و ہوا کے سبب اکثر عورت مرد حسین خوبصورت ہوتے ہیں چنانچہ ان کے گلاب حسن بن اہل کشمیر کے مثال دیتے ہیں اور کشمیر کے صحرا اور کوہستان میں اکثر درخت سیوہ دار جنگا سیوہ باغ سے کتر نہیں ہوتا اور سردی اور کثرت برف سے بعضی سیوہ جیسے لیمو ترنج خربا پیرا نہیں ہوتے وہاں اور جگہ سے آل من اور اوس زمین میں بڑی بڑی شہر ہیں نغرام ایک بڑا شہر ہے حسین حاکم رہتا ہے لار اس شہر کے سب سے بہتر جو سنزلی چمیز لیا اور نہایت پایدار چہرہ موت سو برس تک قائم رہتے ہیں اور شہر کی چ من ایک دریا و عظیم جیسی دجلہ بغداد کا جاری ہے اور دونوں طرف شہر آباد اور اس دریا کا چشمہ زمین کشمیر میں ہی اور اوس چشمہ کا ایک تالاب ہے چند کوس کا ربع حکو نریاک کہتے ہیں اور وہاں کے لوگوں نے اس دریا کو نزدیک نزدیک بہت ہی بانڈہ رکھے ہیں لکھنوی بہتر کشتی کے حسین سات ہی بڑے بڑی شہر کے اندر میں اور باقی اطراف میں اور اس دریا کا معد و کشمیر سے باہر نکل کر جس شہر کے پاس کوایا ہے جدا جدا نام ہے جیسی دریا و دغا اور دریا ہے جدا اور یہ دریا لغمان سے وری دریا حیات میں ملکر ایک ہو جاتا ہے یہ دونوں دریا و ایک ہو کر لغمان کے تلے کو گئے ہیں اور ان کے تبا کر دریا و او سے من ملتا ہے اور او در سے دریا و آکر اس میں ملتا ہے اور یہ تینوں دریا شہر او جہ کے پاس دریا و تینوں میں گرتے ہیں سب ان دریا و ون کو پنجاب کہتے ہیں اور دریا و سند شہر

تیمور کے

یہ شیر پنگ کر کہ ن نیلکا و گور خربارہ سینکا ہرن خمر گوشت بشیر شکار کیے  
 اور کر کہ ن اکثر شیر اور تلوار سے شکار ہوا کر کہ ن عجب جانور ہے کہ جسم  
 پانچ ٹہنیوں پر لیکن موٹہ نہ ہنیں اور پستانی پر ایک سینک ہوتا ہے اور  
 اوس میں اتنے طاقت کہ سوار کر کہ گھوڑے سمیت سینک چیرا دھکا کر ٹیک دی اور  
 گاؤش سے قوت میں اوس کے برابر ہی لیکن اوس کے جسم میں تیرا اور تلوار  
 کار کر ہوتے ہیں اور کر کہ ن میں کوئی پتیارا اثر نہیں پیرا اوسکو اسطور شکار  
 کرتے ہیں کہ اوس کے بعضے اعضا تن پوست دونوں طرف سے اگر ملتا ہی جب  
 وہ کھرا ہوتا ہے تو وہ پوست ملا رہتا ہے اور دوڑتی وقت وہ پوست لپٹ  
 سے کھل جاتا ہے اور پیر ملتا ہے تو سواروں قدر اندازے دھرتے وقت  
 اوسکے تیرا وہی دو پوست کے اندر نرم جگہ میں مارا اور دم کے تل ہی تیرا  
 تلوار اگر زور سے مارین تو کار کر ہوتا ہی بہر حال اسطور کر کہ ن شکار ہوتے  
 پیر میں شکار سے فارغ ہو کر اپنے ڈیرہ میں آیا رات کو آرام سے گزار کر صبح  
 جمعہ کے دن اٹھائیسویں تاریخ کوچ کیا اٹھ کوس پر موضع جیان میں جو حدود  
 کشمیر سے ہے مقام کیا اسمزل میں واقع کارون سے حقیقت کشمیر کی دریا  
 صفت ولایت کشمیر کے

معرض ہوا کہ ولایت کشمیر خوبے اور طراوت اور لطافت آب و ہوا اور  
 لذت اقسام میوہ میں بے نظیر ہی اور اقلیم چارم میں واقع ہے سر زمین او  
 ولایت کے بہت دراز چاروں طرف اوسکے بلند پہاڑ میں طول مشرق سے  
 غرب کے طرف چالیس کوس اور عرض جنوب سے شمال کے طرف پچیس کوس  
 در پہاڑ کے اندر کے زمین کو کشمیر کہتے ہیں چھیا ایک ہزار کانو آباد میں کوستا

## توزک

۶۴ مقرر کر کے ولایت کو چلے اور ہندوستان کے سادات اور علماء اور اکابر اور  
 عہدہ زمیندار جواب تک ہمارے ساتھ تھے سب کو نوازش خسرو سی یہ انعام اور  
 خلعین اور گھوڑے تازی دیکر ادیکے وطن کو رخصت کیا اور خضر خان کو ایک  
 رئیس ہندوستان کا تھا اسکو سارنگ حاکم ملتان نے غدر میں قید کر لیا تھا  
 خضر خان قید میں بہاگ کر اموڈن حاکم بیانہ کے پاس بکڑ دیندار تھا کڈرا کرتا  
 تھا اور جب بٹے آکر ہندوستان کو تسخیر کیا تو خضر خان بیانہ میں ہمارے ملازمت  
 کو آیا اور ساتھ رہ کر بہت غنایات دیکھیں اب میں نے خضر خان کو حاکم ملتان کا  
 کر کے نوازم حکومت کے سب درست کر دیئے اور خلعت خاص اور کراڈ شہر  
 زرین دیکر ملتان کو روانہ کیا اسوقت ہندوستانیوں نے عرض کیا کہ اسلحہ  
 میں ایک صحرارے بغایت سسبز اور اوسین جانور شکار کے پرندہ اور  
 چرندہ جیسے کرکدن اور کوتاہ پاچہ اور ٹیگا واد اور بارہ سینگا اور برن  
 اور شیر اور طاؤس اور چرزا اور کلنگ اور تاز بہت ماتہ آتے ہیں تو  
 میرے طبیعت آدمیوں کے شکار کے لیے سیر ہو گئی تھے اب ہندوستان حیوانات  
 کی شکار کا غم کیا

## حقیقت شکار ہندوستانی

اسوقت میں نے حکم دیا کہ امرا و موشکار جا کر شکار گاہ کو بلور قمری کے  
 شہرین سپاہ نے شکار گاہ کو گہر کر ہکو اطلاع کے میں نے ہوا ہو کر پہلے  
 زشتا میں ستھار چرغ سے اتنا شکار پر نمودن کا کیا کہ اونٹ خچر کا بوجھ  
 دیا جتنے پرند اور سب جنگل میں تھے کم نکل گئے ہونگے اکثر شکار ہو گئے ہی  
 تھے بکڑ و چوہن کو بلیوں متوجہ ہوا تیرا اور کھوار اور تیرا اور کنوں

۴۷۱  
 مریانہ کو اتر اجمعات کے دن ستائیسویں تاریخ چہ کو س طے کر کے کنارہ جنگل ۴۷۱  
 میں ایک لپتہ پترا اسو حصہ میں قراول یہ خبر لائے کہ یہاں نزدیکی بیشہ کے اندر  
 شیراز میں فوراً واسطے شکار کے سوار ہوا جب میں اوس بیشہ میں آیا تو اور  
 لوگ بے جھٹ پٹ آہنچے اور شیخ نور الدین نے سب سے پہلے شیر پر نیچے ہی ایک  
 ماتہ تلوار کا مار کر ہلاک کر دیا میں نے اوس کی قوت بازو کو آفرین کیے اور وہ  
 میرے ڈیرہ میں آیا اوسوقت امیر زادہ میر محمد جہانگیر اور امیر زادہ رستم اور  
 سلیمان شاہ اور امیر جہان شاہ لاہور سے ال اسباب شیار لیکر آ گئے اور زمام  
 پیشکش کے میں نے وہ سب ال اسباب اوسکو اور حاضران مجلس کو تقسیم کر دیا  
 اوسوقت میں نے محمد ارا کو دیکھا اور اوسکے شیراز نے اور خدمات کلان پر  
 تصور میں آئے اوسکو میں نے اکی ہلا کر خلعت خاص ایک دفعہ کا پہنا ہوا اور کھوا  
 خاصہ اور ترکش مرصع عنایت کیا اور مرتبہ ہی بڑا دیا اور اوسیدہ نبرم  
 آراستہ کیے

## ذکر نبرم کا کہ بعد مراجعت مملکت ہندوستان

کی فتح سی مرتب ہوئی

بعد ترتب مجلس کی امر ارا کو بلایا جب سب آئے شیراز میں اور شربت اور حلوا اور  
 میوے ہندوستان اور ولایت کے چنی پر کھانی میں فارغ ہو کر پہلے تو امرا پر  
 کو خلعتیں زر و زچا رقب کلاہ مرصع توارین خبر مرصع گھوڑے عربی اور عراق  
 مرصع زرین عنایت کیے بعد اوس کے رُسو کو خلعت خاص اور گہر زر اور شیر  
 اور ترکش طلائیے کار اور گھوڑے راہوار زرین زرین عنایت فرمائی اور  
 مقرر کیا کہ افواج قاہرہ دست چپ اور دوست راست کی ہر یکہ ایک

## تورک

۶۷۰ قید کر لاؤ اور یہ حکم قاصد کے ماتہ روانہ کیا اور مین نے اگلے دن چرمین تارک  
 دن میر کا تہا دریا و چناتر کر چار پانچ کو س کے قاصد سے سبزوہ نار مین ڈراک  
 اور موت ہے ایٹے امیر زادہ میر انشاہ کے اذربایجان سے عرضی لائی اور حقیقت  
 ملک اور تمام مالک محروسہ کی اور آرام رعایا کا اور خیریت امیر زادہ وغیرہ اور  
 کی برفس کے اور پتیرین مصر شام بغداد و دم قلو النجی اور بایجان تبریز دشت قبا  
 کے سنا کر خیال مرتد کو جمع کر دیے اگلے دن پہر اکلا دریا اتر کر ڈیرا کیا اور دن  
 چند منفا پیر کے دریا اتر لیے ہوئی ڈوب گئے مین اپنے خاصہ گھوڑی اور اونٹ  
 ہیکر تمام مضافہ کو دریا سے اوتارا اور سپیدن تمام لشکر اتر گیا اور اسپیدن  
 شگل کو چرمین تاریخ ملک فارس سے قاصد امیر زادہ میر محمد سپر امیر زادہ  
 عمر شیخ مرحوم کے عرضی امیر زادہ کے متضمن امنیت ملک اور خیر و عافیت کے لائے  
 اور کہچہ سوغات جو بھیجے تھے ویش کی اور سین کئی تلوار مین مصری اور منبر بے تہن  
 کہ جو بہت پسند آئین مین نے اور سپیدن شردہ اپنے مراجعت کا ہندوستان سیا  
 مالک محروسہ کو اس مضمون کا لکھوایا کہ ہندوستان مین بھکو فتوحات عظیم دے  
 کی کہ تنگاہ سلاطین ہند کے ہے اور اور شہر دن اور قصبہ اور قلعون نا یہ  
 ہندوستان اور کوہستان کی میر ہوئیے اور غنیمت بیشمار نقد اور جس زر و جوا  
 تاز سے گھوڑی ماتھے اور اور مواشیہ عیاب لشکر کی ماتہ آئی اب ہمعنان ظفر  
 مراجعت کئی ہوئی آتا ہوں اور ملک خراسان اور عراق اور فارس اور آذرب  
 بایجان اور تمام مالک محروسہ کو اور قاصد ہیکر شردہ اپنے مراجعت کا کہنا  
 کہ امر اور تنہا جلد استقبالی کریں بہتر ہے بعد روانے قاصد دن کے میری دین  
 میرا یا کہ میر کو بیان چھوڑ کر آپ جلد چلا جاؤں اسلئے لکھوڑ کے اثر کر دریا

## تیسرا باب

کا کہ سابق میں سلطان محمود دایے دہلی کی طرف سے لاہور کا حاکم تھا بعد ازاں  
 اپنی برادری میں زینداروں اور حکام ہندو سے پہلے ان سے آکر ملازمت کی تھی  
 اور خدمتگاری اختیار کر کے دہلی کی تسخیر اور جہانگیر کے عہد تک ہمارے ساتھ  
 رہا وہ اب میں جا کر یہی رخصت لاہور جانے کی طلب کی اگر یہ مجھ کو ہمیشہ اس کی  
 چہرہ سے اتفاق معلوم ہوتا تھا میں جانتا تھا کہ یہ بغض ورت گرتے گرتے کر کے  
 اطاعت کرتا ہی لیکن اب اس سے پہلے آکر اس نے ملازمت کی تھی اس لیے میں اس کی  
 کی بہت رعایت کرتا تھا چنانچہ جو زمیندار اس زمین کا اپنے نسبت شہید ہو کر  
 سیالیاں کرتا تھا وہ بھی ہمارے لشکر کے حدمر سے محفوظ رہتا تھا بہر حال جب نے  
 اس کو رخصت کیا اور وہ لاہور میں داخل ہوا وہاں جا کر سررشتہ اطاعت  
 کا توڑا اور حق عنایت کا فراموش کیا اور وعدہ کہ وہ اسے حاضر ہو نیلے کیا  
 تھا وہ بے پورا ہوا اور جب ہمارے ملازم خاص جیسی مولانا عبداللہ صدراؤ  
 ہندو شاہ خزانے سرفند سے ہمارے پاس آئے تھے جب وہ لاہور میں کہ اس کا  
 شہر اور گھر تھا آئے تو اس نے اس کی طرف کچھ التفات نہ کیا اور یہ بھی نہ پوچھا کہ  
 کون ہو کہاں سے آئی ہو کہاں جاوے گا شہر کے یہاں گردن کشی ہو گیا تھا اس میں  
 نیلے امر کو تعین کیا کہ اس نا حق شناس کو قید کر کے لاہور سے خارج کر دیا  
 کروا اب جو امیرزادوں کے عرضیاں آئیں تو یہ لکھا تھا کہ ہم نے لاہور میں  
 اہل شہر پر خراج مقرر کیا اور شہر کو کرے ادا کرنے میں سب سے کرنا کام  
 امر کے لئے اس کو قید کر کے خراج وصول کر لیا اور مستحق عرصہ کی درگاہ  
 میں حاضر ہوتی ہیں میں نے اس کی جواب میں یہ حکم دیا کہ چونکہ شہر سے جو کات  
 منافعانہ سسر و سوسنی ہیں تو لازم ہے کہ اس کی ولایت کو اراج کر کے اس کو

## تورک

۶۶۸ نے جاکر کین کیا اور میں دریا اتر کر چار کوس آیا تمام جنگل زراعت سے سبز رہتا  
 وہاں آکر کنارہ دریا پر چاد کے زراعت کے قطع میں ٹھہرا خیر اور سردار پر وہ  
 بہر کے تمام برپا ہوئے اور موت سوار کین گاہ میں سے یہ خبر لائے کہ جب امیر  
 اس طرف کو متوجہ ہوا تو راجہ جمو کا معہ کفار پہاڑ میں بیٹھی جب میدان میں آیا تو  
 ہنسنے لگیں گاہ سہی ایک بار گئے کفار پر چڑھ گیا اور بہت کفار مار دی گئے اور کچھ خستہ  
 حال زخمی جنگل میں بھاگ گئے اور راجہ جمو کو اور ساس اور راجہ راجپوت  
 دولت تیمور تواجے اور حسین ملک قوجین وغیرہ اس وقت شیخ نور الدین کی بی بی  
 سکھا اور سکولے آئی میں نے یہ خبر سن کر سجدہ شکر کا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دین محمد  
 کی دشمنوں کو خواہ کیا کھلی یہ ہے لوگ سچو م کر کے منور دریشہ میں غل بجا رہی تھی  
 آج اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے یہاں گرفتار کیا فوراً ان کو زنجیر بند کیا اور راجہ  
 جمو کا جو زخمی گرفتار ہو کر بیت کہا گیا تھا روپہ دینا قبول کرتا تھا کہ اگر میں  
 زندہ چھوٹ جاؤں تو سہ کار میں داخل کروں اور مسلمان ہو جاؤں میں نے  
 علاوہ یہ کہا اور نہو نے فوراً اس کو کلڑیا کر مسلمان کیا اور گامی کا گوت  
 جکو ہندو حرام جانتے ہیں اور گامی کی کہانی اور رانی سے زیادہ گناہ  
 ان کے نزدیک اور نہیں ہی ہمارے ساتھ کہا یا پھر میں نے اس راجہ کا  
 جراحون سے علاج کرایا اور خلعت دیکر ممتاز کیا اور اتوار کے دن کو  
 تاریخ جادو ثانی نے کی اور سب جو مقام کیا اس منزل میں اسیر زادہ پیر محمد  
 بانی گیرا اور اسیر زادہ رستم اور امیر جہان شاہ کے پاس سے کہ ان کو میں  
 پیر محمد اور پیر لاہور کو بھیجا تھا قاصد عرفان لائے اور امیر زادہ  
 پیر محمد پیر اسلمی بھیجا تھا کہ ملک شہو کو کرے برادر نصرت کہو کرے



تیمور سے

نزدیک گئے تو وہاں یکے ہندو جمع ہو کر جنگ پر تیار ہوئے پہر افواج قاسم کو  
دیکھ کر اپنے گہر و نین اگ لگا کر پہاڑ میں گھس گئے اور بہادر و نانی اور کی  
پر قتل کرنا شروع کیا اور غنیمت شمار مال غلامو اشیاں ہاتھ آئے اور دو گانہ  
بڑی اور اوس نواح میں پیے او کو پیے تاراج کیا اور آج تیمور بہادر زخمی  
ہوا اور برہ کے دن انیسویں تاریخ پہان سے کوچ کر کے برابر شہر جمو کی ڈیرا  
کیا اور خیمہ اور بارگاہ برپا کئے اور پانچ کوس میں نے آج کے تمام زراعت  
تہی زمین خشک کہیں نظر نہیں آئے چنانچہ جس جگہ لشکر ٹھہرا کسی سوار کو گھاس  
لانے گئے حاجت ہوئے سب فی خیموں کی اندریں سے سبز غلہ چھڑا اور رات کو میں نے  
اس نزل میں استراحت کی اگلی دن جمعرات کو سیویں تاریخ واسطے تسخیر قلعہ  
جمو کے کوچ کیا اور درہ پر جہاں چشمہ دریا جمو کا پیے ڈیرا کیا اور افواج  
کو دریای جموسی اوتار کر کوہ دامن میں قصبہ جموسی داہنے کو اور بائیں کو  
منو کے واسطے ترک تازی کی روانہ کی جب لشکر وہاں پہنچا تو ہندو دیے اپنی زن و  
بچے گانویں برابر بلند پہاڑوں پر جایے ستم میں چڑا دیے اور انکار اچھا  
تو بے سیکل لیکر درہ کو روک کر کھڑا ہوا اور نگہدر کی طرح فریاد کرنی لگی اور منو  
میں نے یہ حکم دیا کہ تو کوئی پہاڑ پر جا دیا اور نہ کچھ ان کفار سے سروکار قصبہ  
جمو اور موضع منو کو غارت کر و سپاہ حب الامر لوٹ پر ٹہر گئے اور بیتھاس  
غنیمت غلام اس مویشی حاصل کیے اور وہاں سے مراجعت کر کے پہر میں چلا  
اور رات کو اپنی بارگاہ میں آرام کیا صبح کو کوچ کر کے ارا اور آرمودہ کا رو  
حکم دیا کہ جا کر جنگل میں کین کرین اور جب میں وہاں آؤں گا تو کھار جو خوف زدہ  
ہاں پر چڑھ گئے میں نے نجا طرح جمو پہاڑ سے اتارین گئے تم کین سے نکل کر قتل کرنا لکھ

## تورک

۶۶۶ شاہ سکندر کے آگے اور عریض شاہ سکندر کے لائے اوسین صرف اخلاص کے  
 کہی ہے کہ میں امیر کا ایک چاکر ہوں اور سب کے نبی اگر استان بوس ہوتا ہوں  
 اس کے ایٹے دربار میں آکر دعا اور شاکر نے لگے اور عرض کیا کہ شاہ  
 سکندر موضع چپان میں آچکا ہے درگاہ میں آتا ہے اس عرصہ میں یہ خبر آئی  
 کہ ملا نور الدین ایٹے شاہ سکندر کا جو رکاب میں حاضر رہتا تھا بے رخصت  
 چپان میں شاہ سکندر کے پاس چلا گیا اوسی چاکر بیان کیا کہ امیر کے ارکان  
 دولت نے یہ پتہ پتہ کیا ہے کہ جب شاہ سکندر درگاہ میں حاضر ہو دیے اوسے  
 ہزار گھوڑیے اور ایک لاکھ ٹکے نقدیے ہر ایک کو دینے آڑائے شعل کا لنگر  
 سرکار میں داخل کرو شاہ سکندر اس نقد اور خیر کی سر انجام کی واسطے چپان سے  
 کشمیر کو چل گیا میں یہ خبر سنکر اہل دفتر کو بلا کر کہا کہ تم نے بہت بار اگر ان شاہ سکندر  
 پر رکھا جسکو وہ نہیں اٹھا سکتا خراج ہر مملکت کا اوسکے امانے کے موافق ملنا  
 چاہئے اور تمہی جو یہ مطالبہ شاہ سکندر سے کیا ہے سپاہی اپنے بیوقوفانہ  
 پر لگائے میں نے انہی شاہ سکندر کے اچھوٹے لے کر کے خلعت دی اور  
 اپنا معتزین الدین ہراہ اچھوٹے شاہ سکندر کے پاس بھیجا یہ پیغام دیا کہ  
 شاہ سکندر اہل دفتر کے مطالبہ کا پاسی بند ہونو دیے ہمارے غایت کا امیدوار  
 ہو کر لی دفعہ درگاہ میں حاضر ہو دیے اور اچھے کے منگل کا دن اٹھارہ  
 تاریخ ہے اٹھارہ سوین دن میر کو پندرہ دن تاریخ رجب کے دریا سندھ کے  
 کنارہ اردو میں آکر ملازمت کرے بعد رخصت کرنے ان اچھوٹے  
 ترادون نے عرض کیا کہ اس حوالے میں لشکر سے نزدیک دامن کوہ میں  
 ایک گانو ہے نہایت معمور میں نے فوراً اس گانو پر فوج تعین کی جس سے

یہ تاکہ وہاں جہاد کروں بیان کیا کہ ولایت جموں نزدیک ہے متصل کوہ سواٹ ۱۵  
کوہ کور کہ کی وہاں کے لوگ سلاطین ہند کے اطاعت نہیں کرتے

## ذکر ولایت جموں کی تسخیر کا

جموں کا حال دریافت کر کے ہاتھوں کے دن سو لوہن جہاد الاخر کو موضع سنال سی ا  
جہاد کے جموں کی طرف چلا اور چھ کو س طے کر کے موضع بابل کے قریب کہو احمدی  
یہ بے ڈیر کیا اور وہاں جاتے ہی امیر تیمور اور مشہر بہادر اور امیر سمیعی  
برلاس کو واسطیے تاخت موضع بابل کے تعین کیا جب یہ امراء نزدیک ہوئے  
تو وہاں کے لوگ کثرت جمعیت اور انبوه بن اور استحکام جا پر مغرور ہو کر جنگ  
کی کنارہ پر جا پھا واسطیے جنگ کے تیار ہوئے امراء نے یہ حال عرض کر سنا  
اور اجازت جنگ کے طلب کے میں نے عرضے پڑھ کر یہ حکم دیا کہ مقصود قتل  
کرنا سعادت جہاد کا ہے آج جنگ موقوف رکھو کل میں ہے آنا ہوں اور ہوں  
اوس دن جنگ موقوف کے اگلے دن میر کوستروین تاریخ فوج آراستہ کر کے  
بابل کی طرف متوجہ ہوا جب دیکھ ہوا مخالفوں نے میری راہ کو دکھا اور  
شور غازیوں کے ٹکیر کا سن کر خوف زدہ ہوا گئے اوس شیشہ میں جان مفت کا  
لیگی اوس وقت میں نے اگلے امراء کو حکم دیا کہ آگے جا کر تاکہ جنگل کا روک لٹا کر  
ہام سپاہ موضع بابل میں سی غمت لاوین اور کوئے جنگل میں نہ آنے پاویے  
جب تاکہ روک لیا تو سپاہ نے غذا اور قند اور روغن سقیاس وہاں سے  
لیکر گہر و گھاگ دیدیے اور عمارت سب گرا دیے اور چار کوس آگے  
چلے اوسہین انچہ تیمور اور تو قیاری اور فولا و بہادر اور زین الدین  
جکود بڑے یہ سفیر بنا کر شاہ سکندروا لیے کشمیر کے پاس پہنچا تھا ہمراہ انچہ

## توزک

۶۶۴ قلعہ کوہا اوس سرزمین کے تاک تھے پاس پاس دو دو تین تین کوئس کے فاصلے  
 سے واقع ہوئے تھے اور قلعہ دایے اور تمام لوگ وہاں کے سابقین مسلمان  
 ہندوستان کو خیر دیتے تھے بہت سی قوت پاکر سلاطین کے اطاعت نہیں  
 کرتے تھے اور نہ خیر دیتے تھے اور ان ساتوں میں سے ایک قلعہ شیونایے کا  
 ملک کوکر کے رشتہ داروں کا تھا اوس قلعہ دایے دہلے کے مسلمانوں کو شفیع لائی  
 اور اطاعت اختیار کیے لیکن مجبوراً ان کے چہرہ سے جیہ معلوم ہوا جب ان کا  
 دولت نے قلعہ دار پر خراج تجویر کر کے تحصیل اربعین کیا تو وہ بدکردار ادا  
 نہیں کرتے تھے یہ حال سنکر من نے یہ کہنا کہ یہ لوگ زر نقد کے عوض جو اسباب  
 دیوین قیمت زیادہ کر کے لیا اہل قلعہ نے یہ حکم شکر جو اسباب دے کی پاس تھا  
 بڑے بڑے قیمت سے دیا یہاں تک کہ خیر اور کان اور تلوار زر کے عوض  
 دیدیا اسوہرمن من نے یہ حکم دیا کہ چالیس آدمی ہندو قلعہ کے اگر بندہ شاہ  
 ہارے خراج کے ملازم ہو جاوے جو کوفہ اور دہلی کے دہلیں تھا تو میرا یہ  
 حکم مانا اور بعض مسلمانوں کو جو قلعہ میں تھے قتل کیا جب اوسے یہ حرکت ہوئی  
 تو من نے امر اہل کوہا سے قلعہ کے حکم دیا کہ اب اسرار اور موسیاء دے  
 تسخیر قلعہ کے متوجہ ہوئے اور جا کر ہر طرف سے حاکم کے دیواروں پر گند  
 ڈال کر اندر گھس گئے اور اہل قلعہ کو ہتھیار کر لیا کہ ایک لحظہ میں دو ہزار کا  
 جہنم واصل اور زن و فرزند اوتھے دستگیر ہوئے اور عمارت تمام ویران  
 کر دیے جب امتیصال کوہ سواک کے کفار سے خاطر جمع ہوئے ایسا کہ اوس  
 سرزمین میں کوئے مغدراہو وغیرہ باقی نہ رہا تو ان لوگوں سے جو طبع  
 تھے یہ دریافت کیا کہ یہاں سے اور کون سے ولایت دار الملوک نزدیک

## پنجوڑ کے

دراکروا سنے استیصال کفار کے باوین وہ سب اسرار امیر کے موافق اوین کھا ۶۳  
 پر نیچے اور بہو کے شیر کے مثال ریوٹر میں گھس گئی اور خون کا دریا بہا دیا اور  
 میں بے ترت سہیا اور کفار کو ہر نعمت ہوئیے ہر جہد ہر گئی سپاہ فی خون سباح ہمارے  
 اور ہرے قتل کیا اور کچھ بندو بہاگ کر بہاڑ پر چڑھ گئی اور نگے تعاقب سپین  
 ہمارے پیچھا اور اوکو قتل کیا ہر جا کر بہاڑ کے چوٹے پر ازلے کے سکر اور آب  
 ہوا اچھی تھی اتر کر بیٹھ گیا اور ہر یک طرف سے جو رت بہا درون کی جو سنا  
 کفار کے ہور ہے تھی ملاحظہ کرتا تھا یہاں تک کہ اکثر ہندو جہنم واصل ہوئے اور  
 سپاہ غنیمت کے جمع کرنے میں مصروف ہوئی مال اسباب بنیاس لیکر رہا بہت کے  
 ارار نے بہاڑ پر آکر مبارکباد فتح کے دی اور جن لوگوں کے شجاعت میں نے  
 دیکھی تھی اوکو نو از شش خسرو سی سے خوشدل کیا اور مسواشیے بہت لوٹ میں آ  
 ہوئے ہمارے کئی میں نے جن لوگوں کے پاس بہت بہت تھی اوں سے تھوڑی تھوڑی  
 لیکر جنکو حصہ نہیں ملا تھا دلا دیتے یہاں کہ سب ادا دیے و اعطی کو حصہ مل گیا اور سب  
 کے قریب بہاڑ سے اتر کر جس جگہ چتر جا رہے تھے قیام کیا اور حیدر وزیر سے  
 کہ ہم بہاڑ میں تھے وہاں بندریشمار تھے رات دن لشکر میں پہرتیے پیسے کہانی کی  
 چیز جوئے تھی آدمیوں کے آگے سی اوٹھا کر بہاگیا تھے تھے اور کسی بہت ادا ہوئے  
 تھی ہر حال جہاد الاول کے چودہویں تاریخ سی جہاد الثانی کی سولہویں تک کہ ایک  
 ہینار و دن ہوتے ہیں سوا لک کے کوہستان میں آکر جہاد میں مشغول رہا اور  
 بہت قلعے مفتوح کیے اور قتل اور غارت میں مصروف رہا اور ملک جموں کے  
 نواح میں جا کر حساب کیا تو بیس دن کے عرصہ میں بیس مرتبہ کفار پر جہاد کیا

۶۶۲ ہزار فوج کے سوار جو کرسواک کے تسخیر کا غزم کر کے اور دونو پہاڑ کے درمیان  
 سے اوس طرف کو نکل آیا

## ذکر قلعہ نگر کوٹ کے تسخیر کا

اوس وقت یہ سردھن ہو اگر نگر کوٹ شہر عظیم اور ہندوستان میں مشہور تھی  
 کوہستان میں واقع ہے یہاں سی تین کوس ہو گا لیکن یہاں سے نگر کوٹ تک کوہستان  
 بلند اور بن نہایت گنجان ہے اور سرزاسی و مانکاراج اسلمی امن میں رہتا  
 نگر کوٹ کا حال سنکر ازبک میریہ منت واسطی جہاد کفار ہند کے مصروف تھے  
 اودھر کو غم کیا اور افواج تابرہ دست چپ کو جکا سردار امیر جہان شاہ  
 تھا اور روز گذشتہ میں اودکو غنیمت ماتہ نہیں آئیے تھے امر کیا کہ آگے جا کر  
 جہاد شروع کر کے کل کے بدلہ آج غنیمت روزیہ حلال حاصل کرے اور صاف  
 تیمور کو مسپاہ قراویے پر روانہ کیا اور میں ہے وہاں سے جیٹا جاشت کے  
 وقت اتنا راہ میں مسائن تیمور نے آکر عرض کیا کہ آگے بٹھا کر کفار لڑائیے  
 یہ تیار کٹر ہے میں اور امیر جہان شاہ <sup>حالیہ</sup> آگے جا کر اودن سے جنگ شروع  
 کی اور پہلی ہے حوین کفار کو شکست ہوئیے سب بہانگ گئے اور مجاہدون  
 قوار یکا اپنے مقام دیئے اور غنیمت بیشمار مال اسباب بردہ مواشیے لیکر  
 کے اسوہ میں ایک سوار شیخ علی سلطان توابع کے فوج کا آیا عرض کیا کہ  
 دست چپ کے طرف ایک درہ ہے اوسین کفار شہار جمع ہو کر لڑائیے  
 لڑائی پکارتیے ہیں اور اوس فوج سے ہے یہاں سے یہاں سے  
 میں نے فوراً باگ اودھر کو پھریے اور فوج کے وقت نازر رستہ میں جماعت  
 سی پیرے وہاں جا کر امیر شیخ نور الدین اور سلطان علی توابع کو حکم

## شہنشاہ

ہفت روزہ شکر گزینہ، ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء، لاہور، ص ۱۰  
 تھا دونوں طرف پہاڑ اسان سے مل رہے تھے اور راجہ رتن سین اور اس  
 درہ کے سرائے غنیمت شکر کے چومورچ سے زیادہ تھا اور اس کے جنگ  
 کے لئے تیار کھڑا تھا رتن سین کے فوج کو دیکھتے ہی سب نے تکیہ باز بنادیا اور  
 نقارہ اور ساز جنگ کے بجالی شروع کیے چنانچہ اوس کوہ میں شور مچ گیا  
 اور کفار بیت میں آگے اسلحہ میں سین لی سپاہ کو دلا اور رے دی غازیوں  
 نے ایک بار گے حو کیا پہلے ہے حملہ میں کفار کو شکست ہوئی سب ہٹ گئی اور  
 غازیوں نے قتل کرنا شروع کیا اور کچھ تھوڑے کفار زخمی بیت میں جان  
 بچا کر گھس گئے اور پر سپاہ کی غارت شروع کی اتنا مال اسباب بردہ ہوا  
 ہاتھ آئے کہ ہر ایک کو سو گایا اور سو پینس اور دس بیس بردہ بیس کم نہیں  
 ملا اور سو ایسے اس کی بیشمار غنیمت حاصل ہوئی اور اوس دن شکر دست رست  
 کاکہ امیر زادہ پیر محمد جہانگیر اور امیر سلیمان شاہ کے تابع تھا اور شکر دست  
 چپ کاکہ ہمراہ امیر زادہ سلطان حسین اور امیر جہان شاہ کے تھا بھسی چلے آئے  
 اور طرف داپنے اور بائیں کو درہ میں گھس گئی اور ہر ایک نے اون درہ  
 میں کفار سے مقابلہ کر کے بہت کفار کو جہنم واصل کیا لیکن غنیمت ہاتھ نہ آئی  
 پھر رتن سین کے استیصال سے فارغ ہوا اور اوسکا اسباب اہل اسلام  
 کے ہاتھ آیا اوس دن اوسہی جگہ دونوں پہاڑ کے اندر مقام کیا اور امیر زادہ  
 اور اوسہی جگہ اور بر نقار کے جو درون میں جد اسہی کہ چلے گئے ہتھیار  
 رات کہ جمعہ کے شب سو لوں تاریخ آگئے اور دلا نکا سگدشت اور اپنے  
 نئی جہزت بیان کے رات کو اوسہی منزل میں آرام کر کے مسجد جمہ کو لے

۶۶۰ ایر زیادہ پیر جو جہانگیر کے ڈیرہ میں مہان ہو کر نیلے کی صبح کو غنیمت لٹکر کے کسی پاس  
تھوڑے اور کسی کی پاس بہت تھے شکار گرب کو برابر تقسیم کر دیے اور اسپید  
اتوار کو گیارہ دن تاریخ سوار ہو کر پیر میں جا کر موضع بہرہ میں جو ولایت میان  
پور سے بے مقام کیا اور پیر کو بہرہ سے کوچ کر کے بارہ کوں پر موضع منق سارہ  
میں ٹھہرا کیا اور جو کو غنیمت کا اسباب اور بردہ اور مویشے بہت جمع ہو گئے  
تھے اسلئے لشکر بے تھراں بارے کے زیادہ چار پانچ کوں سے تین چل سکتا تھا  
شکل کو تیرہ دن تاریخ موضع کند زمین آیا اگلے دن چودھویں تاریخ جہاد الاول  
کے جہاد اتر کر پیر سے گدڑ کو کوستان سوا لک کے دوسری طرف مقام کیا

## ذکر رتن سین کی جنگ کا

اس وقت سمرض ہو کر سوا لک کے اس محدود میں آیا اور بڑا عمدہ راجہ  
رتن سین نام کہ استحکام جا اور ننگے درہ اور کثرت سپاہ میں بہرہ ور سی بہت  
زیادہ ہے۔ مکوہ نہایت بلند اور بیش بغایت گنجان کہ جنگل جب تک نیلے ڈان با  
شکل ہے جال راجہ رتن سین کا سنکر از بسکہ بجگو شوق جہاد کا دامن گیر تھا  
رات کے پیر سوار ہوئے اور سپیدم ارا کو بلا کر حکم دیا کہ تمام سپاہ واسطی جا  
کی تہریش ارہ ایک جنگل کے صفائے کی لٹی تیار ہو دیں اور کئے ہزار مشعل  
ردشن کر کے رات بے کو سوار ہوا اور اس جنگل میں جا کر ناریوں سی  
جنگل صاف کرنا شروع کیا حسب الامر تمام لشکر سارے رات کا دکر لے  
رہی رستہ صاف ہوتا جاتا آگے چلے جاتے تھے آخر میں صادق جنگل کا گڑ  
بارہ کوں سے جنگل سے نکلے تو موضع ہو گئے پیر گہوڑے میں اتر کر مارا دیے  
جماعت سے ادا کے پیر سوار ہو کر اس سپید جماعت کو چند ہر دن تاریخ



تجربہ کر رہے تھے اور ان کے ہاتھوں میں اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کھڑا تھا۔  
 اور بے زیادہ احکام کیا اور تمام رات اسے اس کے پاس رکھا  
 ہو گئے اور وہ ان تمام امور کے بہرہ ور ہو کر جنگ میں تیار ہوا  
 دیکھ کر کوہستان میں اس کے کھڑے ہوئے  
 مفسر فرمایا کہ اس کا

میں نے تو کب پہرہ ور کیے جنگ اور اس کے کھڑے ہوئے کا اس کا  
 ہفتہ کے دن دسویں ماہ جماد الاول کے واسطے غزا کرنا اس کے  
 سوار ہوا اور فوج کو مرتب کیے اسے رازہ بھر جان گیا اور امیر سیلان شاہ  
 کو فوج دست راست کیے سپرد کیے اور امیر زادہ سلطان حسین اور امیر  
 جہاں شاہ کو فوج دست چپ کیے اور امیر شاہ لک کو ہراول توں کاٹنا  
 اس انداز سے درہ پر پہنچا اور کوس کور کہ وغیرہ سارے بجائے شروع  
 اور بیکرا اور تھیل کے اندر باندھ ہوئے تمام پہاڑ میں شور مچ گیا اور زمین بڑا  
 خود درہ کے اندر جا کر زیادہ ہوا اور اس کے دلاور بے دسی قہر  
 زیادہ دستہ تیرہ دن کے لیکر درہ میں داخل ہوئے اور جنگ شروع ہوئے  
 اور سپاہ یہ حملہ پہلے درپے گئے اور اکثر کھار کو ہلاک کر کے خون کے  
 چشمہ بہا دیئے پھر کفار یہہ حال دیکھ کر بھاگے اور لشکر اسلام نے ان کی  
 عقبہ پر قتل کرنا شروع کیا کچھ ہنود نے بھی بھاگ تباہ غاروں میں گھس گئے  
 اور یقیاس غنیمت نقد اور خبیس اور اسباب اور اشیاء سپاہ کے ہاتھ آئے  
 اور تمام زن و بچہ ہنود کے مجاہدوں کے ہاتھ لگے پھر کچھ سوار لک کو خوب متبادل  
 کر کے سالم و غالم مراجعت کر کے اسی طرح نواح میں تمام کیا اور چہرہ رات

## تورک

۴۵۸ جمع ہوئے ہیں اور کوہ سواٹک کا حال یہ معلوم ہوا کہ اس کو ہستان کو بندہ  
 دایے سواٹک پر حساب کر لے ہیں اور اس میں درجہ نہایت مستحکم میں یہ حال  
 سنکر میں نے اور سنکر میں جو براہ بہر کے تھا لکچہ بہما کرادہ یہ کوہ سواٹک  
 کی طرف چلو اور میں نے یہ ہے اور ہے جگہ یہ کوہ سواٹک کے طرف باگ ہے  
 رات دن چکر سواٹک سے پانچ کوس ورے مقام کیا اور اس میں منزل میں آئے  
 زادہ خلیل سلطان اور شیخ نور الدین بہر میں سے حسب الطلب آگئے جہ میں  
 ان بارگاہ میں تخت پر جلوں کیا اور امراء حاضر ہوئے امیر سلیمان شاہ اور  
 امیر شاہک اور شیخ نور الدین وغیرہ امراء نے اٹھ کر عرض کیا کہ جب تک  
 ہم زندہ ہیں اور کار گزار یہ کر سکتے ہیں امیر کو کیا ضرور ہے کہ سخت کشی  
 کرے ہمارے اقباس کے موافق آپ سریر سلطنت پر استراحت کریں اور  
 ہم سواٹک میں جا کر کفار کو ہلاک کرتے ہیں میں نے جواب دیا کہ میرا مطلب یہ  
 ہے کہ آنے اور اس سخت کشی سے دو چیز میں اول جہاد کا ثواب اور دوسرے  
 فائدہ دنیا کا تاکہ لشکر اسلام کو غنیمت حاصل ہو سکے اس سبب کے جو مانند شہزاد  
 کے مسلمانوں کو ملام ہے مہم آویس پس دو نووجیے یہاں جانا مناسب ہے  
 امراء یہ جواب سنکر چپ ہو رہے اور وقت میں نے یہ سوار تعین کیے کہ جا کر  
 امیر جہان شاہ کو جو ایک ہفتہ پہلے واسطے ترکمان سے قلعوں اور قضا  
 کنارہ جنہ کے روانہ ہوا تھا لے آدین تاکہ وہ یہ جہاد کے ثواب سے  
 بہرہ مند ہو دی پھر امیر جہان شاہ بے آگیا اور میں توکل پر افتادہ کر کے  
 یکے دن دسویں تاریخ سواٹک کے طرف روانہ ہوا اور اس بہار  
 میں بہرہ ورنایے راجہ تھا کہ کثرت جمعیت اور استحکام عجا اور تہذیب

## تیمور سے

میرنجر اور امیر سلیمان شاہ کو سپرد کیے اور افواج دست چپ کا سر لشکر <sup>۵۷</sup> بعضی امرار تو مانات کو کیا اور امیر شاہ ملک کو ہراول بنایا اور میں قول میں راجب میں درہ میں آیا پہلے تو کا ز صدف باندہ کر گریے میں لیے ہراول اور سیاہ دست چپ اور دست راست کو دلا ور یے دے سب نے متفق ہو کر حملہ کیا تکبیر اور تہلیل کا پہاڑ میں شور مچ گیا افواج نصرت مندر کے پہلی سی حرم میں کفار بیگ کر پہاڑ میں گھس گئی اور غازیوں نے قتل کر کے غازیوں کے تعاقب پر پہاڑ پر چڑھ گئے وہاں جا کر ہر اتنا قتل کیا کہ خون پہاڑ سے تلے بہ گیا آخر سب مارے گئے اور چند قسم جان سلامت بچ کر چلے گئے اور اموال اور مواصلے بشمار ماہتہ آیا اوس سرزمین کو کفار نے صاف کر کے اوسہید گنگا اتر کر ظہر کے نماز جماعت کی سیاتہ کنارہ پر پڑھے اور شکر کیا وہاں سی پانچ کوس پر پانے سے پامان کی طرف ڈیر اکھا اوس وقت میرے دلین یہ آیا کہ دریا سند سے دہلے تک تو میں نے تمام ملک سخر کیا اور کفار رسنہ سے دونوں طرف کے مار کر تختگاہ باد کے لیے اور شاہ محمود دہلے پر پہنچیا ہوا اور جہاں اور گنگا اتر کر بہت کفار جہنم داخل کئے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اپنے مراد کو پایا اب سمرقند کی طرف غزم کردن

## وکر کوہ سوا لک کی فتوحات کا

ننگل کے دن اٹھویں تاریخ بہر کے طرف کے کوس پر آکر ڈیر اکھا وہاں سے سیاہ تعین کیے کہ بہر کو یلے آوین بدہ کے دن پہنچوچ کیا بہر وہاں سے چار کوس پہلے اسو صہ میں معروض ہوا کہ کوہ سوا لک میں بشمار کفار

## توضیح

۱۰۰۔ اشارہ کرتا ہے اور اس کا دیکھتے ہیں یہ جو پانی بہتا ہے اور مسکو ہندو  
ہندوستان انتقاد کرتے ہیں کہ حشر گنگا کلم ہے بہار میں یہ ہے اور کفار ہند  
اور مسکو پوچھتے ہیں اور اس جگہ جو حشر گنگا کا جاتے ہیں ایک ایک برس کے  
رستہ سے زیارت اور فصل گھر سال آتے ہیں اور یہاں غل کر کے سدا اور دلا  
سدا داتے ہیں اور اور مسکو موجب نجات اثر دلا سمجھتے ہیں اور بہت زرخیز  
کو خیرات دیتے ہیں اور پانی میں بے ڈالتے ہیں اور جو کافر سافت بعید پر  
رجاتا ہے تو اور مسکو ہونگ کر کہ یہاں لا کر ڈالتے ہیں یہ حال سنکر میں  
وہاں کے کفار پر جہاد کے نیت کے کہ بذات خود وہاں جا کر ثواب جہاد کا  
حاصل کروں اور سوقت یہ خبر پائی کہ درہ کو تو میں جہان کے آخر روز فتح ہوئے  
تھے اور وہاں یہ یہاں آکر مقام کیا تھا اکثر ترقی ہوئے ہیں اور جو کفار دن  
آخر ہوا تھا تو اگر کفار بہاگ کر میں اور غاروں میں چھپ گئے تھے اور  
مال اسباب بے بھگیا یہ دین یہ آیا کہ کل سپرد وہاں جا کر کچے کھون کو  
قتل کروں مسجد میرے دن یا نچو من تاریخ جہاد الاول کے نام تجھے ادا کر  
شکر لکھو درہ کو تو کی طرف جو گنگا کے کنارہ پر دامن کوہ بلند میں ہی رہا  
ہوا اور رات کو تمام متفرق کفار سرداروں کے پاس اور جس جگہ کوٹا  
مستحکم جا کر جمع ہوئے یہ اتفاق کیا کہ اگر ایک شکر مسلمانوں کا آجا دیے  
غیر مرے نہیں ٹپھینگے

ذکر کفار درہ کو تو کے  
اتصال کا

بن نزدیک جا کر شکر اسٹو رت کیا کہ افواج دست راست کا اڑنا



## توزک

۶۵۴ شکر میں رہتا ہے اب رکاب میں حاضر ہوا پیے میں نے بجا طرح جمع راجعت  
 کے استور میں ملک شیخ نے آئیے ہی کیے شخص زخمی کر دیئے اب مجھ کو معلوم ہوا  
 کہ یہ فوج شیخ کو کرے کے نہیں غنیم کے پیے میں نے تر ت ہاگ پہر کر چلا گیا چو  
 میں اکثر کفار ہلاک ہوئے اور ملک شیخ ایک تیرہٹ پر اور تلوار سر میں کہا کہ  
 نبوئے پیے گرا ہباد راوس کے مشکین باندہ لائیے بہت کفار تو جنہم و آل  
 ہوئے کہ یہ ہاگ گئے جب ملک شیخ حضور میں آیا تو میں نے اس سے ایک  
 بات پوچھنے ازبکہ اس کے دل میں میرے بہت تھے اور زخمی ہے تھا جواب دے  
 مکار گنا اور میں شکر اس عنایت کا کر کے سوار ہوا اور اسے وقت  
 پہنچا آئے کوٹو کے اندر یہاں سے دو کوس پر بہت ہنود و سوزن و فرزند  
 اور اشیاء بقیع لے ہوئے جسے ہر بن لیکن رستہ جھک بن کا بہت دشوار  
 پہنچا ہنکر پہلے تو نہد دلین آیا کہ ادھے رات میں چلا آتا ہوں اور آج تہور  
 میں آدمیوں میں سے فتح کر کے تہا گیا ہوں تو اب کہین اتر کر استراحت  
 کروں پہر یہ خیال میں آیا کہ میں تو صرف واسطے جہاد کے ہندوستان میں  
 آیا ہوں پہر جب تک جہاد میرے آویس آرام کرنا حرام ہے باوجودیکہ اوتو  
 میرے ساتھ تہور سے آدیے تھے نہایت اپنے پر تکیہ کر کے اور ہر کور دا  
 ہوا تہوڑے دور جا کر یہ خیال آیا کہ امیر زادہ میر محمد اور سلطان شاہ  
 جو تین دن سے موضع خیر دز پور میں دریا اتر کر جہاد چرتہ میں تھکائے  
 اب آجاؤں بہر میں نے اپنے دل میں یہ کہا کہ اوکو یہ کب معلوم ہے کہ میں  
 بھی دریا اتر کر اس سرزمین میں جہاد کرتا ہوں میں اسے اندوہات میں  
 پٹا باتا تاکہ ناگاہ ایک گرد نظر آئیے ہر یک کہہ کہہ کہنے لگا اور وقت

## تیمور سے

شکر کیا پہ دشمن کے طرف متوجہ ہوا امیر الہداد اور امیر شہساک کو مسیحا  
 کے جویریے ساتھ تھے غنیم پر حملہ کیا کہ دشمن کے کثرت کا خوف  
 نہ کرنا جب انہوں نے حملہ کیا تو وہ پہلے سے حملہ میں بہا گئے اور انہوں نے اولکات  
 کر کے خوب قتل کیا تمام مال اسباب غارت اور زن و بچہ اسیر کیے اور شہر  
 گاہے بہین ما تہ آئین بعد اس فتح کے میں نے اتر کر مسجد شکر کا کیا اور سیاہ  
 غارت میں مشغول تھے میں نے وہاں کچھ استراحت کیے اور وقت قراول  
 خبر لائے کہ کونہ کے درہ میں جو دریا ہے کنک کے کنارہ پر واقع ہے بہت  
 نمود جمع ہوئے ہیں یہ خبر سننے سے تمام فوج کو روانہ واسطے ضبط غنیمت کے  
 چوڑا اور آپ پانسمواروں سے درہ کو تھکے طرف روانہ ہوا وہاں بھا  
 تو نمود بے شمار جمع تھے فوراً میں نے امیر شہساک اور علی سلطان کو اسے کو  
 دلاواریے دیے انہوں نے کثرت اور قلت کا کچھ لحاظ نہ کیا تکبر کہتی ہے تلوار لیکر  
 باند شیر کے بکریوں میں گھس گئے پہلے ہی حملہ میں دشمن کے پرانگندہ گردین اور  
 قتل کیے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کترادیون سے اون بشار کفار پر فتح عطا کیے پہرہ  
 کفار جو قتل ہوئے سو ہوئے باقیہ میں گھس گئی اور سپاہ غارت اموال میں  
 مصروف ہوئے اون پانسمواروں میں سے کل سو سووار میریے ساتھ رہ گئے  
 باقیہ غنیمت پر پڑ رہے تھے کہ اس میں ملک شہساک کا سو سوواروں اور  
 پیادہن بشار سے میریے اور پر متوجہ ہوا جب میں نے دیکھا کہ ایک فوج دلا  
 چلے آتے ہیں جہاد کے نیت سے وہ پانسموار لیکر میں سے اور کو حملہ  
 ایک جریب میریے اس کے درمیان میں فاصلہ رکھا ایک سووار نے آگے  
 سی اگر یہ عرفی کیا کہ یہ تو فوج شیخ کو کرے امیر کے لازم کے سے جو ہمیشہ امیر

# توزک

جس کرمہ مال اسباب حضور میں لایے ان تمام کشتیوں میں سے کفار نے  
یوں کو آپس میں مضبوط باندھ کر جنگ پر استعداد ہوئے یہاں تک کہ بہادر  
کشتیوں کے جاکر تیرے کفار کو قتل کیا پھر تیرے کشتیوں میں گئے وہاں جو  
رہ پایا اسکو تلوار سے قتل کیا پھر میں اس جہاد سے فارغ ہو کر تعلق آباد میں  
ویرا کیا اور امیر الہداد اور بایزید قوجین اور ذوالنون بختیہ کو موسیٰ  
دا سیلے قراولے کے سپہ سالار کر کے پھر کیلٹرک ہون تو ان کے جہلا دین قراول  
روانہ ہوئے تین پہرات کے بعد دو سو اور امیر الہداد کے پاس پہنچے  
کہ ہم کہاٹ پایاب پھر اترے اور اوسط اور بنو دمد مال بقیاس جمع ہو  
رہے ہیں اور مبارک خان مایے اولکاسر در کثرت جمعیت سے سفور ہو کر  
جنگ کے لئے تیار ہے میں نے یہ سننے سے ابراہیم کو بلا کر سوار ہوا اور مشعلین  
جلا کر علا اور صبح صادق سے پہلے سوار سوار مکمل کے دریا و کنگ کو عبور کیا  
وہاں سے ایک کوس پر ناز کا وقت آگیا ناز جاعت کے ساتھ ادا کر کے اور  
وہاں سے ایک کوس پر ناز کا وقت آگیا ناز جاعت کے ساتھ ادا کر کے اور  
وہاں سے ایک کوس پر ناز کا وقت آگیا ناز جاعت کے ساتھ ادا کر کے اور  
نزدیک ہوا تو مبارک خان دس ہزار سوار پیادہ کے صف باندھ کر مقابل  
ہوئے اور سوار اور سوار میں نے اپنے فوج کے تختیوں کے تو اکھڑا رہے زیادہ  
نہیں تھے تمام لشکر دھیلے تخت کے دور دور تھا ہوا تھا باوجود کہ ہم  
تھے اور غنیم دس ہزار الطاف اہلے پرچہ کر کے دعا نصرت کے کی خیل  
اتفاق سے اوہ وقت سید خواجہ اور جہانگ جگو میں نے پانچ ہزار  
میں تاخت کو بھیجا تھا وہ تخت سے وقت پر اپنے خانیہ اگر وہ جائے  
گلاہ ہوئے تو یہ نہیں آسکتے تھے میں نے ان کے آنے سے نا نیک لیا



تیمور سے

کچھ سوار گھوڑے ڈاکٹر اتر گئے میں نے یہ چاہا کہ یوں ہی اتر جاؤں لیکن  
نے یہ عرض کیا کہ امیر زادہ میر محمد اور امیر جہان شاہ سے شکرت دست راست ملے  
فیروز آباد کے قریب دریا اترے ہیں اگر امیر آج اس طرف مقام کریں تو نہایت  
ہے لاچار اور سدن دریا کے کنارہ پر ڈیرہ کر کے فوج میں سے امیر زادہ شاہ  
اور امیر جہان ملک پسر امیر ملک اور سید خواجہ پشیمین علی بہادر وغیرہ اور  
کو دریا سے پار روانہ کیا اور میں نے رات و دن تیر کر کے ہفتہ کے دن  
تاریخ بلایے اب کو کوچ اور پندرہ کو میں تعلق پور کی طرف آیا تھا اور پانچ  
کو میں اور پانچ تھا کہ میں نے یہ سنا کہ جنگل میں ہنود جمع ہوئے ہیں میں نے  
فوراً سب سے بہادر اور علی سلطان توابع وغیرہ امرا و توهمات کو پانچ ہزار  
فوج ساتھ کر کے روانہ کیا اور ہنود نے جاتے ہی ان کو ہمارے کو ہلاک کیا  
میں تعلق پور کو روانہ ہوا رستہ میں اختلاف آب و ہوا کے سے میری شانہ  
میں درد پیدا ہوا کہ دس دن زیادہ ہوئے لگا اور بیقرار کر دیا اور گرم  
دوا سے علاج ہوتا تھا کہ اس میں یہ معروض ہوا کہ ہنود اہل تکیہ کشتیوں  
پر سوار ہو کر واسطے جنگ کے آئے ہیں یہی خبر میرے دیر کا گوا علاج  
تھا جہاد کے شوق میں دزد کو بہول گیا اور ہزار آدیے جو حاضر تھے سنا  
لیکر جلد دریا کے کنارہ پر آیا سپاہ کشتیوں کو دیکھتے ہی گھوڑے دریا  
میں ڈاکٹر کشتیوں کے پاس پہنچے اور کنارہ کشتیوں کا بچ کر اور جڑ  
ہر چند ہنود نے مداخلت کی لیکن مفید نہوئے اور کشتیوں میں ہنود کو قتل  
کر کے یا لے کر ادا اور غصے بہادر و نئے پان آب کی طرف بھاگے  
نوا لہون کو تیرن سے مارا اور کشتی وائے بے تیر مارنے چاہے آخر تمام کشتیاں

## قوزک

۶۵۰ ایراہد ادکاسب سے پہلے کنداکر قلعہ پر چڑھ گیا پھر اور دن نے ہجوم کیا اور عثمان بن ذاتی ہے قلعہ پر چڑھ کر اندر گھس گئے اور قتل کرنا شروع کیا بیان تک رستم برلاس نے الیاس افغان اور سپر مولانا احمد تھامس سے یہ جا جنگ کے پہان دونوں سرداروں کو سنگین باندھ کر حضور میں لے آیا اور معینے کر لڑ کر مارا گیا اور لشکر میں گھس گیا اور کترام مارے گئے اور ان کے زن و بچہ اسیر ہوئے اور مال اسباب سب غارت ہوا بعد تسخیر قلعہ کے من نے قلعہ کو جو لقب لگا کر لکڑیوں پر تہا نب رکھا تھا اگ دیکر گردا دیا اور گرد گہرے پہونک دیئے اور غارت گرا دیئے بمحکو فتح قلعہ پر تھہ کیے اسلجہا نے یہ سپر ہوئے اور یہ وہ قلعہ ہے کہ جسکو تر سپر خان نے اس شان و شوکت اور لشکر مقیاس کے ساتھ محاصرہ کیا اور فتح سپر ہوئے اور میں نے تہور کے یہ لشکر کے کہ ہا درجہ اتہار و زور و شمن میں قلعہ پر چڑھ گئے فتح کر یا میں بہت سجدہ شکر کے ادا کئے اور جموات کے دن غرہ ماہ جاد الاول کو امیر جہانشاہ کو مو لشکر دست چپ کی طرف تعین کیا کہ جہنا کے بالار آب کی طرف جہان کو شہر یا قلعہ یا کانوٹے او سکو سنخ اور کفار کو قتل کرے اور امیر شیخ نورالدین کو حکم دیا کہ ہر کو بھالنت دریا و فرا سو کی طرف لیجا دیے اور میں واسطے جہاد کے دریا و کنک کی طرف تھے چودہ کوس تہا متوجہ ہوا اور اسیر لیا شاہ کہ سہراہ ہیر کے تہا اتنا راہ میں حسب الطلب آگیا اسر و زچہ کو سٹے کر کے موضع منصورہ میں آیا اگلے دن جو کو دوسرے تاریخ کوچ کر کے صبح کے وقت موضع فرور پور میں پہنچا اور دو تین کوس تک گھاٹ آگئے کیا چاشت کے وقت گھاٹ پر پہنچا لیکن کہیں یہے پایاب نہیں تہا اسلئے

پتھو رسے

اسار میں جبکو سرزمین دوا یہ کہتی ہیں آیا اسوقت معروض ہوا کہ یہاں  
نزدیک شہر میرٹھ ہے وہاں ایک قلعہ ہے نہایت مستحکم اور وہاں کے داروغہ  
اور کوتوال الیاس افغان اور ٹٹا مرانا احمد تہا بیریہ کا ہے اور صفیہ  
نامے گرمہ جاعت گروہ کے اسباب جنگ کا قلعہ میں تیار کر کے مستعد ہے  
وہ کہ قلعہ میرٹھ کی فتح کا

یہ حقیقت سنکر میں نے فوراً امیر رستم پسر طغیہ بوجا اور امیر شاہک اور  
امیر الہداد کو معہ افواج میرٹھ کو روانہ کیا کہ اگر میرٹھ واپس آئے اطاعت کریں تو  
امن دینا اور نہیں تو دہلی کا حال تو کہلا سیکھا اور قلعہ کا محاصرہ کر لینا امرار  
نے چھوٹے تاریخ روز یکشنبہ کو روانہ ہو کر وہاں جاتے ہی اہل قلعہ کو کہلا  
بیجا کہ اگر تمگیا اپنے جان مال ناموس محبوب یہے تو اطاعت امیر کے اختیار کرو  
جواب دیا کہ ترسیر خان بقیاس شکو لیکر اس قلعہ میں ناکام چلا گیا امرار نے  
یہ جواب سنکر غصہ کر کے عریضے لکھ کر بطا بے ادنیٰ کے جو بہت ترسیر خان  
بادشاہ عظیم الشان کی تھے مجھ کو غضب آیا اور وہاں سے فوج آراستہ کر کے  
میرٹھ کو اپنے دن شگل کو ستائیسویں تاریخ ظہر کے وقت روانہ ہوا اور دس  
ہزار سوار چیدہ ہمراہ لے کر وہاں کو بس ایک رات میں چلے کر کے بدہ  
کو اسیسویں تاریخ حوالے میرٹھ میں آیا اور ظہر کے وقت امرار کو یہ حکم دیا  
کہ ہریک اپنے اپنے مورچال سے قلعہ تک نقب تیار کر کے ہریک نے ایک رات  
میں مقابلہ ہرجون کے بارہ بارہ گز نقب تیار کیے اہل قلعہ اس خبر سے گہرا  
اس عرصہ میں تشو و فساد رہا کہ اسرار امیر الہداد و قہرین تھا دروازہ  
پر پہنچا اور با آواز بلند تجر کے اور سر ایسے بہا در سپر قلعہ رہا اور لوگوں کو

## تورک

۶۴۰ء کے دن بائیسویں تاریخ ربیع الآخر کے جہاد کے خیمت میں توار لیکر دہلی سے  
 ۴ سوار ہوا اوس دن میں تین کوس طے کر کے قیرو ز آباد کے قلعوں میں کہ جہان کے کنارہ  
 پر فرزند شاہ کا بنایا ہوا ہے آیا اور واسطے سیر کے قلعہ کے اندر مسجد جامع میں  
 جا کر بیٹھا وہاں دو گنا شکرانہ کا ادا کر کے برابر عداوت جہان ناک کے ڈیر کیا  
 اوس دن سید شمس الدین ترمذی اور علاء الدین نائب کرکری کے سفیر موکر شہر  
 کو کہ کو بہادر ناہر کے پاس گئے تھے آئے اور اوس کے عرض عقیدت آمیز پیش  
 کئی لکھا تھا کہ میں امیر کا ادنیٰ چاکر ہوں سکر بل درگاہ میں آنا ہوں اور المچون  
 نے عرض کر پسون کو بہادر ناہر استان بوس ہو دلیگا اور بہادر ناہر نے  
 دو موطیان سفید رنگ نصیح گفتار شیرین کلام ہوا المچون کے پیشکش کین اور  
 ۲ عرض کیا کہ یہ دو نو موطیان تغلق شاہ کے عہد میں تغلق شاہ کے مجلس میں بہر دور  
 ہوا حاضر رہتے تھیں اور تغلق شاہ کے بعد ہر یک سلطان کے پاس حاضر  
 رہیں میں ادنیٰ کے باتیں سنکر میں بہت خوش ہوا اور انکا نیچا بہر روز رہے  
 دربار میں رہتا اور میں ادنیٰ کے باتیں سناتا اگلے روز جہا عبور کر کے  
 چہ کوس پر موضع مودولہ میں مقام کیا جمہ کو یہاں سے کوچ کر کے پانچ چوکیں  
 پر موضع کہتہ میں ڈیرا ہوا اوس وقت ناہر بہادر سوا اپنے بڑے بیٹے قلیاس  
 نایب کے درگاہ میں حاضر ہوا اور سرفرازی کے بار بار ہو کر بخشش  
 کیے میں اوسکا بڑا تحفہ موطیوں کو جاتا تھا اتارا خلاص کا اوس کے گفتار  
 کردار میں دریافت کر گئے تو از سر خسرو سے یہ سہر بلند کر کے اوس کے  
 نصیب کا وہم دور کر دیا اگلے دن وہاں سے چہ کوس پر موضع باغیت میں آیا  
 اور اگلے دن اتوار کو چیموین تاریخ باغیت سے پانچ کوس پر موضع

تتمو کرے

کفار کے دین ارادہ لڑائی کا ڈال دیا چار یہ حادثہ گزرا پہر استیصال  
 دہلے کے یہ فارغ ہو کر مین بے واسطے سیران شہر دیکھے سواری ہو اسیر  
 ایک شہر دور ہے عالمے عمارت اور اسکا حصہ رکھا اپنے طہر کا نہایت  
 اور پرانے دہلے پہر ایسے ہی نہایت مضبوط لیکن سیرے کے قلعہ سے بڑے  
 پے اور سیرے کے قلعہ سے دہلے کنہ کے قلعہ تک بہت مسافت ہے اور دونوں  
 طرف مستحکم دیوار پتھرا اور گچ کے بنار کے ہے اور کنہ جہان نا کہتے ہیں اور  
 چچین شہر آبادین اور ان قینوں شہر کے تیس دروازہ مین جہان نا کہتے ہیں  
 دروازہ سات جنوب کے طرف مشرق کو مائل اور چہ شمال کے طرف مغرب  
 کے طرف مائل اور سیرے کے سات چار باہر کے جانب اور تین اندر کے  
 طرف جہان نا کے اور دہلے پرانے کے دس کئے باہر طرف کہلے مین او  
 کئے اندر کے طرف کو سیرے فارغ ہو کر پہر مین جامع مسجد مین آوا و ان سات  
 اور علاوہ ور شاخ کو بفرانغ خاطر صدمہ سے بچے ہوئے تھے بلا کر قلعہ اور  
 حسب حال ہر یک کا اعزاز کیا اور انعام دیکر ایک داروغہ واسطے تھا  
 اونکے محلے کے مقرر کر دیا سب داؤ کو کوئیے ضرر پیش آوے پہر وہاں ہی  
 بارگاہ کو چلا آیا پس ہر دن وہاں عیش و عشرت سے کام کرے دل مین  
 یہ آیا کہ مین تو واسطے جہاد کفار ہند کے غزم کیا ہے اور اسے نیت کی برکت  
 سے ہر یک جگہ دشمن پر فتیاب ہوا اور کئے لاکھ کافر قتل کئے اور ایسے  
 فتح جگو سیر آئیے اب لازم یہ ہے کہ آرام طلبی دور کر کے کفار کی جہاد  
 مین مشغول رہوں

ذکر کفار ہند کی جہاد کا بعد فتح شہر دہلی کے

## توزک

۶۴۶ مجھے زریے ہفتہ کے دن اٹھارویں تاریخ پہیے پہیے فساد رہا اسقدر ٹھاکر  
 سپاہیے ڈنبرہ ڈیر سو اسیر زن و مرد اور بچے لے آیا اور کہیے میں رہ سکے  
 نہیں لے تے اور سو اسے اسکی غلام جو اہریا قوت الاس لعل موتے اور  
 زر نقد اشرفیہ اور روپہ اور برتن سونے چاندیے کے اور کپڑے زر ہفتہ  
 اور ابریشمی گر ان قیمت اور عورتیں ہنود کے موزیور طلائیے رصع ہیشہ  
 ہاتھ آئین سو اسے محاسنات اور علاء اور نقصات کے تمام شہر تاراج  
 تقدیر ابھی یہی تھے مین نے پر چند چاکر شہر کے حفاظت کروں پر ہنوسکا  
 تقدیر یہی دہلے پر حادثہ گذرا اتوار کے دن اخیسٹون تاریخ مروض ہوا کہ  
 پرانیے دیئے کی جامع مسجد میں بہت کفار جمع ہوئیے ہکا اور اذوقہ اور اسباب  
 جنگ مسجد میں بہر کر لڑائیے پر مستعد مین چانچہ کئے شخص کو جو دہان کار کو  
 گئے تھے زخمی کیا مین نے فوراً امیر شاہک کو اور علی سلطان تو ایے  
 کو سونڈ کر دیا نہ کیا تاکہ مسجد خانہ خدا کو جو د کفار بے صاف کر دیں جنگ  
 ارادے جا کر سب کو قتل کیا اور پرانیے دیئے تھے تاراج ہوئیے اور  
 اسیر دین میں سے پیشہ ور اور ہر مند استاد کیے ہزار جدا کیے اور وہ تہا  
 ارادہ کو جو بہان تھے یا مالک کو در مین متعین تھے تقسیم کر دیئے اور ازبک  
 یہ غم تہا کہ سر قند مین ایسی مسجد تیار کروں کہ کیسے ملک مین او مں کے  
 شان ہو اسلے جتنے سمار یا سنگر آتش تھے سرکار مین ضبط کیے اور خوش  
 الہی سی بدون میرے اشارہ کیے تین شہر میرے اور جہان نا اور میرے  
 دہلے تاراج ہو گئے جب میرے نام خطبہ کہ باعث امن امن کا تہا پڑا گیا  
 عین ارادہ یہ تہا کہ اگلے شہر کو ذرا اندر نہ اوئے لیکن تقدیر یہ تھی



## توزک

۹۴۴ عریزہ فقلا کو مسجد جامع کو واسطے ناز قبو کے بھیجا تاکہ خطبہ میرے نام کا دارالامک دے۔ مین پٹرن حسب الامر سجدہ ملی کے میرے نام سے رونق پذیر ہو مین اور خطیبین کو خلعتیں طلائے اور بقرے غنایت کیے اور واسطے مرتبہ بزم کے حکم دیا

## ذکر مجلس کا جو بعد فتح ملک دہلی کی مرتب ہوئی

بعد مرتبہ مجلس کے امراء اور علماء و کتاب کو جمع کر کے سادات اور علماء اور شاخ اور اکابر دے کو یہ بلایا جب سب آچکے مین نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور مینے خوش اور ترک اور تاجک کے گانے لگے اور شیریں اور طعام اہل شہر اور امراء کو خصوصاً جنہو نے میری سانی شمشیر نے کے تے تقسیم کر کے نوازش خسروانہ سے سربلند کیا اور خلعتیں زرد و زریے کلاہ کمر و شمشیر و خنجر مرصع گہوڑے تو کچا تے راہوار زین زین غنایت کیے اور بجنو کو شکر ذکر مرتبہ بلند کر دیا اور شہر کے سادات اور علماء کو بھی خلعتیں اور انعام دیے اور شمشیر نیسے فتح نا یہ ہندوستان کے لکھو اکو بلند سے بے مالک بحر و سر کور و اندکے اور تمام اہل شہر پر سادات اور علماء اور شاخ کے خراج مقرر کر کے تحصیلدار تعین کر دیے

## ذکر سبب تاراج ہوں شہر دہلی کا

مین دہان کے دن تک بزم عیش کرتا رہا یہاں تک کہ جمیرات کے دن مسلمانین تاریخ کے ایسی خبریں و اتع ہو مین کہ جسے شہر تاراج اور ہند



علاء وغیرہ نے مسرت امرا کے اہل دہلی کے جان بخشی چاہتے ہیں بلکہ سلطان نے  
 سادات اور علما کے ساکنین شہر کو امن دیکر یہ حکم کیا کہ ہمارا علم سلطنت اور  
 تمام کوس اور کور کے وغیرہ دہلی کے دروازہ پر لٹکا کر شادیانہ فتح کا بڑا دوا  
 بعض شاعر تاریخ فتح کے نظم کر کے پیش نظر لائے اور نین سے یہ تاریخ دفترین  
 لکھوا دیے چہار سب و ہشتم مہر برج دویم گرفت خسرو صاحب قرآن دہلی  
 را ز فتح شاہ کہ مجموعہ شمر یہ تاریخ مسعود معین و خورشید بدیع ہی ارا  
 تو باز گوئے گئے ہندوان بکر بشدیہ کہ بایان رسید سال رخا ز فتح شاہ فرخا  
 یکست <sup>نہا</sup> خلویک خود این ہفتہ ہاندر را ہی اہل دکا ز اب یاری نصرت بیاع <sup>نشاہ</sup>  
 بسال خار گل فتح ہر شد بویا اور جو فاضل یا شاعر کہ تاریخ کہہ کر لائے تھے  
 انکو بہت انعام دیا اور آدیہ بھیجکر سلطان محمود کے ہاتھ جنکو چھوڑ کر ہا  
 گئے تھے منگوائے جب وہ ہاتھ ہاریے پاس آئے تو اولنگا عجب تراشا دکھا  
 جو انکو فیلبانوں نے سد یا تھا اول پر یک ہاتھ نے فیلبان کے اشارہ سے  
 سرزمین پر لٹکا کر سلام کیا اور بولا اور جو خیر زمین پر آگے پڑے سوئی ہوئے  
 وہ بے فیلبان کے اشارہ سے اٹھا کر فیلبان کو دیدیا تھا ہاتھ من محفوظ  
 رکھتا تھا ہاتھوں کے یہ اطاعت آدیہ کے لئے باوجود اس نسبت اور جماعت  
 اور قدرت کے خائے تعجب سے نہیں تھے اسلئے وقت مراجعت کے وہ  
 ہاتھ ولایت ایران اور توران اور فارس اور روم بھیجے تاکہ انرا  
 مالک محروسہ کے ہاتھوں کا تراشا دیکھیں چنانچہ ہاتھ شہر قندھار کو روانہ  
 کئے اور دو تبریز کو اور ایک شیراز کو اور پانچ ہرات کو اور ایک شہر دکن  
 کو اور ایک ازربجان طہرتن کے پاس بھیجا اور جمعہ کے دن ملا ناظر اللہ

## توزک

۶۴۲ دوات کے دعا دیے اور اسباب ننگا کر اسیے بکھر کر گاہ کیا اور سپاہ کو اپنے مقام کے رخصت دیے اور واسطے احتیاط کیے تاکہ دیکے اور سلطان محمود اور بلوخان شکستہ حال قلعہ میں جا کر بچائے کہ بننے اطاعت کیوں نیکی کہ یہ مصیبت ہم پر نہ آتی بہر حال اوہوئے اپنا قلعہ میں رہنا باعث اسیرے کا جانکر اوہیے رات کو کہ بدہ اور ساتوین تاریخ ربیع الثانی کے تھی آدھی رات کو سلطان محمود اور بلوخان جان آباد کے قلعہ سے نکل کر کوستان کو روانہ ہوئے مین نے یہ خبر سنکر فوراً ابو سعید اور تیمور خواجہ لہر اور انیوغا اور جاوید سعید سلاور اور ذوالنون بخشے وغیرہ امراء کو ادنیٰ تعاقب پر تعین کیا اوہوں نے اذکو جا پکڑا بہت لوگ قتل ہوئے اور بہت مال اسباب غنیمت ماہہ آیا اور ملک شرف الدین اور ملک خدا دا پیران رشید بلوخان کے کو مو غنائم زندہ پکڑ لائے بعضے امراء کو مقرر کیا کہ جا کر دروازہ سو درایے کے جسے سلطان محمود نکل گیا تہیلہ اور دروازہ برک کے جسے بلوخان گیا تھا حفاظت کرن اور نائے دروازوں پر ہے آدیے واسطے خبردار ہے کے تعین کیے کہ اہل شہر کو باہر نجانے دین مجھ میں یہ دروازہ میدان کی طرف عید گاہ میں جا کر خیر برپا کر آیا اور تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سوت مسادات اور فضات اور علماء اور مشایخ اور رئیس اور اشراف شہر کے دربار میں آئے اور تسلیم ادا کیے پھر مین نے بریک کو اس کے رتبہ کے موافق نوازش کی اور پٹالیا پھر فضل الدین بخشے بلوخان کا وکیل اور نایب اہل دین سلطان محمود اور بلوخان کے اکرمین بوس ہوئے اور سوت جمیع مسادات اور

## تیمور کے

دلاور کے دیے وہ سب جہٹ پٹا اگلے فوج میں جا بیٹے اور تمام فیلیبا لوگوں کو ۶۴  
 برون میں ہلاک اور ہاتھوں کو تلوار سے زخمی کیا سلطان محمود کے لشکر اور  
 لو خان نے یہ جہٹ میں کوتاہی کے لئے لازم سپاہ گری کی ادا کیے لاکھ  
 ہار یہ بہادر کے حملوں کے برداشت کے آخر اپنا اور سپاہ اور ہاتھوں  
 حال تباہ دیکھتے ہی گھبرا کر منہزم ہو ابھرا تخت سلطان محمود اور لو خان  
 نے شہر میں گھس کر دروازے بند کر دیے اور امیر زادہ علیل سلطان ایک  
 نامے نامے سلطان کا کہ اس کے فیملی کو تیرے مار کر حضور میں مہکا لایا میں  
 اس کے اس حجت پر نذرہ برس کے عمر میں سینہ میں لگایا اور عنایات ۴  
 کے جب سپاہ سلطان محمود کے شکست کھا کر بعضے مارے گئے اور بعضے قلعہ  
 میں جا گئے تو میں بے قلعہ کے دروازہ پر آیا اور پہر قلعہ کو بغور دیکھا او  
 وہاں میں مراجعت کر کے کنارہ حوض خاص کے جو فیروز شاہ کا بنایا ہوا  
 تھا اتر اگر وہ اس کا باوجودیکہ ہر طرف سے ایک تیر پرتاب سے زیادہ  
 ہے پتھر اور گچ کا تھا اور اس میں عمارت تیار کی تھے برسات کے دنوں  
 میں منہ کے پانی سے بہر جاتا تھا شہر کے لوگ تمام سال اس حوض کا  
 پانی پیتے ہیں اور سلطان فیروز شاہ کے قریبی اس کے کنارہ پر تھی وہاں  
 سب امرا نے جمع ہو کر مبارکباد فتح کے دی میں نے سب امرا کو سنی  
 میں لگایا اور جن خیرے مردانگے ہوئے تھے ان کو مرج کر کے خوش کیا اور  
 ذکر کرنے اس عنایت الہی کے میں کہ اسی نے اتنے فرزند نامدار اور امراء  
 مرحمت کر کے میرے تابع کر دیئے میں اور فتوحات بزرگ سیر کین بکھڑ  
 ہوئے اور اسوں کی اور سجدہ شکر کا ادا کیا سب لوگوں کی دوام

## توز کس

۴۳۰ گرجا اور جوشن فرید میں من زلزلہ پیدا ہو گیا اور سو قوت سوچک بہادر اور  
 سید خواجہ اہلداد اور نصرت بہادر اور قاریہ سامن تیمور بہادر اور  
 محمود رشید فوج ہراول سے جدا ہوئے اور جب دیکھا کہ فوج سلطان محمود  
 کے نزدیک آگئے دست راست کی طرف ہو کر ایک شے میں کین کیا جب فوج  
 قرا دلویکے عین کین گاہ سے گزر گئے تو سوچک بہادر اور سید خواجہ وغیرہ  
 اونکے عقب پر تاخت کیے اور تلوار کھینک کر شال شیر کے بکرنوں میں گھس گئے  
 تھیانیزہ و دارمخالف کے ایک خلو میں قتل ہوئے اور امیرزادہ پرچہ  
 جہان گیر سردار فوج دست راست کے لیے اور امیر سیلا شاہ فی موامنی  
 اپنے فوج کے غنیمت فوج دست چپ پر حاکم کے تیر باران کیا پہر طغ خان کی  
 فوج پر جا پڑیے اور امیرزادہ پرچہ جہان گیر نے ایک قیل مست کے سوڈہ  
 میں ایسہ تلوار دیے کہ سوڈہ قلم ہو کر گر پڑیے اور سپاہ نے دشمن کے فوج  
 دست چپ میں گہستے ہی ہزیمت دیے اور ہمارے فوج دست چپ میں  
 امیر جہان شاہ بہادر اور امیر غیاث الدین ترخان وغیرہ امراء نے غنیمت  
 کے فوج دست راست پر چکا سردار ملک معین الدین تھا حاکم اور امیر  
 شمشیر خان انبوه کو پریشان کر دیا اور امیر جہان شاہ بہادر اور امیر  
 پرمار مار کر شہر کے دروازہ تک کر آیا اور سو قوت سلطان محمود اور بلو  
 کا قول اور تمام سردار اور سپہ سالار اور شہار سادہ اور رائے مست  
 اکبرانہ گئے تو درہوئے امیرزادہ رستم اور شیخ نور الدین اور امیر  
 نے خوب مردانہ کے اور امراء نے بے جیسے دوست تیمور تواجی اور  
 دیکھ کر انہوں نے موسیاء کے خوب زور دیا اور سو قوت میں فی انہوں نے

۴۳۹ یہ بیان کیا کہ سلطان محمود دہلی جنگ کے لئے سوار ہوا ہے اور صفین تہذیب کے فوج دست راست میں ملک معین الدین اور ملک مایہ وغیرہ کو سردار بایہ اور فوج دست چپ کے طیفیہ خان کو اور میر علی وغیرہ کو سپرد کیے ہیں اور آپ بلوئیکے ساتھ قول میں ہیں اور بعض کو ہراول بنایا ہی تمام سرسبز سوار اور چالیس ہزار پیادہ جنگی اور ایک ہاتھ ہاتھ دست مسلح عاریہ دار میں اور رعند انداز اور لشکر بازار اور بان دار عاریہ میں ہیں اور یہ آئیے اس سرحد میں غنیمت کے فوج نمودار ہوئے ہیں یہی مخالف کے فوج کا انداز دیکھنے کے لئے ایک لشکر چھڑ کر فوج کو غور سے دیکھا تو وہ پریشان نظر آئے اپنے دلیں یہ کہہا کہ بڑے بول سے تو انشا اللہ تعالیٰ غنیمت پر فتح پاؤں گا اور لشکر ہے پر گھوڑے سے اتر کر دو رکعت نماز کی نہایت خضوع سے ادا کیں اور مسجد میں اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کیے دعا کے وقت محکمہ آثار اجابت کا معلوم ہوا بعد نماز کے عنایت اپنے پر تکیہ کر کے اپنے قول میں علم سلطنت کے تلے چلا آیا اور علی سلطان تو اچھے اور ذوالنون بختی موعاد سکے بیٹے کے اور موعودے گاں کو موعودات فوج برنار کے مدد کو بھیجا اور بعضیہ امراتشونات کو ہراول میں روانہ کیا اتفاقاً اوسہمید امیر یادگار برلاس اور امیر سلیمان کے دلیں جو افواج دست راست میں تھے اور شیخ نور الدین اور امیر شاہک کے دلیں جو ہراول تھے یہ آیا کہ اگر امیر جماعت قول کو ہمارے مدد پر تعین کرے تو ہم نیک فال تھے ہیں کہ آج ہمارے فتح ہووے تیرت یہ ہے ہرے خیال میں آیا کہ بعضیہ امراتہ کو ان کے مدد کے لئے روانہ کر دوں بہرہ دونو صفین متقابل ہوئیں اور ہر

## توزک

۶۳۸ طریق استراج کے دریافت کیا کرتا ایسے کے دن شہر اقامت کہاں ہوگا با  
وجودیکہ انہو نے ہمارے ساتھ بہت معار کے دیکھے تھے لیکن ہتھیوں کے خوف  
کے لیے ترست جواب دیا ہمارے جنگ و مان ہے جہاں عورتیں رہیں لاچار  
و امیٹے جمعیت خاطر ایسے لوگوں کے ہنریں لوٹ کے جمع کر کے اونکے  
سراور گردن باندھ کر اس طرف باڑ لگا دیے اور سپاہ کوتا کید کے کرب  
کوشنوں پر ہوشیار رہنا

## ذکر حضرت صاحبقران کی جنک صف کا سلطان محمود بادشاہ دہلی سی اور سلطان محمود اور بلو خان کی محنت کا

بعد فراغ اس اقیاط کے جب صبح کے نماز جماعت میں ادا کر چکے کو میں وغیرہ  
سازجائی شروع کیے اور تمام امراء و سپاہ چلتے پوش سوار ہوئی  
اور میں ہی سوار ہو کر صفوں کو ترتیب کر لیا اور جیسے پہلے مقرر کیا تھا  
پہلے دست راست کا امیر زادہ پیر محمد جہانگیر اور امیر یادگار  
برلاس اور امیر سیلانشاہ اور امیر مفراب اور یادگار یے  
اور تیمور خواجہ پیر امیر افیو غا وغیرہ امراء و قشونات کو سپرد کیا  
اور فوج دست چپ کا سردار سلطان حسین اور امیر زادہ خلیل سلطان  
اور امیر جہانشاہ اور شیخ ارسلان کو کیا اور امیر زادہ رستم اور  
امیر شاہک اور امیر اہداد وغیرہ امراء کو براہ اول بنا یا اور میں آ  
قول میں رہا بعد آراستہ فوج کے قراول تعین کیے کہ آگے جا کر غنیمت کے  
حال میں خبردار رہیں اس میں قراول بننا غنوں کو بچھڑے اور کسی ہتھیار

## پنجویں حصہ

بلو خان کیے جو سلطان محمود کے سپہ سالار تھے فال دیجے تو یہ آیت سورہ نحل ۷۷  
 کے لکھے ضرب اللہ مثلاً عبد امولہ کا لا یتقدرون علی شئ ومن رزقناہ رزقاً حسناً  
 نفیق منہ سرّاً وجہراً بل یتقون تفہیم یہ کہ پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے مثل کبندہ  
 زر خرید جسکو طاقت نہیں کیسے چیز کے اور مرد آزاد جسکو روزیے بہت دی ہی  
 اور وہ بختا ہے اس رزق کو ظاہر و باطن کیا یہ غلام اور آزاد برابر ہیں  
 بغیر نہیں ہیں اس فال میں بے محکومتی اور قرآن کے حکم پر مبنی ہے  
 اعتماد کیا اور عنایت ایسے پر تکیہ کر کے غرہ ماہ ربیع الآخر کو جنا کو پایا  
 اترا اور خیمہ اور خرگاہ جنا کے کنارہ پر بپائی گئے اور امرار نے حب الامر  
 گرد و تلخا نہ کیے ڈیر کیا اور زمین شکر کے گرد کے واسطے تیار سی خندق  
 کے ارا کو نبات وغیرہ کو تقسیم کر دیے دو پہر میں سب نے خندق عمیق تیار  
 کر لے اور زمین نے خندق کو دیکھ کر اندر کے جانب میں درخت کٹوا کر شاخ  
 بندھے کر دیے اور بعض جگہ تختہ کھڑے کر دیئے چونکہ اہل شکر نے یہ سن کہا  
 تھا کہ اعما و لشکر بندوستان کا تہیون پر ہے کہ لڑائی کے وقت فوج کے  
 آگے رکھتی ہیں اور کوئی پتہ تیار تیار ہوا رہا ہے پر اثر نہیں کرتا اور بلند ہے  
 اور جہاں میں کو یا پہاڑ ہوئے ہیں اور ایسی قویہ کہ درخت کلان اور  
 دیوار مضبوط کو ایک اشارہ میں اکھاڑ ڈالتے ہیں اور جنگ گاہ میں ہموار  
 کو گھوڑے سمیت سوئدہ میں اوٹھائیے میں بہر حال بہا میں سنگر لے لیتے ہیں  
 بسبب و اہمہ لوازم بشریہ کے مذبذب نظر آتے تھے چنانچہ میں نے جو وقت کہ  
 ارا کو کہ خواہ انکار اور ہر انکار پر تعین کیا تو ان علماء میں جو ہمارے  
 ساتھ تھے جسے خواہ افضل کشی اور مولانا عبد الجبار خوارزمی وغیرہ

## تغریک

مرد و زن جنگ میں توقع کیا چاہے کہ دشمن کا طالع قوی ہے چونکہ میں بریکر  
 صاحب ابھی پرچہ کر کے تمام فتح اور شکست کو تقدیر سے جاننا تھا اسلئے  
 جو نیچے قول کا کچھ اعتبار نہ کیا اور نصرت ارتعالم سے طلب کیے کہ ایسا نہ ہو  
 کہ جنگ میں درنگ ہو ویسے جب آہنڈل میں رات گزر گئے صبح کو عادت کے  
 موافق نماز جماعت کے ادا کر کے وظیفہ پڑھا پھر کلام اللہ میں فال دیکھے تو سورہ  
 یونس کے یہ آیت نکلے انا المیۃ الدنیا کا رانہ لہا من السہار فاخلط  
 بینات الارض مایا کل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفها  
 ازیت و ظن الہما انہم قادرون علیہا اتہا امرنا لیللا اور نہا را فنجعلنا اھلہ  
 کان لم یکن بالاشکذک ففصل الایات تقوم شعلون میں نے تر ت علما کو  
 بلا کر تفسیر اس آیت کے پوچھے کہا کہ تفسیر یہ ہے زندہ کیے اس عالم فانی کے  
 ماند پائے کے ہے حکومت نازل کرتے ہیں ابرہی اور اسنچت ہو جاتے ہیں اور  
 پائے میں جو کر زمین سے اگتا ہے جسکو آدیے کہاتے ہیں جیسے غلامیو سے  
 یا حیوان کہاتے ہیں جیسے گھاس بیان تک کہ آراستہ ہو جاتے ہے زمین اور  
 آراستہ ہوتے ہیں میوہ اور غلا اور گمان کرنے لگتے ہیں اہل زمین کہ اب ہم  
 بہرہ ور ہو سکتے ہیں اوسنے ناگاہ آتا ہے حکم اور غلا اور میوہ کے خرابے  
 کارات کو یاد نکولیں کر دیتے ہیں ہم اوسکو پھرا ہوا اور نابود ہوا  
 کہ معلوم ہوا کہ اس زمین کل کہ نہیں تھا اور ایسے ظاہر کرتے ہیں ہم نشان  
 و اسنچے فکر کرنے والو نیچے ہمارے قدرت میں جب یہ تفسیر بیان کیے جو  
 میرے غور میں ہے دریافت کرنا ماں شہر کا تھا تو یہ تفسیر پڑھ کر  
 اہل زمین نے بہت خوش ہوا پھر دوبارہ واسطیے دریافت



## تیمور کے ذکر ایک لاکھ ہندو کی قتل کا

ایسے مجلس میں ایسے جہاں شاہ اور امیر سید شاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ جب میں آ  
ہندوستان کو متوجہ ہوں گے تو اب تک کفار اسیر ایک لاکھ ہیں زیادہ لشکر  
میں جمع ہو گئے ہیں اور کل جو فوج مخالفوں نے غازی پور میں لڑے تو تمام اسیر  
میں سے ہزار ہا دشمنوں کے قتل ہوئے ہیں یہ منظر ہے کہ اگر مخالفوں کا ذرا غلبہ ہو دے تو  
ہندو لوگ کرم پر سچو مکر میں یا مخالف سے جا ملین میں نے اس باب میں مشورہ کیا  
انہوں نے عرض کیا کہ روز جنگ کلان کے ان ایک لاکھ آدمیوں کو ٹھنڈا خالی فری  
گاہ میں چھوڑ سکتی ہیں اور نہ قید میں خلاص کر سیکے ہیں کیونکہ مخلصی اتنے کفار  
بت پرست کے جو اہل اسلام کے دشمن ہیں سپاہ گری سے بعید سی سوا ہی قتل کی  
اور کوئے تدبیر خیال میں نہیں آتے چونکہ مشورہ امراء کا موافق سپاہ گری سے  
کے تھا فوراً میں نے حکم دیا کہ تمام لشکر میں مناد دیے کر دو کہ جس جگہ پاس کفار  
ہند کے مقید ہوں اور کو قتل کریں اور جو شخص اپنے اسیر کے قتل میں مہلت کرے  
اور سکو بے قتل کر دے اور اسکا مال اسباب واسطے کشنہ کیجیے اہل لشکر نے یہ  
حکم پہنچ کر اپنے اپنے اسیروں کو قتل کیا ایک لاکھ کافر اس روز قتل ہوئے اور  
ناصر الدین عمر نے جو تمام عمر میں کبھی چڑیا بچ نہیں کیے تھے اس روز زیندرہ آدھے  
تھوڑی سی مارے بعد قتل ان کفار کے یہ حکم دیا کہ کہ دو جوان ہر دس جوانوں  
میں سے واسطے گھبائے مال اور مواشے اور ہردوں کی فروگاہ میں رہیں  
یہ تمام لشکر ساتھ رہے ظہر کے وقت کوچ کر کے جہان گھاٹ جہاں کا مقبرہ  
ناڈیرا کیا اور سوقت ستارہ شناسوں نے جو تقویم سے سعادت اور  
ست بیان کیا کرتے تھے عرض کیا کہ لفظین ساتون ستاروں کے یہ کہتی ہیں

## توزک

۶۳۳ دیکر سید خواجہ اور مشیر بہادر کے مدد کو پہنچا اور نہوئے متفق ہو کر پہلے غنیم پر تیر باران کیا اور دشمنان پر حوآ اور ہوئے دوسرے تیسرے حوآ میں محاذوں کو کھینچ ہوئے پراگندہ ہو کر دیلے کی طرف بھاگ گئے اور اکثر تواریسے ہلاک ہوئے اور جب غنیم کے فوج بھاگے تو عجب ماجرا گذرا کہ انکا ہڑانا یہ جگہ مانتو جو گر کر فوراً مر گیا یہ سنے سے مین نے کہا فال نیک ہے اور بہادر غنیم کو مار مار کر شہر میں داخل کر کے چلے آئے ہر بار گاہ خاص میں آکر مبارکباد دی مین نے انکو آفرین کے اگلے دن جمعہ کو تیسرے تاریخ کو نے سے کوچ کر کے مقابلہ نارت جہان ناکے ڈیرا کیا اور جو امرا و واسطے تاخت کے گئے تھے وہ بے غلہ اور غنیمت لیکر آئے

## ذکر آداب جنگ کی تعلیم کا امرا کو

اس منزل میں مین نے مجلس آراستہ کر کے تمام امرا کو بلا یا جب آجکلے اگر تمام مرد کار آزمودہ تھے اور ہمارے سائے سے تلواریں چلین نہیں لیکن جتنے سو کے مین نے دیکھے تھے اور بذات خود تلواریں کہا کرتے تھے بے حاصل کے تھے یہ کہ کوسیر نہیں تھا میں نے طریقے در آمد اور برآمد جنگ گاہ اور دشمن سے حرب و شرب اور صف آرائی اور تہ تیغ لیاں اور مخاف پر حوآ اور سے اور آپسکی مدد گاریے اور اور بوازم ضروریے جنگ کے اونکے روبرو بیان کیے اور امرا و دست راست اور دست چپ اور قزاق اور ہرادل کو یہ حکم دیا کہ ہر ایک اپنے اپنے موقع پر قائم ہو کر پس و پیش ہنردین اور خوب پوشیا رے اور احتیاط رکھیں سب نے نصایح کو مان لیا

تیمور سے

ازلیکہ باتن قوت اور ضرورت ترکیبے ہندوستان یکے ہاتھوں یکے بہت سینے سے  
 کرٹا آئے تھے وقت سے اس کو گھوڑے سمیت سوڈمین لیکر زمین میں ٹپک دیتے  
 ہیں بعض آدیے مذہب تہی آخر صلاح یہ ہوئی کہ پہلے غلہ جمع کر کے لوٹنے کے  
 قلعہ میں انبار کیا جائے تاکہ کہانے کے طرف سے خاطر جمع رہے پہرہ اسطیل  
 تسخیر قلعہ دہلی کی چلے بعد تخت کے اس صلاح کے امیر جہان شاہ اور امیر سلیمان  
 شاہ وغیرہ امرا کو مسو قسوات تعین کیا کہ جنہا اتر کر دہلی کے اطراف پر تبا  
 کر وہاں غلہ لے آو اس وقت میریے دہلیں یہ آیا کہ تہوڑی سی سواروں  
 سے پائے اتر کر عمارات جہاں ٹاکو جا کر دیکھوں اور رستہ در آمد اور برابر  
 کا معلوم کروں سات سو چلتے پوش ساتھ لیکر چلا اور علی سلطان تو ابجے  
 اور جنید پور الہ ایسے کو واسطے قراو لیے یکے ہسیا اور زمین جنہا اتر کر عمار  
 جہاں نائین جا کر خوب سید کے اور میران جنگ اور صف آرا آئے گا اور  
 رستہ در آمد کا معلوم کیا اس وقت علی سلطان تو ابجے اور جنید کہ  
 قراو لے کوئی تھے ایک ایک پہاڑ کو پھر لائے علی سلطان سید محمد یوسف کو  
 لایا تھا اوسے احوال سلطان محمود اور بلو خان کا دریافت کر کے واسطے  
 لشکروں کے قتل کیا پہر قراول یہ خبر لائے کہ بلو خان چار ہزار سوار چلتے  
 اور پانچ ہزار پیہت سے اور ستائیس ہاتھی جگے لے ہوئے شہر کے باغات میں  
 لک کر کھرا ہوا ہے میں ہشتر ہزار اور سید خواجہ کو چھ سو سواروں سے  
 جہاں نائین چھوڑ کر لشکر کو چلا آیا اور بلو خان دیر ہو کر جہاں نائین کے پاس  
 آیا سید خواجہ اور ہشتر ہزار آگے بڑھ کر غنیمت کے قراول میں لڑنے لگے  
 میں نے لڑائے کا حال سن کر فوراً سوچ کر ہزار اور امیر امجداد کو دوا

## توزک

۴۳۲ مستعد۔ مے ایک شیخ گوشہ نشین سالک راہ حق کا اوس قصہ میں رہتا تھا از  
راہ دورینے کتاوینے آکر ملاقات کیے باوجودیکہ وہ شخص دانا تھا مقدّم تھا  
اوسنے اذکو جنگ سے منع کیا کہ لذت کرومیں اون جہاں بنو اور بلوٹھا  
نے پیر کا کہا پر گزنا اور جنگ میں مشغول ہوئے یہ بات سنکر میں نے تمام اراد  
اور لشکر کو واسطے تسخیر قلعہ کے روانہ کیا حب الامر بہادر روانہ ہوئے اور  
پہر میں توفیق اپنے سے سنو کیا وہ قلعہ درمیان دو دریا کے تھا ایک جہاں  
اکھ بیڈن کہ جو یہ کھان پیہ سلطان فیروز شاہ اوسکو دریا کا بنس  
کا ٹکرا لایا تھا مقابل فیروز آباد کے دریا سے جہاں میں لجاٹے پیہ اور بہت  
راجرت اپنے اپنے زن و فرزند کو کہو ونگے اندر پہونک کر بہر لڑکر مارے  
گئے اور اور اہل قلعہ سے قتل اور بہت زندہ اسیر ہوئے اگلے دن اسیر  
میں سے مسلمانوں کو جدا کر کے کفار کو جہنم واصل کیا اور گہر علاء اور سادا  
اور مشایخ کے محفوظ رکھ کر باتے اہل کوتاہ راج کر کے قلعہ خراب کر دیا  
میں لوہے کے تسخیر سے فارغ ہو کر بدہ کے دن غرہ ماہ ربیع الآخر کو گذر  
گاہ دیکھنے کے لئے سوار ہو کر جہاں کے کنارہ کنارہ عمارات جہاں نا  
کے برابر آیا اور گھاٹ غور سے ملاحظہ کر کے عصر کے وقت اپنے  
لشکر میں حلا آیا اور اسرار کو بلا کر واسطے تسخیر دارالاک دے کے اور  
واسطے جنگ کے ساتھ سلطان محمود بادشاہ دہلی کے مشورہ کیا

ذکر مشورہ کا واسطی تسخیر

دے کے

بہت سے قیل و قال کے کہہ کر ایک شخص یہ کہہ کھتا تھا اور سپاہیہ

خایہ کر گئے ہیں لشکر یہ شہر میں جا کر خبر لائے کہ قلعہ میں ایک ڈیر کے ہزار میں ۶۳۱  
 گھوڑوں کا ہے میں نے اوسکو تلو اکر سپاہ کو تقسیم کر دیا وہ ڈیر وزن میں ہنگ  
 کلان سے دس ہزار میں کا تھا اور وزن شرع سے ایک لاکھ ساتہ ہزار میں  
 ہوتا تھا اگلے دن جانے پتے چھ کو س پلے کر کے دریا کے کنارہ پر جو رستہ میں  
 تھا ڈیر کیا اور جبکہ کو چھوین تاریخ اوس منزل میں کو چ کیا اور حکم دیا کہ نام  
 امرا اور سپاہ چلتے ہیں لین اور اپنے اپنے قافلہ میں ہر ایک ہوشیار رہے ہر  
 موضع کا ہے کرین میں مقام کیا اور امرا کو بلا کر حکم دیا کہ کل ہفتہ کے دن فوج  
 قارہ واسطے تاخت کے جا کر عمارات جہان نامیے نگہ بنائے ہوئی سلطان  
 فیروز شاہ کے کنارہ دریا و جہنا کے جو یہاں مشہور دریا ہے بہار کے  
 اوپر واقع ہے تاریخ کرین پر جو سامنے آویسے اوسکو قتل از غارت کرین اگلے  
 دن فوج نے حسب الامر روانہ ہو کر عمارات جہان نامک کو دہلے میں پانچ کوس  
 پتے تاخت کے اور جو مواضع اوس نواح میں تھے سب کو تاراج اور اذیت کو  
 قتل کیا اور مال مواضع غنیمت اور زن و مرد کفار کے اسیر کر لائے اور  
 پھر کے دن اسیوں تاریخ کو چ کر کے جہنا کے کنارہ پر آیا اور جہنا کے پار  
 ایک قلعہ نظر آیا اوسکا حال پوچھا تو یہ معروض ہوا کہ یہ قلعہ لوہے سے اور  
 سمیان میمون اور مبارک سلطان محمود کے طرف سے دہانکے محافظت کی  
 لے کو تو ال اور داروغہ بن میریے دلین یہہ آیا کہ پہلے اس قلعہ کو سنہ کرو  
 اس طرف دریا سہی گہا س گہوڑ و نکے لے بہت گمراہا اوسہی دن جہنا کو  
 عبور کیا اور امیر جہاں شاہ اور امیر الہداد کو مع فوج واسطے محاصرہ قلعہ  
 لوہے کے تعین کیا میمون اور مبارک دہانکے داروغہ اور کو تو ال جنگ پر

## توزک

۴۳۰ وغیرہ امراء کو شہنشاہ بنایا اور افواج دست چپ کا سردار سلطان محمود خان اور امیرزادہ خلیل سلطان اور امیرزادہ سلطان حسین اور امیر جانشاہ اور شیخ ارسلان اور امیر شہساز اور شیخ محمد سپہ سالار اور امیرزادہ بہادر اور بعضی امراء تو ان کو کیا اور تومان کلان اور تومان شان میرا اور امیرزادہ اور علی سلطان تو اچھے وغیرہ امراء تو ان کو اور شہنشاہ اور بہادر جات اور صد جات کو اپنے رکاب میں رکھا اور لشکر کے حاضرے فی تو آٹھ کوس طول ۱۵ میں افواج کھڑے تھے پہر لشکر کے آراستہ کے فارغ ہو کر دئے کی طرف روانہ ہوا پیر کے دن باسیون ماہ ربیع الاول کو قلعہ اسندیہ میں آکر مقام کیا یہاں کے حال سے یہ معلوم ہوا کہ سامانیہاں سے سات کوس پیچے اور اہل سامانہ اور کیشل اور اسندیہ کی تمام کافر بدکیش میں آپ اپنے گہر و نگوہونک کر مومال اسباب دہلے کو چلے گئے میں یہ تمام ملک خالے پیچے اگلے دن ننگل گویون تاریخ وہاں سے کوچ کر کے چہ کوس پر موضع تعلق پور میں آکر ڈیرا کا قلعہ دایے فوج کے میت سے اطراف و جوانب کو بہاگ گئے تھے اور ان کا مذتب یہ معلوم ہوا کہ انکو سنو یہ کہتی ہیں بعضی انہیں کے دو خدا کے قائل ایک کو یزدان کہتی ہیں جو نیک اور واقع ہوا و سکونزدان کے طرف سے جانتے ہیں اور دوسرے کو اہرمن اور تمام فتنہ پور کو اوسکے طرف منسوب کرتی ہیں۔ خاک اوسکے منہ میں یہ نہیں جانتے کہ خالق خیر اور شر کا اللہ تعالیٰ ہے اور فاعل آدمی تمام اونیکی گہر پھونک دیئے اور قلعہ اور عمارت گر کر خاک میں ملا دیئے اگلے دن چوبیسون تاریخ بڑھ کے دن بارہ کوس چلکر پانیے بت میں آیا وہاں مروض ہوا کہ اہل شہر حاکم دہلے کی حکم منی شہر

تیمور کے

۲۹ یہاں سے نزدیک تھا لیکن اسباب و مان کا اچھے نہیں آیا تھا اسلئے کے مقام  
 کئے اور سیر کے دن پندرہویں تاریخ و مان سے کوچ کر کے برابر قدیمے پل کو  
 کوچ دریا سے کہکریا ہوا تھا اترا اس منزل میں امرا و فوج جرات خاں کے سلاطین  
 محمد خان اور امیر زادہ رستم اور امیر جہان شاہ اور امیر غیاث الدین  
 ترخان اور امیر حمزہ سپر طغیہ بوغابہ لاس اور مبشر بہادر وغیرہ امرا  
 جن کو میں نے کابل سے ہندوستان کو روانہ کیا تھا حاضر ہوئے اور سی  
 وقایع رستہ کے پوچھے تو عرض کیا کہ ہم جس شہر یا گانویا قلعہ پر پہنچے تو جس  
 ہمارے اطاعت کے اور شکست دیا اور سکھ ہم نے امن دیا اور جیسے تھا  
 کے اف کو قتل اور اسباب غارت کر کے سپاہ کو تقسیم کر دیا میں نے انکو  
 آفرین کے اگلے دن پل اتر کر ڈیرہ کیا امیر شاہک نے جو دنیاں پور سے  
 ہمراہ اسباب کے تھا یہاں سلامت پہنچا دیا اکر ورومان مقام کر کی جہا  
 کے دن اٹھارہویں ماہ کو پل دریا کہکریا سے کوچ کر کے پانچ کوس پر تھا  
 کیا اگلے دن قصبہ کیتل میں پہنچے یہاں سے شہر سامانہ سترہ کوس تھا اور جو  
 شہر دہلے تنگ گاہ سلاطین ہند کے نزدیک تھے تو ترک دہلے کے تسخیر اس  
 منزل میں کیا

## ذکر دہلے کی تسخیر کا

تو ترک تسخیر دارالاک دہلے کا اسطور کیا کہ پہلے فوج آراستہ کے اور  
 یوں مقرر کر کے افواج دست راست کا سرنگرا امیر زادہ پیر محمد  
 اور امیر زادہ رستم اور امیر سلیمان شاہ اور امیر یادگار برابر لاس  
 امیر شیخ نور الدین اور امیر مضراب خاریہ اور تیمور خواجہ سپہ آق بوغا

## تورک

۴۲۱ کر کے سافر و نکوستانی بنی اور اپ نکل کر شکر زار اور جنگل کو چلے گئے ہیں  
یہ حال سنکر میں نے ایک فوج آبرہہ ہمراہ نکل بہا اور سپہ بند و سے قورمہ  
کے تعین کیے بہادر اور ایسے نیشکر زار میں پیچھے اس عرصہ میں ناصر الدین عمر کو یہی من  
نیے بیجا افواج لیے جا کر دوسوا دیے قتل اور کچھ زندہ اسیر کیے اور مواسے  
فارت کر لائے اور وقت یہ معروض ہوا کہ یہ بغداد خت نور و بلخ پیے زیادہ  
میں کوئیے مسافر انکے ماتہ یہی سلامتی نہیں بچا اب بہاگ کر بن میں کہیں گے  
میں کچھ اور نہیں یہ قتل ہوئے میں چونکہ میرے نیت صرف جہاد کے سنے تاکہ جو  
ملکت مستحرم ہوئے اور سکو بغداد میں پاک کر دوں کہ مسافر اور کئے مشرعی  
فارغ ہو جائوں خصوصاً یوریشن ہندوستان کہ یہاں مطلب اصلے صرف  
اجناد پیے تھا میرے دل میں یہ ہوا کہ دفع کرنا انکے ضرر و ترسے اپنے  
محافظت ڈیرہ اور خیم کے امیر سلیمان کو سپرد کیے کہ شہر سامانہ میں سب  
اسباب کو جمع کر دیے اور میں بنگل کے دن نوین تاریخ تو مانہ سی ہوا  
ہو کر اور پیے دن بیستہ میں جا کر دوزخ رحمت کو قتل کیا اور انکے زن و بچی  
اسیر اور مال اور مواسی تاراج کیا وہ زمین اور کئے شہر پیے صاف ہو گئی  
اور پیے دن جماعت سادات اوس نواحے کے لیے راہ اخلاص سی درگا  
میں حاضر ہو کر لازمت کیے چونکہ میرا خلاص اولاد بنے صلعم پیے پیشتر تھا  
اور کئی سرداروں کو اکرام کیا اور سب کو خلعت فاخرہ دیا اور دارو  
تعلین کر دیا تاکہ اوکلی منزل مقام کو ہمارے لشکر پیے اسب نہ آوی او  
بنیان پیے جب میں سوار ہو کر کنارہ دریا پیے کہہ کر کے آیا تو امیر سلیمان  
شاہ بھی اسباب کو جمرات کے دن گیلاروین تاریخ اسپی جگہ لے آیا سامان



## تیسویں

۴۲۷  
 کے استیصال سے خاطر جمع کر کے ہفتہ کے دن تیسویں تاریخ ربیع الاول ۴۲۷  
 غیر یہی کوچ کیا اور اس دن چودہ کوس چل کر ایک تالاب کے سبزہ زار  
 پہنچا اور اگلے دن کوچ کر کے قلعہ فیروزہ سے گزر کر شہر سہرستی میں  
 کھائے۔ یہاں نے حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہاں لوگ کہہ رہے ہیں اور سب  
 تھے میں اور میرے خبر شکر شہر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں میں نے ان کو  
 قحب پر تعین کیے کوچ نے جلد جالیا اور خوب جنگ ہوئی آخر وہ تمام  
 ل اور ان کی زن و بچے اس پر اور مال اسباب تاراج ہوا کفار کے کئی  
 دن و بچے نے کھلا اے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور اس جنگ میں سوا  
 اہل بہادر فراس بچے کو وہ شہید ہوا اور کچھ کو زخمی نہیں ہوا اگلے دن  
 شہر سہرستی میں مقام کیا اگلے روز کہ ہفتہ کا دن چھٹی ماہ کے تھے وہ انسی سوار  
 ہو کر اٹھارہ کوس جا کر نزدیک قلعہ فتح آباد کے مقام کیا فتح آباد والے بھی  
 شیطانی شہر چھوڑ کر جنگل میں لکھ گئے تھے میں نے بعضی امرا کو ان سے  
 تعاقب پر دوڑایا اس فوج نے جا کر اکثر دن کو قتل کیا اور مال گھوڑے ہوا  
 غنیمت لیکر چلے آئے اور اتوار کے دن فتح آباد سے سوار ہو کر جب پور  
 سے گزر کر قلعہ اہرولے کے نواح میں مقام کیا جو نکو ومانکے لوگوں نے نہا  
 نہ استقبال کیا تاکہ شکر کے صدر سے بچیں اسلئے ترک شہر میں جا کر تاراج  
 کر نیکے جیسے مقابلہ کیا وہ قتل ہوا اور اکثر اسیر ہوئے اور شکر نے غلام کر  
 گرو کو آگ دیدیے اور اٹھویں تاریخ پیر کے دن اہرولے سے  
 توہنیں اگر وہاں کا حال دریافت کیا کہ یہاں کے لوگ قوم جت میں  
 معروف نام کی مسلمان اور چور سے اور رہنمائی میں بی بدل ہمیشہ قلعہ الطر

## توزک

۶۲۶ ڈال کر قلعہ پر چڑھ گئے جب قلعہ کے کنارا اور مسلمانوں نے اپنی موت انہوں  
 دیکھے تو کفار نے اپنے زن و بچہ گہرین داخل کر کے آگ دیدی سب جل مرے  
 اور جو اپنے تین مسلمان کہتی تھی لیکن طریقہ اسلام سے الگ تھی اودھوئے اپنی زن  
 و فرزند کو تلوار سے قتل کیا اور دل مرگ پر رکھ کر جنگ کر ننگے جب ہمارے  
 سپاہ اطراف سے قلعہ میں تلوار لیکر گہس گئی تو اہل قلعہ نے جو تو لٹا اور قویہ  
 پیکھل تھی جنگ مردانہ کی اور طرفین سے خوب جنگ ہوئی چنانچہ ہمارے  
 چند لوگ کاریے شہید اور اکثر زخمی ہوئے اور سری امرا و ہر یک بدات خود  
 شہید کرنا تھا چنانچہ امیر شیخ نور الدین پیادہ ہو کر جہاد میں مشغول تھا اور  
 بہت قتل کئی تھی کفار نے جمع ہو کر اوس پر حملہ کیا چونکہ شیخ نور الدین تنہا تھا  
 اور وہ بہت مہربان و مسکین کو کھیر کر دستگیر کیا جاتے تھے اس میں فیروز سیستان  
 اور اوزن مرید بغدادی مدد کو نیچے دو نولے جمع ہو کر کفار پر حملہ کیا دو  
 حملہ میں کفار کو پس پا کر کے شیخ نور الدین کو بچا لیا اور ایسی ہے ہر جگہ  
 کفار سے حرب و ضرب اور مردانگی کر رہی تھی یہاں تک کہ تائید الہی سے  
 نسیم فتح کے چلے اور ہمارا لشکر غالب آیا توڑیے سی دیر میں اہل قلعہ کو قتل  
 کیا چنانچہ ایک ساعت میں دس ہزار کفار مارے گئے اور قلعہ کا مال لٹا  
 نقد جس جگہ برہمنوں میں دمان جمع ہوا تھا سب غنیمت ماہر آئی اور کفار کے  
 گہرا اور قلعہ اور تمام آبادی پہونک کر ویران کر دیے بعد اس فتح کی میں  
 بارگاہ میں آیا سب امرا رانی مبارکباد دے اور تمام غنیمت حاضر کے میں نے سب  
 امرا اور سپاہ کو تقسیم کر دے اور مرید بغدادیے اور  
 جنہو نے شیخ نور الدین کو کفار سے بچا تھا انا

## تیموریوں کے

جنہ نے مسافر کا بلے کو ہزار آدھ سو فیسے تلف کیا اور بہاگ کر بہٹ نیر کے قلعہ میں  
 شخصین ہوئے تھے اسلئے امیر سلیمان شاہ اور امیر الہداد کو مین نے حکم دیا کہ  
 مین سے جا کر اجنبی لوگوں کو معہ مال اسباب گرفتار کر لاؤ اور اس حسب الارشاد  
 جا کر مالے اطراف و جوانب کو سوا موال پکڑ لائیے ہفتہ کے دن اسیوں حصہ  
 کو جماعت جماعت امراء کو حوالہ کیے اور اولیٰ الختام مال نقد و جنس سرکار میں ضبط  
 کیا اور سین تین سو تارے گھوڑے تھے تو سپاہ کو تقسیم کر دیئے اور پانچ سو آدھے  
 دینال پور کے بعض مسافر کا بلے کے جو ہزار آدھ سو کی جمعیت سے مارا گیا تھا قتل کی  
 اور اونکے بچی بردہ کر لئے تاکہ اور اونکو غارت ہو دیے اور اچو دن وغیرہ کی  
 لوگ حسب تعصبات بعضے قتل اور اونکے بچے اسیر اور بعضی خلاص ہوئے جب  
 خطاوار و نکو یہ سیاست ہوئے تو کال الدین برادر راو و ولجین کا اور سارا  
 کا خوف کہا کر باوجودیکہ راو و ولجین ہمارے لشکر میں موجود تھا قلعہ میں گھس  
 گئے اور دروازہ بند کر لیا مین نے اونکے یہ حرکت دیکھ کر راو و ولجین کو  
 قید کیا اور غصہ ہو کر سپاہ کو واسطے تخریب قلعہ کے روانہ کیے کہ قلعہ لگا کر سخرین  
 اہل قلعہ نے جب یہ دیکھا تو اسکا بہا تھے اور بیجاہر الامان کہنی لگے اور تلوار  
 گلے سین ڈال کر درگاہ میں حاضر ہوئے اور معذرت کیے اور کہنیاں قلعہ کے ارکا  
 دولت کو سپرد کمین مین نے جان بخشی کی اور میر کے دن عمرہ ربیع الاول کو  
 امیر شیخ نور الدین اور امیر الہداد کو واسطے تحصیل خراج کے جو اون پر ہوتا  
 ہوا تھا قلعہ میں روانہ کیا اسے راو و ولجینوں نے خراج راہیتے سی جمعی  
 رستگار سے ہوئے ادا کیا اور تحصیلدار اور راہیوں مین لڑائی ہو گئی  
 مین نے خبر سنتے ہی تمام ہوا اور نہ کو واسطے سزا گفتار کیے روانہ کیا سپاہ کند

## توزک

۶۲۴ سے ہٹے تو میں نے راجت کر کے شہر سے باہر ڈیرہ کیا اور ارات کو چوکس رہنے  
صبح کو راودولجین لازمت کو نہ آیا میں نے حکم دیا کہ بریک اپنے اپنے سائے  
نقب لگا دیے لشکر نے نقب لگانے شروع کیے اور اہل قلعہ نے تیرا اور پتہ راو  
اتش باز سے بہادر دن پر پہنکے لیکن اونہو نے پردیے سیاہ و سکو بہوں سمجھا  
اٹنا کار کر دیے رہے جب قلعہ والوں کو یہ معلوم ہوا کہ چار طرف نقب لگائی  
ہے تو گھبرا کر راودولجین اور اوسکے سپاہ سرجون پر چڑھ کر فریاد اور غم  
کرنے لگے کہ اگر اہل قلعہ صاف ہو تو راہ بند گئے یہ خدمت میں آتے ہیں میں  
۴ اونکے غم کو دیکھ کر اونکا اتنا سہم قبول کیا بقول بزرگان کہ غفو فتح کی نکوۃ  
ہے اور دمان سے اپنے لشکر گاہ میں چلا آیا اوسہی دن آخر روز راودولجین  
نے اپنے بیٹے کو نایب کے ساتھ درگاہ میں بھیجا اور کیے شکار سے جانور  
اور تازیے گھوڑے نذر کیے میں نے اوسکو خلعت فاخرہ اور شمشیر اور سہار  
طلائیے دیکر اوسے روز اوسکے باپ کے پاس روانہ کیا اور پیغام دیا کہ ا  
باپ سے کہدینیا کہ بے دغدغہ اگر غایات سے سر بلند ہو دیے اور نہیں تو  
جو گذر لگا اوسکے شامت سے ہے جب اوس لڑکے نے جا کر بہان کا کا  
بیان کیا لاچار راودولجین جمو کے دن ستائیسویں صفر کو چاشت کی وقت  
قلعہ سے باہر درگاہ میں حاضر ہوا اور شیخ سعدا جو دنے کو ساتھ لایا او  
سرفت امرا کے بار بار ہو کر ستائیس تازیے گھوڑے زرین زرین اور  
کئی جانور شکار سے پیشکش کیے میں نے اوسکو تسلیم دیکر خلعت زرد و س  
اور کمر زرد اور شمشیر صغ غایت کیے اور چونکہ زیندار اور رئیس اوس  
نے داروغہ کو قتل کیا تھا خصوصاً لوگ دنیاں پور کے

تیمور سے

اور امیر سلیمان شاہ اور امیر الہداد وغیرہ امراء کو دست راست کے  
طرف شہر کے حصار سے واسطے تسخیر کے تمین کیا اور امیر زادہ خلیل سلطان  
اور شیخ محسب انکو تیمور اور بعضیہ امراء قشونات کو دست چپ پر مقرر کیا  
تاکہ قلعہ کے نیچے میں کوشش کریں اور میں نے روبرو سے دروازہ کے قتل  
کو دلاوری دیے لشکریوں نے ترت حصار شہر بند پر هجوم کیا اور یہاں  
حملہ میں شہر بند کو ہنود کے قبضہ میں سمجھ کر لیا اور بہت راجپوت قتل ہوئے  
اور شہر میں سے مال بیتقیاس ہاتھ آیا پروہین بہادر وں نے قلعہ بہت قریب  
تسخیر کر کے اور ڈال لیکر جنگ میں مشغول ہوئے رادو مجھ پر راجپوتوں  
کو لیکر قلعہ کے دروازہ پر آکر جنگ کر نیلگا اور سوقت میں نے امیر زادہ  
شاہ رخ کے امراء امیر سلیمان شاہ اور سید خواجہ اور جہان ملک اور  
دلچین پر کہ مع سپاہ کراہوا ہوا تھا روانہ کیا انہوں نے خوب روانگے میں تلوار  
کے اور جہان ملک نے بذات خود خوب حملہ کے سید خواجہ نے کئے تلوار میں  
غنیمت پر چھوڑیں اور تمام امراء اور سپاہ نے اطراف قلعہ سے مانند مور و  
بچ کے هجوم کیا بعضیہ خندق پر جا پہنچے اور بعضی خندق کوٹے کر کے براہ دلچین  
نے جب دیکھا کہ اب قلعہ مغلوب ہو تو الا مان کہنے لگا اور یہہ فرصت مائی  
کہ اگر افواج قاہرہ ذرا توقف کریے تو میں ملازمت کو آتا ہوں اور کہے  
سید کو واسطی شفاعت کے بھیجا جب اس سید نے دلچین کے شکستہ  
کے آریکہ اسنے ایک سید ریش سفید کو واسطی شفاعت کے بھیجا تھا  
سادات کی ہاریہ یہاں بہت عزت تھے اسلئے میں نے بہادر وں کو جنگ  
میں منع کر دیا تاکہ اگلے دن دلچین ملازمت کو حاضر ہو دیے جب سپاہ قلعہ

**توزک**  
 دست راست کی طرف ہے اور دھانکے لوگ تمام سال پانے تالاب کا جو بہتا  
 مین بہ جاتا ہے پتے مین اور اوسکے اطراف مین کے کوس تک راہ خوب ہے  
 لیکن پانے نہیں لیتا اور اب کہ اہل اجدن بہاگ کہ بہت نیر مین چلے گئے مین  
 اور اسلئے کہ وہاں لشکر لگانا کہے نہیں گیا تو بہت لوگ مال اسباب لیکر دنال  
 پور اجدن وغیرہ سے جمع ہو گئے مین چنانچہ شہر اور قلعہ بہ گیا ہے اور بعض  
 کو شہر مین جگہ نہیں ملے تو وہ اپنا مال اسباب لئے ہوئے شہر سے باہر مین  
 اور سوائے سے بہت جمع ہے اور وہاں کے راجہ کے نام اور دلجن ہے اور  
 بہت جمعیت راجہ تو نکلے جو سپاہ ہے ہندوستان کی ہوتے مین جمع کر کے جنگ  
 پرستعد ہے کیفیت واقعہ قلعہ بہت نیر کے معلوم کر کے بعد ادا ہے ناظر  
 کے خالص کوئی عیسے سوار ہوا اوس روز اور رات بہ چلا گیا کہ مین  
 نہ پڑا یہاں تک کہ جوں سے گزر کر صبح نزدیک آگئے اور قراول جو مین لے  
 تعین کیے تھے وہ آگے آگے جاتی تھے اور غنیم کے قراولوں سے مقابل  
 ہو کر حلا کیا شیخ درویش اللہ نے مردانگی سے دشمن کے دوسو ارکھور  
 گرا کر مار دیئے فوراً اور دلجن کے قراول بہاگ گئے مین سے جاشت  
 کے وقت بہت نیر کے نزدیک جا پہنچا اور جاتے سے کوس اور کور کر  
 وغیرہ سازجیا نے شروع کیئے اور مال اسباب بقیاس جو شہر سے باہر  
 تھا سب غارت کیا اور دلجن نے پہلے حصار شہر کا مضبوط کر کے  
 مین مشغول ہوا  
**دکڑ قلعہ بہت نیر کے محاصرہ کا**  
 اور موقت مین نے توزک سحر قلعہ بہت نیر کا اسطور کیا کہ اریشیخ

تیمور سے

ریکے قلعہ بہٹ نیر میں جو ہندوستان کا مشہور قلعہ ہے چلے گئے  
وہ کس قلعہ بہٹ نیر کی تسخیر کا

جو حال سنکر بکو غصہ آیا اور نزل خیموں میں امیر شاہک اور دولت شاہ  
بور تو ایچے کو معین کیا تاکہ تمام اسباب کو بچھاؤ ملت تمام دنیا پیر کے رستے  
نہر دہنے کے طرف لہجہ دیے اور موضع سامانہ میں کہ قریب دہلے کے ہی آتے  
میں وہاں آؤں تو قن کرین اور میں اونکو روانہ کر کے دس ہزار سوار  
چیدہ ہمراہ لیکر بہٹ نیر کے طرف روانہ ہوا اور ایفوار کر کے قصبہ اجودن میں  
آیا شاخ اس شہر کے سوا یہ نام شیخی کے حق جوئے سے بل نہیں تھی ایک  
شیخ منور کہ اپنے اہل شہر کو جلا وطن کر کے اپنے ساتھ دہلے کو لے گیا اور بعض  
سعد کے انعامی سے بہٹ نیر کی قلعہ کو چلے گئے اور اپنے علاوہ دین کی جو رائے لے گئے  
اپنے جگہ سے حرکت کیے جب میں شہر اجودن کے پاس آیا تو سب استقبال کو آ گئے  
میں نے سب کو انعام دیکر رخصت کر دیا اور مولانا صرا الدین اور شہاب الدین

مخد کو شہر کے محافظت پر تعین کیا تاکہ ہمارے لشکر سے کسیکو صدمہ نہ آوی  
وہاں پہنچنا کہ نزار حضرت فرید شکر کنج قدس الدستہ کا اس شہر میں ہے  
میں فوراً زیارت کے واسطے گیا اور فاتحہ پڑھ کر استعادت کے گئے اور  
وہاں کے مجاور کو بہت خیرات دیے اور بدہ کے دن چھیون ماہ ذکر

کو اجودن سے کوچ کر کے بہٹ نیر کو متوجہ ہوا اور روزتہ سے گذر کر موضع  
خالص کو تلے میں جو اجودن سے دس کو س پے وار دہوا اس مقام  
میں قلعہ بہٹ نیر کا حال دریافت کیا کہ بہٹ نیر یہاں سے کس کو س ہی اور  
ہ قلعہ استحکام میں تمام ہندوستان میں مشہور ہے اور رستہ چلنے کے راہ

## تورک

مان کے یہاں چار مقام کیے اور اسہی منزل میں امیرزادہ سیرمختار جہانگیر نے جشن  
 ترتیب کیا اور شیکش گران تاج اور کمر صبح اور پارچہ زر رفتی طرح طرح کی اور  
 تحفے نفیس اور برتن سونے چاندی کے لگن طباق سرپوس افتادہ خوش وضع  
 نذر کئے وہ تمام شیکش اتنا تھا کہ اہل دفتر نے مفصل دور وزمین لکھا بہ شیکش  
 لیکر میں نے اسے مجلس میں کچاوسہن سے امراء کو تقسیم کر دیا اور جو کچھ گھوڑے  
 سپاہ اور امیرزادہ کے برسات میں رکھے تھے اور اونہوں نے اس سفر  
 میں بہت سخت اڑھائے تھے بعضے پیادہ اور بعضے سہل پر سوار ہو کر ملازمت  
 کو آئے تھے طویل دار سے میں نے تیس ہزار گھوڑے شکا کر چے امیرزادہ  
 کے امراء اور سپاہ کو عنایت کیے جب تمام شکر بعضے کشتے ہو کر اور بعضے تیر  
 کر دریا پر پناہ کو اتر چکے میں بے منزل جنجال سے کوچ کر کے موضع اصوان  
 میں آیا اور وہاں سے جمعہ کے دن اکیسویں صفر کو موضع سوال میں پہنچا  
 دن مقام کر کے وہاں سے موضع جہول میں ڈیرا کیا اور اس منزل میں موع  
 ہوا کہ زمیندار اور رئیس دنیاں پور کے پہلے تو امیرزادہ کے خدمت میں  
 باطاعت حاضر ہو کر ملتان میں جمع ہوئے اور داروغہ طلب کیا امیرزاد  
 نے انکے اتھاس کے موافق سا فرکا بلے کو دنیاں پور کے داروغہ کی  
 تعین کر کے ایک ہزار آدمے ادیکے ساتھ کر دیے اور موسم برسات میں  
 گھر گھوڑے سپاہ کے تلف ہو گئے تب موعہ دن نے سب داروغوں کو  
 قتل کیا اور دنیاں پور والے بے سلطان فرور شاہ کے غلاموں سے  
 متفق ہو کر ناگہ سا فرکا بلے پر آگریے اور اسکو موعہ قتل کیا  
 آپ وہ موعہ امیر کے تشریف آورے سنکر جان کے خوف سے شہر



تیمور سے

کو بلا کر سینہ سپہ لگایا اور پاس بیٹھایا پھر امرا کو بلایا سب آداب بحال آئے  
پھر تنیک باغیوں اور لور باغیوں کو بلا کر آفرین کیے اور پھر خرقہ گاہ میں  
داخل ہوا اور امیر زادہ کو خیمہ میں بلایا اور گھر خیمہ کے اسرار کو جگہ دیے  
اور انکو پورے شہر قلعان کے بہت سے خوش دل اور حال پوچھ کر رخصت  
کر دیا کہ اپنے اپنے دیرہ میں آرام کریں اور امیر زادہ پیر محمد سے تمام حال  
شکر کا اور ہریک کے خدمات اور حسن معاشی یا سنتے اور بدرا سے کا دریا  
کیا اور جواب علاقہ از تہی سینے اور حالات جہان سپاریے اور جنگ  
سب اور حال تسخیر کو بیان کا اور تاخت و تار کے اور اترا دریا و سندھ کا  
اور تہمیر شہر اور چہ کے اور محاصرہ قلعان کا اور عاجز ہو تاسا نگ تیرا  
بو خان کا اتنا سنا کہ بھگو نیر آگئے بارہیے فتح قلعان کیے انعام میں امیر زادہ  
کو تہنات میں خوش کیا اور امرا کو جنسے خدمات پر مزیدہ عمل میں آئیں انعام  
سے سر بلند کیا اور چند پورہ لدا یہ اور بانیڑ اور سکنا بہا یہ اور محمد پور  
لانیہ کے وقت پورے خوارزم کے جہان شاہ کے ساتھ بہاگ کر نروستا  
چلے آئے تھے اور بخارا میں چران پڑے تھے اور جب امیر زادہ پیر محمد  
ان کا محاصرہ کیا تو بھال تباہ وہ یہ امیر زادہ کے پاس حاضر ہوئے  
امیر زادہ نے ان کے تسلی کے اب امیر زادہ نے ان کے سفارش کر کے  
بچتے چاہے میں نے امیر زادہ کے خاطر ان کے خطا معاف کر دیے اور  
ادب کر چھوڑ دیا اور ہفتہ کے دن پندہروین صفہ کو لشکر اور اسباب  
پناہ تھے اور تارا اور آپ دریا اتر کر موضع جنجال میں آیا وہاں پہ  
پناہ شہر قلعان چار کوس ہے اور واسطے اور تار سے اسباب

## تھوڑک

کے اور اہانت ملک کے دریافت کر کے سجدہ شکر کا کیا  
ذکر فتح ملتان کے خبر انکا

اوسہی وقت عرفیے فرزند میر محمد جان گمیر وغیرہ امراء کے آئے کہ ہم نے ملتان  
کو محاصرہ کر کے فتح کیا اور سارنگ حاکم ملتان اور اوسکے سپاہ کا بہر حال ہو  
کر شہرین کتا بلے چوہا پیسے پھوڑا سب کہا گئے جب بھوک کے ماری بہر حال  
ہو اسارنگ نے عاجز ہو کر امن مانگا اوسکو میں نے امن دیا اویسے شہر  
پسے باہر اگر ملازمت کے اور شہر حوالہ کیا چنانچہ پہلے بے عرضداشت کے  
تھے بعد بچہ شہر کے برسات شروع ہو گئے خوب مہنہ بریے اکثر گھوڑے  
مریے اور سپاہ کے مر گئے مہنہ کے کثرت سی ہم خیمہ چھوڑ کر شہر کے گھروں  
چلے گئے کجب اسحال کو خیر و زگرہ دینے اور کو یہ گھوڑا بے غلام تو نہیں  
اور رئیس اس نواہ کے جو مطیع ہو کر خدمت میں حاضر تھے اور اپنے ہی  
ساتھ داروغہ لگے تھے وہ سب بلحاظ ظاہر حال ہمارے تھے باغی ہو گئے  
اور اکثر دن نے داروغہ کو قتل کیا اور رات کو شہر میں چوری کو  
آئے تھے الحمد للہ کہ ہمارے اس خیرات خائے میں خبر فتح کے آئے اور  
امیر کے راہات ظفر آیات کا مشہور ہو گیا اس خبر سے ہکو نہایت  
ہوئے اور مخالف اپنے کردار سے پشیمان ہوئے بہر حال متعاقب  
کے میں بھی آتا ہوں امیر زادہ میر محمد کے عہدے پر ہر کہ میں نے شکر  
دن بہر خبر آئیے کہ امیر زادہ نزدیک آگیا میں نے کہا ناوا  
امیر زادہ اور امیر کے بیجا اور امراء کو واسطے استقبال  
کیا بہر امیر زادہ مو فوج درگاہ میں حاضر ہوا پہلے میں نے

بھوڑے

ہوا اسوقت علی سلطان نے منہ پیا دکان خراسا نے کئے گل ڈالے میں کہہ کر  
نہ پر چلا گیا تاکہ گل ڈالے کوٹے کرے سلطان اور اس کے چند رفقاؤں نے  
بے اور جنگ مردانہ کے میں نے شیخ نور الدین اور امیر الہداد کو میر  
نور علی سلطان کے مرد کے لیے بھیجا جب وہ پہنچے جا کر نصرت پر چلا گیا نصرت  
کو نصرت ہوئے اور تمام قتل ہوئے اور نصرت لاشوں میں بڑا ہوا معلوم  
ہوا کہ شاید مارا گیا یا پہاگ گیا اور فوج ظفر انار نے نصرت کو کہہ گئے کہ  
لو پہونک دیا اور منہ دکان کا مال اسباب گلہ مرہمیں گائے ہشتار ہشت کر  
لایے اور میں نے اسوقت گل ڈالے کوٹے کر کے موضع شاپور میں  
کہ اوپر کنارہ دریا پناہ کے واقع تھا دیرہ کیا اس موضع میں غلام  
کے ڈیرا اور خرمن کے خرمن تھے الہ شکر یہ جتنا اوٹھ سکا اوٹھا لیا  
بائے کوٹھا دیا اور افواج منافقین کے تعاقب پر جو دریا اوٹھ گئے تھے  
اسباب مغرور لائے اور میں شگل کے دن تیروین تاریخ شاپور میں  
نزد گاہ کو توجہ ہو کر کنارہ دریا پناہ کے موضع خجال کے مقابلہ  
تمام افواج خوردا اور کلان جمع ہوا تھا جا کر شکر گاہ کا ومان سے تمام لشکر اور  
اسباب کو دریا کنارہ موضع خجال میں پہنچا ومان ایک ہشتہ تھا اور اس کے  
ایک باغ نہایت سبز اور تازہ میرے بارگاہ اوس پشتہ پر برپا کی  
شکر اور تیریا پرین دریا اتر کر اوس پشتہ پر گیا وہ صحرا سبز و خرم  
پیدا کیا پہر بارگاہ میں آکر طہ کے ناز ادا کیے اسعر صد میں  
ادہ شاہ رخ کے عرضی خراسان میں لایا اور بیٹے خیرت امیر زادہ

## توزک

۱۶۱۶ء سوقت یہ سننا کہ بغیہ عہدہ زیندار اس نواح کے جب امیر زادہ میر محمد  
 عثمان میں آیا تو اس کے خدمت میں حاضر ہوئے اور اطاعت کیے جب رخصت ہو کر  
 اپنے مکان کو گئے تو باغی ہو گئی مین نے فوراً امیر شاہک اور شیخ محمد لہر کو  
 تیمور کو مدد فوج اور مفید دن پر روانہ کیا تاکہ او کو سزا دیوین امیر شاہک  
 اور شیخ محمد لہر ساتھ لیکر روانہ ہوئے اور اس جنگل میں جا کر جہان مفید  
 سے پیادہ ہو کر گھسے اور دس ہزار ہندو قتل کیے اور نوجو اسیر اور رہا  
 اور کا دھوڑ کاوشش غارت کر کے غنیمت تمام پیش نظر کیے پہر میں نے وہ سب  
 لشکر میں تقسیم کر دیے پہر وہاں سے بخاطر جمع ہفتہ کے دن ساتویں ماہ صفر  
 کو متوار ہو کر حوالے موضع جال میں جو کنارہ دریاء پیادہ کے مقابل موضع  
 شاہ پور کے واقع ہے ڈیرا کیا وہاں معروض ہوا کہ موضع جال میں نصرت  
 نامے ایک زیندار ہے قوم کا کو کہر دو ہزار آ دیے جرار کے جمعیت سے دیا  
 کول کو قلعہ سمجھ کر گردن کشی کرتا ہے مین نے اسے ہتھیار سے ہتھیار کو وہاں  
 چھوڑ کر واسطے دفع کو کہر کے عزم کیا

## دکن استیصال نصرت کو کہر کا

جب مین اسباب یہاں چھوڑ کر موٹو لشکر روانہ ہوا تو پہلے فوج کو ابراہیم  
 کر کے امیر شیخ نور الدین اور امیر اہداد کو فوج بزنار کا سر لشکر مقرر  
 کیا اور امیر شیخ محمد اور امیر شاہک سردار جرنیل کا ٹھہرایا اور مین تول  
 مین رہا اور علی سلطان نواح کے کو مو پیادہ دن خرابسان کے قول کی آ  
 کہا جب مین کنارہ کو لالے کے آیا نصرت کر اسے ہی قول اور کچل دلا ہے  
 کہ قلعہ سمجھ رہا تھا دو ہزار آدمیوں سے جنگ پر مستعد ہو کر مقابل فوج

پتھر کے

کہ مل تیار کیا یہ بل چھ دن میں ستائیسویں محرم بدھ کے دن تیار ہو گیا  
میں نے سوار ہو کر غور کیا اور شکر یہ نوبت بہ نوبت اترے آگیا دن بھر  
کیا سب اسباب اور شکر اتر لیا تو وہاں مٹی کوچ کر کے شہر تلہہ میں آکر کنار  
دریا تلہہ طمان میں پیشیں کو مٹا ہے اسہی دن تلہہ کے سادات اور علما کا  
شہنشاہ اور روسا نے استقبال کیا انارا اخلاص کا اونکے چہرہ میں ظاہر  
تھا ہر ایک حسب حال مورعناست ہوا جب میں یہاں میں کوچ کر کے ہفتہ کے  
ن غرہ ماہ صفحہ کو صبح او میں برابر قلعہ تلہہ کے آیا ارکان دولت نے دولت کے  
وہ خراج کے اسلئے شکر کے صفحہ میں محفوظ رہے اہل شہر پر مقرر کر  
کھیلدار تین کر دیئے جو کہ ہمیشہ سادات اور علما ہمارے مجلس میں  
مقرر رہتے ہیں اسلئے بوقت تحصیل خراج کے حکم دیا کہ سادات اور علما  
مخاف میں اور انکو خلعت اور تازیہ گھوڑیہ عنایت کیئے اس میں شکر  
طے میں زیادہ جمع ہو گیا اور غلہ کہا نے کو ماتہ نہیں آتا تھا اور شہر میں غلہ  
بہت تھا اور مال خراج کا کچھ تولد وصول ہو گیا تھا اور کچھ باتے تھا اہل شکر  
ہو کے فریاد کرتے تھے من نے امر کیا کہ اہل شہر عرصہ روپیہ کے غلہ دید میں جو  
ترکون کے عادت سے واقف نہیں تھے انہوں نے تمام غلہ شہر کا جمع کر کے دھڑ  
کر دیا ہونے ترکون نے مانند نور طے کے جا کر لوٹ لیا نو پسندوں کے اختیار  
حساب کتاب کچھ نہ رہا اور بموجب آیت کے ان اللوک ادا خلواتر تہ افد  
تمام شہر میں فساد برپا ہو گیا اور ترکون نے غارت کرنا شروع کیا آخر فساد  
کے میں نے سنے یاول اور چو بدارتعین کیئے کہ انہوں نے جا کر سیاہ کو مارا  
رنگ لالہ میں نے بعض مال اور غلہ معروتہ کے خراج میں سے حساب کر دیا

## تورک

۶۱۴ کے جزا میں مور و عنایات کیا اور جو لوگ شیخون میں مردانگی سے زخمی ہوئے  
 تھے انکو انعام دیا اور امیر شاہلک کو معافواج اور جس جزیرہ کے اطراف  
 پر روانہ کیا تاکہ مشہد میں جو مخالف پوشیدہ ہوا ہوا ہو اسکو اسیر کرے امیر  
 شاہلک نے جنگل میں جو میدان پایا سو قتل کیا اور اونکے دفرزند اسیر کر کے  
 بہت مال اور کشتیان غلہ کے لیکر مراجعت کی اور شہاب الدین کے شہر کو پہونچ  
 کر بخاطر جمع دمان سے کنارہ کنارہ دریا و جند کے روانہ ہوا اسیر جمعہ میں  
 پہونچ کر آئے کشتیان شہاب الدین کے قرب ملتان کے امیر زادہ کجھانگر  
 اور سیلفشاہ کے لشکر سے کہ افواج امیر زادہ شاہرخ کے اونکے ساتھ  
 تھے مقابل ہوئے انہوں نے رستہ روک کر شب کو قتل کیا اور شہاب الدین  
 نے اپنے زن و دفرزند کو پانی میں ڈبو دیا اور آپسے پالے میں لکر کرشم  
 جان نکل گیا اب شہاب الدین کے امتیصال سے خاطر جمع ہوئے بعد طے  
 پانچ چہ منزل کے اتوار کے دن اکیسویں تاریخ ماہ مذکور کے دمان آیا  
 کہ جہان دریا و جند اور دریا و چنار اسپین ملکر ایک ہو گئے میں دمان ایک  
 قلعہ تھا اوسمیں وارد ہوا اطلال اور غور رش و نو دریا کے پلے سے قدر  
 اچھے کو دیکھتا تھا کہ میرے دلین یہ آیا کہ اس دریا کا بدون پل اترنا  
 بہت دشوار ہے فوراً میں نے واسطے تیار یہ پل کے حکم دیا وہاں تکے  
 زمینداروں نے عرض کیا کہ اسے دریا کا پل بند نہا دشوار ہے سرسین  
 خان نے یہاں اکر ہر جہد کوشش کے لیکن پل نہ بنا آخر کشتیوں پر کواترا  
 میں نے کہا اگر میں نہ بنے گا تو کشتیوں پر کواتر ونگا لشکر نے جب الامر  
 کر کے اسپین باندہ کر لکریان اور شہ تیر دریا میں ڈال

محمود کے

میں سے ہر ایک سپاہیے شاخ درخت کے لیے جاویے اور اس خندق کو شہاب الدین نے کہو دیے ہیں اور شاخوں سے ہر کردین پر تیز میرے اور اس خبر پر کہو مسخر کر کے مخالف کو متناصل کریں شیخ نور الدین اور اسے دن روز چار شنبہ چودھویں محرم کو معہ فوج روانہ ہو کر جلد وہاں پہنچا اور خندق کے کنارہ پر جا کر وہ اور سب سپاہیہ یادہ ہو گئے اور وہ شاخیں خندق میں ہر کریں بنالیا اور اثر اتر گئے اور جنگ عظیم پیش آئی صبح سے مغرب تک جنگ رہی اور شیخ نور الدین نے مو لشکر اور سہی جگہ مقام کیا اور تمام رات ہوشیار رہا ناگاہ شہاب الدین نے دس ہزار فوج سے لشکر طغرا اثر پر شیخون مارا شیخ نور الدین نے جنگ مردانہ کیے اور حملہ کر کے اور شنبہ تاریک میں شہاب الدین کا روز سیاہ کر دیا گویا شیخون شہاب الدین پر ہو گیا مخالف بہت ہلاک ہوئی آخر سیاہ گئے اور نہیں سے بعضے ڈوب مر گئے اور سب رات کو منصوبہ اور بولاج جوڑہ نے معہ برادران جو ہمارے خانہ زاد تھے بہت مردانگی اور زور سے ہوئے میں سے شہاب الدین کے یہ جبروت اشنا راہ میں سنکر وہاں جزیرہ کے کنارہ پر ڈیر کیا معروض ہوا کہ شہاب الدین نے جو شیخون مارا تھا وہاں اوسکے کاریے آدھے سب کام آئے اسلئے ملک اور مال سے نا امید ہو کر دوسو کشتیوں پر چڑھا سہی لیے عمارت کے تیلے باندھ کر سین سواری ہو کر بہاگ گیا پامان آب کے طرف اور کو چلا گیا اور سوقت میں نے فرمان لکھا کہ شیخ نور الدین مو لشکر کنارہ کنارہ شہاب الدین کا تاقب کرے یہ حسب الامر شیخ نے کشتیوں کو جا لیا اور اکثر دن کو تیر مار کر ہلاک کیا پھر مع انظر لشکر میں آ ملا میں نے شیخ نور الدین کو اس مردانگی

## توزک

۶۱۲ ساتھ اور ڈھوایا اور جوں کے رستہ سے کیے منزل طے کیں اور  
جود کے اخلاص کے براہ سے پیشکش اور تحفے لیکر درگاہ  
اور سابقین کے امیر زادہ رستم ہمراہ جزیرہ پیرامیر طغابو  
بطرف کوہ جود کے گیا تھا ان راجہوں نے انہوں نے نجات  
لائی ادا اور شکر کے ضیافت کے تھے اور سوقت سے  
تھا اسلئے میں نے ان کو عنایات اور انعامات خسروانہ  
ان کے حالات اور کو عطا کیے اور سندھ دیکر رخصت کر دی  
کوچ کر کے جوں سے نکل کر کنارہ دریا جود کے نازل ہوا  
ہوا کہ دریا سے جود کے اندر ایک جزیرہ نہایت مستحکم ہے  
کا حاکم جمعیت پیش قرار رکھتا ہے اور جب امیر زادہ  
کو جاتا تھا تو شہاب الدین امیر زادہ کے خدمت میں فرما  
اور پیشکش لائق نذر کیا اور کیے دن تک ہمراہ راجہ  
اپنے مقام کو گیا تو علیٰ غایت استحکام جزیرہ اور کثرت مسما  
اور دریا جود کو کاٹ کر جس طرف شہر اور قلعہ کے پائے  
بڑا دریا بچا کر گرد تمام شہر اور قلعہ کے پائے کر دیا یہ  
فلک شہاب الدین کے استیصال کا کیا

ذکر جزیرہ شہاب الدین کے

## سبحر کا

توزک شہاب الدین کے دفع کائنات نے اسطور کیا کہ  
کو موثر اور اور امراء کے اوس جزیرہ کے طرف



## پنجموں کے

سندھ کے ڈیرا کیا اور جس جگہ سلطان جلال الدین خوارزم شاہ چکیر خان کی  
 مقابلہ یہ بہاگ کر دیا اور کر گیا تھا اور چکیر خان نے دریا عبور کر کے ڈیرا  
 کیا تھا اور یہ جگہ عین نے مقام کیا اور سپاہ نے حسب الامر دریا سے سندھ  
 کا کشتے اور جوہ اور نے کاہل استوار بنایا اور مسوقت بعضے ایلے کہ اطراف  
 مالک یہ پیغام سلاطین ولایت کالائے تھے مضمون میں کہ یہ تھا کہ ہم ضرر  
 فرمان بردار اور خدشہ گارمین اور منتظرین کہ کب سایہ حیرت ہالیوں کا اس  
 ملک کو شہر و کریمے اور ہیکو بساط ہو ہی میرے آویسے سو اوں کو جواب کا  
 انزیر لکھ کر رخصت کر دیا اور رسید ہرنے کو جو شہر خوارزمین کے طرف سے  
 آیا تھا تے مغز رکھا اور بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا اور اسکندر  
 شاہ حاکم کشمیر کے ایلے کو بے خلعت اور گھوڑا دیکر رخصت کیا اور اسکندر  
 شاہ کو یہ لکھ بھیجا کہ جب ہمارا شکر دنیا بعد زمین آویسے وہاں سے شکر کا  
 ہونا ایلچو کو رخصت کر کے شکر کے دن باروین محرم سنہ آٹھ سو ایک  
 ہجری کے دریا سندھ کو عبور کر کے شکر گاہ کیا اور اس نو اسے کی بعضے  
 زمینداروں میں جو واسطی ملازمت کے آئے تھے حقیقت رستہ کے دریا  
 کے عرض کیا کہ ایک رستہ ایسا ہے کہ اوسین پائے کہا نا سب ملتا ہے لیکن  
 دور دراز ہے اور دوسرا رستہ ملتان کا جو نزدیک ہے وہ رستہ بھول  
 کا نہایت خراب ہے کے منزل تک پانی کے کہا نہیں ملتا سلطان جلال الدین  
 خوارزم چکیر خان سے نہایت کہا کہ دریا سندھ اتر کر اپنے خراب رستہ  
 سے ملتان کو گیا تھا اب اسکو جوں جو جلائے کہتے ہیں منے حقیقت رستہ  
 کے شکر جوں کا رستہ اختیار کیا اور سپاہ سے کئے دن کا پانی کہا

## لوزک

۶۱۰ نکل گئے مین نے پر پے دیان مقام کیا کہ جب تک مفدا ایک بے زندہ رہا  
یہ کوچ نکرو لگا اس جماعت مین یہ جو زندہ بھاگ گئے تھے اونکا سر  
ادیل نام عاقبت انریشیہ ازراہ اخلاص کے تلوار گلے مین ڈال کر الامان کہہ  
ہوا درگاہ مین حاضر ہوا مین نے اوسکو رو برو بلایا تو معذرت کر نیلگا  
اور اوسکے پیشانیے سے بند گے معلوم ہوئے اسیلے اوسکو معاف کیا او  
نوازش کے وہ اپنے راتے یہ سلامت بچا اور امیر سلیمان شاہ نے جو قلعہ  
بھر کے تعمیر کرتا تھا پہلے اتنے کہ خبر ہمارے توجہ کے قلعہ بھر کے طرف سے  
خبر پائی کہ چشم کلایان جو ادس سرزمین کے تمام احتشام سے کثرت لشکر  
اور قوت اور خست مین ممتاز مین اونہو نے فرمان ہمارا نہیں مانا سو او  
ہمارے آنے سے پہلے کلایتون کے اوپر تاخت کیے اور بعد جنگ جلد  
کے اونکو قتل اور زن بچے اسیر اور مال غارت کر کے اس منزل مین حضور  
آیا اور تمام غنیمت پیش کیے مین پہلے اوسکو عنایات سے مخصوص کہا او  
جمو کے دن غہ محرم سنہ ۸۰۰ھ میں ہوا جو ہرے مین کہ چکوسال سپہ سالار شروع  
اور تیسواں سال جلو سے تھا اس منزل نواے اوس پر بیان سے قلعہ  
بھر کے طرف عنم کیا اور امیر سلیمان اوس قلعہ کے تعمیر تمام کر چکا مین  
نے جا کر دیکھا تو خوب نظر آیا امیر حسین قور بچے اور میر علی سلدوز  
لو منو جاء برادر سے کے اس قلعہ کے محافظت پر تعین کیا اور امیر  
سلیمان شاہ کو مر لشکر آیکے ہندوستان کو روانہ کیا اور دھانکے نظم  
بق اور امن راہ سے فارغ ہو کر مین بے ہندوستان کی طرف  
جہ ہوا اور جمو کے دن ۱۰ھ میں تاریخ ماہ مذکور کے کنارہ دریا سے

## تیمور سے

لاکھ موتوں اور دو سو آدمیوں کو جو قید ہو گئے تھے اور سب کو مارا گیا اور سب کو اپنے  
 اپنے بچائے کے قصاص میں سب کو قتل کیا اور سب کو لٹکا متارہ قتلوار کیا اور  
 فوج اور نیلے جام چشم کو غارت کیا کیے سردار اور سب کے لوگوں کو مار دیا اور  
 وہ تارہ سرداروں کے ملک محمد براہر شکر شاہ ادا نانی کے سپرد کیا تاکہ حفاظت  
 نجد کے رستہ کیے کرینے اور زماں فرخزادہ تمام آجایا کرین اور یہاں میں تمام جمع  
 کر کے ہفتہ کے دن اٹھارہ دین ڈالچہ کو سواران کی طرف متوجہ ہوا اور منزل  
 بمنزل جا کر خطہ سواران کے خندہ یک ایک در تمام کیا اور رامیزرادہ خلیل  
 سلطان کو جمعہ اسباب زراہ کیے جمعائے کی رستہ میں مالو کو روانہ کیا اور  
 یمن کے نزار سوار ساتھ لیکر تلوار کے طرف جہان سابق میں اسیر لیا  
 شاہ کو سوار شکر خراسان کے کابل سے تعمیر کیے لئے بھیجا تھا روانہ ہو کر علی الصبح  
 شگل کے دن آکھوین ڈالچہ کو قتلوار میں پہنچا وہاں جا کر یہ سنا کر جماعت آدھا  
 قید پریشان کیے جسکو سابق میں حکم دیا تھا کہ مطلع ہو کر موٹو شکر درگاہ میں آؤ  
 حکم نہیں دیتے اور پہلے اس کی اسیر اورہ میر محمد جہان گیر نے تمام شہر آج  
 اور بلقان کے کابل کو بھیجے تھے تو اوڑھو لئے دست اندازے کر کے کچھ اسباب  
 لوٹ لیا تھا اب ہمارا آنا ہندوستان کی طرف سنتے ہے خوف کے مارے  
 اپنے مکانات چھوڑ کر دریا پار ہندوستان کے کوستان میں گھس گئے اور  
 رہنے لگے کرتے میں یہ خبر سنکر جسکو غیرت آئیے اور موٹو شکر اون پر تاخت  
 کے دو تین روز میں اوس کوستان میں آیا جہاں وہ مستحکم تھے اور فوراً  
 لشکر کو دلاور سے دیے تمام امرا و سادہ ہو کر ہیاڑ پر چڑھ گئے کہ بہت لوگ  
 قتل اور زن و بچہ اسیر ہو گئے اور انہوں غارت ہوا اور کچھ بچکر سلا

## توزک

۶۰۸ دن علی الصباح ستروین تاریخ نورے گھوڑے پر جسکا نام تخت روان رکھا  
 تھاسوار ہو کر مین بے واسطے تاشاور قلعہ کے گیا خندق اور بر جون کو باہر  
 سے دیکھتا تھا اور اکثر ارا پیا لہ ہمراہ تھے یہاں تک کہ دروازہ کی پاس  
 آیا تو اس سوئے فرعون صفت نے غدار سے سے سات تیرا نذر دروازہ  
 کے اوپر کین مین بیٹھا رکھے تھے کہ جب مین غافل ہو کر قلعہ دیکھنے آون تو مجھ کو  
 ہلاک کریں جب مین دروازہ کے پاس آیا ایک نے دروازہ کے اندر ترجمہ  
 پر شکا برابر کو نکل کر مین مین جا لگا اوس تیر کے اواز سے میرا گھوڑا بند  
 مین نیت خیر کے برکت چل گیا اور مجھ کو غصہ آیا اور دروازہ کے رستہ سے  
 قلعہ مین داخل ہو کر تروت موسیٰ اور اوس کے رفقا کو دستگیر کیا اور  
 ساتون آ دیے جنگ کرنے لگے کئے بہادر و ن کو زخمی کیا آخر کلیہ کے  
 سستانے اور کے شخص دروازہ کے اوپر جا کر اوز کو مشکین باندھ لائے  
 اور مین نے چاشت کے وقت بارگاہ مین جلوس کر کے تیرا نذر و ن  
 کا حال پوچھا

## مجلس تیرا نذر و ن کی تفتیش حال کے

گاہ مین روبرو علاء اور مشائخ اسلام کے موسیٰ اور تیرا نذر و ن  
 اکرم علاء سے یہ پوچھا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل کا ارادہ کرے  
 کے کیا سزا کہا اؤ کے سزا قتل ہے تیرا نذر و ن نے بیان کیا کہ  
 سے اور اوس کے اوس کے کہنے سے میرے اوپر تو چلا یا تھا اگر  
 عت نہ کرتے تو وہ ہکو قتل کرتے یہ بات موسیٰ کے روبرو  
 سکو الزام دیا پھر مین نے فوراً ملک محمد برادر شکر شاہ کو



## توزک

۱۶۰۶ء میں مرزاہ رستم اور امیر جہاں شاہ اور امیر غیاث الدین ترخان اور حمزہ بہادر پیر امیر طغابو غابر لاس اور امیر شیخ ارسلان اور سونچ بہادر وغیرہ امراء قشونات اور توهمات اور ہزارجات اور صدجات کو ہند کی طرف تعین کیا اس ہی مجلس میں معروض ہوا کہ ادغان نے اور سردار ہزارہ کے جو دریا ولایت کابلستان اور ہندوستان کے میں <sup>برکتی</sup> مسودا کر اور مسافر کو سلاست نہیں چھوڑتے اور موسیٰ ادغان قید کر کے سردار نے لشکر شاہ ادغان ہمارے غلام پیرا و سکوا میرزاہ میر محمد جہانگیر نے واسطے حفاظت قلعہ انزاب کے چھوڑا تھا تاخت کر کے اوسکو قتل اور مال تمام غارت کیا اوسوقت ملک محمد براور لشکر شاہ ادغان کا درگاہ میں آکر فریاد کر نیلگا کہ موسیٰ نے میر لشکر قلعہ انزاب میں ناگاہ وقت غفلت کے ہمپہ تاخت کے اور لشکر شاہ میر بہائے کو قتل اور تمام مال لوٹ کر قلعہ او جاڑ کیا اور ہندوستان کا رستہ روک کر رہنے کرتا ہے اور ہزارہ ہمارا تمام غارت کیا کاشکے اقبال امیر کاہاریے دادرسی کرے مجھ کو موسیٰ کے یہ حرکت سنکر غصہ آیا اور ملک محمد کے تیلے کر کے خاطر جمع کر دیے کہ تو پوشیدہ رہ کہ میں موسیٰ ادغان کو بیان بلاتا ہوں اگر وہ آگیا تو تیرا بدلہ لیتا ہوں اور اگر نہ آیا تو لشکر تیریے ساتھ کر دیتا ہوں تاکہ جا کر اوسکو ہلاک کرے اور فوراً اوسکو یہ لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تو نے قلعہ انزاب کا جو ہندوستان کے رستہ پر پیے خراب کر دیا اور مناسب نہیں کہ ایسا قلعہ خراب ہو دیے لازم ہے کہ فرمان کو دیکھتے ہی درگاہ میں حاضر ہو تاکہ عنایت شاہ سے مجھ کو سر بلند کر کے وہ سر زمین مجھ کو عنایت کروں تاکہ اوس قلعہ کے رست

## پتھو رسے

پتھو رسے اور آلات جنگ اور جانور شکاریہ جیسے باربلون متعارف ہوا تھا ۵  
 کھڑے رہا اور زرین زمین اور سناٹیاں وغیرہ اونٹوں پر بار بار موتی تیرے  
 رنگ ابریشمی مہار تھوڑے اور طلائیے ساز اور خیمہ اور خرگاہ اور سادہ بان  
 اور سرسبز وہ اکثر سفر لایے رنگارنگ بعضیے مچلے اور بعضی نفیس کر باسی اترشی  
 طناب تھوڑے ستون اور تھوڑے لائق جسکے تفصیل دستور اسے موجود کیا چنانچہ  
 تمام پیشکش و بر و ارکان دولت اور اہل دفتر کے دیا تاکہ مفصل لکھ لیں  
 جمیع اہل دفتر تین دن تک تفصیل لکھنے میں مشغول رہے جب لکھا گیا تو شیخ  
 نور الدین نے ارار کے اتفاق سے تمام پیشکش اپنے بارگاہ کے وسیع میدان میں  
 رکھا جمیع یہ آخر روز تک محکمہ دیکھا تارنا تاغریبہ اعلان اور اپنے  
 اطراف کے وہاں حاضر تھے دیکھ کر حیران ہو گئے اور میرے سلطنت کے شان  
 شوکت اور انکو معلوم ہوئے کہ میرے ادنیٰ چاکر کو اتنے دست برس ہی جیسے  
 پیشکش دیا اسکے ملاحظہ سے فارغ ہو کر اس پیشکش میں سے بعضیے نفیس  
 اچھو کو اور تاغریبہ اعلان کو میں نے رحمت کیا اور ارار کو بے اس  
 اسباب میں سے جھڑ دیا اور اسہی منزل سے اچھو کو مستمال کر کے موہ جا  
 ناموں سے امیر کے رخصت کیا اور قلعہ تمور اعلان اور امیر اید کو کو بلا  
 خطا معاف کر دیے اور اسہی مجلس میں شیخ نور الدین نے واسطیے عفو و تقصیر  
 برائے اعلان اور اسکے رفیقوں کے جنہوں نے جنگ میں حسیت کے تھے سفار  
 کے اسکے خاطر میں نے خطا معاف کر دیے پھر میرے دل میں یہ آیا کہ ایک  
 لشکر اپنے سے آگے ہندوستان کی طرف روانہ کروں فوراً ارار کو بلا  
 سلطان محمود خان کو موہ کر حیرت کر کے اور امیر زادہ سلطان حسین

## تورک

پیش کنین یہ لکھا تھا کہ ہم پروردہ اور چاکرا میر کے ہیں اور سر اسر قصیر  
 وار اور برگشتگی طالع سے داغ یونانیے کا لگا اگر لطف خطا پوش ہم خطا  
 داروں پر سایہ کرے تو سر کے بل یا نہ تخت کو آچوین اور آئندہ کو فرمان بردار  
 میں قائم رہیں کیونکہ ہم اس بد عہد سے می حیران ہو کر پشیمان ہوئے اور اعلیٰوں  
 نے زبانے سے یہ ہے مضمون ادا کیا میں نے اونکے تسلی کے پہر خواجہ خضر  
 اعلان کے اپنے کو لائیے اونکے عریضے پڑھے تو اد سینے سے اطاعت اور  
 چاکریے ظاہر کئے تھے اس بعد صدمہ میں معروض ہوا کہ تانریے اعلان امیر کلاں  
 قلاق کا اپنے قوم سے رنجیدہ ہو کر امیر کے نہان واسطے پناہ کے لایا  
 میں نے اسکو بلوایا اور استقبال کر کے اسکو رو برو لائی میں نے  
 اس سے بات گفت بغلیہ ہو کر مزاج پوچھا اور عزت کے اور اد سے دن  
 خلعت زرد و زرخیز صبح گھوڑیے راہوار زرین زرین اونٹ خیر قطار  
 قطار خیمہ سایبان سراپردہ وغیرہ سامان امارت کا اسکو غنائت کر  
 سلک ملازمین میں منتظم کیا

## ذکر امیر شیخ نور الدین جیکہ پیشکش لائیے کا فارسی

اوسہ وقت امیر شیخ نور الدین سپر امیر ساز بوغا حکومت میں نے پور  
 پنجالہ میں واسطے ضبط اموال فارس وغیرہ مملکت کے بھی تھا خزینہ  
 بیشمار اوس ولایت کا جمع کر کے لایا اور اپنے طرف سے پیشکش کیا  
 نقد اور جنس زر جو اہریش قیمت کرشمہ خیر کار در صبح جار طلا  
 چاقب طلا و ذرو وغیرہ اسباب پوشیدہ لے اور خیرین نفیس کسی طرح



تیمور سے

شام خیر اور شر کو الگ کر کے کیلئے یہ سمجھ کر ہر ایک کار میں وہاں  
نصرت کرنا اور سر کے بہہ ہر حال لطف اور غضب اور غم اور خوشی میں  
شرعت سے الگ نہ ہونا تیسرے بہہ عدالت پیشہ ہونا اور مظلوم کی ہا  
یہ واقف ہو کر ظالم کا ہاتھ مظلوم سے کوتاہ کرنا چاہئے اور آرام  
کو حرام جانتا یا کچھ ن سادات اور علماء سنت و جماعت اور فقہاء جمعی  
کا اغراز کرتے رہنا چاہئے یہ کہ سپاہ کے تربیت میں ہمیشہ ہار سے بے گنج ہونا  
نہ ہونا بعد از صبح کے سینہ سے لگا کر رخصت کیا اور میں نے کابل کو کوچ  
کیا اور کوہ ہندو کش کوٹے کر کے پنج سیر کے رستہ سے مرغزار باران  
میں کابل سے پانچ کوس پر مقام کیا شجکو وہ سدرین خشک اور ویران  
معلوم ہوئے کہ سبب قتل پانی کے یہاں زراعت اور عمارت کمتر ہے  
اسلئے میں نے نہر کلان دریا سے لکرمان سے جو پانچ کوس تھا وہاں منگو  
اور اس سافت کو امراء قشونات پر تقسیم کر دے ہر ایک نے کہو ذکر  
کہ مدت میں وہاں نہر جاری کر دیے اور اس نہر کا نہر ہائے گز نام رکھا  
وہاں کے بڑے بڑے گانو آباد اور کیئے باغ سیوہ دار تیار ہو گئے بعد چار  
ہونے نہر کے میں شہر کابل میں داخل ہوا اور سوقت ایٹھے اطراف و جوار  
کے آئیے معرفت امراء کیے اور کوہ و ہر دہلا تو وہ پہلے تیمور قلعہ اعلان  
اور امیر اید کو کیے ایلچیوں کو لائیے اور وہ دونو امیر پہلے ہمارے ملازم  
ہئے اور جب میں نے دست قبیاق میں جا کر نقش خان کو شکست دیے تو  
وہ دونو اسلئے جمع کرنے اپنے ایل الوہس کے رخصت لیکر گئے تھے  
پروہو شیطانی سے روگردان ہو گئے تھے ایلچیوں نے ان کے غرض

## توزک

۶۰۴ کو رخصت کر کے علی سیتلے نے اور جلال الاسلام کو واسطیے تفحص راہ اور صفائے  
 رستہ کی تعیین کیا اور نہونی رستہ پیدا کر کے بعضے جگہ میں برف صاف کیا اور  
 بعضی جگہ برف میں کو سوراخ کر کے رستہ نکالا پہر اگر اطلاع گئے اور میں سوار  
 ہوا اور امراء پیادہ ہمراہ ہو گئے اور وہ برف اور گھاٹیاں طے کر کے تھوڑے  
 خارک میں جس جگہ قلعہ میں گھوڑیے چھوڑیے تھے اٹھارہ دین دن اس جگہ پہنچے  
 فارغ ہو کر آئے جو لوگ پیادہ تھے وہ سوار ہو گئے اور ایک جماعت آٹھ  
 محافظت اس قلعہ کے چھوڑ کر میں اپنے مکان کو متوجہ ہوا بلاق اور دکنو  
 کو موکروان داخل ہوا امراء نے وہاں سے استقبال کر کے مبارکباد  
 دیے اور تشریف کیا برہان اعلان اور محمد آزاد نے یہ اس منزل میں  
 اگر ملاقات چاہے میں حکم دیا کہ برہان اعلان حضور میں نہ آئے ہادی  
 اور اس کو نظر سے ڈال دیا کیونکہ حکم الہی ہے اگر کسی مسلمان شدت جنگ  
 پر ضرب کریں تو دوسو کافر پر غالب آویں اور برہان اعلان باوجود  
 جمعیت دس ہزار آدمیوں کے تھوڑے کفار سے شکست کھا کر بھاگ گیا  
 اور مسلمانوں کو تلف کر دیا اور محمد آزاد کو جینے چار سو آدمیوں سے  
 کفار کا مقابلہ کیا منظور نظر کر کے بلند مرتبہ کیا اور اس کو قشون اور اس کی  
 رفقاء کو انعام دیا

## ذکر امیرزادہ شاہ رخ کی تخریص کا مملکت خراسان کو

اسی منزل سے امیرزادہ شاہ رخ کو اس کے دارالحکومت خراسان  
 کی طرف رخصت کیا اور حکمرانے کے باب کیے وصتیں کر دین اولیٰ



## توزک

۶۰۴ کو رخصت کر کے علی سیستان لے اور جلال الاسلام کو واسطے تفحص راہ اور صفائے  
 رستہ کے تعین کیا اور نہوئے رستہ پیدا کر کے بعض جگہ میں برف صاف کیا اور  
 بعض جگہ برف میں کو سوراخ کر کے رستہ نکالا پہاڑ اگر اطلاع گئے اور میں سوار  
 ہوا اور اس راہ پیادہ ہمراہ ہوئے اور وہ برف اور گہاٹیاں پیے کر کے سو  
 خارک میں جس جگہ قلعہ میں گھوڑیے چھوڑیے تھے اٹھارہ دن اس جہاد  
 فارغ ہو کر آئے جو لوگ پیادہ تھے وہ سوار ہو گئے اور ایک جماعت آ  
 محافظت اس قلعہ کے چھوڑ کر میں اپنے مکان کو متوجہ ہوا ایلاق اور دکن  
 کو موکر دان داخل ہوا امراء نے دان میں استقبال کر کے مبارکباد  
 دیے اور نثار کیا برہان اعلان اور محمد آزاد نے بے اس منزل میں  
 اگر ملاقات چاہے میں حکم دیا کہ برہان اعلان حضور میں نہ آئے نہادی  
 اور اس کو نظریے ڈال دیا کیونکہ حکم الہی ہے اگر میں مسلمان شدت جنگ  
 پر صبر کریں تو دوسو کافر پر غالب آویں اور برہان اعلان باوجود  
 جمعیت دس ہزار آدمیوں کے تھوڑے کفار میں شکست کھا کر ہلاک گیا  
 اور مسلمانوں کو تلف کر دیا اور محمد آزاد کو جسے چار سو آدمیوں میں  
 کفار کا مقابلہ کیا منظور نظر کر کے بلند رتبہ کیا اور ہیکو تشون اور اسکا  
 رنقا کو انعام دیا

## ذکر امیرزادہ شاہ رخ کی ترخیص کا مملکت خراسان کو

اسی منزل میں امیرزادہ شاہ رخ کو اسکے دارالحکومت خراسان  
 کی طرف رخصت کیا اور حکمرانے کے باب کیے وصتیں کر دیں اول یہ

## تیمور کے

سوجے اور صابن تیمور اور شمش بہادر اور اردو شاہ اور دولت شاہ ۶۰۱  
 جاجے اور ہریک تواجے وغیرہ اوس قلعہ پر پہنچا تو قلعہ کو خالی دیکھ کر  
 یے تدبیر سے یہ مخالف کی تعاقب پر گھاٹیوں میں گھس گیا اور سبھی بعضی  
 سوار بعضی پیادہ بے احتیاطی ناگاہ کفار سپاہ پوش نے کہیں گاہ ٹپا لٹو  
 پر حملہ کیا برہان اعلان بد دیے سے بدون جنگ کیے بہاگ جب سپاہ نے سردار  
 کو بہاگتا دیکھا تو سب میدان ہو کر منہزم ہوئے کفار نے آکر بہت شہید کئی منجھ  
 ارا و قنوت کیے دولت شاہ جاجے اور شیخ حسین سوجے اور آدیز بہادر نے  
 جنگ کر کے بہت کفار قتل کیے بہت شہید ہوئے اور برہان اعلان بہت ہوا  
 اور تیار کفار سے تاراج کر کر بہاگ گیا اب محمد آزاد چار سو جوانوں  
 ومان پہنچا تو قلعہ مسیاء پوشو لکا خالی پا کر کفار کا کہوچ لٹیا ہوا کوستان  
 میں جہاں سے برہان اعلان منہزم ہوا تھا آیا کفار نے مطلع ہو کر جنگ شروع  
 کیے محمد آزاد تھوڑے سے جمعیت میں اون کفار سے مقابل ہوا اور حق مرد  
 کا داکا ایتنے کوشش کیے کہ خانہ خان میدان کو شکست دیکر بہت قتل کیے  
 اور بچے گھوڑے تیار اسباب برہان اعلان کا کفار نے لیا تھا سب حاصل  
 لیا اور مسوا دے سکے اور بہت غنیمت لیکر مراجعت کیے اور اوس ہی دن برہان  
 اعلان جیسے جا ملا ہریک سپاہ سے لے اپنا اپنا گھوڑا اسباب پہچان کر لیا  
 اوس ہی دن ایک رشتہ کے پاس آگئے محمد آزاد نے برہان اعلان سے کہا آج  
 جہاں مقام کرو لیکن برہان اعلان نے بد دیے سے تو قلعہ لٹیا ومان سے  
 پلے آئے بہر حال ایسی سستے چنگیز خان کیے عہد سے اب تک اوس قنات  
 میں سے کہیں نے نہیں کیے تھے اور میں نے کوستان کستوار سے محمد آزاد

کے کہ ماہ مبارک رمضان تھا اتہ سو سحرے تھے پھر پھر کہہ دادی کہ  
اگر اچانا کیسے ٹھنکے کو دمان گذار ہو تو معلوم کرے کہ میں یہاں کس طور آیا ہوا  
ادسوقت میرے دل میں یہہ آیا کہ امیر زادہ رستم اور برمان اغلان کو سیاہ  
پوشو نیچے ولایت پر تعین کیا ہے اونیکے کچھ خبر نہیں آئیے اور چونکہ برمان  
اغلان کو سابقین لشکر بنا کر ایک جماعت پر شرکت کرے کیلئے بھیجا تھا تو  
اوپنے دمان سہیتے کے تھے اب دیدہ دانستہ اسکو سر لشکر بنا کر تعین کیا تھا  
کہ شاید تدارک سہیتے سابقہ کا کرے لیکن میرا دل تردد تھا کہ برمان اغلان  
نے کیا کہا ہو گا اور ایک رات کو میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ میرے بلوا  
گویا ٹر کر دوہرے ہو گئے میں نے یہہ تعبیر دی کہ برمان اغلان کے شکست  
ہوئے ہو گئے پھر وہ تعبیر سچ تھی فوراً محمد آزاد خان زاد پچہ کو روانہ کیا کہ  
برمان اغلان کے خبر لاویے اور دولت شاہ اور شیخ علی پسر اید کو اور  
تغور اور شیخ محمد اور علی بہادر کو چار سو جوان بھیجے جس میں سو جوان تو  
ترک تھے اور تین سو جوان ماجیک کے لوگ تھے اور ایک شخص ستوار  
کا راہر محمد آزاد کے ساتھ کر دیا محمد آزاد نے مودیر و نیچے بلند پہاڑ  
اور برف اور تنگ گہا تیان طے کیے اور اکثر جگہ بلند پہاڑ پر سے ڈال  
پانوتے دیکر پنج پر کو بڑے دیر کے بعد زمین تک آئے تھے آخر محمد آزاد  
کو ہستان کو طے کر کے سیاہ پوشو نیچے قلعہ کے پاس پہنچا قلعہ کو خالے پایا  
کیونکہ سیاہ پوشو لشکر اسلام کے خوف سے پہاڑ میں جا گھسے تھے اور  
حقیقت برمان اغلان کے یہہ یہی کہ جب وہ مود توابع امراء کے جیسے  
اسمعیل اور الہداد اور سو پنج اور تیموز اور آدنیہ بہادر اور شیخ

## تیمور کے

سوجے اور صابن تیمور اور شیش بہادر اور اردو شاہ اور دولت شاہ ۱۰۱  
جہا جے اور ہریک تو ا جے وغیرہ اوس قلعہ پر پہنچا تو قلعہ کو خالی دیکھ کر  
یہ تدریس یہی مخالف کی تعاقب پر گہاٹیوں میں گہس گیا اور سبھی بعضی  
سوار بعضی پیادہ بے احتیاط ہی ناگاہ کفار سیاہ پوش نے کین گاہ تھی لائن  
پر حملہ کیا برمان اعلان بد دیے یہے بدون جنگ کئے بہا گاہ جب سیاہ نے سردار  
کو بہا گاہ دیکھا تو سب بیدل ہو کر منہزم ہوئے کفار نے آکر بہت شہید کئی منہ  
اراز قشونات کے دو شاہ جہا جے اور شیخ حسین سوجے اور آدینہ بہادر نے  
جنگ کر کے بہت کفار قتل کئے بہت شہید ہوئے اور برمان اعلان بہت گھوڑے  
اور تیار کفار یہے تاراج کر کر بہا گ گیا اب محمد آزاد چہار سوجہ انوسی  
وان پہنچا تو قلعہ سیاہ پوشوں کا خالی پا کر کفار کا گھوڑ لیتا ہوا کوستان  
میں جان یہے برمان اعلان منہزم ہوا تھا آیا کفار نے مطلع ہو کر جنگ شروع  
کے محمد آزاد تھوڑے یہے جمعیت سی اوں کفار یہے مقابل ہوا اور حتیٰ زرا  
کا اہ کیا اسنے کوشش کی کہ مخالفان بیدین کو شکست دیکر بہت قتل کئے  
اور جیسے گھوڑے تیار اسباب برمان اعلان کا کفار نے لیا تھا سب حاصل  
کیا اور سوار اوسکے اور بہت غنیمت لیکر مراجعت کیے اور اوسہی دن برمان  
اعلان جیسے جلا ہریک سپاہی نے اپنا اپنا گھوڑا اسباب پہچان کر لیا  
اور سہی دن ایک شہنشاہ کے پاس آگئے محمد آزاد دینے برمان اعلان یہے کہا آج  
برمان مقام کر ولیکن برمان اعلان نے برویے یہے تو نصف لکھا وان یہے  
چلے آئے بہر حال ایسی سستے چنگیز خان کے عہد جیسے اب تک اوس قشادات  
میں جیسے کہیے نے نہیں کیے تھے اور میں نے کوستان کستوار یہے محمد آزاد

## تورک

۶۰۰ کے کراہ مبارک رمضان تہہ اتہہ سوچریے تھے پتھر پر کہہ دادی کہ  
 اگر احیاناً کسی شخص کو دمان گذار ہو تو معلوم کریے کہ میں یہاں کس طور آیا ہوں  
 اور وقت میرے دلین یہہ آیا کہ امیر زادہ رستم اور برہان اغلان کو سیاہ  
 پوشوں کے ولایت پر تعین کیا ہے اونیکے کچھ خبر نہیں آئے اور چونکہ برہان  
 اغلان کو سابقین لشکر بنا کر ایک جماعت پر ترک تازیے کی لٹی بھیجا تھا تو  
 اوئے دمان سستے کے تھے اب دیدہ دانستہ اسکو سر لشکر بنا کر تعین کیا تھا  
 کہ شاید تدارک سستے سابقہ کا کریے لیکن میرادل تردد تھا کہ برہان اغلان  
 نے کیا کیا ہو گا اور ایک رات کو میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ میرے تلوار  
 گویا ٹر کر دو پرے ہو گئے میں نے یہہ تعبیر دیے کہ برہان اغلان کے شکست  
 ہوئے ہو گئے پہر وہ تعبیر سچ تھے فوراً محمد آزاد خان زاد چچہ کو روانہ کیا کہ  
 برہان اغلان کے خبر لاویے اور دولت شاہ اور شیخ علی پسر اید کو اور  
 تغور اور شیخ محمد اور علی بہادر کو چار سو جوانوں کے ہمیں سو جوان تو  
 ترک تھے اور تین سو جوان ماجیک کے لوگ تھے اور ایک شخص کستور  
 کارا بہر محمد آزاد کے ساتھ کر دیا محمد آزاد نے معہ دیر و نیکی بلند بہاڑ  
 اور برف اور تنگ گہاٹیان چلے گئے اور اکثر جگہ بلند بہاڑ پر سے ڈال  
 پانوتے دیکر پنج پر کوڑیے دیر کے بعد زمین تک آئے تھے آخر محمد آزاد  
 کو ہستان کو ملے کر کے سیاہ پوشوں کے قلعہ کے پاس پہنچا قلعہ کو خالے پایا  
 کیونکہ سیاہ پوش لشکر اسلام کے خوف سے پہاڑ میں جا گھسے تھے اور  
 حقیقت برہان اغلان کے یہہ تھے کہ جب وہ مو تو ایلع امراء کے جیسے  
 اسمعیل اور الہداد اور سوچ اور تیموز اور آزاد نہ بہادر اور شیخ



امیر شاہ ملک نے کفار کو مار مار کر پہاڑ سے نیچے اوتاڑ دیا اور آپ پہاڑ پہنچا  
 اور ایسے بے مشر بہادر اور سنگیے خواجہ اور سونچک بہادر اور شیخ علی  
 سانسریہ اور مٹو سے کمال اور حسین ملک قوجین اور امیر حسین قورجے وغیرہ  
 نے دست بردار و شمشیر زنی کے اور سب بے جہاد بلحاظ محبت اسلام کی کیا اور  
 سب مخالف پر غالب ہو کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور بعضے کا فرختہ غار و نمن  
 گر پڑیے اور ہمارے سپاہ میں سے بے چہرے وقت چودہ آدیے گر کر مر گئے  
 اور جو کفار پہاڑ کے گھاٹیوں میں تھے تین رات دن تک ہمسے لڑتے رہے  
 آخر مخالف عاجز ہو کر الامان کہنے لگے میں نے آق سلطان کو پیغام دیکر اور  
 پاس بھیجا کہ اگر تم مطیع اور مسلمان ہو کر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو تو  
 امن دیتا ہوں اور زمین تو ایک کو چھوڑ دوں گا جب آق سلطان نے جا کر  
 ان کو سمجھایا تو سب نے اسلام کیے آرزو کیے اور کلمہ پڑھا میں نے بظاہر ان کے  
 اسلام کا اعتقاد کر کے امن دیا کہ کیسے کیے جان اور مال اور ولایت میں امت  
 نکر و اور سب کو خلعت دیکر رخصت کیا اور میں نے معہ تمام لشکر شب کو توقف  
 کیا اور ان کفار نے اسے رات کو شاہ ملک کے قشون پر شیخون مارا چونکہ  
 امیر شاہ ملک ہوشیار تھا اور نسبی کچھ بن نہ آیا ملک اکثر آپ ماریے گئی اور  
 اکیو پاس کفار زندہ دستگیر ہو کر قتل ہو گئے جب دن نکلا حسب الامر سپاہ  
 نے چار طرف سے ہجوم کر کے گھاٹیوں میں گھس کر مردوں کو تو تالاس  
 کر کے قتل اور عورتیں اور بچے اسیر اور مال اسباب تمام غارت کیا  
 اور ان کی سر و نیے بہار پر منارہ چنوا دیئے اور سنگ تراشون سے  
 کئی جگہ اس پہاڑ پر تاریخ اپنے اپنے کئے اسے کوہستان میں معہ تمام حال

## توزک

۵۹۸ زینل کو لٹکاتے اخیر پانچون دفعہ من پہاڑ کے نیچے پہنچا اور اسے طور ارا اور  
 لشکرے دمان سے اترے اور سکے گھوڑے خاصہ ہمراہ دمان چلے گئے تھے اوکو  
 بے ماتہ پانو رتے سی باندہ کر نیچے اوتا رہا تھے اور گھوڑے تلف ہو گئے  
 جب سب اترے چونکہ میرے نیت جہاد کے تھے عصائے شمشیر کے لیکر ارا کی  
 رفاقت میں ایک کوس پیادہ گیا پر ارا کے اتھاس سے سوار ہوا اور  
 لشکر تمام پیادہ تھا حاکم کستوار کا ایک قلعہ تھا اوسکے ایک طرف بڑا دریا  
 اور متصل دریا سے ایک پہاڑ نہایت بلند تھا قلعہ والوں کو لکڑی پہلے ہماری خبر  
 ہو گئے تھے اسلئے مال اسباب سب قلعہ سے لیکر دریا اتر گئے اور اوس بلند  
 پہاڑ پر کہ گھاٹیان بہت تنگ تھیں گھس گئے اور یہ مینا تھا کہ اصل قلعہ اور  
 جائے ششم کستوار کے اوس حوالے میں سی ڈا سیلے سحر اوس قلعہ کے رونا  
 ہوا جب من قلعہ سے پاس پہنچا تو کفار کا کچھ نشان نہ پایا قلعہ کے اندر جا کے  
 معلوم ہوا کہ کفار قلعہ خالی کر کے پہاگ شگے بکریان اور بعضے اور اشیاء  
 غنیمت ماتہ آئے آتش خانہ اور عمارات قلعہ کے اندر کے گر اگر تمام دیران  
 کر دیے اور جلد سے یہ دریا اتر کر نہا یفونکے مجھے دامن کوہ میں آیا کفار  
 اوس پہاڑ کے اندر تنگ گھاٹیوں میں کھڑے تھے اوسوقت میں نے بہادر کو  
 دلا ور سے دیے تاکہ اوپر جاوین سپاہے یکم تہہ تکسیر پڑھ کر پہاڑ کو چلی  
 سب سے پہلے شیخ ارسلان کبک خان کے تومان میں سے دست چپ کی طرف  
 سے کوہ پر چڑھا اور جماعہ کفار پر حملہ کر کے تعاقب کرتا ہوا پہاڑ کے چو  
 پر پہنچا اور اکثر کفار قتل ہوئے اور علی سلطان تو ایچے بے غنیم پر سہ  
 نشون حملہ کر کے پہاڑ پر چڑھا اور کفار کو نہایت دیکر اکثر کوفت کیا اور

## نیچورل سائنس

عدا السنو ہے جب میں نے موہن جوارک میں مقام کیا تو وہاں ایک اجازت دہ  
 دیکھا میرے دل میں آیا کہ اس کے رستہ کر دین حسب الحکم لشکر یوں نے جلد ترستہ  
 کر دیا اور بسکہ آگے رستہ میں پہاڑ تھے اسلئے امرا اور سپاہ نے گھوڑے اونٹ  
 اور زاید اسباب اوس قلعہ میں رکھ دیا اور زیادہ میرے ساتھ ہو گئے اور  
 میں تائید الہی پر تکیہ کر کے واسطے تسخیر کو ہستان کیے بلند پہاڑوں پر چڑھنا شروع  
 کیا باوجودیکہ ہوا گرم تھی تو بے اتنا برف وہاں تھا کہ گھوڑے دم تک  
 دھس کر چلا نہیں جاتا تھا لاچار دنگو مقام کر کے رات کو جب یہ لہندہ سوجھا  
 تو یوں پر کو رستہ چلتا اسے طور کیے بلند پہاڑ کو چلے گیا اور امرا اس کے گھوڑے  
 ساتھ لائے تھے وہ بے ٹکا کر قلعہ کو بھی گئے پہاڑ ایک ایسے بلند پہاڑ پر گیا  
 کہ اوپر بلند اور نہیں تھا اور کھارے اور میگے گھاٹیوں میں مکان مستحکم بنا  
 رکھے تھے وہاں بسب برف کے اترنے کا رستہ ہرگز نہلا لاچار میں نے کہا کہ  
 جطور اتر جا اتر و سپاہیے بعضی مستحکم برف پر کو پہنچ گئے تھے اور بعضی  
 رہبان پتھر یا درخت میں ماندہ کر آہستہ آہستہ اترے اور میں نے انہیں  
 لئے زمینیں لکڑیے اور تختہ کے بنوائیں اور چار رہبان آلیو بنائیں کرتے  
 اوسکے چاروں طرف باریک سے میں بنیت جہاد کفار کے ہر سخت اختیار کر کے  
 زمین میں بیٹھا کے شخصوں اور چاروں رہبان کو تہانب کر دراز کر دیا  
 تک آہستہ آہستہ چھوڑتے تھے پہاڑ پر میرے اور لوگ میں اوکرتی لاکرتی  
 کا کر گھڑے ہو نیلے جگہ بناتے تھے پہاڑوں کے شخصوں آکر رہبان زمینیں  
 کے تہانب کر میرے زمینیں کو آہستہ آہستہ تقدردراز میرے رستے کا بھی  
 کرتے پہاڑوں بطور سابق برف کا کر گھڑے ہو نیلے جگہ درست کرتے

## توزک

۵۹۶ غیرت آئیے اور مسلمانوں کی تہذیب کے لیے یہ تہذیب کو کفار  
کستور اور سیاہ پوشوں سے ملکر ادا کیا تو کسی دفعہ کو دونوں کا سر  
میں دعا کیے

## ذکر غزائی کفار کستور اور سیاہ پوشوں کا

میں نے ادھی وقت اپنے لشکر میں سے دس سواروں کو بھیجا کہ  
جدا کیے اور امیرزادہ شاہ رخ کو باقی لشکر کے محافظت پر چھوڑ کر  
واپس غزائیے کستور کے دو منزلہ کرتا ہوا چلا موضع پر نان میں جا کر  
امیرزادہ رستم اور برہان اعلان جو جے نرا د اپنے ملازم کلان کو بطرف  
دشت چپ سیاہ پوشوں کے ملک پر دس ہزار سواروں سے تعین کیا اور  
میں کو ہستان کستور کو متوجہ ہوا اور ایک ملک کا طول عرض اور حقیقت جو  
دریافت کیے تو برید اندازات کیے سر داریے عرض کیا کہ طول کو ہستان  
کستور کا سرحد شہر سے کو ہستان کا بلنگ ہے اور اس کو ہستان  
میں شہر اور گانہ بہت آباد ہیں اور میں سے بڑا شہر ایک ستوکل پی اور  
ایک جوڑکل جو پائے تخت اور نیچے حاکم کا ہے اور میوہ انگور زرد آلو  
اور زیتون وغیرہ وہاں بہت پیدا ہوتے ہیں اور اونچے زراعت غلہ  
برنج وغیرہ ہیں شراب انگور سے سب چھوٹے بڑے پتے ہیں اور سور  
کھاتے ہیں کائے بکری بھی اس ملک میں بہت اور اکثریت پرست ہیں  
اور آدیے وہاں کے قوسے ہیکل سرخ و سفید اور اونچے بولے ترک  
نہ فارسیہ نہ ہندیہ نہ کشمیریہ اور تیار تیرتوار گوپیا اونکے حاکم نام

تیمور کے  
 آج کو جنگ کر کے سحر کیا اور کچھ لوگ شہر آج کے میا فطمت کو چھوڑ ۵۹۵  
 نے یہ لڑائی کا محاصرہ کیا چونکہ سوار تک نیے قلعہ لڑائی کا بہت مستحکم تھا  
 تو محاصرہ کو کئی دن ہو گئے مہینے اب تک لڑائی کا محاصرہ کر رہا ہے  
 ر و ر دو مرتبہ جنگ ہونے لگی اور تمام امراء مردائیگی کرتے ہیں  
 تیمور خواجہ پیرافنیو غایت کوشش کرتا ہے آئندہ جو کدڑ لگایا  
 لو لگا فقط یہ عمر خیر پڑھ کر مین نے اپنا عزم زیادہ تہمتوار کیا  
 توڑک غزائیہ شش غزائیہ کے کھار

### ہندوستان کا

توڑک غزائیہ ہندوستان کا اسطوڑ کیا کہ جب موسم بہار آنا اٹھا  
 جو انب سی لشکر شہر جمع کیا اور ماہ رجب شہر اٹھ سو چوبیس تھیں کہ کل  
 فتح قریب کا ابجد کے حساب سے اٹھ سو پچاس تھیں اور میں شکار  
 میرانشاہ کو مہر بغیر امراء اور لشکر نے سمرقند میں حاکم کیا اور میں شکار  
 کہلتا ہوا تر زمین آیا اور دریا بے جیون کا پل بند ہوا اگر مہر تمام لشکر  
 اتر کر موضع خلم میں ڈیرہ کیا وہاں کے اڈے والے استقبال کیا اگر تیرتہ  
 فرما د کرنے لگے جب مین نے اونکے ٹیموں میں پوچھا تو یہ معلوم ہوا  
 کہ کفار کستوار اور جامعہ سیاہ پوش کے جو رہے بادشاہ دین اور کفار  
 مین داد خواہے کرتے ہیں کہ بہ کفار کستوار اور سیاہ پوش سے کفار کو  
 ہر سال خراج لیتے ہیں اور اگر کچھ کم ہوتا ہے تو ہمارے آدمی کو قتل  
 اور زن و فرزند اسیر کرتے ہیں بہر حال ہم مسلمان ضعیف امیر داد  
 خواہے کرتے ہیں تاکہ ہمارا بدلہ اون کفار سے لے لیں یہ سیتے ہی

## تورک

۵۹۴ نام بنا کر امور سلطنت اپنے قابو میں لیکر ملک داری کرتے ہیں بلوہراؤ  
 کلان تو دلچے میں سلطان محمود کے پاس ہے اور سارنگ شہر ملتان میں  
 اس ولایت کا ہے ان مقدمات سے واقف ہو کر میں نے موافق طریقہ امیر  
 کے جو اطراف عالم میں مشہور ہیں اور یقیناً ادینے ہی بننا ہوگا اور امیر کی جگو  
 اس حدود کے حکومت پر پہنچتی ہوئے حکم کیا تھا کہ حکام ہندوستان کی اگر  
 اہل بکر خراج قبول کریں تو اونکے جان اور ملک سے متعرض نہ ہونا اور اگر  
 اطاعت میں تامل کریں تو ہندوستان کے تسخیر میں سے کرنا اسیلے ایک نامہ  
 ہدست ایچے نسخہ ان کے سارنگ کے پاس ملتان کو بھیجا کہ اگر جان اور  
 ملک اور ناموس دوست ہے تو خراج ہر سال کا ادا کیا کرو اور نہیں تو  
 موٹشکریہ آیا والسلام جب ایچے ملتان میں پہنچا سارنگ نے ایچے کا اعزاز  
 کیا اور نامہ پڑھ کر یہ جواب دیا کہ عروس ملک کے بڑے شمشیر کے نعل میں  
 نہیں آتے اور اگر امیر زادہ کو داعیہ خراج کا پیے تو اگر ہو سکے بڑے شمشیر  
 بیوی میں بھی موٹشکر اور فیضان خونخوار کے آمادہ جنگ بیٹھا ہوں اور  
 ایچے وہاں سے رخصت ہو کر جب یہاں آیا تو فوراً میں نے لشکر اطراف  
 کا جمع کر کے مہاراجہ ملک کے جیسے امیر شفیق قندمار ہے اور امیر  
 الدین اور شاہ بدخشان کے اور شاہ لشکر اور شاہ بہا والدین اور  
 شاہ بہلول برلاس اور قاریہ امیق اور تیمور خواجہ اور شفیق کدور  
 اور حسن جاندار اور محمود بہادر وغیرہ امراء لشکر آراستہ لیکر واسطے  
 تسخیر ہندوستان کے متوجہ ہوا اور جماعہ ادغانیوں کو جو کوہ سلیمان  
 میں تھے تاراج کر کے کوچ کوچ جا کر دریائے سندھ کو عبور کیا اور

## تیمور سے

پڑتے فرض ہے کہ واسطے حفظ دین اور تقویت شرع کے کفار کو دفع کون ۹۳  
اور سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ بادشاہ اسلام کے جان اور مال سے  
اطاعت کریں اور یہ باتیں سنکر غراہندوستان پر راضے ہوئے اور  
دعا پڑھے یہ مین نے اپنے پیر حضرت شیخ زین الدین ابو بکر سادی کو  
خط لکھ کر استدعا سمیت کی کہ اوںہو نے خط کے حاشیہ پر یہ لکھا کہ ابوالغار  
تیمور اید اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ اعمال نیت پر متفرع ہیں اس سفر میں  
تجو کو خوبے دنیا اور آخرت کے بہت حاصل ہوو گئے اور بخیر و عافیت  
جا کر چلا آو لگا و السلام اور ایک تلوار دراز قامت کے میرے واسطے  
بیچ مین نے او میں تلوار کو اپنے عطا کیا ہے

## اور توڑک پور شش غراہی ہندوستان کا کیا

اسعد مدین عرضے امیر زادہ پیر محمد جہان گیر کے حدود کابلستان سے  
کہ وہاں کے حکومت قنذرا اور قیطان اور کابل اور غرمن اور قنذری  
حدود ہندوستان تک اوس سے متعلق تھے آئے یہ لکھا تھا کہ مین نے یہاں  
آکر مطابق نصائح عالے کے کا فذ خلاق سے سلوک کیا یہاں کے ضبط سے  
فارغ ہو کر تسخیر تعصی ولایت ہندوستان کے میرے دلین آئے ہندوستان  
کا احوال جو دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ شہر دہلی تھکاہ سلاطین ہند  
بعد وفات سلطان فیروز شاہ اوسکے امرا مین سے دوہڑا  
ملوا و رد دوسرے کا سارنگ متقل ہو کر قوت پانگے پانگے  
راہے کو فیروز شاہ کے اولاد مین سے بادشاہ ہوا ہے

## تورک

۵۹۲ اور افسوس ہے کہ ہندوستان میں ہمارے حکومت نہو دیے بلکہ امیرزادہ  
شاہ رخ کے باتوں سے شگفتگی حاصل ہوئیے امیرزادہ محمد سلطان نے کہا  
کہ ہند کے زمین اور کوہستان تمام زرا اور جوہرین اور سترہ کہان ستر  
چاندیے ہیرہ یا قوت زمرہ قلعے لوہے فولاد پارہ تانبے وغیرہ کے دھنچے  
کوہستان اور سرزمین اور جزایر میں ہن اور دمانیکے پیدائش تمام ائمہ  
اور میوہ اور قند اور خمر ہے اور وہ ملک ہمیشہ سبز رہتا ہے اور  
اوسکے زمین راحت افزا اور چونکہ دمانیکے باشندے اکثر مشرک اور  
افتاب پرست ہن تو خدا اور رسول کے حکم سے اونکا مال بکھو حلال  
ہے اور میریے وزیر نے کہا کہ آمدنیے ہندوستان کے چہ ارب ہیکل  
کر کردرا اور ہر گروڑ مسو لاکھ اور ہر لاکھ ہزار منقال نقرہ ہے حاجت  
امراء الوصاات نے کہا کہ عنایت الہیے ہند کو مستحق کرینگے لیکن ملک  
ہندوستان میں اقامت کرن تو ہمارے نسل اور نسب کم ہو جاتے ہے  
اور ہمارے اولاد بے دمانکے ہے ہو جاوینگے جب تو والد اور تناسل  
بہت سو دیکھا تو قدر کم ہو جاوینگے اس بات سے امراء قشونات مذہب  
ہوئیے میں نے لکھا کہ میرے غرض جنگ ہندوستان سے عدا کفار کے  
ہے تاکہ موافق سنت رسول کے اہل اوحس دیار کو اسلام کے دعوت  
اور اوس مملکت کو کفر سے پاک کردون اور بت اور بتخانہ توڑ کر  
خازنیے نے میل الہ بخون او نہو نے بظاہر خواہ مخواہ پسند کیا لیکن  
نکار بن پر اعلا نہوا اس میں علای نے فضیلت غراسیے کفار کے بیان  
کر کے یہ فتویے لکھا کہ سلاطین اسلام پر اور جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ



## تیمور کے

حصار دہانکے سپاہ اور زمریداروں اور راجوں کا جنگا پیشہ بیہوشی و غلبہ  
اور قلعہ بنار کے من و حشے کی مثال اوس پیشہ من رہتے ہیں چوتھا حصار دہانکے  
کو دہان کے حاکم جنگ کے وقت دہانوں کو غرق آہن کر کے لشکر سے الگ کر کے  
اونکی اوٹ میں سو کر گرتے ہیں اور دہانوں کو ایسا سدھایا ہے کہ گھوڑے  
کو سر سوار سے نہ ٹکریں اور دہان کر زمین میں ٹپک دیتے ہیں بعضے امراء کی ہوا  
دیا کہ سلطان محمود سبکا ٹگین نے تیس ہزار سواروں میں سے ہندوستان کو منہ  
کر کے اپنے غلاموں کو دہانکا حاکم کیا تھا اور کئے ہزار گون طلا اور نقرہ اور  
جواہر کے اوس ملک سے لیکر خراج مقرر کیا تھا کیا امیر سلطان محمود  
کتر ہے خدا کا شکر ہے کہ آج سو ہزار ترک جو بخوار امیر کے کتاب میں  
ہیں اگر امیر یہ ارادہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فتح دیو لگا اور امیر غازی  
اور مجاہد نے سبیل اللہ ہو دیکھا اور ہم ہی امیر کے طفل سے غازیہ اور  
سپاہ اور ایل اوس سب غنیمت ہو جائیگی اور امیر سلاطین رویے زمین میں  
نامدار ہو جائیگا اس میں امیر ارادہ شاہ رخ نے کہا کہ ہند ملک بہت وسیع  
ہے جس سلطان نے ہند کو سخر کیا گویا چار اقلیم پر حاکم ہوا اب اس کے  
ہمارے ہند کو لیکر مفت اقلیم پر حاکم ہو جائے ہیں یہ یہ کہا کہ میں نے عجم کی پانچ  
میں دیکھا ہے کہ سلاطین عجم کے عہد میں بادشاہ ہند کو راوی سے میں اور  
اور تعظیم کے واسطے نام نہیں لیتے اور بادشاہ روم قیصر اور سلاطین  
ترک کو خاقان اور سلاطین چین فغور اور سلاطین ایران اور توران  
کو شہنشاہ اور حکم شہنشاہ ایران اور توران کا ہمیشہ ہندوستان کے  
راجوں پر جارے تھا الحمد للہ کہ ہم آج ایران اور توران کے شہنشاہ

# توزک صاحبقران کی توجہ کا ذکر حضرت صاحبقران کو مملکت ہندوستان کو

اوسوقت میرے دلین یہ آیا کہ کفار پر جہاد کر کے غارے بنوں اور یہ  
سن رکھا تھا کہ کافر کا قاتل غازیے اور مقتول شہید ہوتا ہے جب یہ ارادہ  
مصر ہوا تو پہر پہر تردد ہوا کروا سٹیلے غراے کفار خبا کے عزم کروں یا نہیں  
ہندوستان پر جلون اوسوقت میں نے قرآن شریف میں فال دیکھے تو یہ آیت  
نکلے یا ایہا النبی جاد الکفار والنفاقین واخلط علیہم یعنی اسی صلعم جہاد کر  
کفار اور منافقوں پر اور شدت کر اون پر علماء نے کہا کہ کافر اور  
منافق ہندو اے میں میں نے موافق حکم الہی کے واسطیلے غراے کفار ہندوستان  
کے تصمیم کیے اور اسراوسال خورد اور مدبروں کو بلا کر دارالحرب ہندو  
اور خطا کے باب میں شورہ کیا کہ موافق فرمود خدا کے جہاد کفار کا بچہ  
پر واجب ہوا ہے سب نے مبارکباد دیے پہر میں نے یہ پوچھا کہ کفار  
خطا پر توجہ ہوں یا ہندوستان پر اسپین وہ باقین اور کہانیان کہنی  
لیکے کہ ملک ہندوستان میں چار حصار ایسی ہیں کہ تمام ملک وسیع کا احاطہ  
کیا ہے جو شخص ان چاروں حصار کو توڑے ہندوستان کو وہ سب کچھ  
پہلا حصار تو پانچ دریاے عظیم میں جو کہ کوستان کشمیر نے جارے ہو کر  
رفتہ ایک ہو گئے ہیں اور ولایت سندھ کو گذر کر بحر عمان میں داخل  
ہوتے ہیں عبور ان دریاؤں کا سوا یہ کشتے یا پل کے سکن نہیں دو  
حصار دایکے جنگل اور میتہ کہ تہہ در تہہ اور شاخ در شاخ پٹھان  
نہایت گنجان اوستے ہیں طے کرنا ان جنگلوں کا نہایت دشوار سی

تیمور کے

مہربان حکم کے اشیہو میں ہما کر ملک کے ابادیے اور زراعت میں مشغول ہوا  
دگر حضرت خدایا جعفران کی سرپرستی  
کا مقام آنکیران سے اور انہر  
اور نوران کو

اس عرصہ میں جاڑیے نکل گئے اور بہار آگئے مقام اقامت سے میں سمرقند  
کو روانہ ہوا اور ہر منزل میں شکار کھیلتا ہوا دریا و خجند اتر کر سمرقند میں  
داخل ہوا خجند و زشہر میں عیش کر کے یہاں آگیا کہ خطہ کشن کو چلا جاہی  
و انسی کشن کو متوجہ ہوا سمرقند سے چھ سات کو س ملے کر کیے اثناء راہ  
میں جس جاکہ پہاڑ میں سے چشمہ جاری ہوا پے وہاں گیا وہ جگہ بجا کو پسند  
آگیا یہ حکم دیا کہ یہاں ایک باغ اور محل عایے تیار کرو

دگر باغ اور عمارت تخت قراچہ کے  
تیار کیے کا

جب الامر سمار مہندس باغ اور عمارت کے تیار کئے میں مشغول ہوئے  
تہوڑے دنوں میں باغ تیار ہو گیا اور محل اوپر پارہ کوہ کے چوہے میں آگیا  
تہا تیار کیا و دن اس عمارت میں جشن آراستہ کیا اور نام اس محل  
تخت قراچہ رکھا اور وہاں سے رباط بام کو روانہ ہوا اثناء راہ میں  
امیر زادہ شاہ رخ مقام استراہاد سے حاضر ہوا میں نے اس کو سینہ  
میں لگایا اور مہربانے کے امیر زادہ نے نثار کیا اور شیش و عاج  
میں خطہ کشن میں داخل ہوا آواز لیا کہ کے زیارت سے فارغ ہو کر غلا  
ایچے مانع میں اثناء اور خیر اور خرگاہ ہر پا کر اکہ ہر روز جشن کرتا رہا

## تورک

۵۸۸ ہوا تھا بھٹن رتب کر کے امرا و صاحب دیر کو بلایا

## مجلس کمالیہ کی

جب امرا سب حاضر ہوئے تو نے اونسے بطور صلاح کے لوجہا کہ میں  
 جب بارادہ مغولستان کے حوالے ناسکب میں ڈیرہ کیا تو خواجہ خضر خان نے  
 اسی لحاظ سے اپنے دختر کے پیچھے میں درنگ کیے اور مطیع ہو گیا اب کہو  
 کیا صلاح ہے اوسکے ولایت کو سحر کروں یا بہن سب نے عرض کیا کہ جو  
 خضر خواجہ اعلان فرمان بردار ہے بطور تعرض اوسکے ملک میں مناسب  
 نہیں ہے میں نے جواب دیا اگرچہ ظاہر اچوت کہتی ہو لیکن اونسے جو کسنا  
 چاہی کہو کہ ہمیں ملک اوسکے باپ سے بزور شمشیر لی ہے وہ جبراً قہراً اطاعت  
 کرتے ہیں پہر اگر اونکو یہ قدرت ہو کہ ہم پر غالب آئیں تو سرگز اطاعت بہن  
 کرینگے حتیٰ الوسع اپنا ملک موروثی ہمیں چوڑا لینے سے کرینگے کیونکہ داب  
 سست میں یہ حکایت درست نہیں آتے یہ حسب صلاح چونکہ لشکر جمع ہو گیا  
 یہ نیزادہ محمد سلطان کو مو فوج تعین کیا کہ سرحد مغولستان میں جا کر  
 موضع شیعہ میں ایک قلعہ عایدے تیار کر اکر اوسکے گرد خندق عمیق کھدائی  
 پیر نہایت دیے اور راعت کرائی تاکہ سرحد غنیم کے مستحکم ہو دیے  
 اور وہ یہ قلعہ عایدے میں رہو دیکے امرا نے یہ صلاح پسند کر کے آفرین کے  
 یہ تحریر آریہ یہ محمد سلطان کو چالیس ہزار سواروں سے اور آراہ  
 میں یہ میرہ سے سبقت ہمیں اور نیز دیے بیگ پیرامیر سار بوجاؤ  
 یہ جسٹن نور محمد علیت پیر عباس وغیرہ سرداران تو مانا  
 یہ رشتہ اور محمد علیت کے اوسکے ہمراہ کر کے رخصت کیا اور

تیمور کے

خواجہ خضر اوغلان کے پاس آکر امیر کا پیغام معرفت مرحوم کے اوسکو سنا دیا کہ  
تو اپنے بھوشے تمام منظور کر کے بہر علیا لکل خانم کا ہمراہ اپنے مستبد اور مہنگی  
امیر کے خدمت میں روانہ کیا جلد اٹے میں میں نے خوش ہو کر تمام اہل حرم کو لکل  
خانم کے استقبال کے لیے بھیجا اوہوں نے پندرہ دن کے رستہ پر جا کر ملاقات  
کے اور تیار کر کے جشن کیا بعد ازاں یہ رسم ضیافت کے مراجعت کے پر منزل  
میں جشن کرتے آئے یہاں تک کہ جمعرات کے دن غرہ ماہ ربیع الاول سنہ  
کو یہاں داخل ہوئے

## دکتر لکل خانم حبیبہ خضر خواجہ اوغلان کے نکاح کا

اوسوقت میں یہ جشن کے تیاری کے کہانی نے اور شیرینے خاص و عام کو  
تعمیم کیے اور قصات علاء دین بلاکر موافق شرع شریف کے نکاح کیا  
الہرم اور امراء نے تیار کیا اور پیشکش دیئے میں بھی تمام امراء کو خلعتیں  
طلائیے اور کرا اور سلاہ زرا اور شمشیر اور خنجر اور کار در صبح اور گہڑی  
زرین زین عنایت کیئے اور جو زین و ورد لکل خانم کے ساتھ آئے تھے سبکو  
العام نقد و جنس دیکر خوش کیا

## دکتر بادشاہ حسانی کی ایلچی آنیکا

اسمہ صہ میں ایلچی شغور خان بادشاہ خا کا آما میں نے اوسکو روبرو  
بلایا اوسنے بعد دعا اور ثنا کے نافہ شغور کا معہ تحائف کے پیش کیا نامہ  
میں سوائے حکایات کے اور کہہ نہیں تھا میں نے بے ایلچی کو فوارش کر کے  
محرط محبت مضمون کے رخصت کیا اور چونکہ موسم زمستان کا آخر

# توزک

۵۸۶ ہن مستحق ہو کر جن اور کما زبان اور دیوار گرد کیے بنانے لگے اور اوس کی اندر  
 محل نہایت رفیع شروع کر کے تہوڑے مدت میں وہ باغ اور محل بے نظیر  
 ہو گیا اور بہانت بہانت کے درخت سرخ اور سفید بہول اور باغوت  
 میں سے لاکر وہاں لگائے جب باغ اور محل کہ تن طاق اور ایک گنبد نہات  
 رفیع اور چھوٹے مکان بہت تھے تیار ہو چکا تو فرشتہ نفیس بجا کر بزم باشاہ  
 رتبہ کے اور یہ باغ نکل خانم دختر خواجہ افغان کے نام جو معروف امیر غیاث  
 کے خواستگار سے کی تھی مقرر کیا اور اسکا نام باغ دلکش رکھا ہر میں  
 ہر کسب کو شکار کہیلتا ہوا روانہ ہوا یہاں تک کہ دریا سی شیحون کو اتر  
 کر صحراء انگریزوں میں نزدیک موضع خیام کے مقام ہوا جب یہاں سالانہ  
 سو عریے کہ سال انیسواں جلویہ اور سال چوسٹھواں ہجری شروع ہوا تھا  
 گذر گئے تو اوس سرزمین میں خانہ زمستان بنوائی اور وہاں اقامت کی وہاں  
 یہ سننا کہ نزار حضرت شیخ احمد سیوریہ کا جو اولاد امام زادہ محمد خفہ علیہ  
 الرحمون کے بن یہاں سی نزدیک پیہ میں واسطے زیارت نزار شیخ کی مصلحت  
 بسی میں شیخ کے روحہ میں گیا فاتحہ پر پیکر ممت طلب کے اور ان کے نزار پر  
 کچھ عمارت نہیں تھے تو وہاں یہ عمارت بنوائے ایک پیش طاق بلند دو  
 طرف دو نزار بہت بلند گنبد اور قیروں پر کلان ایک سو چوبیس گز کا  
 اسطے مرقعہ شیخ کے اور دو طرف چار بڑے بڑے دالان او بنین  
 دو حجرہ تیار کرائے اور اسکا اہتمام ملا عبدالعزیز کے لئے کر دیا  
 وہاں کے خادموں کو خیرات تقسیم کے پہر وہاں سے اپنے مکان کو  
 آیا چیدروں کے بعد امیر غیاث الدین کے عریے آئے کہ جب میں

اور پشیمانی گھوڑے تو چاہیے مرصع زین اور جامد زرد وزرے اور اور نفیس  
 تھیں نذر کیے اور اور امیر زادوں کو خلعتن طلائیے دین اسماعیل بن مین بیگ  
 امیر شمع جهان سپر امیر خواجہ اعلان کو بلا کر خلعت خاص اور اسپ زرین بڑا  
 اور شمشیر اور خنجر مرصع عنایت کیا اور رجا گیر او سکے واسطیلے تجویز کے اور  
 نقراء و خوش دیکر او سکے باپ کے پاس بھیج دیا اور امیر غیاث الدین کو شمع  
 جهان کے ساتھ کر دیا اور تھنے بطور سوغات کے او سکے ہمراہ خضر خواجہ  
 اعلان کے واسطیلے بھیجے اور امیر غیاث الدین ترخان بیگہ دیا کہ خضر خواجہ  
 اعلان کے لڑکے سے خواجہ شکار سے کر کے میرے نسبت مقرر کرنا ان دونوں  
 کو روانہ کر کے مین مرغزار کلن کل مین آیا اور سوقت ملک اغا حرم تھرا  
 امیر زادہ مشاہیر کے حسب الطلب ہرات سے آٹھو میری دہن یہہ آیا  
 کہ پوپے پوپے پوپے کے میرا صلت کروں اسمیلے بیکی سلطان کو جو لڑکے  
 امیر زادہ میرا شاہ کے بیٹے امیر زادہ اسکندر سپر امیر زادہ شہین  
 مرحوم کے بیٹے منسوب کے اور تین مہنی تک جشن اور نرم بادشاہانہ  
 مرتب کر کے مطابق شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کروایا  
 اور خاص و عام کو خلعتین دیں اور تمام انرا اور لشکر کے اوساد  
 اور علما و شہر کو برہ مند کیا اسیچے فارغ ہو کر بیکی سلطان کو تبریر کو  
 بھیج دیا

## ذکر باغ و نکشا کی تیاری کا

اسماعیل بن حکم دیا کہ اس مرغزار مین مربع باغ تیار کریں کہ ہر ایک  
 ضلع اور سکا ایک ہزار پانچ سو دس سہار جو مالک محروم ہے جمع ہو

## توزک

۵۸۴ نہوئے اسہی سبب یہ اوسکو بہ نظر بد لگے اور چونکہ وسعت مالک محروسہ کے فراخ ہو گئے تو زمین بے دست ہمت کو کشادہ رکھتا تھا ایک یہ حکم دیا کہ ہر شہر اور قصبہ اور مملکت میں ہمارے طرف سے ہزار طباق طعام کی تیار ہوا کریں اور سپاہ اور رعیت اور مسافر دوستی پرہ مند ہو دین اور اسی بے رباط اور سر آئین آدمے تعین کیے کر وٹے اور دہنی ہمیشہ بندگان خدا کو تقسیم کیا کریں اور یہ حکم دیا کہ جس سرزمین پر ہمیں ڈیرا کیا ہے وہاں ایک ایک گائو آباد اور عمارت تیار کرو اور یہ حکم دیا کہ علی الصبح سب سے پہلے جو شخص سلام کرے اوسکو ہزار درم دو لگا اور جو بعد اوسکے آئے اوسکو پانسوا درجہ اوسکے بعد اوسکو سو اور جو شخص چالیس روز تک رات دن بلا تاخیر گاہ میں حاضر ہوئے چالیسوں اوسکا جو مطلب ہو گا وہ سب ادا کر وٹگا اور یہ حکم دیا کہ میرے واسطے بائیں ہمیشہ خزانچہ تہلیان روپہ اشرفیہ کے ٹٹی حاضر رہا کریں تاکہ جس پر میرے نظر پر جائے اوسکو انعام دون لیکن عادت یہ ہے کہ اکثر اوقات میرے نظریاں اس پر پرتے تھے اور اگر اٹھیا گا ادھر اودھر دیکھتا تو ہر جو سرتا اوسکو اتنا انعام دیتا کہ یہ حاجت مند نہوا اور یہ مقرر کیا کہ جو کچھ آج ہنسا وہ اگلے دن کیے معتبر امیر کو عنایت ہوا کرے اور میرا لباس یہ تھا قبا اور بادیہ اور عمار اور بخیل کے ٹوٹے اور پیر پکڑے بندے ہوئے اور کرندا وسوقت خانزادہ خوار نرم حرم محترم امیر زادہ میراثاہ کے حسب الطلب تیریزی آئے میں نے امیر زادہ کو مخاطب کیا اوسکے لیے کو واسطے استقبال کیے یہی خانزادہ نے آکر ملازمت کیے



جاڑوں میں موضع خرفت میں رہے یہ مخالف کو مسخر کر کے شیراز میں آجاویے ۸۳  
 اور میں آب خورستان کی طرف روانہ ہوا اور امیر حاجے سعید الدین کو درگاہ  
 کو پہنچا اور امیر زادہ محمد سلطان نے یہ لکھا تھا کہ میں اتنا راہ میں نہی ایک  
 پہاڑ کے گہرا تھا اور جمال الدین فیروز کو یہ سادہ حاضر تھا اوس قدیمی غذا  
 نے ناگہان چہرے میرے ماری کچھ پانوں میں زخم آیا یہ وہ ہاسان چاک کہ  
 اوسے پہاڑ پر چڑھ گیا سہا ہے اوسکے پیچھے دوڑے تو وہ پہاڑ پر سے نیچے  
 گر پڑا سہا ہے جب اوسکے پاس پہنچی تو وہ مر چکا تھا اوسکا سہا کاٹ لائے  
 الحوالہ کہ امیر کے اقبال سے جمال الدین کا ارادہ باطل ہو کر نہ ہوا اور اب  
 میں ہران کے رستہ میں لازمت کو آتا ہوں امیر زادہ محمد سلطان کے یہ  
 عمر خیرے پڑھ کر قانع اوس حدود کیے محکوم ہوا یہ اور میں بخاطر جمع ہونے  
 سمرقند میں درمیان محل سلطان ارٹوچ کے عیش و عشرت اور اطاعت میں  
 مشغول تھا کہ امیر زادہ محمد سلطان آگیا اور شکست لایا اور خراج چار سالہ  
 کا خزانہ میں داخل کیا اور یہ میں نے سمرقند کو غم کیا اور دار السلطنت  
 میں جا کر باغ بلند میں آٹرا اور اس شکرانہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے امیر زادہ محمد  
 کو جمال الدین فیروز کو ہے کی مکر سے بچایا جشن عظیم مرتب کیا اور محتاجوں کو  
 خیرات دیے امیر زادہ محمد سلطان کو ہننے واسطے سفیر کے جس ولایت پر  
 تعین کیا سوا دینے حسب نطاہ عن کیا اس یورش میں کہ اوسکو مملکت فارس  
 پر پہنچا تھا میں بڑے کام کیے اول بحرین اور ہرمز میں در بند ولایت سندھ  
 تک تصرف کیا دوسرے ہزار خردار زرہ اور متاع نفیس کے جمع کر کے  
 پہاڑ پر پیش نظر کے تیسرے مملکت کو اب پاک کر دیا کہ پہاڑ کے نیچے کی حالت

## توزک

۵۸۲ لیکر دار بجا اور طارم کے رستہ کو متوجہ ہوا اور امیر حاجی سیف الدین کو ماری گئی،  
 سے ڈیرہ میں چوڑا اور امیر زادہ پیر محمد عمر شیخ کو ہمراہ امیر شامک وغیرہ انوار  
 کے کار دل اور نالی کے رستہ سے روانہ کیا کہ دریا و عمان کی کنارہ کنار چلی  
 جاوین اور امیر ارغوشاہ اور امیر بیان تیمور جتہ اور امیر جلال کو معہ فوج جہم  
 اور لاری کے رستہ بھیجا اور طرف دست چپ کے امیر اید کو برلاس کو کنج دیکر  
 کی طرف روانہ کیا تاکہ اوس سرزمین کو تاراج کرے جب ہم اسطور روانہ  
 ہوئے تو پہچانیں سردار نے اطاعت اور خراج قبول کیا اوسکو نوازش کے  
 اور جس نے مخالفت کی اوسکو مستاصل کیا اور جب ہم ہرنکہہ میں آئے تو  
 اوس نواح کے ساتون قلعہ یعنی قلعہ شنگ زندان اور قلعہ کوسلک اور قلعہ  
 شامیل اور قلعہ منو خان اور قلعہ سبدا اور قلعہ بوردک اور قلعہ تازیان  
 مسخر کر کے خاک میں ملا دیئے اور غنیمت بیشمار حاصل کیے

## ذکر فتح قلعہ ہرنی کے

جب محمد شاہ حاکم ہرنیہ یہ حال دیکھا تو خوف کہا کہ جزیرہ بحرمان کیے  
 قلعہ جرون میں گیا اور اپنا تاب سہ شمشیر لائق اور تحائف دریا کی پہچا  
 اور خراج قبول کیا اور خراج سامانہ اوسکے ولایت کا تین لاکھ دینار  
 تھے اور چار برس سے کسیکو کچھ نہیں دیا تھا اب چار برس کا محصول  
 بارہ لاکھ دینار ہوتے ہیں نقد اور موتے وغیرہ اجناس ادا کر کے بالبقا  
 کا اقرار کیا کہ جلد موجود کرنا ہوں جب محمد شاہ نے یہ اطاعت کے او  
 خراج دیا تو اپنے دستور سابق امن دیا اور ولایت اوسکو مفوض کر  
 راجعت کیے اور نور ملک برادر اید کو برلاس کو مقرر کیا کہ مرشد

شمشیر اور خنجر اور سپ خاص دیکر سربلند کیا اور سنیہ بے لگایا اور ملک  
 دار بے اور رعیت پروریے اور عدالت اور سخاوت اور حسن خلق کی باب  
 او سکویت نصیحت کر کے رخصت کیا اور تمام امرا کو جو اوسکے ساتھ گئے تھے  
 خلعتیں اور کمر اور شمشیر مرصع اور گہوڑے تو کافے دیئے اور واسطے <sup>جلت</sup> حفا  
 مرتبہ لو کرے کیے اور تک حلالے کی نصیحت کیے اور امیر زادہ مع شکر ماہ  
 شعبان ۷۹۹ء سات سو ننانوے مین دریا رامویہ کو اتر کر اند خود مین آیا  
 اور آخر اسہی ماہ کی ہرات مین شکر گاہ کیا امیر افیو غاہرات کے داروغہ  
 امیر زادہ شاہرخ کا استقبال کر کے تیار کیا اور شکرش دیئے اور ماہ رمضان  
 مین کہدستان مین داخل ہو کر رعیت پروری مین مشغول ہوا

وکر امیر زادہ یا سنغر پیر امیر زادہ

شاہرخ کی ولادت کا

اور اسہی سال کے ماہ ذالحجہ مین اللہ تعالیٰ نے اوسکو فرزند دیا اور یہ  
 مژدہ جلد حضور مین بھیجا مین بے خوش ہو کر مسجد شکر کا کر کے جشن مرتب  
 کیا اور اس فرزند کا نام یا سنغر رکھا اور اسہی سال کے ماہ شعبان مین  
 باغ شمال سے خطہ کشن کی طرف عزم کیا اور بام کے رستہ سے کشن مین آکر  
 سبزہ زار مین اتر اچنڈ روز ومان عیش کر کے شہر مین قصر آق سرا  
 مین اتر کر رمضان پور کیا اوسوقت عرا یض امیر زادہ سلطان محمد  
 بہادر کے ملک فارس مین جو برزا اور کنارہ بحر عمان پر تسخیر قلاع  
 مین مصروف تھا آئے یہ لکھا تھا کہ مین مع امرا و شیراز میروانہ ہوا  
 اور رستہ تحقیق کر کے تقسیم کر لیا مین تو امیر جہا نشاہ وغیرہ امرا کو ساتھ

۵۸۰ اتہام کے تاکید کے اور میں آپ پر روز ہر ایک کے سرحد پر جا کر ملاحظہ کرتا تھا یہاں تک کہ پندرہویں دن کے عرصہ میں غارت پوری ہو گئے اور مستون اور تخی سنگر کے جو میں نے تبریز اور اذربائیجان سے بھیجے تھے اوسمیں لگائے اور چہت اور طاق بڑے چھوٹے طلا اور لاجور دیے منقش کرائے اور فرش ساری محل کا سنگ مرمر کا بنایا اور محل نہایت عالی اور خوش طرح کہ جیسا کہ میں دیکھا ہر سنہ تیار ہوا ہر دو ماں فرش نہایت نفیس بھوا کر جشن ترتیب کیا

## دکنز مملکت خراسان کی تفویض کا امیرزادہ شاہرخ کو

اسی جشن میں میرے دلین یہہ آیا مملکت خراسان کے جو سبب دنیا کا ہے اور باقیم چارم میں واقع ہے گویا ہر رخ ہی درمیان ایران اور توران کے کیسے فرزند شایستہ سلطنت کو عطا کروں اور وہ امیرزادہ شاہرخ تھا اوسکو بلا کر مملکت خراسان سیستان تک اور ماثرندران فردزہ کوہ درے تک اس کے لئے مقرر کیا اور امرا میں سے امیر سلیمان شاہ اور امیر مضارب اور چاکو اور سید خواجہ سپر شیخ علی بہادر اور عبد الصمد سپر امیر حاجے سیف الدین اور حسن جاندار اور ملک بہادر اور امیر جہانک سپر مملکت اور میر محمد سپر امیر فولاد اور علی ترخان سپر امیر غیاث الدین ترخان اور بوقلاق قوجین اور کنکچے اور پورخے اور طغی مرکن اور اوقیہ فادیل کا جے اوشیخ علی میرک اور بعضی سردار تو مانا ت اور بڑا جاکے معاملہ و عیال اور امرا میں سے فرزند بڑا اور امیرزادہ شاہرخ کے ہمراہ کر دیئے اور سبب اوس مملکت کے لکھ دیئے اور کلاہ خاص اور

تیمور سے

نواں پیری کے جاڑی آگے اور چکوساں تریشہ اور علی سے سال اٹھارہ  
شروع ہوا اس زمانہ میں سمرقند کے قتلہ ارکین اور اس محلہ جس کا نام کور  
سرا نام رکھا تھا قائم کیا اور عدالت اور رعیت پروری شروع کیے اور  
امیرزادہ پیر محمد غریب کو جو حسب التائب حضور میں آتا تھا بدستور امیرزادہ  
کے حکومت پر رخصت کیا

ذکر امیرزادہ محمد جہاںگیر پیر امیرزادہ  
محمد سلطان کے ولادت کا

اس حال میں اللہ تعالیٰ نے امیرزادہ محمد سلطان کو فرزند مرحمت کیا میں  
نے اس کے ولادت میں خوش ہو کر جشن مرتب کیا اور اس کا نام محمد  
جہاگیر رکھا اور مردہ ہوسٹ تورہ ملک قوچین کے مملکت فارس میں  
امیرزادہ محمد کے پاس پہنچا جب یہ جاڑے بخیر و خوبے آخر ہوئے اور یہاں  
آئے میں پر روز باغ کے سیر کو جاتا تھا جب میں باغ شمال میں جس کو میں  
چلے شہر سی شمال کے جانب میں تیار کر اکو یہ ہے نام رکھا تھا گیا تو وہاں کی عمارت  
ناقص معلوم ہوئے میرے دل میں یہ آیا کہ اس باغ میں عمارت عمارت تیار کروں  
تاکہ برسوں مشہور رہی اور یہ وقت مملکت عراق اور عجم اور فارس اور آذربائیجان  
اور دیار بکر اور خراسان کے ہندس اور معماروں کو جو سمرقند میں جمع تھے  
بلکہ نقہ عمارت عمارت کا کاغذ پر کھینچوایا اور میں ہی ایک نقہ پسند کر کے سعادت  
نیک میں اس کے بنیاد رکھے اور ابہام حاد الاخر حسب اللہ میں عمارت شروع ہوئی  
اور اس عمارت کے ایک ایک اس کے سپرد کر دیے اور معمار استاد  
میں عمارت کے ہر ایک طرف تعین کر دیئے اور امراء کو اس کے

۵۶۸ شگفتہ عیش میں مشغول ہوا ہر روز جشن عظیم اور خاص دعام کو اوس  
 ہرم میں بہرہ ور کرتا تھا اور تمام امیر زادین اور سرداروں کو خلعتیں  
 لائق اور گہوڑے تو چاہتے عنایت کیے اور شہر کے تمام ارار اور سادات  
 اور علما کو غنائم میں جو اس یورش میں حاصل ہوئے تھے نقد اور جنس  
 لباس گہوڑے اونٹ خیر غلام لونڈیاں حصہ دیا ہر جشن میں فارغ ہو کر  
 فقراء کو جمع کر کے بریک کو اتنا دیا کہ پہر گداہی کے حاجت نہ رہے دفین  
 کہ اتنے ہزار آویس محتاج لکھی ہوئے تھے اونکو اتنا زر دیا کہ سرمایہ عزت  
 اور کسبیت کا ہو جاوے اور اونکو ماوراء النہر کے مواضع میں تقیم  
 کر کے ہرمواد میں پر ایک سردار مقرر کر دیتا کہ اونکے حال میں آگاہ رہے  
 کسی نے یہ عرصہ کیا کہ خزانہ میں مال بہت دیا جاتا ہے اگر اتنا مال سب  
 کھو دیا جائے تو بحاس ہزار سواروں کا سامان تیار ہوتا ہے میں نے کہا  
 میں جو صدقہ دیتا ہوں وہ آخرت میں میرا مال ہوتا ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرمایا ہے کہ آخرت میں وہ مالدار ہوگا جو دنیا میں صدقہ دے  
 اور وہ اولاد والا ہوگا جسکا فرزند طفلے میں گر گیا ہو نہ یہ چاہتے ہو کہ  
 میں آخرت میں فقیر ہو جاؤں پہرا اونکو چرک کر علوفہ بحاس ہزار سوار  
 کا فقراء کو صدقہ دیکر آخرت کا توشہ بنایا اور رعایا شہر اور قریب  
 میں دار و عون کا حال پوچھا جس پر غلام ہوا تھا اوسکو ظالم میں بدل دیکر  
 خوش کر دیا اور ظالم کو ظلم کے موافق سزا دیے اور تین برس کا  
 تراج ماوراء النہر کا رعایا کو معاف کر دیا تمام عالم تقار و دولت اور  
 زندگانے میں میرے لیے دعا کر نلیگا اور موقت سال ۹۹۹ھ مات

تیسری رات

کلا روغیرہ اولیاء اور بزرگوں شہر کے گیا اور خادموں کو بہت خیرات دی  
اور محتاجوں کو غنہ کر دیا اور شہر کے اور غرباء و مسکین کو زکوٰۃ تقسیم کیا اور  
اولیاء کے زیارت میں فارغ ہو کر اپنے باپ اسیر طواغی کے مزار پر ناک  
پڑھے اور اسیر اودہ کو جو غم وغیرہ فرزندوں کے قبر پر فاتحہ پڑھ کر حاضر و غائب  
قرآن شریف ختم کرایا اور محتاجوں کو بہت خیرات دیکر ثواب اونکے کو بخشا  
سے فارغ ہو کر آق سہرا سے کی دولت خانہ میں تخت پر جلوں کیا و سہرا  
خط کشن اور گردنواح کے آئے دعا اور ثنا کے حسب حال اپنے ہریک  
پیشکش لایا اور میں آق سہرا سے میں تخت مملکت پر عیش اور کامرانی  
اور دہش اور عدالت میں مشغول ہوا اور مہنا دیے کر اویسے کہ ملازم  
اپنا حال عرض کر کے ظالم سے بدلا لیسو یہ بہر غور کر کے مہالی رہا کشن  
کے سمرقند کو متوجہ ہوا جب قریب سمرقند کے آیا تو اکابر اور مسادات  
علاء اور مشایخ شہر کے استقبال کو آئے سب نے مبارکباد دیے اور دعا  
ثنا کیے اور بساعت سمرقند میں داخل ہوا حسب الامر شہر کے اراکین  
بازار اور کوئی پرستہ کیے چنانچہ تمام دکانوں کے حویز زر نقیہ پیش قیمت  
اور خیر دیا یہ پوشش بنائے تھے اور اترنے سے پہلے واسطیہ زیارت  
زارات اولیاء اور مشایخ کے جا کر فاتحہ پڑھے اور خادموں کو بہت  
خیرات دیے یہ وہاں سے دولت خانہ میں آکر مجلس مرتب کے

دگر مجلس کا جو سمرقند میں

مرتب ہوا

تخت جہانیاں پر جلوں کر کے مجلس بادشاہانہ مرتب کیے اور ناک

## گوزرگ

۵۷۹ کا جویا پنجرہ سوار و فسی سمرقند میں تھا اور اس کے طلب کو ملگ نواجے  
 گیا تھا اس منزل میں حاضر ہوا میں نے امیر زادہ کو مہربانے سینے لگایا اور اس کے  
 لاکھ دینار کیلئے انعام دیئے اور کثرت گھوڑا جو چاہیے شرف نے پیشکش کیا  
 تھا اور کوئے گھوڑا اس کے لگے گا نہیں تھا مع خلعت خاص امیر زادہ ابابکر  
 کو دیکر نصحت کیا کہ آذر بایجان کو اپنے باپ میرانشاہ کے پاس چلا جاؤ  
 اس کے رفیق کو بے نوازش کیے اور میں آپ سمرقند کو روانہ ہوا رستہ میں  
 ہر ایک شہر اور قصبہ کے داروغہ اور حاکم استقبال کر کے پیشکش دیتے تھے یہاں  
 تک کہ میں خراسان میں آیا امیرافعیو غا حاکم ہرات نے استقبال کیا اور  
 پیشکش نذر کر کے مبارکے فتوحات کے دمی اور نثار کیا اور جب میرے  
 دست قبیاق میرے ہتھکڑیوں میں اپنے مالک میں آیا تو ہر شہر اور موضع میں وہاں  
 کے ساکنین اور رعایا میرے داروغوں اور متصدیوں کا حال دریافت کرتا  
 تھا جس حاکم نے رعایا پر ستم کیا تھا اس کو اس کے حال کے موافق سزا دیتا  
 تھا کسی کو قتل کسی کو شلاق کسی کو قید کسی کو خوف کیا اب میں نے دریائے  
 امویہ کو کشتے سے عبور کر کے امیر الہداد کو خراسان پر تعین کیا تاکہ حاکم  
 رعایا کا حال دریافت کر کے مظلوم کو ظالم سے بچا دیے اور میں دریائے  
 اتتر کو صحرائے خراسان میں منزل کے اور اپنے آنے کے خبر سمرقند کو بھیج دیا  
 تمام عورتیں حرم کے اور امیر زادہ شاہ رخ استقبال کے لئے منزل خراسان  
 میں آئے اور مبارکباد فتح کے دیئے اور ہزار گھوڑے راجہ ہزار اور  
 ہزار اونٹ نذر کئے ہر خراسان سے کوچ کر کے خطہ کشن میں آکر اپنے بنا  
 ہوئے غارات میں مقام کیا اور اسہدیم واسطے فاتحہ شیخ شمس الدین



میر محمد عمر شیخ کو حضور میں بلایا اور سپاہ کو رخصت کر جانے کی دہائی اور زمین بکوان  
 جیسے میر کے دن گیارہ دین سوال شدہ ۹۸۰ شمات سوا اٹھاون پچیسے میں ستر قند کو بھلاؤ  
 اثناء راہ میں ایک سبزہ زار میں مقام کیا اور سعدن یہ فرمان لکھا کہ امیر چاہ  
 قلعہ الحق کے محاصرہ پر سلطان سنجر سپہ امیر حاجے سیف الدین کو موثر شکر امیر زادہ  
 میرانشاہ کے چھوڑ کر آپ امیر زادہ محمد سلطان کے لشکر میں جو ملک فارس اور  
 ہر فریقین ہوا ہے جاویسے اسہی منزل میں یہ سنا کہ اس نواح میں ہر قسم کا شکار  
 موجود ہے میں نے فوراً حکم دیا کہ امرا و لشکر لیا کر شکار سے جانور و گھوڑے  
 جب حملہ تن گیا تو میں ہی شکار گاہ میں گیا اور کئے قسم کے ہرن اور گور  
 وغیرہ شکار کیے اور عوام کو اجازت شکار کے دی یہ بارگاہ کو چلا  
 اور عبدالملک قراخان سلطانہ میں آکر سمراہ امیر زادہ رستم کی ملازمت  
 کو آیا

## ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا ماوراء النہر اور نوران کی طرف

اب کہ میرادل غنایت الہی سے جمیع الوجوہ جمع ہوا شکر کو رخصت کیا کر آئے  
 اپنے گھر جا کر جن کرین او سمان اسباب بھنے ارا کے سپرد کیا کہ آہستہ  
 آہستہ لے آنا اور میں آپ ماوراء النہر کو روانہ ہوا و منزلے تیز نیلے گھر کے  
 جب موضع درامن میں آیا امیر رستم جب الطلب استنزل میں حاضر ہوا  
 اوسے دن امیر زادہ محمد سلطان کے پاس جو فارس گیا تھا بھیجا  
 اور وہاں سے جب میں بگرام میں آیا تو امیر زادہ ابا بکر اور امیر زادہ  
 رستم سپر طے بوغابلاس کا اور میر علی لیورے اور سپر حاجے محمد

## توزک

۵۷۴ حسب الامر آگیا اور امیر زادہ پر محمد عمر شیخ کے امراء کو طغہ دیا کہ آگے چلے  
 میں بھی کھین قصور کیا اور کھیلے امور چے اور امراء سے کچھ آگے ٹھہرا ہی ناگہان  
 دوپہر کے وقت کہ تمام سپاہ امیر سنوچک کے غافل تھے زیادہ شہر کے اندر ہی  
 امیر سنوچک کے مورچال پر آٹھ بے ٹچہ لوگ رنجے کئے اور اسباب کو آگ  
 دیکر چلے گئے امیر سنوچک نے باغیوں کا تعاقب شہر کے دروازہ کیا اس میں  
 اور امراء سنوچک کو طغہ دینے لگے نے الجملہ لشکر من نفاق ہو گیا اس ہی سبب صحابہ  
 کو امتداد ہوا آخر قلعہ میں اذوقہ نے کیے کیے اور قحط ہو گیا فقیر غریبوں کو  
 ابو سعید نے شہر سے باہر کر دیا اور شہر میں جہان غلہ پایا اس میں سے کچھ  
 تو مالک کے پاس چھوڑا تھے آپ لیلیا اس ظلم سے تین بیٹے پر گئے آخر ابو  
 کے ماریے جنگ سے عاجز ہو گیا چنانچہ تیس ہزار آدمی اس کے شام سے  
 ہو کے مر گئے تھے بعض خندق کے تیلے سی بہاگ گئے اور شہر سو ہو گیا میں  
 چند لوگ محمد سلطان طیب کے تعاقب کو بھیجے شہر کے قریب اس کو کھڑ کر سر  
 کاٹ لائے اور اس کے بعض رفقاء کو بھی قتل کر کے جلا دیا تاکہ اور غنہ کو  
 عیرت ہو دیے اور حسب الامر کسی سپاہی نے اہل شہر سے تعرض کیا اور امراء  
 نے دروازہ پر کڑے ہو کر کسی کو شہر میں نہ گھسنے دیا اور تلوک قوجین اور  
 یزد نے شہر میں جا کر شہر والوں کے تیلے کے امیر زادہ کے عرائض سے بہت  
 حال دریافت کر کے میں نے یہ فرمان لکھا کہ اہل شہر سے مزاحم نہ ہونا اور  
 اس کے ابادے میں سے کرنا کہ بغاوت کے دنوں میں شہر دیران ہو گیا  
 اور امراء کو بعد جمعیت خاطر کے بلالیا اور امیر زادہ پر محمد جہانگیر کو  
 خراسان کے رستہ سے قندز اور یقلاق کے طرف بھیجا اور امیر زادہ

پہنچو ر کے

میر محمد عرش کو حضور میں بلایا اور سپاہ کو رخصت کمر جائے کیے دی اور میں ہند  
 یے میر کے دن کیا روین سوال شہر کے سات سو اٹھاون تیرے میں سیر قند کو چلاؤ  
 اثنائے راہ میں ایک سبزہ زار میں مقام کیا اور سعد بن یہر فرمان لکھا کہ امیر چہا  
 قلعہ الحتی کے محاصرہ پر سلطان شہر سپر امیر حاجے سیف الدین کو مدد شکر امیر زادہ  
 میرانشاہ کے چھوڑ کر آپ امیر زادہ محمد سلطان کے لشکر میں جو ملک فارس اور  
 ہرگز پر تعین ہوا ہے جاویے اسہی منزل میں یہ سنا کہ اس نواح میں ہر قسم کا شکار  
 موجود ہے میں نے فوراً حکم دیا کہ امراء شکر لکھا کر شکار سے جانور و گیہو لیں  
 جب حلقہ تن گیا تو میں بھی شکار گاہ میں گیا اور کئے قسم کے ہرن اور گورن  
 وغیرہ شکار کئے اور عوام کو اجازت شکار کے دی یہاں گاہ کو چلا آیا  
 اور عبدالملک قراخان سلطانہ میں آکر ہمراہ امیر زادہ رستم کی ملازمت  
 کو آیا

## ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا ماوراء النہر اور توران کی طرف

اب کہ میرادل عنایت الہی سے جمیع الوجوہ جمع ہوا شکر کو رخصت کیا اگر آئے  
 آئے گہر جا کر چین کرن او سمان اسباب لیٹھے اراو کے سپرد کیا کہ آہستہ  
 آہستہ لے آنا اور میں آپ ماوراء النہر کو روانہ ہوا و منزلے تیز نے کر کے  
 جب موضع درامن میں آیا امیر رستم جب الطلب اس منزل میں حاضر ہوا اور  
 اوسے دن امیر زادہ محمد سلطان کے پاس جو فارس گیا تھا بھیجا  
 اور وہاں سے جب میں بطام میں آیا تو امیر زادہ ابابکر اور امیر زادہ  
 رستم سپر طغی بوغابرا لاس کا اور میر علی لیورے اور سپر حاجے محمد

## توزک

۵۷۴ حسب الامر آگیا اور امیر زادہ پر محمد عمر شیخ کے امراء کو طغذ دیا کہ آگے چلے  
 میں بھیون تصور کیا اور کھلے مورچے اور امراء سے کچھ آگے ٹھہری تاکہ  
 دوسرے وقت کہ تمام سپاہ امیر سونچک کے غافل تھے یا وہ شہر کے اندر ہی  
 امیر سونچک کے مورچال پر آٹھویں کچھ لوگ رنجے کئے اور اسباب کو آگ  
 دیکر تلے گئی امیر سونچک نے باغیوں کا تعاقب شہر کے دروازہ کیا اسٹین  
 اور امراء سونچک کو طغذ دینے لگے فی الجملہ شکر من نفاق ہو گیا اسہی سبب محمد  
 کو امتداد ہوا آخر قلعہ میں اذوقہ بے کیے کیے اور قحط ہو گیا فقیر غریبوں کو  
 ابو سعید نے شہر سے باہر کر دیا اور شہر میں جہان غلہ پایا اسٹین سے کچھ  
 تو مالک کے پاس چھوڑا باقی آپ لیلیا اس ظلم سے تنہا ہو گئے آخر محمد  
 کے ماریے جنگ سے عاجز ہو گیا چنانچہ تیس ہزار آدمی اور سکے شام سے  
 ہو کے مر گئے تھے بعض خندق کے تیلے سی بہاگ گئے اور شہر سو ہو گیا  
 چند لوگ محمد سلطان طیب کے تعاقب کو بھیجے شہر کے قریب اور سکوکڑ کر  
 کاٹ لائے اور اوسکے بعض رفقاء کو سی قتل کر کے جلا دیا تاکہ اور غنہ کو  
 غیرت ہو دیے اور حسب الامر کسی سپاہی نے اہل شہر سے تعرض کیا اور امراء  
 نے دروازہ پر کڑے ہو کر کسی کو شہر میں نہ گھسنے دیا اور تلوک قوجین اور  
 بزدل شہر میں جا کر شہر والوں کے قتل کے امیر زادہ کے عرائض سے یہ  
 حال دریافت کر کے میں نے یہ فرمان لکھا کہ اہل شہر سے مزاحم ہونا اور  
 اوسکے ابادے میں سے کرنا کہ بغاوت کے دنوں میں شہر ویران ہو گیا  
 اور امراء کو بعد جمعیت خاطر کے بلالیا اور امیر زادہ پر محمد جہانگیر کو  
 خراسان کے رستے سے قندزاور یقلاق کے طرف بھیجا اور امیر زادہ

پہلے

کرستان کو سفدرون سے صاف کر کے کنارہ کنارہ دریائے شور کے سر  
 کو جانا اور سرزمین کو تسخیر کر کے چلے آئے اور مین نے ہمدان میں اقامت کیے اور چھ  
 ماہ رمضان آگیا تھا اور وہی سرزمین فرات اور سنن ادا کیے اور صدقہ الفط  
 اور دو گانہ عید سے فارغ ہو کر خیرات تقسیم کیے اور جشن عید کا کر کے امراء کو  
 خلعت دیا اور ابھی مجلس میں امیرزادہ محمد سلطان بہادر کو معہ لشکر گران  
 فارس اور شیراز پر تعین کیا تاکہ اس ممالک کا انتظام کر کے دریائے شور  
 اور سرزمین تک خوب ضبط اور اس نواح کے قلعہ مسخر کرے اور امیر حاجی  
 سیف الدین اور امیر جلال پسر امیر حمید اور امیر شاہ ملک اور امیر غوث  
 وغیرہ امراء تو مانات اور ہزار جات اور صدقات کو امیرزادہ محمد جہانگیر  
 سلطان کے ساتھ کیر دیا

## ذکر تسخیر شہر نیر و کا

اور وہی وقت عراق امیرزادہ پیر محمد جہانگیر اور امیرزادہ محمد عمر شیخ  
 کے جو قلعہ نیر و کا محاصرہ کر رہے تھے متضمن فتح نیر و کے آئے اور کوہ پرتو  
 پہ لکھا تھا جب ہم نیر و نیر و کے آئے امیر ابو سعید نے پہلے ہی رات  
 ہاتھوں سواروں سے امیرزادہ پیر محمد اور عمر شیخ کے لشکر پر شیون مارا  
 لیکن اہل شکر ہوشیار تھے تیر مار کر سب کو شہر نیر و میں گھسا دیا اور حاجے  
 ابدار غنیم کا سردار تو زخمی ہوا اور اور بہت مارے گئے لیکن پیر ابو سعید  
 اسباب قلعہ دار کے کا خوب تیار کیا تھا باوجود محاصرہ کرنے اور سختی  
 وغیرہ برپا کر نیکے باغے ہر روز شہر میں باہر جنگ کر کے ہزیمت کہا کر شہر میں  
 چلے جاتی تھی اور محاصرہ کو عرصہ دراز ہو گیا اس عرصہ میں امیر ابو جاک بہادر

## توزک

۵-۱ میں حاضر ہوئے اور میں اردبیل سے شکار کر کے آیا ہوا سلطانہ میں آیا سلطان  
 عیسے حاکم ماردین کا جو سلطانہ میں رہ کر بند تھا اب میرے دلین بہہ آیا کہ اب  
 اسکو قید میں تین برس ہو گئے ہیں اپنے خلاء سے اور حیات سے ہاتھ دھو چکا ہے  
 اگر میں اسکو اب جان بخشے کر کے پہر حکومت ماردین کے عنایت کروں تو  
 یقین ہے کہ بلحاظ اس عنایت کے زندگے بہر مطیع رہے گا اور اگر بہرہ ارا  
 باطل دلین لایا تو میرا حق نعمت اسکو گرفتار کر لگا میں نے فوراً امیر سلطان  
 عیسے کو بلا یا جب وہ آیا تو اسکو بہ خوف ہوا کہ اسکی حق میں کیا حکم  
 کروں گا میں رہ کر اسکی پانوں میں سی ٹھکوائیے اور خلعت خاص عنایت کیا اور  
 شفقت سے یہ کہہا کہ حکومت ماردین کے بدستور سابق میں نے تجکو عنایت  
 کے بشرطیکہ تو دوسو سہ باطل میں غم نہ ہو جاوے اور سینے بعد دعا اور شفا کی  
 کہہا کہ میں زندگے پہر اس درگاہ کا غلام رہوں گا اور کسی خلاف امر امر کے  
 عمل نہ کروں گا میں نے سند حکومت ماردین کے لکھ دیے اور شمشیر اور خنجر  
 بر صغ دیکر ماردین کو روانہ کیا اور اسے مجلس میں امیر زادہ سلطان حسین  
 کو واسطے رفع فساد پہلوں کے تھا وند کو روانہ کیا اور امیر خدا داد  
 حسین وغیرہ امرا کو امیر زادہ کے ساتھ کر دیا تاکہ جلد جا کر نہا وند کا صرہ  
 کریں اور میں سلطانہ میں یہی ہوا میں آیا اسوقت میں عیسے سلطان حسین  
 کے متضمن فتح نہا وند کے آئے کہ ہم نے اگر بحاصرہ کیا اور بعد جنگ عظیم  
 کے قتل و سخر ہوا اور بارے تمام مقتول ہوئے بعد ازاں اس عرصے کی میں  
 سلطان حسین وغیرہ امرا کو افرین لکھی اور یہ حکم دیا کہ نہا وند میں داروغہ  
 تعین کر کے مویشی شکر کو جا کر لرستان کے مفقود و نکو مستاصل کرو یہ

سفر کو مدت دراز ہو گئی تو سلطان محمد کے دماغ میں خلل پیدا ہوا یعنی خراسان کو  
 کو جو لشکر یہ آل مظفر کے تھی اور اوباشوں کو اپنے ساتھ متفق کر کے بغاوت اختیار  
 کیے اور جو لوگ تنو کہ کی طرف سے یزد میں تھے سب کو بکھر کر قتل کیا اور اکابر  
 یزد کو بے خطا مارا اور بہت رو بہ دو سال کا محصول جو یزد میں خزانے کی پاس  
 تھا اور شہر شہار کا اہل حرم <sup>سلاطین</sup> کو لے گئے یہی سب پر تصرف کیا زرتوا و باشوں  
 کو تقسیم اور راجہ کا لباس بنا کر انکو پہرایا اور جلد تر بہت متغدا اور لٹی اور  
 پاس جمع ہو گئے میں نے یہ خبر سنتے ہیے امیرزادہ میر محمد سپر امیرزادہ عمر شیخ زرا  
 کو جو شیراز میں تھا حکم لکھا کہ فارس کا لشکر لیکر یزد سے فتنہ دفع کرے وہ  
 حسب الامر یزد کو روانہ ہوا اور امیرزادہ میر محمد سپر امیرزادہ عمر شیخ کو جو  
 ہار یہی ساتھ ہوا تیمور خواجہ سپر امیرزادہ وغیرہ امراء کے یزد کو روانہ کیا  
 تاکہ جا کر محمد سلطان کو سزا دیوے اور امیرزادہ میر محمد حسب احکام امیرزادہ  
 لشکر میں جا ملا امیرزادہ نے یہ سنا کہ یزد کے نواح میں گھاس نہیں ہی گھوڑ  
 کو گھاس میں نہیں اویگا حسب الامر لشکر سے اپنے گھوڑے صغراء و صفہاں  
 کے حلف زار میں چھوڑ کر گیا وہ یزد کو گئے اور شہر کا محاصرہ کر لیا امیرزادہ  
 میر محمد سرور و زجیب سے شام تک قتال کرتا تھا وہی وقت یہ خراسان کے امیر  
 مرید کو کہ جسکو میں نے حکومت نہاؤند کیے دیے تھے اوسکے ایک نوکر پہلو  
 نام نے مقدون کو تیار بنا کر قتل کیا اور نہاؤند پر تصرف کر لیا اور سہا  
 قلعہ دار سے کا تیار کیا ہے جب میں منزل آق نام سے حوالے ار میل میں آیا  
 اس منزل سے امیر شیخ نور الدین کو واسطے تحصیل ممالک فارس کے شیراز  
 کو روانہ کیا اور امیرزادہ عمر شیخ بہادر کو یہ حکم لکھا کہ شیراز سے

## توزک

۵۷۰ ہر فاکم ہوئے جو جیسی کہ سابق میں حکومت تنگاہ اذربایجان وغیرہ ممالک کے درندہ باکو سے سرحد بغداد تک اور ہمدان سے ملک بڑم تک واسطی امیرزادہ میرانشاہ کے مقرر کی تھے اب امیرزادہ میران شاہ کو باب ملک دار یہ میں نصایح سے ہوشیار کر کے دوبارہ وہ ملک اور سکونت کی اور سنجہ قلعہ الحی کے جو پہلے دفعہ بسبب بعض موانع کے موقوف رہے تھے اب حکم دیا کہ پہلے قلعہ الحی کا مسخر کرو اور امیرزادہ میرانشاہ کو کلاہ کز زر شمشیر کش رصع جائزہ ردوزیہ خاص اسناد دیکر اور تہنہ سے لگا کر رخصت کیا اور امیرزادہ رستم اور امیر چہانشاہ کو مع لشکر اوسکے اور امیرزادہ رستم مع لشکر قلعہ الحی کے محاصرہ میں مشغول ہوا اور اب عیال امیرزادہ میران شاہ کے لشکر کا خراسان سے آیا اور حد و قراہ اور نجران کو سرحد اونک تک اور ہطرف شوق بلاق دو برگزین اور ہمدان کو گھیر کر مکان بنائے

## ذکر فتح سمرخان کی خزانیکا

اوسوقت عرصہ شاہان سیستان نے کیے جنہ فارس میں قلعہ سمرخان کا محاصرہ کر رہا تھا آئے کہ امیر کے اقبال سے قلعہ سمرخان کا بعد نما تین برس کے مفتوح ہوا اور اوسہی وقت میں نے خرقہ انگیزی سلطان محمد سپاہ سعید علیہ کے جنہ نردین فساد کیا تھا میں یہ حقیقت یوں ہی کہ میں نے داروغے نرد کے تلوک قوجین کو دیے تھے اور تلوک قوجین دلایت نرد سلطان محمد علیہ کو جو اوسکا معتمد کو کر تھا سپرد کر کے آپ اس یورش میں اول ہی اب تک ہمارے ساتھ تھا جب اس



## پنجمو رسکے

۵۶۹  
 میں آگے بڑھا تو اہل قبیاع نے آکر ملازمت اختیار کیے اور امن مانگا  
 میں نے ان کو امن دیا اور ان کو از شش کیے اور وہ ان سے بیعت تمام در بندہ کو  
 میں آیا اور قلعہ در بندہ کو دکھا تو بعض جگہ سے دیوار پر اپنے سست ہو گئے تھے  
 حکم دیا کہ اس قلعہ کو پہنچ کر کے مستحکم کر دو جب میں در بندہ سے آگے بڑھا تو  
 مالک محروسہ کو واسطے مرزدہ رسا نے کے روانہ کیے اور بشارت میرے  
 داخل ہونے کے مالک محروسہ میں حکام اور داروغہ اور کو تو ان کو سنا  
 تمام ملازم اس خبر سے خوش ہو گئے اور جشن مرتب کیا شیخ ابراہیم و اسے شروانات  
 اور سہا جے کا جو اس یورش میں ہمارے ساتھ تھا کئے دن پہلے رخصت ہو کر  
 شروانات میں چلا آتا تھا جب میں شروانات میں آیا تو شیخ ابراہیم نے سنا  
 کر کے شکش اور تیغے نذر کیے یہ میں شروانات میں شکار کرتا ہوا سہا جے  
 آیا یہاں پہنچا شیخ ابراہیم نے بزم مرتب کیے اور شکش دیا وہاں کیے مقام  
 اور میں شیخ ابراہیم کو بلایا خلاصہ یہ کہ کمرز اور شمشیر اور خنجر رصع اور  
 خلعت خاص اور شکر ہور اور کچا تھے عنایت کیا اور مملکت شروانات کے  
 بدستور سابقہ اس کو دیکر پسند لکھ دیے اور یہ حکم دیا کہ شروانات  
 در بندہ کے سرحد سے جو رستہ مانگے کیے در آمد اور برآمد کا ہے چوس اور  
 ہمارے عنایت یاد رکھ کر ہمیشہ واقعات اس طرف کی لکھتے رہنا پہلو کو  
 شروانات کو رخصت کیا اور میں نے موضع آق نام میں آکر ڈیرہ کیا اور

مجلس ارستہ کی

مجلس منبر آق نام کی

بعد از مرتب مجلس کے میں نے امر اس کو بلایا جب وہ صبح اپنے اپنے مرتبہ

## توزک

۵۶۸ رہے من میں نے فوراً نرس کے تسخیر کا غزم کیا وہاں جاتے ہی بہادر وں کو دلا  
 دیے تھوڑی حرکت میں قلعہ سمجھ اور سبب غارت کیا اور وہاں کے لوگ  
 جان بچا کر پہاڑ کے غاروں میں گھس گئی میں بھی بہر خبر سنکر اونکے اتصال کے  
 درپے ہوا بہادر وں نے وہاں جا کر سب کو قتل اور دستگیر کیا اور بعض کفار  
 کو کوہ میں سوراخوں کے اندر جا چھپے اونکو بہادر وں نے اس تدبیر سے کہ  
 پہاڑ پر جا کر زنبیل چٹکان میں بیٹھا اور ریمون میں چپت کر کے نیچے کے طرف لٹکایا  
 جب زنبیل مقابل سوراخ کے آئے پر تیرا تواریے اون کفار کو سوراخ کی  
 اندر قتل کیا ہر جو کچھ پہاڑ میں تھا مال اسباب گلہ مرغیت بردہ لیکر حرکت  
 کے پہر واپسی قلعہ میکا اور قلعہ بالوا اور قلعہ درکلہ پر کر اوس کوستان میں  
 واقع میں اور اہل قلعہ اطاعت نہیں کرتے تھے یورش کے اون قلعوں کو  
 بے تائید الہی سے مسخر کیا بہت کفار قتل ہوئے اور قلعے گر کر ویران کر دیے  
 اور غنیمت شمار ہاتھ لگے پہر وہاں سے لشکر گاہ میں مراجعت کے تسخیر ولایت  
 اور اون قلعوں کے سے جو انرز کوہ کی شب میں تھی فارغ ہو کر اور اوس  
 سرزمین کو مفد وں سے پاک کر کے در بند کی طرف خوش ہوتا ہوا متوجہ ہوا  
 اور تمام لشکر سے بہت خوش غنیمت سے مالدار اور ہر ایک کے چار چار پانچ  
 پانچ ماہ روئے لونڈیاں بہلون میں ساتھ لے ہوئے عیش کرتے جاتی تھی  
 جب میں اوس ولایت کے پاس آیا تو سب لوگ استقبال کو آئے اور  
 پیشکش اور زرہ اور جوشن واسطے نذرانے لائی میں نے سب کو غلام  
 کر کے رخصت کیا

قلعہ در بند جا کو کی تعمیر کا

کہ گیارہ ماہ پشت کے نیچے اختر سے ہوئی تھی اور گیارہ ماہ کو تیرہ ماہ کی طرح  
 نے فوج کو دو چہرہ کر دیا تھا پشت پر چکر کھینچ کر غور سے لڑا تھا کہ کچھ اگر ان کے  
 کو مطلع کیا اور اپنے پاس ہوا اور دیکھو تھی شاہ کو ایک روز وہ میر تاج کے بہت  
 لوگ قتل ہوئے شوق اور کھانا سرد اور جان کے خوف سے ہلکا کر لیا اور  
 پہلے پشاور پہاڑ سے اوٹ چلے گئے مگر تیرے قتل کیا اور اس کے سر کاٹ کر  
 گھوڑے کے منہ میں ڈال دیا اور بتاتے سب سے ہوئے اور میں نے اپنے منہ میں  
 آکر دیکھا کہ اشکوہ کے کھنجر میں کوشش کریں اور شوق کے لوگ جو پہلے  
 آئے تھے رو بہ رو آکر اور پس پیدیا کہ گھوڑا بوا آکر مسلمان ہو کر کفار کے ہر گز  
 نیچے سرے قصہ رکھا اور اکر گئے اسن قلب کیا اور سب کو بدستمان تھے میں نے  
 معاف کر دیا اور رخصت دیکر رخصت کیا کراپے دیہت کے سردار دیکھو  
 کر دیکر خوشی ادا کرتا تھا وہ غبارت باوشتا ان سے مغز ہو گیا اور دیکھ  
 دیہت لشکر کے صدر سے بھیجے اور نہیں تو نتیجہ بد کس ہو گیا اور گورنمنٹ  
 کر کے امرا نے اشکوہ کو مفتوح کر لیا اور تمام کفار کو جہنم داخل کیا اور  
 سب قاتل اور گھبراہٹ بخانا ہو کر کربا کر دئے اس وقت میں روسا  
 نا خیر قوموں اور اور کے پیشکش لیکر ملازمت کو آئے اور غوطہ چاہے  
 میں نے بلحاظ غنا جزیہ کے معاف کیا اور وصیت کے کو آئندہ کو بارے  
 اطاعت اور اقامت دینا ہے الگ ہونا اور دستور کے موافق تہاد کے  
 درجہ کرنا اور نہ ہونے قبول کیا میں نے سب کو شمشیر اور خنجر صیغ اور عامہ  
 زرد زر سے دیکر سزا دی کہ ملک کے بدستور قدیم اور کو دیکر رخصت کیا  
 اور وقت یہ معروف ہو کر مکرس نام ایک تلو ہے اس میں شرک بت

## تورک

۵۶۶ دیرہ کو چلا آیا اور سرسرا اور برف کے شدت سے گھوڑے اور اونٹ بہت تلف ہو گئے اور اذوقہ کوتاہی سے گر گیا چنانچہ ایک مہینہ ستر دینار لیکے کو اور ایک کاو سودینار اور ایک بکر بے دوسو کا س دینار لیکے کو لوگوں کے ہاتھ نہیں آتے تھے اب میں نے دیرہ میں اگر تمام غنیمت گزار رہا تھا تو خدا و جنس امراء اور لشکر کو تقسیم کر دے تمام لشکر قحط کی تنگی سے بچ گیا اور جو زیادہ ہو گئے تھے ان کو گھوڑے ڈھیر چارے لیکے اور بہار آئے اور خاطر تمام ممالک دشت قبیاق کے تسخیر میں جمع ہوئے اور تمام شہر اور قصبہ اور گائے گاونہاں دس ممالک کے اور کلک اور ماجر اور روس اور چرکس اور باشقرا اور کس اور نزارق اور قوباق اور آلان اور قلعے اور مواضع البرز کوہ کے اور سرسرا اور حاجے ترخان اور انوش دست راست اور دست چپ چوچے کے موہو احوں مسخر ہو کر تاراج ہوئے اور خاطر دشت قبیاق اور ممالک شمال سے بالکل جمع ہوئے زمین نے بظرف دیر اور اذربایجان کے نجوشی و خور سے غم کیا اور دریا ترک کو برف پر اتر کر موضع ترقے میں لشکر گاہ کیا

## ذکر قلعہ اشکوچہ کی تسخیر کا

دوران یہ سنا کہ اسر حوالے میں قلعہ اشکوچہ ہے اور دوران کے باشندے دین سے بیگانہ ہیں میں نے بہت جہاد کے اشکوچہ کا حاکم محاصرہ کیا اور افواج کو دہائیے تاخت کے لئے روانہ کیے اس عرصہ میں ایک قراول نے اگر عرض کیا کہ شوق حاکم قوموق کا باوجودیکہ کفار اشکوچہ میں ہمیشہ واسطے غیرت اسلام کے لڑتا رہا ہے اب تین ہزار سوار لیکر اون کے جماعت کو آنا میں فوراً پانچ سو سوار جہاز ہمارا لیکر اون میں ہزار سوار پر ترک تازی



## توزک

۵۶۴ کی کہ سال ستائیسواں جلویہ اور سال بائیسواں محکو شروع ہوا تھا اسی ہزین  
میں ٹہرائے اور سوخت سردار این والوسات ولایت ممقور قانیہ لوموق  
یکے مطیع ہو کر پیش لائے اور خان مال ناموس سی مامون ہو کر غنایت شہابی  
نے سر بلند ہوئے

## ذکر جزایر بالیق جہان کی تسخیر کا

اور سوخت یہ سنا کہ اہل بالیق جہان کے جو شکار ماہے تھے اوقات گذاری گئے  
ہیں اور جزیروں میں متوطن ہو کر اونکے گردا گرد پائے اوسہی کو بجایے  
قلعہ کے جانکر اطاعت نہیں کرتے ہیں میں نے فوراً فوج اونکے جزایر پر روانہ  
تسخیر کی تعین کیے اور قسوتات جلد جانچے اور بسبب شدت سرما کے اونکے  
گردا گرد پائے پر نسبت تھا اور ایسے اوسپر کو جا کر اون بدکرداروں کو لا  
کیا اور کچھ زخمیے اور اسیر ہوئے تمام جزایر کو تسخیر کر کے غنیمت بشار لائے  
میں عرصے عمر بہادر سپہ سالار بہادر کے جسکو میں نے واسطے حکومت شہر اور  
ولایت حاجے ترخان کے بھیجا تھا آئے کہ محمد سردار حاجی ترخان تبدیل  
اوضاع کر کے اطاعت قرار دے نہیں کرتا یہ عرصے میں فوراً میں  
نے عزم تسخیر حاجے ترخان اور اوسکے سردارے کا جو پارسل طین و شبت  
کا تھا کیا

## ذکر شہر اور ولایت حاجی ترخان اور

سراسر پائی تخت خواہن دشت

قباق کی تسخیر کا

میں نے توزک تسخیر شہر اور ولایت حاجے ترخان کا اسطور کیا کہ انرا

## پیموریہ

دیتے تھیں ان کے لیکر میرے ہمراہ ہوئے پھر میں پہاڑ کے اوپر چڑھا اور قلعہ اور  
 مکان استوار کفار کے منہ کے بہت کافر جنہم واصل ہوئے اور باقی زندہ کر  
 ہوئے ان کفار کو میں نے پہاڑ سے پگے کر دیا اور غنیمت بہت ماہہ آئی اس  
 کوستان میں اکثر جگہ رستہ ایسا تھا کہ اترتے وقت یا تو قایم نہیں ہوتا تھا لاجاً  
 کو دنا چاہیے میں سب جگہ کو کو دھڑا اور جو کو میرے نیت جہاد کے تھے اسلئے  
 میں نے اتنے محنت اوٹھائے تھے اس کوستان میں اسہی طور کیے دن تک قلعہ فتح  
 اور کفار کو اسیر مال کو غارت کیا اور تمام تھانہ اور کلیا ویران کر دیں اور  
 بت توڑ ڈالے اور ان شکدہ اس اطراف کے پہوک کر خاک میں ملا دیں پھر  
 یہاں کے کفار کو مستاصل کر کے بظرف کوہ اوپر کے غزم کیا اور افواج  
 وہاں کے ترکہار کے لئے تعین کیے اور وہاں سے غنیمت شہار حاصل کر کے  
 بیس کنت کی طرف روانہ ہوا وہاں کے سردار میرے آنی کے خبر سنکر مطیع ہوئے  
 اور تحفے اور پیشکش لیکر استقبال کو آئے میں نے ان لوگوں کو نوازش  
 بادشاہانہ سے سربلند کیا اور یہ حکم دیا کہ کوئی سپاہی کسی وجہ سے مزاحمت  
 بیس کنت کا نہ دے اور وہ ملک اور دیکھ کر دیے پھر میں وہاں سے روانہ  
 ہو کر تورقراق کو متوجہ ہوا اور اس کوستان پر فوج روانہ کر کے تمام  
 تاراج کر دیا اور اس جماعہ دشمن دین کو جنہم واصل کر کے غنیمت شہار لیکر  
 راجعت کے تمام اہل چور تورقراق کے برباد ہو گئے اور شہید بہت وہاں سے  
 شکر کے ماہہ آیا تمام خاص و عام اس غنیمت سے شہرین کام ہوئے وہاں سے کوچ  
 کر کے حوایے بونہار قم میں آئے لیکہ موسم سرد تھا کٹی تھی واسطے اقامت  
 کے وہ سرزمین پسند آئے اقامت اس زمستان ۹۸۵ سنات ہوا تھا تو میں پھر

## توزک

۵۶۲ سپاہ نے شہار غنیمت اور بردہ حاصل کیے اور اونکے گہر پہونک کر چلے آئی بعد اس فتح کے ایک سپاہی نے یہ کہا کہ دشمن کے تین فوج قلعہ سے بہاگ کر بہارکا چوٹے پر کھڑے ہیں میں تیرت اونکے طرف متوجہ ہوا اور سپاہ کو اون پر روانہ کیا خوب جنگ ہوئے آخر دشمن مغلوب ہوئے مراسم مرزا زندہ اسیر ہو کر حضور میں آئے میں نے اون کفار کو آگ میں جلا کر جہنم واصل کیا اس عرصہ میں عریضے امیر زادہ میرانشاہ کے کہ طرف دست راست کے تہا آئے کہ اتر کو قلعہ سی بہا کر البرز کوہ میں چلا آیا تھا میں اوسکا تعاقب کر کے موضع اباسہ میں لایا ہوں میں یہ عریضے سستی پی سوار ہو کر تنگ گھاٹیان اور بلند شترے کر کے اباسہ میں پہنچا اس عرصہ میں سپاہیے اتر کو کو گرفتار کر لائے میں نے اتر کو کو مضبوط زنجیروں میں قید کرایا اور وہاں بے غنیمت اور بردہ اور گلا ر مہ لیکر اپنے بارگاہ میں داخل ہوا اوباس طاق میں چند روز مقام کر کے لشکر اور گھوڑوں کو اس وقت کیا اس مقام میں محمد اغلان نے ملازمت کر کے دو تخواہے اختیار کیے اور اور ملازمین میں داخل ہوا میں نے بے اوسیکے تلے کے

## ذکر ولایت سمیم کی تسخیر کا

اس وقت محمد اغلان نے یہ عرض کیا کہ ولایت سمیم بہان سے بہت نزدیک ہے اور اہل اوس ولایت کے اسلام سے بیگانہ اور مسلمانوں کو بہت ستاتے ہیں میں اوسے وقت غزاکے نیت سے تلوار لیکر محمد اغلان کو اس پر بنا کر ولایت سمیم میں پہنچا وہاں کے کفار تمام بہاگ کر تنگ درون میں گھس گئے پیادہ ہے اوس ٹکڑا نیٹو نہیں دشوار سے گذر سکتا تھا جب میں کوہستان میں یہ نیت غزاکے آکر پیادہ ہوا تو کام امرا اور لشکر سادہ



سردار اتر کو ہے امیر بولاد کے قلعہ میں مستحکم ہوا ہی میں واسطے تخریب قلعہ  
بولاد اور استیصال الہوس جو ہے کے سوار ہوا اور اشنا راہ میں قریب تھا  
میں ایک دن مقام کیا وہاں شہید بہت تھا تمام لشکر میں ایسا کوئے نہیں تھا کہ  
جسے شہید نہ لیا ہو وہاں ہی کوچ کر کے میں نے واسطے لطلاع دے کے کی بولاد  
کو مار لکھا کہ اتر کو ہمارے لشکر سے خوف کہا کہ تمہارے یہاں ایسا ہے اتر کو  
مختصر میں روانہ کرو اور اگر درنگ کرتے ہو تو میں نے ابھی مولشکر اگر لا  
کیا جو کدیر کا تیرے شامت میں ہو و لگا اور سامہ اتر کو کے بہائیں کی ہمت  
جو ہمارا نوکر تھا امیر بولاد کے پاس روانہ کیا جب ہمارا فرمان پہنچا تو اونچا  
استحکام قلعہ اور انہوہ بن اور کثرت اسباب قلعہ دار سے پر مغرور ہو کر  
جواب دیا کہ اپنے متوسل کو پناہ دیکر کیوں کر لکڑ کر دیوں جب تک جان بدن  
میں ہے اتر کو کے حفاظت کرتا ہوں اور جنگ پر مستعد ہوں بہر اتر کو کے  
بہائیں کو یہ جواب دیکر رخصت کیا یہ جواب سنتی ہے بلکہ غصہ آیا میں اور  
شمار ہوا اور امراتوں مات اور ہزار جات اور صد جات کو واسطے  
کانٹے بن کے جو بر سر راہ خارج رستہ کا تھا حکم دیا تین دن میں تیرے سرتے  
صاف کر دیا جب میں وہ بن پلے کر کے موافق قلعہ پر جا کر قلعہ کو غور کیا تو  
نہایت مستحکم تھا ایک تنگ درہ یکے اندر وہ قلعہ تیار کیا تھا اور رستہ  
درہ کا خوب مضبوط کر کے منتظر جنگ کے تھے میں نے یہی بہادر و فکور  
دلاورے دیے سب پیادہ دستے تیرون کے لیکر قتال میں مصروف ہوئے  
دوسرے حملہ میں غنیم کو نہایت دیے اور اونکے پیچھے ہی قلعہ میں گھس کر  
مفتوح کر لیا بہت لوگ قتل ہوئے اور اتر کو البرز کوہ میں گھس گیا اور

## توزک

۵۶۰ کا تلاش کرو لیکن کہیں راستہ نہ ملا لاچار چلے آئیے اور حقیقت عرض کیے کوئے در  
 اوسکے تسخیر کے عقل میں نہیں آتے تھے آخر محکو بہہ سوچے کہ درخت بلند بلند کو  
 نگھائیے اور بڑے بڑے زینہ بوا کر کیے کیے زینہ آسپین باندھ دیئے جب اسی  
 زینہ تیار ہوئے تو میں نے سپاہ کو دلا ور پے دیے کہ زینہ بہار پر لگا کر درجہ  
 اول پر گئے اور وہاں چھپے کہنک درجہ دو کے پر لگا کر آگے چڑھے پہر اسی  
 طرح تیسرے درجہ پر چڑھ گئے جس پر وہ قلعہ تھا اور زرخیز سر درجہ پر چوڑ  
 کر شمشیر بہہ لیکر اوس پر چڑ گئے اور ماتے اور سپاہیے اور رستہ میں بہار  
 کے چوٹے پر جو قریب قلعہ کے تھے چڑھ گئے ہوٹے ریشے اور بڑے میدان بہت  
 ساریے ساتھ لیکے تھے اور رستہ کی ایک سرادخت یا پتھرینے باندھ کر  
 دوسرے طرف جھونٹے میں مضبوط ہو کر نیچے اترنا شروع کیا اور قلعہ کے  
 دیوار پر یہی اتر گئی اہل قلعہ نے تیر اور چہتر مار کر مدافعت کیے اگر ایک  
 ہوتا تھا تو دوسرا رت اوسکے جگہ موجود تھا اور جنگ و جدل میں شوق  
 ہوتا تھا یہاں تک کہ نیم فتح کے چلے شروع ہوئے اور یہ دلیریے دیکھ کر اہل  
 قلعہ کا دل قابو میں نہ رہا صرف بیکار ہو گئے اور بہادر ہجوم کر کے قلعہ کے  
 اندر گھس گئے اور جبراً قلعہ مسخر کر لیا کولا و طاووس سرداروں کو مسموم  
 اہل قلعہ کے جنیم داخل کیا وہ سب قوم ارکون تھے بعد اس فتح کے جو خیا  
 میں بھی نہیں تھی کفار سب قتل ہوئے اور غنیمت بیشمار حاصل کر کی خست  
 کے انراو نے مبارکباد فتح کے دے اور میں نے جن رتب کیا

## نوکر قلعہ کولا کی تسخیر کا

اس مجلس میں یہہ معروض ہوا کہ بعضی امرا و کلاں الوس جو جے کی جنگ

بہار کے حکم کر کے اپنے پناہ بنائے تھے ہمارے سپاہ نے تمام مخالفوں کے  
تنبہ دیے مفتوح کر لین اور کفار کو جہنم داخل کیا اور ان کے عیال اطفال اس پر  
کئے اور غنیمت حاصل کیے اور قلعہ تمام ویران کر دیئے اور بہار کو شتر کون یہ  
پاک کر کے اپنے لشکر گاہ کو مراجعت کیے امیر حاجے سیف الدین نے جو مکان  
میں رہتا ہیرے آنے کے مجلس مرتب کے سات دن تک وہاں ہر روز جشن کیا  
اور لشکر کے خورد و بزرگ کو حصہ دیا

### ذکر قلعہ طاوس و کولہ کی تسخیر کا

جب وہاں عیش و کامرانی میں کئے دن گزر رہے تو بد سنا کہ کوہ الرز کے  
چوٹے پر ایک قلعہ ہے نہایت استوار جو الرز کوہ کے کفار کے گریز گاہ ہے  
اور مال اسباب اور خزانہ تمام کفار کوستان کا اس قلعہ میں ہے  
حکام اس قلعہ کو طاوس و کولہ کہتے ہیں اور ہر ایک قسم کے لوگ و سمن  
میں میں نے محروانہ اس قلعہ کے تسخیر کا غزم کیا رستہ عنایت تنگ تھا لیکن  
میں نے بعد غزم کے بازگشت کے بعد قطع پارہ راہ کے نیچے کوہ قلعہ کے آباؤ  
قلعہ کو غور سے دیکھ کر آنے سے پشیمان ہوا کہ تو وہ بہار بہت بلند تھا اور  
قلعہ اویس کے چوٹے پر مانند گھونسلہ جانور کے نظر آتا تھا اور اس بہار کے  
تین درجہ تھے پہلی وایلیہ جابے گرفت کے کوئے چیز نہیں تھے اور نہایت  
بلندی سے خوب نہیں نظر آتا تھا اور اس قلعہ پر تیر جو ہینکا تو آدھے  
رستہ سے نہیں گیا کہ کسے عقل میں تدبیر اویس کے تسخیر کے نہیں آئیے تھے اور وقت  
میں فی طاقت کثرت کو جو تمہاریے ملازم اور کوہ روئے میں برابر آہو ہر یک  
تیں ہلا کر اویس کو امیدوار عنایت کا کر کے تعین کیا کہ جا کر رستہ در آمد اور بار

## توزک

رہنہ سے ہٹ کر تقمیش خان جیسے جانلو لگا اور نہ کہ بہت انیزون سے متفق ہو کر  
اس کا مقابلہ کر کے اس کے دولت میں خلل پیدا کر دینا چاہیے۔ اس کے غضب یا  
اور بے اختیار حکم اور اس کے قتل کا دانا اور اس کے دشمنوں نے اس جگہ کو غنیمت  
جانتے تھے اور اس کو قتل کیا جب میرا غصہ جاتا رہا تو میں نے اس کو بلایا تاکہ  
میرا تحقیق کروں تو اس کو دشمن قتل کر چکے تھے میں اور اس کے قتل سے نہایت ناام  
ہوا کہ ناحق ایسا اس پر آگیا اور اس کے دشمنوں پر نصرت کی اور آئندہ کو  
یہ حکم دیا کہ آئندہ کو کسی امر سلطنت میں خصوصاً قتل اور قید کرنے میں  
تین دفع حکم ندون تب تک تعین نہ ہو کر یہ تیسرا حکم کے بعد وہ کار کیا کرو  
اور مجھ کو یہ تجربہ ہوا کہ آئندہ کو کسی کے غمازیہ کیلئے حق میں نہیں سنا کرو  
اور اگر ساعت کروں تو جب تک گواہی سے ثابت نہ ہو حکم نہیں دیا کرو

## توزک البرز کی قلعوں کی تسخیر

البرز میں جا کر واسطے اتصال اہل فورے اور یروے اور سراقن کے جنگے  
سوار کا نام اس تھا متوجہ ہوا اس رستہ میں بہت جنگل تھے شکر علی خاں  
جنگل کاٹ کر رستہ بناتے تھے اور فوج سے اسباب گزر جاتے تھے اس  
جنگل کو طے کر کے امیر حاجی سیف الدین کو واسطے محافظت اسباب کے  
چھوڑا اور میں نے اس ایل کو غارت کیا اور غنیمت بیشمار لے کر دامن  
کوہ البرز میں علاء آبادان پہنچا کہ یہودی نصاریہ اور بت پرستوں  
نے البرز کوہ کے اندر قلعے بنائے ہیں اور اس سرزمین کے مسلمانوں  
سے مزاحمت کرتے ہیں تب میں نے یہ نیت جہاد اور توڑ کر البرز کی کھانا  
شہر کوں پر غارت کیا اور کوہ البرز پر آیا مخافون نے تنگ کہا میں

گرا دیا اور وہاں سے قوباق کی طرف کوچ کیا وہاں جا کر کیا دیکھا کہ گھوڑے  
 اوس صحرا کا تمام جلا رہے ہیں نے پوچھا کہ یہ کسے جلایا یہ معروض ہوا کہ  
 یہ کار چرخسوں کا ہے میں نے چرخسوں کے استیصال کا غم کیا اور اسلئے  
 کہ سات دن تک گھوڑے نہ آیا گھوڑے لشکر کے بہت تلف ہو گئے زسبتین  
 کی طرح گار بہت تھا بڑے دشوار یہ ہے طے کر کے قوباق میں جا کر علف ا  
 میں ڈیرا کیا گئے مقام کر کے گھوڑوں کو تازہ کیا امیر زادہ میر شاہ اور  
 امیر زادہ محمد سلطان اور امیر جہان شاہ بہادر وغیرہ انرا رکو موٹا کروا  
 ترک تازیہ چرخس کے روانہ کیا کہ جلد جا کر غارت کر و حسب الحکم تمام ولایت  
 کو تاراج کیا اور غنیمت بشمار مال بردہ کلہ مرہ لیکر اور تمام دیار کی بختانہ  
 ویران کر کے چلے آئے اور وہ تصویر سونے چاندی کی بتوں کے ہوا غنیمت  
 کے پیش نظر کے اور جو بردہ اسیر کر کے لائے تھے سب کو مسلمان کیا تحیا  
 و نزار چرخس نے یکھ فہ کلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا میں نے مسجد شکر  
 کا کیا کہ میرے غرض لشکر کشی سے دشت قبیاق پر پہنچے تھے کہ کئے نزار  
 کا قہر مسلمان ہو جاوین پہر ملکات روس اور چرخس کے نسبی فارغ ہو کر  
 قوباق میں جشن بادشاہانہ مرتب کیا اتنا آتش اور طعام اور شربت  
 وغیرہ تیار کرایا کہ تمام خاص و عام کو حصہ ملا پہر جشن سے فارغ ہو کر کوہ  
 البرز کی طرف غنیمت کے اشارہ میں بچے غمازوں نے امیر عثمان سپر امیر  
 عباس کو طرح طرح سے شہم کیا ایک تہمت یہ تھی کہ امیر عثمان کی غنیمت  
 کو یہ لکھا تھا کہ میں امیر کے لشکر کو شکست دیتا ہوں تم صرف آراہ میں  
 قائم رہو دوسرے یہ تھے کہ عہد کیا تھا کہ جب البرز کوہ پر جاوین تو میں

## تھورک

۵۵۴ گھوڑیے اونٹ خیر داسیٹے باز سردار سے کیے مرحمت کیے اور مغیر آدمی ساتھ کر کے بارق اغلان کے پاس بھیجا اور امیر جانشاہ وغیرہ امراء توہنات اور نزار جات کو مسودہ شکر امیر زادہ میرانشاہ کو سردار بنا کر الوس کی دست رشتگی طرف دوبارہ تعین کیا اور نہویں جہٹ پٹ جا کر بیک خواجہ وغیرہ امراء الوسات کو قتل کیا بہت پردہ اسیر اور مال گلہ رہنشیار حاصل کیا اور امیر زادہ میرانشاہ نے اثناء راہ میں الوس اور دس جوق کو بے تاراج کر کے غنیمت شہار پیدا کی یہ مسودہ شکر روانہ ہوا اور میں نے دریای تنہ سے روس کے شہر شہر مسکو کی طرف چلا اور وہاں جا کر افواج جاہرہ کو اطراف جوہب پر تعین کیا امراء نے بیرون شہر کو تاراج کر کے غنیمت بقیاس حاصل کیے اور امیر زادہ محمد سلطان نے ایل والوس کو رتو اور برلا اور برکون اور کلچے کے سی جو میریے خوف کے ماری صحرا میں سرگردان پہنچے تھے اتفاقاً دو چار ہو کر سب کو تاراج کر کے مال اسباب بشمار زر نقد اور خنس تازی گھوڑیے اونٹ خچر گلہ رہن عورتیں لڑکی بچے ماہ پکر حاصل کیے اور سب کو مسلمان کیا پہرین لی مسکو کی انتظام سے فارغ ہو کر بطرف مال جہکین کے غم کیا اور حوالے قلعہ ارق میں ڈیرا ہوا اسمنزل میں امیر زادہ میرانشاہ مسودہ شکر دریا سے تن کی کنارہ کٹا اور سر زمین کو صاف کر کے آلا اور اہل قلعہ از بسکہ نافرمان تھے اور سکا میں نے محاصرہ کر کے ایک ہفتہ میں سحر کر لیا اور یہ سنا کہ اس قلعہ میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ہندو مسلمانوں کو بے تعرض حال خلاص کیا اور ہندوؤں کو قتل کر کے اونکے زن و بچہ اسیر اور مال تاراج کر کے قلعہ

ہیمسور سے

پریشان کروں تاکہ دشمن بالکل برباد ہو جاوے وہاں سے بطرف رست  
الوس جو جے کے کوچ کر کے بطرف دریا سے اور یہ کی غزم کیا اور امیر  
عثمان بہادر نے راہ پر ہمراہ لیکر بطور قراولے کے دریا سے اور یہی موضع  
سنکر من میں الوس بیگ باریق اعلان اور الوہیات اور امراء و نیک کو  
جو اس حوالے میں تھے تاراج کر کے غنیمت بٹھا کر سدا کے اور بردہ زن و  
فرزند اسیر کیے مرد لو او نی کے اکثر قتل ہوئے کچھ بچکر بھاگ گئے اور تاشتمو  
اعلان اور اقبا و دریا سے غور سے اتر کر اپنے دشمن کے پناہ میں کہ الوس  
سردار سے تھے چٹائی اور نکال مال کا قتل اور اسیر سے سی پڑھ گیا تو  
اقبا و دشمنوں میں نہرہ سیکے ولایت روم کو چلی گئے سرزمین ابریقہ میں  
وطن کیا

## نوکر مملکت روس کی تسخیر کا

پہرین نے کنارہ دریا سے اور سے سی مملکت روس کی طرف کوئی نہر  
بٹیکے اور کچھ لشکر ہمارا کنارہ دریا سے تن سے بیگ باریق اعلان پر  
کے مشہور شہر فراسو میں پہنچا تمام شہر اور اسکا حوالے تاراج کیا  
بیگ باریق جو شہر میں تھا حیران ہو کر تمام زن و فرزند اہل حال چھوڑ  
کر ایک بیٹا ساتھ لیکر جان بچا لیکر باقی تمام زن و فرزند مع غنائم و شکر  
کو کر حضور میں آئے بچکر فرزند بیگ باریق کو دیکھ کر دل میں رحم آیا  
ورقت ہوئے اون کے لئے ترنٹ خیمہ برپا کرائے اور جمع خورد و  
ن کے واسطے کہا نا پرنا اور تمام ضروریات تیار کر کے تیار کر دیے  
دن کے بعد بہت سا انعام زر نقد اور زیور وغیرہ اجناس اور

## توزک

۵۵۴ اور امراء در بند سے گذر کر اونیل پر پہنچے تو ایک شخص نے تبریز سے آکر اونکو یہ خبر دی کہ قرا یوسف ترکان نے لشکر جمع کر کے جدو الدباق میں بہر فساد اٹھایا جانتا ہی کہ اپنے ولایت کے حوالی پر فتنہ انگیزی کرے امیرزادہ میر محمد نے امیر شمس الدین اور غیاث الدین ترخان کو سمرقند کو روانہ کیا اور آب موہ لشکر جو اس کے ساتھ تھا جیسے ابو سعید برلاس اور کس بہادر اور دولت خواجہ اور توکل بہادر تبریز میں آیا اور جو لشکر وہاں تھا اوسی طلب کیا اور امراء امیرزادہ میر شاہ کے جو تبریز میں تھے سب نے جمع ہو کر لشکر مرتب کیا پھر امیرزادہ میر محمد واسطے رفع ترکانون کے متوجہ ہو کر ایک دریا پر پڑا کیا اسمزل میں ترک اور جالینق امیرزادہ میر محمد سے آئے وہاں یہ خبر آئی کہ قراول قرا یوسف کے قرا درہ میں آگئے امیرزادہ تہرت قرا درہ میں پہنچا اور قراول قرا یوسف کے بہاگ گئے اور جا کر قرا یوسف کو امیرزادہ کے خبر سنائیے قرا یوسف خوف کا مارا لشکر کے دیکھنے سے پہلے فراری ہوا اور امیرزادہ اوس کے تعاقب کو بندھا ہے تک گیا وہاں ملک عزالدین گرد نے موہ لشکر آکر امیرزادہ سے ملازمت کیے اور شکر لائق دیا امیرزادہ نے اوسکو نوازش کیے اور لشکر قرا یوسف کے تعاقب پر بھیجا اونیک تک تالاس کیا میر کچہ نشان ملا امیرزادہ میر محمد سلطانہ کو عازا ہوا تبریز سے گذر کر وہاں پہنچا اور خانوادہ خوارزم نے امیرزادہ کو بھائیے کر کے شیراز کو روانہ کیا اور احوال کے حضور میں عرض کر بھیجا اور میرے دہن بعد روانگے امیرزادہ اور امراء کے ممالک محروسہ کو پہنچا آیا کہ اب دشمن کو تو شکست دیے ہے اوسات جو بے کو بھی کھلم



کہ دریا سے اقل اثر کر سند و بست اور استمالت الوس جو جے کی کرے وہ اور  
 کو چلا اور میں نے واسطے تعاقب تقمش خان کے سوار ہو کر دشمنوں کو جا لیا  
 کچھ تو قتل ہوئے اور کچھ دریائے اقل میں گھس کر ڈوب مرے اور کچھ جان  
 بچا لے گئے اور اونکے زن و بچہ ماہ رخسار اسیر ہوئے اور جو نقد ہاتھنی  
 تقمش خان یا اوسکے امرا کی تھی سب شکر کے ہاتھ آئے اور وہ مملکت تخت  
 خانے کا چوڑ کر نیم جان مہم چند کس میرے ہاتھ میرے سلامت لکل کر اور کی  
 صحرا میں چلا گیا اور میں اوسکے تعاقب پر کنارہ دریائے بابان کے  
 اوس جگہ پہنچا جہاں کہ پہلے یورش میں تقمش خان کے تعاقب پر پار آہی  
 دریائے پہنچا تھا اور یہ جگہ ظلمات میں بہت پاس سے نصیب میں زیادہ  
 دشت قبیاق اس طرف تھا کہ جو اس دفعہ در بند میں یہاں تک میری لشکر لے  
 تاراج کیا اور اچھے سی کم دریائے بابان میں اوس طرف ہی حکو ہلی دفعہ  
 تاراج کیا تھا اور اس دفعہ پہلی میں زیادہ تر خفیت ہاتھ آئے امیرزادہ نرائن شاہ  
 اور امیر حاجے سیف الدین اور امیر یادگار برلاس جو ہمراہ اس بات کے تھے  
 آہستہ آئے تھی موضع بلو لوق اور قلوبن میں معہ سامان کے آئے اور سویت  
 میرے دلین پہ آیا کہ ازبک اکثر امرا و اس یورش میں میرے ساتھ میں لو  
 احتیاطاً چند اشخاص ممالک محروسہ پر جو یہاں میں بہت دور ہو گئے ہیں  
 تعین کئی جائیں اوس ہی وقت امرا کو بلا کر امیرزادہ میر محمد پیر امیرزادہ  
 عمر شیخ مرحوم کو معہ چہ ہزار سوار کے اوسکے مقرر حکومت شیراز اور فارس  
 کو رخصت کیا اور امیر شمس الدین پیر امیر عباس کو تین ہزار سواروں میں  
 اور امیر غیاث الدین ترخان کو بیکہ تمام سمرقند بھیجا جب امیرزادہ میر محمد

## توزک

جلوس کیا اور امرا کو بلا کر عنایت سے سب کو پوچھا اور حکم مردانگی  
 دیکھے یا سنے تھے اور کو عنایت بادشاہانہ سے سہر بلند کیا اور انعام زر نقد  
 اور جامہ زردوزیے اور اسپ تو جاتے زرین زرین اور کمر اور شمشیر  
 بر صبح اور خنجر وغیرہ اور جاگیریں دیکر خوش کر دیا خصوصاً امیر شیخ نور الدین  
 کو جنے میرے سامنے اتنے مردانگی کے اور دن سے زیادہ نوازش کر کے  
 مقرب کر لیا اور ایک لاکھ دینار کیلے اور سکوا انعام دیئے اور اوسہا  
 مجلس میں یہ صلاح ہوئی کہ اب یہ تقمش خان کا تعاقب کر کے خاطر  
 اوسیکے فتنہ فساد سے صاف کروں اور مال اسباب بشمار تقمش خان  
 کے شکر کا جو اس فتح میں ہاتھ آیا تھا وہ سب مکان میں چھوڑا اور  
 امیر زادہ میرا شاہ کو جو گئے پور پیلے گھوڑے سے گر کر ہاتھ میں چو  
 آئے تھے وہ انکے محافظت کو چھوڑا اور امیر حاجے سیف الدین اور  
 امیر یادگار سبلاس اونکے پاس تعین کیے اور میں آپ مع شکر تقمش  
 کے تعاقب کو چلا جب میں دریائے ایل نور انویکے گھاٹ پر آیا تو میرے  
 دل میں یہ آیا کہ کسی خانزادے جو جے نرادر کو دشت کا بادشاہ کر دو  
 تاکہ اوس جو جے نرادر ہجوم کر کے تقمش خان کو اسیر کرے حال میں  
 تمام کر دیے اوسہی وقت میں نے قوتیرے خان اعلان سپرار شیخو  
 کو جو مدت سے ہمارا ملازم اور تربیت یافتہ تھا بلا جاہ و ہوا  
 تو فوج اور بیک اپنے ملازم اوسکے ساتھ تعین کر کے خانے دشت  
 کے قوتیرے خان اعلان کے نام نقر کر کے کلاہ  
 زردوزیے مرحمت کر کے اوسے دن رخصت

میں کو روکے

جنگ شروع کیے اور ازل کہ غنیمت ہے امیر حاجے سیف الدین کو گھیر لیا اور  
شیر مردیے مع فوج پیادہ ہو کر دشمن کو تیر مارنے شروع کیے اور دشمن  
زیادہ زیادہ ہو کر چل کر تے پتے اور او میں مثال کوہ کیے ہوئے ہو کر تیر مارا  
یہ دشمن کو اپنے تک نہ آنے دیا اور بہت لوگ قتل کئے اور معصومین امیر کا  
بہادر مراد شکر امیر حاجے سیف الدین کے مدد کو پہنچا اور خوب جنگ ہو کر  
اور قریب کے جو میں غنیمت کے فوج دھپ کو توڑ کر پراگندہ کر دیا اور شیر مردیے  
پسرا فوج کا یہ خوب توڑ کے اور مخالف دست چپ کر جو اس کے مقابلہ پر  
تے مار مار کر اوٹھا دیا اور امیر زادہ ستم پسرا میر زادہ کو شہید کر کے  
آٹاپ کا نام دشمن کیا ماسد سپر کے مخالف کے گلہ میں جلادت کرتا تھا اور  
بھلے نے ہنسن امیر کا اقتدار تقممش خان مع فوج اویسے جدا ہو کر آگے بڑھا  
اور جلادت تمام امیر عثمان کو واسطے جنگ کے پکارا امیر عثمان اور ہستی  
بید رنگ اور مکے فوج پر جاگرا اور شیر مردیے اس قدر ہوئے کہ خون بہ نکلا  
آخر الامرا امیر عثمان نے حملہ کر کے اونکو پریشان کر دیا اور اور امرا کو حلقہ کر  
غنیمت کے ساتھ جنگ کرتے تھے ہر یک نے تو فوج الہی سے غنیمت کو شکست دیکر  
بھاگ دیا آخر تمام فوج پریشان ہو گئے تقممش خان بیسے ہمراہ خان زرداؤن  
جو بے تراد کے شکستہ حال بھاگ گیا اور فوج کو سپر آپیٹے اور موت  
میں بیسے دشمن کے تعاقب سے منع کیا اور جنگ گاہ میں اتر کر محمد  
شکر کا ادا کیا اور امرا دینے فتح کیے مبارکباد دیکر دعا اور ثنا کہتے  
میں دینے ہر ایک سے بغیر ہو کر سب کو آفرین کے پھرا اور دینے کہنا  
دریا سے فوراً اس کے مقام کیا و مان خیمہ برپا کر اگر تخت سلطانہ تیر

## توزک

۵۵۰ کے قدم آگے نہ کہہ سکی اور ہر تیر میں ایک ہوا رگرا دیتا تھا اس عرصہ میں محمد آزاد اور علی شاہ اوسکا بھائیے اور توکل بھادر ماورچے نے جھٹ کر غنیمت رجا بے کے کو قتل کیا پھر دشمن کا کچھ اسباب لیکر میرے پاس آئے اور جنگ میں مشغول ہوئے اور اہلداد موثر شکر ہمارے سائے اگر زیادہ جنگ میں مشغول ہوا اور ملک حسین قوصین ہے اوسوقت موثر اعلان بخونیکے آئے ہے یہ زیادہ ہو کر شیخ نور الدین کے شریک حال ہوا امیر زریک پیر امیر چاکو ہے موثر شکر قتال میں میں مصروف ہوا باتے قشون اور قول سب آگے اور کوس اور کور کہ کر جے لگے استویہ بھادر بھی اگر شریک حال ہو گیا مخالف نے ہے فوج فوج جمع ہو کر بھیرے کے حلقے درپے کئی لیکن بھادر وں کا تیرا و نکو جو تک نہیں آنے دیا تھا اس ہنگامہ میں بہت لوگ مارے گئے اور امیر خداداد حسین نے کہ آگے قول درجیب کے تھا موثر فوج کو نچو اعلان پر کہ آگے قول دست راست غنیم کے تھا حاکم کے کو نچو اعلان کو نہریت دیے پیرا و نکا تعاقب کر کے غنیمت صف توڑ کر اودر نکل گیا اور اس فوج میں جو میرے جنگ کرتے تھے پشت کو پھرن اگر جنگ میں مصروف ہو کر دادر دانی گئے دیے اوسوقت کہ میں چپ و راست میں چھوٹش ملاحظہ کرتا تھا دیکھتا ہوں کہ علم امیر زادہ محمد سلطان کے درجیب میں نمودار ہوئے اور امیر زادہ شکر خاص کے اوس کے ساتھ تھا مانند سیلان کے اگیا پھر سب نے متفق ہو کر ایک بار حلقہ کر لیا ہی اویںے افواج دست راست کو درہم کر کے بگا دیا اوسوقت یہ خبر آئی کہ امیر حاجی سیف الدین نے کہ آگے قول دست راست ہماری تھوڑا امیر میرے نے اور بچے میں جو غنیم کے فوج کے دست چپ پر تھی

## تیمور سے

شکر نے نہایت ہوشیار سے بیٹے جیج کے اور ناز و فخر کے پڑھ کر طبع خشک  
 کا بچا کر سوار ہوا اور فوج کے سات قول مرتب کر کے ہر ایک قول میں ایک  
 ایک امیر زادہ کو لشکر کیا اور پیا دون کو سوار و نکلے آگے کہہ کیا امیر  
 زادہ محمد سلطان کو قول کلان کا سردار کیا اور اطراف ہر یک قول کے  
 بہادران کا کردہ بیٹے مضبوط کیے اور تمام قشون میں بیٹے ستائیں  
 اپنے ساتھ لیکر تمام فوج کے عقب پر کھڑا ہوا تقمیش خان بھی شکر کے صفین  
 راستہ کر کے میرے لشکر کے مقابل میں کھڑا ہوا اور علم رنگارنگ طرفین  
 کے بلند ہوئے اور تقاریب دونوں لشکر کے بچے شروع اور دونوں لشکر کا  
 مقابلہ شروع ہوا اور بسبب کثرت آمد رفت تیرون طرفین کے اسماں نظر  
 نہیں آتا تھا اس عرصہ میں ایک شخص نے دست چپ کی طرف بیٹے اگر عرض  
 کیا کہ افواج دست راست غنیم کے کو نچہ اعلان اور سیک باریق اعلان او  
 اقبال داد و اور صوفی داماد تقمیش خان کا اور الور کا موٹو لشکر ان مقابل  
 افواج قاہرہ دست چپ کے آتے ہیں میں تررت معہ شکر سہرا ہے کی اونکی  
 مدد کو گیا جب مخالفوں پر حملہ کیا تو وہ بتیاب ہو کر بہاگ ہو گئے کچھ سوار  
 نے قول تک اونکا تعاقب کیا اور موقت ایک فوج کلان غنیم کے قول سے  
 جدا ہو کر سواروں کے پیچھے چلے آئے پیے کے سوار قتل کیے بائے متفرق ہو گئے  
 مخالف اس سبب سے دلیر ہو کر آگے آئے اور قشون ہمارے ساتھ  
 کاریشان ہو گیا دشمن نے دلیر ہو کر میرے اوپر حملہ کیا اور موقت پر  
 نچہ نور الدین پچاس سواروں میں سے جلد آہنچا اور ہمارے سامنے  
 پارہ ہو گیا حاکم ہمارا مخالفوں پر اتنا تیرا تیرا کیا کہ باوجود ہوا

## توزک

۵۴۸ نے دریا ترک پر آکر اپنا لشکر جمع اور دھڑ ساٹے کر کے لشکر مستحکم کیا اور  
 مستعد جنگ پر ہوا میں ہے اسکا عزم دریافت کر کے جلد روانہ ہوا جب  
 میں نزدیک ہوا تو اویس کے جرات قائم تھے دھڑ کا سب اسباب چھوڑ کر  
 پہاگ گیا میں نے اس دریا کی کھلاٹ پر کوعبور کر کے جہان نقمش خان کا لشکر  
 پڑا تھا ڈیرا کیا اور نقمش خان کنارہ دریا سے فوراً اے کے جا پڑا اور  
 اپنا باقی لشکر جمع کر نیلگا اوسوقت امراؤ نے یہ عرض کیا کہ اذوقہ لشکر میں  
 کمتر ہے فکر اذوقہ ضرور ہے میں نے اس فکر میں ولایت معمرہ چلا  
 کی طرف عزم کیا تاکہ وہاں سے اذوقہ واسطے سپاہ کے جمع کر کے اتصال  
 مخالف کا گردن دریا ترک کے کنارہ کنارہ چلا اوسوقت یہ خبر آئی  
 کہ نقمش لشکر متفرق جمع کر کے کنارہ کنارہ ہمارے بھی آتا ہے میں نے لین  
 سوچا کہ مبادا نقمش خان یہ خیال کرے کہ مجھے کچھ بن آنا ترست بعد افواج  
 دست راست کے لشکر منگھل کے دن تیوں حاد اٹھائے ششہ سات سو  
 ستا توین بھرے کوجا کر مقابلہ لشکر نقمش خان کے ڈیرا کیا اور حکم دیا  
 کہ لشکر کے زمین طباب سے قسمت تیار کرو خندق تیار کر کے کچھ حرمین اوپر  
 کھڑے کر کے گرداوس خندق کے اور خندق گہرے کھود دیے اور ب  
 کوتا کید کے کر اپنے اپنے جگہ کو مستحکم رکھے اور اگر کوئے امریش آویے  
 تو کوئے اپنے جگہ سے نہ بے اور ہوشیار رہے کر کے دشمن کے ٹھکانوں سے  
 غافل نہ رہیں اور رات کو نہ کوئے چراغ روشن کرے اور نہ آگ  
 اور لکار کرنے بولے اور اس رات میں اناج اعلان میاہ روی حکو  
 نے تربیت کر کے مرتبہ بلند دیا ہوا پہاگ کر مخالفوں میں جا ملا اس رات

چیمپور سے

عدالت اور سخاوت سلاطین کے اثر اور اس لطیفہ کا ہوتا ہے میں نے بہر شکر اللہ  
 لکھا جب حاضر یہ لشکر دست راست اور دست چپ کے قشون نقشبون دیکھ  
 لیے اور امراء قشونات نے گھوڑے لاتی زرین زرین پیش کیے دعا اور ثنا کے  
 توغین نے اپنے قلب گاہ میں اگر حکم دیا کہ کوس اور کور کہ وغیرہ ساز بجانی شروع  
 کریں اور باواز بلند اللہ اللہ اور بیکہ کہہ کر تلواریں برہنہ کر کے دشمن کی طرف  
 اثریے اور دست اور کوہ میں زلزلہ مچ گیا بعد فراغ عرض شکر کے دشمن کی طرف  
 روانہ ہوئے در بند سے گذرا تو دامن کوہ البرز میں جماعت تقتمش خان کے  
 توابع جنکو آفتاب کہتی میں رہتے تھے میں نے امراء کو اشارہ کیا کہ واسطے لشکر  
 کے ان پر تاخت کرو بہادر ناگاہ اون پر جا پڑے بہر وہان ایک حاذار  
 باقی چھوڑا اور اولکمال اسباب رمز گل غنیمت لیکر مراجعت کے اور اونکی  
 مکانات تمام پہونک دیئے تقتمش خان نے اس خبر سے خوف کہا کرا وریاق  
 نایہ شخص کو ایٹے بنا کر ہمارے پاس بھیجا جب وہ ایٹے پاس آیا تو کثرت  
 سپاہ دیکھ کر زیادہ تر گھبرا یا بے یلے اور بدون ادائے پیغام تقتمش خان کے  
 پاس بھاگ گیا اور کثرت فوج کے بیان کے کہ غافل کیا بیٹھا ہے امیر شہار  
 نے آنا یہ تقتمش خان بہر سستی ہے نہ کہ میر ہوا لاچار قرائی امیر کلان کو قروں بنا کر  
 بہت سا لشکر دیکر ہمارے مقابلہ پر روانہ کیا میں نے بے زمان جیسے کوچ کر کے  
 موضع برتے میں ڈیرا کیا اور سوت یہ سنا کہ قراول تقتمش خان کے سرکرد  
 قرائے کے دریاے تک آگئی میں نے فوراً شب شب جا کر اون پر تاخت  
 کے صیغہ دریا اتر کر ناگاہ اون کو جا لک کیا بعد قتل دشمنوں کی اور  
 جگہ مقام کیا بہر وہان سے کوچ کر کے آب سوچ پر ڈیرا کیا اور سوت تقتمش

## تورک

۵۴۹ کے صلے میں کیا کو یا دولت اپنے دلے نعمت کے برباد کے تقمیش خان نے یہ  
 اونکے کہتے یہ ضرور ہو کر صلے الکار کیا عاقبت اندیشی کے اوسر الدین کو  
 بی احترام موافقی جواب کے جسے جنگ مفہوم ہوئے تھے رخصت کیا شمس الدین نے جب  
 کنارہ دریا سے سمور کے اگر جواب تقمیش خان کا سنایا تو بھگو نہایت غصہ آیا  
 اگلے دن میں نے سردار ان لشکر کو مطلع کیا کہ اپنے اپنے فوج مع سامان تیار ہوا  
 کر کے حاضر ہو دو حسب الحکم تمام لشکر فوج فوج سوار ہو کر اوس فراخ جنگل میں  
 کنارہ دریا سے سمور کے جو دہن کوہ البرز میں ہے کنارہ دریا سے قلم تک  
 صف باندھ کر اپنے اپنے جگہ کھڑے ہوئی پھر میں نے سوار ہو کر تمام لشکر کو فور  
 سے ملاحظہ کیا کوہ البرز میں دریا سے قلم تک یاغ کو سنا ہوا تھا صبح  
 سوار ہو کر اجمالا سپاہ کو دیکھتا تھا لشکر کے کثرت سے آخر روز دیکھ کر  
 فارغ ہوا چنانچہ تمام شہت سواران چلے پوش خوش ہپ درست سامان ہی  
 پر تھا جنگیہ خان کے عہد سے اب تک ایسا ارہنہ لشکر کسی بادشاہ کی پاس  
 جمع نہیں ہوا تھا یہاں وہ لشکر کا دیکھ کر میں نے شکر الہ تعالیٰ کا ادا کیا کہ تھے  
 خلقت کر جیسے ہے بندہ اے میں میرے تابع کر کر اور لکار زرق میرے ذکر کیا  
 ہو چکو اس سے رقت ہوئی کہ الہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے ملک کا تولیدار کیا  
 ہے سوہ او سیکے باغ کا چرمان کوئے تاراج کن میں اور موقت میں نے علم  
 سے بوجہ کر اس میں کیا حکمت ہے کہ تعالیٰ نے اتنے خلقت مجھے عاجز کے تابع کے  
 ہے کہ اگر میرے عین در داوڑی تو علاج نہیں کر سکتا جواب دیا کہ اللہ  
 جسکو روت کرے ہے اوسکو سلطنت دیکر اپنے لطایف میں سی آپ  
 شہر اور اسکو روت کرتے ہے جیکے باعث اوسکو غلہ الہ کہتے ہیں کیونکہ



## تیمور کے

سلطان کے کو تو ال یہ مستقر رہے بعد اُن کے روانے کے اتوار کے دن ساتویں ماہ  
 جمادی الاول ۹۷۷ھ سے سات سو ستائیسویں ہجری کے عین کہ اکٹھواں سال محکم شریعت  
 اور چھیون سال جلو سے تھا روانہ ہوا اس وقت میرے دلین بہہ آیا کہ  
 تقمش خان کو خط لکھوں شاید کہ بدکردار سے باز آویے اور باعث خون  
 ناحق نہ ہو دے منشیوں سے خط متضمن امید و بیم کا جسکا خلاصہ یہہ تھا لکھو ایا کہ  
 اللہ تعالیٰ نے تمکناہ چودہ بادشاہوں کے محکم عنایت کے یہے اور تمام لشکر  
 مالک کامیر کے ساتھ یہے یہہ عنایت الہی یہے کہ ایسی منہہ ضعیف کو بے  
 خیل و حشم کی مالک مسخر کر دئے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے محکم ملک عنایت  
 کیا یہے تاکہ حفاظت کروں اسلئے تمکو بے نصیحت کرتا ہوں کہ اوس جو ہے  
 کو بدلت میرے لشکر کے تیرون کامت بناؤ اور اپنے حسب حال پانچا در  
 باہر مت نکال اور نہیں تو جو نہ کھا یہے وہ پیش اولگا آخر کو شیمان ہو دی گا  
 کو کہ بدکردار کو باشتا است پیش آتا یہے اور اپنے سرگردا نے یاد رکھو  
 چور کر صلح کر لے غرور کار جہالت کا یہے اور میں نے جو تمکو دشت قبیاق پر  
 بیٹھا یا تھا اوس مرحمت کے عوض جو تو نے کیا سو کما میں نے اوسکو ناکردہ  
 سمجھ کر صاف کیا ابکے قسم ہے اگر میں غالب ہوا تو تجھسی تو بہ کر اگر چور و  
 یہہ خط لکھو اگر شمس الدین الایغ کے ماتہ کہ مرد فہیم تھا تقمش خان کئی ماہ  
 روانہ کیا اور کہدیا کہ بہہ مضمون اوسکے مجلس میں رہا نے بھی کہنا اسنی دشت  
 قبیاق میں نامہ تقمش خان کو دیکر پیغام بیان کیا اور چرب رہا نے تقمش خان  
 کو قتل پر راخے کردیا کہ نام ہو کر در خواست عفو تقصیر کے کر نیکو تھا اس  
 ہمال اعانت الہی یہے کہ اوسکے منہہ چہر رہی تھی واسطے اظہار امنی

## توزک

۵۴۴ کے لشکر قتمش خان کا میرے خبر سنکر بہاگ گیا اور میں کنارہ دریا بھر کے آکر کنارہ کنارہ جاتا تھا چونکہ زمستان آگیا تھا میں نے کارندوں کو حکم دیا کہ واسطے قیام کے زمین پسندیدہ تالاش کرو انہوں نے تالاش کر کے علفزار محمود آباد کا پسند کیا میں اس علفزار میں من نزدیک موضع فخر آباد کے قالین گنبد میں نازل ہوا اور ہر یک امیر کے واسطے مناسب مناسب جگہ معین کر دیے اور تررت واسطے طلب اہل حرم کے سلطانہ کو قاصد روانہ کیے وہ بھی جلد سے تمام اسہی مقام میں آ گئے امیر زادہ میرا شاہ کہ واسطے محاصرہ قلعہ الحقی کے متعین تھا وہاں سے ادھر کوروانہ ہوا رستے میں اللہ تعالیٰ نے اسکو فرزند غایت کیا جب امیر زادہ میرا شاہ حاضر ہوا ولادت فرزند کے خبر سنکر نہایت خوش ہوئے اور جشن مرتب کیا اور اس لڑکے کا نام اپنل رکھا اور امیر زادہ پیر محمد پیر امیر زادہ عمر شیخ مرحوم کا حب الحکم سونچک بہادر اور حسن بغدادی اور علی بیگ کو شیراز میں چھوڑ کر مویشی حضور میں آیا اس موسم میں درمیان اوسمی سرزمین کے عبادت شریعہ اور عیش میں مشغول رہا جب جاڑی گزر گئی اور بہار آئے تو میرے دل میں یہ آیا کہ قتمش خان پانوائے چادر سیاہ رکھتا ہے اسکو خوب گوشہ ہائے دیکر خواب غفلت میں ہوشیار کر دوں

## توزک جنگ قتمش خان کا

جب غزیت جنگ قتمش خان کے مہم ہوئے تو حاضرے لشکر کے لیکر خزانہ اور تیار تقسیم کیے اور اہل حرم کو سلطانہ کوروانہ کئے موسے اور کمال اونکے ساتھ کر دیا تاکہ وہاں جا کر محافظت میں حاجے بہادر پیر ایران شاہ

تیمور سے

۵۴۳  
 کے اور کوہستان میں اونکو مارا اور کرخیم واسطی کیا غنیمت بیشمار لٹکری کے  
 ہتھ آئے یہ کوہستان قراقلیاق میں تھا طبرستان کے شہر قشغرہ میں  
 ملک کے تختگاہ کی طرف متوجہ ہو کر اوس شہر کو نیلے قزاقوں کے لشکر کے  
 پہلے ہوا مرغزار میں آکر وہاں کے مقام کے وہاں پہنچا کہ ولایت  
 پرتازہ میں ہے نزدیک ہے اور ولایت کے تسخیر ضروری ہے جانکر امیر  
 حاجی سیف الدین اور امیر جہان شاہ بہادر کو مدد فوج واسطی تاخت  
 اوس ولایت کے تعین کیا حسب الامر روانہ ہو کر شمال بلاست ناگہانی کے  
 جا کر تمام البوسات کو تاراج کیا اور سبکو سوا مال گزر مر کے درگاہ میں آئے  
 اور امیر شیخ نور الدین سپر امیر سار بونما معہ افواج وانگے کوہستان پر  
 تعین کیا جب وہ کوہستان میں پہنچا تو سید علی کے ارلات خوف کھا کر  
 ال ملک ولایت اپنے چھوڑ کر بھاگ گیا شیخ نور الدین نے اوس کے گھوڑے  
 تاراج کر کے تمام ویران کر دیا اور غنیمت بہت حاصل کیے اوسوقت شیراز  
 میں یہ خبر آئی کہ قشقرخان نے پہر برس خلاف ہو کر لشکر ہمراہ علی اغلان  
 اور الیاس اغلان اور عیسے بیگ اور بغلی بیگ کے تعین کیا ہے اور اوکلا  
 ہمراہ لشکر کے ہیں اور انہوں نے در بند باکو کسی گذر کر کچھ ولایت شہر و  
 کوتاراج کیا میں نے سستے پیے کہا کہ بڑے بول میں تو بہ شکار کے جا چل  
 آتے ہی تو وہ عیار کے طرف جاتا ہے وہ اپنے یا نو سے موت کی طرف  
 آتے ہیں اونکے مدافعت کے لئے لشکر راستہ کر کے اریکے میں سوار ہوا  
 اور تمام امراء اور سردار فوج بار استیگر روانہ ہوئے جب میں  
 لشکر کو ملاحظہ کیا تو تمام صحرا و سوار پناہ سے پرتھا بعد اچھے چند منزل

## توزک

۵۴۲ کیونکہ ننگاے بے بہرہ دنیا میں کوئے چیز نہیں ہے جو بے رعیت پرور سے کرنا  
 اور حاکم عادل رعایا پر مقرر کرنا اور عدالت پیشگی اور ظلم سے اجتناب کرنا  
 اور ظالم کو اپنا دشمن سمجھنا اور جو شخص تیرے پناہ میں آئے اوسکے قتل  
 اور رعایت کرنا یا چوین لفظ کو پناہ اور مارنے اور قتل اور قید کرنے سے بے  
 حکم شرع کے اجتناب کرنا جیسے سخن چین عجیب جو کوہنہ نگانا اور اہل غرض  
 پزاعما و نکرنا ساتوں ہر وقت محکوم حاضر سمجھنا بجکوا و آب کو فراموش  
 نکرنا اور حالات مملکت کے لکھے رہنا بعد ان نصاب کے امیرزادہ نے  
 دعا اور ثنائی کے میں نے اوسکو چھاپے سے لگایا اور پشایے چوم بے پر  
 کلاہ جامد دیکر امرار اور شکر ساتھ کر کے رخصت کیا اور چوہو سیرا اراہ  
 کفار گرجستان پر جہاد کا تھا اسلئے اہل عیال سراپا ملک کو غرہ کو موتا ہی  
 سامان کے ہمراہ امیرزادہ کے کر دیا کہ یہ لوگ سلطانہ میں توقف کریں  
 اور امیرزادہ سمرقند چلا جاویے حسب الامر امیرزادہ شاہ رخ آؤ  
 کو سلطانہ پہنچا کر آپ ماورا النہر کو چلا گیا وہاں جا کر موافق نصاب کے  
 امور ملک میں مصروف ہوا اور میں نے جہاد کے ارادہ وہاں سے کوچ  
 کر کے کوستان کے رستہ سے شکار کھلتا ہوا گرجستان میں آیا اور لڑا  
 کو افواج پہنچ کر تاتہا کہ متوطنان کوستان کو تاراج کریں ہر روز  
 سباب گل گھوڑے و برہ گو سفدرن و فرزند اسیر کر کے لاتے تھے  
 و س کوستان سے نکل کر کوستان فراتقاہق کے طرف عزم کیا یہ  
 ارستحکم قلعا و رہبار کے گھاٹیوں میں جنگ راہ تنگ تھے محکم ہو گئے  
 چونکہ تاتہا اپنی میریے مذکور تھے تمام کفار پر میں غالب آیا لکھنؤ

تیمور سے

بہت جیسے منگا کر امراء و مجلس پر حسب حال تقسیم کر دیئے کسی کو محروم نہ رکھا اور  
اسی مجلس میں پرورش امیر زادہ امیر ایم سلطان کے مہر اعلیٰ توان آغا  
کے ذمہ کر دیئے اور امیر عثمان سپر امیر عباس کو اور سکا اتالیقی اور سادقین  
آغا کو جو مجلس قرابت قریبہ رکھتی تھے اویس کے دایہ مقعر کر دیئے اور ہر یک تھے  
جشن ارستہ کیا اور بعد خدائے تربت امیر زادہ امیر ایم سلطان کے منگل  
کے دن اٹھارویں ذیقعد کو منیک کول سے کوچ کر کے ایک پستہ براؤس جو  
سین نزول کیا اور چونکہ توران زمین ہمارا ملک موروثیہ اور تحکماہ تھی  
اب یہ ارادہ کیا کہ کسی امیر زادہ کو اس ملک کے محافظت پر معین کروں  
امیر زادہ شاہ رخ کو قابض و یکچہ کر چہ کہ دن اکسویں ذیقعد کو امیر زادہ  
اور تمام امراء کو بلایا

## مجلس امیر زادہ شاہ رخ کی تشریف کی تشریف کو

جب امیر زادہ اور امراء حاضر ہوئے تو میں نے امیر زادہ شاہ رخ کو اگی  
بلا کر امور ملک میں کئے باتیں کہیں کہ ان نصائح کو دلین محفوظ رکھنا اول یہ  
کہ خدا تعالیٰ کو نہ بہونا اویس کے لطف اور قہر پر راضی ہو کر عبادت میں  
شبانہ روز مضل نہونا دوسرے کہ پیغمبر کے فرمودے جیسے ہم امت  
میں اور دنیا اسان زمین بوسیدہ اونیکی ذات کے پیدا ہوا ہے ہمارے  
اور سادات انحضرت کے اولاد کو اور علما و دانشمندان حضرت کے  
میں اور مفتاح دین کو تعظیم میں رکھنا اور ان کے رعایت میں ضرور  
افہر حال میں ایسے بہت لینا تیسرے وہ کار کرنا جسے تیرا کام نیک ہو دے

## توزک

۵۴۴ شکار کرتا تھا اور حسن ملک کفار بیدین نے سو قتل اور اسیر ہوئے اثنائے راہ میں بارادہ جہاد کفار کے فارس میں آکر خمیہ خرگاہ پیرا کرائیے اسوقت قاصد مانوی عظمیٰ سرایک خانم کا یہ خبر خوش لایا کہ اللہ تعالیٰ نے امیر زادہ شاہ رخ کو آج بنگل کے دن چھیون شوال ۹۶۷ھ ہجری کے کو فرزند عطا کیا میں نے سجدہ شکر کا کیا اور بہت خوش ہوا اور اسکا نام ابراہیم سلطان رکھا بیس دن تک جشن مرتب کیا اور لشکر کے خور و نزرگ اور امراء کو انعام دیا اور ملا عبد اللہ منجم اور ستارہ شناسوں سے اسکا طالع دریافت کیا اور انہوں نے حساب کر کے یہ عرض کیا کہ یہ فرزند سعادت مند بادشاہ عظیم الشان مالک بہت مالک کا اور سخی اور صاحب شوکت ہو دیگا میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ میرے اولاد میں ایسی بادشاہ ہو دیگے پر جشن اور داد و پیش سے فارغ ہو کر شہر فارس میں کوچ کر کے صحرا و مینک کول میں نازل ہوا اور امراء کو واسطی تاخت گر حستان کے تعین ہوئے تھے اور انہوں نے کفار گرج پر جہاد کر کے بہت قلعہ اور مملکت گر حستان کے مسخر کیے اور غنیمت گلا رہ مال اسباب لیکر اس منزل میں حاضر ہوئے اور امیر زادہ ابراہیم سلطان کے ولادت کی مبارکباد دیکر بہت تبار اور دعا اور ثنائی کے اور میں نے اس منزل میں کر سہ سبز اور چشمہ جاریے تے جشن مرتب کیا

## مجلس دشت مینک کول کی

بعد درستی مجلس کے میں نے لشکر کے امراء و عادات علماء و مشائخ کو بلایا جب ہر ایک اپنے اپنے درجہ پر موجود ہوا بعد فراع انواع شیریں اور طعمائے یکسیم و زرد اور خواہر کلاہ زر کر شمشیر و خمر مرصع خلعت زر و دوزیے

پہلو سے

ٹراتھا کہ اگر باب دولت سے کہنے کر ناکبت لاتا ہے اور اخلاص و دوام دولت کا نتیجہ نیک دیتا ہے اسلئے بے شرکت غیر امیر کے پناہ میں آیا میں نے یہ بات منکر قلم اور سچے کو عنایت کر کے اپنا لازم کر لیا

و کہ جہاد کا کفار گرجستان پر

اور سوقت یہ مسیحی ہو ا کہ کفار گرجستان بارادہ فساد کے نافرمانی کرتے ہیں اونکے تینہ ضرور ہے سمجھ کر عزم جہاد کفار گرجستان پر کیا علاوہ ہے اس جنگ پر تیار لیکر غزائے نیت سے تیار ہوئیے محکم اس سے شکست ہوئیے میں نے اونیسی جہاد کے باب میں سوال کیا جواب دیا کہ کفار و قسم کے میں کافر کتایے جیسی ہندو نصارا ایک پیغمبر کتاب نازل ہوئی ہے اونکا حکم یہ ہے کہ اسلام لاوین یا جزیہ دین اور اطاعت اسلام کی کرن یا لڑن کہ سب مار جائن دو سب کافر حربے انکا حکم یہ ہے کہ اسلام لاوین یا جنگ کرن تاکہ سب ماری جائن پہر کہا کہ اللہ تعالیٰ مجاہدوں کو دوست رکھتا ہے بموجب اس آیت کے ان الدیوب الذین یقاتلون فی سبیل اللہ کانہم بنیان مرصوص ترجمہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اون لوگوں کو جو حق قائم کرتے ہیں اوسیکے راہ میں صف باندہ کر ایسا کہ گویا بنیاد اوسیکے مستحکم ہے اسلئے میں نے جہاد کفار گرجستان کا ارادہ چت کر کے گرجستان کو عزم کیا اور برہنہ اعلان اور امیر حاجے سیف الدین اور امیر جان شاہ اور عثمان کو جمعہ فوج آگے اقتضا کی طرف روانہ کیا تاکہ مملکت گرجستان کو سحر کریں اور میں آپ اللہ باقی کے رستہ سے شکار کھیلتا ہوا چلا بعضی الوسات بائیے کہ اوسط طرف تھے سب کو تاراج کیا اور ہر منزل میں

۵۳۸ تو میرا نام نیک مشہور ہو گیا اور ویسی لوگ بے میرے طرف مایل ہو گئے  
 اور اگر انتظام اوس ولایت کا کسی کو تم میں سے حوالہ کروں تو کہے ہزار قتلہ  
 برپا ہوئے ہن اور اویکے دینے میں دب جائے ہن اور چونکہ اوسے خود بخود  
 دولتخواہیے اختیار کیے تھے تو مروت میں بے بعدیے کہ اوسکو خراب کردوں  
 میں عہد کیا ہے کہ کوئی سلسلہ برباد نہ کروں گا اور وہ اگر کچھ ایسے کر لگا  
 تو اقبال شاہیے میں جلد خراب ہو گیا اصحاب مجلس نے میری بات  
 پسند کیے میں نے امیر طہر قن کو بلا کر پہلے یہ کہا کہ ولایت ازرنجان بدستور  
 احمانا تجکو دیتا ہوں تو اس مروت کا عوض کیا کر لگا کہا کہ میں امیر کا لوکر  
 اور نمک پروردہ ہوں اگر نمک حرایے کروں گا تو نمک کے مار ہو گے اور  
 امیر کا اقبال پھر لگا اچ اقبال امیر کا وہ ہے کہ عالم کے سرکشوں کو شکن  
 باندہ کر درگاہ میں لاتا ہے میرے سرکشی منجلہ جہالات کے ہو گئے میں نے  
 جہالت کو عقل میں مغلوب کیا ہے تجکو اسکا کہا پسند آیا مسند حکومت اور  
 التما ازرنجان کے اودکلاہ کمر صغیر شمشیر خلعت خاص دیکر رخصت کر دیا  
 اس مجلس میں عرضے امیر بزرگ پیر امیر چاکو کے جو قلعہ امدین محاصرہ کر رہا تھا  
 کہ امیر بایزید حاکم قلعہ امدین کا باطاعت اقرار کرتا ہے کہ اگر قلعہ کے گرد سے  
 فوج چلے جاوے تو میں قلعہ سے باہر آتا ہوں اس عرضے پر نہ نہیں چلے پائے کہ  
 یہ عرض ہو ا کہ امیر بایزید حاکم امدین تنہا حاضر ہے میں نے رو بہ بلا کر  
 اوس سے پوچھا کہ تو یہ یہ کہ کیا کیا کہ بخیر امیر بزرگ کے تنہا چلا آتا کہا  
 امیر کے مراجعہ پر تکیہ کر کے اوسکے عاطفت کو وسیلہ کیا میں لحاظ نہ کر سوتا ہے  
 رحمت شاہیے کے کوئے فریاد میں نہ نہیں کرتا اور کتابوں میں میں نے



تیجور سے

کہ اگر دشمن جو ار ہو کر حاضر ہو ویسے تو اس غلبہ کے سبب اندھین غصہ کیا جائیے  
 امیر زادہ کے غلط بیخون سہان کر کے امیر زادہ کو حکم دیا کہ سلطان عیسے ظالم  
 ہار دین کو سلطانہ اور مسگر کے سپہ سالار کو روانہ کر کے اور غنیمت اس قدر  
 کے نقد جس تیار سب امراء کو تقسیم کر دیے جن لوگوں سے خدا کی پند  
 عمل میں آئیں اور تجھے غنایات خسرو سے یہ جاگیر مقرر کے اور حسن کو  
 اوس ہی نام قلعہ اورنگ کا امیر اس کو دیکھ فوج انتظام کیے لئے اوس کے ہمراہ  
 کر دیے بعد فتح کے پانچ دن عیش میں رہے جہرات کو ساتویں تاریخ شوال  
 کے قلعہ اورنگ سے کوچ کیا اور جیسو کو اشہد میں تاریخ امیر حاجی سید علی  
 کو واسطے خط سمرقند کے چہرہ استہا حب الامر حاضر ہوا اور شکستہ کر  
 مور دونوں ارش کا ہوا وقایع ماوراء النہر کے یہ عرض کیے کہ آپ کے آقا  
 بے تمام ممالک محروسہ میں بیکے امن ہے اوس دن ایک روزگار میں جو سر  
 سبز اور پہل بونٹے سے پر تھا پہنچا وہاں چند مقام کر کے پیر کے دن اٹھاروا  
 شوال کو جشن مرتب کیا

### مجلس نکلاش کے

اصحاب مشیر تدبیر کو میں نے بلا کر یہ پوچھا کہ میرے دل میں یہ ہے کہ حکومت  
 ازربجان کے بدستور امیر طہر تن کو دوں گا اوس کا ملک مورویہ پہنچے  
 امراء رائے نہویئے میں نے جواب دیا کہ میرے ہمت عالمگیر سے برصغیر  
 سے انشاء اللہ تعالیٰ روی زمین بیکو رحمت ہو ویکے بس اگر میں خلق کو  
 تنگ کروں تو خدا بیکو تنگ کر لگا اور ملک ازربجان امیر طہر تن کو دینی  
 میں کے فائدہ میں اول یہ کہ ایسی شخص کو احسان مند اور نوکر کر لیا

## تونیوک

سایے ایک تنگ ریتے سی بندے پر جا چڑھے اور اسہی شب کو خواجہ شامین  
 نے سات آدمیوں سی جلدے کر کے سب سے پہلی ایک بندے پر متصل قلعہ کے چکر  
 یکسر چڑھے اور واسطے اطلاع سپاہ کے اندر سے رات میں آگ جلائیے اسیر  
 ارغون شاہ اختیار ہے اور امان شاہ نقا وچے جبروت شامین کے دیکھہ ایک  
 اور بندہ کی چوکی آدمیوں سے جا چڑھے مخالف مطلع ہو کر حرا اور بویے آؤ  
 شجاعت سے آئے جگہ نہ چھوڑے امان شاہ نور خے ہو کر خلا آیا اور ارغون  
 بہت آدمے لیکر تین سو گرتے بندہ کی چوکی کیا آخر قلعہ کے دیوار تک جا گئے  
 اور تیشہ اور تیرا اور کھدال لیکر زور بازو سے اوس دیوار سنگین کو کھود  
 کر خالے کر کے لکڑے کا سہارا لگا دیا اہل قلعہ اس خبر سی گہرا کھڑے ہو گئے  
 ہو کر الامان کہنے لگے ہتیار ڈال کر قلعہ سی باہر جماعت جماعت ہماری پناہ  
 آئیے مصر سپاہ بہر حال دیکھ کر زیادہ تر سراسیمہ ہو اغمید الفطر کے دن جمع  
 کو ہرانے مایے کو ہارے پاس بھیجا وہوں نے بوجہ نصر کے لیے استخارہ  
 چاہا میں نے لحاظ تضرع بڑی ساسی کشا کہ اگر تیرا طیحات اور ناموس ہوتے  
 چاہتا ہے تو جلد باہر آ جاوے نہیں تو کل یا پھر سون قلعہ مسخر اور خون ان لوگو  
 کا اوسکے گردن پر ہو وگیا مصر کے ہانے جا کر جواب بیان کیا مصر کو جبروت  
 باہر آنے کے نہوئے تھیر رہ گیا یہاں تک کہ اور سپاہ قلعہ میں سے دیوار کو  
 چلے گئے لاچار مصر کھن سر پر پناہ نہ کر پیر کے دن دوسرے سوال کو باہر  
 آکر بجا خبر کے شوشل امیر زادہ محمد سلطان کا ہو اگر آگے شفاعت  
 امیر امن دیوے تو تباہ زندگے غلام رہنوں امیر زادہ اوسکو در کا  
 من لایا اور جان بخشے چاہے اگرچہ مصر تباہ قتل تھا پر میرے دل میں بہر

یہ تمہارا ہے

ہو کر اپنے اما کو واسطے شفاعت کیے باہر پہنچا اوس پر زراں نے خبر یہ کہہ کر  
کا مارا نہیں آنا نہیں تو اوس کو کیا طاقت کہ اتیرے مقابلہ میں کمر بستہ ہو کر  
کہ امیر اپنے کرم سے اوس کے حاضر کے معاف کر دے من نے اوس پر زراں کو  
دئے اور اپنے حرم سرا میں بھیجا حرم کے مستورات نے بھی زراں کو اور خلعت  
کر کے رخصت کیا اور کہہ دیا کہ جا کر اپنے گھر کو آئے دیکر یہ آؤ کہ من نے جان بخشی ہے  
اور گناہ معاف کیا اوس عورت نے یہ جاکر اپنے گھر کے تسلی کے پہنچا اوس گھر  
نہج نے نہانا اور جہالت سے جنگ شروع کیے جھگڑت آئے سپاہ کو حکم دیا  
کہ لکڑیے بہتر تے گار اجمع کر کے سامنے دروازہ کے پشتہ تار کر و اور غنائ  
بہادر کو ہتھم کیا امیر عثمان نے اسباب جمع کر کے پشتہ کے تیار سے کی چنانچہ تھوڑے  
دیر میں پشتہ قلعہ سے بلند تیار ہو گیا قلعہ اندر سے تمام فطرائین کا شکر ہے اوس پشتہ  
پر جا کر تیار کرنے لگے اور باقی اطراف کو منجھتی سے بہتر برساتیے پہر مخالف  
سرا اٹھانے کے طاقت نہ ہوئیے پندرہ روزین رمضان تک اہل قلعہ تنگ ہو گئے  
اور پانی بے ہو گیا اور رعایا کو قلعہ کے اندر سے باہر نکال دئے مصر اور اسکے  
متعلق اور سپاہ اندر رہ گئے جب بہتر کے صدر سے مکان مصر کے اقامت  
ٹاٹوٹ گیا تو وہ سر اسیم ہو اپنا وزیر درگاہ میں پہنچا تاکہ اس واسطے  
مزدادہ بحر سلطان کے خطا معاف کرائے امیر زادہ نے اوس کا اخطار  
رض کیا میں نے یہ کہہ کیا کہ ایک بات ہے جب تک وہ آپ آکر ملازمت  
میں کرتا میں ہے امن نہیں دیتا امیر زادہ نے وزیر کو خلعت دیکر رخصت  
اوسے تمام حال بیان کیا مصر کو اور بھی زیادہ خوف ہوا حرکت مذکور  
اتھا اور بہادر ہر یک طرف سے تدبیر تسخیر کے کرتے تھے یہاں تک کہ

## توزک

۵۳۴ کہ اسلمش خان جو باہر آیا ہے مصر کے قوت بازو اور پشت پناہ بہہ ہے ہی اگر اسکو قید کر لیا تو مصر کے پشت ٹوٹ جاتے ہیں یہ کسی میں طاقت جنگ کے ہیں میں نے اسلمش خان کے خوب حفاظت کے اور مصر کے بیٹے کو رو برو بلا یا وہ چہ برس کے عمر میں تھا اسکو میں نے ہوشیار دیکھ کر اوتے باتیں کیں اوتے تیرت زبان شیریں ہے اپنے باپ کے جان بخشی طلب کے میں نے مہربانی سے کہا کہ تیری خاطر یہ خون معاف کیا جا جا کر اپنے باپ کو دے اور خلعت اس کے قد کے موافق سکا کر پہنا دیے اور حامل زرین گلے میں ڈال دیے اور یہ نام لکھوایا کہ تھے خطا مصر کے اس طفل کے مشیرین زبانی پر معاف اور اوسکے مال اور ناموس سے درگزر کے مصر بے دغدغہ قلعہ سے باہر اگر ملازمت کرنے پہا اوس لڑکے کو یہ نام دیکر ہمراہ لے کے بہادر روئیکے اوسکے باپ کے پاس پہنچا قلعہ کی اندر اوس لڑکے کو چھینے دیکھا سو ہماری حقین دعا اور ثنا کر نیلگا مصر نے یہ خبر سنکر اپنے سرداروں کو واسطے استقبال اون بہادر روئیکے جو ہمراہ لڑکے کے تھے روانہ کیا اور انکے بہت عزت کے پہنزر اور خلعت اوسکو دیکر رخصت کیا اور اوس نام کو ٹرہا کر لیا میرے دہشت اوسکے ذہن مستولے ہو گئے تھے باہر نہ آسکا میں نے اوس کے دیر کرنے سے معلوم کیا کہ باہر آنے کے جہت نہیں ہے آخر میں نے امر اوس کو حکم دیا کہ مورچہ آگے بڑھاؤ اور اسباب قلعہ گیرے کا منجنیق عرادہ وغیرہ اور تھے رال کے تیار کر و سب اسباب تیار کر کے نقارہ بجانا اور جنگ شروع کے منجنیق اور عرادہ سے پہر مار کر عارت اندرون قلعہ کے سب ویران کر دیے اور حقہ لفظ سے اکثر لوگ جل گئے مصر نے سراسر

وہ پیش نظر کیا میں نے اور سیکے بیٹے اور وزیر کے قتل کر کے لے آیا کہ تیرے  
 کے جان بخشی کے بے دخل و غافلہ میرے باہر اور مت کر کے اور انش با و شایہ  
 میرے سر بلند ہے حاصل کر کے پہر میں نے اور کو رخصت کیا انہو نے قلعہ چلا  
 جو سنا تھا مصر میرے بیان کیا اور نے اپنے مو تو نے ہی یقین کیا اور تیرا انداز  
 شروع کے اگلے دن امیر پور تے تہا قلعہ کے تھے جا کر مصر کو نصیب کیا  
 کہ تیرے معاملے اس میں ہے کہ بخون اگر امیر صا حفران کے قدم چوم بے تاکہ  
 نجات ہو دیے اور نہیں تو پہاڑ اور بہتر ان ترکوں کے ہاتھ میں موم کے  
 ٹال پیے اور ظاہر ہے تو نے یہ سنا ہو گا کہ امیر نے کیا کیا قلعہ فتح کیے میں  
 اور کیسی کسی شکر کو شکست دے ہی اور کہاں سے کہاں تک ملک اور کے  
 زیر فرمان ہو گیا کہ سلاطین بہت اقلیم اور سیکے خاشیہ بردار سے کی آرزو کرنا  
 میں بہر حال تیرے حق میں بہتر ہے کہ پہلے اس سے کہ وہ قلعہ کو غلبہ میرے مفتوح کر  
 اگر لازم کر دے مصر کو یہ باتیں سن کر وہم اور بھی زیادہ ہوا اگلے دن پہر  
 بیٹے کو پہاڑ استلہن خان کے جوا و سکا خوش اور مرد دلا اور اوسے ولایت کا  
 تھا میرے پاس پہاڑ جب وہ درگاہ میں آئے پہلے دن کے درخواست تھا  
 کے کہ آپ باہر نہ آئے اس حال میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ اوسکو جروت باہر  
 آنے کی نہیں ہے یہ مجھ کو برا لگا میں نے ثرت اچھین کو قید کیا تاکہ پیراندر  
 نکاسکین اتوار کے دن اکیسویں تاریخ امیر زادہ محمد سلطان مع شکر جو  
 میں نے اپنے سے آگے اسہی قلعہ پر روانہ کیا تھا آگیا اور شکر کے امیر زادہ  
 کے شہنشاہ پہاڑ پر چڑھ کر صبح تک حربہ ضرب میں مصروف رہے ناگاہ ایک  
 تیر قلعہ کی طرف سے آیا اور مصر تیر میں کچھ لکھا تھا اوسکو پڑا تو یہ مضمون تھا

## توزک

۵۳۱ اونیک کا استوار یہ قلعہ پر مغرور ہو کر درگاہ میں حاضر نہیں ہوتا اور قلعہ

میں مستحکم ہو کر نندگان خدا پر تعذیب کرتا ہے

## ذکر توزک قلعہ اونیک کا

میں نے توزک تسخیر اور قلعہ کا اسطور کیا کہ پہلے امیر زادہ محمد سلطان کو قلعہ اونیک پر تعین کیا اور آپ میں نے شہنشاہ کے دن گیا روین شعبان کو ہوا ہو کر علف زار آتش میں ڈیرہ کیا اور وہاں سے بطور ایلغار کے کو سرتاق سے گزر کر جمعرات کے دن اٹھاروین تاریخ امیر زادہ محمد سلطان سے پہلے قلعہ اونیک پر پہنچا میں نے اس قلعہ کو دیکھتی ہے امرار اور توہنات وغیرہ سے کوہس گور کہ وغیرہ سازیکر تہہ بجو ایسے اور قلعہ کے ہر ایک طرف پر هجوم کر کے تسخیر میں مشغول ہوئے تمام سپاہ نے حسب الامر ایکبار کے باور بلند حملہ کیا اور سپرد قایہ سر کا کر کے قلعہ کے دیوار پر جا پہنچے پہلے حملہ میں قلعہ میں دیے کو مفتوح کیا دیوار جگہ جگہ سے توڑ کر اندر گھس گئے اور موقت مصر دایے قلعہ کا سپاہ بھاگ کر قلعہ ارک میں جو کوہ بلند پر ہے جا گہا اور سوائے ایک رستہ کے اور رستے اوپر جانے کے لنک اور گچ سے محکم کر دیے اور دروازہ برآمد کا نہایت مضبوط کیا تھا اور مصرعہ ترکان دروازوں اور اطراف پر مستعد جنگ تھا اور موقت بہادر حسب ایما زیادہ ہو کر اور دستے تریکے لیکر کوہ کی طرف متوجہ ہوئے بہادر باند شیر کے حلا آور ہوئے اگلے دن مصر نے اپنی بیٹے کو ہمراہ وزیر کے قلعہ سے باہر بھیج کر فرمان پذیر یہ اختیار دیا کہ مجھ کو تاب مقاومت کے اور باہر آنے کے جرات نہیں ہی اگر اب جان بچتے ہو دیے تو لوازم اطاعت مال اور خراج ادا کروں اور شیکش جو بھیجا

## تیمور کے

شعبان کو شکر کو پہ حکم دیا کہ سحر امن جا کر شکار کرو رک کر حلقہ کرو اور میں بدھ  
 کے دن تیرہ گاہ شعبان جب حلقہ بن گیا سوار ہوا اور طرح طرح کے شکار  
 سفید اور سرخ ہرن اور گوزن اور گور خیر اور قوچ کو بے شکار کیے اور  
 عوام الناس کو بھی شکاری کے اجازت دیے جب شکار شکار مارا گیا خوش ہو کر  
 اپنے بارگاہ کو آیا شکار سے فارغ ہو کر میں نے جو حساب کیا تو گیارہ ہفت  
 گزرے تھے کہ میں اہل حرم سے جدا تھا اور وہ بے نزدیک آگے تھے اسلئے شرق  
 ملاقات کا زیادہ ہوا جریدہ یہاں سے برسم الفخار روانہ ہوا اور موضع  
 آتش کر دیے گزر کر شب اوج کلیا ارباق تیر کی صبح کو جب وہ کے دن جلد روٹا  
 ہو کر رستمین اور نفسی ملاقات کے امیر زادہ میر محمد جہانگیر وغیرہ اہل حرم نے  
 تیار کیا اور واسطی واقعہ امیر زادہ عمر شیخ کے اور نہوئے میر کے اور میں نے  
 اونکے تعزیت کے اور سوقت وہ پرانا غم نیا ہو گیا بعد تعزیت کے جبر کیا اور آٹا  
 فرود گاہ میں آکر تیمور خواجہ پیرانیو غا کو مدد شکر واسطی کو ملک امیر محمد  
 درویش برلاس کے پیرانیو غا کو مدد شکر واسطی کو ملک امیر محمد  
 آپ میر کے دن قلعہ اندین کے طرف کوچ کیا جس میں از سر قلعہ کے پاس  
 آیا تو اہل قلعہ نے اطاعت کیے اور خاضع ہو گئے میر نے وہاں جو موجود تھا  
 سب نذر کیا بلحاظ اونکے عجز کے قلعہ اور کو بخش دیا اور دمان سے ایک رات  
 بس کر اوج کلیا میں مقام کیا اور سوقت کہ ادارہ ہمارے مسئلہ کی  
 کا اطراف عام میں مشہور ہو گیا تھا طہرتن حاکم شہر انزلی خان سردار  
 روم کا ملازمت کو آیا اور قبول کر کے پیشکش بہت نذر کیا میں نے بے  
 اس کو انعام دیکر سر بلند کیا اور سوقت یہ سن کر مصر پر قرا مجھ حاکم قلعہ

## تورک

۵ آئیے کے خبر سن کر خوف کہا کر مولاوسات بہاگ گیا میں نے واسطے مشورہ کے  
 امراء کو بلا یا مصلحت یہ ہوئی کہ قرایوسف کے تعاقب کو لشکر بھیجا جائے اور  
 وقت میں نے برمان باغیوں اور آناج اعلان اور امیر جانشاہ کو لشکر بنا کر  
 اور اور امراء کو لشکر تابع کر کے حکم دیا کہ مخالف کے چھی جلد جاو اور جہان یلاد  
 امتیصال میں کوشش کرو اور میں نے اوکو روانہ کر کے صحرا و موس میں اقامت  
 کیے اور امیر زادہ میرانشاہ کو واسطے تنبیہ لوگوں اور اس حوالے کے جنوں کے  
 حاضر ہونے میں تعلق کیا تھا تعین کہ جو شخص مطیع ہو کر شیکش اور خراج دینا ہو  
 کرے اور اسکو امن دیکر بجایے خود بحال رکھو اور جو نافرمانی کرے اسکو  
 ملک اور ایں اوس تاراج کرو اور یہاں سے بخاطر جمع فارغ ہو کر واسطے  
 تسخیر قلاتی کے سے کرے بعد رخصت امیر زادہ میرانشاہ کے فرامین تمام  
 حکام ممالک محروسہ کے اس مضمون کے لکھوا کر کز شکر تاجدار تمام ممالک  
 محروسہ میں ارستہ کر کے ہارے پاس روانہ کرو و دست قاصدان تیر تار  
 ممالک محروسہ کو روانہ کیے اور میں صحرا و موس سے الوداع کے طرف چلا  
 اس حرم میں یہ خبر آئی کہ عورتیں حرم کے سر یک خام اور تو مان اغا  
 اور تمام خواتین جو سلطانہ میں تھیں موافق حکم کے زمستان سلطانہ میں تیر کر کے  
 آئے ہیں امیر زادہ شاہرخ کو واسطے استقبال کے بھیجا امیر زادہ چوٹی  
 دن موضع مزید میں چلا اور میں کنارہ دریا یہ اخلاطینے فروکش ہوا  
 خاقان حاکم عادل جو قدیم سے اخلاص مند تھا اب مویشیکش لائق حاضر  
 ہوا میں نے اسکو ممتاز کر کے اس کے ولایت بطور جاگیر کے عنایت کی  
 خاقان نے عرض کیا کہ اس صحرا و میں بہت شکار ہے رور سبز دیم ہا



## تیمور کے

شعبان کو لشکر کو یہ حکم دیا کہ صحرا میں جا کر شکار کرو کرو کہ حلقہ کرو اور میں بدھ  
 کے دن تیرہ ماہ شعبان جب حلقہ بن گیا سوار ہوا اور طرح طرح کے شکار  
 سفید اور سرخ پرند اور گوزن اور گور خرا اور قوچ کو بے شکار کیے اور  
 عوام الناس کو بھی شکار کے اجازت دیے جب شکار شکار مارا گیا خوش ہو کر  
 اپنے ہار گاہ کو آیا شکار سے فارغ ہو کر میں نے جو حساب کیا تو گیارہ ہفت  
 گز سے پتے کہ میں اہل حرم سے جدا تھا اور وہ بے نزدیک آگے تھے اسلئے شکار  
 ملاقات کا زیادہ ہوا جبریدہ یہاں سے برسہم الینار روانہ ہوا اور موضع  
 آتش کر دیے گزر کر شب اوج کیا اربعہ تیر کی صبح کو جمعہ کے دن جلد روانہ  
 ہو کر سستین اور نفسی ملاقات کے امیر زادہ پیر محمد چانگیر وغیرہ اہل حرم نے  
 تیار کیا اور واسیلے واقعہ امیر زادہ عمر شیخ کے اور بھیلے میرے اور میں نے  
 اونکے تعزیت کے اور صوفت وہ پرانا غم بنایا گیا بعد تعزیت کے صبر کیا اور تیار  
 فرود گاہ میں اگر تھوڑا خواجہ پیرانیو غا کو مدد کر کے اسلئے کو مک امیر محمد  
 درویش برلاس کے سپہ سالار کے متفق ہو کر قلعہ الح کا محاصرہ کرین اور میں نے  
 آپ میر کے دن قلعہ اندین کے طرف کوچ کیا جب میں اندین قلعہ کے پاس  
 آیا تو اہل قلعہ نے اطاعت کے اندھا خانسی کو پیش کیا وغیرہ جو موجود تھا  
 سب نذر کیا بلا خداونیکے عجز کے قلعہ کو بخش دیا اور وہاں سے ایک رات  
 بس کر اوج کلیا میں مقام کیا اور صوفت کو اوارہ ہار سے سرحد سلطنت  
 کا اطراف عالم میں مشہور ہو گیا تھا طہرتن حاکم شہر ازرنجان سرحد  
 روم کا ملازمت کو آیا اور قبول کر کے پیشکش بہت نذر کیا میں نے بے  
 اوس کو انعام دیکر سر بلند کیا اور صوفت یہ سن کر مصورہ قرار محمد حاکم قلعہ

## تورک

۵۳ آئیے کے خبر سن کر خوف کہا کر مولا نوسات بہاگ گیا میں نے واسطے مشورہ کے  
 امرا کو بلا یا مصلحت یہ پڑی کہ قرا یوسف کے تعاقب کو لشکر بھیجا جائے اور  
 وقت میں بے برمان اعلان اور آناج اعلان اور امیر چانہ کو لشکر بنا کر  
 اور اور امرا کو لشکر تابع کر کے حکم دیا کہ مخالف کے سچی جلد جاو اور جہان یلاد  
 استیصال میں کوشش کرو اور میں نے اونکو روانہ کر کے صحرا موس میں اقامت  
 کیے اور امیر زادہ میراٹاہ کو واسطے تنبیہ لوگوں اور اس حوالے کے جنہوں نے  
 حاضر ہوئے میں تعلق کیا تھا تعین کہ جو شخص مطیع ہو کر پیشکش اور خراج دینا  
 کرے اسکو امن دیکر بجایے خود بجال رکھو اور جو نافرمانی کرے اسکا  
 ملک اور اہل اوس تاراج کرو اور یہاں سے بخاطر جمع فارغ ہو کر واسطے  
 تسخیر قلعہ الجی کے سے کرے بعد رخصت امیر زادہ میراٹاہ کے فراہم بنام  
 حکام مالک محروسے اس مضمون کے لکھوا کر کرنا کرنا جزا تمام مالک  
 محروسہ سیار است کر کے ہمارے پاس روانہ کرو ہمدست قاصدان تیر قنار  
 مالک محروسہ کو روانہ کیے اور میں صحرا موس سے البدایہ کے طرف چلا  
 اس عرصہ میں یہ خبر آئی کہ عورتین حرم کے سرملیک خاتم اور تومان افا  
 اور تمام خواتین جو سلطانہ میں تھیں موافق حکم کے زیستان سلطانہ میں تیر کر کے  
 آئے ہیں امیر زادہ شاہ رخ کو واسطے استقبال کے بھیجا امیر زادہ چوتھی  
 دن موضع فرید میں جالا اور میں کنارہ دریا سے اخلاط کے فروکش ہوا  
 خادان حاکم عادل جو قدیم سے اخلاص مند تھا اب مویشیکش لائق حاضر  
 ہوا میں نے اسکو متاثر کر کے اس کے ولایت بطور جاگیر کے عنایت کی  
 خادان نے عرض کیا کہ اس صحرا میں بہت شکار ہے رورسہ سبزہ دیمہ



## تورک

۵۶۸ کہ دشت میں جا کر دشمنوں سے مل جاویے بلکہ یہ سنکر غصہ آیا کہ باوجود اتنے عیاشی کے کہ اس کو کس رتبہ پر کر دیا ہے یہ وہ یہ خیالات فاسد دلیں رکھتا ہے تن صوفیہ کو میں نے روہر و بلا کر سب اس ارادہ باطل کا پوچھا کہ باوجودیکہ جسے چند بار خطا ہوئی ہے پر میں نے بلحاظ اپنے تربیت کے تقصیر معاف کر دیے ہیں یہ فتنہ انگیز ہے دلیں ہے چونکہ تن صوفیہ صاحب جہدت نہیں تھا جواب صاف دے سکا اور ارادہ دے کا اقرار کیا اس کو میں نے مع فرزند ان قید کر دیا اور جو لوگ اس کے ساتھ اس امر میں متفق ہو گئے تھے ان کو قتل کیا تاکہ فتنہ درنگو نہ پھرت ہو یہ جب دین اس منزل سے کوچ کر کے مرقدار بہرہ دان میں داخل ہوا تو حکام اور دالے کو نواب شہر دن اور قصبوں اور قلعوں اس نواحی کے دور اندیشی کر کے شکس اور خفیہ لیکر حاضر ہوئے اور مطیع ہو گئے اور سب نے یہ قبول کیا کہ خراج اپنے مالک کا خزانہ عامرہ میں داخل کرتے رہنے میں نے ان کو نوازش بادشاہانہ سے سربلند کر کے اونکے جگہ ان کو عنایت کیے اور ہزار بہرہ دان سے سوار ہو کر موضع میاں فارقین اور تانان اور اسامین کے رستے بڑھ کر مقام کیا وہاں یہ سنا کہ آگے رتے تنگ اور گھاٹیان بلند اور زمین اونچے نیچے ہے حیرت دلیں یہ آیا کہ لشکر عظیم ہمراہ ہے اگر تنگ رستے کو چلیں تو لوگوں کو تکلیف ہو دینگے بہتر یہ ہے کہ افواج راہ دست چپ اور دست راست سے بھی روانہ کیے جائے کہ سب صحرا و موس میں ہمسی آجیں اور ہر تھن کر کے انراہ میرانشاہ کو میر افواج دست راست گردانہ کیا کہ تلیس کے رستہ سی الماد اور امیرزادہ محمد سلطان کو میر افواج دست چپ کے چیا جو ر کے رستہ سی مانہ کیا اور امیرزادہ شاہ رخ کو ہمراہ لیکر سیواس کے رستہ کو متوجہ ہوا رستہ



ہیں اور دیوارین نہایت بلند اور برسر دیوار دونوں طرف ایک دیوار بقدر ادا  
 بلند بنائیے اوس دیوار پر دونوں طرف کنگرہ بنائیے میں درمیان اوس دیوار کنگرہ  
 دار کا اتنا کشادہ ہے کہ دو سوار برابر برابر چلے جاویں اور اسکے دو طبقہ  
 بنائیے ہیں بارش اور موسم گرمین تو طیفہ ہائین میں ہے جنگ کرتے ہیں اور موسم  
 میں اوپر کے طبقہ میں یہ لڑتے ہیں اور برج نہایت بلند بنائے ہیں دو دو برج میں  
 پندرہ گز کا فاصلہ ہے اور قلعہ کے اندر دو بڑے چشمہ بہتہ ہیں یہ چہرے  
 ہیں بقدر پائے حاجت سے زیادہ ہوتا ہے وہ قلعہ میں باہر چلا جاتا ہے اور  
 کئے باغ میوہ دار کہ اہل قلعہ کسی بندہ کے محتاج نہیں رہتے اور کسی بادشاہ  
 شوکت ور نے اس قلعہ کو مفتوح نہیں کیا اور نہ کسی نسخہ تاریخ میں حکایت  
 اسکے تسخیر کے نظر آئے مگر ابتداء اسلام میں خالد ولید رضی اللہ عنہ نے اس  
 ولایت کے تسخیر کو اگر اس قلعہ کا محاصرہ مدت تک رکھا آخر کو جس رستہ  
 سے کہ پانے چشمون کا قلعہ ہے باہر گرتا ہے ایک جماعت نے قلعہ کے اندر  
 کر سخر کر لیا یہ حال سنکر میریے دلین یہ آیا کراشا اللہ تعالیٰ اس قلعہ کو  
 مسخر کر دے اور سوز بڑائیے موقوف کر کے یہ حکم دیا کہ سپاہ خیمون میں  
 آرام کریں صبح دم مستعد جنگ ہو کر قلعہ کے تسخیر کو متوجہ ہو وین میں ہے اپنے  
 بارگاہ کو چلا آیا اور فوج کو رخصت کیا رات آرام سے کائیے صبح دم ارار  
 درگاہ میں حاضر ہوئے اسی یہ ہتھورہ ہوا کہ تسخیر اس قلعہ کے سوا یہ لقب  
 کے اور کچھ خیال میں نہیں آئے تمام ارار نے یہ صلاح پسند کر کے افرین کے  
 اور حب الامر با وادار کو اس قلعہ کو متوجہ ہوئے اور ڈال سدا اور رہائی  
 ہنر کے کر کے قلعہ پرورش کے اور تیر بار نے شروع کئے اہل قلعہ بھی ہتھورہ

تیمور لنگ

۵۲۵  
پناہ کروان دیکھ کر امیر زادہ میرانشاہ کو مدد و سہ کے غرض سے کہے جو  
نہیں جیے اور امیر زادہ میرسلطان کو میدان سے ہٹا کر روانہ کیا اور امیر زادہ  
خ کو ساتھ لے کر راہ شور سے روانہ ہو کر پہلے چلے گئے کنا رہ وریا سے  
جس پہنچا اور امیر زادہ میرانشاہ کو یہ خبر ان کو پہنچا کہ دربار و جلد سے  
پے آپ کے جانب اوس آوا جائے کو ضبط کر لے اور میں نے دربار  
کو اکثر کر ایک سبز زارین مقام کیا دیکھتے آپ وہاں ازبک لے آئے  
نہ دن تک اور بہت سہرا رستہ رکے پہ پہلے دین آیا کہ یہاں سے الہا  
طرف چلون احمد مدین عمر خانی امیر زادہ میرانشاہ اور امیر زادہ میرسلطان  
لے آئے کہ اپنے نام اس سرزمین کو غصب و ناپاک کر دیا لیکن بہت  
صاف قرار دیا کہ جسکو شہر حاد کہتے ہیں اسے تو اہل اوس دیار کے بلحاظ  
اتحکام قلعہ کے باغی ہو گئے اس حقیقت سے مطلع ہو کر امیر جہانشاہ  
کو مدد و سہ کے غرض سے کہے جو دربار و جلد سے روانہ کیا اور میں  
کے حامد کی طرف روانہ ہو کر ایک رات لشکر شہر حاد میں جو دجلہ کے کنار  
رواق ہے پہنچا دریا سے دجلہ اوس موسم میں پایاب تھا مدد نام شکر عود  
کر کے فرمایا کہ کوسر و کور کہ وغیرہ ساز و کمر تہہ بجا ہے شروع کیے اور شکر  
شہر کے لشکر کو قلعہ کے اوترا اور اوس ہی دم سے اور سرسبز راہ اور بارگاہ  
برپا کیے جب میں نے آپ سوار ہو کر غور سے قلعہ کو دیکھا تو بہت مستحکم معلوم  
اور جو لوگ واقف تھے اونس یہ معلوم ہوا کہ اس قلعہ کو بنے ہوئے چار ہزار  
سوار ہو گئے اور جنگ سے ترش کر گئے اور چونہ سے مضبوط کیا گیا  
نہ سو برس ہو گئے اور جنگ سے ترش کر گئے اور چونہ سے مضبوط کیا گیا

# توزک

۵۲۴ سکانونین ارام کر کے مسجد پر قلعہ کے تعمیر پر متوجہ ہوئے ہر یک طرف سے بہار چہر گئے اور جو مخالف کر کوہ اور زرہ اور بہتروں میں پوشیدہ تھے سب کو ممال اسباب پکڑ لائے اہل قلعہ ہمارے سپاہ کے یہ شجاعت دیکھ کر ڈر گئے اور دولاؤنین پھر کیا الا ان کہنی لگے مین نے اونکے فریاد سنکر اونکو امن دیا کہ کل براہ راہ سلطان عیسیٰ کے ملازمت کرنا بعد تو شوق عہد کے سپاہ کو جنگ سے منع کر کے اپنے گاہ کو چلا آیا اگلے دن وہ بہت پیشکش اور گھوڑے راہوار لیکر درگاہ میں معرفت اگانے دو لکے حاضر ہوئے اور خراج قبول کر لیا کہ ہر سال خزانہ عمارہ میں داخل کرے رہنگے اور سوقت اہل حرم کے پاس سے شدہ اور نوشتہ سدا یک انغا کا سلطانہ سی آیا اللہ تعالیٰ نے ایرزادہ شاہرخ کو انیسویں تاریخ جادالاول ۹۶۷ سنہ سو چہا نوین کے اتوار کے دن فرزند عطا کیا ہے مین اس بشارت سے نہایت مسرور ہوا اور میرے زبان پر لفظ الخ تنکریے سنکر جاریے ہوا اس وقت سے اسکا نام انج بیگ رکھا اور بنجمن سے اسکا طالع دریافت کیا تو بعد حساب کے یہ عرض کیا کہ طالع اسد پر چکا صاحب اقباب پیے پیدا ہوا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ عظیم الشان ہووگا اور چونکہ اقباب محل ہے کہ اسکا وہ خانہ پیے علم سے بہرہ ور ہووگا یہ سنکر نہایت خوش ہو کر جشن مرتب کیا اور خیرات بہت محتاجوں کو تقسیم کیے اور اہل قلعہ کے طرف سے جو جگو غصہ تھا وہ سب جا مارا اسر شکرانہ مین اونکے سب خطائیں صاف کر کے جو مال خراج اونہو نے قبول کیا تھا وہ بخش دیا اور دولاؤنین کے قلعہ اور شہر سلطان مبالغہ بر اور سلطان عیسیٰ کو عطا کر کے سند لکھ دیے ہر ایک انتظام سے فارغ ہو کر میرے دن سیویں تاریخ مار دین سے پھر کی طرف تکیج



دوسکون میں نے گھوڑا دیا اور جو ہتیار درکار تھا وہ بھی دیکر جمع کیے دن غزوہ  
 غرگوروانہ ہو کر امیر زادہ میرا شاہ کو معہ فوج آگے روانہ کیا تاکہ آستان اور اٹک  
 جو اوس کو ہستان میں ہوں تاراج کر کے امیر زادہ نے حسب الامر غنیمت بیشمار حاصل  
 کیے میں سنگل کے دن بارون حماد الاخر کو شہر مار دین میں جو متصل کوہ پیہ ہے نازل  
 ہوا اور سپاہ کو گرد قلعہ کے طائب اور تاراج چونکہ دن آخر ہوا تھا حکم دیا کہ سپاہ  
 کو اپنے اپنے خیمہ میں ہوشیار رہے عسجد کو جس چک بجنا شروع ہوا اور امرام  
 اور سردار تو مانات کیے افواج ارستہ حصار کطوف متوجہ ہوئے اور اہل  
 اور سلطان عیسے کے سپاہ بھی قتال میں مشغول ہوئے یہاں در مثال شیرست کے  
 حملہ اور ہوئے اور حسب الامر شبانہ نردبان تیار ہوئے افواج قاہرہ ترت  
 اطراف اور جوانب سے قلعہ شہر پر جمع ہوئے اور مخالف بہاگ گرد قلعہ  
 ہوئے اہل شہر کے کوشش مفید نہ ہوئے شہر سنبھل گیا اور نواح بہاگ گرد قلعہ  
 ارک میں جو کوہ بلند پر نہایت مضبوط بنا تھا گھس گئے اور وقت کہ سپاہ کی شہر  
 کو مسو کر کے نواح لکھنؤ تک آتا تھا کیا تو بہت دشمن مقتول ہوئے اور بہت مایہ  
 مر گئے اور اونکے بہت اطفال گھوڑے و سب سے تیلے تلف ہو گئے اور گھوڑے سے آد  
 خورینہ مرغیت ہاتھ لگے جب یہ دشمن کے چنے کھنڈا کر قلعہ میں مستحکم ہوئے تو اس قلعہ  
 کا ایک رستہ نہایت تنگ تھا اور مقدار ایک چک کے پانی قلعہ میں گرتا تھا اس  
 نیا معہ تو مانات پہاڑ پر چڑھ کر جنگ شروع کیے اہل قلعہ بہتر پہاڑ میں سے لیکر قلعہ  
 یک اور پر کوار جاتے تھے یہاں سے سپاہ کھینچ کر جنگ میں لے جاتے تھے اور سدھام  
 تک جنگ رہے جو کہ وہ قلعہ شہنا نام بنا ہوا تھا لیکن حکم کیا اور سپاہ لکھنؤ  
 یک مدوج شہر اور پیشین کا تھا پہلے دن سنبھل گیا سپاہ حسب الامر شبانہ

## تورک

۵۲۲ نوکر ملک اغزا الدین کے پاس کو وہ بھی باغی ہوا یہی چلا گیا یہ خبر سنکر واسطی الزام کے کہ تو حضور میں قعدہ اطاعت کا کر گیا تھا دو دفعہ آدیے اغزا الدین کے پاس بھیجا کہ اس شیخ کو جسے یہ حرکت کے پے قید کر کے حضور میں روانہ کر و لیکن اسے لحاظ استحکام قلعہ اور کثرت سپاہ اور پانے شط دریا کے مغرور ہو کر قبول کیا بجو غصہ آیا تیر دین جا دالاول کو پیر کے دن اسباب زواید چوڑ کر جزیرہ کے طرف روانہ ہوا اور میرے دلین یہ آیا کہ اگر گرم گہا و شب شب علاحان تو انشا اللہ تعالیٰ اوسکو خواب مرگ میں جا کر پڑنا ہوں اور اگر توقف کروں تو نکلن ہے کہ وہ مسکلم اور کار دراز ہو جاویے جاتے جاتے دجلہ پر پہنچا اور نگر تو کئی سہار سے دجلہ کو عبور کر کے رات تیر کے اور صبح دم ناگہان اوسپر خواب مرگ میں جا پہنچا اور سپاہ نے قتل اور غارت شروع کیے ملک اغزا الدین بہا گئے کو ایک بہادر نے پہچان کر پکڑ لیا اوس اشوب میں اوسکو شکنجہ کر کے بہت سانچہ لیکر چوڑ دیا لاچار خیزہ حال ہزار سخت کشتے طرف بہاگ گیا اور اوس دن اچانک دو تین قلعہ اور شہر کے اور تمام ایل اور حاشام اوسکا تاراج ہو گیا ستر گوسپند مال اسباب بقیاس حاصل ہوا اور ولایت جزیرہ کو فتح کر کے جہرات کے دن سولہ تارخ سالہ و خاتما راجت کے اوس غنائم کو دو رات دن کے عرصہ میں چالیس کشتیوں پر کو دجلہ سے اوتار کر اپنے فرو دکاہ میں پہنچا یا جمعیت خاطر کے ملک اغزا الدین اور ولایت جزیرہ کے مقدمہ سے میرے دلین یہ آیا کہ مردم شہر اور قلعہ مار دین کے اب غافل ہو گئے صلاح یہ ہے کہ مار دین پر ترکتار کروں اور موسم بہار آگیا ہوتا تمام دشت سبز ہوتا حب الحکمہ تمام لشکر خورد و بزرگے شباشب ایک منزل جا کر شان لشکر کے دیکھے جو پاد

1913

[illegible]

۱۲  
میں نے اس کو دیکھا تھا کہ جب سلطان عیسیٰ کا  
اگر میرا دوست تھا تو اس کے پاس آئیے تو اعتبار نہ کرنا جب سلطان عیسیٰ کا  
نہ معلوم ہوا تو میں اپنے اوسکو قید کیا اوسوقت میرا ارادہ ہوا کہ قلعہ کا کھانا  
دن ایک دن دلین یہ صلاح معلوم ہوئی کہ میرا لشکر بشار ہے اور زمستان آخر ہو  
راگہاس اس جو امرین مطلق تھیں یہ اگر میں اب اس قلعہ حکم کا محاصرہ کرتا  
کہوڑے اونٹ لکریکے سب تلف ہو جائیگی تو فیق الہی میں قلعہ میرے قاتلوں  
ہے چند روز بعد پہنچ کر ونگا اسلئے قلعہ کی تسخیر تو جیسے اندرون میں سے  
کو رواندہ ہوا مشکل کے دن اٹھویں تاریخ ربيع الثانی کے کو درہ پلے کر گئی  
اور نوین تاریخ بدہ کو استنجہ کی طرف متوجہ ہوا اور گیا روین تاریخ جمادی  
آدھے اور گشتہ آگے اور کمرج چلا آستہ آستہ زیادہ ہو کر بارش شروع  
ہو شدت یہ منہر بسا کہ میں نے سرگزالیانہیں دیکھا تھا وہاں کے زمین  
خراب تھی پھر یہ سی باتش میں ایسی دلدار ہو جاتی تھی کہ گھوڑے اونٹ  
دس جاتے تھے ملکن نہوا کہ وہاں نیچے کوچ کروں بہر حال کے دن کے لیے  
کو آگے جا کر اترا اکثر شکاریے خیمہ وہاں چھوڑ کر زیادہ بہار محنت ہمارے  
آئیے اونٹ خچر قطار قطار دلدل میں دس کر رہ گئے اور بہت گھوڑے  
اور امرا و نوابات بھیجا کہ مشقت تمام باہر آتے تھے ایک مہنی تک  
مین مبتلا رہے دسویں تاریخ ماہ حاد الثانی کے جمعہ کو اوس محنت  
پاکر ایک سبزہ زار میں شکر گاہ کیا بعد آجانیے تمام شکاریے وہاں سے  
طرف روانہ ہوا اور بعض نفیس زیور کہ سوغات واسطے  
کو بھیجے تھے اس منزل میں یہ خرابی کہ شیخ نام سلطان صفت کر ملک  
جزیرہ کے ساتھ موضع حبلیک میں ملازمت کو آیا تھا وہ برگشتہ

## تورک

۵۲۰ نہایت قابل جو سطوت شاہی سی مملکت حاصل کر سکتا تھا اور امور عظیم اوس سے  
 علین آئیے تھے چالیس برس کے عمر میں مر گیا باوجود اسکے میں نے جزع فرغ نیکی  
 اور رضا یہ الہی پر راضی ہو کر انا لد وانا اید را جوں پڑھ کر صبر کیا اور اوس  
 دم فرمان معذرت کا امیر زادہ پر محمد کو لکھا اور اوس کو اوس کے باپ کے جگہ سونپ  
 برس کے عمر میں مملکت فارس کے حکومت پر کر دیا اور اوج قراہا در کو فرمان  
 دیکر روانہ کیا کہ جلد امیر زادہ کے پاس جا کر امیریزو سے بیگ اور امیریزر  
 سپر امیر چاکو معہ لشکر تو شقال کے حضور میں روانہ کر کے امیر زادہ کو معہ  
 لشکر اوس کے باپ کے شیراز میں لیجا کر آپ اوس کے خدمت میں حاضر رہے اوج  
 قراہا در نے حسب الحکم خراتو میں امیر زادہ کے پاس جا کر حکم کے موافق عمل  
 کیا اور نفس امیر زادہ کے شیراز سے کشن میں جہان ہارا باپ امیر طراغاد  
 امیر زادہ جہانگیر مد فون تھا ومان دفن کراویئے اور سوگ سے نکل کر خرات  
 فقرا کو تقسیم کیے اور مجلس کے سلطان عیسیٰ دالے مار دین نے آکر واسطے  
 تحصیل خراج مقبولہ کے محصول طلب کیے تاکہ شہر میں جا کر وصول کر لیں میں  
 اوس کے التماس کے موافق تحصیل دار تعین کر دیا اور اہل لشکر واسطے خرید و  
 کے شہر کو چلے اور با شش شہر نے شاہ شجاع کے اتفاق سے ہجوم کر کے مرد  
 لشکر کو شہر کے آنے اور خرید فروخت سے منع کیا اسپین شور غل مچا اور  
 خبر یہ تک آئیے میں نے سلطان عیسیٰ کو بلا کر سب دنگہ کا پوچھا اوس نے مضطر  
 ہو کر جواب دیا کہ مجھ کو خبر نہیں ہے بعد تحقیق کے یہ معلوم ہوا کہ سلطان عیسیٰ  
 جب ملازمت کے لئے روانہ ہوا تو اپنے خویش و برادر سے سفارش  
 کرا رہا تھا کہ میں اپنے جان شہر اور قلعہ پر فدا کیے جاتا ہوں تم ہرگز قلعہ



## تورک

۱۸۔ کا سلطان عیسیٰ دایے مار دین کے پاس لیکھا تھا اگر ظاہر کیا کا دینے حاضر ہوئے  
مین مہلت کے معلوم نہیں کہ آئیگا کچے مناسب بہ معلوم ہوا کہ خلاف داب سلطان  
کے ہیے کہانے کو ملک کے اندر غلامت چھوڑ کر آگے جاؤں

## ذکر توجہ کا قلعہ مار دین کی طرف

جمعرات کے دن چھیون ربیع الاول کو مار دین کی طرف مراجعت کے بعد طے کر  
نزل کے سلطان عیسیٰ دایے مار دین رضوی نے طالع سے پیشکش ملازمت میں  
حاضر ہوا اور حاکم یا شن ہی نہایت فروتے کے ساتھ حاضر ہوا اور بہت  
ملازموں میں منتظم ہوئے اور اس ہی منزل میں اہل حرم جیسا ملک اغا اور دشاد  
آغانے جو پچھے آہستہ آہستہ آتے تھے پستون دن اسباب سے آگے بڑھ کر ملاقات  
کے اور اسباب سامان ہیے مار دین سے ایک نزل اس طرف کو گیا تھا جب میں  
موقع چیک میں سات کوس مار دین سے آکر اترا تو حاکم جزیرہ کا ملک عمرانو  
بھی پیشکش حاضر ہوا میں نے اس کو متال کر کے رخصت کیا اور سلطان عیسیٰ  
حاکم مار دین میرے توجہ کے خبر سنکر حیران ہوا سو ایسے اطاعت اور خدمت گزار  
کے کچھ نہ بنا قلعہ میں یہ پیشکش گھوڑے رموار زرین زرین اور قمیص تجھے لیکر معرفت  
امرا کے بعد عفو تقصیرات کے زمین بوس ہوا اور جو پیشکش لایا تھا اٹھائیوں  
ربیع الاول کو پیش نظر کیے بعد عفو تقصیرات کے اس کو منظور نظر کر کے خلعت  
خاص اور کمزبر اور آپ تو بجاتے دیکر متنازع کیا اور وہاں سے رموار کو  
دامن کوہ میں حوالے مار دین کے لشکر گاہ کیا جب میں بغداد سے بطرف  
دیار بکر کے عازم ہوا تھا فرمان طلبے کا بنام امیر زادہ عمر شیخ کے حکو میں  
واسطے انضباط مالک فارس کے چھوڑا تھا پہنچا تھا جب میرا ہر فرمان



## تورک

۱۶ ہ بتا کر کیا وہ دعا اور ثنا کرتے بیگے محکوم کا اخلاص پسند آیا نہ اور جو اس پر اور  
 اجناس نفیس اونکے عورتوں کو اتنے دیئے کہ اپنی بیویوں کا بیاہ اور لڑکیوں کا چیز مرتب  
 کر لیا اور اس منزل سے کوچ کر کے بدہ کو اردبیل میں مقام کیا وہاں کے حاکم شیخ علی نے  
 جو قتلہ تکریم کے متقاومت میں آکر برکاب میں حاضر ہوا جشن کیا اور پیش لائق دامت  
 کو پر سوار ہو کر ناراہ آب اختیار کے مقام کیا جبہ کو اس پر دیا کو پیر کو موصول میں پہنچے  
 اور ترت واسطے زیارت روضہ یونس اور حضرت جبرئیل علیہ السلام  
 کے گیا بعد فاتحہ کے اونکے روح پاک سے ہمت طلب کی اور دس ہزار دینار کے لئے  
 تاکہ قبر شریف پر کنبہ عاتے تیار کریں اور فقراء کو خیرات دیئے امیر زادہ الفناہ  
 کو واسطے ضبط اہل اوس کے آگے گیا تھا سب کو مطیع کر کے اور پیش لیکر اس  
 منزل میں آگیا اور یار علی موصول کے حاکم نے ضیافت لائق مرتب کی اور پیش لبت  
 نذر کیے آگئے دن موصول سے قہر و حاکم طر متوجہ ہوا اوسوقت سلطان حسین نے  
 اردین نے اپنے بیجا کہ میں بندہ خدائے کار ہوں جو حکم ہو وہ تعمیل کروں جب وہاں  
 اردین میں لشکر گاہ ہوا تو میں اوسکو مطیع جانتا تھا اوسکو یہ فرمان لکھا کہ چونکہ  
 ہکو اب بخیر ولایت مصر اور ممالک شام کے منظور ہے اگرچہ یہ سے معذکر اگر اردو  
 ضلع میں عجا و تو موافق حوصلا و راطا علی کے سر فرازی حاصل ہو و گئے اردین  
 یہ فرمان روانہ کرتے ہے و انسی موضع راس امین میں پہنچا اوسوقت یہ پہنچا  
 کہ ایل اور اوسات ولایت حسین ترکان خرا تو ملے گئے اس تو اسے میں میں میں  
 افواج دست خدمت کو حکم دیا کہ ایل و اوس ترکان پر ترکان کیا اور افواج  
 دست چپ کو حکم دیا کہ ادنیٰ ولایت مواضع پر ایما کر کے تراعت اور  
 خود اس ولایت کا تازاج کر کے پردہ اور اسیر شمار لائے اور ایل و اوس





## توزک

۵ میں بساط لبوس ہوئے اور مبارکباد فتح قلعہ شکریت کے دی میں نے امراء اور امیر  
زادوں کو افرین کیے اور انعام دیے

## ذکر مجلس کا بعد تسخیر ممالک عراق کے

ممالک عراق اور عرب کے تسخیر سے فارغ ہو کر جشن عظیم مرتب کیا اور فرامین  
نہام حکام شہر دن ممالک عراق اور عرب کے اور روساء ایل اور الوسات اور  
احشام ترکمانو نیچے جیسی آق قوئلوق اور قرا قوئلوق وغیرہ اسمفہون کے لکھوا  
کہ چونکہ تم ہر یک اب تک اس مملکت میں بدون بادشاہ کے مستقل صاحب کنت  
رہے ہو جو چاہا سو کیا اب تمام ممالک عراق اور عرب ہمارے قبضہ میں آیا ہے  
تو جس شخص کو اپنا مال جان ناموس دوست ہے تو وہ اطاعت حضور کے اور  
قبول کرے اور کسی مسلمان اور سافر اور سوداگر کو نہ تنائی اور درگاہ میں  
حاضر ہو کر نوازش بادشاہی سے تیار ہو اور جو شخص اسکے خلاف کر لگا پہرچو  
اور سیر صدر آویگا اور سکے شام سے بھی یہ فرامین لکھوا کہ اطراف اور حوا  
کو روانہ کیے پہرچو شخص عقل کے رہنمائے سے مطلع ہوا اور نئے آرام پایا اور حج  
مخالف اور سنی سزا پائیے اور اسکا مال اسبائلف ہوا اور منوقت امیر عثمان  
جو رنجے بغداد میں رہ گیا تھا حاضر ہوا

## ذکر غزیمت دیار بکرا اور ممالک مصر

### اور شام کے تسخیر کا

اسعد صدہ من میریے دین یہ آیا کہ واسطے تسخیر دیار بکرا اور ممالک مصر اور  
شام اور انوس نواہی کے ابھی غزم کیا چاہئے اس غزم پر تیار ہو کر جو

کیا اور چونکہ امراء کو فوج فوج دارالسلام بغداد سے مالک عراق اور عرب کے اطراف  
 پر روانہ کیا تھا وہ ہر ایک طرف کو باکریہ ضبط میں مشغول تھے اور امیرزادہ محمد  
 سلطان کنارہ کنارہ شہر کے ولایت واسطہ کو چلا گیا تھا اور دشت اور بابا  
 میں جو شہر یا قریہ یا قلعہ یا الوسیں تھا جیسی بصرہ اور واسطہ اور سکو ضبط کیا اور  
 سوائے اسکے اور کارایلم کے سپہر جو تابع ہو گیا اوس میں پیشکش اور تحائف اور تحنی  
 نافرمانی کی اور سکو پنج دین سے برباد کیا اور انکا مال اسباب گدہ بہ لوٹ کر زنی  
 نیرندہ سیر کر کے اور داروغہ ہر ایک شہر اور قلعہ میں چھوڑ کر بخاطر جمع خزانہ  
 میں آیا اور امیرزادہ میران شاہ بصرہ میں تھا اور امراء جیسی ستم پناہیں  
 دے گا اور امیر شمس الدین سپہر عباس اور غیاث الدین ترخان دریا و شط العرب  
 کو اتر کر اوہر چلے گئے تھے اور شیخ تیمور اور شہر بہادر اور ارغون شاہ  
 افواج آ رہے ایک طرف اور امیر بادگار برلاس اور امیر جہان شاہ چاکو دونوں  
 لوٹ کر کرمان اور طرف کو اور محمد درویش برلاس اور شیخ علی برغویہ اور امیر  
 متفق ہو کر ایک اور طرف کو گئے تھے اور جو شخص جہلے کو گیا تھا اوسے  
 کار بار حسب مراد اور اوس نواح کو مطیع کیا اور پیشکش اون سے لیا اور  
 نافرمان کو لوٹ لاکھ کر مستاصل کیا اور ساکن صحرائے کو کہ اعراب و مان کے  
 رستہ کو اور بدینہ کا ماریے تھے کو سے قافلہ اونکے ہاتھ سے سلامت نہیں جاتا تھا  
 پنج دین سے برباد کر کے اوس صحرائے کو چروں سے پاک کر دیا اور امیرزادہ  
 میران شاہ لوک سربدال کو مدد فوج بصرہ میں حاکم کر کے شہر العرب کے  
 طرف سے امیرزادہ محمد سلطان سے آلا اور تمام اور امراء جو اطراف کو  
 کے ہوئے تھے سالم و غالم امیرزادوں سے آئے یہ سب جمع ہو کر مدینہ منورہ

وہ نگرین جلا کر چلے گئے اور جو برج تھوڑے صوفی نے خالی کیا تھا وہ سر  
 گر گیا اور بیس آدمی دشمن اوسکے تیلے دب گئے اب بہا ورون نے میریے دلاور سے  
 میرے چار طرف ہجوم کیا اور مخالف سپر اور تختے لیکر مدافعت کر نیکی خوب لڑائی ہوئی  
 اوسوقت میں نے خود دیوار میں قائم تھیں وہاں ہی آگ لگوا دیے جمیع امرا زمین آ کر آگ  
 طلب کی کہ ہم قلعہ میں جا کر دشمنوں کو ہلاک کریں چونکہ قلعہ تمام قلعہ کے خالی تھے اسلئے میں  
 اوسکے تمام کرنے کا منتظر تھا اور انکو میں نے اجازت نہ دیے اس توقع پر کہ قلعہ خود بخود  
 میں برابر ہو جاوے جب اہل حصار نے تنگ ہو کر اپنے موت طاہر دیکھے تو عاصریہ  
 شروع کیے اور لوگوں کو وسیلہ کیا کہ اب اگر ہم لازمت کرتے ہیں میں نے اونکی بات  
 پر التفات نہ کیا اور یہ کہا کہ امیر حسین آئیے یا نہ آئیے تو میں اہل قلعہ سے میں قلعہ سے نکل گیا  
 سپاہ یہ بات سنکر قلعہ میں گھس گئے اور بعد قتل اور زہیب کے امیر حسین کو اور جو  
 میں تھا مشکین باندہ لائے بعد قتل اور سپر سے قلعہ والوں کے میں رہا یا کو سپاہ قلعہ  
 جدا کرایا اور سپاہ کو واسطے قتل کے توانات پر تقسیم کر دیا اور بعد قتل کے اونکے  
 سردوں کے جن رستوں پر وہ در دیے اور رہنے لگے کیا کرتے تھے منار سے جو ادا  
 یہ فتح میرے دن چھوین اس ماہ کو سپر ہوئے اور قلعہ کے اکثر دیوار میں کرا کر  
 میں غا دین اور کچھ بکر اور کابا تھے رکھا تا کہ بعد مدت درازی کے دیکھنے والے  
 استحکام قلعہ کا معلوم کریں پہر بخاطر جمع اس سر زمین کو مفدوں میرے پاک کر کے  
 ہفتہ کے دن غرہ ماہ صفر کو موضع حربے کی طرف روانہ ہوا حربے میں جا کر پہر  
 سنا کہ اس جنگ میں شکار بہت ہے وہاں امرا اور سپاہ میرے شکار قمر غرہ کے  
 تیار سے کرائی بہرین سوار ہو کر اموگوڑن گور جزیرت شکار کیے اور سب کو  
 شکار کا حکم عام دیا سب نے شکار کیا شکار میرے قانع ہو کر بارگاہ میں بڑا

یہ کہا کہ میں نے یہ نہ ڈرایا ہے یہ کہ قلعہ لیکر ویران کر دوں گا اور سکو لازم ہے کہ  
 قلعہ سے باہر اگر لازمت کرے اور قلعہ والہ کرے جب وہ شخص مٹ کر گیا تو اگلے  
 دن نہایت انکساری سے ایک آدمی امیر زادہ شاہ رخ کے پاس پہنچا کہ اوس سے  
 یہ باتیں کرے کہ میرا بیٹے خوف کا مارا قلعہ میں نہیں آسکتا امیر زادہ نے ہلکا  
 اوس کے تضرع کے حضور میں اگر یہ حال عرض کیا میں نے کہا جنگ وہ آپ اگر  
 ملازمت دیکر افعال ناشائستہ سے توبہ نہیں کرتا میں ہے اوس کے خطا معاف نہیں کرتا  
 میرا میر حسین کے بہائے کو رخصت کر دیا اوس نے جا کر امیر حسین سے سب بیان کیا اورو  
 یہ سزا دیا کہ ہم مدت سے زردخی اور رہنے کرے میں اور تابع کسی کے نہیں ہوں  
 اب اگر امیر سے ملازمت کریں تو یہ سزا دے اگر جنگ کو پہنچے تو ہے اور دارشان مقتول  
 اگر ہمارے فریاد امیر سے کر کے داد چاہئے اور امیر عداوت ورے سے مال دلواد  
 اور خون کا جواب مانگے تو اس سے ہم عہدہ برآ نہیں ہونگے اور سر سے مال سے مار  
 دینگے اور اور جو را اور شہر دجاوینگے ہمراہ تہی اسرگفتگو میں شریک ہو گئے  
 امیر حسین نے مرنا تصور کر کے جنگ پر مستعد ہوا جنگو مخالف کے اواز طبل جنگ سنکر  
 غصہ آیا اوس ہی وقت اور تہی ہے میں نے حکم دیا کہ کوس اور کورک وغیرہ سازجائے  
 شروع کرو اس اواز سے قلو والوں کے جان پر صدمہ گزرا اور میں ہو جا  
 پر ایک مکان میں بیٹھا چونکہ بنیاد قلعہ کے خالے کر کے لکڑیوں پر تھپنا رکھا تھا  
 میں نے قلعہ غوری سے دیکھا تو بعضی جگہ سے دیوار قلعہ کے جو لکڑی کے سہارے  
 بنو کر پڑے تھی اور مخالفوں نے ہجوم کر کے اوس رخسہ کو لکڑی سے ہٹا  
 روک کر منسوب کر دیا اوس وقت میں نے تمام امرا کو کھلا بھیجا کہ جنگ پر مستعد  
 اور تہی ہوں یہ ایک بار لکڑیوں کو جنگ کے سہارے قلعہ کے دیوار تہی آگ لگا د

## تورک

۱۰۔ تومان بیٹے کے سی بوغا برلاس توکل اور یوسف جورہ دونو ایک نقب پر پہنچ گئے اور قشون بوئے بوغا اور شیخ دونو ایک جگہ پہنچا جہاں اصل قلعے پر شیخ درویش آگئے تھے اور امیر زادہ میران شاہ کے تومان بیٹے امیر قطب الدین برادر امیر قمر الدین جہکا اور احمد سپہ سلطان شاہ اور توغلقیمور قوجین تینوں ایک جگہ بعد ان کے حمزہ سلوڈز اور حمزہ قطغود دونو ایک جگہ پہنچا برلاس وہ تو دہر دلت خواجہ ارلات پہنچا امیر زادہ عمر موید اور امیر زادہ سیراوج قراد دونو ایک جگہ ان کے پور محمد ارلات اور درویش بگ دونو ایک جگہ پہنچے سپہ امیر زادہ خلیل اور ابدیہ نیروی سپہ بخشی اور بک دونو ایک جگہ بعد ان کے قشون امیر عثمان جکا سردار تنک قوجین تھا اور نو سقاں امیر یادگار برلاس اور شگلے خواجہ اور کیکے بورنگ اور علی بہت سب ایک جگہ آئے بعد شیخ محمد سپہ انکو تیمورادو سکے بعد امیر شاہ ملک پہاڑ بجا بوغا چلکا جے اور آسن تیمور دونو ایک پہاڑ د شیر پہاڑے علقہ تو اچے کا پر سید خواجہ سپہ شیخ علی بہادر سپہ امیر الہداد برادر امیر حاجے سیف الدین کا اور امان شاہ دونو ایک جگہ پہنچے شیخ علی قوجین اور لایم قوجین اور استویہ تینوں ایک جگہ پہنچے صوفیہ جکے نقب کے سامنے پہاڑ تھا اور اس وقت سوراج کیا پہنچا خواجہ مسعود سبزواری کے اسکے نقب میں بھی پہنچے پہاڑ دہا سپہ لایم بوغا قوجین اور حاجے خداداد دجلہ کے اندر کشتے میں سنوار ہو کر نقب دیتے تھے سپہ امرا و جنگ نام لے ایک دوسرے کو دیکھ کر کار کرتے تھے اس ارادہ کہ ہر ایک اپنے نقب دوسرے سے پہلے پوری کر دی ہو ورنہ دیر میں بنادور قلعہ کے خایے ہو گئے امیر جتوئی قلعہ کا پہاڑ دیکھ کر کھڑا ہوا اور موقت متبر آدیے کے غوجہ ایم سے اسن مانگا میں نے اون سے

تیمور سے

تہی سپہ خواجہ نے ایک ہرج کے بنیاد خانیہ کر کے اسہی رات وہ ہرج گرا دیا  
سپاہ جلالت منش جم کر کے ہرج کے رستہ سے قلعہ میں گھس گئے اور دشمنوں  
کو مار مار کر حصار میں دینے کو منہ کر لیا اور مخالف قلعہ اندر دینے میں گھس گئے  
اسلمی امیر حسین کے دل میں امیر بھی خوف بیٹھ گیا اور اما کے کہنی سے باہر نہ آیا اور  
جنگ جہاں میں کوشش تمام مصروف تھا اور سوقت میں نے تمام امراء کو حکم دیا کہ  
ہر ایک طرف نقب لگا کر بنیاد تمام قلعہ کے خانیہ کر دو سپاہ حسب الامر نقب لگالی  
میں کوشش کرنے لگے اور جتنے دیوار قلعہ کے جسکے حصہ میں آئے وہ وہاں در پہ  
نقب کے ہو اب میں طرف سے زمین کے قسمت اسطرح کے تھی کہ اول تو مان بک خان  
جسکا سردار شیخ علی ارسلان تھا اس کے بعد میر بادشاہ پوتا شیخ تیمور خان  
کا اور بعد اس کے خواجہ علی سپر خواجہ یوسف انر دھیسے اور پہلے امیر الہا و  
سپر امیر توکل بدلا سس کا سپر امیر جلال الدین اور شمس الدین اور علی بہادر سپر  
تیمون ایک نقب پر تھے سپر برمان اعلان اور جمال الدین فیروز کو بھی سپر دھنو  
ایک نقب پر تھی سپر بادکار اندر جو دیسے سپر لطف الدین سپر بیان تیمور کا سپر حمزہ بابا  
بہادر سپر آدنیہ بہادر تھوڑے اور تنگری سپر وی سپر دونو ایک حکم ان کے  
امیر جلال باور ہے اور میان قوسن ایک نقب پر ان کے نقب میں سپر لکھنایا سپر  
شیر مرد فرادیش پانچ گز سنگ خارا توڑ کر گزر گئے تھی بعد ان کے شمس الدین  
سپر اوج قرا کا اور قوبلاق قوسن اور ابوالقاسم خوشنیر امیر علی مس کا  
تیمون ایک نقب پر بعد ان کے جہان ملک اور یوسف خلیل سپر خانداز کا دونو  
ایک نقب پر سپر خواجہ راستے اور فرامرد دونو ایک حکم اور تو مان خلائق  
سے علی درویش برلاس اور شیخ حسن اور شاہو ار تیمون ایک حکم اور

## تورک

۵۰ چنگر اور تہجے لیکر ہمارے ملک میں مٹی ہوئے پہاڑوں نے معرفت ارکان دولت کے  
 عزت کے اور شکست ندر کے مین نے ان کو مستال کیا اور جب سپاہ نے قلعہ کا محاصرہ  
 کر کے جنگ شروع کی تو میرے میت امیر حسین و اس کے کی دین میں گئے زبانے اپنے چہرے  
 بہاؤ کے یہ عرض کیا کہ میں بطبع اور بجایہ خدمتگار کے ہوں میں نے اس کے بہاؤ  
 کو تسلیم دیکر رخصت کیا کہ تو جا کر اپنے بہاؤ امیر حسین سے کہہ دو کہ میں نے ان کے ملازمت  
 میں حاضر ہوا امیر حسین کے بہاؤ نے قلعہ میں جا کر میرا پیغام ادا کیا امیر حسین کے دین  
 از لہ میرے طرف سے وہم نہیں کیا تھا لاچار جنگ پر مستعد ہوا میں نے سپاہ کو دلاؤ  
 دیے کہ درانگے میں قلعہ کا محاصرہ کرو اور ہر طرف عرادہ اور منہجی نصب کر ایسے  
 تیار اور مستادوں نے ایک دن میں سب آلات تیار کر کے پتہ رانے شروع  
 کیے اور مکانات اندر کے دیران کر دیئے محاصرہ سے تیس دن مشکل کو اپنے پہاڑ  
 اما کو قلعہ سے باہر بھیجا کہ خطائیں بچے کے معاف کرائی اس کے امانے کئی گھنٹے  
 اور شکست ندر کے عرض کیا کہ امیر حسین نے عزت انکے کے ساتھ یہ عرض کیا ہے کہ جنگوں  
 قیامت کے نہیں ہے اور خوف کا بار ملازمت کو مافیہ نہیں ہو سکتا اگر  
 رحمت شاہ سے بچے جنگ معاف کر دو تو اپنے جی اور جو گئے بہاؤ کو خدمت میں  
 روانہ کر دوں میں نے امیر حسین کے پاس کہا کہ تیرے جی کی خطا اور خون تیرے  
 معاف کیا جا کر اس کے قیلے کرنا کہ بے اندیشہ اگر ملازمت کرے اور عطا  
 شاہ سے سربلند ہوا اور اگر حاضر ہونے میں کچھ تعطل کر لیا تو خون کے کنار  
 آدیے کا جو قلعہ کے اندر میں اس کے گردن پر ہو د لگا اس کے امانے رخصت ہو  
 جو سنا تھا وہ بچے سے کہا اتفاقاً اس حال میں جو نقب کہ قلعہ کے طرف تیار  
 نہیں سے نقب سید خواجہ لیسر شیخ علی بہادر کے قلعہ تک جا لے



## تیموریہ کے

تاکہ جو قوت و حکمت کو میرے آگے تک پہنچا سکے اور جو خراج بھدا دے جس سے ہوا  
 وہ اور اور سپاہ کو تقسیم کر دیا اور اس میں عثمان بہادر کو جو دشمن کر باہن رہے  
 ہوا تھا بھدا دین ہوا عیال کے چھوڑا اور سپاہ اور کیا کہ سرور و غر ایک ہزار دینار  
 کیے دے ہم ہوا خزانہ عامرہ سے اور منگو دیتے رہنا اور میں آپ شہنشاہ کے دن چوبیس  
 ماہ قربان کو قتل و کثرت کی طرف عزیمت کیا چونکہ فرار و تفرک شاید ہر اول کا برسرِ حال  
 تھا وہاں بنا کر زیارت کے اور بعد ازاں تھوڑے کچھ ہمت اور کچھ رنج و زحمت سے  
 طلب کے اور مستحقین کو خیرات دیے اور امیر زادہ شہنشاہ کے ہر منزل پر پہنچ کر  
 گران آکر روانہ ہوا اور اتوار کے دن دریائے کے بالا کو جا کر درجہ کے کنارہ شکر  
 لگا دیا اور پھر کے دن سوار ہو کر گھارہ کوئے میں اترا اور منگلی کے دن سوار ہو کر  
 سین پھنچا اور بدھ کے دن موضع بھر میں منزل ہوئے اور غرہ ماہ محرم ۱۰۲۵ میں  
 جہانگیر مجریہ میں آکر اٹھواں سال تکبیر شروع اور پچیسواں سال جہانگیر سے  
 میں جا کر اگلے دن حربے سے کوچ کر کے موضع استار میں لشکر گاہ کیا اور پھر  
 دن کوستانے میں سہا جبکہ غنوں شروع کہتی جن ایک شخص ہارس سپاہ کا رہا  
 جنگی میں کسی کاری کے نہیں گیا تھا اور سنے اگر یہ عرض کیا کہ اس پیش میں  
 اور سہی وقت میں شیر کے شکار کے لئے سوار ہو جاؤ جب میں سوار ہوا اور ان آویں  
 پیش میں آیا تو پانچ شیریت باہر نکلے میں نے سوار ہوا اور ان تیرکان تھے میرے ایکوم میں  
 پانچون شیر کو شکار کر کے اپنے بارگاہ کو مراجعت کے اگلے دن مسجد اتوار کو قتل  
 کر کے میں آیا اور صفین باڈہ کر گرد قلعہ کے آیا اور کوس اور کور کو وغیرہ سار  
 کچھ تیرکانے شروع کیے اور برابر قلعہ کے خیمہ اور سوار پر وہ رہا کر ائے اور لشکر  
 نے گرد قلعہ کے مقام کیا اس میں یار علی والی موصل کا اور شیخ علی ناکم اردبیل کا

## تورک

نہایت مناسب ہے تاکہ سوداگر اور سافر بغیر غلطی جاتے رہیں اسلام  
 جب یہ خط لکھا گیا مہر کر کے شیخ سادہ کو کر دہیم اور نہرند تھا بطور سفارت  
 کے حوالہ کیا اور اور مردانا اور مردانہ اوسکے ہمراہ کر کے بغیر تحفی بطور  
 سوغات شے واسطی برفوق کے دیکر مصر اور شام کی طرف روانہ کیا اوستو  
 میں نے یہ سنا کہ مالک عراق اور عرب میں ایک قلعہ تکریت نام سلطنتہ ساہان  
 کے عہد میں نہایت استحکام کے ساتھ زمین سنگ لاخ میں پتھر کا تر استر بنایا ہے  
 اور تخت اور کچھ یہی بنیاد رکھی ہے دریا ہے و جلہ کے کنارہ پر واقع  
 ہے چنانچہ نے جلہ کا اوسکے دیوار تلے سے جاتا ہے اور اوسکے سردار  
 کا نام امیر حسین ہے جو چور اور غدر دن سے متفق ہو کر سافرین مصر اور شام  
 کو سلامت مال نہیں بچانے دیتا اس سبب سے مسلمان اپنے جالا اور مال سے  
 اندیشہ میں ہیں اور قلعہ اس استحکام ہے کہ جہن سے بنا ہے آج تک کسی بادشاہ  
 نے اوسکو تسخیر نہیں کیا ہے اور ازبک کہ تسخیر اوسکے دشوار ہے اسلئے کہیں اوسکا  
 ارادہ بھی نہیں کیا اور حسین قلعہ دار اور اوسکے اجداد ہمیشہ زمین پر کرتے رہے  
 زمین اور بطحا استحکام کے اطاعت کسی بادشاہ کے نہیں کرتے اور اوس  
 قلعہ کے سپاہ جنگ اور ازبک بہت موجود ہے یہ حال سنکر میں نے تامل کیا کہ  
 واسطی کاش بنندگان الہی کے اس قلعہ کو مفتوح کر کے تعد سے ان مفید و جہ  
 مسلمانوں کے سرسری دور کروں باوجودیکہ میرے اکثر فوج امیرزادہ میرزا  
 اور امیرزادہ محمد سلطان وغیرہ سرداروں کے ساتھ واسطی انتظام  
 عراق اور عرب کے متعلق ہے اوسہی دن برہنہ اعلان اور شتی  
 اور امیر حلال اور امیر شاہک اور سید خواجہ کو فوٹو شکر آگے رو

تیمور لنگ

دیکھا تھا نہ سنا اور نہ کیسے تاریخ میں پایا جب یہ شراب دھند میں گرا دیے تو بھلا  
دریا کے بہوش پانی کی اوپر سے جاتے نہیں گویا مردہ ہیں یہ دیکھ کر میں کی ہنسی  
کیا کہ سب میں بڑے چیز شراب پیے کیونکہ عقول انسان کے جو سب چیزیں سے بہتر  
اسی جاتے رہتے ہیں اور اس بقدا پر اس شکرانہ میں کہ ہمارے فوج سپہ اور لشکر  
مال کو صدمہ نہ ہوا تھا خراج مقرر کیا اور محصول تعین کر کے وصول کر لیا اور  
میریے دین یہ آیا کہ ایسے ملک انطاہر پر فوق یکے پاس جو راہیے محمد اور  
شام کا یہ روانہ کروں تاکہ اوسکے احوال اور اوغما سے یہ اطلاع حاصل  
ہو اوسکے نام خط اس مضمون کا لکھوایا کہ سابق میں کہ اس مملکت کے تختہ سلطنت  
پر املا دینگر خان کے تھے سلاطین مصر اور شام یہ ہمیشہ منازعت رکھتے رہتے  
اصلی سلاطین شام وغیرہ حد و کو نہایت تکلیف ہوتے تھے آخر کو البرغین کے  
حسن عباس سے آشتی ہو گئی اور بند یہ خدا کے اور سر آ رہے چکے تھے  
بعد میں سلطان حمید ابو سعید خان بہادر کے امیران میں پر کوئی سلطان  
شوکت نہ ہوا اٹھ الگوک ہر طرف سے پیدا ہو کر مملکت پر متصرف ہو گئے  
اور اس سبب سے بندگان ابھی کو بہر خلل ہو گیا اب کہ اللہ تعالیٰ کے یہ مرتبہ  
ہوئے کہ فساد مسلمانوں سے دفع کر کے تو اپنے قدرت کا وسیع امتیاز  
درگاہ ابھی کو براہ کھنجر کر کے مالک توران حد و عراق اور عرب تک اور  
خراسان حد و باختر تک اور خوارزم اور خن اور دشت قبیاق اور  
دشت جتہ وغیرہ ولایات ہمارے تصرف میں لایا اب کہ عراق اور عرب ملک  
مصر اور شام کے ہمسایگی میں غمیدہ ملک محروسہ کا ہوا ہے واسطے اس  
مسلمانوں کے اگر طریقہ پسندیدہ خط کتابت اور اخلاص کا جاریہ رہے

## تقدیر کا

۵۰ اریکا تھا کہ وہاں جا کر جو لوگ اطاعت کریں اڈ کو قسملے دیکھیں گش لینا اور ناز و نواں  
 کو سزا سزا دے کی دینا امیر زادہ نے حکم کے موافق بعضوں کو قسملے دیکر تابع کر لیا  
 ۱. اور غسدر بن نون کو مستاصل کیا اور وہاں سے جہاں وغانم بعد ادمین آکر  
 ملازمت کیے وہ سب زمین منفسد وں سے پاک ہو گئے کیونکہ سات سو پہلوان  
 زبردست پکڑ کر ہاڑ پر پیسے بھی گروائے بعد چند روز کے امیر زادہ محمد سلطان  
 کو واسطی ضبط نواہے بعد ہکے معین کیا وقت رخصت کے یہاں اریکا کہ جہاں  
 امیر زادہ میران شاہ کے پاس جا کر بصرہ کو روانہ ہوا اور علا والد دہر سلطان  
 احمد کو موزوں و فوزند جو اسیر تھے اور خواجہ عبدالقادر موسیقی کو اور  
 اور جو اس فن میں بے نظیر تھے اور ابو اسد ویشہ ورا اور حرزہ کار جو دارالعلوم  
 بغداد میں تھے سواہل و عیال دارالسلطنتہ سمرقند کو روانہ کیے اور وہاں  
 مجلس شامانہ ارستہ کے اس مجلس میں بعد اذیکے سادات اور علماء اور  
 اکابر حاضر تھے میں نے تمام امراء اور اعیان بغداد کو صلات اور انعام  
 عنایت کیے اور فتح نامہ لکھوا کر توران اور کاشغرا اور ختن اور خوارزم  
 اور اذربایجان اور فارس اور عراق اور خراسان اور گیلان اور  
 زابلستان اور باختر اور آذربایجان اور طبرستان اور تمام ممالک محروسہ  
 کو روانہ کیے اور دو ہفتے تک داد و بخش اور رعیت پرورے میں مشغول رہا  
 چونکہ بعد ادمین سلطان احمد کے عہد میں شرع شریف کو رواج نہیں تھا  
 اور شراب شہر کے خمن خانوں میں موجود تھے میں نے شراب جمع کر کر دہر  
 میں گروا دیے کہ اس نجاست مغلطہ کو ایسا ہے پانیے پاک کر سکتا ہے  
 اور خمنانہ ویران کرادیئے اور ایک عجیب حال دیکھا کہ پہلے کہیں نہ

## تیمور کے

غلق میں مشہور رہے یہ پانے کے کو دیر یا اور وہ اس جرعی پانی سے جان بچا  
 لیکھا امیر جلال نے یہ حکایت کہہ کر کہا میں ہی جان سے ماتہ دہو کر یہ پانے کا ذکر  
 تاکہ یہ حق الودس چٹنا سے کا الودس جو چے پر ثابت رہے لیکن اس شرط پر کہ اگر  
 میں ہلاک ہو جاؤں تو اس قلعہ کو نہ چھینا نا اور وقت ملازمت امیر کے یہہ حال  
 غرض کرنا ابتناج اغلان نے اس پر قسم کیا ہے کہ تیرے یہہ جو انمرد سے پوشیدہ کر دیا  
 امیر جلال نے پانے اور کو دیر یا اور اپنا ہلاک قبول کیا ابتناج اغلان جو سامنا  
 تھا بچ گیا اور ادا تھا لے لی امیر جلال کو یہ اس برکت سے سلامت بچا دیا جسے  
 کے تعاقب پر اور آگے چلے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مشہور منو وہ کے  
 پاس جا کر زیارت سے مشرف ہوئے اور سعادت دو جہا نے حاصل کیے اور  
 اس سعادت کے برکت سے دشمنوں پر غالب ہوئے

ذکر سلطان احمد جلالیہ کے زمانہ

فرزند کے گرفتاری کا

علاء الدولہ سپہ سلطان احمد کو اور اور فرزند اور مستحقین کو تو دستگیر کیا اور  
 سلطان احمد زین و فرزند اور مال اسباب چھوڑ کر خستہ حال کیے اودیون کے  
 ساتھ جان بچا لیکھا اور امر اور غنیمت اور اسیر لیکر بابط جوس ہوئے اونکو  
 میں نے غنایات شاہ سے یہ مخصوص کر کے تحسین کیے اور سوقت ابتناج اغلان  
 نے حکایت امیر جلال کے تشنگی اور پانے دیدینے کے مفصل بیان کے میں نے کہ  
 جلال کا یہہ کار نامہ خدمات اور جانفشانی پر مقدم رکھا اور یہہ مرد می پسند  
 کیے کہ افراش مراتب سے منظور نظر بادشاہ کیا امیر زادہ محمد سلطان کو  
 وقت روانگی کے واسطے ضبط اور استیصال چور اور رنر نوچے گئے

## تورک

۵۰۱۔ انہوں نے پہر پتیر وکان سے شکست دیے جب تین مرتبہ اسطور رو بدل ہوئے تو چوتھے مرتبہ فرصت پیدا ہو نیکی ملی مخائف جھٹ پٹ آپریے جنگ شمشیر اور خنجر کے شرع ہو کر اتنے حرب و ضرب ہوئے کہ بہادر طرفین کے تھک گئے عثمان بہادر نے نہایت مردانگی سے بہت مخائف کو قتل کیا اور سکا ماتہ یہے تلوار سے زخمی ہو کر کارسی جا رہا اور جو دیکر میرے سپاہیے پشامیں پئے اور مخائف دو سو لیکن چونکہ عنایت ابھی ہوا میری اراد کے تھی مخائف سب پہاگ گئے اور سوقت پہر تعاقب کر کے بہت غنیمت حاصل کیے اور اوس دن ہوا گرم اور پانیے اور دشت کر بلا میں علقا مانند نایاب تھا ان ترددات اور تگدو سے پیاس اور پر غلاب ہوئے قرب تھا کہ پیاسے مر جاوین تمام العطش کہتے ہوئے پانیے ڈھونڈتے پہرتے تھی انباج اغلان اور امیر جلال سپر امیر حمید یہے پانیے کی تلاش میں پہرتے تھی ایک جگہ دو گھوٹ پانیے پایا اوس میں سے ایک گھوٹ پانیے اپنے حصہ کا انباج اور غلان نے پیاس پر پیاس نیکیے اغلان نے امیر جلال سے کہا کہ اس ایک گھوٹ پانیے سے محکمہ نادر ہوا و وہے پیاسا ہوں کیا ہو اگر بائیے پانیے اپنی حصہ کا جو انمردیے سنی محکو عطا کریے تاکہ میرے جان بچ جائیے امیر جلال نے کہا میں نے امیر سے امر و زہر نہ سنا ہے کہ ایک مزدبے اور ایک عربے رستہ میں رفیق پئے ایک بیابان میں جائیکے پیاس اور پر غلاب ہوئے عربیے کے پاس ایک گھوٹ پانیے تھا عربیے عجز کر کے عربیے سے کہا چونکہ جو انمردیے عرب کے مشہور ہے کیا ہو اگر تو یہ پانیے محکو دیکر جان بچئے اور اپنا ہلاک قبول کریے عربیے نے سوچ کر یہ کہا اگرچہ محکو یقین ہے کہ اگر پانیے دیا تو میں مر جاؤنگا لیکن اپنے جان سے ماتہ دہو کر محکو پانیے دیتا ہوں تاکہ یہ حکایت اہل عرب کے جو انمردیے



۵۰۰ سپاہ کنار یہ پریتے تمام دوسر دریا و ذخار میں گر پڑے اور توفیق الہی سے  
 مملکت اور ترنگے امیرزادہ ایران شاہ قریہ العفات کے برابر سے دریا میں گہ  
 تہا مملکت اوس گندہ پر چاہنچا اور محمد آزاد سب سے پہلے او دہر پہنچا اور کشتی  
 خاص سلطان احمد کے جہان نام شمس رکھا تھا پھر گرا دہر سے آیا میں اوس کشتی میں  
 سوار ہو کر اتر اہل بغداد میرا فکر دریا سے اترتا دیکھ کر کہ دس کو سس تک کشت  
 سواروں میں سے پاٹ دریا کا گویا زمین خشک تھے حیران ہو کر کہنے لگے کہ امیر صاحب  
 قرآن میں جانب المد موید ہے نہیں تو کیا ممکن ہے کہ ایسے دریا سے عظیم کونکر  
 بے پل اور بے کشتے نامزد زمین کے بے توقف اتر جاویں اور میں دریا اتھکے  
 ہے سلطان احمد کے تعاقب پر چلا اور امیرزادہ ایران شاہ وغیرہ امراء کو ایگے  
 تعین کیا کہ جلد سلطان احمد کو جا پھر و جب میں موضع سرسری میں بڑھ کر موضع کتور  
 میں آیا تو آٹاج اغلان جو بے نژاد وغیرہ امراء نے اتھاس کیا کہ مناسب میں ہے  
 کہ امیر شہر کو مراجعت کریں اور ہم جانفشانی کر کے سلطان احمد کو دستگیر کر کے  
 چوکی اونکے یہر استعدا مطابق مشورہ کیے تھے میں کتور سے بغداد و کیظون  
 اجعت کر کے سلطان احمد کے مکانات میں اتر ارٹس شہر کے لازمت سے  
 رہند ہوئے اور جو خزانہ اور مال اسباب سلطان احمد کا شہر میں باقی  
 رہا سب پیش نظر کیا جس دن میں نے دریا کو عبور کیا تو سب سے  
 شہر میں سے مولانا نظام الدین شائے نے ہم سے لازمت کی تھی  
 بلحاظ اوس کے اخلاص کے بہت عنایت کیے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ  
 تمہارے لئے کرے کہ تو نے سب سے پہلے لازمت کیے امراء سلطان احمد کے  
 صبح کے وقت دریا فرات پر پہنچے سلطان احمد آدھے رات کو



پیشکش

بھیسے جگہ خود پیادہ ہوتا تھا اور کہیں بکافہ میں سوار ہوتا تھا اور رات کو مشعل روشن کر کے کہاٹیوں کو طے کرتا تھا اور لشکر سے پیچھے فوج فوج چلا آتا تھا جب میں قباقراس میں جہان نزار شیخ ابراہیم کیجے کا ہے آیا تو وہ ان کے لوگوں نے میرا استقبال کیا اور اوسے پہنچا کہ تینے میری آل کے خبر بغداد کو لکھ بھیجے یا نہیں اور ہونے سے شیخ کہہ دیا کہ البتہ جیسے ہے گرد امیر کے لشکر کی دیکھے تو نامہ بر روانہ کیا اب جانیو میں نے کہا ایک نامہ سر خط دیکر چلا کر وہ گرد ایل اور احشام تیر کاٹو نیچے تھی جو امیر کے لشکر سے پہاگے تھی اور ہونے پہ خط ہی روانہ کیا چونکہ پہلے خط سے نہایت تو ہم سلطان احمد کے دلیں شکن ہو گیا تھا جب مال اسباب اپنا دریا پہ اتارنے لگا تو دوسرا خط پہنچا اوس سے اور سکو کچھ کیلے ہوئے اور میں نے شیخ ابراہیم کے روضہ پر جا کر بعد فاتحہ کیے اور ان کے روج سے استمداد چاہے اور روپہ دات کے بجائے نکو خیرات دیا اور اللہ تعالیٰ سے کہ فتاح حقیقی ہے ہوتا فتح کے کل اور زیارت سے فارغ ہو کر عثمان بہادر وغیرہ قراولوں کو آگے بھیجا اور میں اراستہ کیجے روانہ ہوا وہاں سے بغداد دستائیس کوں تہا رستہ میں کہیں نہ ٹھہرا ایک سوار سے پر صبح دم شنبہ دن اکیسویں سوال کو بغداد میں پہنچا اور سلطان احمد اپنا مال اسباب فوج و جل سے اتار کر آپ سے اجڑا ہوا تھا اور میں ٹوڑ ڈالا تھا اور کشتیان توڑ کر ڈبو دین تھی جب میں دہلی پہنچا میرے دھلے کنارہ پر جا کر کہا ہوا اور کوس اور کور کو وغیرہ سارگر حنی لکے اور سپاہ نے باواری بند بگر کے تو پہاگ کر حلو کے طرف روانہ ہوا و سوقت میں نے امرا سے صلاح لے امیر زادہ میرا شاہ نے کہا توقف نہ کرو میں نے ثرت امرا اور سپاہ کو دلا ورے دی دو کوس تک ہارے

## توزک

۴۹۸ شکوہ اخیر کے میرے دلین شکن ہو گئے ہیں اسلئے اتنے نیت نہیں ہے کہ حضور سی ملاز  
کروں اور اگر خود بغداد کی طرف قصد کرو تو جو حکومت مقابلہ کے نہیں اور جو پیش  
اور تحفے کے سلطان احمد نے بھی گھوڑی زرین زرین کیے اور جانور شکاریہ وہ  
سب اپنے پیش نظر لایا اور سوت سرے دلین پہ آیا کہ اگرچہ سلطان احمد اطاعت  
کرتا ہے لیکن جو کہ لازم سلطنت کے ہیں یعنی خطبہ اور سکہ از سکہ میرے نام کے  
نہیں ہیں تو اطاعت ظاہریہ کیا کام آئے یہ میں نے اوسکے مخالف پر کچھ التفات  
نکجا اور خلعت خاص اپنے کو دیکر رخصت کر دیا اور بغداد کا غم کیا

## توزک نسخر دار السلام بغداد کا

جب اپنے رخصت ہوا میں نے اعق کلان امیر زادہ محمد جہان گیر کو سپرد کیا کہ  
پردگان حرم سما کے ساتھ سلطانیہ میں ٹہریے اور یہ حکم دیا کہ تمام لشکر کے واسطے  
عبور و جہد کے دو دو ٹکین تیار کریں جمعہ کے دن تیر دین ماہ شوال ۹۵۰ سات سو  
پچانوین ہجریہ کو بغداد کی طرف متوجہ ہو کر موضع بان بلاق میں ڈیر کیا اوس  
دن اپنے لشکر کے حاضری لیکر یہ کہا کہ بڑے بول بیے تو یہ ہے اگر کوہ آفے ہے  
اس فوج کے سامنے ہو دیے تو ایک حملہ میں اکہاڑ دین اور وہاں سے سوار ہو کر  
رات دن چل چل کر کوہ اور درہ سخت اور بامان سب طے کے تیسرے دن  
سوجان ساتھ لیکر قراولے کے ارادہ میں آگے گیا اور تنگ گھاٹیاں طے کر کے  
موضع نور فوغان میں ترکا نوین پہنچا محمد ترکان اوس قوم کے سردار کو ایک حملہ  
میں اوس سرزمین سے نکال دیا اور لشکر جو چھے آتا تھا اوسے نام اہل اوس  
ترکانو کے لوٹ گئے اور جو اہل شہر و زمین تھے وہ بے تاراج کیے اور  
اس نام لشکر میں سے ایک فوج ارستہ جہاٹ کر ایلیا کر گیا چونکہ رستے بہت تنگ

کردنویسکہ امر کیا حسب الامر و نوئیے جا کر محاصرہ کیا اور پہلے حملہ میں دونوں قلعہ مسخر ہو گئے اور اہل قلعہ کو قتل اور سہیر کر کے ہاں اسباب شہار غنیمت لائے اور قلعہ کو گرا دیا یہودیہ معروفہ میں ہوا کہ چور اور برہن چھ قافلہ ہر سے تراحت کرتے ہیں حوالے در بند کردستان میں رہتے ہیں میں نے اسہو دم امیر زادہ محمد سلطان کو بلا کر موٹا شکر گران واسطے دفعہ بغداد کے در بند کردستان پر تعین کیا اور اسہو منزل میں خانزادہ خوازم نے جو حرم محترم امیر زادہ میران شاہ کے تہی جشن مرتب کر کے تجھے لائق تخر کئے اور وائسی سوار ہو کر باقی و بلاق میں آکر مقام کیا باتے رمضان یہاں تاہم کیا اور وزیرے رکھی اور ہر اہل کو ہزار طباق پلاو کے اور ہر ہار و طیان عوام کو بٹواتا تھا اور یہاں امر کیا کہ ہر شب ایک ایک فرزند اور امیر طعام افطاری تیار کرے اور میں نے ایک ایک دن ہر ایک کے مکان میں جا کر روزہ افطار کیا علما نے بیان کیا کہ رمضان کے اول عشرہ میں برکت اور دوسرے عشرہ میں رحمت اور تیسرے عشرہ میں مغفرت ہوتے ہے جب ماہ رمضان بخیر و خولے گذر گیا تو ناز عید تھے ادا کیے اور صدقہ الفطر اور خیرات تقیم کر کے جشن عید کا مرتب کیا اوسے دن یہ سننا کہ سلطان احمد جلایر وایے بغداد نے ایٹے بیجا یہ میں نے اوسکا حال اور نام اور نسب پوچھا موضوع ہوا کہ آٹھو آتا ہے شیخ الاسلام بغداد کا پیچے اور اوسکا نام شیخ نور الدین بن عبد الرحمن اور اوسکا مولد اسفراین خراسان ہے اور عالم اور بزرگ زمانہ کا پیچے دو دن کے بعد وہ ایٹے آیا میں نے مجلس مرتب کر کے نور الدین بن عبد الرحمن کو روبرو بلا یا چونکہ وہ عالم کامل تھا میں نے بلحاظ علم کے اوسکے تعظیم کیے اور شیخ نے سلطان احمد کا پیغام ادا کیا کہ سلطان بعد دعا اور تمنا کے عرض کرتا ہے کہ میں امیر کبریا کا تابع ہوں لیکن چونکہ میت اور

## توزک

۴۹ مندر رہی اور پہنچا جاتے تھے کہ اوسین پرندہ ہی نہیں آسکتا جب یہ دیر یہ ہمارے سپاہ کے دیکھے اور ضرب اونکے ماتھے کے کہانی تو بہا گنا ٹہرایا اور اول شب ماہ رمضان کے گلد اور سرد اور مال اسباب اور گہر نفقت چوڑ کر بہا گئے صبح کو ہمارے لشکر نے پہاڑ میں یہ مال اسباب گھوڑے اونٹ گھوڑے خیر بقیاس غنیمت حاصل کیے اور میں نے شیخ تیمور کو موفوج سارق محمد وغیرہ ترکا تو تعاقب پر روانہ کیا شیخ تیمور نے جا کر بہت لوگ قتل کیے اور کچھ زخمی ہو کر سو کر میرے گھر گئے

## ذکر گہر ونکے قلعہ کے تسخیر کا

بعد فراغ استیصال ترکا نوئی کے پہنچا گیا کہ اس نواح میں ایک اور قلعہ ہے کہ جب کو کفار بدکیش مستحکم کر کے جنگ پر مستعد میں نے افواج قاہرہ واسیطہ اور قلعہ کے تعین کے ارادے اور اسکو محاصرہ کر کے جنگ شروع کیے اور چار طرف سے هجوم کر کے ایک روز میں مسخر کر لیا اور اہل قلعہ کو قتل کیا اور مال اسباب لوٹ کر قلعہ کو گرا دیا بعد اس فتح کے لشکر انہی کا بجا لا کر صواریے قلاع میں یا اتوار کے دن دسویں رمضان کو راجت کر کے تیسرے دن اپنے فرد گاہا میں آہنچا

## ذکر قلعہ سارق اور قلعہ گردنوئی کے تسخیر کا

وہاں پہنچا کہ اس نواح میں ایک حصار مستحکم ہے کہ اہل قلعہ عجائبات و استحکام حصار کے مطیع نہیں ہوئے میں نے امیر زادہ میران شاہ کو مبعوث کر کے اس کے قلعہ سارق نورغان پر بھیجا اور اوج فراہا در کو واسیطہ محاصرہ قلعہ

تیمور سے

پیشکار گاہ میں جا کر بشمار سکاڑ کیے ومانسی سوار ہو کر مرغزار کل میں آیا اور اس  
منزل سے سوار ہو کر جلا کیے کتبدک میں کہ حوائی موضع دال میں واقع ہے لشکر  
گاہ کیا اور ماہ شعبان آخر ہو کر ماہ رمضان آگیا وہاں جشن ترتیب کیا اور چند  
روز آخر ماہ میں عیش و عشرت سے تیر کیے پیر کے دن وہاں سے چار کوس جا کر  
مقام کیا

### دگر ترکمان قلاع کی استیصال کا

امیر زادہ میران شاہ نے جب کو صحرائے قلائے پروانہ کیا تھا یہ عمر خیر بھی کہ  
کہ سارق ترکمان کوستان میں جا بیٹا ہے اور اپنے الوں کو پہاڑ کے درون  
میں خوب ستم اور لشکر بہت جمع کیا ہے اور کئی جاتا ہے اس حال سے مطلع ہو کر  
میں نے واسطے استیصال ترکمان قلائے کی سفاسمیں کے قلعہ سے بڑھ کر  
دن جمعرات کو صحرائے قلائے میں پہنچا اور امراء کو حکم دیا کہ رستہ مخالف  
گریر کاروک لو اور لنگا قلعہ خشتی ہے استوار تھا اور درہ رنگ اور جگہ  
ستھم کوستان کے اندر تھے جہاں کہ ترکمان اپنے خیل و حشم وہاں بجا کر اور  
درہ روک کر قتال پر مستعد تھے میں نے جب سپاہ کو اون پر دوڑ آیا تو بہادر  
ترت جا کر لڑنے لگے اور مخالف بہت زخمی ہوئے اور ماریے گئی پہاڑ  
پر چڑھ کر رہا اور گو سپہ سالار و تار لائے برات خواجہ کو کلتاش نے پہاڑ  
پر چڑھ کر نہایت مردانگی سے دشمنوں پہاڑ کر اوٹے جگہ لیلے اس وقت میں برات  
خواجہ کے ایک تیر لگا کہ وہ ترت مر گیا اور شیخ حاجی سپہ سالار میساو نے  
پہاڑ پر چڑھ کر ترددات نمایاں کیے آخر زخمی ہو کر چلا آیا بعد چند روز کے  
اوسے زخم سے مر گیا سارق کھو اور جماع ترکمان نے جو پہاڑ میں گھسے ہو

## توزک

۹۹۹ بہادر اور امیر خسرو اور حاجے محمد شاہ اور اوج قراہدار اور امیر  
یاوکار برلاس جنگوں میں اپنے اعوان خور و مین چھوڑا تھا سہ لشکر سلطانہ کے رستہ  
میں آکر باطوبس ہوئے اور امیر زادہ محمد سلطان بے اصفہان سے اس  
ملکت کا مال لیکر آگیا

## ذکر امیر زادہ میران شاہ کو قنفویض کرنیکا ملکت آذربائیجان سے لواحق و مالک

اس وقت کہ صحرائیں بہان میرے لشکر کا فرو دگاہ تھا میرے دل میں یہ آیا  
کہ مالک آذربائیجان اور رسی اور درند بانو جو درند آستین مشہور ہے اور  
اوشد رانات اور گیلانات مع مضافات سرزمین روم تک کیسے ایک فرزند  
کو قنفویض کر دوں تاکہ میرے خاطر ان حدود میں جمع رہے اسلئے وہ مالک  
فرزند کا مگر امیر زادہ میران شاہ کے لئے مقرر کیا اور امیر زادہ ضبط  
اور انتظام مالک مذکورہ کے ذمہ دار ہے کرک تہرینا اور سلطانہ بی بی بی بی  
اور شکش لیکر آیا اور بہان میں جشن بادشاہانہ مرتب کر کے مجلس عالی  
اراستہ ہوئی اور خوشنویس خان حافظی نے اور استاد خطربون نے بیٹھا  
اور گانا شروع کیا امیر زادہ نے شکش پیشمار لاکر نذر کیا جب یہ جشن کا  
نام ہوا تو جنگل کے دن تیردین مارچ کو بہان میں کوچ کیا چونکہ میں نے من  
رکھا تھا کہ میرا سے فلاحت میں ترکان رہتے ہیں میں نے امیر زادہ میران شاہ کو  
تعمین کیا تاکہ آگے جا کر ایلانوس ترکانوں کے خبردار ہے کرے اگلے دن  
میں نے شکار گاہ میں جا کر گوز اور گوزن شکار کیے اور دوا سے کوچ کر  
میں نے تو میں اتر اوانیکے آب و ہوا کو پسند آئے پانچ مقام کے چھ دن

## تیسرا حصہ

اصفہان میں آیا اور امیرزادہ محمد سلطان نے استقبال کیا اور پیشانی پر تاج  
اور نقد جھنڈا رہا وہ لاکر حاضر کیا میں نے وہ سب اور سکاڑا لے لیا اور  
دن تک وہاں مقام کر کے منگل کے دن پندرہویں ماہ ربیع الاول کو ایک اور کشتی  
روانہ ہوا چونکہ قافہ کلاں حرم سرگاسی کے متصل تھا کہ میرے پاس آتا تھا امیرزادہ  
شاہ رخ اور امیرزادہ پیر محمد رخصت لیکر وہ علو سے یکے دوسرے آغاؤں کے  
استقبال کے لئے گئے اور میں اصفہان سے خرابادقان کے راہ میں چار رات میں  
ایکوان میں پہنچا وہاں میں نے سنا کہ اس ستر میں کے لوگ بکھر رہے ہیں اور باغ ہو کر  
تہ خانوں میں چلے گئے ہیں چونکہ قتل اور بکشتوں کا واجب ہے میں نے لشکریوں  
کو امر کیا کہ ان طاعین کو محاصرہ کر کے پانے دریا کا کاٹ کر ان کے تہ خانوں میں  
چھوڑ دو جو حکم کے پانے دور سے لاکر اونٹ کے گرد و نین چھوڑ دیا وہ لوگ  
تمام پانی سے دوزخ کی آگ میں داخل ہو گئے اور انوار کے دن والے  
کوچ کر کے دشت سراخان میں نزل کیا اور وہاں شکار قمرغ کے طرح شکار  
ایک دن شکار گاہ میں جا کر طرح طرح کے جریدہ اور پرندہ اور درندہ شکار  
اور پلنگ بیشمار شکار کئے شکار سی فارغ ہو کر جب میں ڈیرہ میں آیا تو ملک  
وغیرہ اغایان اور حرمان اور امیرزادے اس نزل میں آئے اور رخصت  
کے ادا کر کے بزم بادشاہانہ ترتیب کیے اور اس نزل سے باواز کو کسی کو چھوڑ  
بل خرورہ کے مرغزار میں اترا اور منگل کے دن وہاں کا ارادہ کر کے تیر  
کے دن وہاں میں شکار گاہ ہوئے جہرات کو چاند شہباز کا ہوا میں دیکھا کہ  
رادہ میرا شاہ کہ ہمراہ اغوق کلاں کے تھا اس نزل میں ملازمت میں رہا  
والجہ مبارکباد سلا بیٹے کے بہت شمار فقرا رکھ دیا اور امیر جہاں شاہ

## توزک

۴۹ ویسہد کر دیا اور اپنا کفر اپنے رو برو تیار کر لیا اور ایک خط ادبسی حال میں امریکے نام کا اپنے ہاتھ سے لکھا اثنائے تحریر میں ہوش ہو جاتا تھا پھر ہوش میں آکر قلم لیکر لکھنے لگتا تھا آخر تمام کر کے امریکے خدمت میں روانہ کیا اور مرگیا میں نے پوچھا کہ سب والوں کو کون سا مفسد اور میری اسٹیلا کا پرکھا کون سا مظہرین کی امر شیخ تھی جس نے اسے اس وقت معلوم ہوتا تھا اول ظلم کمال کو گو لکھا نا حقیت تھے اور زندگان خدا کو بند میں رکھتے تھے اور ظلم کو عدالت سمجھتے تھے دوسرے نافرمانی کو آزردہ کرتے تھے اور بیچارے کو اتنا مارتے تھے کہ بیچارہ رہ جاتا تھا تمہارے حق الناس کو جلال سمجھ کر مال کس و ناکس کا لینے بیٹے اور خوشنصراؤ کے خدمت کرتا تھا جب تک اونکے خدمت میں نہ مرجائے تب تک اسکو کچھ نہیں دیتے تھے اور جو اونکے دولت میں جانسپاری کرتا تھا اس کے خدمت کا انکار کرتے تھے چوتھے صلہ رحم کو قطع کر کے اپنے رشتہ داروں کو قتل یا اندا کرتے تھے پانچویں بخل اور رزالت کو عادت بنا کر سخاوت اور کرم سے چشم پوشی کی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے امر کو اون پرستویہ کیا محکوم اونکے احوال سے تجربہ حاصل ہوا اور اس احوال کو میں نے اپنے دفتر وقایع میں لکھوا دیا

## توزک مہلکت فارس اور ازربایجان کا

جبیر یے خاطر فارس کے ضبط وال مظہر کے مخالفت سے جمع ہوئے تو جمعہ کے دن ستائیسویں ماہ جادالآخر کو مصفاہن کو حلا اور رشتہ میں شکار کر پھلتا ہوا ہوا چلا جاتا تھا مشکل کے دن اٹھویں ماہ رجب کو قصر قمرہ میں پہنچا اور جب سلاح وقت امرار کے مشورہ سے آل مظہر کے قتل کا حکم دیا اور قمرہ سے سوار ہو کر ایک شب درمیان رہ کر جمعرات کے دن صوبہ مارنج کو





## توزک

۴۹۰ جو بیٹوں کے ساتھ کرتا تھا سلائیے اچھونیں پروا کر اندھا کر دیا حاصل ہے  
 کہ سات آدمی آل مظفر سے آتے ہیں جس تک فرمان روا رہے ہیں پہلا امیر مظفر  
 دوسرا امیر محمد تیسرا شاہ شجاع چوتھا سلطان احمد پانچواں شاہ یکے چھٹا  
 ساتواں شاہ منصور جب یہ بات شاہ منصور پر آگئی تو میں نے ایک ایک کے  
 سلطنت کا حال اور اوضاع اور اخلاق پوچھا مروض ہوا کہ مبارک الدین امیر محمد  
 اگرچہ مرد مسلمان تھا اور تقویت شریعت غرا اور پتے منکر اور امر معروف  
 اور قیام فسق فحور کا کرتا تھا اور ہر مہر میں ایک قرآن ختم کرتا تھا لیکن کہیں اثنائے  
 تلاوت میں خون ناحق کر دیتا تھا اور جس مجلس یا جشن میں آجاتا تھا تو اس مجلس کو  
 سوا شیار موجودہ لٹا دیتا تھا اور جو خدمت کے فرزند اور امراء اسے دیکھتا  
 چپا لیتا تھا اور اس کے شجاعت پنہان کر کے نامردوں کے نام پر ظاہر کرتا  
 تھا کیونکہ زہمت اور بخل ان افعال کے ساتھ جمع کیا تھا اور ہر روز کچھ کو کھڑو  
 نکال دیتا تھا کہ میں تو نہیں پہچانتا اور وزیر کے ساتھ جو سبب بد نفس کے مقرر  
 کیا تھا متفق ہو کر دو نو ہر روز کسی کسی جماعت کو حق ناحق پکڑ کر اس کا مال سبھا  
 لوٹ کر قید کر دیتے تھے اور ہمیشہ خلعت کو آزر دہ رکھتے تھے اور امیر محمد اپنے  
 بیٹوں میں سے ہر بدسلو کے کرتا اور گالیان دیتا چنانچہ شاہ شجاع ارشد اول  
 کو ہمیشہ کریم نظر کہہ کر پکارتا اور چاہتا تھا کہ شاہ شجاع کو قید کرے اور  
 سلطان بانیہ را اپنے بیٹے کو ولیعہد کر کے سند سلطنت پر بیٹھا دیے اور آپ  
 احکام جاری کرے کرتا رہے شاہ شجاع یہ خبر سن کر یقین نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ  
 سلطان بانیہ را نے شاہ شجاع کو اس حال سے مطلع کیا شاہ شجاع کی بہانوں  
 سے متفق ہو کر امیر محمد کو پکڑے یہ اندھا کر دیا شاہ شجاع نے سند سلطنت پر

## نیمور سے

نے بلحاظ پہلے اشنائیے کے اوسکا استقبال کیا اور شہر میں لیگیا اور نرم مرتب کے  
 امیر مظفر آبادک اقراسیاب کو بھیجا کہ اپنے ساتھ کچا تو کے پاس لے آیا اس وقت  
 سے عزت اور اعتبار امیر مظفر کا سو گونہ ہو گیا اور بعد قوت کچا تو کے آخر  
 سال ۷۹۴ چہ سو چو راتوں میں بحرے میں غازان خان کے پاس گیا وہ بھی امیر مظفر  
 کے تربیت کے در پی ہوا اور نقارہ نشان شمشیر عنایت کے ساتھ سات سو چو  
 میں لے آیا امیر مظفر کو فرزند عنایت کیا اوسکا نام امیر محمد رکھا جب  
 غازان خان مواتوا اوسکا بیٹا الجایتو سلطان مسند پر بیٹھا اور امیر مظفر کے حق  
 میں احسان بے اندازہ کر کے اوسکا مرتبہ پہلے میں زیادہ کر دیا اور حکومت  
 بحافضت ابرقوہ اور سرات اور روست اور اردستان کے رستہ سے  
 سوائے اوس خدمت کے جو اوسکو تھے حوالہ کے اور ساتھ سات سو دس  
 ہجری میں امیر مظفر بیمار ہو کر گیا الجایتو سلطان نے امیر محمد کو دس برس کے  
 عمر میں باپ کے جگہ پر کر دیا اور الجایتو سلطان ساتھ سات سو چودہ میں گیا  
 اور سلطان ابو سعید بہادر خان باپ کے جگہ پر مسند نشین ہوا اور امیر محمد نے  
 سلطان ابو سعید کے عہد میں شوش شہر نے کی اور عہدہ کار بنائے اور الوسا  
 بگو در سے کوستان عمل کیا اپنے اوسکے عزت اور اعتبار نے نہایت ترقی کے  
 اور ساتھ سات سو پندرہ میں گیا اور سلطان محمد دوم شاہ نے شاہ زمان کے  
 طریقے سے جو سر غنمش کے بیٹی سے پیدا ہوئے تھے نکاح کیا اوسے شاہ شجاع پیدا  
 ہوا اور بعد قوت اس پر بزرگ سپاہ گری کے جو امیر محمد سے ظاہر ہوئے ساتھ  
 سات سو چو راتوں میں بحرے میں شہر از کو محاصرہ کر کے امیر شیخ ابواسحق فارس کے  
 سلطان سے لشکر لیلیا اور آخر کو شاہ شجاع نے اوسکو بسبب بد مزاجی کے

۸۸۸ گزراں کرتا تھا یہاں تک کہ جایے مر گیا اور منصور اس کے گور کا مہارین گیا  
 ابو بکر اور محمد سے تو کچھ اولاد نہ رہی اور منصور کے تین بیٹے امیر محمد امیر علی  
 امیر مظفر پیدا ہوئے امیر مظفر اگرچہ خور د سال تھا پر نہایت ہوشیار اور بلند پایہ  
 اور دیندار تھا مظفر نے ایک رات کو خواب میں دیکھا کہ آٹابک کے گہرین سے  
 آفتاب نکل کر اس کے گریبان میں آگیا ہے اور وہ جو جگہ سے اڑتا تھا آفتاب پراس  
 ٹھہری ہو کر اس کے دامن میں سے کہنڈ گیا مظفر نے یہ خواب سچے داؤد بزرگ وقت  
 سی بیان کیا شیخ نے یہ تعبیر دی کہ تجھ کو شریعت کے آفتاب سلطنت کا آٹابکوں کے  
 گہرین سے نکل کر تیرے خاندان میں آگیا اور پہنچے آفتاب کے ٹھہری تھی و تمہیں  
 سلطنت تیرے خاندان کے ہو گئے اور سن سی روز بعد وزیر مظفر برتری ہو گیا  
 تھا آخر مقرب درگاہ آٹابک یوسف شاہ سپہ آٹابک علاء الدولہ کا ہو گیا اور  
 جب آٹابک یوسف شاہ نے اپنے ایلچے ارغون خان کے قتل کیے اور خان کے خوف  
 سے سنہستان کو چلا گیا تو امیر مظفر اس کے ہمراہ تھا پر سب نفاق بعضے ان کے  
 روزگار کے آٹابک تھے جدا ہو کر سلطان سپہر غمیش خان کے پاس چلا گیا اور  
 اسے یہاں اس کے حق میں عنایت کے چند روز کے بعد اپنے وطن نیردین آیا اور  
 حکام نیرد کے اوسے صاف نہیں تھی اس لیے ارغون خان کے پاس گیا امیر  
 مظفر ازبک جو ان خوب صورت نیکیوں کا تھا ارغون خان نے اس کو اپنا  
 مقرب کر لیا جب ارغون خان مر گیا تو اس کے جگہ بیٹا اور امیر مظفر کے  
 رعایت حال زیادہ دے دے زیادہ کر کے اپنا منظور نظر کر لیا اور وقت آٹابک  
 قیاسیاب سپہ آٹابک یوسف شاہ کا سرستان میں باغ ہو گیا کچا تو نے امیر  
 شیخ کو یہ سنا تو اس قدر کے بھیجا جب امیر مظفر نیردیک پہنچا آٹابک اس کا

تیمور سے

کا داروغہ لایم قوجین کو مقرر کیا چونکہ گودرز سلطان ابو اسحق کا غلام جو قلعہ  
 داریر خان کا تھا بوجہ قویہ سی لجاؤا استحکام قلعہ کے باغی ہو گیا تھا مین نے لشکر  
 اور سپہیں کیا تاکہ قلعہ سیر خان کو منہ کرین اور سلطان سیلہ پدشاہ شجاع کو جسکو  
 اوسکے باپ نے انداکر دیا تھا اور سلطان زین العابدین کو کہ اوسکو شاہ منصور  
 نے انداکر دیا تھا سمرقند کو روانہ کیا اوسکے بیٹے جاگیر اور وظیفہ مقرر کر دیا  
 تاکہ تمام مینے اللہ تعالیٰ کے عبادت کیا کرین اور انا تک میرا حق کو ممتاز کرے  
 حکومت مہرستان کے بدستور سابق اوسکے بیٹے مقرر کیے اور یہہ امر کیا کہ آج  
 اہل کو جو شاہ منصور کے قودی مین ویران ہو گئے مین پر شیراز مین اباد کر دیے  
 اور اکثر نیریند اور اہل خرفہ جو اپنے فن مین استاد بیسے فارس مینے موزن  
 و بچہ سمرقند کو روانہ کیے اور اس مجلس مین مین نے یہہ پوچھا کہ آل مظفر کو  
 سلطنت فارس اور عراق کے کس طرح مل گئے اور حسب الکا کیا ہے اور  
 کیتے دنون سلطنت رہے ایسا معروض ہوا کہ امیر مبارز الدین محمد کا دادا امیر  
 غیاث الدین حاجے موغیہ سجاوند خواف کا مرد قویہ ہیکل راز قد تھا چنانچہ  
 اوسکے تلوار ساڑھے تین سیر کے نزدیک وزن سے تھے اور جب شکر تار کا  
 خراسان مین آیا حاجے اپنے تینون بیٹون ابو بکر اور محمد اور منصور کو لیکر  
 نیرد مین انا تک علا والدولہ کے پاس گیا ابو بکر اور محمد و نون ملازم انا تک  
 کے ہو گئے اور جن دنون ہلاکو خان بغداد کو گیا انا تک نے ابو بکر کو کہ مرو شجاع  
 تھا چہ سو سواروں سے ہلاکو خان کے پاس بھیجا ہلاکو خان نے امیر ابو بکر کو  
 مصر پر تعین کر دیا اور وہ اعراب خواجه کے لڑایے مین مارا گیا اور امیر  
 محمد انا تک کا ملازم رہا اور منصور تیسرا بہا بیٹے اپنے باپ حاجے کی ساہتہ

## توہم

۴۸۶ اور میں نے مغلوب ہو جاتا رہے تو غالب اوس ذیہ رحم کے قتل پر مبادرت کرتا  
یا انرا کر دیتا ہے باپ بیٹے کا اور لڑکھائے کا جدا جدا دشمن ہو رہا ہے اب یہ  
سادات اور علما وغیرہ ممکنہ شیراز نے کھیران آل مظفر کے بدکردار سے  
عرض کیے اور تمام اہل فارس اور عراق نے یہ درخواست کیے کہ آپ کے عدالت اور  
رعیت پر درپے سی امیدوارین کہ پہر حکومت اس ممالک کے آل مظفر کو مفوض  
نہوئے اور انکا دست تعدیہ سے کٹا ہوا ہو جادوئی جب یہ ظلم آل مظفر کا اہل  
فارس اور عراق کے سادات اور علما اور چھوٹے بڑی کنزبانے ثابت  
ہوا تو میرے دن تیسویں ماہ جادا لاخر ۹۵۰ مسات سو چالیس نوں ہجری کے کو میں  
آل مظفر کو قید کر کے اونکے گہر باہر کو لٹوا دیا اور انکا سر فارس کے روبرو  
امیرزادہ عمر شیخ کو فارس کے حکومت پر کلاہ خاصہ دیکر سر بلند کیا اور ان لوگوں  
سفارش کر دیے کہ حلقہ اسے حسن سلوک اور رعیت پر درپے کرنا سب سے  
دعا کیے اور شکر اور ثنا بجالائیے اور امیرزادے بیگ سپر سار بوناؤ  
امیرزادہ سویدا اور امیرزیرک چاکو اور سوچک بہادر کو سواہ انواج  
ایک برس کے واسطے امیرزادہ کے پاس چھوڑا کہ جب انتظام فارس کا خاطر  
خواہ ہو چکے تو حضور میں چلے آنا اور جو امیر کہ ہمراہ امیرزادہ کے رہتے تھے  
جیسے بیان تمہور سلچک چٹہ اور توکل بہادر سپر بند اور قز قرا اور سب سے  
اور دولت خواجہ وغیرہ بدستور ہمراہ رہیں اور امیرزادہ عثمان بہادر  
کو یہ حکم دیا کہ اپنے معتز آدمی کرمان کو بھیج کر خزانہ اور اسباب سلطان  
احمد کا ضبط کر کے درگاہ میں حاضر کروا دے اور ایک کو سپر نیاٹ الدین برک  
کو کرمان کے ریاست پر اور تمکو کو قوچین کو داروغہ نیرد کا اور انکو

تیجھور سے

یہ کہ اپنے دلوں نگین نگرین کیونکہ غم عمر کو کہا جاتا ہے اگر کوئی غم پیش آویسے تو اس کو  
 ہمت اور دلش سے رفع کریں دوسرے یہ کہ سلاطین کو چاہیے کہ جھوٹ نہ بولا کریں  
 لیکن اگر نفع دینویسے کیونکہ دروغ رزق کو کہا جاتا ہے اور ہمت کو کم کرتا ہے اور  
 دروغ کو پر کسی کو اعتماد نہیں رہتا تیسرے یہ کہ سلاطین کو ضرور ہے کہ بخل نگرین کیونکہ  
 سلاطین نمونہ جوڑ اور اکرام کا ہوتے ہیں جو سلطان صفت جو دیسے پاک  
 ہو وہ صفات اپنے سے بڑی بہرہ ہوتا ہے کیونکہ مبدار فیاض نے بخل روا نہیں کیا  
 پس جو بادشاہ بخل ہو دیسے وہ اپنے سلطنت سے بے بہرہ ہے چوتھی یہ کہ  
 سلاطین کو واجب ہے کہ عدالت کیا کریں جو سلطان عدالت نکرے وہ فرعون  
 ہوتا ہے جو سلطان مسلمان ہو اور ظلم کرے تو کافر بادشاہ عادل اس سے  
 بہت اچھا ہے میں نے یہ چاروں باتیں دل میں لیں اور روانہ سی منزل  
 گاہ کو چلا آیا

## ذکر دارالکفار فارس کی نستی کے مجلس کا

اگلے دن میں نے مجلس مرتب کی اور دارالکفار فارس کو انتظام اور رونق  
 دیے جب میں بارگاہ سلطنت میں بیٹھا تو فرزند کامگار اور امراء عالمقدا  
 حاضر ہوئے میں نے شیراز کے سادات اور علماء اور اکابر اور رؤساء  
 کو طلب کیا جب وہ سب آچکے تو اگرچہ اوضاع آل مظفر کے بارہا سن چکا تھا  
 کہ ہر یک اپنے شہر میں اپنے آپ کو سلطان مستقل جانکر دوسرے کی قتل اور  
 اسیر کے فکر میں ہے اور ایک دوسرے کو تاراج کرتے ہیں اسہی سبب سے عورتیں  
 اور بچے سلاٹوئے اسیر اور مال زندگان خدا کا تلف ہوتا ہے اور اگر کوئی

## توزک

۸۴ھ اولیٰ ایک شہر تھیراز میں بہت نیچے میں واسطیٰ زیارت بن کر گونگ گیا اور اس کے  
روح میں بہت سیلے اور یہ سنا کہ یہاں اور جاثروں میں ایک مجذوب رہتا ہے میں  
اوسکے پاس بھی گیا اور ایک یاس گلہ کجری سے کا تھا اور سننے وہ میرے طرف کیا اور  
سات مرتبہ اپنے انگلیوں میں گره دیئے اور انگشت شہادت اور انگوٹھے  
کو حلقہ بنایا اوسکے سر میں بکھوشتارت دیئے کہ حلقہ بنانا انگوٹھے اور انگشت  
شہادت کا اشارہ طرقت لفظ اللہ کیسے کہ امیر کو باخدا رہنا چاہئے اور  
گلہ کو عرب رس کر کے میں اسکی یہ معنی میں کہ امیر میں اور سلطان رویے  
زمین کا اور سبقت اقلیم کا فریاد و اہو و گیکامین اس بشارت سے خوش ہوا اور  
وہاں سے سید ابو جوحی کے خانقاہ میں آیا اور اس خانقاہ میں درویش اور عالم بہت  
تھی اور کسی اچھی اچھی باتیں سننے ایک یہ کہ سب علاوہ نے ماتہ اوٹھا کر یہ کہا کہ  
الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر سلطان عادل بھیجا ایک نے یہ کہا اللہ تعالیٰ نے ہر  
رحم کیا کہ حاکم رحیم تعین کیا اگر رحم نکرتا تو آل مظفر مستحق نہ ہوتے اور میر  
قطب السلطنت کو اوسکے جگہ پر نصب نہ کرتا اور اگر ہمارے خرابے منظور نہ ہوتے  
تو ملک اور ہینگے پنجہ میں رہتا ایک یہ بات سننے کہ انبساط خاطر سلاطین کے خوب  
انبساط خاطر عالم کا یہ کہ کو کو سلاطین بجز کہ دل اور جگر کے ہوئے ہیں جب  
تک دل آرام میں ہوتا ہے تو ملک بڑک کو یہ صحت رہتے ہیں اور امیر سلاطین  
کا اور انکا ارادہ کل کا ہے ایک حکم یا ارادہ کہ سلاطین سے واقع ہوتا ہے  
تسخیر ملک میں کئی اختلافات اور واقعات ہو جاتے ہیں میں لی اور ان میں  
طلب ہے کہ اخلاق حسنہ ہدایت کرواؤ نہ ہونے میرے ٹی پیار باقیں ایک فرق  
پر لکھنوی اور میں لی اپنے دختر و قایح میں لکھو اومیں ایک یہ کہ سلاطین کو لار



چیمور سے

پہلے یہ حکم دیا کہ منشی فتح محمد کچھ کر مالک محروسہ کو روانہ کریں حسب الامر  
فرمان فتح کیے تو ران اور خراسان اور کابلستان اور باختر اور بدخشان  
وغیرہ مالک کو بھیجے اور سوقت امیرزادہ عمر شیخ جو واسطے بندوبست کردستان  
اور رمان اور سوز اور نواح کی بھی رہ گیا تھا واسطے انتظام سے حسب لواء  
فارغ ہو کر اور پیشکش اور تیجے لیکر شیراز میں حاضر ہوا اور مبارکباد دیہ  
اور صحبت تار کیا اور آل منہر کے کہ ہر ایک ملک لیکر خود بخود سلطنت کرتا تھا  
جیسی شاہ یحییٰ سردہن اور سلطان احمد کرمان میں اور سلطان ابو اسحق  
تبرستان میں شاہ منصور کا حال سن کر سہوا یہ غلامت کو کہہ ملائے خود یکبارہ ایک  
اپنے ملک سے درگاہ حاضر ہوا اور سلطان مہر پرست پدیشاہ شجاع اور  
سلطان غفر کو جو شیراز میں تھے لکھ کر حضور میں لایا۔

فرمایا کہ اس مجلس کا جو شیراز میں ہوا یہ ہے

اور یہاں نفوس غریبہ کی دستکاری

کا امیرزادہ کو

جب مخالف ایران میں یکے تمام مغلوب ہو گئے تو میں نے امیرزادہ عمر شیخ  
کو یہ امر کیا کہ باغ اور میدان کو درست اور بے بدنام عیش کے خوش اور  
مجلس عرب کے اور مشہور کرد ایک بیخاکہ خوشی اور شادمانہ مرتب کر کے چلا  
مالک فارس کے انتظام اور عدالت اور رعیت جو اسے اور داد و کثرت  
میں مشغول رہا اور جو جو ریاضات و تفریح کے عہد میں تھا سب دوسرے دیا  
اور ملک فارس کے واسطے امیرزادہ عمر شیخ کے حضور کے امیرزادہ  
یہ رسم بلویہ اور خوش لایق مرتب کر کے پیشکش مناسب فرمایا چنانچہ

## توزک

۴۸۲ کوہ فلاح کی طرف چلے گئی من نے فوج اور نئے تعاقب یہ بھی اس فوج نے اور کو قتل اور آوارہ کر کے جنت  
 کیے اور میں نے اور سدن دیوکان میں مقام کیا صبح کو دارالالک شہر از کی طرف  
 کوچ کیا ہفتہ کے دن چند ہر دین جلا دالا فل کو با شہر سے مسلم دروازہ کی طرف ڈرا  
 ہوا اور بارگاہ اور خیمہ برپا کرائے اور یہ حکم دیا کہ لشکر گرد شہر کے آگے  
 اور مسلم دروازہ پہلا رہے اور باقی اہل دروازوں کو تنگ کر دو اور  
 ایک جماعت امیر کو یہ حکم دیا کہ شہر میں جا کر گھوڑے اور نٹ پھر جس کے پاس  
 ہون سکا ر خاصہ میں ضبط کرو اور ار باب شہر اور رساء سے پھلکا لو کہ  
 خزانہ مال زر اسباب شاہ منصور اور اسکے توابع کا جس جگہ جسکے پاس ہو  
 وہ بتا دو اور حاضر کر و حب الامراء میں شہر میں جا کر عمل کیا اور تمام  
 گھوڑے اور نٹ پھر شہر کے حاضر کیے میں نے کہا اس میں سے جو شاہ منصور اور  
 اسکے توابع کا ہو وہ سرکار میں رکھو اور جو اہل شہر کا ہے وہ واپس کر دو  
 بہت مال اور نقد اور اجناس اور اسباب شاہ منصور اور اسکے لشکر کا  
 میرے روبرو کیا میں نے وہ سب اتر اور سپاہ کو تقسیم کر دیا چنانچہ  
 ایا کوئے نہیں تھا کہ اسکو اسرینیت میں سے حصہ ملا ہوا اور خراج اہل شہر از  
 پر مقرر کیا تمام اہل شہر نے اس شکرانہ میں کہ وہ شاہ منصور کے تہر میں سی  
 بچے خوشی سے خراج داخل کیا اور میں نے امیر زادہ محمد سلطان کو مدد شکر  
 اصفہان کو روانہ کیا تاکہ اصفہان اور اس مملکت کا انتظام کر کے خراج  
 دینے لوگوں سے لیوے

ذکر فتح نامہ پہلے کے کا اطراف  
 ولایات کو

پتھر سے

شاہ منصور کے ساتھ صرف دس آدمی رہ گئے اس عرصہ میں شاہ منصور  
گردن پر ایک تیر لگا اور ایک اور نے جاسے پے اور سیکے شانہ پر نیزہ مارا  
ایک اور نے ہتھ پر تلوار سے شاہ منصور پر پست و کیز ہوا امیر زادہ شاہ  
اور سیکے روانہ ہوا ایک بہادر نے پیٹھے سے اس کو گریبان کا گھر گھیر کر  
پچھڑا لیا اور خود شاہ منصور کے سر پر سی گر پڑا اور وقت شاہ منصور کے  
عجز سے کہا میں منصور پر خون چکوا نے پلا اور مجھے زندہ امیر کے پاس بھجوا دیا  
میں اس نے اس کا سر کاٹ لیا امیر زادہ شاہ پر تھپنے اور سکا سر شہر  
گھر پر پیسے کی سہولت سے ڈاکٹر مبارکباد فتح سیکے دہلی میں لایا امیر زادہ شاہ پر تھپنے کو  
ایک اور بھگوشاہ منصور کا سر لپیٹ کر نہایت افسوس آیا کہ ابھی سر دشمن کو  
میرے پاس لانا چاہیے تھا کہ دیوانک اپنے ملک کی اس کو دیکر اچھا ملازم کر لیا  
کیونکہ مجھ پر امیر کے مقابل ہو کر جب تلوار مجھ پر چلائیے ہو تو اس کے مردانگی  
قیاس کیا جائے کیسے جواب دیا کہ وہ قابل اعتماد ہے نہیں تھا میں نے کہا وہ  
مرد شجاع تھا اور شجاعت و زہینہ ہو جائے نہیں ہوتے وہ قابل اعتماد ہے  
ہوئیے میں جب شاہ منصور قتل ہو گیا اور میرے حاضر جمع ہوئے تو میں اس  
جنگل میں ایک پتھر پر جا کر گھوڑے سے اتر آیا اور مجددہ درگاہ الہی میں آوا  
کیا پھر امیر زادہ اور امراء کو جدا جدا سیٹھیے لگایا سب نے مبارکباد  
دیے اور رسم قدیم اور عادت منوں کے موافق سرود کرتے تھے اور  
میں ایک غوج ارکتہ دشمن کے پیدا ہو کر جنگ کرنے لگے میں ہی گھوڑے  
کے اڑ مار کر اس کے طرف روانہ ہوا اور سپاہ نے باواز بلند گھر گھوڑے  
ورقارہ کے اواز سے صدر میرے اوپے دھین رہا گیا وہاں سے ہٹ کر

## تورک

۱۰۴۰ء مانند پہلے مشیر کے مخالفوں سے زبرد فور و کور سے بین یہاں تک کہ شاہ منصور  
 میرے طرف سے پہا اور امیر زادہ محمد سلطان کے قول کی طرف متوجہ ہوا  
 امیر زادہ نے شاہ منصور کے فوج پر حملہ کر کے قنون دست راست پر آگندہ  
 کر دیا اور مشیر بہادر وغیرہ جو امیر زادہ محمد سلطان کے ساتھ تھے دشمنوں  
 کے تعاقب پر ماریے چلا جاتی تھی اور امیر زادہ میر محمد جان گپیر نے شاہ منصور  
 کے افواج دست چپ کو توڑ ڈالا اور بہت لوگ قتل کئے اور امیر زادہ  
 شاہ رخ پٹوس کی کمرین تلوار لے ہوئے مانند مشیر کے حرب ضرب کرتا تھا  
 جماعت ہریت یافتہ پہا امیر زادہ شاہ رخ کے پاس جمع ہو گئے اور جوارا  
 کہ امیر زادہ کے رکاب میں تھی جیسی امیر جلال پہا امیر حمید اور بنیم سپہ  
 یوسف صوفی اور غیاث الدین ترخان کے بیٹے اور خواجہ دہشتین اور  
 عیدل اور خواجہ شیرا اور شیخ محمد بہادر سپہ انکو تیمور جنگ مردانہ کر کے  
 تیرا ورتلوار سے مخالف کو سپر آگندہ کرتے تھے اور قشون الہداد کا جنگو  
 وفادار کہتی تھی اور قشون امیر شیخ نور الدین سپہ امیر سار بونغا اور قشون  
 قوجین جو قلب لشکر میں تھی سب پریشان ہو گئے تھے اب پہا جمع ہو کر علم بلند  
 اور قول مرتب کیا اور قشون شیخ علا اور لاکم قوجین اور بہام کا نام تھا  
 اور جنگ مردانہ سے غنیمت کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا اور امیر زادہ شاہ رخ  
 بھی فوج شاہ منصور سے جنگ کرتا تھا دونوں طرف کے فوج مردان گ  
 کرتے تھے آخر امیر زادہ شاہ رخ کے صدر سے جمعیت شاہ منصور کے پر  
 ہو گئے اور اکثر ماریے گئے  
 ذکر شاہ منصور کے گشتہ ہونیکا

ولادین چڑھے ہوئے ہی اور اوندے تمام گھوڑے زریا ساز دار تھی اور جنگ  
 ریتا ر علم ہند کے ہوئے گہری تھی پہاؤ سنی ہمارے فوج کو دیکھتے تھے شیر کے  
 نندھک گیا اور میرے تیس ہزار جبار کو کچھ خیال میں نہ لایا ہنگ کے طرح  
 بیسے فوج میں گھس کر محفوظ قشونات کو چیر کر اوسط طرف کو نکل گیا اور اپنے  
 کہہ انہو ان لوگوں کے مردانگی دیکھتا تھا جب شاہ منصور نے صفین ویران  
 دین تو میرا علم ہوا کہ بحرِ حلا کیا اوسوقت میں نے حلا کہ نیزہ لیکر اوس میں  
 لکرون میں لی نیزہ مانگا پر نیزہ دار میرا سختے جنگ کے خوف سے بہاگ  
 گیا تھا اب جو شاہ منصور میرے اوپر آیا تو دس ہزار آدمے میرے زیادہ  
 میرے پاس نہیں تھے تمام فوج برہم ہو گئے تھے اب صرف تائید الہی بر اعتماد  
 کر کے مستقل اپنے جگہ پر کھڑا ہوا شاہ منصور کو کچھ خیال میں نہ لایا یہاں تک  
 کہ شاہ منصور نزدیک آگیا اور بجکود بچتے پے پہچان کر کہنے لگا کہ ملک عظیم  
 ہے اور وہ جوان تھا سرخ سفید ڈارے سیاہ گوارا رنگ قویے بازو  
 بنے ہاتھ اور ایک بے تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے عقاب رفتار گھوڑے  
 پر سوار دو ہاتھ تلوار کے نیچے بر چھوڑے چانچہ میللا اوسکے تلوار کا سر پہ  
 خود میں لگا چونکہ اللہ تعالیٰ سرانگہبان تھا اوسکے کوشش نے کچھ فائدہ کیا  
 اوسوقت عادل اقلانیچے اپنے ڈال میرے پاس لایا اور رخا رے لیا دل  
 نے میری ساجے خوب تلوار چلائے شاہ منصور کے ایک سپاہی نے خار  
 کی ہاتھ بر تلوار مارے ہاتھ کا رے جاتا رہا اور سوا ہے ان دونوں  
 آدمیوں کے میرے پاس کر کوئے نہیں تھا میں نے جب خوب غور کیا تو یہ دیکھا  
 کہ محمد شاہ اور امان شاہ اور توکل بہادر باورچے اور محمد آزاد پرک

# توزک ذکر حضرت صاحبقران کے جنگ کا شاہ منصور سے

توزک شاہ منصور کے جنگ کا میں نے اسطور کیا کہ سپاہ موجود کو دو قول تو  
یکے ایک قول اپنے نام پر کیا اور دوسرے قول کا سردار امیرزادہ محمد سلطان  
کو کیا اور امیرزادہ پر محمد جانگیر کو مسد فوج دست رات پر معین کیا اور تیمور  
خواجہ کو امیرزادہ پر محمد کے فوج کا ہرا دل بنایا اور قول امیرزادہ محمد سلطان  
کو اپنے دست چپ پر گہرا کیا اور اس کے پشتے پر شیخ تیمور بہادر کو رکھا اور  
امیرزادہ شاہ رخ کو اپنے قول میں رکھا جب توزک فوج کا اسطور ہوا تو  
امیر عثمان کو قراول کر کے آگے روانہ کیا اور میں غنایت الہی سے تکیہ کرتے  
روانہ ہوا امیر عثمان جو آگے قراولے پر گیا تھا اسکو قراول شاہ منصور  
کے نظر آئے امیر عثمان کو بہادر ایک گڑھے میں چپ گیا یہاں تک کہ اس کے  
قراول بغاقل ہو کر گزر گئے پھر عثمان اور صائے تیمور اور اوس تموک  
اور مولے اور قرا محمد اور بہرام سیوریہ کین گاہ سے نکل کر اون پر چلا اور  
ہوئے بہرام سیوریہ تلوار لیکر غنیم کے قراولوں پر پہنچا اور ان میں سے  
ایک شخص کو زخمی کر کے زندہ پکڑ کر حضور میں لایا میں نے احوال شاہ منصور  
کا اس سے دریافت کیا کہا کہ شاہ منصور معافواج باغستان میں امیر کا  
منتظر ہے اور کھن سر پر باندہ کرنا مٹھان لیا ہی میں نے کہا یہ خوب شکون ہے  
کرنے سے پہلے اپنی موت کے خال کی ہی بہرین سوار ہوا جب باغ اور دشت  
شیراز کے نظر آئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ فوج دشمن کے چار ہزار سوار  
ہونگے باغستان میں صف باندھے ہوئے کھڑے ہی اور شاہ منصور تمام فوج

نیمبر ہجری

اور لوگوں کے دل میں طبع کرتا ہے جب جنگوں میں باقی رہا تو سب کو اور سب سے بہتر  
اور وقت لشکر کے عورتیں اس قلعہ کے بہت کھار کر لائیں جنگوں میں پر حرم آیا  
سب کو چھوڑ دیا اور ایک سوار ہو کر قلعہ کا کھار کر دیا جو کھار دیا وہ وہاں  
تسہرے ایسے قلعہ کے جو برسوں میں ہی منصور نہیں جیتے تو فوق العالی تھے میرے چچے  
تو میرے دن گیا روین تاریخ سوار ہو کر موضع تو شہان میں آیا اور افسانہ  
کہ جو وقت قلعہ کشائے کی سب سے پہلے بہار کے چوٹے پر چر گیا تھا رات میں  
یہ سہلند کیا اور زرقا و خضیں آتش اور سپاہ اور شہر اور خیمہ اٹھائیں  
اور سکو دیا کہ جمع کرتا ہوا تھک گیا کیونکہ وہ سپاہیے ایک چہ تھا پراکھنے دن  
زرا و خضیں کا مالک ہو کر برابر امرا و کلاں کے ہو گیا اور میں اس منزل سے  
صمد روانہ ہوا اور ورہ دیوان سے گزر کر موضع سر مردان میں آیا  
جمعرات کے دن سوار ہو کر بحر جبرقی میں آیا جمعہ کے دن چودھویں جہاد اول  
کو جویم میں شکر گاہ گیا چونکہ شیراز کے قریب آگیا تھا تو شاہ منصور کا احوال  
میں نے دریافت کیا حاضران مجلس نے اپنے اپنے عقل کے موافق بیان کیا  
کہ تعین ہے کہ اسکو بہ طاقت نہیں کہ امیر کے مقابل ہو سکے اغلب کہ ہا  
گیا ہوگا اور سموع یہ ہے کہ منتظر ایک واقعہ خبر کا ہے بعد فتح قلعہ مفید  
کے امیر کا شیراز کو آنا جیتے ہیں ہاگ جا سکا یہ کلام شکر میں اول حال  
میں شاہ منصور کو خیال میں نہ لایا یہ ارادہ کیا کہ جا کر شیراز میں داخل  
ہو جائوں لیکن پر یہ دامن آیا کہ دشمن اگرچہ ضعیف ہو وے پر عقین نہ  
سمجھا جائے کہ سعدی علی رحمۃ نے فرمایا ہے دشمن متوان حقیر ہمارے شہر  
توزنک اور ار استگے یہ جانا چاہئے

## توزک

میرزا فوج امیرزادہ محمد سلطان کے قلعہ کے دروازہ پر پہنچی علم اوس جماعت کا جو  
 دروازہ پر پہنچی لیکر اداں پر چلے گیا اور جب وہ مخالف قلعہ میں گھسی تو بہادر  
 بیگ اور لکھنویاں قلعہ پر چڑھا دیئے اور علم دیواروں پر کھڑے  
 کر دیئے اور قلعہ فتح کر لیا اور لشکریوں نے ہجوم کر کے قلعہ میں قتل اور غارت کرنا  
 شروع کیا اور محمد ازاد سعادت کو توال کو حضور میں پکڑ لائے اور سعادت  
 تحسین کے پائی اور میں نے واسطے قتل سعادت یسعادت کے حکم کیا اور سلطان  
 زین العابدین جسکو منصور نے اندھا کر کے اس قلعہ میں قید کر رکھا تھا حضور  
 میں لائے میں نے سلطان زین العابدین کو عذرت سے تسلی دیکر خوش کیا کہ  
 انشا اللہ تعالیٰ میں تیرا بدلا منصور ظالم سے لے دوں گا اور اوسکو میں نے چہال  
 سے لگایا سلطان زین العابدین نے بخود چار کھڑکے بنا ہے پہلے یہ کہ میں ہی ظالم ہوں  
 کہ امیر عادل سے پہرے ظالم کے پناہ میں گیا دو برس پہلے کہ میں مرحوم ہوں کہ سلطنت  
 کے مرتبہ سے مذلت میں آگیا تیسرے پہلے کہ عاجز ہوں کہ روٹنا سے چشم سے نا اہد  
 کہ چشم امیر سیاہ ہو گئے چوتھی پہلے کہ سختی عقاب کا بھی ہوں اور سختی خیرات  
 زانیہ چلو اوسکے باتوں سے نہایت تاثیر ہوئے پہلے کہنا کہ میرا باپ شاہ شجاع  
 بادشاہ تھا کہ تاتاریاں اقارب کا العقارب یعنی رشتہ دار مثال چھوٹے اپنے  
 زانیہ کو کاٹتے ہیں اور جو میرا باپ کہا کرتا تھا منور واقع ہوا اور چلو یہ حد  
 کے بتے کہ اگر سلطنت چلو لجاوے تو خطا دار اور بخلا پر رحم کرنا اور اگر  
 سلطنت سے محروم رہ جائے تو امیر عادل اور سخی کے سپاہ میں رہنا کیونکہ سلطان  
 عادل سپاہی ہوتا ہے سب چیز اور سب آدمیوں پر اپنا سایہ کرتا ہی اور  
 سلطان بخیل سے الگ رہنا کہ وہ حامد ہوتا ہے اور زروال نعمت چاہتا ہے



ریوڑ بکریاں ہمیشہ بہت جیسے اوستھیں رہتے تھیں غرض کہ سوا سے اقبال بلند یکے ۵۰  
 دمان کیسی کا قابو نہیں تھا جب میں قلعہ کے نیچے پہنچا تو کے خاص لوگ ساتھ لیکر  
 واسطی لہلا حلقہ قلعہ کیے اور راہ در آمد برآبر کے بہار کے اوپر چڑھا آخر میں فی جو  
 غور سے دیکھ کر تارے افواج کو حکم کیا کہ باوا از بلند تقارہ وغیرہ ساز بجا کر  
 بہار کے اوپر گر دقلہ کے منزل کروا دربار گاہ اور سراپردہ بہار کی اوپر  
 قائم کیے اور فرمایا کہ امرار نے سوا اپنے قشونات اور تومانات کے واسطی  
 تسخیر قلعہ کی ہمت کیے اور امیر زادہ محمد سلطان اور امیر زادہ پیر محمد کو  
 دست رست پر تعین کیا اور امیر زادہ شاہ رخ کو کہا کہ دست چپ پر جنگ  
 شروع کروا اور جیج بہادر سیاہ ہو کر قلعہ کے دیوار سے چاہئے اور نہایت  
 بردانگی کے اس دن صبح سے شام تک جنگ رہے رات کو میں نے حکم دیا  
 کہ تمام لشکرے خیموں میں اگر آرام کریں اور رات کو چوکس رہیں جب صبح ہوئے  
 تو حسب الحکم امرار اور لشکریوں نے سابق دستور واسطی تسخیر قلعہ کے گوش  
 کے ساز اور تقارہ کلان بجائیے اور جنگ شروع ہوئے اور زمین ہر طرف  
 جا کر سیاہ کو دلاور سے دیتا تھا اور تحسین کرتا اور اہل قلعہ بے لڑائیے  
 میں تیرا اور جنگ سے کوتاہی نہیں کرتے تھے اور جو انسی مکن تھا سو کرتے  
 تھے اس وعدہ میں افسر غنائیے بہادر پیر ایکو تمیز نوکر شیخ محمد کا ایک بلند پہا  
 پر جو قلعہ کے سامنے تھا جا چڑھا اور باوا از بلند بکرا اور درو دیہڑ کر  
 نہایت پردے سے تیر اندازی سے کرنیکا اہل قلعہ نے افسر غا کو دیکھا اونچی  
 گان میں اوس بلند سے پر کوئے نہیں جاسکتا تھا اسلئے قلعہ دار کے دلین  
 وہم پیدا ہوا اور مردانگی تمام جاتے رہی حیران ہو کر ہاتھ جنگ سے باز کیا

## توزک

منہ اتانک سراا خور برزک کے حاکم نے آکر ملازمت کے اور پیشکش لائق نذر کے  
 میں نے اسکو تسلیم دیکر ساتھ لیلیا اور اوسپی دن دریا سی رامہر رکھاتر  
 کر ڈیرا کیا اتوار کے دن کوچ کر کے دریا و تھے پر آیا میرے دن موضع خاٹرا  
 یہ اتنا کر کے صحرانمرہ میں پہنچا شگل کے دن دریا و ارغون کو اتر کر پہا  
 میں لشکر گاہ کیا بدہ کے دن آب شیرین اتر کر صحرانمرہ میں خیر کیا جسوات  
 کے دن موضع کچ موس سے گذر کر اب خان پندک میں منزل گاہ بنوئے اور جمعہ  
 کے دن جولاب میں مقام کیا اور ہفتہ کے دن پشت سے گذر کر دریا شعلے  
 عبور کر کے موضع مال امیر میں لشکر گاہ کیا اتوار کے دن دریا و خادوان سے  
 اتر کر موضع مال امیر میں لے یہ پوچھا کہ سفید قلعہ کدہ ہے یہ ہمال معلوم  
 کر کے قلعہ سفید کے طرف غرم کر کے صحرانوسحال میں نازل ہوا

## ذکر قلعہ سفید کے تسخیر کا

پیر کے دن دسویں ماہ جادالاول کو یوسحان سے گذر کر قلعہ سفید کے نزدیک  
 آیا سے سعادت نہایت بدبخت شاہ منصور کی طرف سے ومان کا داروغہ تھا  
 اور نے سنامان جنگ و اسباب قلعہ دار سے کا خوب تیار کر کے قلعہ کو مستحکم  
 کیا تھا اور یہ قلعہ ایسا مضبوط تھا کہ اس کے تسخیر کیسے خیال میں نہیں آتی تھی  
 ایک بلند پہاڑ کے اوپر بنایا تھا ایک رستہ کے سوا اور راہ ہی نہیں تھا  
 خانجہ اگر یاخچہ آدمی رستہ روکے پہاڑ سے جاوے تو ممکن نہیں کہ فکر  
 عالم کے ادھ کے گرد آسکین اور کوئے تدبیر قلعہ میرے کی سرنگ بنجیق  
 سلاط کو چ نہیں سکے تھی اور نہ کوئے یور شر کر سکتا تھا اور اذوقہ  
 اہل قلعہ کا موجود تھا اور زراعت ہوتی تھی اور چشمن پائے کی جاکھے

تیمور سے

خردزمین میں انفریقین جنگ عظیم واقع ہوئے آخر فتح شاہ منصور کے ہوئے اور وہ سب بھاگ کر اپنے اپنے مکان کو چلا گئے اور اسی سال کے ایام بہار میں شاہ منصور نے پہراصفہان پر لشکر کشی کر کے خواجہ عضد الدین کو کرستان سے بلایا عضد الدین کے آتی ہے لوگ اصفہان کے شاہ منصور کے خدمت میں آکر اوسکو شہر میں لے گئے اور زمین اعیانہ شہر میں سے نکل بھاگے اور اے دربار اور شہر یار میں اوسکو مومسے جو کارنامے کی پکڑ کر شاہ منصور کے پاس پہرا شاہ منصور نے ترت سلاخی اوسکے انگوٹھیں پہرا کراندا کر دیا اور آپ نے بچے بھائی شاہ بچے پر لشکر لیکر نزد گوروانہ پہرا آخر الامرا و سیکے اماکہ شاہ بچے کے پاس زمین تہی شہر سے نکل کر بیٹے کے پاس آئے اور شاہ منصور کو سمجھا کہ تیرے وہ بھائی تو فارس اور عراق تک جو دیکر نزد زمین آ رہے اگر یہ مقام ہی بیرون کر کے اونسے تو لیتا ہے تو میں اپنا دو دھنیں معاف کرونگے شاہ منصور اپنے اماکی کہنی سے شیراز کو چلا آیا اب شاہ منصور کے قہر سے سنگرمیری دہلیں یہ آیا کہ شیراز جا کر اوسکو سزا دیئے

## دکمر شیراز کے سامان جنگ کا

تو زک شیراز کے یورش کا اسطور کیا کہ خواجہ سعد شیرازی کو میں نے لشکر کے حکومت پر مقرر کیا اور سوچک بہادر کو واسطے طلب امیر زادہ عمر شیخ کے جو پڑہ کو بھیجا کہ شیراز میں ہے آگیا اور میں آپ خیراز کو بھیجا کہ دو دن سترائیکون رمیع الاخر کو شکر سات سو چانوین میں دریا لشکر کو عبور کیا اور سترائیکون تاسیخ دن جمعہ کے دریا دشور خان کندہ پر منزل کے اور شکر کے دن غرہ جاوالا اول کو موضع راہرزمین مقام کیا اس منزل میں

## توزک

۴۴ یہ ابرقوہ میں لاکر اپنے خاص محل میں اوتار اٹھا بیٹھے کہ خیمہ مدت ابرقوہ میں رہا وہاں  
 کے لوگ دستے رجوع ہوئے مفسدون کے اغوا سے غدر کر کے پہلوان مہذب  
 کو قتل کیا اور ابرقوہ محمد قورچے اپنے امیر کو سپرد کر کے یزد کو مراجعت کے  
 شاہ منصور یہ خبر سننے پر لشکر لیکر ابرقوہ پر پہنچا اور پہلے حملہ میں شہر لیلیا اور  
 محمد قورچے نے قلعہ بند کر لیا اور سوقت شاہ منصور نے ایک فوج قلعہ ابرقوہ کے  
 محاصرہ پر چھوڑ دی اور آپ یزد کو متوجہ ہوا شاہ بیٹھے فی یہ خبر سننے پر محمد قورچے  
 کو لکھا کہ اگر شاہ منصور یہ شرط کہ یزد پر یورش نہ کرے مان لیوے تو قلعہ ابرقوہ  
 کا شاہ منصور کے فوج کی حوالہ کر دو محمد قورچے اس شرط پر قلعہ شاہ منصور کے  
 حوالہ کیا شاہ منصور نے یہ رستہ مراجعت کر کے اصفہان کو چلا گیا وہاں حرا  
 کے اور کیتی حرا کر شیراز کو چلا گیا اگلے سال پر لشکر لیکر اصفہان پر آیا اور رزما  
 اور ملک دیران کر کے ہٹ گیا جب سلطان زین العابدین شاہ منصور کے ماتھے  
 سے تنگ ہو گیا تو خط فریاد کا آل مظفر کو لکھ کر مدد مانگے سلطان احمد کرمان  
 سے اور سلطان ابوالفتح سرخان سے اپنا اپنا لشکر لیکر واسطے امداد زین العابدین  
 کے اصفہان میں آئے اور شاہ بیٹھے اگرچہ ظاہر میں وعدہ موافقت کا کیا  
 لیکن یزد سے آکر مٹھرا اور ننگ گنگا سلطان زین العابدین سے اعوان و  
 زمستان میں سہ ماہ منصور کے ملک پر لشکر لیا کر خرابے ملک میں مشغول ہوا  
 اور کرمان کے سر زمین میں خرابے کر کے کر میر کے طرف چلے  
 ذکر شاہ منصور اور سلطان زین العابدین  
 کے ٹرائے کا

شاہ منصور پر اپنا لشکر ارستہ کر کے اونکے مدافعت کو نکلا اور موضع

نیمہ زسے

شیراز پر آیا اور مساوات اور رئیس شیراز کے شاہ منصور کے متفق ہو گئے  
نہایت کے کو اسکے خبر ہوئے لیکن وہ برس پر خاشا بنیں تھا شاہ شجاع کے  
یوان میں تھا تب میان تک کہ منصور سلم دروازہ کے طرف میں شہر میں  
یوان کے نزدیک آگیا شاہ کے یہ خبر سننے سے سوار ہو کر مساوات دروازہ  
میں راہ سے نرو کو چلا گیا اور شاہ منصور نے شاہ شجاع کے ایوان میں جا کر  
کیا اور کہا اے کی تعجب پر کسی کو نہ پہنچا بلے جنگ و جدل شیراز کے سلطنت  
اور سکوسیر آگئے پہر لشکر جن کر کے قلعہ در بند کا سنو گیا اور قلعہ سر میں اور  
قلعہ مروست کر ہی سما سرہ کیا پر مفتوح کیا اور اس قلعہ کے طرف گیا مگر  
خراسانی اس میں سے ملاقات کے از رنہ اطاعت شاہ منصور نے اس پر  
قہر کا سما سرہ مناسب بنانا اور شیراز کو چلا گیا سلطان زین العابدین  
لشکر مرتب کر کے افغانستان میں شیراز کو متوجہ ہوا اس امید پر کہ اس وقت شاہ  
منصور کے پروردہ شاہ شجاع کے ہیں وہ اب میرے طرف آ جاؤ گئے شاہ  
منصور نے یہ خبر سن کر سو سپاہ زین العابدین کے مقابلہ پر شیراز سے آیا اور  
قلعہ اصطخر کے پاس مل پر دو نو لشکر مقابل ہو گئے اور زین العابدین کے  
وہ تمنا پور سے پہنچے شاہ منصور کا لشکر پیش دیتے کر کے دریا کو اتر  
کر جنگ کر نیلکا زین العابدین کے لشکر کو شکست ہو گئے لاچار افغانستان  
کو چلا آیا اور شاہ منصور شیراز کو لگیا مہذب خراسان نے اپنے بلحاظ قہر شاہ  
منصور کے یہ ارادہ کیا کہ شاہ کے بیٹے متفق ہو جاوے شاہ یحییٰ اور  
دو نوین سرحد نیز دیکے کو ہستان میں جو اس قلعہ کے نزدیک ہے متوجہ  
پہر تاہنا مہذب اپنی صداقت دے دے شاہ کے پاس گیا اور اس کو اطلاع دے

## توزک

۴۷۰ احمد شیر شاہ مجھے کو دی تھی اور حکومت کرمان کے سلطان احمد برادر شاہ شجاع کے لئے مقرر کے تھی اور ریاست سرخان کے سلطان ابو اسحق بنبرہ شاہ شجاع کو مغوض کے تھی اور پہلوان بہذب خراسانے حاکم ابرقوہ کو کمرہ احمد شاہ شجاع کا تھا اور مدت تک اوسنے وان کی حکومت حسین سلوک کے یہی کی تھی اور جب مین اوس طرف کو آیا تو اگر لازم کے اور اہل اوس دیا رہنے اور اوس طرف یہ اپنے رضا مندی کے ظاہر کے اسلئے اوسکو ابرقوہ کے حکومت پر رکھا تھا جب مین فارس سے سر قند کو چلا تو ۹۷۹ء سات سو نوے ہجری میں اور اب سات سو پچانوین مین اس پانچ برس کی عرصہ مین عراق اور فارس مین میرے بھی بہت خرچ خرچ پیش آئے ایک یہ کہ شاہ منصور نے سلطان زین العابدین کو قید کر کے چار کوس شتر سے قلعہ گردگر دین جسکو قلعہ سلاسل مشہور کرتے مین محفوظ رکھا زین العابدین مدت کے بعد احمد شاہ ترمشاہ سے اور محمود شاہ اپنے خویش کی امداد سے جو گجہان زین العابدین کے ہتھے قیدی چھوڑا پھر متفق ہو کر در دجر کو چلے آئے اتفاقاً مظفر کا شہ حاکم اصفہان کا کہ مامون زین العابدین کا تھا اور مین نے اوسکو قید کیا تھا وہ بھی قید سے ہمراہ نگہبانوں کے بہاگاہا آشنا و براہ مین زین العابدین سے مل گیا جب ان دونوں ملک اغرا الدین کی ملک در دجر مین پناہ پکڑے اور ملک اغرا الدین کا اتفاق سے اصفہان پر آئے سلطان محمود شیر شاہ مجھے کا خوف کا مارا مظفر کے قلعہ مین چلا گیا ایک ہفتے کے بعد کہ شہر زین العابدین کے قبضہ مین رہا سلطان محمود شیر شاہ مجھے سے متفق ہو کر قلعہ سے نکل کر نیر و کو گیا اور اصفہان سے اتفاقاً سلطان زین العابدین کے تعرف مین آیا شاہ منصور پر پھر شکر جمع کر کے

داسطے ترک تازی کے روانہ کیا امرا و بہادر حسب الحکم جلد تر او س نواسے کی اجازت  
 اور اوسات پر چڑھ گئے اور غنیمت شیار گھوڑے اونٹ بکریاں لے آئے ہیں  
 وہ سب پاہ تقسیم کر دیا اور بدہ کے دن بیون ربیع الاخر کو روانہ ہوا اور  
 دریا سے حار داک کو اتر کر نخلستان میں باہر شہر شتر کے مقام کیا امیر زادہ  
 محمد سلطان اور امیر زادہ پیر محمد جو بند بائے قانون میں گردان گردستان کے  
 استیصال میں مصروف تھے اوس نواسے کو مفد و ن یہ پاک اور ومان کا  
 انتظام کر کے حضور میں آئے تھی سو وہ اس منزل میں آگئے اور جن و فون کہ میں  
 نے پہلے مرتبہ اگر فارس اور عراق کو مسخر کیا تھا تو زین العابدین بیٹا شاہ  
 شجاع کا ہمارے خوف میں یہاں کر شتر میں اپنے حجرے بہا شہر شاہ منصور  
 کے پاس جو برا در خور و شاہ یحییٰ کا اور شاہ شجاع کی طرف سے حاکم شتر  
 کا تھا چلا گیا شاہ منصور نے بیرونے میرا و سکو قید کر لیا چونکہ آل مظفر اور  
 منصور کے خصوصاً شاہ شجاع ہم سے نہایت اخلاص رکھتا تھا اوسکے مرے  
 کے بعد جیسے کہ وہ سلطان زین اپنی بیٹے اور تمام برادرے کو سفار شتر کر گیا  
 تھا میرا ارادہ کہ اوبنے رعایت احوال اپنے ذمہ پر سمجھ کر اون پر نہایت  
 عطوفت کروں لیکن چونکہ زین العابدین اپنے بیوقوفی سے درد و غم سے  
 بہاگ کر اوس بلا میں مبتلا ہوا اور شاہ یحییٰ برا در شاہ شجاع کا مدد  
 سلطان احمد اپنے بیٹے اور سلطان ابوالاسحق بنیرہ شاہ شجاع کے عقل  
 دور میں کی رہ نائے یہ ملازمت میں آکر مطیع ہوئے میں نے تلخے اونکی  
 اخلاص کے اسطور کے کہ حکومت شیرازی کے شاہ یحییٰ کو دے تھی اور  
 حکومت یزد کے بھی بدستور بحال رکھی اور حکومت اصفہان کے سلطان

## توزک

۴۶۸ بیان کے ایک نے یہ کہا کہ سات اسمان ابا علوی اور چار عناصر مہات سفلی  
 استخراج سے یہ عدد پزیر ہوتا ہے کیونکہ چار کو سات میں ضرب کر نیسے اٹھائیس  
 دوسرے نے یہ کہا کہ منازل قمر کے جو آیت والتمز قد رناہ منازل سے ثابت ہیں  
 سے زیادہ نہیں ہیں اسلی اٹھائیس اختیار کئے ہوئے تیسرے نے یہ کہا کہ حروف کلام  
 مجید کے جن پر قرآن شریف منزل ہوا ہے اٹھائیس میں اسلی اٹھائیس اختیار کیا ہے  
 ایک اور نے کہا کہ آیت ولقد آتیناک سبحان الثانی سے ہی اس عدد پر دلالت  
 کرتے ہے کہ سات کو دو دو بار لے سے اٹھائیس ہوتے ہیں ایک اور نے یہ کہا  
 کہ سفر میں گیارہ رکعت فرض میں اور حضر میں سترہ یہ دونوں ملکر اٹھائیس ہوتے  
 ہیں اس نہایت سے اٹھائیس اختیار کیا ہوگا محکو علاو کے اس گفتگو سے شک فیکل ہو  
 جب میں ذر قول میں داخل ہوا تو سفیر شمس الدین کا بارگاہ میں حاضر ہوا اور سنیل  
 گو من چاندے کی پیشکش لایا میں نے اسکو نوازش شاہی سے سربلند کیا اور  
 یہ حکم دیا کہ اس شہر میں جتنے گھوڑے اونٹ ہوں وہ سب کا زمین ضبط کرو  
**نذر کہ شہر شتر کے تسخیر کا**

ظہر کے وقت ذر قول سے شتر کے طرف میں نے عزم کیا تھوڑا راہ چلکر ایک  
 پشت نہایت سبز میری نظر پڑا محکو وہ پسند آیا اور شتر پر جا کر اتر ا اور گھوڑے  
 سواری میں جو حاضر تھے اس سبزہ میں چرائی کی ٹی چھوڑا دیے اور اہل  
 شب و ناسی سوار ہو کر مجھ شتر میں پہنچا اور علی اور اسفندیار دارو  
 اور کو تو ال جو دایکے محافظت پر شاہ منصور کی طرف سے رہتے تھے میرا  
 آنا سنکر قلعہ خایے کرتے ہے بہاگ گئے تھے شہر کے آکا بر استقبال کی ٹی  
 آکر مطلع ہو گئے اور اوسہی دن میں یہ افواج قاہرہ کو اطراٹ بجانب کو



نشان نہ پایا تو اہل کوہستان اور اس کو اسے کو مطلع کر کے اور اسے  
 لیکر دریا زراں کے منزل میں آکر ملازمت کے اور امیر زادہ میران  
 اس کو واسطے انتظام اسباب کے شہر یار میں چھوڑ آیا تھا عراقی پرتا خ  
 کا نشان تک چلا گیا حاکم کا نشان کا جو شاہ منصور کے طرف سے ایک  
 تھا امیر زادہ میران شاہ کے خوف کا مارا خراسان سے بھاگ کر شاہ  
 کے پاس چلا گیا تھا اب جو میران شاہ وہاں پہنچا تو حاکم کو سوا یہ اطلاع  
 کہ نہ بنا یا ہر آکر ملازمت کے اور تھیں دیئے اور جان بچا کر ہراہ رکھا  
 ہوا امیر زادہ میران شاہ بسلاست اپنے مکان کو چلا آیا  
 تو گھر جو خیمہ اور درختوں کے قریب تھا  
 اور وقت میں نے امیر زادہ عمر شیخ کو مدد فوج دست رست پر روانہ کیا  
 تاکہ اس طرف کے باشندوں پر قابو کرے جب یہ امیر زادہ جو تیرہ میں پہنچا  
 تو اسلام نایب جو شاہ منصور کے طرف سے داتا گداروغہ تھا بھاگ گیا امیر  
 زادہ عمر شیخ جو خیمہ کا انتظام کر گیا اور اس حال عرض کر بھاگا اور میں جو خیمہ  
 کی طرف سے بخاطر جمع سوار ہو کر چاشت کے وقت پہلے اس کے مشہدات  
 قول میں داخل ہوا اور یہ پہل دریا سے زراں کا نہایت عالی تھا بڑی زمین  
 دس پہل کی اٹھائیس تین سائور ذوالاکناف کا بنایا ہوا تھا اور درمیان  
 ایک دو محراب کلان کے ایک ایک محراب چھوٹے بنائے تھے کل محراب  
 کے بڑے چھ تین تین تین کے ایسے مضبوط بنے ہوئے تھے مدت دراز  
 اس کے بنیاد بنست نہیں ہوئے تھے اور ہونگے جب میں نے یہ پوچھا  
 اس کے در کیوں بنائے ہیں تو علماء حاضرین مجلس نے جد سے جدی وجہ

## توزک ذکر شتوار اور قلعہ کیموان کی فتح کا

قلعہ شتوار کو جو آوہ کے حوالہ میں تھا جا کر محاصرہ کیا پہلے حملہ میں مجرم کر کے قلعہ کو فتح کر لیا اور محمد تھے قلعہ دار کو پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ قلعہ سے بخاطر جمع روانہ ہو کر اگلے دن مردان میں آیا مسطغر نامے کو تو وال مردان کا جو محمد تھے کیمطرف سے تھا عبرت پذیر ہو کر واسطے استقبال کے آیا اور ملاوٹ کر کے جان و مال سے آمان پایا امیر زادہ مردان سے کرہ رو میں آیا اسغذیا حاکم کرہ رو دکار بنہوئے طابع سی امیر زادہ کے پاس شیکش لائق لایا امیر زادہ عمر شیخ نے اسغذیا کو یہی ہمارے پاس بھیجا اور میں جمعہ کے دن غرہ ربیع الاول کو قصبہ ازدرجہ میں داخل ہوا امیر زادہ عمر شیخ ہے اسس منزل میں آ ملا اور اپنے سوار چال بن پٹرا میں نے سیف الدین قلداس کو ازدرجہ کی کوتوالی پر تعین کیا اور نہادند کے حکومت پر شکائٹل کو مقرر کیا اور میں سوار ہو کر تیسرے دن خرم آباد میں آیا ملک اغزا الدین خوف مارا قلعہ چھوڑ کر ہٹا گیا اگلے دن میں نے ایک برادر کو واسطے قصبہ قلعہ کے مامور کیا اور امیر زادہ عمر شیخ کو ملک اغزا الدین کے تعاقب پر تعین کیا تاکہ اسکو جلد جا پکڑے اور فوج واسطے تاخت اوسکے الوصات کے تعین کے اور میں بہرگز کیمطرف روانہ ہوا چونکہ اوسکو کوستان میں حیرا اور لوٹریے قوم کر کے بہت رہتے تھے تو ہر ایک منزل میں واسطے احتیاط کے فوج کین گاہ پر مٹھاتا تھا جو چاہتا تھا آتا سوارا جاتا تھا پندرہویں دن میں نے قصبہ ازدرجہ سے درمازل کے پل پر چڑھ کر امیر زادہ عمر شیخ کو جو میں نے واسطے تعاقب اغزا الدین کے بھیجا تھا وہ قلعہ منکرہ تک جا کر تمام کوستان میں پہلا پارچہ اغزا الدین کا



## توزک

۴۴ کر لیا ہر فردین میں داروغہ بیٹھا کہ سلطانیہ کو متوجہ ہوئے اچکے جو سلطانہ  
 کا حاکم برگیا تھا ارتق شاہ اوسکا نوکرا و سیکے جگہ حاکم ہو گیا تھا جب یہ لشکر  
 زرادون کا نزدیک آیا تو وہ بہاگ گیا اور امیر زرادون نے شہر اور قلعہ  
 مسخر کر کے ضبط کیا اور وہ داروغہ چوڑ کر بغداد کے طرف متوجہ ہوئے  
 اور حقیقت حال عرض کر سہجے جب یہ عرض میرے پاس آئے اب سہی وقت  
 میں نے اوسکو یہ فرمان لکھا کہ جیال کے رستے سے جانا اور یہ فرمان آو  
 پاس کردستان میں پہنچا وہ حسب الحکم مراجعت کر کے سنور کے قلعہ میں آگئی اور  
 زراعت اوس سزین کی پیرا نے اور ملک کو غارت کر کے کوچ کیا پاتے  
 تہی کہ میرا دوسرا فرمان بابت مالک کردستان ہے امیر زرادون نے پاس  
 صبح کے وقت پہنچا اس مضمون کا کہ پہلوان اوس ملک نیگے آکر اطاعت  
 سے خراج دنیا قبول کریں تو نوازش بادشاہ میرے امیدوار کرنا اور انکا  
 دینا اور اگر نافرمانی کریں تو قتل و غارت میں تصور نہ کرنا اور اوس ملک  
 کو مفسدون کے وجود سے پاک کر دینا امیر زادہ حسب ایما کردستان  
 کو متوجہ ہوئے جب وہ جیال اور کوہ بے سنون میں آئے تو سونجک بہادر  
 اور تیمور خواجا اور سب بہادر کو مدد فوج گران واسطے تاخت گردان  
 کے تعین کیا اور امیر زادے در بند تاشے خائون کے طرف روانہ ہوئے  
 جب وہ حوالے در بند میں جا کر اترے تو ایک سردار اوس نواحے کا ازار  
 بنہادی کی اور سرداروں سے منافق ہو کر امیر زرادون کے خدمت میں  
 حاضر ہوا اور اطاعت اور دولت خواہی سے یہ عرض کیا کہ میں اس  
 کوہستان کی سزین اور رستوں سے خوب واقف ہوں اگر محکوم براہ

## دو کبر مملکت فارس کے تیسریں کا

اب میں نے سلطان جنگ فارس اور عراق کا کیا تاکہ جن لوگوں نے میرے غیبت میں خلعت کو ستایا اور نافرمانی کی ہے اور کو مسترا دون اور وہی وقت امیرزادہ محمد سلطان اور امیرزادہ پیر محمد کو مع لشکر کران ہراول بنا کر آگے روانہ کیا اور شیخ علی بہادر اور سونچک بہادر اور تیمور خواجہ پیر افیو غا اور شیر بہادر وغیرہ سرداران فتنوںات کو اونکے ساتھ کر دیئے اور تونزک جنگ فارس اور عراق کا مسطور کیا کہ جب اس لشکر کو روانہ کیا تو جانہریہ تمام لشکر کے لیکر دس دس جوانوں پیچھے تین تین سپاہیے مردانہ کار آزمودہ چھاٹ کر اپنے ساتھ رکھنے لگے اور یہ بٹھرایا کہ سامان بھیجیہ مع تمام لشکر آہستہ آہستہ چلا آئیے اور امیر جہان شاہ اور امیر یادگار برلاس اور امیر شمس الدین اور حاجی محمود شاہ اور امیر اوج قمر کو واسطیے میں فقط اسباب کے معین کیا اور سراسرے ملک خانم اور تو مان اغا کو اسباب کے ساتھ چھوڑا اور تھپا اغا اور در سلطان اغا کو اپنے ساتھ لیا اور امیرزادہ شاہ رخ محمود لشکر کے دوسرا ہراول آگے روانہ کیا اور آپ چوبیسویں ماہ صفر کو روانہ ہوا اور صحرا و یلاق و سلسی بڑھ کر دامنان اور شمشانی درسی کی رستہ سے موضع شہر یار میں نازل ہو کر تمام لشکر کو انعام دیا اور امیرزادہ محمد سلطان اور امیرزادہ پیر محمد مع لشکر ہراول فرودین تک جانچے خواجہ شیخ شہنشاہ حاکم فرودین نے جب شروع کیے پہلے ہی حرمین دستگیر ہوا امیرزادہ و نئی اوس کی مشکین باندہ کو حضور میں بھیجا اور شہر اور قلعہ کا کھنڈر

## توزک

۴۶۲ مبارک باد دے اور قاصد جو واسطے طلب اہل عیال کے سر قند کو روانہ  
کئے تھے اور نہونے اٹھارویں ماہ ذالحجہ سال گذشتہ کو سر قند من فتح نامیے پہنچا  
روان شادیانہ بجایا اور محفل خشن مرتب کر کے اس قدر خیرات محتاجوں کو دی  
کہ غلے ہو گئے اور اہل و عیال جو بیسویں ماہ ذالحجہ کو سر قند سے روانہ ہو کر  
موضع نونک میں آئی اگلے دن نسب برف اور باران کی موضع شادیانہ میں  
مقام کیا جب برف باریان ہو ٹوٹا تو شادیانہ میں سے کوچ کر کے دمشق میں  
آئے اور دانیسہ تیسرے دن قرش میں پہنچے من لی دوسرا فرمان تاکید طلب کا  
روانہ کیا کہ بابر سردار سے چوڑ کر جلد چلے آو قاصدوں نے وہ فرمان  
قرش میں پہنچایا جو کہ اس عرصہ میں امیر زادہ شاہ رخ کے انکھیں دیکھنی لگیں تھیں  
اسلئے آہستہ آہستہ آتے تھے پیر کے دن سو لوہن محرم کو دریا سے انبوہ کو  
جہور کر کے بجلدیے اٹھوں دن ماغان میں آئے اور انکھیں امیر زادہ کے  
پہنچیں اچھی ہو گئی سہا ملک خانم کے یہہ عرصے آئے کہ امیر زادہ شاہ رخ نے  
پائے اور ہم سامان چوڑ کر جریدہ چلے آئے من یہہ عرصے روانہ کر کے ہی مان  
کوچ کر کے دیر ہندوان میں آئی اور شانہ روز چکر تیرہ دن کو عرصہ میں خٹان  
میں داخل ہوئے جب اویئے آنے کی بجو خبر ہوئے تو ازبک کے مشتاق آوٹے  
دیدار کا تھا اسلئے سوار ہو کر خٹان میں ملاقات کے انہونے مبارکباد فتح  
کے دیے اور بہت تار کیا اور دانیسہ سردار تمام راجت کر کے شامان  
کے محل میں آکر آتے تھے اور چند روز وہاں عیش کیا پھر میریے دہن یہہ  
آکر اتر تھانے بجو واسطے آرام کے نہیں پیدا کیا بلکہ واسطے حفاظت  
اپنے بند دینک سلطنت دیے یہے اگر چہ پان سو تار ہے تو بکریوں

## تیمور سے

اور اسکندر نے سینہ جس کے باپ افراسیاب کو سید قوام الدین کے لوگوں نے قتل کیا تھا شہزادہ ابراہیم بہت لوگ قتل کیے جب میرے خاندان سے ولایت کے لشکر میں بھیجا اور یہ سترہویں قسطنطنیہ کا بادشاہ بن گیا یہ ایک ہوو سیہ تو میں نے سید کمال الدین کو سترہویں و نوزند گشتی پر معوار کر کے خوانہ زم کو بھیجا اور اس کے دو نو غیر شہزادہ سید عبداللہ اور سید مرتضیٰ کو سترہویں گشتی کے راستے میں بھیجا اور ان کے دو نو ان کے باپوں کے راستے کے اور فتح نامی لکھا اگر تمام ملک ہوو سیہ میں رہتا تو ان کے اور سترہویں گشتی کے امیر زادہ شہزادہ باور اور امیر زادہ غیل اور امیر زادہ رستم اور امیر زادہ سلطان حسین اور سترہویں گشتی کے سلطان امیر زادہ داریاں شاہ کے لڑکے کو اور شہزادان سے سب سے اعلیٰ ملک عالم اور تو ان تمام وغیرہ اہل محرم کو اپنے پاس بلایا اور تمام کو تاکید کی کہ بچاؤ تمام دارالسلطنت سے قند کو جاویں اور اہل محرم کے ساتھ ساتھ چالیس ہزار سپاہیوں کے چوبیسویں سال بلوئے اور اسی سال میں سال ہجری شروع ہوا تھا پھر ہمارا اور اوس ولایت کے معماروں کو بلا کر حکم کیا کہ سامان ایک قلعہ کا بادشاہ ہمارے لئی تیار کریں خدرو زمین قلعہ نہایت رفیع تیار کر دیا اور داروئے ساریے کے چشمہ قارون کے لئی متحرک کیے اور اسکندر نے شہزادہ کو اہل کا حکم کر دیا چونکہ حکومت اہل کے اجداد سے سکندر شیخی کی تھی اسلئے اسلئے اوس کی باپ افراسیاب کو غدر سے مار کر اہل پر تصرف کر لیا تھا اور اسکندر شیخی ہمارے رکاب میں خدات پسندیدہ کے اسیلے اوس کو اوس کے باپ کے جگہ پر بٹھا دیا اور میں سامان کی طرف روانہ ہوا بیویوں محرم کو سامان میں جا کر اوس قلعہ کو تیار میں اترا اور اراور شکر کے

## تورنگ

تکڑی کر کے قلعہ کو متوجہ ہوا جب من قلعہ کے نزدیک آیا تو سیدون نے جنگ پرستند  
 ہو کر اٹھا شکر بارہیجا اور جنگ عظیم واقع ہوئی اور پہلے ہی حکم میں حصار بیرو  
 کے اندر گھس گئی من نے اپنی بہادر و نکو دلا ور سے دی کہ گرم گھاوا اس حصار  
 پر چلو جب تین طرف سے هجوم کیا تو حصار بیرو نے سنو ہو گیا اور مخالف بہاگ  
 کر اصل قلعہ میں گھس گئی من نے کہا کہ قلعہ کا خوب محاصرہ کرو میرے دن غرہ ماہ ذی  
 کو من بذات خود قلعہ کی طرف متوجہ ہوا اسرا نے میرا علم دیکھ کر ہر طرف سے  
 هجوم کیا اور اہل قلعہ تنگ ہو کر کانپنے لگے لاچار الا ان کہتی ہوئے قلعہ میں  
 نکل کر تلواریں گلے میں ڈالے ہوئے حضور میں آئے اور فوج فوج آکر خجل  
 ہوئے تھی من نے پہلی تو بابت غیرت اسلام کے اور نکو تہدیدا اور ترغیب کے  
 آخر لمحاظ سیادت کے اور نکو نظر عاطفت سے دیکھا اور بطور نصیحت کے مذہب  
 حق اہل سنت کے طرف ہدایت کے کہ مذہب باطل کو چھوڑ دو اور اپنے اولاد  
 کو علوم دینے سکھاؤ بعد فراغ نصیحت کے من نے یہ حکم دیا کہ اوکو سارے  
 کے قلعہ میں رکھو بعد فتح قلعہ ماہ ذی سیر کے مینا مال اسباب نقد و جنس گھوڑے  
 اونٹ میرے نذر رکھے من نے یہ تمام مال حب حال اراؤ شکر کو تقسیم کر دیا  
 اور قلعہ گر کر خاک میں ملا دیا

## ذکر ملحدوں کے قتل کا

جو لوگوں میں ہمیشہ سستا تھا کہ اس ولایت میں ملحدیت میں اور جماعت بداعت  
 قتل واجب سمجھ کر یہ حکم دیا کہ جو سید ہو ویسے وہ صاف بانے کو قتل کر  
 سیاہے اور سکو غزائیے اگر سمجھ کر سادات کو چھوڑ دیتے تھے یا بے کو قتل  
 دیتے تھے خصوصاً شیخ علی بہادر کہ جتنے خواجہ اور سکائیٹا مارا گیا تھا



## نیمو رسے

سوتیرے ماتہ سے ہو گئے سید غیاث الدین کو اس پیغام میں رخصت کیا اور  
 مجھ کو غیرت اسلام کے آئیے لشکر کو علوفہ دیکر سنوارا اور سپاہ میں نہایت  
 سابق جنگل کا کاٹنا شروع کیا اور اس جنگل گنجان کو جو دھوپ ہی زمین پر  
 نہیں پڑتے تھے کاٹ کر کیمپ پر پہلا دیا آخر میرے دن چھپوں ماہ دیکھ کر کوہ  
 قراولوں میں جنگ عظیم ہو گئی اور جتنے لشکر علی بہادر کا مارا گیا لیکن اس  
 بھی نہایت درمیان میں اکثر مخالفوں کو قتل کیا جب شام ہوئے سید کاں الدین  
 نے دربار اور ملا عابد الدین کو درگاہ میں بھیجا ان مانگا اور عجز اور زار  
 سے دعا اور شتایان کے اور تمام سادات کی طرف سے جو اس وقت میں  
 جمع تھے عفو تقصیرات سے امن طلب کیا میں نے انکو مہربانی کر کے یہ جو  
 دیا کہ انکو اس شرط پر امان ہے کہ ہر ایک سردار سادات کا اپنے اپنے  
 جیسے کو ملازمت میں بھیج دیتے تاکہ وہ خدمت میں حاضر رہا کریں اور آپ بھی  
 بخاطر جمع بساط بوسی سے مشرف ہو ورنہ اچھوٹ کو میں نے یہ پیغام دیکر رخصت  
 کر دیا وہ یہ پیغام سن کر راہ صواب سے پہر گئے اور باوازا تقارہ محبت  
 ظاہر کیے اور سوقت مجھ کو غصہ آیا اور میں نے میر شاہ اور ارغوشاہ بوردا  
 اور نادر شاہ قراکوئے اور شیخ علی امویہ کو بلا کر یہ حکم دیا کہ اپنے فوج اور  
 کشتے بان جھون کے ہمراہ رکاب میں اور آتش باز اور نفظ انداز ساتھ لیکر  
 دریا سے قلم کے کنارہ پر جاؤ اور کشتیان مخالفوں کے کپڑے کے طرف  
 سے قلعہ گریہ شروع کرو اور انہوں نے جب الحکم جھٹ پٹ جا کر کشتیان پر  
 اور اپنے قشوں کو موافقت سے اور صفیہ اور کوسرا اور کوسرا اور کوسرا  
 اور میں بیٹھا کروا سیٹے تسخیر قلعہ کے متوجہ ہوئے اور میں بھی غنائت میں

## دگر قلعہ مانانہ سیر کے تسخیر کا

وہاں جا کر یہ سنا کہ سید کمال الدین بہاگ کرمانہ سیر کے قلعہ میں سید علی  
 کے پاس چلا گیا یہ قلعہ مانانہ سیر کا اہل یہ چار کوس دریا سے قلعہ کے کنارے  
 پر واقع ہے اور یہ قلعہ بلند ہے پر بنایا ہے اور اس کے ایک طرف دریا ہے  
 اور تین طرف ایسی لپستی ہے کہ دریا سی شور کے موج اوس میں آتے ہی اور  
 ایک میل تک کیچڑ پاتے ہو جاتا ہے اور گرد اوس قلعہ کی گنجائش بن واقع ہوا  
 ہے اور گرد اوس قلعہ کے ایک اور حصہ بنایا ہے سید کمال الدین اور  
 الدین اپنا مال اسباب نقد جس جو جمع کیا تھا اور اکثر سودا گرا اپنے متاع لیکر  
 بلحاظ استحکام اوس قلعہ کے ہمراہ سادات کے چلے گئے جب میں نے سارے  
 سے کوچ کیا اور رستہ میں سی بن کاٹ کر تیسرے دن اہل میں داخل ہوا وہاں سے  
 سید غیاث الدین کو اوس کے باپ کے پاس رخصت کیا اور یہ کہہ دیا کہ  
 سید کمال الدین سے کہہ دینا کہ مجھے یہ ہنسنا ہے کہ تو نے مذہب اہل سنت کا چہرہ  
 کر مذہب باطل اختیار کیا ہے توئی سید ہو کر کسے راہ راست کو ترک کیا یہ  
 مذہب باطل چہرہ دے اور مذہب حق اہل سنت کا جسیر بادشاہ اسلام اور  
 علما و دین اور اولیاء کرام توران اور ایران کے قائم بن اختیار کر کے بواسطہ  
 اصحاب اور تابعین کے بہ راہ رستہ ہکو ملا ہے اور ہم میر و پیغمبر علیہ السلام  
 اور اصحاب الحضرۃ جد سادات کے میں جو شمع میر و یے اپنی جد کے کمرے  
 وہ اوس کے اولاد نہیں ہے اور اگر تیرے پاس اس بدعت عقیدت کی  
 کوئی دلیل ہے وہ بیان کر اب یہ بات سہیل ہے یہ جو برائے پیش اوگے

## تیمور سے

سید غیاث الدین پسر سید کمال الدین کو معین پیکش خضر میں لاکر ختم سید کمال الدین  
 داکیا کہ بعد دعا کے یہ عرض کیا ہے کہ مجھ کو مواسی اطاعت کے کوئی راہ نہیں ہے  
 بلکہ رنج و غم کی خراج قبول کرتا ہوں کہ سال بسال خزانہ خاص میں بھیجا رہا ہوں گا  
 رخصت اور سکھ امیر کا جاریہ کروں گا میں نے سید غیاث الدین کو عنایات  
 سے خوش کیا اور وہاں سے کوچ کر کے حوالے استرا با دین آیا اور وقت پر  
 شاہ پسر قہان بادشاہ کا جبکہ میں نے بعد فوت پدر کے استرا باد کے حکم  
 مقرر کر رکھا تھا استقبال کو آیا اور شکش اور تحفہ نذر کیے میں نے اسکو با  
 عت اور کر زرد کر سر بلند کیا اور او نے یہ عرض کیا کہ سید کمال اور  
 پسر دینے الدین یہ مذہب حق اہل سنت جماعت کا چوڑا کر مذہب باطل اختیار  
 لیا ہے اور ان کے ملک میں شعار اسلام کا نہ مسجد ہے اور نہ نماز جماعت  
 یہ سکر میرا دل برہم ہوا اور استرا باد سے کوچ کر کے سارے اور اہل کے  
 رون روانہ ہوا تین منزل کے بعد ایک جنگل بن درخت چار کا جھین چوہے  
 مانپ ہی نگہ کے آگے آگیا اور زمین و مانپ کے نہایت ترگارا تھا میں نے  
 لکڑیوں کو یہ حکم دیا کہ تمام سپاہ تیشہ اور تبر لیکر درخت کاٹ کر رستہ او  
 ردین اور تین جگہ سے ایسا رستہ بناوین کہ عرض ہر یک کا ایک تیر پرتاب  
 ہو ویسے تاکہ واسطے قول اور برائے تیر کے تنگ نہ ہو ویسے امر اور اہل  
 لکڑیوں کو جب حکم کاٹنا جنگل کا شروع کیا اور جو درخت کاٹتے تھے وہ  
 دھبی گاریے میں دبا کر رستہ بناتے تھے ہر روز آدھ کو س جنگل صاف  
 ہو کر رستہ تیار اور شکر کا ڈیرہ ہوتا تھا اور مٹے کوڑا اندھ ٹاٹ و مان کھا کر  
 رات تیر کرتے تھے جب اسطور جنگل صاف ہو کر رستہ بنا اور تین جگہ

## تورک

کرنے لگے طبیب ترک میرا علاج دوغ اور اشرجو اور انو بخار ایسے کرتے تھے اور  
 علاوہ یہ کہہ کر صدقہ بلا نازل اور غیر نازل کو دفع اور عمر کو دراز کرتا ہے  
 میری پاس اس وقت مجلس میں جو تھا تقد جس ملک فرشتہ تک جس پر سوتا تھا سب خیر  
 کر دیا اور اہل حرم اور امرا وینے یہی بہت ٹھنڈا تقسیم کئی صلوات اور کوثر  
 نشینوں نے میرے واسطے صحت کے دعا کی آخر حکیم مطلق نے صحت عطا فرمائی  
 پندرہ روزین شعبان کو میں نے غل کیا اور اس کا شکر بجالایا جب محکمہ شفا کا غل حاصل  
 ہوئے تو امیر زادہ محمد سلطان کو رخصت کر دیا تاکہ جا کر لشکر کا انتظام جو کنارہ  
 دریائی جیون پر چھوڑ کر آیا تھا کرے اور میں چھٹی تاریخ رمضان کے بارادہ  
 مقصود کے سوار ہوا جب میں موضع لابل محل میں آیا سراسے ملک خانم اور  
 تمام خواتین اور فرزندوں کو سمرقند کو رخصت کر کے دریا و جیون سے عبور  
 کیا اور امیر زادہ شاہ رخ کو واسطے ضبط ملکات اور انہ کے اودہ کو رخصت  
 کیا اور امیر حاجے سیف الدین کو واسطے تعلیم اور مشورہ کے ساتھ کر دیا اور  
 میں نے روانہ ہو کر بائیس زبان کے منزل میں نماز عید الفطر کے ادا کر کے چوتھے  
 حیوشان میں لشکر بے جا ملا اور میرے کئی دن پہلے امیر زادہ میر محمد اور امیر  
 محمد شکر قندز اور قیقلان کے افواج میں داخل ہوئے تھے اور اسہی منزل میں  
 خانزادہ حرم محترم امیر زادہ میر شاہ کے ہرات سے آکر دستبوس ہوئے اور  
 جشن لائق مرتب کر کے خوب بہانے کے اور شگشہ بہت فائق اور بہت کچھ تیار  
 کیا خانزادہ کو ہرات کی طرف رخصت کر کے حیوشان سے میں نے کوثر کر کے  
 میرے دن بیسویں شوال کو حدود استرا بادیں آکر دریاد جرجان پر ڈیرہ  
 کیا اس وقت سید ابوالبرکت حکو برسم رسالت ماثر ندان کو بھیجا تھا اگلی

گو گیا تو ایک نھا کے قلعہ تھا سید اوسمین رہتے تھے ایک سیر نور اسے کہ اوسکا  
 بھی نام قطب الدین حیدر اور اہل قلعہ کا سردار تھا ایک مصحف کینیہ ایک امام کے  
 ہاتھ کا لکھا ہوا میرے پاس لایا جگو اوسیکے صحبت پسند آئیے اور چونکہ اوسکا  
 قطب الدین حیدر تھا اپنے مجلس میں اوسکو مین نے جگہ دیے اور واسطے شگون کی  
 اپنے ساتھ لیلیا اور چشمہ اوس سرزمین کا اوس سیر کو بخش کر فرمان لکھ دیا  
 کہ کوئے اوسمین داخل ہو کرے اور اسلئے کہ وہ عالم تھا منصب صدارت کا اوسکو  
 دیدیا اور ایک کار نگار واسطے نرائز قطب الدین حیدر کے وقف کر کے فرمان  
 لکھ دیا ہر حال جگو ان خوابوں میں یہ بشارت ہوئی کہ ہر شخص واسطے کسی کام  
 پیدا ہوا ہے اور جگو اسہی بے پیدا کیا کہ خلقت کے اسباب کی گردن اسلئے  
 لشکر کے بے پانچ برس کا متوجہ اور علفہ سرانجام کر کے ندر اوسین رجسٹر  
 مذکور کو سوار ہو کر بخارا کو چلا غہ ماہ شہان کو وہاں داخل ہوا وہاں  
 آب و ہوا کے تاثیر سے میرزا جاعتداں سے منحرف ہو کر تپ چہر آگیا اس سیر  
 کو مین خیال کر کے موضع جوئے زر مین آیا ہر مرض فوے ہو گیا لاچار اس  
 منزل مین مین نے تمام کیا طبیب ترک اور تاجک کے علاج کرنے لگے اور  
 مین نے اہل حرم اور امیرزادوں کو سیر قند سے طلب کیا سہرا ی ملک  
 خانم اور لوہان اغا کہ میرے حرم محترم تھی اور سلطان بخت بیگم اور تمام  
 فرزند جلد اگے اور امیرزادہ محمد سلطان کو جو معہ میں ہمارے سوار کے اگے  
 روانہ کیا تھا ابھی اوئے دریائے جیون کو عبور نہیں کیا تھا جو پنے فرمان  
 بھیجا کہ جہان ہودان اسباب لشکر چھوڑ کر جلد حضور مین حاضر ہو امیرزادہ  
 محمد سلطان ہی آگیا خواتین اور فرزند سہرا نہ جگہ گرد جمع ہو کر بار بار

ابھی میں سامان جنگ دشت قیاق کے لیے فارغ ہونے لگا تھا کہ موش خرن  
ایران اور اذربائیجان اور آمل اور گیلان کے سنے گھنٹن کر بیٹھے سیکون ل  
باریے پیچھے ہارنی پنجر مالک پر دست و راز سے کر کے خلق اللہ کو ستانا  
یہ منکر مجکو غصہ آیا اپنے دلین کہا کہ کیا محنت پیش آئے کہ نہ دن کو قرار نہ رات  
کو آرام نہ کہانی کے رہی نہ پنے کے فقیر کیا خوش حال بن کر نان خشک پر قناعت  
کے ہے اسوقت ایک فقیر اگر کہنے لگا "نان جو دو دوغ کا و گنج حضور پتھر  
ریزہ فقیر متیور میں نے اس کے تصدیق کر کے اپنے دلین کہا کہ کسی فرزند  
کو تخت سلطنت دیکر گوشہ قناعت کا اختیار کروں حضرت رسالت پناہ  
صلعم کو خواب میں دیکھا کہ مجکو الطاف سے فرماتے ہیں کہ اسی تمیور مجکو راعی اور  
چوپان خلق کا بنایا ہے اور چوپان پر لازم ہے کہ بکریوں کو بہرہ سی جائے  
جب میں جاگا تو مجکو شوکت اور فرحت ہوئے کیے کا فو بلا دعا قناعت کے و سبیل  
خیر روحہ الفطرت کے وقف کر دیئے اگلے رات کو یہ خواب دیکھا کہ گویا  
میں ملک خراسان اور عراقین میں آیا ہوں اور ایک قلندر کلاہ پوش سر  
ماہدین لیکر یہ کہتا ہے کہ تمیور آیا میں نے پوچھا تیرا کیا نام ہے کہا مجکو تیرا  
جیکتی میں اور کچھ نشان اور سکا نہ پایا یہاں تک کہ جب میں خراسان میں گیا تو ایک  
دن شاخ خراسان کے مزارات پر گیا سوئے من ہوا کہ قطب الدین حیدر راہ  
سالمور غران ترک کے مجدد وہ اپنے گذرا ہے اس کے حال میں یہ کہہ لیا  
دید شخصی شستہ بر خشک زمین نے کفر نہ اسلام دنیا زمین نے حق و حقیقت  
نہ شریعت یقین اندر دو جہان کرا بود ز پرہ این جب میں اس کے زیارت

## پہلو سے

اور امرا پر بھی ہوشگران اوسکے ساتھ چلے اور سین نے ہر یک سے باتیں کیں تاکہ اوسکے عیب و خیر سے اطلاع ہووے امیر قطب الدین ترکے نے کہا اگر میرے پشت قائم ہووے تو پیٹ کو صدمہ نہیں ہو سکتا اور اگر پشت قائم نہیں تو پیٹ کو صدمہ ہوتا ہے پر یہ کہا کہ میرے پشت پناہ امیر سے اور کسی کو کچھ نہیں سمجھتا اسلام خواجہ نے کہا باورچے خانہ گہر کا ایک ہوتا ہے اگر دو ہو جائیں تو گہر خراب ہو جائے برات خواجہ نے کہا چراغ ایک ہے جسکی روشنی میں سرتا چلتا ہوں اور وہ چراغ روشن امیر سے جسکے نور سے ہر کو زندگے ہی امیر کے غایے کے کہا امیر کے بعد ہر کو حیات درکار نہیں اور ہر یک نے باتیں مخلصانہ عرض کیں پر امیر زادہ نے عرض کیا کہ اگر میں امیر سے باغ ہو جاؤں تو گویا خدا سے باغ ہوا اور دنیا اور آخرت سے محروم اور اپنا دین بچاؤں گے اوسکو تسلی دیکر کہا کہ بگو چارم حصہ اپنے مملکت کا عنایت کیا ہے بھائی تیرے حصہ سے باقیں لیا سے تیرے حق میں بیان کرینگے مناسب یہ ہے کہ تجھے وز بروز آثار خاک رسے کی ظاہر ہوتے رہیں پر اوسکو بغل گیر ہو کر رخصت کیا اور میں صحرا راتا سے سوار ہو کر سمرقند میں آیا اوسوقت سپر امیر زادہ میر محمد اور امیر زادہ رستم سپر ان عمر شیخ اور امیر زادہ ابابکر سپر امیر زادہ میر شاہ یکرم قبہ تینو میرے مجلس میں آئے میں نے اولکجا حال عالم افروز دیکھا امر کیا کہ اوسر صحرا کو خیمہ خرگاہ سراپردہ سایبان سے پر کر دیا اور حسن بادشاہ نہ منعقد ہوئے دونو لڑکیاں امیر غیاث الدین ترخان کے کہ وہ اپنے دونو بیٹوں امیر زادہ عمر شیخ کے اور لڑکے امیر حاجے سیف الدین کے کہ وہ اپنے امیر ابابکر کے منسوب ہوئے تھی اب مطابق شرع شریف کے اولکجا نکاح کر دیا

# لوئرک

۴۵۲ رکہدیے اور لباس خاص اپنا اوسکو پہنایا اور اوس سے یہ کہہ کر بجکوبانج  
 باتوں پر مامور کرتا ہوں پہلے یہی کہ سلطان محمود غزنوی کی شکست کا ہر لحاظ  
 ہو کر بجکوب اور اپنے تئیں فراموش نہ کرنا اور اپنے موتر سے نہ بڑھنا دوسرے یہ ہے  
 کہ ولایت پر مستولے ہو کر اپنے ہمسایوں کے حال سے جو گھر دنواری ملک کے بن خیر  
 نہ بننا تیسرے یہ ہے کہ رعایا کے حال پر واقف ہو کر خود متوجہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے ہکوا اپنا ملک اسبیلی عنایت کیا ہے کہ اوسکے حال سے واقف رہن چوتھی  
 یہ کہ سپاہ کے انتظام سے غافل نہ ہونا اور جو شخص تیرے پاس آوے اوسکو  
 نگاہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکا رزق تیرے ذمہ کیا ہے اور سپاہ کو رخصت  
 نہ کرنا اور اگر رخصت مانگیں تو سوچ سمجھ کر رخصت کرنا کیونکہ سپاہی کی بربادی  
 ہے اور سپاہی اپنی جان بچا ہے اور سر نہ تہہ پر لیکر سربازی کرتا ہے اور  
 حصار ملک کا لشکر ہے ہی خزانہ نہیں پانچویں یہ ہے کہ کوئی کام شرع کی خلاف  
 نہ کرنا اور دین محمدیہ صلعم کو رواج دینا کیونکہ دولت دین سے قائم ہوتی  
 ہے اور سادات اور علماء اور شاہین سے ہم نشینی اور بدفقون استہارے  
 اجتناب کرنا اور اسہی مجلس میں چند امراء کو اوسکے ساتھ مقرر کر دیا کہ  
 قطب الدین سلیمان شاہ کے غم زاد کو دیوان لگے اور اسلام خواجہ بربلاس  
 کو میرٹوڑک اور برات خواجہ کو کھٹا شکر شیرتد قزاق اسکا کر دیا اور  
 امریکا کو اس کی مجلس میں امراء میں سے امیر موسیٰ اور علی غانمی اور  
 بربلاس شیا امیر درویش بربلاس کا اور تیمور خواجہ لپسا فیو غا جوڑن کو  
 رعایا شالدین ترخان اور جن خواجہ امیر عباس بہادر کا خویش اور اٹھ  
 نوے اور شکر الدین لپسا اور قزاق اور تیمور قزاق اجلاس کیا کریں اور



پتھر کی طرح

اور ہندوستان اور نواحی غزنویں اور باختر اور قندھار کے حدود پر ایسا  
 آدے تعین کروں کہ اوکس وسیع کو غلبہ کرے اور کہا بات یہہ صلاح دیکھے کہ  
 کسی امیر زادے کو ان حدود پر تعین کروں پر میرے دہن یہہ آیا کہ مبادا غرور  
 سلطنت کا اوسیکے داغ میں آجاوے اور اگر کسی مقرب امیر کو تعین کروں تو  
 وہ بھی یہہ غرور پیدا کر سکتا ہے اس سوچ میں حیران تھا کہ یہہ سوچ ہے کہ اگر ایسا  
 لی محکوم دولت اور سلطنت دے دے پئے تو کسکا مقدر ہے کہ میری سلطنت میں  
 دخیل ہووے اور اگر نہیں دی تو کوشش کہہ سو دمنہ نہیں ہے اسوقت  
 میں نے کتاب بوستان میں فال کہو لے تو یہہ تین نکلیں جو دولت نہ بخشد سپر  
 نیابد بردانگے درکند نہ سختی رسد از ضعیفی بمور نہ شیران سپر بخوردند و زور  
 اگر ناخدا جام برتن درد خدا کشتی اتجا کہ خواہد برد محکومان اشعار یہہ شگفتگی  
 ہوئے اپنے دہن یہہ کہا کہ سرحد ہندوستان کے دریای سند تک اور  
 و غزنویں اور کابل کو حدود قندھار تک جو مملکت سلطان محمود غزنوی کی  
 بہ بہتر یہہ ہے کہ کسی ایک فرزند کو عطا کروں اگر باغ ہو کر مجھ پر غالب ہووے  
 ہی میرا ہے ہو گا بگیا نہ نہیں میرا حکم نہ ہووے گا بہر حال سگانہ اور لوکر بہ بہتر  
 ویکا اسہی صلاح پر راسخ ہو کر ریاست اون حدود کے امیر زاہ پیر  
 لو عنایت کے

مجلس امیر زاہ پیر محمد کے رخصت کی کابستہ  
 اور غزنویں کے طرف کو

اس مجلس میں امراء اور سردار توامانات اور قشونات اور نزار جا  
 ہوئے تو میں نے امیر زاہ پیر محمد کو بلایا اور اپنے کلاہ اوسیکے سر پر

## توزک

۴۵۰ سیف الدین وغیرہ امراء قشونات کو واسطے انتظام سامان لشکر کے چھوڑا اور میں جلدیے سب گھوڑے کی اٹیر مار کر روانہ ہوا جول اور میان قطع کر کے ماہ ذیقعد ۹۲۷ سات سو ترانوین ہجریے میں حیران کے رستہ سے ابرار میں آوا و انسی بارادہ اور سلطنت کے دریای جیون کو عبور کیا جب میں سمرقند کے نزدیک آیا تو مستورات حرم کے اور امیرزادے اور سادات اور علماء اور اکابر اور شرافت اقبال کو ایسے اور مبارکباد و نفع و تہنیت کے دی اور بہت ثار کیا اور میں نے شہر میں داخل ہو کر جشن برتب کیا اور امیرزادے شیکش نذر کرتے تھے اور سوقت میں نے امیرزادہ سہرا کو خراسان کو رخصت کیا اور موسم سرما میں میرے دلین یہہ آیا کہ سمرقند میں تو اکثر رہے ہیں ابکی جائزوں میں ناسکب میں مقام کیا جائے وہاں سے سوار ہو کر دریائے خجند کو عبور کر کے صحرا و مار سین میں ڈیر کیا اور سوقت حاجے سیف الدین لی جو سامان لشکر کو سہرا لانا تھا ماہ محرم الحرام ۹۲۷ سات سو چورانوین ہجریے میں کہ سال تیموآن جلوسیے اور میرے عمر تھا ۵۸ برس کی ہوئی تھی اگر ملازم کے جب میں نے حساب کیا تو سال گذشتہ کے ۱۰ صفر میں دریای خجند اتر کر یورش دشت پر متوجہ ہوا تھا مدت اس سفر کے گیارہ ہفتے ہوئے تھے اور جو غنائم کثیر غلام گھوڑے اونٹ بکریاں خاص ہمارے سرکار میں جمع تھیں وہیں نظر کے میں نے وہ تمام امراء اور شراف اور اہل ہند کو تقسیم کر دیے اور وہ جاڑیے ناکت تین تیرکئی اول بہار میں سمرقند کو معاودت کے اور رستہ میں شکار کہلتا تھا جب میں صحرا و آقا میں آیا اور سوقت میرے دلین یہہ آیا کہ کابلستان

## ہیمو ریکے

جن لوگوں کے پاس کہانیاں نہیں تھیں اور ساگ کہا کر گزیرا کرتے تھے اور  
 اتنے گھوڑے کر یاں اونٹ لگے کہ پٹے وقت اونکو گانے تہک گئے لاچار  
 توانا اور فریب کو رکھتی تھی اور ناتوان کو چھوڑ دیتے تھے جب میں اونکو  
 میں جو خشک گاہ جو بے نراؤ کے تھے بفتح وغیرہ زبے تخت سلطنت پر بیٹھا خود  
 عیش و عشرت کیا اور داد و دہش کے اور تائیرات الہی سے دشمنوں کو  
 برکندہ کر کے بی فکر چھوڑ دیں وہاں مقام کیا اور ہر روز مجلس بادشاہانہ سر  
 کر کے امرا کو انعامات لائق سے خوش کرتا تھا

ذکر حضرت صاحبقران کے مراجعت کا بعد  
 فتح قفقاز خان کی دشت قیچاق میں اس سلطنت  
 سر قند کو

جب عنایت الہی سے اطراف دشت کے خسرو خاشاک وجود مخالفوں کے  
 سے پاک ہوئے تو میں بزم مملکت ماورالنہر اور دارالسلطنت سر قند کے  
 خوش و خرم روانہ ہو کر سہ لشکر بسرور تمام منزل منزل قطع کرتا تھا تمام  
 لشکر کو لونڈیاں حسین ہتھ آئیں تھیں اہل دشت کے گہر جہر کے ہونے میں اور  
 کوچ کے وقت اوسہی طرح اوسکو چھوڑ جاتے میں انیسویں گہر پر یک کو بلاتی  
 تھی اور جہان جاتے تھے گویا گہراور گہرا لے سات تھے پنجو شے تمام چلی آتی  
 تھی جب میں دشت قیچاق کی طرف متوجہ تھا ایک شاعر ملازم رکاب سے  
 یہ بیت نذر گزراں تھی کہ باند حیات مابا قے بکف اریم ترک یقہا ہے  
 اب کہ میں نے دشت سے مراجعت کے تو کئی لونڈیاں باہر دیاں دیکھی گئی  
 تھیں اور میں نے بھی اوسکو انعام دیا جب دریا سے تھیں پر ڈیرا ہوا تو

## تورک

۴۴ ہمہ کافر اموش کیا اور روسی دولت سے پنہان کیے اور اید کو یہ اور بک  
 یہی اپنے ایل میں جا کر لحاظ پراگند گئے اپنے مخالفوں کے دشت سے بے سعادت  
 اور بد عہد سے کرنے لگا اور کو نچا و غلام اپنے ایل کو استمالت سے ہمراہ  
 لیکر باط بوس ہوا اور سوقت مجکو یہ تجربہ ہوا کہ دشمن کسی طور سے دوست  
 نہیں ہوتا اور نا اہل کے تربیت کچھ فائدہ نہیں کرتے جب تمام لشکر جو اطراف  
 جوانب پر تعین ہوا تھا غلام کثیر مال اسباب بردہ ہزاروں عورتیں لڑکیاں  
 لڑکے گھوڑے بکریاں بٹیاں لیکر آیا اور سب سے پیش نظر کیے کئی ہزار کافر اور کافر  
 پچھ مسلمان ہو کر کلمہ شہادت لا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگے علماء جو مجلس  
 میں موجود تھے یہ کہنے لگی کہ امیر کا جہاد کفار دشت پر بقیہ ہے حضرت پیغمبر صلی  
 علیہ وسلم کے جہاد کا کہیے ہزار کافر مسلمان ہوئے تھے اور فائدہ کفار پر جہاد کرتے تھے  
 ۱۳ ہے پی کہ آ دیے جو واسطے شناخت اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہیں وہ ظلمت کفر  
 سے نکل کر ہدایت پاویں اور غلام اپنے یہ پیچھے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ یہ ارادہ  
 کرتا ہے کہ کسی قوم میں سے ایک شخص مسلمان ہو جاوے تو کسی شخص کو اون  
 پر تعین کر دیتا ہے وہ خواہ بظلمت خواہ نور اور اس قوم کو اسلام کی  
 دعوت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص مسلمان ہو کر سب تاخت اور تاراج  
 کا ہوتا ہے جب کو استعداد اسلام کے ہوتے ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے  
 میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ کئی ہزار کافر جو کون کو میں نے مسلمان کیا جب  
 اسیراں دشت کے میری رو برو آئے تو میں نے فرمایا کہ پانچ ہزار لونڈے  
 غلام جانے کر سرکار کے لیے لے کر آؤ اور باقیہ امیر زادوں اور امراء  
 پر تقسیم کردو تقسیم کے بعد کمترین لشکر کے کوئے کئی لونڈے غلام ملے تھے اور

## گورچے

سر بلند کیا تھا اور انہوں نے بھی لوہا نرم خدمت اور جان سپاری کی ادائیگی  
اب جو یہ فتح ہوئی تو میں نے زیادہ تر انکو التفات کر کے خلعتیں خاص اور کمر  
مرصع دیکر مخصوص کیا اس عرصہ میں انہوں نے یہ عرض کیا کہ امیر کبیر کے اقبال  
نے نقش خان کو بیچ دیا اور کپاڑ ڈالا اور تمام اوس جو بچے متفرق ہو گئے اگر کچھ  
فرمان غایت ہو ویسے تو جا کر اپنے اوس کو جمع کر لیں اور موایل والوس درگاہ  
پر حاضر ہو وین میں لی اولکا التماس قبول کر کے یہ فرمان غایت کیا کہ انکا اور بچے  
ایل اوس کا کوئیے مزاج نہ ہو دیے اور انکو تو بچا تھے گھوڑے اور خلعت جہا  
دیکر بامتیاز رخصت کیا میرا فرمان سر پر رکھ کر روانہ ہوئے اور میں سوار  
ہو کر دریا یہ اتل کے طرف روانہ ہوئے وہاں جا کر خیمہ اور خرگاہ اور اپڑ  
اور سیایان صحراء اور لونہ میں کہ نہایت سہ سہرا اور باطراوت تھا کھرا کر آیا  
اور امیرزادوں اور امراء اور لشکریوں نے اپنے اپنے خیمہ اور پالین برابر  
برابر لگا لیں اوس دن میں میں نے طول عرض لشکر کا پامائش کرایا تو تین تین یھے تو  
کوس ہوا

ہمان اوس مجلس کا کہ بعد فتح ایلم اور فرار  
نقش خان کی صاحبزادہ کی لشکر کے  
مقابلہ سے ارستہ ہوئی

دن میں میں نے مجلس بادشاہانہ ارستہ کے اور خیر روز وہاں عیش آرام  
یا تیمور قلعہ اعلان جو واسطے طلب اپنے ایل والوس کے کیا تھا جب  
ایل جو بچے شکستہ ریختہ اوس کے پاس جمع ہو گئے تو ایک انہوہ اپنی ساتھیہ  
جمع دیکر کرا را وہ باطل اپنے دلن لایا اور حق میرے عنایت اور پرورش

## لوزک

ذکر تفتش خان کے بہاگنے کا اور صاحبقران  
کے منصوبہ و نیشکا

جب تفتش میدان جنگ میں سے بہاگ کرنا پیدا ہو گیا اور یہ فتح عظیم ہو گیا  
آئیے تو میں فیروز سند کے ساتھ جنگ لگاؤں میں اترا اور سجدہ شکر کا ادا کیا کہ مجھ کو  
دشمنوں پر فتح مند کیا اور امیر زادوں اور امراء قشونات اور توہانات  
نے اگر مبارکباد فتح کے دیے اور بہت شاکر کیا میں نے امراء سے نعل گیر ہو کر  
پیشانی کو بوسہ دیا اور ہریک کو تحسین اور آفرین اور عنایات خسرو کے  
اسیدوار کیا اور یہ حکم دیا کہ امراء اپنے قشونات سے دس دس سوار بھیج  
سات سوار چھانٹ کر جدا کر لیں اور بعضے امراء کو سردار بنا کر تفتش خان  
کے تعاقب پر تعین کیا وہ لوگ سوار ہو کر روانہ ہوئے جہاں مخالف کو پایا  
تھی سو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ دریا سے اٹل پہنچی وہ بڑا دریا ہے ہی آگے  
تو دریا سے اٹل تھا اور یہی بہاگ در قاتل جو شخص جان کے خوف سے دریا  
گہس گیا وہ رمان دوبا اور جو کھٹارا وہ تلوار سے مارا گیا بہت لختا  
تو ڈوبے اور بہت مقتول ہوئے اور کچھ بکھر بہاگ گئے تفتش خان نیم جان  
بہار جان کنڈن لشکر کے ہاتھ سے نکل گیا ناسپا سے کی سزا پائیے اور  
تفتش خان کے زن و فرزند اور مال اسباب گھوڑے اونٹ ہارسے لشکر  
کو عنیت ہاتھ لگے جب ہارسے افواج کی تفتش خان کے تعاقب سے سالم و  
غائم یافتہ تہمت کے کوچہ اوغلان اور قلعہ تیمور اوغلان اور اید کو اوزبک  
جو الوس جویت کی خانزادے تھے اور تفتش خان سے بغاوت روگردان  
ہو کر ہارسے پناہ میں آئی تھی میں نے ان کو جگہ دیکر عنایت بادشاہ سے

## تیمور کے

توفیق الہی کے ساتھ دشمنوں کو اپنے آگے بے اوٹھایا اور مخافہ کو تیرے  
 نیزہ خیمہ کے زخم سے ہلاک کر کے اس صحرا میں مقتولوں کے تودہ لگا دیے اور  
 جو قتمش خان نے اپنے لشکر کا حال تباہ دیکھا سمجھا کہ ہماری لشکر جیسے مقابل  
 ہو سکتا تو امیر زادہ عمر شیخ کے قول پر متوجہ ہوا جب اس کو یہی مستحکم پایا تو  
 بہادر اور ہزار ہا سی ہلہ دوز پر حملہ کیا ہر چند شیخ تیمور بہادر نے معہ اپنی فوج  
 کے جا کر غنیم کو ضرب تیر سے ہلاک کر دیا لیکن چونکہ فوج قتمش خان کے بہت تھی  
 شیخ تیمور بہادر پر حملہ کیا اور بہت ہلہ دوزیوں نے اپنے غنیم کو اوتار لیا اور  
 اسپین مارے گئی اور قتمش خان شیخ تیمور کے فوج سے گزر کر ہمارے لشکر  
 کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہوا امیر زادہ عمر شیخ یہ قصہ سننے سے اپنے فوج کو  
 قتمش خان پر اگر جنگ میں مشغول ہوا اور وقت میں غنیم کے افواج شکستہ کے  
 تعاقب پر جاتا تھا کہ کونو اے لی اگر یہ عرض کیا کہ قتمش خان نے معہ چند فوج  
 کے قول نہ رنگ سے گزر کر عقب پر صرف آرا سی کے پیچھے اور امیر زادہ عمر  
 جنگ میں مشغول ہے میں ترست قتمش خان کی طرف متوجہ ہو کر جھٹ پٹ واپس  
 پہنچا قتمش غلام فتح غلام کو دیکھتے سے دل باختہ اور سر آسمہ ہوا اور مرد  
 اور بیکے ست ہوئے حیران ہو کر سلطنت سے دل اوٹھا اور جان سے ہاتھ  
 دھو کر دیدہ گریان اور دل بریان اور تن لہزان الا مان کہتا ہوا ہوا  
 اپنے بے ادبیے اور حق ناشناختی کی شرم سے شکست عظیم کھائیے اور  
 اس کا لشکر اکثر قتل ہوا چالیس کوں تک گسودہ زمین جنگ گاہ کا شکار  
 لشکر قبایق سی خاچہ نہیں تھا خاک اس زمین کے دشمنوں کے خون سے  
 سمنہ رنگ ہو گئے تھے

## توزک

اور آویت شابت الوجہ او سن خاک پر پہونک کر دمنوئی کے افواج کے  
 طرف ہنک دیے ہریرے طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب تو جد ہر جا دگنا  
 منظر منصور ہو دگنا من لسم اللہ الرحمن الرحیم ٹہر کر سوار ہوا اور علم کے  
 تلے جا کر کھڑا ہوا اور سوت دشمن مقابل ہو گئے میں نے سپاہ کو دلاوری  
 دی ہے تیر تلوار کو کر جنگ شروع کی پہلے جس شخص نے کہ ہمارے ارا میں  
 سے غنیمت چل گیا اور قشتش خان کے افواج دست چپ پر حواو کے مقابل  
 تھی جا گرا وہ جا ہے سیف الدین تھی تلوار کے ہاتھ اسپین ایکو در دہل ہو  
 تھی کہ دشمن کے پاؤں اٹھا دیے پہر قلبیاق بہادر نے ہی مردانہ وار تھا  
 گھوڑا غنیمت کے فوج میں ملا کر اونکو لا دیا اور امیر زادہ میرا شاہ نے سہ  
 اپنے فوج کے مردے اور غیرت کے ساتھ اپنے مقابلہ کے فوج پر چوکیا  
 اور تلوار چلنے لگے آخر مخالف کے فوج کو شکست دیے اور عثمان بہادر  
 نے ہی سوا اپنے قشونات کے قشونات قیماقیون پر حملہ سے بے جا کر پہلے  
 بے حلا میں ہزیمت دیے اور شیخ علی بہادر نے ہی اپنا گھوڑا اڑھا کر غنیمت  
 کے فوج کو برہم کر دیا اور سوت امیر زادہ محمد سلطان بہادر نے قول کلا  
 میں ہی جویرے علم کے تلے نہایت اب گھوڑے کی ایڑ مار کر مخالف چل  
 کیا اور ان کے فوج کو برہم کر دیے اور دست چپ کے طرف سے امیر  
 زادہ عمر شیخ نے سوا اپنے قول کے انہی مقابل کے دشت پر ناخدا ہو کر شہر  
 کو کیا اور دشمن شمال رو باہ کے پہلے بے حلا میں امیر زادہ کے سامنے  
 سے تھک گئے اور امیر خداداد خنے اور نیر دے بیگ وغیرہ ارا  
 دست رست اور چپ کے نے نہایت پردے سے گھوڑے اڑھا کر



## شہنشاہ

اعلان اور اور امرا و بزرگ جیسے مدلیان صوفی اور عیال اور نور و زانو  
 غنقراب اور اقباد اور اقبوتہ اور ار و ش جوق قباب اور عیسیٰ بیگ  
 برادر ایر کو بیگ کا اور حسن بیگ اور سرا یے کو کہ بونا اور بیٹے بی بی  
 اور توفیقور بے وغیرہم اپنی اور وہ تمام جنگل غنیم کے سپاہ سپہ سیاہ ہو گیا  
 میں نے اس وقت متانت اور وقار سے فرمایا کہ اہل شکر یہاں اور تر کر  
 ہمارا خیمہ برپا کرین تقش خان نے جب ہمارا خیمہ اور بارگاہ دیکھا ہمارے کھجائے  
 اور تکرین پر قیاس کر کے یہ سمجھا کہ ہم تقش خان اور اس کے لشکر کو خیال میں  
 نہیں لائے اس لیے ہر اس کہا کہ ترقیب افواج کے گرنی لگا جب طرفین میں صف  
 ارا لے ہوئے تو یہ معلوم ہوا کہ یہ دشمنوں لشکر تقش خان کا ہمارے لشکر  
 سے زیادہ ہے جب صفوں کا مقابلہ ہوا میں اپنے لشکر سے نکل کر ایک پتہ  
 پر گیا اور نیا وضع کر کے دو رکعت نماز کے نہایت انکسار سے ادا کی اور  
 سجدہ نیاز کا کر کے نصرت بخش حقیقی سی یا در سے طلب کے کیا الہی تو جانتا  
 کہ میں تمام بہت واسطے تقویت دین اسلام کے مصروف ہوں اور انتظام  
 مسلمانوں کا اس گروہ بکثرت سے لینا منظور ہے اور غرض اسی ہوا کہ  
 دنیویہ اور سلطنت نہیں ہے پس امیدوار ہوں کہ مجھ کو تو دین ملت کے  
 دشمنوں پر فتح مند کرے جب میں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اپنے  
 ایک سرور اور حضور پایا اور میرے نگاہ زبدہ اولاد حضرت الشیخ  
 سید ابوالبرکت پر پڑے کہ وہ دعا و مسلمانوں کے فتح کے درگاہ صلاح  
 سے مانگتے ہیں مجھ کو یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا مستجاب فرمائی  
 اور اسی وقت جناب سید برکت نے ہٹھی خاک کے زمین سے اٹھائی

## توزک

۱۴۴۴  
 زمین سات اقلیم من تقسیم ہوئے ہی اسلئے من نے اپنے لشکر کے بھی سات قول مقرر  
 کیے ایک قول سلطان محمود خان کے نام پر مقرر کیا اور بہادر جانفشان مردانہ  
 اس قول میں منتظم کر کے اونکا توزک امیر سلیمان شاہ کے ذکر کیا اور دوسرا  
 قول اپنے نام پر ارستہ کیا اور امراء جنگ آزمودہ اس میں منتظم کیے اور امیر  
 زادہ محمد سلطان کا نام واسطے سینت کے بزرگ محمد بدلی دیا کہ میرے علم کی  
 تلے کھڑا ہو کر فوج کا انتظام کرے اور تمام لشکر میں سے بہتیشون جوان شیر  
 دل اور پیل انگن چھانٹ کر ایک قول اپنے عقب پر تعین کیا اور امراء قشونا  
 کو کھدیا کہ اگر لڑائی کی وقت کسی قول پر دشمن زور کرے اور حاجت  
 دوسرے قول کے ہو دیے تو جلد مدد کرتا اور ایک اور قول مرتب کر کے  
 امیر زادہ میرانشاہ کو فرمایا کہ اپنا علم اس فوج میں بلند کرے اور امیر زادہ  
 محمد سلطان شاہ آگے جنگ کے لئے تیار رہے اور ایک قول کا سردار  
 امیر حاجی سیف الدین کو مقرر کیا کہ امیر زادہ میرانشاہ کے داہنے طرف  
 صف آرائے کیے اور ایک قول بہادران مردانہ کا درست کرے امیر  
 زادہ عمر شیخ کو سپرد کیا اور اوسکے جگہ سلطان محمود خان کے دست راست  
 پر مقرر کیے اور ایک قول نیروی بیگ اور خداداد حسین کے اہتمام میں  
 امیر زادہ عمر شیخ کے بائیں طرف کھڑا کیا جب یہ قول مرتب ہو چکے من  
 نے اپنے قول میں چلا آیا اوسوقت نقمش خان کے قراول نمودار ہوئے  
 اور نقمش خان موٹا شیر قراول اور برانغار اور ہراول کے غازیاد  
 جو بیٹے نژاد کو سردار بنا کر جیسے تاش تیمور اور بیگ مارق اغلاق  
 اور ایلمنمش اغلاق اور بیگ بولاد اغلاق اور بیگ اغلاق اور جتہ

اور کہنا ناہی نہیں رہا اور چہ نہیں کیے راہ اپنے وطن میں دور ہو گئے اس وقت  
 میں سیاہ کا کچھ قصور نہیں ہے اب لازم ہے کہ ایک فوج تعین کروں تاکہ یہ  
 جاگر قتمش خان کو جا بگرشن اور جنگ جہل میں قتمش خان کو مسئلہ کر دینا  
 آپ اوسکو جاگیر دے اور جنگ کروں پس جو تقدیر میں ہے وہ ملے گا میرا  
 امر اس نے یہ مشورہ پسند کیا امیر زادہ عمر شیخ کو تین ہزار سوار کے ہمراہ  
 مقرر کیا کہ ہلاؤں پر جا پڑے اور امیر سو نیک بوا اور سوارانہ  
 اور امیر عثمان اور حسن جاندار وغیرہ امرا کو امیر زادہ کے ساتھ لے گیا  
 امیر زادہ جب یہ تمام لشکر لے کر ایٹا کر کے اونسوی نزدیک ہوا استقلال فرمایا  
 لشکر کا زلزلہ آیا یہ احوال امیر زادہ نے کہا وہیں اور قتمش خان نے جیلا اور  
 مکاری کے راہ میں فرمایا کہ کافران ترکستان میں برا کیا ہو ہند اور برٹ  
 بریتے لگا اور آندھے سیاہ پلے شروع ہوئے جب چھٹی دن برف باران  
 موقوف ہوا اور ہوا صاف ہو گئی اور آفتاب نکلا  
 تو ترک جنگ قتمش خان کا اسدلو رکھا کہ پیر کے دن پندرہویں تاریخ ربیع

الک کے موقع قدر چہ میں صرف اراہے اور ترتیب افواج کے تشہیر  
 کے اور لشکر کے سات قشون بنا کر سات قول ٹھہرائے اور شہر  
 عدد اختیار کرنے میں میرے ولین یہ آیا کہ الد تقاسے لی اپنے بڑے  
 خیرین سات سات پیر اسکے ہیں افواہ عوام میں مشہور ہے جیسی سات  
 آسمان سات زمین سات ستارہ سیارہ سات پھیرا ہوا لازم سات  
 ہفتہ کے اور ہفت اندام جن اعضاء میں سجدہ درگاہ ہے اور

## تورنگ

۴۴ ہمسوراجیہ کے جن لوگوں نے اس جنگ میں ترددات پسندیدہ کئی تھی اور کمین نے غنا  
 اور پٹیت سے اونکی ہمدردی میں سرفراز کر کے ترخان بنا دیا اور یہ حکم دیا کہ  
 انکے چوبدار و گھوڑا رسے پاس آئے یہ کیسوت منع کر دیا اور فرمان ہوتا  
 کا کہہ دیا کہ جو تقصیر انسی یا انکے اولاد سے ہوا درج ہو دے اور اسکے باز پرس ہو  
 اور امیر اکیو تیر جو شہید ہو گیا تھا اور اسکے فرزند اور خوش اقرار کو تربت  
 کے اور ہر ایک کو خدمت لائق دیکر عزت اور مرتبہ بلند کر دیا اور امیر شاہک  
 امیر اکیو تیر کے بہا بچے کو اسکے جگہ پر اپنا وزیر مقرب کر لیا اور پروانہ  
 کے بہرہ کلاں اور خود داد و سکوسنہ دکر وہیں اب کہ واسطے چشم زخم فتح ننگ  
 کے جوالہ تلے لی میرے نام پر مقرر کیے تھے یہ حادثہ امیر اکیو تیر اور خند  
 اور امیر دن کا واقعہ ہوا لشکر کو نے الجہل ہر اسٹین پیدا ہوا اور چہ منہی کا رستہ  
 شمال کے جانب میں چلا گیا تھا اور ملک اور راء النہر یعنی اپنے وطن سے بہت دور  
 ہو گئے تھے ایسی جگہ چلا گیا کہ اوس سر زمین میں رات نہیں ہوتے تھے اور شفق  
 اول شب کے نہایت ہوتے یہ مشرق کے طرف سے صبح کھل جاتے تھے اگر  
 کچھ اور سافٹ ملے کرتے تو نماز عشاء کے حکم شرع نویے کے مسلمانوں کے  
 ذریعے ملاحظہ ہو جاتے ہر حال اس ارادہ کہ تقش خان سے کہیں مظاہر  
 ہو دیے اور ایک جنگ سلاطین کروں تاکہ جو پردہ تقدیر میں ہے وہ ظلم  
 ہو جاوے و انسی ایک منزل ملے کر کے ایک صحرا میں نازل ہوا کہ تقش خان  
 پشت دے ہوئی جاتا تھا اور قراول طرفین کے ایک دوسرے کو دیکھتے تھے  
 اور سوقت میں نے امار کو بلا کر کہا کہ تقش خان کچھ بظلم دیکر اس صحرا میں  
 کنار میں لے جاتا ہے اور جلا اور کر سے جنگ نہیں کرتا ہمارا لشکر ننگ ہو گیا

سینے میں گھونٹ کر مار کر اس پتہ پر جا کر گہرا ہوا اور دشمن کے لشکر کو غور سے دیکھا اور لیکہ افواج دشمن کے بہت تھے جنگ میں کو مصالحت سے باز آیا اور تگن اور وقار کے ساتھ بٹھا اور اپنے سپاہ روانہ کیے اور اسے چند آدمیوں سے اپنے ہاتھ بٹھا کر اوپر اپنی افواج کے جگہ جگہ تو قلعہ کرتا تھا اور مخالف کے لشکر نے آگے آکر دیکھا کہ عقب پر چند سوار یہ زیادہ دشمن میں اور وہ فوج اونکے رو نہیں کر سکتے کیونکہ کل دلا در میان میں بیٹھ کر کھڑے ہو کر چلے گئے اور مدد ان کے ہی قیام پر مار کر اور ان کو آثار و کار کا اگلے فوج سلامت کل دلا اور دریا سے گزر گئے اور بوقت ایک تیرہ گھنٹہ راز خیمہ ہو گیا اور اس سے اوپری نہ خیمہ گہڑیہ سپاہ کو لے کر گیا اور گھوڑا تیار کیا تاکہ سوار ہو دے یہ گہڑیہ اس سے تیار کیا تھے ہی گہرا یہ غنیمت نے سجم کیا اور اس سے ایک تیرہ سپاہ لے کر لے گیا اور کچھ سوار ہلاک کئے آخر چار طرف سے اس کو گہڑیہ کر مشہد کر دیا اور ہر ایک سپاہ دنگار سے لے کا اور چاروں طرف اور دربر دشمنان خواجہ بھی کوشش کر دیا کہ وہ گہڑیہ مشہد سے جب غنیمت کے غلام کے خرمن نے سینے تو تر ت سوار ہو کر دریا پر پہنچا اور سپاہ نے سپاہ دنگار کو لے کر لے گیا اور دشمن کو کو غلام کرتا تھا اور ار کر دیا اس جنگ میں امیر جلال حمید نے خوب تنوار کیے اور دشمن سواروں سے دشمن کے تین قشون پر حملہ کر کے ہٹا دیا اور دشمن کے فوج میں ہٹاں پھیلنے کے بکریوں میں گہڑیہ گیا اور بہت لوگ مقتول اور زخمی کئے اور زخمی اور شاکہ لپٹا ہی میرکن نے جنگ رستہ دے کر کے تین دشمن غنیمت کے زخمی کر لے یہ میں نے کنا ر آب سے دشمنوں کو ہٹا کر اپنے لشکر کو



## تجزیہ کے

قراول ایک شخاف کو مشکلیں باندھ کر لائے میں نے اس میں سے خبر لے لی۔  
 یہ راجہ لشکروں کے اور سکوت کی کیا اور راجہ کو نشانہ اور ہوشیار کیا اور  
 کو میں نے بھیجا تاکہ باکر غنیم کے فوج اور راجہ کے خبر لے دوں جب کہ وہ  
 صحرائیں گئی تو غنیم کے افواج اور قشورات کا کہیں کو نشانہ نہ ملتا تھا اور  
 کر کے چلے آئے میں نے بمشربہا در کو تعین کیا کہ باکر دشمن کو اپنے دشمن  
 او یہ بمشربہا در وغیرہ روانہ ہوئے اور ایک سالانہ میں باکر و درخت  
 دھوان دیکھا جب کچھ اور آ کے بڑھے تو اون لوگوں کے انداز میں کہہ  
 لشکر کے پہلے تھے لشکر قراول بھیجے تاکہ خبر غنیم کے متواتر کے اور میں جب  
 یہ معلوم ہوا کہ لشکر دشمن کا یہی ہے اگرچہ وہ بہت پیچھے اور ہر حال میں  
 بہت دشمنوں کو قتل کیا اور ان کو شکست دیکر اون میں سے پانچ سو آدمی  
 حضور منکر لائے میں نے بمشربہا در کو خیالات خسروانہ سے سرسبز ازاد  
 او جیکے ہر ایہوں کو انعامات سے خوش کیا اور ان اسیروں کے غنیمت  
 کے خبر پوچھے تو یہ عزم کیا کہ خان نے ہنگو اوسات سے طلب کیا تھا کہ  
 کہ فرق کول میں آجاؤ جب ہم فرق کول میں گئے تو خان کو وہاں پایا اور  
 میرا میں سرگردان ہوئے تھی یہاں تک کہ یہ واقعہ ناگہان پیش آگیا  
 میں نے بعد تحقیقات کیے اور انکو قتل کیا اس وقت میں ایک جماعت قراول  
 کو گئے ہوئے تھی امیر قراول سے جو ایک سردار وشت قباق کا ہے قباق  
 ہو گئے اور سکوت کر کے سو ایک اور شخص کے باندھ کر حضور میں آئے  
 جب میں نے اس سے پوچھا اور منی بھی یہ کہا کہ جو جب فرمان آگیا تھا  
 سر اسے خان کے پاس جانیے پتے اور دھند گاہ میں سے نہ گزرتا

## نورنگ

۳۳ مطلع کیا کہ امیر لشکر مورخ سے زیادہ ملے ہوئے آتا ہی تقش خان بہہ خرسنگ  
 بنے جو اس ہو کر لشکر جمع کرنے میں مشغول ہے اور اطراف جوانب پر آدمی بھرتی  
 کئی کیا کہ لشکر الوسات اور تہانات جلد آجا دیں اور کہتا بیٹے کہ میں امیر سے  
 دو گونا لشکر جمع کرونگا اور اب موضع کرک میں اثر رہا ہے اور رز دوزار  
 لشکر جمع ہوتا جاتا ہے اور جب امیر دریاسی متن پر آیا تھا تقش خان لیتوں  
 گھاٹ روکے کہن کیا تھا لیکن امیر اون گھاٹ سے نہ آئے میں نے اذتہ  
 کا لشکر کیا کہ یون تیرے دلین ڈال دیا کہ مشہور گھاٹ چوڑ کر اتر اب میں  
 تقش خان کا احوال خوب دریافت کر کے اس میں منزل میں مقام کیا اور اتر  
 نو لشکر کے ترتیب کیے اور مجلس مرتب کر کے امرا کو بلایا اور سب کو کلاہ  
 اور خلعین خاص اور کمر اور شمشیر اور ترکش مرصع دیکر سر بلند کیا اور  
 شام پناہ اور بہادر وں کو گھوڑے اور خلعین ہزار میں زردوزار اور  
 مغل زردوزی غنائے اور زرد نقد جتنا خزانہ میں موجود تھا اونکو  
 انعام دیکر ارار اور سپاہ کا دل خوش کر دیا اور یہ حکم دیا کہ اب سے  
 اگر دشمن کے خندق کھور واکرین اور احتیاط رات دن کرتے رہیں  
 اور اس میں انتظام سے روانہ ہوا رستہ میں کئی کوس تک دلدل بہت ہے  
 آگے آگے اوسکو مشقت تمام ملے کر کے مقام کیا اوسوقت قراولوں نے  
 آکر خبر دی کہ بنے غنیم کے تین قشتون صحرا میں دیکھے میں اسوہ میں اور  
 قراولوں نے آکر یہ ظاہر کیا کہ انکے پیچھے ایک لشکر عظیم ہوا میں نے  
 اپنے لشکر کو یہ حکم دیا کہ قشتون قشتون سوار ہو دیں اور افواج تیار  
 بطور مقرر سے قول اور جہانگارا اور جہانگارا میں ٹہرن اور سوقت



## پنہو رکے

جادو اٹانے کے دریاہ تین پر پہنچا اور اپنے دلین یہ صلا ح کی کہ اس  
 دریاہ کے مشہور کہا گئے ہیں یہ اتنا احتیاط سے دور ہے مبادا غنیمت  
 میرے خبر سنکر رستہ بند کیا ہو اسلئے مشہور گھاٹ چھوڑ کر دریاہ کے کنارے  
 کی جانب گوروا نہ ہوا اور سپاہ کو حکم دیا کہ پائے کو لین ہے اتری جب  
 تمام لشکر اور سامان اتریا تو ومانسی کوچ کر کے چھٹی دن دریاہ سمیرو پر  
 پہنچا قراول یہ خبر لائے کہ بہت سا شور و غل و ور ہے ہنسی سنا ہے ابھی  
 وقت امیر زادہ محمد سلطان بہادر ایک دشمن کو بچھڑایا جب اس سے ہنسی  
 دریافت کیا تو یہ عرض کیا کہ یہ شور و غل اس صیرا کے اہل کے ہو گویا  
 تھا امیر کے خبر سنکر تہا گئے جاتے ہیں اور قنچش خان کے خبر ہی اس سے درست  
 ہوئے کہ کہا میں ہی اس وقت میں یہ حکم دیا کہ کوئے شخو فی اپنی تیار رہا  
 اور قنچش خان سے الگ نہوی اور بل حکم کہیں بجائے اور رات کو کوئے  
 لگ بجلا دیے پہر میں لشکر ارہتر کر کے دشمن کی طرف گوروا نہ ہوا اور  
 میرے دن غمراہ رہا جب کو دریاہ کی انک پر جا کر بیٹھا پہلے لشکر منڈلا سے  
 کو اتار ا بجا دے چکے لشکر قول اترا اور فوج دست رست اور دست  
 چپ کو میں فی دلا ورے دی کہ وہ آپ پانی میں سے اتر گئے جب تمام لشکر  
 بہ عافیت اتر چکا میں ہی سوار ہو کر پل سے اترا اور گھوڑے کو اٹھار  
 کر روائہ ہوا اس وقت قراول مخالف کے تین سواروں کے مشکین ہانڈہ  
 کو حضور میں لائے میں نے جب احوال قنچش خان کا اذن سے پوچھا تو یہ  
 عرض کیا کہ خان کو امیر کے آنے کی اطلاع نہیں تھے جب دو نو کو کراہی  
 اور اوڑھیک لشکر سے بھاگ کر آئے تو اوٹھوئے ہامیر کے خیر سے خان کو

## توزک

۳۳ امیرزادہ نے بہتر خبر غرض کر بیسے میں بے کہوڑیے کو ہینر مار کر دریائی نوس  
پر کہاٹ تالاش کر کے عبور کیا اور امیرزادہ ملازمت سے شرف ہوا اور  
قراولا طرف اور جانب پر واسطے خبر گیری کے تعین کئی وہ اوس دشت کی کنار  
میں پہنچے تھے لیکن مخالف کا نشان نہیں ملتا تھا لاچار ہٹ آتے تھے اوسوقت  
میں نے شیخ داود بہادر ترکان کو حبکو دمانکے جوں اور بیان معلوم تھے  
اور جوان مردانہ کار آزمودہ تھا بلایا اور چند بہادر اوسکے ساتھ کر کے  
واسطے جستجوئے غنیم کے رخصت کیا وہ دمان سہی روانہ ہو کر ایک رات  
دن رستہ قطع کر کے دوسرے رات کو الاجوق حندیہ میں پہنچا صبح کے وقت  
ایک سوار اوس لاجوق میں سی جہان بہادر رہے تھے اکیا بہادر اوسکو دستگیر  
کر کے حضور میں لائی میں نے اوس سے نقشہ خان کے خبر پوچھی عرض کیا  
کہ ایک ہینا ہی کہ ہم اپنی مکان سی جدا ہو کر نقشہ خان کے تالاش میں سرگردا  
ہیں اور اوس کی کچھ خبر نہیں ملے کہ وہ کہاں ہے پر یہ بیان کیا کہ دوسوار  
جہادپش کے کئی روز سے جنگل میں جو گرد الاجوق کی بے بیٹے میں ہیں نہیں  
خبر کہ وہ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں میں نے اوسہدم تارے لیا دل  
بہادر کو موبس سوار دیکھے تعین کیا کہ وہ جا کر اونکو لکھ لائے اور عید خوا  
کو مقرر کیا کہ تمیز چہا لیا کر اوس الاجوق کو اوتھا کر حضور میں لے  
آوے جب تارے حب الہی اوس مشہ میں گیا تو اوس سوار نے مقابلہ کر  
کے شخص قتل کئی اور باقیوں کو دستگیر کر کے حضور میں لائے جب میں نے اوس  
نقشہ خان کے خبر پوچھی تو یہ معلوم ہوا کہ وہ اوس طرف ہی اوسہدم  
کو میں نے کوچ کیا چند دریا دا اور جوں عبور کر کے پیر کے دن چوبیس

## تیمبر کے

شکر کو بھی وہاں بلا پاتا کہ وہ بھی تمام شکر کو جو اس صحرایں تھا دیکھیں اور اس  
 نے ہاویہ جان لکشا جئے اور سرسبز بازے ملاہر کی مین نے کہا شہریہ بول سے تو  
 ہی اگر اس شکر سے قحطش خان کو شکست نروں تو تلو اور بازہ ہے مجھے پر حرام  
 ہو ویہ اور مین نے یہ شکر اپنا تابع دیکر کہ سجدہ شکر کیا اور اپنے شکر کو  
 حکم دیا کہ کوس اور کور کہ وغیرہ سازجیا مین اور تمام شکر تکیہ باور بلند ہوتے  
 ہوئے نئے اترے جب مین حاضر ہی سیے فارغ ہوا تمام امرا کو خدمت خانہ  
 اگر بند تو اگر صبح گھوڑے تو چاہتے چیمہ زرد و زرد سے منل سیکہ دیکر سر بلند کیا اور  
 جشن بادشاہانہ مرتب کر کے امرا بھی یہ صلاح دے دیے کہ ایک فوج متلاشی خیر  
 روانہ کیے جائے اور سو وقت امیر زادہ محمد سلطان بیٹے اور تہ کریمہ عرض کیا  
 کہ منہ سے شکر ظفر اشراک مین ہوتا ہوں مین بیٹے امیر زادہ سیکہ یہ حرمت خود  
 سامنے میں پسند کر کے اور سنا کہا مان لیا اور اسکو روانہ کیا اور امرا  
 کلاں کو اس کے ساتھ کر دیا امیر زادہ محمد سلطان جمعہ کے دن سنا تو تیاری  
 ماہ جاد الاثر کے روانہ ہوا اور دو مہینے کے ایسی سر زمین میں پہنچا  
 کہ کئے چکے دان اک جاتے اور بعض جگہ اب تک اک بچے نہیں تھی امیر  
 زادہ نے یہ حال عرض کر بھی مین نے امیر زادہ اور امرا کو کہا کہ شکار  
 رہنا چاہئے اور اک جلائیے والوں سے غافل نہوا چاہئے اور پیہ ویہ  
 کر کے دریافت کرو کہ وہ کون لوگ تھے اور کدہر کے میرا یہ حکم سنکر اٹھا  
 کرنے لگے اور رات دن دشمنوں کے تلاش مین پھرتے تھے یہاں تک کہ دریا  
 نول کو عبور کیا قراولوں نے اگر امیر زادہ سے یہ عرض کیا کہ ہمیں  
 مین شکر جگہ اک کا نشان دیکھا ہر چند کہ دیکے آدھے گا مین نشان غلا

## فیروزک

میں نے اوندکو آفرین کہہ کر خوش کیا اور آگے چکر امیرزادہ محمد سلطان کے  
 فوج میں آیا کہ صفیں بند ہے ہوئی مسلح کہہ رہے تھے ہر ایک اوندن یہے بجکر رستم  
 اور سفند یار معلوم ہوا امیرزادہ محمد سلطان تھے اگر تیرے رکاب چڑھ  
 اور گھوڑا پیشکش کیا اور میں امیرزادہ کا لشکر دیکھ کر قول میں آیا افواج  
 قبول کیے صنف بصف مسلح اور آراستہ تھے اور ہر ایک امرار قبول تھے اپنے  
 گان میں اپنا لشکر دوسرے یہے زیادہ برابر آتے کیا تھا ہر ایک نے پیادہ ہو کر  
 زمین اشلاص کے چہرے اور گھوڑیے رنوار معدن زرین زرشکیش کے اور آرا  
 افواج یہے تحمین سینے تول کے حاضر می لیکر لشکر برانقا زمین آیا پہلے لشکر  
 امرار خراسان کا تھا کہ امیرزادہ میرا شاہ کے علم کے قبی صنف بصف مسلح  
 کھڑے تھے یہاں افواج دیکھ بجکر شکفتے حاصل ہوئے امیرزادہ پیادہ صف  
 یہے نکل کر رسم میرے گھوڑیے کا چوم کر ثنا کہنے لگا اور آپ قبول تھاتے مو  
 زین رسم نذر کیا میں نے اوسکو مہر پر سے یہے دعا دی اور لشکر امرار برفنا  
 کی حاضر یہے میں مشغول ہوا اور تمام افواج دست راست کو غور سے دیکھا  
 ارشنگی اور تنظیم ہر ایک کا دوسرے یہے بہتر تھا اور امرار دست راست  
 امیر بایج صیف الدین اخگر محمد سلطان شاہ وغیرہ امرار نے رسم آدا  
 اور زمین بوسے بنی لاکر گھوڑے نذر کئے اور بہت آفرین سے اور تمام  
 حاضر سے اپنے لشکر کے دودن میں یہے صبح سے سوار ہو کر شام تک اس  
 شغل میں رہا تھا اسوقت میں نے یہاں کیا کہ افواج اور قشونات اور  
 قشونات اپنے اپنی جگہ ٹائم زمین پر میں ایک پہاڑ کے اوپر کہ اوس صحرا  
 میں تھا چہرہ انکار لشکر سے سوار ہو کر ایک دفتر دیکھ میں اور امرار اور سردار

تہ تیور ہوئے

## در شہادت قہجانی

شہادے سے غار خ ہجو کر میریے دلین بہر آگہ ہا غری مسکر کے خون میں نے حکم  
دیا کہ ہر کاری یہ خبر کہ دیں کہ امرا اور سردار قشربانات اور ہزار چات اور  
صوبجات کے اپنا اپنا لشکر اور ہتھیار کہ جس طرح ہتھیار پہنچا دے وہ ہتھیار  
سامان کے سوار ہو کر اپنے اپنے موقع پر کھڑی ہو کر اپنے لشکر کے حاضری دیں  
جب حکم کے موافق تمام لشکر فوج فوج اور قشون قشون سوار ہو کر اپنے اپنی  
مقام میں صف بصف کھڑے ہو گئی میں ہی سوار ہوا اور لشکر کے ہاخریے  
واپس طرف سے شروع کی پہلی میں بڑے بیک کی لشکر میں گیا اور اس کی افواج  
نہایت ارستہ ویکھی بڑی بیک نے گھوڑے سے اتر کر میری کتاب جوئی اور  
گھوڑا پیشکش کیا میں نے اسکو بخش کیا اور گھوڑا دیا کہ امیر خداداد حسن  
کی سپاہ کو خوب دیکھا وہ تمام مسلح اور کھن اور جوان اچھی سوار تھی جب امیر  
خداداد حسن کو از م پیشکش اور رکاب بھیجے ادا کر چکا تو میں شیخ تہ تیور میر  
اقتیور بہادر کے لشکر میں آواہم اپنے صفین ہزار ہا سی سند و زر کی آرم  
کر کے نہایت توڑک کے ساتھ گہرا ہوا تھا اور رسم بزرگ کی بجائے گھوڑا  
پیشکش کیا وہاں سے امیر زادہ عمر شیخ کے افواج قاسمہ میں آواہم  
علی میں نشان فتح مندیے کا ظاہر تھا امیر زادہ نے پیادہ یا گھوڑا پر  
کیا اور اداب بجالایا اور دعا اور ثنا کے میں بھی اسکو دعا  
دی کہ سلطان محمود اور امیر سلیمان شاہ کے افواج میں داخل ہوا وہ اس  
شکر کے صفین ارانتیجے سے ماندہ کر کھڑے ہوئے تھی اس کے کھجور کھجور  
خوب معلوم ہوئے اور انہوں نے آگے اگر تسلیم کیے اور گھوڑے سے نذر دیے

## توزک

۱۴۶۱۔ درمید بات کو یہ اطلاع کرو کہ کوئی شخص نان کاج اور پلاوا اور قراج  
 وغیرہ کھانے نہ پکاویے لیکن پٹیا پکا یا کرین بعضی امرا و لٹیا اپنے روبرو کو  
 ایک ایک پیالہ آدے سرے دیتے تھے چنانچہ ایک ایک من آگے سنگ انبار  
 سی جو اٹھ من ترے ہوتا یہی معشرے کی جو اسبہین ملائے تھے ساٹھ پیالہ  
 حریرے کے ہو جاتی تھیں اکثر سپاہ جنگل میں جا کر جانور دن چوپایہ اور پرند  
 کا شکار کرتے تھے اور مرغ صحرایہ کے اندرون سے اپنا قوت کرتے تھے اور  
 ہم ہر روز کوچ کر کے نیا مقام کر لیتے تھے یہاں تک کہ میرے دن یکم ماہ جاوا  
 کو شکار فرغ کے طرح ڈالے اور تمام امیر زادوں اور امرا کو میں ہاتھ  
 لیکر شکار گاہ کو متوجہ ہوا اور ہمارے لشکر نے نہایت نے اس صحرا  
 بجد و غایت کو گھیر لیا اور جو شکار اس جنگل میں تھا اسکو روک کر  
 جمع کر لیا میں بے معار اور کے سوار ہوا اور آہوا اور گوزن اور بکن  
 وغیرہ اسقدر تیرا ورتلوار سے مارے کہ ہم تھک گئے اور تمام سپاہ  
 کو اسکیا شکار کر و اہل لشکر خورد و بزرگ نے اسقدر شکار کیا کہ ہر  
 بے پیرتے تھے جو فرہ دیکھا اسکو ذبح کیا اور لاغر کو چوڑ دیتے تھے  
 باوجود کے اذوق کے کہ اکثر لوگ گھاس اور سبزہ سیراوقات بسر کرتے  
 تھے شکار کے کثرت سے چند روز کے کھانے سے مستغنی ہو گئے اسبھی کار  
 گاہ میں ایک قسم کی جانور شکار کی جو نہیں سے بڑے پتے اور نہایت شیر  
 گوشت میں نے وہ جانور کہیں نہیں دیکھی تھے زبان چننا سے میں ان جانور  
 کو قند غایے اور اہل دشت اسکو کن کہتی ہیں  
 بیان شکر کے حاضر سے لینے کا

چنگیز

کرن اور مسخاروں سے بلند سازا اور پھر پھاڑ کے چوٹے پر ٹھکانا اور  
تراشوں سے اپنا نام اور تاریخ و زمان آٹنے کی ایک بہتر و گہوارہ آکر اور  
ساز سے میں مضبوط لگا دیا پھر دافسی کو چکر کے کنارہ دریا سے  
جوتی کے جاکر اتریے اور اس دریا کو عبور کر کے کوچ کوچ نو  
دن کو ضعیف و غریبے میں آیا اور یہ یقین ہوا کہ قفقزستان اور  
سپایان میں کیا دیکھی اور دہر پڑا ہے لیکن کچھ نہیں کہ وہ زمان سے  
معلوم نہیں ہوئے تھے اور مشکل یہ تھی کہ وہ دشت پانچ سات مہینے کی  
راہ تھا اور کئی راحت اور ادا دے مطلقاً نہیں تھی اور سامان اور  
بار بردارے لشکر میں اس قدر جمع تھی کہ حساب اور تعداد دینے باہر تھی گرا  
فلکے اتنے ہونے لگے کہ ایک کوچ یہ سو دینا نہ سکے کہ اور ایک من غلاب  
سنگ کلان کے جو سو من شریع ہے سو دینا نہ سکے کو بگاڑا پھر کئی  
کے آتے نہیں آتا تھا بیٹھے امرار تو اناات اور ہزار ہات اور صد ہات  
اور وہ جات لے کرانے غلہ کا شکر کیا اور سارے باب کٹا لیا اور حجاب  
نے کہا کہ دو مہینے کا کھانا لشکر میں اور باقی یہ سراجیت کے وقت  
افوقہ آتے نہیں آسکا میں نے جواب میں کہا کہ خدا راز قی ہے روزیے  
کا قدرت کرد علامہ نے کہا کہ چنیو لے اپنے مسور اخ اور مرغ اپنے  
گھونسلے سے جب باہر نکلے ہیں تو اوٹکو روزیے کا کچھ ٹھکانا نہیں ہو  
الہ تعالیٰ اوٹکو روزیے دیتا ہے میری جائز اور روزیے ہمارے  
مستور ہوئی ہیں الہ تعالیٰ کے حکم سے روزی دینا چاہو مگر ان کے قتل  
مستور حاصل ہوئی ہیں حکم دیا کہ امرار تو اناات اور سرداران ہزار

## تورنگ

۴۷۸ افعال ناپسندیدہ جیسے نادم ہو کر سجدے کرتا ہے تو غلط بیگ کو ہمارے پاس بھیج دے  
 تاکہ ارکان دولت کے اتفاق سے حقیقت حال عرض کرے پہر جو مصلحت وقت  
 کے ہو گئے وہ عمل ہو آویسے کے پہر میں نے ایلچی کو زبردور سے خلعت دیکر  
 رخصت کر دیا اس باب میں تمام اراکین پہر عرض کیا کہ ایلچی کفار رخصت کر دینا  
 اختیار سے بعید ہے ایلچی ایلچی کو دینی سرعام لیکر سعادت سعید میں سہلہ  
 ہوا اور قراچوق اور میران سے گزر کر کس دہ تک بیابان اور جبل  
 میں رستا چلا اور ازبک بطور ایثار جاتے ہی اور اپنے رستہ میں گریہ  
 تھا ایلچی لنگر اور گھوڑے کم لے لے اور ایثار سے عاجز ہو گئے تھے جمعیت  
 کے دن یکم ماہ جاویدہ الاول کو موضع سارق اور ن میں پہنچا عنایت  
 الہی سے ایک صیلا بعلکلم اوس موضع میں کو گزر رہے تھے پائے شربت میں  
 موجود تھا تمام حیوانات سیراب ہو گئے چند روز اوس منزل میں مقام  
 کیا گھوڑوں کو آرام دیکر روانہ ہوئے اور دریا کو میر کر اترے  
 اور موقع دو سوار ایلکو اور ازبک جو نقش خان کے پاس سے  
 بہاگ کر رہی پاس آئیے تھے بہاگ کر دشت کی طرف چلے گئے میں نے  
 ایلکو اور ازبک کے مذاق کو یہیہ لیکر صحرانہ پیمانہ میں دہائے نامبار  
 میں جب تک اور میں کوچ کوچ اور میں بیابان میں چلا جاتا تھا اور چٹان  
 پائے تھا وہاں میں کہ کرتا تھا جب میں موضع ایچاق میں آیا صحرانہ  
 اور باقی نام نہایت سبز و خرم تھا وہاں میں ایک مقام کیا اور میں میں  
 میں ایک پانی سے تھی میں اوس پہاڑ سے پرچہ کر سبز و شکر سیر کرتا تھا  
 میں اوس پہاڑ سے پرچہ کر سبز و شکر سیر کرتا تھا



## تیسواں رسکے

سلمان سلطنت اور خیل اور خشم خانے کا اور سبکو عطا کر کے افواج قلا  
 اور سبکو بدیکے ٹی دی نہان تک کہ ہماری کوشش میں انوس جو جے کے تحت  
 پریشا اگر چہ تخت اور تاج سلطنت کا اور لباس فقیریہ کا سب نقد سیر  
 سی ہے لیکن ظاہر میں سب اور سبک سلطنت کا میں ہوں اور ہمیشہ میں اور سبکو  
 اپنا بیٹا اور وہ سبکو بارپ کتار باب اپنے سلطنت اور خشمت زیادہ خیال  
 کر کے حقوق میری پدری اور فرزند کی بھول کر عاصی ہو گیا اور جب  
 میں واسطے تسخیر ایران زمین کے متوجہ ہوا اور اس سرزمین کو مخالفوں سے  
 لیکر اس ممالک کے انتظام میں مشغول تھا تو اس نے نہایت غم و راور  
 بنجھ دیے سب شکر عظیم ممالک توران پر سبکو درپے خرابی اور سرزمین  
 کے ہوا اور مال اسباب مسلمانوں کا غارت کیا اور زن و فرزند اہل اسلام  
 کے اسیر اور بردہ کیے اور جب میں ممالک عراق اور فارس کے تسخیر  
 میں فارغ ہو کر اور انہر کے طرف متوجہ ہوا تو اسکا تمام لشکر بھاگ گیا  
 اور میں نے اس فعل بد کو اور سبکو قوفے پر قیاس کر کے حق پدریہ کا  
 محفوظ رکھا اور اسکا کیا کیا براہ سمجھا یہاں تک کہ دوبارہ قدم  
 حرارت کا اپنے کلی سے باہر نکلا کر ہمارے ملک پر لشکر کشی کے اور اسکی  
 افواج متغلابے ہماری ملک میں داخل ہوئے جب میں واسطے دفعہ  
 تہ کے متوجہ ہوا تو ابھی ہمارے لشکر کے گرد ہی نہیں دیکھی تھی جو ہا  
 لے اب جو میں نے غم میں نے داوطلبوں کا اور ارادہ خلاصہ زن و  
 فرزند مسلمانوں کا بیدوں کے ماتھے سے کیا ہے اور ہماری پورتن کا خبر  
 سننی ہے تو عجز بیان کرتا ہے اور میں نے یہ غم کیا ہے اگر وہ اپنے

## توزک

جب میں فراسان میں پہنچا تو یہ سننا کہ قتمش خان کے ایٹے آئے ہیں میں نے  
 ادنیٰ تغافل کیا چند روز کے بعد جو میں نے اونکو بلایا تو بلاطوبہ سے سیٹھ ہو کر  
 ایک سفار اور نوگوٹھڑے راہوار کہ ہر یک گویا شیر اور جتا تھا شکش  
 لائے میں نے اسکی کشتافروہ جانور ہے کہ اوسکو بادشاہ ماتھ پرٹھا  
 بن فلن لیکر ماتھ میں لایا اور اچھون نے قتمش خان کی طرف سے یہ پیغام ادا کیا  
 کہ قتمش خان نے بعد اظہار شترسارے کی عرض کیا ہے کہ امیر میرے  
 پرورش کے بیٹے اور امیر کا حق احسان اتنا میرے گردن پر ہی کہ نزارا  
 جمعہ سوزبان میں بیان نہیں ہو سکتا اور وہ بے ادبے کہ مجھسی بیوٹے  
 اور لکڑی کے ہو گئے ہیں بعضے نا عاقبت اندیشوں بنفید کے اغوامی سی ہی  
 اوس جرات سے روبرو احسان امیر کے نہایت شرمندہ ہوں اور غلج  
 ہو کر بے غولک کرتا ہوں اگر امیر میرے تقصیر معاف کریں تو یہ شرط کرتا ہوں کہ  
 پہ اپنے مدد سے قدم باہر نہ کرؤں گا اور خلاف ادب کہی نہ کروں گا جب ایٹے  
 قتمش خان کا پیغام کہیں گے میں نے یہ جواب دیا کہ پہلے جو قتمش خان ار و شمان  
 کے لشکر یہ خستہ جان اور شکستہ دل رخصت ہو کر ہمارے پاس آیا تھا تو میں  
 اوسکو نہایت رعایت سے بٹھا کر لیا اور اسکے انتقام کے لئے اوس پر  
 میں ار و شمان پر لشکر کشی کی اور برب برف اور سرمایہ کتنی آدمی  
 اور گھوڑے اور حیوانات ہمارے لشکر کے ضایع ہوئے اور لشکر کو  
 خسارت عظیم ہوئی اور اب تک بھی اتنی کوشش کی کہ اوسکے لشکر  
 کے انوس سے جدا کر دیئے اور اوسکو اوسکے انوس کا ماکم کر دیا  
 پھر دوبارہ ار و شمان سے بھاگ کر میرے پاس آیا تو اسباب اور

پیشور کے

سلمان سلطنت اور خیل اور حشم خانے کا اور سکو عطا کر کے افواج ق  
اوسکی مدد کے لیے دی یہاں تک کہ ہماری کوشش سے اوس جو جے کے تحت  
پر بیٹھا اگرچہ تخت اور تاج سلطنت کا اور لباس فقیر سے کامب نقد  
سی ہے لیکن ظاہر میں سب ادب کے سلطنت کا میں ہوں اور سمیت میں اوس  
انہا بیٹا اور وہ مجھ کو باب کھتا رہا اب اپنے سلطنت اور حشمت زیادہ خال  
کر کے حقوق میری پدری اور فرزندہ کے بھول کر عاصی ہو گیا اور جب  
میں واسطے تسخیر ایران زمین کے متوجہ ہوا اور اوس سرزمین کو مخالفوں سے  
لیکھ کر اوس ممالک کے انتظام میں مشغول تھا تو اوس نے نہایت غرور اور  
بخیر دیے سے شکر عظیم ممالک توران پر بھیج کر درپے خرابی اور سرزمین  
کے ہوا اور مال اسباب مسلمانوں کا غارت کیا اور زن و فرزند اہل اسلام  
کے اسیر اور بردہ کیے اور جب میں ممالک عراق اور فارس کے تسخیر  
سے فارغ ہو کر ماورالنہر کے طرف متوجہ ہوا تو اوس کا تمام لشکر ہلاک گیا  
اور میں نے اس فعل بد کو اوس کے بیوقوفی پر قیاس کر کے حتی پدر سے کا  
محفوظ رکھا اور اوس کا کیا کیا براہ سمجھا یہاں تک کہ دوبارہ قدم  
جرات کا اپنے کلمی سے باہر نکلا کہ ہمارے ملک پر لشکر کشے کے اور اوسکی  
افواج متغلا سے ہماری ملک میں داخل ہوئے جب میں واسطے دفع  
فتنہ کے متوجہ ہوا تو ابھی ہمارے لشکر کے گرد ہی ہنن دیکھی تھی جو ہلاک  
کئے اب جو میں نے غم لینے دا د مظلوموں کا اور ارادہ خلا سے زن و  
فرزند مسلمانوں کا بید ہون کے ماتھے سے کیا ہے اور ہماری پور شکر خیر  
اوسنی سننی ہے تو عجز بیان کرتا ہے اور میں نے یہ غم کیا ہے اگر وہ اپنے

## توڑک

جب میں فراسمان میں پہنچا تو یہ مناکہ تقتمش خان کے ایٹے آئے ہیں میں نے  
 ارنسٹ ٹافل کیا چند روز کے بعد جو میں نے اونکو بلایا تو بلاطوبہ سے سیٹھ پر  
 ایک شکار اور نوگوٹھڑے راہسوار کہ ہریک گویا شیر اور جتا تھا شکست  
 لائے میں نے اسلی کو شکار فوہ جانور ہے کہ اوسکو بادشاہ ہاتھ پر بٹھا  
 بن فل لیکر ہاتھ میں لیا اور ایلیون نے تقتمش خان کی طرف سے یہ پیغام ادا کیا  
 کہ تقتمش خان نے بعد اظہار شرمسارے کی عرض کیا ہے کہ امیر میرے  
 پرورش کے بیٹے اور امیر کا حق احسان اتنا میرے گردن پر ہی کہ نزاروں  
 جمعہ سوزبان میں بیان نہیں ہو سکتا اور وہ بے ادبے کہ مجھسیل ہو گئے  
 اور رکپن کے ہو گئے بے بعضے ناعاقبت اندیشوں بے فیہ کے اغوا سی ہی  
 اوس جہدت سے روبرو احسان امیر کے نہایت شرمندہ ہوں اور غم  
 ہو کر غم طلب کرتا ہوں اگر امیر میرے تقصیر معاف کریں تو یہ مشروط کرتا ہوں کہ  
 پہ اپنے مدد سے قدم باہر نہ کرہوں گا اور خلاف ادب کہیں نہ کر دینا جب ایٹے  
 تقتمش خان کا پیغام کہہ چکے میں نے یہ جواب دیا کہ پہلے جو تقتمش خان اور دشمنان  
 کے لشکر یہ خستہ جان اور شکستہ دل زخمی ہو کر ہمارے پاس آیا تھا تو ہمیں  
 اوسکو نہایت رعایت سے پیشا کر لیا اور اوسکے انتقام کے لئے اوس پر  
 میں اور دشمنان پر لشکر کشی کی اور بسبب برف اور سرمایہ کے کتنی آدمی  
 اور گھوڑے اور حیوانات ہمارے لشکر کے ضایع ہوئے اور لشکر کو  
 خسارت عظیم ہوئے اور اب تک بھی اتنی کوتاہی کے کہ اوسکے دشمنان  
 کے اوس سے جدا کر دیئے اور اوسکو اوسکے اوس کا حاکم کر دیا  
 پھر دوبارہ اور دشمنان سے بہاگ کر میرے پاس آیا تو اسباب اور

## تیسرا حصہ

سامان سلطنت اور خیل اور چشم نہایت کا اور سکو عطا کر کے افواج قاہرہ  
 اور سکر برد کی نئی دیو بنان تک کہ ہاری کو ششتر سے اور سوجو سے کے تخت سلطنت  
 پر بیٹھا اگرچہ تخت اور تاج سلطنت کا اور لباس فقیریہ کا سب نقد پیرا  
 سی ہے لیکن خاصہ میں سب اور سیکہ سلطنت کا میں ہون اور رحمت میں اور سکو  
 اپنا بیٹا اور رہہ بکو بار پکتار اب اپنے سلطنت اور حشمت زیادہ خیال  
 کر کے حقوق سیر و پداری اور فرزند کی بھول کر عانت ہو گیا اور تب  
 میں واسطے تسخیر ایران زمین کے متوجہ ہوا اور اس سر زمین کو مغنا فوج  
 لیکر اور مالک کے انتظام میں مشغول تھا تو اپنے نہایت خرد و راہ اور  
 بخیریت سے لشکر عظیم مالک توران پر بھیج کر درپے خرابی اور مس زمین  
 کے ہوا اور مال اسباب مسلمانوں کا تجارت کیا اور زن و فرزند اہل اسلام  
 کے اسیر اور بربذہ کیے اور جب میں مالک عراق اور فارس کے تسخیر  
 سے فارغ ہو کر اور النہر کے طرف متوجہ ہوا تو اسکا تمام لشکر بھاگ گیا  
 اور میں نے اس نئی بد کو اور سیکہ جو قوفے پر قیاس کر کے حق پر وہ کا  
 محفوظ رکھا اور اسکا کیا کیا براہر سمجھا یہاں تک کہ دوبارہ قدم  
 جرات کا اپنے کلی سے باہر نکلا کہ ہاریہ ملک پر لشکر کشے کے اور اسکی  
 افواج مشغول سے ہاری ملک میں داخل ہوئے جب میں واسطے دفع  
 فتنہ کے متوجہ ہوا تو ابھی ہاریہ لشکر کے گرد بھی نہیں دیکھی تھی جو ہا  
 سیکے اب جو میں نے غم لینے دا د مسئلہ ہو نکا اور ارادہ خلا سے زن و  
 فرزند مسلمانوں کا بید ہون کے ماتھے سے کیا ہے اور ہاری اور شتر کا خبر  
 اوسنی سنھی ہے تو عجز بیان کرتا ہے اور میں نے یہ غم کیا ہے اگر وہ اپنے

تونیزک

جب میں فراہمان میں پہنچا تو یہ سننا کہ قتمش خان کے ایٹے آئے ہیں میں نے  
بے بسی سے کہا چید روز کے بعد جو میں نے اونکو بلایا تو بلا طلبہ سے ہی نہ ہو کر  
جب شہار اور نوگوٹہ سے راہسوار کہ ہر ایک گویا شیر اور جتا تھا پشکش  
انے میں نے اسکی کہ شہار وہ جانور ہے کہ او سکوبا دشاہ ہاتھ پر مہا  
میں نکل لیکر ہاتھ میں لیا اور ایچون نے قتمش خان کی طرف سے یہ پیغام ادا کیا  
قتمش خان نے بعد اظہار شہسار سے کی عرض کیا ہے کہ امیر میرے  
بہتر شہ کے بیٹے اور امیر کا حق احسان اتنا میرے گردن پر ہی کہ قرار دیا  
میرے ذرا ان سے بیان نہیں ہو سکتا اور وہ بے ادبے کہ مجھسی پہلو  
رہنے کے ہو گئے ہیں بعضے ناعاقبت اندیشوں بے فیہ کے اغوامی سی ہی  
تجربات سے روز و احسان امیر کے نہایت شہر مندہ ہوں اور غم  
میں ہے کہ تاہون اگر امیر میرے تقصیر معاف کریں تو یہ شرط کرتا ہوں کہ  
میرے قہر باہر نہ کہوں گا اور خلاف ادب کہیں نہ کروں گا جب ایٹے  
میں نے اس کے منے یہ جواب دیا کہ پہلے جو قتمش خان اور شہان  
میں در شہر دل زخم ہو کر ہمارے پاس آیا تھا تو میں  
میں سے یہ جاکر لیا اور اس کے انتقام کے لئے اس کو  
میں نے اور برب ہون اور سرمایہ کے کتنی آدمی  
میں نے ہمارے لشکر کے ضایع ہوئے اور لشکر کو  
میں نے ہمارے کسب ہی اتنی کوشش کی کہ اس کے انہوں  
میں نے ہمارے اس کے الوس کا ماکم کر دیا  
میں نے ہمارے پاس آیا تو اسباب اور



۴۲ جو واسطے زیادتی لشکر کے لکھ دینی تھی مگر اپنے لشکر اور قشونات کے درگاہ  
 میں حاضر ہوں جب افواج اطراف و جوانب کے جمع ہو چکے تو میں اس سال  
 لاکھ سات سو انویس میں ترقیب سپاہ میں مشغول ہوا اور گئے سرکاری گھوڑوں  
 کے رو برو سنگا کر جو شخص سادہ تھا اسکو سوار کیا اور ایک اسپہ کو دو سپہ  
 بنایا اور خزانے سے خزانہ سنگا کر ہر ایک کے موافق زر انعام دیا اور جو  
 ستیار وغیرہ سلاح خانہ میں تھے اسرار اور لشکر کو تقسیم کر دیے جب لشکر  
 کے انتظام سے خاطر جمع ہوئے تو یہ حکم دیا کہ چھ ہتھی کے سامان سی کرتے  
 کوئے سات نلے اور جسکو مقتدر ہو وہ ایک برس کا آذوقہ سمراہ  
 لیویے اور یہ بند و بست کیا کہ تمام سردار و فسی یہ چلکا لیا کہ سپاہ  
 اور قشونات کے ہتار و نہیں میں ہر ایک ایک تلوار اور ایک خنجر اور  
 ایک دو پیش فیض اور ایک کان اور تیس تیز موہ شرکش اور ایک شکار  
 سے کتر سمراہ نلین اور سرد و سوار و نہیں ایک گھوڑا کو تلی سمراہ رہی اور  
 اٹھارہ آدمیوں میں ایک خیر اور دو سیلے اور ایک پہاڑ اور ایک  
 درایت اور ایک آرہ اور ایک تیر اور سو سوئے اور ایک دریش  
 اور ایک جائے اور آڑہائے من رستی موت کے اور ایک چڑتہ ثابت  
 اور ایک دیگ سب کے پاس ہو ویسے کہ وقت حاضر نے لشکر کی یہ  
 تمام چیزیں دیکھا دیوین بعد اس بند و بست کے عنایت الہی پر تکیہ کر کے  
 دارالسلطنت سمرقند سے روانہ ہوا اور دریا و خنجر پر جا کر مل بند ہوا  
 اور دریا و اشترکزستان میں زمین ناشکیب میں درمیان موضع پڑیں  
 اور جہاں پہلے ڈیرہ کیا چونکہ منار قطب الاولیا شیخ مصلحی کا اوس



تہذیب و تمدن

کے نوجوانوں کی گزر کر ادا کر کے میں پہنچی اور اسباب وہاں چھوڑ کر آگے چلے  
اور کنارہ دریا سے اتریں گے اترتے ہی وہاں یہ خبر پہنچی کہ قزاقوں نے دریا کو  
اتر کر لوٹنے کے طور پر سبز زمین شکار گاہ سمجھ کر گئی اور اپنے چند  
وہاں مقام کر کے غنیمت غنیمت اور اس اطراف سے حاصل کیے اور ہر ایک اپنے  
اپنے نوکر وں کو دریا سے اتر کر رہنے حکم دیا کہ اپنا داغ اور تختہ  
ساق و زخت و نہر کے دیکھ دیں اور نشانیاں اپنے اپنے سر زمین میں  
بنادیں جب اس کے اترنے کو رشتہ جتہ میں چہ پہنچی ہو گئے اور نہ وہ لشکر کا  
خانہ اور لشکر کے ساتھ صرف گوشت شکار گاہ لگئی اور دشتوں کا یہی  
نام اور نشان نہیں تھا آخر ابدین کو کہ گزشتہ سی مہاجرت کر کے سالم و غلام  
پہنچا جس جوئی از بسکہ مراد قلعہ نشان کے برعہر ہی می کہ او سنی ہا رسی ملک  
پر لشکر روانہ کر کے اور اراکین کے مہمزدوں کو بہت ستایا تھا متنبہ رہتا  
تھا اور اس کا انتقام ہرگز نہیں نظر تھا اب جو مالک محروم سے بخوبی  
جمع ہوئے اور کوئی اور نویش تیار نہیں رہے تو میں نے سامان جنگ و  
قیماق کا غنم معہ کیا

ذکر حضرت عباس (ع) کے لشکر کا  
دشت قیماق کے طرف قلعہ نشان

سینے اور پر

تو کہ سامان جنگ و دشت قیماق کا دستور یہ ہے کہ ہر کاری ہو  
عالمیہ طلب اسرار اور بر و ساء اور سات اور توانا اور ہزار  
اور ہزار ہا کے اطراف ہر ایک پر قیماق کے موافق دستاویز لگی

## توزک

۴۲۲ عر شہینے یہ خبر سنکر اندکان کے لشکر میں سے امیر حسن ابجدی اور سکن اور  
 بیٹے کو مدد دے دے تر کو نیچے پانچ ہزار سواروں کے جمعیت یہ تعین کیا تاکہ خاک  
 اور امرا کے رفاقت کرے جب یہ امرا اسی کو ملے کوچ کر کے موضع کوک  
 لوند میں نازل ہوئے چند روز وہاں مقام کر کے قراول روانہ کئے اور منتظر  
 دشمن کے خبر کے تھے آخر مخالفوں کے خبر دریافت کر کے انکی طرف کو روانہ  
 ہوئے اور اوس جنگل میں جو بلا سو قتل کیا اور ماں اوسات اور احشامات  
 کا جس جگہ پایا اوسکو غارت کیا یہاں تک کہ الاغ سی گذر کر دریاسی ابلہ  
 کو بدو کشتی کے اتری اور انکا تو راسی کی مکانات تک موضع قرا مان میں  
 پہنچے انکا تو راسی اپنے مکانات خالی کر دیئے تھے امرا نے ابلہ بوغاسی ملکا  
 کو چار سو سوار کے جمعیت سے واسطے قراولے اور خبر گیری کے آگے  
 روانہ کیا تھا اب یہ خبر آئی کہ قراولوں نے غیم کو جالیا اور جنگ کے  
 اور اکثر شہید ہو گئے امرا نے اس فائدہ اور یکس کو واسطے تحقیقات سے  
 احوال کے تعین کیا وہ روانہ ہو کر میدان جنگ میں آئے لاشیں بہت پر  
 دیکھیں اور نہ یہ اپنے طریق کا ایک زخمی نیم جان پایا کہ چالیس دن تک  
 سبزہ کو غما کیے تھے اوس زخمی کو اوٹھا کر اوس کے پیاردار سے لے  
 اور امیر سلیمان وغیرہ امرا کے خدمت میں آئے اوس نے یہ بیان کیا کہ  
 شکار گاہ میں قمر الدین سے بقاء کیا اور جنگ عظیم واقع ہوئے مرفین  
 کے اکثر لوگ مارے گئے پیارے لوگ جو زندہ بچے سوختہ حال نکل گئے  
 اور قمر الدین میرا دیکھے ہوئے کہ طرف روانہ ہوا امیر سلیمان اور امرا  
 لشکر اس لئے کہ قمر الدین کے قیام پر روانہ ہوئے اور موضع

## تیسری رے

مال منال کے زیادہ کریں اور اس باب میں وثیقہ لکھ دیں تمام امراء نے  
 تمام حکم جہان سلطان کو سپرد کر دیا کہ وقت سپرد ہو جائے سپاہ حاضر کرے  
 اور ان وقت کے حسب الحکم امراء سے دست آور لکھوائے اور ان دنوں ہاتھ  
 آیا دے ہر روز خوشنود شامانہ مرتب رہتا تھا اور ہم عیش و عشرت میں مشغول  
 تھے اور دروازہ انعام اور احسان کا ہر خورد اور بزرگ پر کھلا ہوا تھا  
 اور اس وقت ہر روز شہنشاہ بزرگ آغا اپنے ہتھیار کے بیٹے کو جس کا نام سونے  
 قلع آغا تھا امیر زادہ عمر شیخ بیٹے نامزد کر کے حکم دیا کہ سوائق مشرع شریف  
 کے نکاح کر دو اور امیر زادہ میرانشاہ کو خراسان کو روانہ کیا اور امیر زادہ  
 عمر شیخ کو اندکان کو بھیجا اور باقیہ امراء و قرائات اور الوہیات کو جو قوت  
 میں حاضر ہوئے تھے حکم دیا کہ اپنے اپنی مقام پر حاجت کریں اور میں نے ویسا  
 بار بار وہ سمرقند کے روانہ ہو کر مرغزار پھرا انعام میں دیا کیا اور سو وقت میر  
 دین یہ آیا کہ ہر ایک لشکر و شہت جتہ پر تعین کروں تاکہ جا کر اتنے مال اسباب  
 الوہیات کا جو رکھا ہو وہیے غارت کریں اور اگر مخالف کوئے زندہ رکھا  
 ہو وہیے اور سکو قتل کریں اس چال کے اوائل میں امیر سلیمان شاہ اور خدا داد  
 حسنہ اور امیر شمس الدین سپہ امیر عباس اور امیر عثمان براہ شمس الدین  
 اور صدیقی بہادر سپہ تابان بہادر اور سلطان سپہ امیر سیف الدین اور حسن  
 جانہ اور ملک قوجین اور عید خواجہ اور توکل بہادر اور باور بیجا اور  
 نصرت قاری اور بعضی امراء قشونات کو بیس ہزار سوار مسلح ہمراہ دیگر  
 دست جتہ کی طرف روانہ کیا اور یہ امراء بارہا جنگ تمام روانہ ہوئے  
 اور ناشکیب سے گزر کر موضع آئے گول میں نازل ہوئے اور امیر زادہ

## توڑک

۴۲۰ انا لید و انبالیراجون کہہ کراؤ سکے خیمہ کھین کر اگر خطہ کشن میں لہا کر دین کر د  
 اور حرات اور صدے فقرا اور مساکین کو دے اور حافظ مقرر کے کہ  
 ہر روز ختم قرآن مجید کا کیا کریں جب موسم زمستان گذر گئے تو میں کول فریگیے  
 سے خطہ نکش کشن کیطرن روانہ ہوا اور قریبے سی گذر کر بغداد کشن میں آیا اور  
 دریا رخسار کے کنارہ موضع اقبام نازل ہوا اور بارگاہ اور خیمہ اور خروگاہ  
 اور سیاربان بادشاہ نہ ہر یا کراتے اور چند روز وہاں مقام کیا اور  
 میرے دلین یہہ آیا کہ اب تاشد اہل یہی مہالک توران ایران بدخشان  
 خراسان اثردران گیلان گوجستان ارزروم اذربایجان رستدار عراق فارس  
 شردانات سیستان کابلستان باختریے سازعت ہارسی گاشتون کی قبضہ  
 میں آئے اور بسبب کثرت یورتر کے جو مالک مذکورہ اور دشت جہا اور  
 دشت قیاق اور مغولستان میں واقع ہوئیں میں ہقدر مال متاع اور مویشی  
 اور مراکب ہارے لشکریوں پاسر جمع ہوا ہے کہ انے میا پیے ہاری  
 لشکر کا امراء سلاطین ماننے کے سی کمیت میں زیادہ ہے پس اگر امراء موافق  
 اپنی اپنے دوت کے ہر یک اپنی جمعیت اور قشونات اور افواج زیادہ  
 کریں تو گنہا لیش ہے اسلئے میں نے حکم دیا کہ فرا میں بنام اراد اور رسا  
 مالک مجرور کے جاری کر دو کہ وہ کھن میں حاضر ہوں جسب یہہ امراء  
 اور زر و سار توہانات اور نزارجات اور صدجات کے اول بہار ۹۹۵  
 سات سو بالوین ہجریے میں کہ اکیسواں سال جلوسے اور سال چہین محکم شد  
 ہوا تھا درگاہ میں جمع ہوئے میں نے مجلس شادے بادشاہ ازراستہ  
 کے اندر انکو یہ حکم دیا کہ سب امراء اپنے سپاہ قشونات موافق زیادہ

میں آیا ایک چوب قنچی نہایت بلند تھی ہر چیز تیرا زار اور سیرتہ لگاتے تھی پر  
 کسیکا تیر نشانہ سر نہیں جاتا تھا جب تیر کسیکا لنگھا تو میں نے تیر کان لیا اور کھلی  
 ہے تیر میں نشانہ کو گرا دیا اور اس عید کے دن بہت نچھے اطراف اور جہاں سب  
 عید ہمارے یہاں آئے میں نے وہ سب عید سے سیر کر سادات وغیرہ کی آڑی  
 اور اعلیٰ پر تقسیم کر دیا جب دن بہار کے سمر قندین عیش و عشرت اور عید  
 میں گذر گئے تو اول زمستان میں یہ وہاں آیا کہ واسطے سیر اور شکار کے بخارا  
 کو طرف جاؤں وہاں ہوا کہ بخارا کی طرف غرم کر کے کوں فرسے میں مقام  
 کیا اور اس سرزمین قنابل بہت تھی ہمیشہ مرزا بیو لنگھا شکار کیا کرتا تھا میں پر  
 مرغ اتنے جمع ہو گئے تھے کہ ایسا کوئے نہیں تھا کہ جینے اپنی واسطے تو شک  
 اور لگنے پر دن کا تیرا لنگھا ہوا اور اس وقت امیر سلیمان شاہ کو جو طاسر و با  
 کا امیں اور نجیب اور قابل تھا اپنے قریب بہت سے شرف کیا اور سلطان  
 نجیب بگ کا اوتھے کھارج کر دیا اور امیر زادہ میرا شاہ ترکستان و شہر قبا  
 سے جو واسطے رنج قندریجے بگ چو نہر پائے اور ملک سر بدال کی اوٹکو  
 خراسان کو بھیجا تھا وہاں کے بہات حسبے لخواہ درست کر کے واسطے ملاز  
 کے آیا میں نے امیر زادہ اور اس کو اس کے استقبالی کے لئے روانہ  
 کیا جب امیر زادہ میرا شاہ خدمت میں حاضر ہوا میں نے اس کو چاہئے  
 میں لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کے سردار کے پر عین اور اگر  
 کے اور وقت امیر حاجی سیف الدین کے لڑکے سے امیر زادہ میرا شاہ  
 کا شکر گزار و شاہد مرتب کیا اس حال میں حادثہ ناگزیر پیش آیا کہ خزان  
 خاکن غرم ترکم میرے باپ امیر طراغائی کے مرگئے تھے نہایت غم ہوا تھا

## تورنگ

کہنا باہیے کہ وہ اپنے روزی میری دسترخوان پر کھاتے ہیں اور ارے تالانے  
 انکا رزق میرے ذمہ کیا ہے دیوان یگے اور ایک اور شخص بن تکرار ہو شہر  
 دیوان یگے نے اوسکو کہا کہ اب تجھیں اتنی طاقت نہیں ہے کہ تو عیسیمک جا سکے اور  
 کہا کہ کمزور غنیم پر بجاؤں تو غنیم مجھ پر آویگا دیوان یگے کو ملزم کیا من نے  
 اوسوقت سے یہ حکم دیدیا کہ جو شخص میرے دو لیخانہ میں آئے اوسکو رد کرد  
 اور جو ملازم ہو جاوے اوسکو رخصت کر دے جب تک کہ وہ خود آزر و بکری  
 اور میں نے اپنی سپاہ اور ارار کو اپنے طرف سے راضی یا کر تمام ارار  
 اور رئیسوں کو غلٹین فاخرہ اور بکلاہ اور کمر اور شمشیر اور خنجر دکر مر لہذا کیا  
 اور اسہی مجلس میں امیر جہان شاہ کو مقرر کیا کہ سامان ڈیرہ کا حفاظت کے  
 ساتھ بھی بیٹھ لاوے اور میں آپ اتوار کے دن پندرہ تاریخ ماہ شعبان  
 سنہ ۱۰۰۰ کو بٹیکے سوار ہو کر بطور یلغار سمرقند کو روانہ ہوا اور اتوار کے دن  
 ساتہ تاریخ ماہ رمضان کے سمرقند میں داخل ہوا اہل حرم اور ارار  
 اور اکابر اور ارشدان اہل سمرقند کے استقبال کو آئے اور بہت شہر  
 کیا اور فتوحات کے مبارکباد دیے جب میں نے تخت سلطنت پر بیٹھا  
 کیا محفل جشن شادیانہ کے ہر روز منعقد ہوتے بیٹے اور وہ ہنہ رمضان  
 کا سمرقند میں تمام کیا اور یہ حکم دیا کہ ہر شب ہزار طباق پلاویکے اور  
 ہزار روٹیاں تیار رہیں اور چار مجلس ترتیب ہو کر ہر پہلے مجلس کا اور  
 سادات اور مشائخ اور اکابر کے دوسرے مجلس ارار اور رئیسوں  
 کے تیسرے مجلس سپاہ کے چوتھی مجلس فقرا اور مساکین کے چھ رمضان  
 ہو چکا عید گاہ میں جا کر میں نے نماز عید کے ادا کئے واپسی سے ان تبق

یہودیوں کے

چونکہ اس سرزمین میں جیشیں بہت ہیں اور اندھیری رات میں ستاروں کے مانند

چمکا کرتے ہیں اور چشمہ نیچے چمک کے مناسب سی اس مقام کا نام پلہ و زر کہتے ہیں  
اور میں نے یہ حکم دیا کہ فرزند کامکار اور ارادہ دار اور شہسوار اور شہسوار و الاق  
اس مجلس میں جمع ہو دیں اور جو امراء اور سپاہ کہ مغربستان اور دشت بہر  
کے پورے شاہی ہو جو دہلی نہ آکر وہ باتیں جو ہم نے نہ سنی ہوں عرض کریں اور  
اچھے اپنی جو آرزو ہو وہ طلب کریں امراء یہ بات سنکر وہاں کے یہ کہنے لگی  
کہ ہمارے آرزو امیر کے عمر درازی ہے کہ ہم اس کے بین ہمت سے اپنی  
انجامی زبان پر فائق ہو کر عالم میں نامدار ہو گئے ہیں اور اگر لہ کہ ہمارے  
آرزو پہلے اسی کہ ہمارے دہلی آئے امیر کے دل پر دشمن ہو جاتے ہی  
اور ہمارے بل طلب وہ آرزو پوری کرتا ہے ہم سب پرالہ تھالے کا شکر  
واجب ہو گیا ہے کہ اس نے تجھ جیسا امیر ہمارا حاکم کیا کہ تھاوے بدولت  
ہم کو کچھ احتیاج ہاتے نہیں رہے اور اہل عالم ہماری محتاج ہو گئے ہوں جب  
امراء اور سپاہ نے یہ انصاف کہا مجھ کو اس کے انصاف اور شکر گزار  
سی نہایت خوشی حاصل ہوئی اور میں نے فال نیک ہے اور شکر کیا کہ یہ  
سپاہ مجھ سے باغی اور شاکر ہے اب جلد عالمگیر ہو جاتا ہوں اور سوقت دیوان  
بیگ نے کچھ سپاہ اور ترک جو نہایت بہتھی اور مفلوک اور پکار مجھ سے  
نہ کار رحمت کے اور نہ لائق مصلحت سپاہ گری کے میری رو بردگی کہ ان  
لوگوں کو رخصت رحمت ہووے کیونکہ یہ آدھے کار سے درآمد ہیں میں نے  
کہا یہی اگرچہ کاری سے درآمد ہو گئے ہیں لیکن انہا جنس اور ترک ہیں مجھ کو شکر

## تورک

۱۶م ایک ہفتہ میں بہانے گھاس اور پانے کی خوبے سے تمام دیے گھوڑے تازہ اور تھوڑے ہو گئے اور زبان میں سر قند تک دو مہنی کے رستہ تھا چونکہ ارتیک امیرزادہ عمر شیخ ترکناز سے فارغ ہو کر ملازمت میں حاضر نہیں ہوا تھا اسلئے میں نے امیرزادہ کو یہ فرمان لکھا اور دہرے قلعہ قبلہ پر جا کر اس کو اس کے قوت ساخت تاراج اور مخالفہ کے استیصال میں سعی کرے امیرزادہ حکم کی موافق قبلہ کو روانہ ہوا اور جہان ایل والوس کو پایا تاراج کر کے غنیمت پیشتر حاصل کے اور بہت لوگ قتل کئے اور قبلہ سے آگے جا کر کو ملک اغلان سے جو امیر کلان جٹکا تھا مقابل ہو گیا اور صفین باندہ کر جنگ شروع کی بعد کوشش مردانہ امیرزادہ اور سپاہ کے کو ملک کے فوج کو شکست ہوئے اور کو ملک کو دستگیر کر کے امیرزادہ کے خدمت میں لائے اور امیرزادہ کے حکم سے قتل ہوا اور اس کے تمام والوس کو امیرزادہ کی لشکر کی غارت کیا اور امیرزادہ عمر شیخ دمانے روانہ ہو کر اذن اور کوچ سے گذر کر ملک کا شغریں آیا اور کا شغریں ہاری حکم کی موافق اپنی تشنگاہ اندکان میں نازل ہوا جب ہمارے خانہ دشت جتہ اور منوستان کے تسخیر سے جمع ہوئی اور تمام دشت میں کو سے ایسی جگہ باقی نہ رہے کہ دمان صدر ہاریے لشکر کا نہ گیا ہو تب ہم دمان سے اسلئے سر قند کو روانہ ہوئے اور یلدوز خور دیے سوار ہو کر دز کلان میں گیا اور امارا اور ریس اور بہادر زن کو جمع کر کے کیا کہ مجلس اسے کرو

ذکر اس مجلس کا جو ان یلدوز



پتھر لڑے

پن ابراہیم ہوئے

چونکہ اس سرزمین میں چشمیں بہت ہیں اور اندر سے رات میں ستاروں کے مانند  
چمکاتے ہیں اور چشمیں نیچے چمک کے مناسب سے اس مقام کا نام پل و زر کہا  
اور میں نے یہ حکم دیا کہ فرزند کامگار اور امراء اور اراکین اور رئیس ذوالاقتدار  
اس مجلس میں جمع ہو وین اور جو امراء اور سپاہ کہ منوستان اور دشت بہت  
کے پورے ہیں جو دہی نہ آکر وہ باتیں جو ہم نے نہ سنے ہوں عرض کریں اور بعد  
انکے اپنی جو آرزو ہو وہ طلب کریں امراء یہ بات سنکر دعا کر کے یہ کہنی لگی  
کہ ہمارے آرزو امیر کے عمر درازی ہے کہ ہم اس کے یمن بہت سے اپنی  
اجناسی زبان پر فائق ہو کر عالم میں نامدار ہو گئے ہیں اور الحمد للہ کہ ہمارے  
آرزو پہلے اسی کہ ہمارے ولین آئے امیر کے دل پر روشن ہو جاتے ہی  
اور ہمارے بل طلب وہ آرزو پوری کرتا ہے ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا شکر  
واجب ہو گیا ہے کہ اس نے تجھ جیسا امیر ہمارا حاکم کیا کہ تمہارے بدولت  
ہم کو کچھ احتیاج باتے نہیں رہے اور اہل عالم تمام ہماری محتاج ہو گئے ہیں جب  
امراء اور سپاہ نے یہ انصاف کہا مجھے ان کے انصاف اور شکر گزار  
سی نہایت خوشی حاصل ہوئی اور میں نے فال نیک ملے اور شکر کیا کہ میرے  
سپاہ مجھسی راضی اور شاکر ہے اب جلد عاگیر ہو جاتا ہوں اور سوقت دیوان  
یگے نے کچھ سپاہ اور ترک جو نہایت بہتدی اور مفلوک اور بیکار و مستحق  
نہ کار رعیت کے اور نہ لائق مصلحت سپاہ گری کے میری رو بردگی کہ ان  
لوگوں کو رخصت مرحمت ہووے کیونکہ یہ آدھے کار سے در ماندہ ہیں میں نے  
کہا یہی اگرچہ کار سے در ماندہ ہو گئے ہیں لیکن اپنا و خیر اور ترک ہیں مجھ کو شکر

۱۶ء ایک ہفتہ میں بہانے گہاس اور پانے کی خوبے سے تمام دبے گھوڑے تازہ اور قوسے ہو گئے اور یہاں سے سرتقد تک دو مہنی کے رستہ تھا چونکہ ایک امیر زادہ عمر شیخ ترک تاز سے فارغ ہو کر ملازمت میں حاضر نہیں ہوا تھا اسلئے میں نے امیر زادہ کو یہ فرمان لکھا اور دہرے قلعہ قہلقہ پر جا کر اس کو اس کے تخت تاراج اور مخالف کے استیصال میں سعی کرے امیر زادہ حکم کی موافقت قہلقہ کو روانہ ہوا اور جہاں ایل والوس کو پایا تاراج کر کے غنیمت پیشا حاصل کے اور بہت لوگ قتل کئے اور قہلقہ سے آگے جا کر کو ملک اغلاں سی جو امیر کلان جٹکا تھا مقابل ہو گیا اور صفین باندہ کر جنگ شروع کی بعد کوشش مردانہ امیر زادہ اور سپاہ کے کو ملک کے فوج کو شکست ہوئی اور کو ملک کو دستگیر کر کے امیر زادہ کے خدمت میں لائے اور امیر زادہ کے حکم سے قتل ہوا اور اس کے تمام الوس کو امیر زادہ کی لشکر کی غارت کیا اور امیر زادہ عمر شیخ دمانیے روانہ ہو کر اذن اور کوچ سے گذر کر ملک کاشغر میں آیا اور کاشغر سی ہاڑی حکم کی موافقت اپنی ٹٹنگاہ اندکان میں نازل ہوا جب ہمارے خاں دشت جتہ اور منولستان کے تسخیر سے جمع ہوئی اور تمام دشت میں کو سے ایسی جگہ باقی نہ رہے کہ وہاں صدر ہاڑیے لشکر کا نہ گیا ہو تب ہم واپس دہرے قلعہ قہلقہ کو روانہ ہوئے اور یلہ وز خور دیے سوار ہو کر یہ دز کلان میں آیا اور اڑا اور ریس اور بہادر بن کو جمع کر کے امر کیا کہ مجلس اسے کرو

دکر اس مجلس کا جو ایلہ وز

کے طرف چلے گئے اور چنانچہ امیر زادہ عمر شیخ کے فوج سے مقابلہ ہو گیا  
 لڑاؤ نہیں پیر ماری گئی اور کچھ خستہ اور بکھرے جان کا لیکٹی اور مال اور  
 اسباب اور گلا اور رہا اور شتر تمام امیر زادہ کے لشکر کو غنیمت ثابت آئے  
 اور ان کے زن و فرزند اسیر ہو گئے اور ایسی ہی طور ایک اور فوج کا  
 ایک طرف کو بہاگ گئی تھی جنگل میں امیر جہاں شاہ اور شیخ علی بہادر کے  
 افواج کے سامنے آ گئی اور ان سے یہی بات کہ قتل اور دستگیر ہو گئے اور  
 میں نے تینا قی خضر خواجہ اور علاؤ الدین کا پنجہ ڈرا اور سب جمع کرنا سب تک  
 دشمنوں کو بہکا یا خضر خواجہ سلطنت اور ایل الوہی اور اسباب اور وہ  
 شاہیہ اور نہائی ہی دل اور ٹہا کر بادلیہ بریان و چشم گریان نیم جان لک گیا  
 اور ہمارے سپاہ کو تل کو لاک چلے گئی اور جو الوہیات اور کے نظر آئے  
 او کو لوٹ کر مال اسباب گلا اور رہا اور راءت ہشیار حاصل کیے اور  
 باطن مزاجت کے اور جو غنیمت لائے تھے وہ ہمارے پیشی نظر کیے میں وہ  
 ہمتان دولت و خضر سوار ہو کر موضع مجلس میں آیا اور یہ فرمان دیا  
 کہ جو مال اسباب اور رہا اور گلا اور رہا اور راءت اور کریان  
 غنیمت ہو کر سرکار میں آئی ہیں وہ رو بہ رو لاؤ اور امراء اور رئیس اور  
 سردار ایل الوہیات کو بلا کر تمام غنیمت شکر کو تقسیم کر کی گئی مال شکر کو  
 لیا اور وہ انسی پلہ در کے طرف روانہ ہوا اور غیر لوہیہ جری کے رستہ  
 پر عبور کر کی موضع پلہ در میں نازل ہوا اور جو امراء اور سردار فوج  
 طرف پر تعین ہوئے تھے فتح اب ہو کر غنیمت ہشیار لیکر اس ہی منزل میں  
 پہنچے یہ مقام نہایت خوش آب و ہوا تھا چند روز اس ہی جگہ اقامت کی

## توزک

اسی خدمت عام کو پہلے گئے اور رہا رہے امرا و سلاطین سوار ہو کر یلدرم کی طرف  
 پہنچے اور اجتماع کا تھا متوجہ ہوئے شاہ ملک ترخان اس جنگ سے بہاگ  
 کر نکلا آیا تھا اور جنگ کے رشتہ سے موضع بکتومین درگاہ میں حاضر ہوا جو کہ  
 اوپر دیکھا تھا وہاں جس حصہ زیادہ عرض کیا کہ میں عین معرکہ سے نکل کر یہ خبر  
 لایا ہوں یہ خبر سننے ہی محکو غیرت آئی اور وہی وقت میں گھوڑا شکا کر سوار  
 ہوتے ہیے خضر خواجہ اوغلان کی طرف روانہ ہوا جب میں موضع یلدرم میں  
 آیا تو امیر یادگار برلاس اور امیر سلیمان شاہ اوٹمس الدن سپر امیر عباس  
 اور غیاث الدین ترخان ہی خضر خواجہ اوغلان سے لڑ کر بعد صلح کے وہاں  
 آکر رہا ہوا بومے سے شرف ہوئے میں نے انکو تحسین کی اور وہی دم ۶۶  
 فوج مردانہ کار از مودہ لشکر رکاب سے جدا کر کے ادسی ڈیرہ سے موضع  
 یلدرم میں چھوڑ کر بطریق ایلعار روانہ ہوا اور الافناد کے رستہ سے پہنچا  
 اتر کر خضر خواجہ اوغلان پر سرکناڑ کے اور پہاڑوں اور آبادی اور  
 دریا کو عبور کر کے موضع قراہ بلاق میں آیا ایک ساعت رہا دم لیکر  
 پہر سوار ہوا جب میں موضع بزنا سے آگے بڑھا تو لشکر گاہ خضر خواجہ کے  
 وہاں سے نزدیک ہو گئے جاسوس یہ خبر لائے کہ مخالف کے سپاہ موضع  
 قوشون میں اتر رہی ہے میں نے رات کو وہیں جہان کہ میں آیا تھا ڈیرہ  
 کیا اور غنیم کے جاسوس ہی ہمارے خبر خضر خواجہ اوغلان پاس لے گئے اور  
 دین خوف آگیا اور قدم ثبات کا بغیرش کہا گیا تمام لشکر یہ اس کی  
 فوج نوحہ شدہ توجہ نجات کے دیکھی بہاگ گئی اور وہ آپ بھی ایک نظر  
 کو بہاگ آغا نا آیا فوج مخالف کے متواپنے مال اسباب کے یلدرم

## پتھر کو کیسے

چوڑ کر شکر ارستہ و شمت جتہ میں داخل ہوئے اور دشمنوں کے جستجو سے  
 میں جنگ میں پہنچے تھے اور موضع اور دیان سے آگے بڑھ کر دریا و ایلہ کو عبور کیا  
 اور موضع سموت کول اور جولاہیک میں جا کر وہاں کے ایل و الوس کو غارت  
 کیا اور غنیمت بیشمار حاصل کیے اور وٹانسی فار کی طرف روانہ ہوئے مخالفوں کا  
 اسباب جہان ملتا تھا اور سکو لوٹ لیتے تھے اور ایل مایو سے اور رہو تھا ہے  
 کی تلاش میں پہنچے تھے جب موضع مولر و دو سے آگے بڑھی اتفاقاً خضر خواجہ  
 یہ جسکو تمام لوگ مغولستان کا بادشاہ جانتے تھے مقابل ہو گئی اور خضر خواجہ  
 اور غلان کے ساتھ بیشمار لشکر تھا میرے امراؤں نے موافق شہورہ کی جنگ کرنا  
 مناسب نہ سمجھا اور ٹٹل جانی کو بھی مردی اور ناموس سے بعید جانا لاچار ہو کر  
 میری اکثر کر باگ کر کے مضبوط پانڈہ کر نہایت پردے سے تیرا اور کان لیکر  
 جنگ شروع کی ازبک لشکر مخالف کا بہت تھا اور ہونے امراؤں کو چار طرف  
 سے گھیر لیا اور وہ اچھین پشیت برشت ہو کر ایک دوسرے کا پشیمان بنا اور  
 جنگ کرتے لگی اور لشکر خواجہ اور غلان کا مثال پتنگوں کی جو چراغ پر گرتی  
 ہیں ہمارے لشکر پر سچو کم کرتا تھا لیکن اون پر غالب نہیں ہوتی تھی اور حتیٰ التو  
 کوشش کے ایک دن رات تک حرب و ضرب کرتے رہے جب خواجہ اور غلان  
 کی لشکر نے یہ دیکھا کہ ہم ان لوگوں پر کسی وجہ سے فتحیاب نہیں ہو سکے لاجاً  
 بارادہ صلح کے جنگ موقوف کیے اور ہماری امراؤں بھی لشکر جتہ کا غلبہ دیکھ  
 کر صلح پر راضی ہو گئے اور یہ شرط کیے کہ ہماری امراؤں سوار ہو کر جس سے  
 آئیے ہیں اُدھر پہنچ جائیں اور وہاں پہنچے باوجود کہ اکثر لشکر یہ خضر خواجہ  
 اور غلان کے قتل اور زخمی کرتے تو یہی لشکر ان جتہ انکرا فیما شکا رہے

# توزیک

طلع چند منزل کے موضع سے گزرتا ہے اور بلکہ پر جا پہنچا نہ تھا  
 دیکھ کر خبر سنکر صف آرا ہوئے اور میں انفریقین جنگ عظیم واقع ہوئی اکثر  
 لوگ طرفین کے زخمی اور مقتول ہوئے ایک رات دن تک جنگ ہوتے رہی  
 امیر خدا داد سہا دران مردانہ لڑنے سے مانند کوہ کے میدان میں قائم رہا  
 دشمن جو کہ یہ تہی پر ٹکمی ہٹ جاتے تھے آخر خدا داد نے لشکر کو دلاور سے  
 دیکر دشمنوں پر حملہ کیا اور تلوار بکڑے جب دو تین ماہہ تلوار کے رو بہ  
 ہوئے مخالف تو نہایت کہا کر بہاگ گئے اور یہ ایل والوس کی بیٹھا غنیمت  
 لیکر منزل مقصود کو چلے اور میں نبات خود سہراہ لشکر کے جو کہ رکاب میں  
 تھا کلن دوجے کو راہ پر لیکر انھیں قول کیلئے متوجہ ہوا اور رات دن حکم  
 سخقان و مال میں پہنچا ایل بونعاجے کو جو کچھ امیر خدا داد کے غارت سے چھپا  
 تھا میرے لشکر نے غارت کیا اور اکثر لوگ قتل ہوئے اور مال منال  
 اور گھلا اور پوریشیا غنیمت ہماری سپاہ کے ہاتھ لگے جن دنوں میں ترکستان  
 سے نقش خان کو نہایت دیکر مغولستان کو متوجہ ہوا تھا تو امیر سلیمان شاہ  
 اور امیر یادگار برلاس اور امیر شمس الدین پیر امیر عباس اور غیاث  
 ترخان کو مع فوج ترکستان میں چھوڑ آیا تھا تاکہ اچھا ٹا اوس سرزمین  
 میں قائم رہیں اور اگر مخالفان دشت قباچ کا کہیں نشان ظاہر ہو سکے  
 تو اوسکو دفع کریں اب جو میں دشت جتین اگر خضر خواجہ اوغلان  
 اور مغولستان کے ایل والوس کے استیصال میں مشغول ہوا تو اون  
 کو میں نے یہ لکھا کہ اوس طرف سے دشت جتین میں اگر قتل اور غارت  
 کو پیش کر دے وہ بموجب حکم کے لو فیو غا کو زراعت کے واسطے ترکستان

اور رستی تحقیق کر کے اونکو فوج کے ساتھ واسطے رہبریہ کی تہیں کروں  
جب یہ لوگ حاضر ہوئے سن لیے تحقیق کر کے امیر زادہ عمر شیخ کو  
انکان کے ایک فوج بٹھایا اور اونکے رہبری کی سیٹھ برہان افغان  
بگلی بہادر کے کو مقرر کیا اور ایک اور فوج جہان شاہ اور شیخ  
بہادر کے سردار بنا کر تین ہزار سواروں کے جمیت چھ مقرر  
اس فوج کے زامیریہ ذمہ سپور کیے گا اور ایک فوج تین ہزار سوار  
امیر عثمان سپر امیر عباس کی سرداری سی اور اونکا راہبر امیر جلال پور  
حمید کا معین کیا اور ایک اور فوج تین ہزار سوار کے تھی اور نکا سردار  
خدا داد حسنی اور شیر بہادر کو کیا اور اونکا راہبر قاریفور کو معین کیا  
اور ہر ایک کو جس جس طرف بٹھلا تھا روانہ کیا اور یہ قرار پایا کہ یہ  
سب فوج دشمن کو تباہ کر کے موضع میلہ فرمین اگر جمع ہو دیں امیر زادہ عمر  
اپنے فوج لیکر اپنے طرف متہریہ کو روانہ ہوا اور اطراف اور سر  
کے تاخت تاراج کے جس جگہ قوم جتہ کو پاتے تھی قتل کرتے تھی اتنا کہ قتل  
دو تین اندیسے پرہ کر موضع قرار خواجہ تک چلا گیا قرار خواجہ میں ہزار  
تک تین مہنی کار تھے اور امیر جہان شاہ اور شیخ علی بہادر اپنے فوج لیکر  
اپنی طرف متہریہ کو روانہ ہوئے اور صحرا و قرارات اور سیو  
سے بڑھ گئی اور جس جگہ باغیاں اونکا مال لٹا تھا سو قتل اور غارت میں  
کمی نہیں کرتے تھی اور امیر عثمان اپنی فوج لیکر سفرخان اور عولان یعنی اور  
کونہار کے طرف کو گیا اور چھ کوٹھے ملا اور سو غارت اور قتل کیا اور  
امیر خدا داد حسنی اپنی فوج کے ساتھ اور چکنے کے رستے سے روانہ ہوا

## تورک

۱۰۔ قشونات کو تیس ہزار سوار کے جمیت سے تعین کیا کہ جا کر دشمن کا جہان  
 نشان ملے قتل اور غارت کر دے اور حکم کے موافق روانہ ہوئے اور  
 دریا ریش پر جا کر ادا لشکر ایک طرف سے اور ادا لشکر دوسرے طرف  
 کنارہ کنارہ مانند سیلاب کے دشمن کے آلاش پیدا نہ ہوا جہان جزیرہ  
 یا قریہ کا نو نظر آتا تھا قتل اور غارت اور اسیر کرنے میں کمی نہیں کرتی  
 تھی چند منزل طے کر کے بہت مخالفوں کو مقتول اور مجروح کیا اور سخت  
 اسیر اور مال اور گلا اور ریوڑ لیکر راجھ کے باطن بوس سے مشرق ہوئے  
 اور جواہل الوسات ممالک منولستان کے میری پناہ میں آئی اور ان کو  
 میں نے امیرعل سواد اور امیر طے بونغا سے برلاس اور تیمور بھا دروغہ  
 امرا قشونات کے سپرد کر دیا کہ ان الوسات اور توهمات اور اہل  
 کوسہ مال سباب اور زن و فرزند کے صحرا و سرقند میں لپکا کر لے  
 گھاس چراگاہ ان کے لئے جدا کر کے آباد کر دے اور میں وہاں سے کوچ کرے  
 جول سے آگے برے اور اہل عوجور کے رستہ سے سرائی آدر دم تیل کر  
 اترا پراہل جہ کا استیصال میرے دہن آیا اور جو دیکر مخالفوں کا نام ہے  
 نام تھا اور نشان نہیں ملتا تھا امیرزادوں اور امرا کو میں نے ہلا کر  
 مجاہد مشورہ کے مرتب کی اور واسطے استیصال اوس جہ کے پوچھا  
 صلاح یہ بھرے کہ لشکر کو فوج فوج کر کے دشت جہ کے اطراف اور  
 جوانب میں روانہ کیا جائے تاکہ ہر طرف ترکتا زکریں اور جس جگہ اہل جہ  
 کا نشان پائیں اور سکو قتل اور غارت سے برباد کر دیں یہ میں نے  
 اور لوگوں کو جو دشت جہ کے سرزمین سی واقفیتے بلایا تاکہ اطراف



اور رستی تحقیق کر کے اونکو فوج کے ساتھ نہا سیٹے رہبر یہ کی تعین کروں  
جب یہ لوگ حاضر ہوئے تو یہ تحقیق کر کے امیر زادہ عمر شیخ کو مراد  
انکان کے ایک فوج ٹھہرایا اور اونکے رہبری کیلئے برہان انکان کو  
بلکے بہادر کے کو مقرر کیا اور ایک اور فوج جہان نشاہ اور شیخ  
بہادر کے سردار بنا کر تیس ہزار سواروں کے جمیت چھ مقرر  
اس فوج کے زامبر یہ ذمہ سینور کے کا اور ایک فوج تھیل ہزار سوار  
امیر عثمان سپر امیر عباس کی سرداری سی اور اونکا راہبر امیر جلال پسر  
حمید کا معین کیا اور ایک اور فوج تیس ہزار سوار کے تھی اور نکا سردار  
خداداد حسنی اور مشیر بہادر کو کیا اور اونکا راہبر قاریغور کو معین کیا  
اور ہریک کو جس جس طرف ہڑلاتا تھا روانہ کیا اور یہ قرار پایا کہ ہم  
سب فوج دشمن کو تباہ کر کے موضع عید فرہین آکر جمع ہو دیں امیر زادہ  
اپنے فوج لیکر اپنے طرف مقرر یہے کو روانہ ہوا اور اطراف اور سرت  
کے تاخت تاراج کیے جس جگہ قوم جتہ کو پاتے تھے قتل کرتے تھے اتنا کہ کون  
دو شین او ندیہ پرہ کو موضع قرار خواجہ تک چلا گیا قرار خواجہ میں سرت  
تک تین ہینی کا رشتہ اور امیر جہان شاہ اور شیخ علی بہادر اپنے فوج لیکر  
اپنی طرف مقرر یہے کو روانہ ہوئے اور صحرا و قرارات اور سیر غرق  
سے بڑھ گئے اور جس جگہ باغیہ اور نکا مال لٹا تھا سو قتل اور غارت ہینی  
کی ہین کرتے تھے اور امیر عثمان اپنی فوج لیکر سفر خان اور عولان یغ اور  
کونار کے طرف کو گیا اور چھ کوٹے ملا اور سکون غارت اور قتل کیا اور  
امیر خداداد حسنی اپنی فوج کے ساتھ اور چکن کے رستہ سے روانہ ہوا

## تورک

۴۱۰ قشونات کو تیس ہزار سوار کے جمیت سے تعین کیا کہ جا کر دشمن کا جہان  
 نشان بے قتل اور غارت کر دے اور حکم کے موافق روانہ ہوئے اور  
 دریا را ریش پر جا کر ادا لشکر ایک طرف سے اور ادا لشکر دوسرے طرف  
 کنارہ کنارہ مانند سیلاب کے دشمن کے آلاش پیدا نہ ہوا جہان جزیرہ  
 یا قریہ گانو نظر آتا تھا قتل اور غارت اور اسیر کر کے مین کی ہنن کرتی  
 تھی چند منزل پے کر کے بہت مخالفوں کو مقتول اور مجروح کیا اور بخت  
 اسیر اور مال اور گلا اور ریور لیٹر لیکر راجہ کے باط بوسی سے شرف ہوئے  
 اور جواہل الوسات مالک منولستان کے میری پناہ میں آئی اور ان کو  
 مین نے امیر سل سوار امیر طغ بونغا سے بربلاس اور تیور بھا دروغہ  
 امرا قشونات کے سپرد کر دیا کہ ان الوسات اور تو مانات اور اہل  
 کو سہ مال اسباب اور زن و فرزند کے صحرا و سر قند میں لپکا کر لے  
 گھاس چراگاہ انکے بے جدا کر کے آباد کر دو اور مین وانیسے کوچ کر کے  
 جول سے آگے بڑھا اور اہل جو جو کے رستہ سے سرای آ ورم نیا کر  
 تراہر اہل جہ کا استیصال میرے دین آیا اور جو دیکر مخالفوں کا نام ہے  
 م تھا اور نشان نہیں ملتا تھا امیر زادوں اور امراء کو مین نے ہلا کر  
 بش مشورہ کے رتبہ کی اور واسطے استیصال اوس جہ کے پوچھا  
 ج یہ ہٹھے کہ لشکر کو فوج فوج کر کے دشت جہ کے اطراف اور  
 مین روانہ کیا جائے تاکہ ہر طرف ترک تاز کرین اور جس جگہ اہل جہ  
 ان مائیں اوسکو قتل اور غارت سے برباد کر دین ہر مین نے  
 دگوں کو جو دشت جہ کے سر زمین سی واقفیتے لانا تاکہ ان اہل

تیمور لنگ

کہ ناگاہ موضع ابٹانچ کے حوالی میں ارکول بھرا تیان تیمور سے جواہر  
منول سی تھا اور موہن سو سو ارکے اوس جوار میں پرتا تھا مقابل ہو گیا  
امیر زادہ عمر شیخ کے ساتھ پچاس سو ارکے لیکن وہ سب اکیلے اور بہادر  
اور امیر زادہ تھی جیسی خدا داد تھی اور تیمور خواجہ ولد افیو غا اور  
جاہجے محمد و شاہ سیوری اور امیر حاجی ارلات وغیرہ۔ اور بھرا تیان  
تیمور اونکی طرف متوجہ ہوا اور جنگ شروع ہوئی ایک ایک مقابلہ میں ہوا  
سوار خیم مقابل ہو گئے اوس جنگ و جدال میں نہایت مردانگی اور جرات  
علی میں آٹھ ہریک حملہ میں کئی کئی مخالفت کو ہلاک کرتے تھے اور ہزاروں  
تھیں اور آفرین رستم اور آصف دیار کے روح میں زبان حال میں سنہی تھی  
اور میر حاجی سپر جلا بھی ارلات نے اس جنگ میں دست برد نہایت  
نمایاں کیا اور اکثر دشمن فنا کر دیئے آخر آپ بھی اون کفار کے ہاتھ میں  
شہید ہوا اور سوقت غنایت الہی نے امیر زادہ کے پاوری کی کہ دیکر  
دیکر کچھ کالیں برس پیدا ہوا اور وہ ان سے بہاگ گئے۔ اور ان کا تہا  
کر کے اکثر مخالف کو قتل کیا اور اوس کا غارت کر کے مال اسباب گلہ  
وغیرہ اشیاء لیکر سالا و غالا لا زمیت جیسے سر بلند ہوئی میں نے اونکو  
آفرین دیے اور دہنسی کوچ کر کے موضع قرا خور میں اتر کر چند سیاق  
یکے سپاہ کی گھوڑے آجودہ اور فرہ کئی۔ اور غنیمت شمار ملک نکلتا  
یکے جب جمع ہو گئی تھی وہ تمام امیر زادوں اور بہادر و ان اور تمام سپاہ کو  
حسب انت تقسیم کر دیے اور سوقت میر کے دہن یہ آیا کہ مدت سے یہ  
میر می اس وقت آرام میں تھے امیر جہاں شاہ اور امیر قرا بہادر اور امیر

## تورنگ

ہم کریں امرار نے یہ پہ مصلیٰ پسند کے مین بی امیرزادہ عمر شیخ کو معہ بعضہ امرار اور  
 سپاہ کی ایک طرف کو بھیجا اور اونکا راہ پر امیر جلال الدین سپر امیر حمید کو  
 مقرر کر دیا اور مین آپ سپاہ اراستہ لیکر دوسری طرف کو روانہ  
 ہوا اور سردار ستاد و تود تودے اور مراغ اور قوراعن کو لولا غو کی رستہ  
 سی عبور کر کے موضع قراغوجورین آکر ڈیر کیا اور امیرزادہ عمر شیخ نے  
 رات دن ایٹار کیا اور رستہ میں جو مخالف ملا و سکو تہ تیغ کیا آخر موضع  
 تومان میں انکا تورانگ پہنچا جنگ عظیم پیش آئے امیرزادہ اور اوس کی  
 لشکر نے کوشش بردانہ اور حملہ پر حملہ اور دست برد دلیرانہ کیے اکثر  
 مقتول اور مجروح ہوئے انکا تور امیری لشکر سے یہ مدد کہا کر ہاگ  
 گیا امیرزادہ نے اوسکا تعاقب کر کے موضع قاقریہ سے نکال دیا اور بہت  
 آدمی زندہ دستگیر کیے اور مال اسباب لوٹا اور بردہ بشمار عورتیں  
 اور لڑکیاں اون میدانوں سے گرفتار کیں اور قہیاب ہو کر مراجعت کے  
 اور موضع اخبار کتورین ملازمت سے سعادت یاب ہوا اور تخیا  
 و تہن ہزار کا فراور کا فریحہ دختر و فرزند مخا لغو نیچے پیش نظر کیے۔ اور  
 شیخ علی بہادر اور امیر انکو تیمور کو جو واسطے گرفتاری انکا تورانگی  
 مین نے بھیجا تھا مدت گذر گئے کہ اونکی کچھ خبر نہ آئے تھی اونکی طرف  
 سی میرمی خاطر نگران تھی اب مین نے امیرزادہ عمر شیخ کو معہ سپاہ کرا  
 واسطے تالاش شیخ علی بہادر اور انکو تیمور کے روانہ کیا جب امیرزادہ  
 واسطے جستجو امرائے چلی لیا بعد چند روز تک وہ امرار اور رستہ سے آکر  
 بسا دایر ہوا اور امیرزادہ اونکی تالاش مین اوس دشت مین پہنچا

تیمور نے

کچھ روزوں کو بھی تازہ کیا اور بہت سرف سنا تہہ لیلیا میں نے مسجد شکر کا ادا  
کیا اس صبح اور برف کی طرح کے موخے تو غبرہ اور بنے میں بھی وہ ان آہ اور  
گور و شکر کشت یہ ہے ہی سپاہ نے خوب شکار کیے اور کئی دن تک خود آگیا تہہ  
پیلے اور شکار گاہ جیسے روانہ ہو کر صبح اور اولن خبر فوج سے بڑھ کر موخے جبار  
میں ڈیرا کیا میرک اپنے اور میر علی نار بہادران قراول کو فوج دست  
رست کیے مقرر کیے اور وہ بطور قراول کی گئی ہوئی تھی اتفاقاً اس صبح  
میں ادولن باغ اور بیک بہادر شکر بان آگیا تو راکھے یہ جو معہ ہزار ہوں  
یکے قیور کے طالب میں پر تھے نہیں تھا بنی ہو گئے اور طرفوں میں جنگ شروع ہو  
پہلے ہی حکم میں ادولن باغ شکر کشت کہا کر سپاہ کا پر غنیمت کا کہ تھا قنب کر کے بہت  
لوگ قتل کئی اور ایک شخص کو زندہ پکڑ کر درگاہ میں حاضر کیا میں نے اس  
اسیر سے جب خبر لیا تو راکھے دریافت کی تو اس نے عرض کیا کہ وہ موخے  
اور تک آباد میں بیٹے نی افور میں نے شیخ علی بہادر اور ایکو تیمور کو معہ  
فوج از مودہ شکار کے جلد روانہ کیا اور یہ کہہ دیا کہ رستہ میں رات کو  
اگ نہ جلا نا کہ دشمن مطلع ہو جاوے اور میں ہی درست ہو کر جلد روانہ  
ہوا صبح کو معلوم ہوا کہ رستہ پھلکا اور طرف جا پڑیے اس روز تمام  
دن رستہ چلے رات کو موخے کو کہ سنا ہے میں ان کے رات وہاں پہلے  
کیا صبح کو رستہ دریافت کر کے موخے اشی کو میں آئیے وہاں میں  
امرا اور امیرزادوں کو بلا کر مشورہ کیا اور دلیں بہ آگیا کہ تن  
دن سے ہم راہ چلے ہوئے پہلی میں مخالف مطلع ہو کر جنگ برآگئے  
ہوئے ہو گئی اور علاج یہ ہو گیا کہ ہم دو طرف سے اور پر تویش

## توزک

کرینگے اور سکو نہیں ٹھکر سکے اور اگر ایسا کر گین تو لشکر ہمارے سات بہت کتر رہ جائیگا اور اگر منزل بمنزل جائیں تو وہ ہمیشہ چار منزل آگے رہے گا دوسرے کو تابیہ کہا نے پینے کی تیسری لشکر کا تفرقہ چوتھی خضر خواجہ اعلان غنیم کا نسبت پر رہنا پس اگر سر زمین مغولستان کے صاف کر کے تھم شہنشاہ کا تعاقب کریں تو بہت خوب پیسے میں لی مشورہ اراؤ کا قبول کر کے توڑک تسخیر مغولستان کا اسطو رکھا

## توزک مغولستان کی یوزش کا

اسی سال سات سو اکیانوین میں مین نی واسیے تسخیر مغولستان کے عزم مصمم کیا اور موضع آل تشون سی مغولستان کی طرف روانہ ہوا اور یوز کے رستے سے موضع تو بالنگ فوق اور تھیم اور تاق مین جا کر لشکر کا حال ملاحظہ کیا اور ہر ایک اٹھارہ آدمیوں میں سے تین سوار عاجز جدا اور اونکے گھوڑے سات سواروں پر قسمت کر کے ہماریے فوج کو دوپہر سمہچ کر لیا اور ناتوان آدمیے سمرقند کو روانہ کیے اور مین دانیسی سوار ہو کر بالیقین مین ڈیرہ کیا ومان پانے کی کوتاہی ہوئی چنانچہ ایک رات دن تک رستہ مین پانے نلا سپاہ پیاس کے آری تنگ ہو گئے مین کی کو اکھد وایا کوئی کی پالی نے پس سپاہ کو کفایت کیے اور سوقت بجو رقت ہوئیے مین کی تنگاسر کر کے عجز اور اضطراب سے اللہ تعالیٰ سی ڈائیگے اور رستہ چلے جاتی تھیں ناگاہ عنایت کا پر توہ ہوا کر اور سیرابان مین بار وجودیکہ کھرساہ تھی در میان سبزہ زار کے برف بٹھا رہیے نظر آتا نام سپاہ کو قریب بھلاک تھی اور س برف سے سیراب ہوئی اور

## تیمور کے

کے افواج قاہرہ سے مقابل ہو کر چلا گیا امیرزاوہ نے اپنی لشکر کو  
 اور بائیں سی دلاور سے دیکر مخالفین کو مرکز کی مانند درمیان میں لیتا اور  
 غیر اور تلوار سے اکثر مخالفین کو قتل اور مجروح کیا اور لوگوں سے بدال ہزار  
 خرابیے نیم جان معرکہ سی لکل کر کسی طرف کو بہاگ گئے اور حاجی بیگ برادر  
 علی بیگ چونہمیاں کی تابعدار کیے کہ امیرافینو خانی اور سپہ سالاروں میں یورش  
 کیے اور قلعہ طوس کا مستر کیا بہاگ کر عراق کو چلا گیا جب حوالی سستا  
 میں آیا سپہ سالار الدین نے جو مسادات ہزارہ سے پیدا ہو سکے گرفتار کر کے  
 امیرزاوہ میرانشاہ کے خدمت میں روانہ کر دیا امیرزاوہ نے اسے  
 معرکہ گندہ بہتر سے حاجی بیگ چونہمیاں کو قتل کیا اور امیرزاوہ  
 میرانشاہ نے باغیوں کی طرف سے خاطر جمع کر کے دارالسلطنت بہار  
 میں اقامت کیے اور حقیقت ان فتوحات کے عرض کرنے بھی جب میں موضع  
 آل قشور میں تھا قتمش خان کے یہ خبر آئی کہ وہ سیدنا اپنی تشنگاہ کو چلا  
 گیا میں نے یہ غم کیا کہ اسکا تعاقب کر کے اسکو سزا دوں اور اسکی  
 شور و غوغا رفع کروں اس بات میں امرادسی مشورہ کیا اور ہونی بہہ جوا  
 دیا کہ ہمارا نزدیک کاشکار خضر خواجہ اغلان سی اور دور کاشکار  
 قتمش خان سی اور خضر خواجہ اغلان کو ہم ایک تیر میں شکار کر سکتے ہیں  
 اور قتمش خان کو تین تیر میں۔ اب امیر کو جو اسان معلوم ہو دیے  
 سو کر ہی میں نے کہا اگر ہم قتمش خان کو شکار کر لیں تو پھر خضر خواجہ کا  
 نہایت اسان ہے امراد کی چاہیہ بات حق ہی لیکن چار باتیں درمیں  
 پہلی قتمش خان کا بہاگنا کہ وہ چار منزل ہم سے آگے جتنا ہم تھیں

## توزک

نیکے چند اول کی نزدیک آئے دو نو میں خوب جنگ ہوئے مخالف بہت قتل ہوئی اور باتے خستہ حال نقمش خان کی پاس بہاگ گئے اور خواجہ شیخ نے موچالیں ادمیوں کے فتحیاب ہو کر مراجع کے اختیار راہ میں قہہ ذرا حاکم صد خانہ اور ایل لود سے ایک جنگل میں مقابل ہو گئے اور طرفین سے جنگ مردانہ عمل میں آئی اور سنگول بہادر نے قہہ ذرا خان اور سردار ایل کو جنگ اور کوشش سے دستگیر کیا اور اس اسوس کا گلہ اور رہبر غارت کر کے افیو غا کے مکان میں بساط لہو سے سی مشرف ہوا میں نے اون چالیں میں سے ہریک کو انعام دیئے اور قشونات سی کوچ کر کے اور جنگ چٹل کی رستہ سے بیابان کو طے کر کے موضع تکین میں نازل ہوا اور تکین سے سوار ہو کر ساریق اور ن اکیور جون سی عبور کر کے موضع ال قشون میں اترا اور سوقت عریان افیو غا اور مملکت خراسان کی تصدیق کی آئیں کہ کو سر بدال اور حاجی بیگ چونو ریا نے نی کلات اور طوس کا لشکر لیکر بغاوت سے فساد شروع کیا ہی میں نے نی افور امیر زادہ میرانشاہ کو کہ مملکت خراسان کو دے رکھی تھی بلا کر واسطے رفع فساد اون نا عاقبت اندیشی کے خراسان کی طرف تعین کیا امیر زادہ میران شاہ مو لشکر سمرقند میں پہنچا اور ملک غیاث الدین کثرت کو اور زمین العابدین اور محمود کے دونوں بیٹوں کو جو سمرقند میں مقید تھے ہاری حکم کے موافق قتل کیا ملک کرت کے نسل میں جو مدعی خراسان کی تھے پہر ایسا کوئے نہر جو ان مسلمانوں کے شورش کا ہو وی اور امیر زادہ وانیسی کوچ کر کے خراسان میں پہنچا ملک سر بدال نے مو لشکر سوار بحر اباد میں امیر زادہ میرانشاہ



پیشو جسے

# صاحب جہان کی رہنمائی

میری اس راوی یہ مشہور کیا کہ پہلی غنیمت پر تینوں ماریں اگر اوتھکے لشکر کو برہم کر دیا تو کیا بات ہے اور تینوں تو دن کو صاف اراہی کر کے جہان و قتال میں کوشش کریں گے جب رات ہوئی ناگاہ غنیمت پر جا کر سے اور اگر کوئی شیخ گیا اور پئی کہنی زخمی ہوا گیب کر تفتش خان کے پاس حوالی جہان میں تفتش خان اپنی برادر کا حال خستہ نہ کیچہ کر ڈر گیا اور فی الفور گریز کیجے جتنا لشکر اوتھنی جمع کیا تھا وہ سب پریشان ہو گیا میں نے ہر ایک کو خبر فتح کیے سن کر حاجے سعید الدین کو تو سمرقند کی طرف روانہ کیا اور اورین کی آپ تفتش خان کی تعاقب پر کوچ کیا اور ان تینوں افراد کے مرنے لگے کسی بچہ کو یہ تجربہ ہوا کہ جو کار مرد صاحب تدبیر کرتے ہیں وہ ہزار گنچ قارون میں نہیں ہو سکتا اور یہ تجربہ ہوا کہ سیاہ اور سرور کار اڑمودہ روزگار ویدہ امیں خرد مندر اپنی ملک کے لیے کو بیٹھا رہیں اور مخالفت کے ملک کی کہنی اور نگہبان غیبت اور زنا سوس کیے اور غیظ کار خانہ سلطنت کیے ہیں ایسی لوگوں کو معزز رکھنا چاہئے کیونکہ ان تینوں افراد کے شجاعت میں میری سلطنت رواج پائے گی چونکہ تفتش خان کا لشکر میرے ہیٹ میں رہتا ہو گیا میں اس کی تعاقب پر روانہ ہوا اور خواجہ شیخ قوچین اور قوچانی بہادر قوچین قراخان بہادر اور امان شاہ اور دولت شاہ شیخ کو سہ خانیسی بہادر دیکھے وہ سپہ دشمن کے پیچھے جلوے سے سیاہ روانہ گئے کہ اگر کہنی تو دشمن کو زندہ دستگیر کر دو جب وہ غنیمت

# تورک

۴۴ امریکے میں سے دو سیکے بہہ شعور کے با تین بجو نہایت پسند آئیں یہ قصیر اور سب کے  
 معاف کر کے من لے اور سکو خلعت پہنایا اور بہت انعام دیکر اپنا لازم کر لیا  
 اور واپسی کو چ کر کے ماہ صفر ۱۰۹۷ء سات سو اکیس توپن میں کر میسون سال  
 جلو یہ اور سال پچپن بجو شروع ہوا تھا سوار ہو کر موضع اقامت نازل  
 ہوا اور وہاں چند روز اقامت کے جب چار گز گزر گئی اور موسم بہا آ یا  
 تمام لشکر جنگو اطراف جو انہیں پہنچے طلب کیا تھا وہ سب آگیا اور امیر زادہ  
 پیران شاہ خراسان کا لشکر لیکر ملازمت میں حاضر ہوا اور تمام لشکر آرا  
 پنج اور بدخشان اور قندزا اور قتلان اور ختلان اور صغار شادان  
 کا فوج فوج آگیا اور امیر زادہ عمر شیخ اور امیر حاجی سیف الدین اور  
 ایکو تیمور کو عین لی بہ حکم دیا کہ جا کر دریا و خجندہ کشتیاں جمع کر کے کئی جگہ  
 میں تیار کرین امیر زادی حسب حکم ان کے تیاری میں مشغول ہوئے کئی دن  
 میں تیار کر کے اطلاع کر بھیجے بعد اطلاع کے ماہ ربیع الاول ۱۰۹۷ء میں ہوا  
 ہو کر کنارہ دریا و خجندہ کو لشکر گاہ کیا جب تمام لشکر آرا و امرا و عبور کر کے  
 میں لی سے عبور کیا اور سوچک بہادر اور تیمور قلعہ اغلان اور عثمان  
 کو موٹو لشکر آئیے روانہ کیا تیمون امیر نئی قراول روانہ کیے اور منتظر دشمن کے  
 خبر کے تھی وہ قراول گئی ہوئے دشمنوں کے لشکر گاہ کو پوز قتمش خان کے  
 لشکر میں جدا ہو کر آگئی آئی تھی دیکھ کر خبر لائے اور آپ غنیمت پر غلام  
 ہوئے غنائف اس حال میں بھیج کر میرا لشکر اونچک پاسرا پہنچا ہے غافل  
 ہو کر سو رہے

ذکر قتمش خان کے بہا گئے کا حضرت

تیمور سے

ہوا اتنا راہ میں امیر زادہ عمر شیخ ارکان کا لشکر لکھنؤ میں آگیا اور شیخ  
کو بخیر اعلان اور شیخ علی بہادر کو تھوڑے فوج تعین کیا تاکہ جاگیر غنیمت کا رستہ گزیر  
کا خوب بروک لین اور چنگیزات خود مدد فوج کر کے جلد پل انبار  
رستہ سے اگلے دن منٹا فوج کو جالیا اور اپنے افواج کو میں نے یہ حکم  
دیا کہ باواز بلند تکیر کہہ کر جنگ شروع کرو منٹا فوج مطلع ہو کر جنگ پر  
تیار ہو گئے اور خوب ضرب شروع ہو گئی اور بہادر روں کو میں نے دلاؤ  
دی پیٹے اور دوسرے حملہ میں ایلخیش اور غلام شہادت کہا کہ شہید ہوا  
اور بعد اتفاق کے اکثر مقتول ہوئے اور کچھ جو غنیمت کے ساتھ معرکہ سے بھاگے  
ہو گئے تھے خوف کے مارے پھریا جھڑپیں کیں گئے اکثر تو ڈوب گئے وہاں  
جو کچھ بچ رہا گئے لگی اونکو کونچہ اور غلام اور شیخ علی بہادر نے جو رستہ  
روک رکھے تھے تہ تیغ کیا ایلخیش اور غلام حیدر ادیموئی زندہ کھل گیا باقی  
تمام لشکر نقش خان کا قتل ہو گیا اور ابدیے بروسی بخشی جو مدد اور  
ہمراہ ہوئے گرفتار ہو گیا تھا میرے سپاہ کا یہ عزم تھا کہ اوسکو قتل کر  
ابدیے بروسی بخشی نے اپنا حسب اور منصب بیان کیا اسلئے اوسکو بڑے  
مقتدر گاہ میں لائے میں نے اوسکو رو بہ رو ملا وہ آکر بادبے عا  
اور شہا کہنی لگا اور خوب کلام کی میں نے جب اویسے نقش خان کا احوال  
پوچھا تو یہ کہہ کر کہ بد عہدی نقش خان کے عادت ہو گئے ہے امرا اوس  
شہنشاہ نہیں تھے اوسکو طعنہ دیتے تھے اوسکا وزیر اور دیوان یکے بعد  
کرا اور جیل گئے اور کچھ نہیں جانتا امرا یہ بدی کرتا ہے اور انا  
دیتا ہے اسلئے امرا حسب ہزار میں اب خند یہ اترا ہی فتح و مصلی

## تورنگ

ارائے کر کے دشمنوں کی دفعہ پر توجہ ہو دین تو بہتر معلوم ہوتا ہے مین لی  
 اور کچھ جواب دیا مین لی غنیمت ہے اسے قوت اور کثرت کے بہرہ و کسب  
 جنگ نہیں کیا اور نہیں کرونگا ملک تائید الہی پر اعتماد رکھا ہے اور کھڑن  
 کا اور سخیلفون کے ساتھ عنایت الہی سی جنگ کرونگا اور غیرت اسلام  
 نہیں چھوڑے کہ کفار دشت تو مسلمانوں کے زین و فرزند اور مال اسباب  
 پر تعدیہ کریں اور مین اپنے آرام کی لٹی گہر مین سو رہوں محکوم اللہ تعالیٰ  
 فی پسند کر کی مرتبہ سلطنت کا دیا ہی سو محض اسہی لٹی کہ مین خلقت کی چوپا  
 کروں اور مسلمان کو ظالموں کی جنگ سے نجات دوں

ذکر حضرت صاحب قرآن کے توجہ کا

واسیطے دفع فتنہ نقمش خان کے

میرے بہتات سکروہ جب مورہی ہمراہ لشکر سمرقند اور کشن کی جگہ  
 موجود تھا تائید الہی پر تکیہ کر کے واسیطے دفع فتنہ نقمش خان کی عزم کیا اور  
 موضع شاعرہ مین آکر اترا واپسی فرمان طلبی کے لشکریوں کے نام پر  
 لکھ کر مالک محروسہ مین روانہ کیے اور اسد فتنہ ہوا ایسی سردی  
 کہ کسی سال مین ایسی بڑھون گہن سال کی یاد نہیں تھی اور سوقت قراول ہتھ  
 لائے کہ بلقمش خان ہراول نقمش خان کا موافق ہیشمار کی دربار تختہ  
 عبور کر کے حوالے موضع ارجوق زر لوق مین آگیا ہے مین بہہ خستہ  
 گھوڑا منگا کر سوار ہوا اور اپنی اور دشمن کے لشکر کے کمی اور زیادہ  
 کا کچھ لحاظ نہ کیا باوجود کہ تمام رستوں مین گھوڑوں کی چھالی چھاتی  
 پڑا ہوا تھا کنارہ آب نجد کے برف کو توڑنا ہوا اور

نیکو روپے

اوسکے بڑے سلطان محمود کو اوسکے لکیر پر مقرر کر دیا اور اسی سال میں کہ  
خوارزم سے برحمت کر کے دارالسلطنت ہرمقند میں اقامت کے جشن یاد شان  
کر کے امیر زادہ محمد سلطان اور امیر زادہ میر محمد اوسکے بہائے اور امیر  
شاہ رخ کا نکاح کر دیا اور تمام شہر ہرمقند کے آئین بندی کے اور خلعت  
اور انعام اور مصلحت خواص اور عوام اور امراء اور سادات اور  
اکابر اور اداہنے اور اعلیٰ کو برحمت کر کے  
فرکر قلعہ قمش خان کے لشکر کشی کا

مالک اور ان پر

اوسوقت یہ سنایا کہ قمش خان لشکر اوس حویجے اور شکر دشت کا  
لکرا اور میر کے احسان اور تربیت سے چشم پوشی کر کے اسی سال کے آخر  
پانچ لاکھ سات سو نوہ ہجری میں اول فرستان ماوراءالنہر کو متوجہ ہوا  
اور ہاچے ملک آکر جائے کی شدت سے زمین میں نہ جانہ کہ وہ کر  
پناہ دے میں آئی تو زک قمش خان کے جنگ کا اسطور کیا کہ اوسے ہرگز  
میں بلکہ خط سربا اور برف کے ارادہ خروج کا کیا تا وجود کہ لشکر  
میری پاس محتج نہیں تھا نہایت شدت سربا اور ہوا سرد و تہی اور تمام  
اسرا اور اسکا سپاہ اور مالے اور سادات اور علماء شہر کے جو کہ عرض  
کر کے تہی میر کے پاس آئے اور یہ عرض کیا کہ غنیمت کا لشکر بسیار ہی اتنا  
لشکر کہی قشت قیقا قی سے ماوراءالنہر پر نہیں آیا اور اسواج امیر کے  
جو رخصتی سے اسے جمع نہیں ہوئے اور ہوا نہایت سرد ہے اگر امیر  
خیزر و زمرار سے موقوف کر کے لشکر جمع کریں اور اسواج

## تہو زک

۲۹۸ ہو گیا میں نے جن دنوں ابوسعید کو برعایت حال مغیر کیا تھا تو افیو غامیہ  
 ابوسعید کے دشمن کو اس شقی کے خاطر قید کر کے منولستان کے طرف روانہ  
 کر دیا تھا اب وہ واپسی پہاگ آتا تھا اتفاقاً اسکو میریے لشکر سے بچ کر  
 مین لائیے اب مین نے ابوسعید کے بغاوت سن کر افیو غامیسو دو کو قید سے  
 خلاص کیا اور روانہ ہوا کہ غفلت خاص اور کمزور دیکر سرفراز کیا اور  
 حکومت ایل والنس مسود کے افیو غا کو عنایت کے اور امیر جہا نشاہ  
 کے پاس بھیجا اور سمرقند میں جا کر مین نے رمضان خواجہ کو بھیج کر اسے  
 امیر جہا نشاہ کے ملک کے واسطے روانہ کیا اور یہ فرمان لکھا کہ دشمن  
 جاوین امیر جہا نشاہ اور نکا تاقب کیے جاسیے غنیمت کو یا دستگیر یا وارہ  
 دشت ادبار کرے حسب الحکم امیر جہا نشاہ اور خواجہ یوسف اور رمضان  
 خواجہ اور نیکی پیچہ روانہ ہوئے کوئل ہندکوش اور کابل سے سڑ کر نغان  
 میں بھاگوں کو جالیا ابوسعید اور جنید تو بہاگ گئے اور اوٹکا ایل انو  
 اور مال اسباب ہا رہے سپاہی لوٹ لیا اور کچھ ایل جو سلامت  
 پہنچے وہ بہاگ کر سند کو چلے گئے امیر افیو غا انکی پیچہ روانہ ہوا اور  
 امیر سقیل قندار سے اپنا لشکر لیکر امیر افیو غا سے ملے ہوا دونوں نے متفق  
 ہو کر مخالفوں کا رستہ روکا لاچار وہ وہیں باہو آ کر جنگ حرکت مذہب سے  
 کرتے تھے اکثر مقتول ہوئے اور جواں اسباب اور نیکی پاس باہتے تھا  
 وہ سب لٹ گیا ابوسعید اور جنید بائیں ہندوستان کی طرف بھاگے  
 اور میر لشکر قتیاب مال اسباب لے کر اور روانہ ہوئے مقام مین داخل  
 ہوا اور حقیقت عرض کیے اور اسی سال میں سیور غنمش یار ہو کر مر گیا

یہ کہہ کر

اور علی اکبر سردار پور لدھیانہ کے خواہر زادہ جہان شاہ کے دوستی کا  
بہرے تھے تھی تھی ہو کر رات کو جہان شاہ کے قتل کیے اور تین سوار آویسے  
تھا اور امیر جہان شاہ کی سبابتہ کل سبابتہ آدمی تھی باوجود کلاوت فاضل  
کے امیر جہان شاہ کے سپاہ نے پورے لکے اور ہار گیا ہے ہر تیکہ کر کے مرنے لگا  
آدمی جہاں اسی کی خود حرب اور ضرب میں مشغول ہوا تمام رات مخالفین  
ان پر تیرے سپاہ نے اور پوری درپے حرب کیے لیکن یہ لشکر مردانہ مانند سرد  
سکڑ رہے قائم اور مقابلہ اور ہتھیار کے تار کا آخر دشمنوں کے کثرت  
بے امیر جہان شاہ اور اوہ کے نوکر تنگ ہو گئے تھے کہ حسب اتفاق میر علی  
نور اور خواجہ یوسف خواجہ ان کے شکر لینے اور تیکہ کو تیکہ لگتے آگئے اوسے وقت  
ایک قاصد جہان شاہ کے آگے دریا سے اوتا کر رہا تھا کہ ہم فوج آ رہی  
لیکن ہم آتے ہیں مردانہ رہا وہ یہ خبر دیتے ہیں تو میر علی دل ہونے اور ہر ایک  
تیر میں بہت دشمنوں کو مارا گیا تھا میر علی خواجہ یوسف اور میر علی سعد مرید  
کے معیت سے دریا تیر کر امیر جہان شاہ کے پاس پہنچے اور رات کے مشفق ہو کر  
دشمن پر حملہ کیا اور زور و خور و ہولی لگی اور صبح تک جنگ و جدل رہا  
جب صبح ہوئے تو یہ افق کے چلنی شروع ہوئے اور دشمن خواجہ  
شخص کے مقابلہ میں تیس تیس آویسے تھے دریا اتر کر دھان کو بہاگ گئے  
اور امیر جہان شاہ نے ان کا تعاقب کر کے بہت لوگ قتل کئے اور فوج  
ہو کر قندھار میں آکر مقام کیا اور ایں اوس پور لدھیانہ کے بہاگ کر گئے اور  
سی کا دھان کو چلے گئے اور ابو سعید میر علی دست پرور تھے  
میں میرے بہت کا نرا موش کیا اور پور لدھیانہ کی بغاوت سے تمام

## شکر

خوشی کے یہ اشارہ کیا کہ رستم قتل کروا اور ابوالفتح میرک کے بھائی کو ہی جو سرفرد مقتید تھا اوسکے چھی روانہ کیا اور من خوا رزم سی ہمنان بلغر دارالملک سرفردین داخل ہوا سرفرد کے اہلے اور علما اور سادات اور بزرگ اور رئیسوں کی استقبال کیا اور رزم نثار اور پیش کے بھالے اس عرصہ میں انیرادہ عمر شمع ہی فتح اب ہو کر ملازمت سے سعادت یاب ہوا ۔ دوسرا حادثہ یہ ہے کہ جب من خبر فتنہ اور بغاوت میرک کے خوا رزم من منی میں لی امیر جهان شاہ سپہ امیر یا کو برلاس کو فدرتان سی اور لشکر اور ایل بورلدا سی کا اور الوسات طالحان کے فرمان بھیج کر حضور من طلب کے جب امیر جهان شاہ ملحق میں آیا تو امیر یا دگار برلاس مولشکر ملحق کے اوس سے ملحق ہوا دلوئے متعلق ہو کر غم و رگاہ کا کیا رستہ میں سردار ایل بورلدا کی باغی ہو کر پہنچے امیر جهان شاہ کی حقیقت حال حضور من عرض کر بھی اور برادر زادہ بورلدا سی کا اور خواجہ یوسف الی تہا اور پیر علی تارکو جو بلخ کے لشکر من سے ہیں اپنے ساتھ لیکر واسطی تعاقب ایل یوہ لداسی کے روانہ ہوا اور کوچ کوچ مقام قلان میں بہاگتون کو جالیا اور بالکل اونکو غارت کیا اس عرصہ میں جہان شاہ کی محمد میرک کے شورش میں کہ وہ اپنے ہو کر قلمو من متحصن ہوا ہے ایل بورلدا سی کو فہ الجہ تیز کر کے اپنی فوج ارہنہ کی اور دھیلے دھیلے محمد میرک کے متوجہ ہوا اور خواجہ یوسف نے اربکے ہمتو واسطے ترتیب افواج کے مراجعت کے اور پیر علی تارکو کا لشکر لینی گیا اور یہ قرار ہوا کہ دریا وجیون پر جہان شاہ سی آئیں گی مسکن ہوا پہونک کر دریا و عبور کر کے اسہی جگہ انڈیے جندا اور پیر



اور مستحق جنگ ہے۔ امیر زادہ عمر شیخ کو یہ سنکر غرت آئے تہرت سہارا  
 حصار شادان کو متوجہ ہوا میرک امیر زادہ کے لشکر کشی کی خبر سنکر  
 کر بے جنگ و جدل ہمت ادا بار کو بہاگ گیا اور اوپیک لشکر کے ہاتھ  
 پریشان ہو گئے اور میرک خراب حال دریا و خوش کو عبور کر کے قتلوان کو  
 چلا گیا اور امیر زادہ حصار سے بلا توقف روانہ ہوا اور کسی کا کچھ باز نہ  
 نکھا گھوڑے دریا میں ڈال کر اتر گیا اور ختلان کے طرف متوجہ ہوا  
 میرک ختلان سے بہاگ کر درہ دروازہ جلال الدین کے پناہ میں گیا وہاں  
 سینہ فاقیت اندیشی کر کے اسکو پناہ دے میرک نا امید ہو کر صحرا و نامی سے  
 کو روانہ ہوا اور تمام اوسیکے نوکر مانند دولت کی اوس سے روگردان ہو کر  
 اور مسکو تنہا صحرا و بین چھوڑ کر حبشی جہان اپنی نجات دیکھ چکے گئے امیر  
 زادہ عمر شیخ نے ختلان میں جا کر موضع شیباق کی آق سہاگین جہان میرک کا  
 گہر تہا نازل ہوا اور سپاہ اطراف چوٹ کو واسطی تلاش میرک کی روانہ  
 کے لاچار جب اونکو اوسکا نشان ملا سبب بقصد و چلے آئی اتفاقاً عثمان پناہ  
 دلا اور عمر یہ چیز کو روئے کے سر قند کو جاتا تھا اثناء راہ میں ایک چشمہ برپا  
 و انکی گھوڑوں کے چھوڑ دیے کہ یہ راہ صحرا کے طرف گئی بن الہام  
 عیسیٰ کی گھوڑوں کے چھوڑ دیے وہاں جا پہنچ جہان کہ میرک اور حصار  
 دیے فکر مند شقی تھی اور گھوڑوں کی چرائی پر چھوڑ رکھی تھے عثمان بہادر نے  
 پرتو اوپیک گھوڑوں کی چھوڑ دیے پھر میرک اور اسکی نوکر وں کے مشہور ہونے  
 پر زادہ عمر شیخ کے طرف روانہ ہوا اور اسکی گھر قمار حسی کے خبر  
 نام کو پہنچے انکی خبر امیر زادہ کو واسطی غرت اور مستحق جنگ ہونے کی اطلاع

## تورک

۳۹۲ اوسکو گھوڑا ملتا تھا لشکر یون سی لیکر اوسکا تعاقب نہیں چھوڑتا تھا آخر حصار موضع حصارک میں ابوالفتح بیسعدت کوتاک کے تلی سوتا ہوا پکر کر سب زار کا اوس یو جہا اوسنی بہہ کہا کہ میں محمد میرک برطسیہ بہائی کی اشارہ سی جوا سی باغی ہو گیا تھا بہا کا لاٹم ابوالفتح کو مقید کر کے امیر زادہ عمر شیخ کے پاس بنجارا میں لایا اور سب احوال امیر زادہ سی بیان کیا

ذکر محمد میرک لیسر شیرہ رام کے بغاوت کا  
اور اوسکی سنزرا یا شکا

امیر زادہ عمر شیخ نے حقیقت بغاوت محمد میرک کے جو کہ میرے فرزند سی کے نسبت یہی سر بلند تھا اور سلطان بخت بیگم اوسکے نکاح میں تھی اور مملکت ختلان اور ایل اوس نواحی کی میں نی اوسکو عنایت کے ساتھ اور حال میں اوسکو محافظہ سر قند کا کر رکھا تھا لکھنوی رستہ میں امیر زادہ کے یہ عریضے میری پاس آئے کہ محمد میرک نے راہ صواب سے قدم باہر کیا اور بد بختی سے اوسکا دامن پکڑا ہی اور لشکر ہمد قند اور اوس اطراف کا اپنے ساتھ لیکر باغی ہو گیا یہی امیر زادہ عمر شیخ یہ عریضے روانہ کرتے ہی بنجارا سے ہمد قند کی طرف توجہ ہوا اور موضع یلغرانچاق میں جا کر اطراف کا لشکر ہمراہ لیکر ہمد قند میں آیا اور سوقت امیر زادہ عمر شیخ نے یہ خبر سنی کہ محمد میرک لشکر جمع کر کے ہمد قند سے حصار شادمان کو چلا گیا اور قند سے گہر داود اور ملک برلاس اور اقمقور بہادر کا لوٹ لیا جو مال سہاب اچکے پاس تھا سب لیلیا اور تہا سب نام نامی امیر کا جو حصار میں تھا لیکر اپنے ہمراہیے او با شون کو قلعہ کر دیا

یچھو رسیکے

شہنشاہ الدین پیر امیر عباس اور راجہ قراہادر کو سعد افواج اور کچے نقاب پر  
نہیں کیا امیر زادہ نے غم گنت اور قراہادر کے رستہ سے جا کر مخافون کو جالیا اور  
بہت لوگ قتل کیے اور مال سرودتہ اور کچے پانس میں چھینا اور قہقہاں ہو کر ہلاڑ  
میں حاضر ہوئے میں نے آفرین اور تحسین کے اور وہانسی کوچ کر کے شہر خوارزم  
میں داخل ہوا اور موقت حسب صلاح وقت یہ خیال میں آیا کہ اس شہر اور  
ایل اس یار کو کہ غنیمت کے پائمال ہوئے ہیں اور ٹہا کر حذر و زرا میں شہر کو خالی کرنا  
چاہیے اس لیے میں نے یہ حکم دیا کہ اہل شہر کو یہاں سے لیجا کر سمرقند اور ماوراء النہر  
میں آباد کرو تاکہ کفار کے صدر میں یہ محفوظ رہیں اور جب دشت کے کسمپرسی  
خاطر جمع ہو جائیگی پھر وہ اپنے وطن مقام میں جانشین ہو جائیگی اس حکم  
کے موافق تمام خور و کلان خوارزم کے سمرقند کو روانہ ہوئے یہ شہر  
تین برس تک ویران رہا تین برس کی بعد کہ سن سات سو ترانوں بحری تھی  
میں نے بروقت مراجعت کے دشت قحاق سے یہ فرمایا کہ محلہ قال میں جبکو  
جنگیر خان نے مع خقوق اور کات کے تقسیم ملکیت کے وقت فرزندوں اور  
الوس چنٹا سی خان کو دیدیا تھا شہر خوارزم کو آباد کرو اور وہو یہی ہے  
کو خچکے تو چہیں اس خدمت پر مامور ہوا اور میں لشکر دشت کے طرف  
سے بکسے خاطر سمرقند کو متوجہ ہوا اور میں جن دنوں نقش خان کے دستہ  
میں مشغول رہا میرے غیبت میں ماوراء النہر میں کیئے حادثہ ہو گئے ایک  
سہ کہ خوارزم کو جاتے ہوئے ابو الفتح براء اور خور و محرم کے لشکر پر ہوا  
کا میرے ساتھ سے بہاگ گیا اور رات دن چلکر بیابان میں داخل ہوا  
اور لاکھ بہادر قوچین اور سیکے قرار سے مطلع ہو کر اس کے چھپی ہوا یہاں

## تورک

بادشاہ عادل کو نکل الد فرمایا یہاں جس کار کی لئے تجھ کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور سیرتایم رہ چکوں ان باتوں سے سگفتگی حاصل ہوئے اور شکر ادا کیا کہ میرے ادا کیا کہ مجھ کو خدا تعالیٰ نے اسلٹی پیدا کیا ہے تاکہ داد مظلوم کا ظالم سے لیں جب میں اس نیت پر قائم ہوا فوراً مجلس میں ہی ایک شاعر نے باوازی یہ کہا مصرع ستم بر ستم پیش عمل است و داد۔ میں نے اگر مسند سلطنت پر اجلاس کیا اور عدالت شروع کی اور موقت یہ سنایا کہ تقتمس خان کی فوج خونخوار نے ولایت خوارزم کو پامال کر دیا ہے میں نے اپنی دلیں یہ سوچا کہ اسی تیمور امیر کلال تو یہہ فرماتے تھے کہ تو اسلٹی پیدا ہوا ہے کہ داد مظلوم کا ظالم سے لیوی اور ضعیف کو قوی سی اور سدا تون کو کفار سے محو ہوئے۔ اور ہندو میں نے ترکش کر پر لگایا اور تلوار حلق کرتے ہی سوار ہو کر موضع اکرے میں آکر اترا اور کونجہ اغلان اور تیمور قلعہ اغلان کو جو تختستان کے امراء میری پاس چلی آئے تھے اور شیخ علی بہادر اور شیخ تیمور بہادر کو مویشی شکر آراستہ چار خوج بنا کر واسطے مدافعت مہور آگے روانہ کیا اور نہوئے شہر بغداد سی آگے بڑھ کر عید خواجہ کو بطور قراہ کی غنیمت کی شکر کی طرف روانہ کیا وہ ایک شخص غنیمت کے لشکر کا پکر لایا امراء نے مخالفوں کا احوال اس میں پوچھ کر اس کو ہارے پاس بھیجا میں نے اس سے دریافت کر کے سوار ہوا اور کنارہ جول جدر سر کے آیا اور یہہ تھا کہ اس نہر کو اتر کر مخالفوں پر حملہ کروں اس وقت میں یہہ خبر کے کہ غنیمت کا لشکر ہاری آلی کی خبر شکر بیتاب تقتمس خان کے پاس پہنچ گیا اور موقت میں نے امر زادہ میران شاہ اور سلطان محمد شاہ اور

## پیش رو

میں اپنی کردار سے پشیمان ہوا اور جن لوگوں کی قتل کا حکم دیا تھا ان کو درہ مارل  
 کا حکم دیا اور ان لوگوں میں دشمن غریب بگناہ تھی جب یہ فوت اور تک  
 تو وہ دونوں فریاد کرنے لگے کہ ہم دو تو غریب تھے تمہاری مملکت کا سیر ہو کر آئے  
 یہ نہیں پایا اور اس کے سلاطین سے یہ تقریریں زیادہ نہیں کہایا ہوا تو  
 کیوں ہوتی ہے تو انہی حال کو تو غور کر کہ ملک خراب ہے تو متصرف ہو گیا یہی کہتے  
 کچھ نہ چاہیے اور سنی لیا ہے اور جس کو نہ چاہی اور سکو دیتا ہی اور جس کو  
 قتل کیا چاہی اور سکو قتل کرتا ہی اور جس کو نازنا چاہی اور سکو مارتا ہی  
 میری اعتقاد میں خدا تعالیٰ حاضر ناظر ہے تو خدای کریم کچھ کارگاہ میں  
 تو نے جرات کیے اور اگر تو یہ کہتا ہی کہ اللہ بڑا ہے تو رحمن رحیم کے  
 آثار اور افعال میں تو نے کفر کیا کیا یہ کلمات سنی ہی میں نفس کے دشمن  
 سی جو مجھ پر غالب تھا باز آیا اور ارادہ ترک سلطنت کا کیا اور سنی  
 شیخ کلال نے میری فریاد سے کی اور کہیں گی کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک کو وہ  
 ایک ایک کار کے پیدا کیا ہی ہوا سہی لے پیدا کیا ہے کہ سلوک راہ الہی کا  
 کرین اور شفقت اور ریاضت سے ادیکے موفت حاصل کرین اور علما کو  
 اس واسطے پیدا کیا ہے تاکہ بحقیقت تمام علم تحصیل کرین اور نہ انہی کو  
 اور سلاطین کو اسلئے پیدا کیا ہی تاکہ ادب سکھانے کو آواہ و ریاست دے کہ  
 براہ کرم ان آپ کو جسے علمی کسی فقیر پر ظلم کر سکی اور سلاطین کے شفقت  
 اور ریاضت سے ہی کہ نہ گمان الہی کا کار و دست کیا کرین اور موافق  
 شرع کی خلق اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور نہ خدا تعالیٰ کی جو کچھ لوگوں کو ہر  
 چیز بچانا ہے خلق اللہ کا عالم کی بشریت بچا کر ہے اور یہی ہر علم

## تورک

۳۹۰ ہو دوسری پہ کہ تور جو تم کو پر لگاتی ہو اگر وقت پر اوسکو سکار رکھو تو روک  
 نامردی بیٹے تیرے یہ کہ تم مسلمان کا دعویٰ کرتی ہو اور کافر کے مقابلے پہان  
 گئی اب وہ مسلمان کیونکر قائم یہ لید آگے من لی نہ فرما کہ ان کو لو نیچے ڈاڑھے  
 سوند کر گدھی پر سوار کر کے شہر میں شہر کر دے اور برات خواجہ کو اور ہنی غزنو  
 کی اور ہوا سی اور ملک کو جو اوسنی تیرہ آدمی لیکر موضع نجال من آبجند  
 سی تین سو کفار دشت پر شہنوں کر کر بہت کفار کو قتل کیا تھا اور مسلمانوں کی  
 زن و فرزند کو کفار کے اسیری سی چڑا کر اونی وطن میں پہنچایا تھا ریاست او  
 جاگیر عنایت کی اور اوسکو ترخان کر دیا اور قدر منزلت عرش کے جہنم بنا  
 خود در داغی سی تو اور چلائے ہوا دی اور اوسکو تحسین اور آفرین کے تہ  
 من کو چہ اغلان اور تیمور قلع اغلان نقش خان سے جدا ہو کر میری پاس  
 حاضر ہوئے بطور میں لی او کو خوش کیا اور بہت انعام دی لیکن میرے  
 دلیں یہ بات تھی کہ جیسی گرایئے کی دقت نقش خان سی خوف ہو کر مجھسی آبی  
 میں ایسی ہی مجھسی روگردان ہو جائیگی لیکن اب سوا سی قیلے کی اور مجھ سلاج  
 نہیں تھا اوہی وقت یہ سن گیا کہ ایغش خان اور سلمان صوفی نقش خان  
 کے بیچے ہوئی خوارزم میں آبی بن اور متوطنان خوارزم کو یا مال کر دیا  
 ہوئے تھے آجہ اور کہ سپاہ اوسوقت افلاس کی فریاد کرتے تھی اور میں  
 غلام بن لوہا سے لڑتا تھا اور بہایت اشغالی حال تھا کہ امین اکبر عمیر  
 اور انہر کا دربار میں آگیا البکہ مجھدوب تھا یہ کہنی لگا کہ بادشاہ سی  
 جب آدمی میں کہ بار عالم کا اپنی سر پر اوٹھا کہ ہر کلین جوتی میں اور انک  
 دم کیا واسطے کتا ظلم اوٹھال میں اور راقی خون کرتے میں یہ کلام

حاضر ہوا اور اس پر قہر میں جا کر میں نے کہا اوسیکے اخلاص کی وجہ سے حکومت بہت بڑھتی رہی اور اسکو تائید کی اور اعتدال کی پرستش یہ سہر قند گور دانہ ہوا۔ میں نے کوچ کوچ کر دریا امویہ کو عبور کیا اور یہ خبر میری آئی کہ قلعہ قمش خانہ کی فوج نے اسنی کو وہ سب متصرف ہو گئی ایک فوج تو خوارہ م کی طرف روانہ ہوئی اور ایک دشت قبیاق کی طرف بہاگ گئے سہر قند میں جا کر میں نے سات سید میں تخت سلطنت پر اجلاس کیا اور شیخ علی بہادر اور خدا داد اور سید استر ایان بہادر وغیرہ امراء کو منجانبہ کے تعاقب پر تہین کیا کہ انکو زندہ کر کے بخالی دنیا اور جہنم رمال اسباب مغرورہ مسلمانوں کا لٹی جاتی ہوئی وہ سب جین لانا امراء نے موضع بلیق تک تعاقب کر کے بہت گناہ کو قتل کیا اور اسباب مغرورہ میں لائی اور صوقت میں نے مجلس منعقد کیے اور احوال جنگ بدل اور حرب خبر پتھر امراء کو مارا اور انہر کو قلعہ قمش خانہ کی افواج میں بھیجی

آپادھ سپر ریفرنس کیا

پہلے دریا نکلیا  
مجلس پریشاں حال اور امرا کی خیریت کی  
ہمراہ عمر شیخ کے نقشہ خان کی شکستہ  
تہی کی اور جو لوگ اس سے مستر کرتے  
روگردان ہوئے

بہلے مرتب کرتی ہیں لی امراء اور امیرزادوں اور یہاں دونوں اور اکابر  
کو دربار میں بلایا پہنچے آؤں امراء سی جگہ میں نے ماوراءالنہر میں ہوش  
تھا تین باتیں تو چین ایک یہ کہ تم مجھ سے جانتی ہو وہ یہو نہیں انہی کا کردار ہے  
کے لئے ہو نہ تم اگر کار موافقہ اس شرو کی جانتی ہو نہ وہ یہ تو تم ہر ایک

یہ بیہ احسان اور کج رفتار کر لگا پیر میں نی ان منظر کو رو برو بلا کر یہ کہا تھا  
 قیاس میں کیا آتا ہے کہ تمہارے ساتھ میں کیا سلوک کرو لگا جواب دیا ہم امر  
 کو صاحب مروت جانتی ہیں اور یہ معلوم ہی کہ امیر نے کیسے خاندان قدیم کو برباد  
 نہیں کیا اسلئے امیر کی مروت پر تکیہ کر کے یہاں پناہ لی ہے میں نے یہ کہا جب تک  
 تم سے خلاف احسان عمل میں نہیں آئیگا میں کسی تکو برباد نہیں کرو لگا حکومت شیراز  
 کی شاہ بخشی برادرزادہ شاہ شجاع کو عطا کی اور اصغہاں کی سلطان محمد پر  
 شاہ پنجگہ کو اور کرمان کے سلطان احمد برادر شاہ شجاع کو اور قلعہ اور  
 ولایت شترخان سلطان ابو اسحق شاہ شجاع کی نو اس کو بطور جاگیر کے عطا  
 کی اور فرامین ان ولایتوں کے ریاست کے مزین بہر لکھ کر اذکی حوالہ کئی  
 اور میر سید شریف جرجانی کو جو بڑی اعلم العلماء تھے وٹانسی اور ٹہا کر قند  
 میں آباد کیا میر سید شریف کے رعایت حال اور نہایت اعزاز اور اکرام کرتا  
 تھا اور بعض اور ہنرمند اور کاریگر استاد شیرازی موابل عمال اور اہلکار  
 میں آباد کر دی اور امیر علاء الدین اتیاق کو جو شاہ شجاع کی امرائے کلان  
 سی تھا بعد اس کا بچے سر قند کو روانہ کیا جب سلطنت فارس کے انتظام  
 میں قائلہ جمع ہوئے تو آخر ماہ محرم ۷۷۷ سنات سنو توہ ہجری میں کہ سال  
 انیسواں میری مجلس کا تھا اور سال چوٹھ مجھ کو شروع ہوا تھا سوار موکر  
 سر قند کا غزم کیا جب میں نیدامیر میں داخل ہوا تو تھوڑے بہت خراسانی حکم  
 راہر تھے اس وقت کے اسی کہ جہاں حکم ہو ویسے میں وہاں حاضر ہوتا اور دارو  
 دایتے حفاظت شہر کے متعین ہوا ویسے۔ میں نے توکل بہادر راہر  
 کو لہر توبہ کا داروغہ مقرر کر دیا اور نہایت بخشش اور تحفے لیکر درگاہ میں



رعایا کو قلعہ میں داخل کر کے محافضت میں مشغول ہو گئے اور تیمور زار و اسطی  
 مخالفت تبری کے متبعین ہوا لشکر تفتیش خان کا غالب ہو کر ملک کو تاخت و تاراج  
 کرتا تھا ایک فوج بخارا کو روانہ کیے اور ایک اور فوج جو تفتیش خان کے غارت  
 کی طرف سے روانہ کیے تھے بخارا کا محاصرہ کر لیا اس پر بیٹے بوغا برلاس اور آئیس  
 قوچین اور والی قوچین بخارا قتل خان بخارا محاصرہ کو مستحکم کر کے مقابلہ میں مشغول  
 ہو گئے مخالفین میں جب قلعہ پر کوبہ ہو سکتا تو اس کی گردیچہ اڑا دینے کے لئے تفتیش  
 خان کو گولی اور ولایت کو خراب کرنے کے لئے گولی اور زخمی کر دیا اس پر سلطان محمد  
 کبیر و خاندانی نے جو تفتیش خان کے لشکر کا پیشرو تھا قزاقی اور جبار سے لڑ کر دیا  
 اس پر ملک تاراج کر دیا اور امیر عباس کہ جنگ جو ایک میں زخمی ہوا تھا مر گیا  
 دیکر ممالک فارس اور عراق کی کئی کئی کھلیں کا

ال سلطان محمد اور حضرت صاحب ممالک

مراجعت کا نام اور الگ لکھ کر

یہ خبریں ملکر من نہایت متعجب خاطر ہوا اور یہ کسی پر ظاہر نہ کیا اور اس پر  
 وقت امیر عثمان لہر امیر عباس کو تیس ہزار سو ازخارا ساتھ دیکر برو کی طرف  
 سر قند پر تھیں کیا اور یہ حکم دیا کہ رات دن چل کر سر قند میں جاؤ اور اس کے  
 دلیں میں کچھ علاج کی کہ دارالاک فارس کشتی کے کو سیر و کروں کو وہ ان کے  
 اور منصور شاہ سے متعلق ہو سکی اور میں نے غور جو کئی تو تفتیش نے اور اس پر  
 پائے تھے کہ ان کی مقابلہ میں ملک فارس کو قائم رکھیں اس لئے میرے دلیں  
 چلے آیا کہ اب ان کے دلیں کے دستگیر کر دے تاکہ میری احسان مند ہو  
 جو کہ میرا حق نعمت اور ان کی ذمہ داری کا پورا کر اگر احسان فرماؤں تو میں

## تورنگ

۲۸۹  
 لشکر میں آکر بیٹھا اور غارت میں مشغول ہے امیرزادہ یہ خبر سنی ہی اور  
 لشکر ایک چمکدہ کی طرف روانہ ہوا اس موقع میں یہ خبر آئی کہ انکا تورا اور  
 زرنہ کے اندکان کی طرف چلا گیا امیرزادہ سوار کے ساتھ راجت کر کے کنارہ  
 دریائی سیون پر مخالفوں کے لشکر سے مقابل ہوا اور گزر گاہ بند کر لی اور  
 دونوں لشکر سیون کی دونوں کناروں پر اتنے کئی منزل تک دونوں لشکر دریا  
 کی کنارہ کنارہ گئی ایک رات کو انکا تورا فرصت پا کر اوپر اتر گیا اور  
 بے حد جنگ پر مصروف ہوا امیرزادہ بھی مطلع ہو کر اپنے فوج درست کر  
 رہا اور خوب جنگ ہوئی بعد ازاں ایک امیرزادہ عمر شیخ حصار اندکان کی طرف  
 جا کر اپنا لشکر تہ کر نیلگا اور انکا تورا سیلی اپنی زخمیوں کے تیار دار  
 کر کے بعد چند روز کے شہر اندکان کی نواح میں آکر ارادہ شہر کے محاصرہ کا  
 کیا امیرزادہ عمر شیخ نہایت تھوڑی سی سپاہ کے سمیت یہ جوار سکی ہمراہ  
 تھے قیدی سپاہی لکھ کر کال جلا دتے یہ غنیمت کی طرف روانہ ہوا اور مخالفوں  
 کی فوج میں کہیں کربذات خود خوب تلوار چلائی اور بہت لوگ قتل کیے اور  
 میں توکل بہادر عمر شیخ کے پاس پہنچا اور اذیکے رکاب پکڑ کر غنیمت کی  
 سی اور سکیا کر قلعہ میں داخل کیا انکا تورا سیلی امیرزادہ کی یہ دلیلی تھی  
 اصلی اور سر زمین میں توقف نامناسب دیکھ کر واپسی گریز کی اور کائنات  
 کو چلتا ہوا امیرزادہ عمر شیخ کی سپاہ اور سکی تاقب پر تعین کیے اور سپاہی  
 تین دن تک اور سکی تاقب کیا بہت لوگ قتل کیے اور مال منورہ سب زمین  
 لائی اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس اور تیمور تاس اور برات خواہ  
 اور مسیح تیمور مہار جو کلک کی واپسی میں پریشان ہو گئی تھی سر قند من آئے

وہ کہہ کر دار بن کر اور اور التبر پر روانہ کیا بیٹا اور یہی لشکر تھا  
 کہ نجران تک جو مالک مجروحہ میں بیٹے آگیا ہی اور تمام اور شہر کا  
 تیمور خواجہ سپرافیو غاوان کی حاکم نی اوپیکے مدافعت کی لپٹی جنگ میں  
 باوجود کمی فوج کی اوس لشکر پیشانی اور سپر غلبہ پایا اور خواجہ تارود  
 ہونکر لکے تاخت تاراج میں مشغول ہو گئے امیر زادہ عمر شیخ جو اندکان  
 اطراف سے لشکر جمع کر کے لشکر دشت کے مدافعت کو متوجہ ہوا اور اس  
 شاہ اور امیر عباس حاکم اور داروغہ سر قند کے امیر اس برلاس بہادر  
 اور شیخ تیمور سپر اقمیر بہادر کو سر قند میں جھوڑ کر جہاں لشکر اوس  
 وہ لیکر امیر زادہ عمر شیخ سے جلے اور قتل ہو کر واسطے مدافعت کو متوجہ  
 کے دریا و سیحون سے عبور کیا اور عسکری جو کاک میں باکر غنیم کے لشکر سے  
 متقابل ہوئے اور اٹلی دن طرفین نے صفیں باندھ کر اور اور اس  
 کی باوجود کہ لشکر مخالفوں کا امیر زادہ کی لشکر سے کسی بار زیادہ تھا  
 شام تک جنگ مردانہ کرتے رہی اور امیر زادہ عمر شیخ کمال پر دلا اور  
 دلاوری سے چند جہان لیکر غنیم کے صف پر چکر کے دو ریڑھ کو لٹک گیا  
 اور اچھلے بیٹے انگ رہ گیا اس سپاہ نے جب امیر زادہ کو نہ پایا تو  
 ہو گئی اور امیر عباس زخمی ہو گیا اور امیر زادہ عمر شیخ بذات خود زخمی  
 کشش اور کوشش کے ایک گوشہ میں چھپ گیا اور وہاں سے اندکان  
 میں جا کر پریشان لشکر کو پہر جمع کیا اس وعدہ میں عمر شیخ کی یہ خبر  
 راہی بہتیا امیر حاجی بگ کا بنو و رکشرت جمیت کے پاس پہنچ گیا  
 امیر کا حق امانت فراموش کر کے عمر کو مغولستان سے سہ زمین

## لوگوں کو

سیت باب کے خالی اور امیر سی روگردان ہو کر شہاء منصور کے پناہ میں  
 آیا۔ اس نے اپنی کوئی کو پایا۔ مجھ کو اپنے کلام پسند آئی اور ادھکامین نے  
 نواز کیا اور اس وقت علماء شیرازی لکھی باتیں سنیں ایک یہ کہ بموجب حدیث  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بادشاہ عادل سایہ الہی ہے جیسی نبی آدم افتاب کے حرارت  
 سے دیوار کی سایہ میں بچتی ہے ایسی ہے مظلوم ظلم کے شدت سے بادشاہ  
 عادل کی پناہ کی ہے۔ یہ حدیث منکر منکر اور حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ  
 کا شکر ادا کیا کہ منجھ کو توفیق عبادت کے روزی ہوئے دوسری بات یہ  
 ہے کہ آثار سلاطین کی تربیت کا مقصد ہوتا ہے اگر بادشاہ نیک نیت عدالت  
 کا ارادہ کری تو وہ سب چیزیں تاثیر کرنا ہے اور بموجب حقیقت آرام کا اور سکریت  
 محسوسات اور خیر اور برکت کا ہوتا ہے اور اگر ظلم کے نیت کری تو وہی سب  
 انت اور برہنہ زندگی اور وبا اور قحط کا ہوتا ہے تیسری بات یہ ہے کہ عادل بادشاہ  
 وہی کہ سب چیز اور تمام نبی آدم اور سبکی دولت سے فائدہ مند ہو دین اور  
 افتاب کی مثال سایہ اور منہ کے اندھا پنا فیض سب کو پہنچا دی اور جو  
 شتمیں اوپر کے درگاہ پر حاضر ہو دی وہ یہ ہر بردار ہو دیے اور کوئی محروم  
 نہ رہی منجھ کو علماء شیرازی کے ان کلمات سے تجربہ حاصل ہوا اور یہ باتیں سنیں  
 دلنشین کر لیں اور یہ حکم دیا کہ علماء ہر روز اگر یہی ملاحظہ و غلط کہہ کر  
 ذکر اتمت شمس خاتم کی شکر کشی کا قوران پر

اور سوقت اور ابوالنہر کے طرف سے سترہ دن میں یہ خبر آئے اور ارادہ  
 کے عرائش میں بھی یہ معلوم ہوا کہ اتمت شمس خاتم نے بد عہدی کی کہ شکر بشارت  
 بیک بارق اغلاقی اور طغش اغلان اور عیسیٰ بیک اور ساقی بیک

۸۴  
 پیمبر کے  
 اور زانو اور پانچویں ہوا آتا تھا میں نے اس کے ہاتھ اور عقد  
 اٹل سے کہ میرے طرف اشارہ کرتا تھا قال بیک یہ اور شکر کیا  
 دکر دوسری مجلس کا شہر شیراز میں  
 میں نے دوسری مجلس دارالسلطنت شیراز میں اس طور مرتب کیے کہ تہجد دارالک  
 فارس کی اوس نو اچی کے سردار اور ایں اوس نی تخی اور شکرش محکمہ  
 اور فارس کی تیرگون اور رستون اور چھوٹے حکام کی تخی دینی اور ملاز  
 کی اور جو شخص جیسی و گردان ہو کر میری پناہ میں نہ آیا دوسرے میں نے انہماج  
 قاسمہ واسطے ترک کر کے تعین کی اس مجلس میں آل مظفر اور فارس کی حکام  
 اور شیراز کی سادات اور آقا سب اور امانی اور علماء و فضلاء اور شعرا و خواجہ  
 ہونے اور آل مظفر میں نے باقی شہر و سکن تاکہ اوس کی باقی صنون اور  
 اولکاعیب یا نہ معلوم کردن پہلے میں نے سلطان احمد شاہ شجاع کی ہوا  
 سی یہ پوچھا کہ کون دنیا داری اور سلطنت میں سی کیا پسند آیا جواب دیا  
 کہنا اور پھرنا اور اس لباس میں اپنی تین چہا لیا اور شجاعت اور ملک  
 اور مردی اور شیرازی کی بات سی تھی اور جب میں نے شاہ بھیجی ہو  
 اوسنی اپنی پریشانی ظاہر کی اور سلطنت کا ذکر کیا شاہ بھیجی ایک  
 کوشت تھا اوسکو خیدان شہر نہیں تھا ہر میں نے یہ پوچھا کہ تم  
 ملازمت کو آئے ہو یہ جواب دیا کہ اب تک سکو دولت محفوظ کر  
 اب ہم چاہتی ہیں کہ دولت کو محفوظ رکھیں ہماری دولت تو بڑھ  
 امر کی دولت اب جو ان ہی معلوم ہوا کہ اب سوا سی فرمان برد  
 کچھ علاج نہیں ہی اسلئے شاہ شجاع کی وصیت پر عمل کیا زمین ال

## توزک

۳ مرتبہ کے موافق اپنی مجلس میں جگہ مقرر کر رکھی تھی اور جو ممالک منسوب ہوتے تھے  
اور میں یہ پہلی حصہ واسطے سادات کے نکال آتا تھا اسی طرح دوسری واسطی کا  
اور مشایخ کی و تہذیب اور وظائف مقرر کرتا تھا اور واسطی فقراء اور  
مساکین جیسے تھے و خلیفہ معین کرتا تھا تمام دلوں کو انہی طرف مائل کر لیا تھا  
تک کہ تمام لوگ میری دعا و دولت میں مشغول ہو گئے اور ان کے دعا میں  
میں نے رتبہ سلطنت کا پایا

### دکھن فتحنامہ میں کے پہلے صفحے کا مطالعہ محرم ۱۰۷۰ھ

اسی مجلس میں خاص مدبروں نے حسب حکم فرما میں فتحنامہ کے لکھ کر ممالک  
توران اور خراسان اور قندھار اور کابلستان اور باختر اور سیستان  
اور عراق اور اذربایجان اور شیروان اور گیلان اور رستہ ادا اور رازند  
کو روانہ کیے ممالک شیراز میں گوشتیہ اور بخندوب بہت رہتے تھے میں ایک رات  
کو بے پوشہ ایک خدمتگار سات لیکر واسطے زیارت ایک مسجد  
کے چلا ایک پہاڑ کے پاس آیا کہ وہاں ایک مسجد بٹھا تھا وہ دور سے  
دیکھتی ہے چٹیا اور اپنی انگلیوں پر کچھ گنتا تھا جب وہ شمار دس پر آئے  
تہی تب میرے طرف اشارہ کرتا تھا سات دفعہ اسے ٹور کر کے کہاں ہے  
پھر شمار شروع کیے جیسے پوری ہوئی تو فریاد کی کہ پس ہے اور ایک ٹور  
بھرے کا اپنا نیم خور وہ میرے طرف گیا اور مجھ کو گالیان دیکر یہ کہتا کہ  
تو بکرا بادشاہ روی زمین کا گودیا میں اویسکے طرف کو خند قدم چلا اور  
فریاد کی اور انہی انگلیوں سات دفعہ خند کر کے یہ کہتا کہ تیرا پانیان  
ورنہ اور بار بار یہ ہے گنتا تھا اور اپنا ہاتھ سر پر مارتا تھا اور دہی

کے پیدا ہونے کی چنانچہ حدیث قدسیہ میں لکھا ہے

وہ اس طرح نہ ہوتا تو خلق عالم کی پیدا ہونے کی چنانچہ حدیث قدسیہ میں لکھا ہے  
وقت الافلاک سے پہلے ہی یہ ثابت ہوتا ہے یعنی اگر نہ ہوتا تو اسی محمد کو  
میں نہ پیدا کرتا اس لئے کہ اس کو پس محمد اور آل محمد کو برتر شرافت ہی اور مخلوق  
شرافت ہے اور اس میں باب میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ  
ولا یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم اللہ یصلی  
خدا تعالیٰ اور اس کے رفیق فرشتے درود بھیجتے ہیں اور پیغمبر کی اسی ایمان والہ  
صلوہ اور سلام بھیجتے ہیں یہ اس وقت صلوة کی معنی ہو چکی ہیں  
کہ اگر وقت درود بھیجنے کی یہ نیت کری کہ میں رحمت اور قریب مطلق  
اللہ تعالیٰ ہی حضرت رسول کی واسطے طلب کرتا ہوں اور اپنی ملی حضرت  
رسول ہی پر یہ مانگتا ہوں پس اللہ صلی علیہ وسلم کی رحمت اور قریب میں کہ بار خدایا  
رحمت اور قریب محمد اور آل محمد پر اس طرح کہ ان سے ہم پر بھی ان ہی میں  
یہ کلمات فضیلت ال محمد کے منکر اور بیکے تعظیم اور احترام زیادہ کرے لکھا  
اور تمام غزوات میں جو جنگ پیش آئی تھی ایک فوج سادات کے اپنی نہ تھی  
رکھتا تھا اور جو کل یا مشرک یا تو پیدا میری پاس آتا تھا پہلے اور  
کہلاتا تھا میرے کہلاتا تھا اور میرا یہاں اعتقاد تھا کہ جس لشکر میں میرا پیغمبر  
نہو وی کہ وہ لشکر قریب نہیں ہوتا اور جس باوجود شاہ کے درگاہ میں  
نہو وی وہ دولت رائل ہو جاتی ہے اور جس مملکت میں میرا پیغمبر نہو وی کہ  
میں برکت جاتی رہتی ہے اور میرے خدیو سید پاک اعتقاد خفیہ مذہب کو  
مجلس میں پاس رکھتا تھا ایک ابوالبرکت و عمری ابوالسعادی  
تیسرے امیر ضیاء الدین خراسانی کو باقی اور سادات کے بھی

## تورنگ

۳۔ کو لباس پہنائے پہرہ و سوقت سادات اور علماء اور اکابر کو لباس رحمت  
 کیا پہرہ اراک اور سرداروں اور منکبا شیون کو خلعت دیا اور ہر ایک کو  
 نو نو کپڑے غایت کی اس مجلس میں اتفاقاً درود پڑھنے کی فضیلت کا  
 ۴ ذکر چل پڑا میں نے ابراہیمی یہ سوال کیا کہ درود میں آل محمد پیے کا ذکر کون  
 کرتی ہیں اور اصحاب کا ذکر کون نہیں کرتے ایک عالم نے یہ کہا کہ اصحاب  
 ہی آل ہی میں داخل ہیں بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی من ملک  
 علی طریقہ فہو آلے جس شخص نے میری متابعت کا اختیار کیا وہ میری آل  
 ہی پس ان میں اصحاب ہی داخل ہو گئی کیونکہ اصحاب رضی اللہ عنہم تمام  
 میں ظاہر اور باطن میں میرے تابع تھے میرے شریف جرجانی نے یہ تعریف  
 کہ آل محمد صلعم کو ایک اور ہی نسبت ہی وہ فی آدم کے تمام سہون سی برتر  
 ہی تھو یہ خبر نہیں ہے کہ لما فی غایت حرمت کی ظاہری صدقہ کہ میل ہی آل کا  
 اون پر وہ حرام ہے پس قیاس اون کے احوال کا اور وں پر نکمہ جاتا  
 اس ہی امام شافعی نے یہ کہا ہے کہ نازبدون درود کے محمد ابراہیم  
 آل پر باطل ہی اور اہل بیت کی حق میں یہ آیا ہی من لم یصل علیکم لاملوہ  
 یعنی اہل بیت جو شخص تکیر صلوٰۃ نہ پڑھے اور سپر ہی رحمت نہیں ہی اور  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہی اگر صلی نماز من درود محمد پر اور  
 آل پر نہ پڑھے تو وہ ادا ہوئے ہی اور یہ حدیث مذکور ہوئی کہ سفیر صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہی انا من اللہ والخلق منی یعنی من خدا ہی من  
 اور خلق مجھ ہی ہے کیونکہ پیدا ایش عالم کے واسطے وجود باوجود محمد  
 مسلم کی ہوئی ہے اور وہ واسطہ میں درمیان خدا آتے اور خلق خدا



تیمور لنگ

سکا حق فراموش نہیں کرتا اور تنہی کی حقیقتی یہی حق کو فراموش کیا کرنا  
شہرت پر پرآبرو اور اسکی امانت میں خیانت کی اور خبیتمندی اور سی ہی ہو  
فاکلی تو میری ساتھ کیا وفا کر دیگی۔ اور تھو مزم کر کے قید کر دیا اور اسکا  
نام مال اسباب ضبط کر لیا میں یہ خیر شکر مثل منزل دارا الاک فارسی کو  
رومانہ ہو کر پہلے تاریخ ماہ ذیحجہ ۸۵۷ھ سے سات سو نو اسی ہجری کی بدستیار  
میں داخل ہوا اور فارس کی جنگ و جدل میری ملک جو وہاں پہنچی  
اور شہر سی بابرت قراچہ کو شکر گاہ بنایا اور شیراز کی تمام رو سارا  
اکابر نے استقبال کیا اور ایک ہزار اشرافے یومیہ ایام اقامت کی ہجرت  
قبول کیا میں نے امیر عثمان کو واسطے وصول وجہ اقامت کی وصول  
مجلس عید کے دن کی دار السلطنت شیراز میں  
جب دن عید قربان کا آیا میں نے عید گاہ میں جا کر نازا دایے اور خطبہ  
میری نام کا پڑا گیا میں نے مجلس عید قربان کی شیراز میں آ کر اسکی  
بڑی بڑی علماء شیراز کی اور مشائخ اور سادات اور اکابر اور  
دارالاک فارس کی جمع ہوئے شاہی والی یزد کا چو شاہ شجاع  
برادر زادہ اور داماد تہا معا پنے بڑی بیٹی سلطان محمد کے اور خطبہ  
احمد شاہ شجاع کا بیٹا بی جاگم کرمان کا اور اہوا سحا ق شاہ شجاع  
نواسہ حاکم سرمان کا اور امانجان کر در کیں لاریج جو میلاد کی اور  
میں یہ تہا سعادت مندی سی اگر لیا ط بوسی سی سید بلذ ہوئے اور  
نیشکیش اور تخفی ندر کئی اور س روز میں کی بہت خلعت شکر  
فرزندوں کو خلعت دئی اور یہ حاکمان یزد اور کرمان اور لار

## قورک

و انصار و رتوار ج کو جنم واصل اور اس دیار کا میدان اودن نا  
 کون سے صاف کر حکا تو اب میں فارس کی طرف متوجہ ہوا زین العابدین  
 ایسے فارس کی اخبار کا مستظر تھا کہ یہ خبر آئیے کہ زین العابدین و بال  
 یہ آیا دار السلطنت شیراز کو نہایے کر کی کستر کے طرف جہان والی شاہ  
 منصور اور سکا چچرا بہائیے تھا چلا گیا اور شاہ منصور نے زین العابدین  
 کی یہ خبر سن کر کہ وہ میرے پاس آنا یہی بروی کی اور اس کے سپاہ اور  
 سرداروں کو قریب دیکر اپنے ساتھ کر لیا یہاں تک کہ زین العابدین  
 ہوا وہی کے نوکروں کی پانچ بکر کر دیا اور شاہ منصور نے یہ تھک کے  
 کہ جن سرداروں نے زین العابدین کو قید کیا تھا اولکا ذرا اعتماد دیا اور  
 ان سب کو جمع کر کے یہ کہا کہ تم لوگ اللہ اعتماد کی نہیں ہو کیونکہ تمہاری  
 آثار کو ہونامی کے راہ سے قید کیا اور نہوئے یہ کہا کہ ہم نے تمہاری فعل  
 پر اعتماد کر کے زین العابدین کو قید کیا تھا شاہ منصور نے یہ کہا کہ محکو بھلی  
 یہ ہے نہیں کہ میں تمہیں اور سکو گرفتار کر اؤں لیکن تمہیں تک حرامی کے اور  
 مردی اور موت کی خلاف کیا کیونکہ او نے امنی تن تمہارے حوالہ کیا  
 تھا تمہیں ترسم مردانچے کی گم کی محکو قریب کب اعتماد را جو تمہیں اس کے  
 ساتھ کیا یہ اگر تابو ہو گا میری ساتھ ہی وہی کر دگی نوکر کو چاہئے  
 کہ چند باتیں اپنے عادت کر لے اولی و ناکہ وہ تم میں نہیں ہی پر تو تمہیں  
 کتابی اچھا ہی کیونکہ وہ اپنے صاحب سے جدا نہیں ہوتا دوسرے  
 حقیقت تاکہ حق تمت کا ادا کرے اور تمہیں وہ حق قرار میں کر دیا اے  
 کتاب سے بہتر ہی کیونکہ اگر اسکو کوئی شخص ایک ہی ہی دیتی ہو

تیمور لنگ

سکا حق فراموش نہیں کرتا اور تہمتی بیہ حق کو فراموش کیا کرتا۔  
شیرت پر برآورد اور اسکی انت میں خجاست کی اور جب ہم کو اسکی  
خاک کی تو میری حالت کیا دغا گردگی۔ اور تھوڑے روز کے قید کر دیا اور اسکا  
نام مال اسباب ضبط کر لیا میں یہ خبر سکر مثل بمثل دلا۔ اور اسکی فارس کو  
رہوانہ ہو کر پہلے تاریخ ۱۰۰۰ھ کے سات سو نو اسی ہجری کی بدوشوار  
میں داخل ہوا اور فارس کی خاک و جیل سری ملک جو وہ وہاں  
اور شہر سی یا برکت قراچہ کو شکرت گاہ بنایا اور شیراز کی تمام رہ  
اکابرینے استقبال کیا اور ایک ہزار اشرفیہ یوسفیہ ایام اتنا مت  
قبول کیا میں نے اسیر عثمان کو واسطے وصول و وجہ انکسار کی  
مجلس عید کے دن کی دارالسلطنہ شیراز میں  
جب دن عید قربان کا آیا میں نے عید گاہ میں جا کر نازا دایکے اور خطبہ  
سری نام کا پڑھا گیا میں نے مجلس عید قربان کی شیراز میں ارستہ کی اور  
بڑی بڑی علماء شیراز کی اور شایخ اور سادات اور اکابر اور  
دارالاک فارس کی جمع ہوئے شاہ بخس والی یزد کا چوشتہ شجاع  
برادر زادہ اور داماد تہامنا اپنے بھائی شجاع شجاع  
احمد شاہ شجاع کا بھائی حاکم کرمان کا اور رابع شجاع  
نواسہ حاکم سران کا اور انکان کر در کین لاریہ جو میلاد کی اور  
میں یہ تھا سادات مندی سی اگر لیا پوسی سی سربلڈ ہوئے اور  
نیشکیش اور تحفی ندرستی اور سب روز میں کی بہت خلعت سنگھ  
فرزندوں کو خلعت دئی اور یہ حاکمان یزد اور کرمان اور لاریہ

## قوزک

ردافض اور رتوارج کو خیمہ داخل اور اس دیار کا میدان اودن نا  
 اکون سے صاف کر چکا تو اب میں فارس کی طرف متوجہ ہوا زین العابدین  
 وایے فارس کی اخبار کا مستظر تھا کہ یہ خبر آئے کہ زین العابدین و بال  
 مدح آیا دار السلطنت شیراز کو نما یے کر کے کسری کے طرف جہان والی شاہ  
 منصور اور سکا چچرا بہا کیے تہا چلا گیا اور شاہ منصور نے زین العابدین  
 کی یہ خبر سنا کہ وہ میرے پاس آنا یہے میری دل کی اور اویس کے سپاہ اور  
 سرداروں کو فریب دیکر اپنے ساتھ کر لیا یہاں تک کہ زین العابدین  
 کو اویس کے نوکر و نالی پانچ بکر کر دیا اور شاہ منصور نے یہ بھٹکے  
 کہ جن سرداروں نے زین العابدین کو قید کیا تھا اولکذا ذرا اعتماد کیا اور  
 اودن سب کو جمع کر کے یہ کہا کہ تم لوگ لائق اعتماد کی نہیں ہو کہو کہ تمہاری  
 اتار کو موفا کی راہ سے قید کیا اور نہو یہ یہ کہا کہ تمہاری  
 پر اعتماد کر کے زین العابدین کو قید کیا تھا شاہ منصور نے یہ کہا کہ مجھ کو  
 یہ ہے نہیں کہ میں تمہاری اور سکو گرفتار کر اؤں لیکن تمہاری تک حرامی کے اور  
 مردی اور روت کی خلاف کیا کیونکہ او نے امنی میں تمہاری حوال کیا  
 تھا تمہیں ترسم بردا چھے کی گم کی مجھ کو قریب کب اعتماد را جو تمہاری اویس کے  
 ساتھ کیا یہ اگر تابو ہو گا میری ساتھ ہی وہ ہی کر وگی نوکر کو چاہئے  
 کہ چند باتیں اپنے عادت کر لے اول و نا کہ وہ تم میں نہیں ہی ہر تو تمہاری  
 کتابیں اپنا ہی کہو کہ وہ اپنے صاحب سے جدا نہیں ہوتا دوسرے  
 حقیقت تاکہ حق قیمت کا ادا کرے اور تمہاری وہ حق تو امرش کر دیا اے  
 کہ تم سے بہتر ہی کیونکہ اگر اوسکو کوئی شخص ایک ہدیہ ہی دیا ہی تو وہ

چیمو ریکے  
 کے جو ایک برس پہلے مر گئی تھی محافظت کریں اور ہوشیار رہیں مبادا ہمارے  
 ہسی او کو کچھ ایسا ہی بھی اور باقی قتل عام کا حکم کیا سپاہ ظفر نیاہ نے  
 اور غارت شروع کیا اور جن لوگوں نے اپنے محصلوں کو عاقبت سے  
 لیا تھا انہوں نے اپنی جان مال سے نجات پائی اس جہت سے بہت لوگ  
 اور یہ درمات کیا کہ شکر تو نامات اور ہزار جات اور صدقات  
 کے مستدرسہ کاٹ کر لائے ہیں اور نگہبان واسطے حفاظت اور جمع کرنے  
 سروں کے تعین کر دیئے انہوں نے سر جمع کر کے تودہ تودہ لگا دی  
 کو شہر میں جو لوگ پوشیدہ تھے وہ سب بہاگ لکھے چونکہ اس وقت برف برسلا  
 ہوا تھا صبح کو اونکے خونخو انہوں نے برف پر سے پھیر لیکر جہان حاکم  
 پوشیدہ ہوئے تھے وہاں جا کر اونکو گرفتار کیا اور اونکا سر کاٹ کر  
 لائے میں نے وہ تمام سر گنوائے تو گنت ہزار تھی اور سروں کے اطراف  
 کی شہروں میں مناری چنوا دیئے۔ اون جاہوں نے تین ہزار سلاسل  
 خون کیا تھا اللہ تعالیٰ مستقم حقیقی نے میرے سپاہ کو اون پر چھڑک دیا اور  
 اون بد کرداروں کو یہ سزا دیے اور یہ قتل پر کے دن انہوں نے تارخ  
 واقعہ کے سات سو نو اسی ہجری کی واقع ہوا اور تین ہزار اصفہان سے  
 جمع ہو کر امیر حاجی بیگ پیرامیر سار لوغا اور تومان شاہ کو موثر گھر  
 اصفہان کے حکومت پر چھوڑا اور میں شہر کے باقی ماندوں کو تیس  
 فارس کے طرف متوجہ ہوا  
 جو رک دار الملک فارس کی کشتی کا  
 جب دار الملک عراق کے تیسریے خاطر جمع ہوئے اور اصفہان

## تورک

۳۰ بیکر سرہ رین جہتہ دروازہ دروازہ شہر پر خراج مقرر کر دیا کہ خزانہ دار  
 میں داخل کر داور واسطے عاملہ کرنے ہتیاروں اور گھوڑوں اور خراج  
 کی سیابیہ تعیین کر دیئے اور ضبطے مال کے ذریعہ نور محمد برلاس اور سرہان  
 شاہ کی مقرر کیے اور روسا و اصغیان کو لشکر میں نظر بند رکھ کر وجہ در  
 کی تحصیل میں مشغول ہوئے چونکہ تقدیر یہ تھی کہ ان کے بد ذاتی سے اور شہر  
 برلاس میں عظیم آئیں صفایان کے ایک اور باش عامل نے اپنی جہالت سے لقا  
 بجا کر فریاد کر لی شروع کیے اور بہت اور باش میاں اور اسکے ساتھ جمع ہو گئی  
 اور چانچک تیرا در تلوار لیکر اون لوگوں پر جو واسطے ضبطے مال اور  
 اس اور سلاج کے رات کو شہر میں رہ گئے تھے پھر چل گیا اور بہت لوگ  
 قتل کئی اور بعضی شخصوں عاقبت اندیشی اپنی مصلحتوں کو چھوڑ کر ان کے  
 کے اتھیسے بھاگیا اور اس رات کو محمد لہر خطائی بہادر اون مقتصدوں کی  
 مارا گیا تین ہزار لشکر کے اس شب کو قتل ہوئے اور ان کو قتل کر کے شہر کے  
 دروازوں پر آئی جو لوگ دروازوں کی محافظت پر معین تھے ناگہان  
 ان کو قتل کرنا شروع کیا اور دروازوں کو قابو میں لیکر مستحکم ہو گئی چنک  
 پر مستعد ہوئے صبح کو تھہرتی سے محکو غصہ آیا میں نے یہ حکم دیا کہ تمام لشکر  
 ہارنگے سوار ہو کر درانچی سے شہر کے لشکر اور قتل اور غارت میں قصور  
 جو ان کی کیش شہر کے طرف متوجہ ہوئے اہل شہر نے بھی مقابلہ میں بہت  
 کوشش کیے اور تنگ عظیم پیش آئے خیاچہ بیان تیمور افیو غا کا بیٹا اور  
 تنگ میں مارا گیا آخر الامر قلعہ مسخر ہو گیا اور سوقت میں نے یہ حکم کیا  
 کہ محلہ آبادات اور محلہ اکابر ترکہ اور خواجہ امام الدین و اعظم علی الزتر

لہذا رالاک فارس اور عراق کے چلنے کا غزم کیا  
 ذکر حضرت صاحب قریب کے توجہ کا مالک  
 عراق اور فارس کی طرف

میں نے توڑک دارالاک فارس اور عراق کے یوریش کا اسطر کیا کہ ۷۸۹  
 سات سو نو ایسے پجری کی آیام خزان میں سوار ہو کر شیراز کی طرف متوجہ ہوا  
 اور بعضی امرا کو معہ خروج اپنے سی اگی روانہ کیا اور امیر زادہ میران شاہ  
 اور امیر حاجی سیف الدین اور شیخ علی بہادر کو اور کچھ لشکر تو فانات کو  
 یہ مقرر کیا کہ تم خیر ڈیرہ اور سامان ہرنہ کی طرف لپکا کر سارق قس میں  
 اقامت کرو اور باقی لشکر کو اپنے ساتھ لیکر فارس کو متوجہ ہوا اور یہاں  
 یہ بڑھ کر حیا و خان میں پنہا اس منزل میں غوج کو میں نے راستہ کیا اور  
 وہاں سی روانہ ہو کر سواد اصفہان میں نازل ہوا اصفہان میں مطہر کا شا  
 یعنی طہاسی زین العابدین حاکم تھا چو نکا اوسکو خیر انقیاد کے نجات نہ تھی  
 اسلئے اوسنی امان مانگنا اتفاق ہوا کہ رکن الدین اور اکابر اور سادات  
 اور علاء اصفہان کے شہر سے باہر کر باط بوسی سے مشرف ہوا میں نے  
 اوسکو اور تمام اکابر اور اہل کو ہتھال کر کے انعام دیکر خوشحال کیا اور  
 میرے سپاہ نے شہر کو محاصرہ کر لیا اور میں سوار ہو کر قلعہ ترک میں  
 سیک کے لسی داخل ہوا اور امیر ایکو تمور کو واسطی محاطت قلعہ کی تعین  
 کر دیا اور شہر کے ہر ایک دروازہ پر کچھ کچھ سیاہ دامیلے لگا ہائی کے  
 تعین کر کے انہی بارگاہ کو چلا آیا اور یہ حکم دیا کہ تمام ہتھار لڑائے کے  
 اور خیش کھوڑے شہر میں ہووین اہل شہر سے اور زین العابدین کی لادہ

## نحوہ ترک

یہ جسطور میں بے معاش کی بی حضور فی سنا ہوگا الحمد للہ کہ میں آپ لب اپنی ارادت  
 اخلاص کے اور شہسوار جو مدد و احسان کی دست کر کے اور اس کے انقیاد  
 میں اسخ دم اور ثابت قدم رہا اور میری خدا تعالیٰ کا شکر ہے اب کہ بارگاہ اہلی  
 سی خوشبود دعوت والدیدار علی الی وارا السلام کی میری دماغ میں آئی ہے شکر الہی  
 کا بھلا لایا کہ کوئی ہے از رو میری دین باقی نہیں ہی اور اس تیرم سال میں کلہ  
 توحید تصدیق دل ہی اور اقرار زبان سے اور عمل ارکان سی کرتا رہا امید ہے  
 اور دولت اور سلطنت اور جاہ اور ملک اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے  
 پایدار ہو جو لمحا صدق نیت اور اخلاص طبیعت کے جو اس سلطنت نہا  
 سے بچو حاصل ہے فرزند و لبذریں العابدین خدا کو اور ترکو سپرد کیا اور اور  
 فرزند اور بھائیوں کی ٹی اپ میں سفارش کی احتیاج نہیں ہے اور سوقت میں  
 بے لمحا اخلاص اور عقیدت شاہ تنجاء کے ایک خط بنام زین العابدین پر شاہ  
 کے بعد میرے باپ کے حکومت ولایت فارس اور عراق کے اسی شعلی  
 ہوئے تھی بہرانی اور عطف کے راہ ہے اس مضمون کا لکھا کہ جو کو بد پر جو  
 تیا نام عمر ہارے ساتھ اخلاص اور لگانے کا دم بہہ تار رہا اور مرے دم  
 تمہاری سفارش کا بھوکھا میں یہ پائیا ہوں کہ اس مرحوم کی سفارش کا نتیجہ  
 ظاہر ہو دیے اور میں از بس کہ اب ادھر آگیا ہوں تو نہ سب سے کہیے دغ  
 واسطے وزارت کے آو و اور عنایات اور مکارم بادشاہانہ سے بہرہ  
 مند ہے دیکھو جو یہ خط اس کے پاس شیراز میں پہنچا از بس کہ وہ سعاد  
 مندی سے آپ نصیب تھا اسلئے تمنا ہے میری میں سہولت کے اور قاصد  
 جو نام لکھ گیا تھا رجعت کیا اور اذیت ناکارہ دین الیاس میں نے بہرہ



چھوڑ دے  
 ۳۴۲  
 قلعہ داران میں مقام کہ اس میں فی النبیاسنا کر یہ قلعہ داران عادیانہ اور  
 اور قلعہ کے دیرانی کے واسطی اور کھار اور خود ہی کو حکم دیا کہ نام  
 اگر قلعہ کی تحریک کری انہوں نے جا کر یہ قلعہ کے پاس میں آنا اگر وہ  
 یہ قلعہ میں نہ اکھار کے واسطی میں سے اس قلعہ کے پاس میں آنا اگر وہ  
 پہلو انوں نے اگر کسی اور قلعہ کے پاس میں آنا اگر وہ  
 میں فی ملک انہوں نے قلعہ داران کو وہی حکم کر دیا وہ لوگ اس  
 اپنی ساتھ اپنی انوں میں لے گئے جب میں سے اس میں رہا نہ ہو انوں حکم اس  
 فی حکم نام تیرک تھا اگر ملازمت کے اور اس میں قلعہ میں سے  
 اس کے ولایت بدستور اس کے ولایت کے اور اس میں قلعہ میں سے  
 جو دستگیر ہو کر آئے تھے ایک نوڈیہ صاحب جلال اس کے ولایت میں اگر خیر  
 اور وہ اس میں سے کچھ کر کے سونہ میں راغی وہی ولایت گیلان میں اگر خیر  
 وہ ان آقامت کے ہو کر جلال الدین شاہ شجاع وہی شیرازی میں دم ایک  
 خط اخلاص نمط محکم لکھا تھا اس کا مضمر یہ ہے کہ اس کے فدا ہو جو  
 کے ضروری ہی اور بقا اور دوام مخلوقات کا مجموعہ ہے میں ہی ایک شخص  
 مخلوقات میں سے ہوں پس میری بقا ہی محال ہے اور خیر و فساد میں  
 فی حفاظت اپنی ایک قطعہ زمین کے محکم عزت کی تھی مقتدر و موافق میں  
 فی اس کے آبادی میں سعی کی اور اس میں لوگوں کو جو وہاں رہتی تھی اس  
 اور انصاف سے آرام دیا اور واسطی اعلائی اعلام شریعت غزائیہ  
 واسطی تعلیم اولاد اور اتباع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 اور رعایت احوال رعایا اور رضا کی کے اور کا

## تورنگ

۲۰۰  
 وان سی سوار ہو کر مینے لطف ولایت دان دو سلطان کی عزم کیا ملک  
 اعز الدین شیرازی والی اوس ولایت کا خوف کا مارا قلعہ دان میں متحصن  
 ہو گیا مینے انکار کر کے اوس قلعہ پر هجوم کیا اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا  
 بہاڑ کے اوپر بنا تھا مینے برسرا شوار سے یہ حکم دیا کہ افواج قاہرہ  
 اوس کو کہی لطف متوجہ ہو وی اور رات کو جو شخص جس جگہ بیے اوسہی جگہ پر  
 رہی وان سی برگزنی چھپ کر مین سوار ہو کر بہاڑ پر گیا اور یہ حکم دیا کہ بہاڑ  
 خیر ایک پہر کے آٹھ من جو اوس قلعہ سے دریا نظر آتا تھا کہ اگر وہ تمام امرار  
 اور سپاہ لی ہی اپنا خیر اوسہی سنگلاخ میں برائیا کیا چونکہ ملک اعز الدین  
 کو سعدت کی رہنمائی کے اسلئے اگلے دن تلوار گلی میں ڈال کر قلعہ سے نکل کر سپاہ  
 بومی ہی شرف ہوا مینے اوسکی عزت کی اوسوقت اہل قلعہ گمراہیے سی مانگے  
 ہو گئی اور قلعہ کا دروازہ بند کرتی ہی مخالفت شروع کی یہاں تک کہ افواج  
 لی حسب الامر قلعہ پر هجوم کیا اور محاصرہ کر کے جنگ شروع کی اور مین نے منہنق  
 تیار کرائی اور منہنق اور عرادہ قلعہ کے اطراف پر کڑی کر کے سنگ بارانی  
 سی دیواریں اور گہرے قلعہ میں کی سب گرا دی محاصرہ کر لی سی بیسویں دن بخار  
 الہی سی وہ قلعہ فتح ہوا اور سپاہ لی قلعہ میں گنیتے بہت سی جہال کو قتل کیا  
 اور بچی کچھی زندہ دستگیر ہوئی اور بن جالون قلعہ کو مستحکم باندھ کر بہاڑ سی  
 گرا دی اور قلعہ کے اعلیٰ بلوں کا جسکو مین نے ریاست ازرنجان کے عتایت  
 کی تھی لگیا اور موافق تحصیل کمال ولایت ازرنجان کے اغذا اور جنس اور  
 گہوڑی اور اونٹ اور خیر نکیش لایا مین نے فرمان صادر فرمایا کہ رشتہ  
 ازرنجان کی سابق دستور اوسچے متعلق نہ ہوئی - اور چند روز مین نے

چوتھی بات کہ رفیقہ بیک صلاح فشروری سے ہار کیا کہ تونی جو اس  
 کو کر کے چوتھی بات کہ رفیقہ بیک صلاح فشروری سے ہار کیا کہ تونی جو اس  
 پر یہ عمل کیا اس لیے کہ ہار کر آیا شیخ علی اور اقبال شاہ اور بیک اس  
 میں کئی جہان فراموشی بناہ لی تھی از بسکہ وہ جگہ بہت مستحکم تھی خوب لڑا  
 ی ہاری سیاہ سے کوشش نہا ان علی میں آئی والا خواجہ جی جوامی بہادر تھا  
 مردانہ کیے آخر ہاری کار پر خدا ہوا گیا۔ قرار محمد جو کہ شہر ہماں بلندن  
 چک گیا تھا اسد اسطی اوسکی گرفتاری میں جو سبھی ہوئی تھی وہ سب بیکار علی  
 نبی لاچار اکثر لوگوں کو قتل کر کے مر جیت کی پاپ میں لی جہان شاہ کو موت شکر کر  
 واسطی پر کتا کی تعین کیا وہ کھج کھج جا کر فراموش کی اہل میں بیکار اور بیکار  
 شروع کی ہاں مثال اسباب تیار اور گداور رہے بقیاس اس وقت کہ لاسی اس وقت  
 شاہ ملک شاعیات الدین برلاس کا ہاری لی اجازت نہا خود کی با آتش  
 کو گیا ہوا تھا آقا اوسیکے قراؤ لوں لی اوسکو ایک جنگل میں مقبول پڑا ہاں جب  
 اہل الدین فراموش کے خواب اور غارت ہو گئے ہیں سوار ہو کر صحرا میں شکر کر  
 متوجہ ہوا اور ومانکی اہل اوس کو لوٹ کر شہر اخلاطہ کی طرف متوجہ ہوا  
 جب میں اخلاطہ میں آیا تو وہاں کی باشندوں نے بہت سی تہمتیں اندر کئی اور اطاعت  
 اختیار کیے جب میں شہر اخلاطہ میں سوار ہو کر شہر عادل جو رہیں آیا اوس  
 شہر کے والی نے ہامی لشکر اگر ملازمت کی اور رشکیش لائی اندر کئی از  
 وہ جوان مردانہ تھا میں نے اوس لایت کی تر است اوسکو نہایت کے  
 اور وہ ہمسایہ کنارہ کنارہ کوں کے چکر بند ہامی میں لنگ گیا اور مر  
 باقی ہامی میں نازل ہوا اور خیمہ ڈیرہ اور یہ وہاں میں آلا  
 تو کہ قطعہ زمان و سلطان کی تسخیر کا

## توزک

۱۰۴  
 ہزار بیس ہزار تارک و غنیمت بیت نکلا اور غلام اور ریور لوٹ کر لائیے واپس  
 فوج کے صحرا اور زبردوم من نازل ہوا اور قلعہ از زبردوم ایک رات دن میں  
 فتح کر کے واپس کنارہ آپ چیا جو کے لشکر گاہ کیا اور الچی ملہر تن حاکم از زبردوم  
 کی پاس واسطے رہنا یہاں ملا عہد کے روانہ کیا چونکہ عاقبت اندیش اور عاقل تھا  
 اور میری الچی کا استقبال کیا اور انہیں از زبردوم لایا اور اطماعت اور فرمان  
 بلا درسی بنا کر کے اور خراج اپنی ذمہ قبول کر کے الچی کو پیشکش اور تحفی ساتھ  
 دیکر رخصت کر دیا اور میری نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا اور سوقت میں  
 اپنی فوج کی قین ٹھکریے مسلح اور کھل بنائی ایک فوج کا سردار امیر الہ مرکان  
 کو مقرر کر کے واسطے غارت ایل الو من مفسد ترکا نوئی کے اور حبت جوئے  
 قرا محمد پرترا یوسف ترکان کی روانہ کیا اور ایک فوج کو برماست محمد  
 بری کے اور یس فوج پر شیع علی سپار غون برلاس اور اقبال شاہ برغومی کو  
 سردار بنا کر اطراف ملک قوجین میں اسہی کا برقعین کیا اسیر زادہ مرکان  
 لشکر ترکانوئی کے ایلا و ارشام میں پہنچا اور بہت لوگ قتل کئی اور راوی زرد  
 فرزند پیر گرا درنگلہ آپ اور شتر اور ریور غنیمت کر کے حضور میں لایا اور  
 محمد میرک سے فوج کوستان میں جا پڑا اور ترکانوئی کا تعاقب کر لے میں  
 ایک درہ کوہ میں آگیا مخافون سے اور سکودمان روک لیا نہایت تنگ  
 اور کوشش میں پیر گرا درنگلہ زمت میں تاقہ چھوڑا اور سکودمان نے فن سپاہی کے میں ہار  
 ۴  
 این غلیم میں ایک پیر کہ سپاہیے کو لا نرم ہے کہ چہا کی مٹاں ابسی تنگ میں رہا  
 باد سے کہ جہان تھوڑے دوسرے پیر کہ ایسا ہے اور نرم تھوڑے  
 لاؤ کہ پیر تھوڑے پیر کہ غنیمت کی سرزمین کو چھوڑ کر گیا اور اسے پستی اور تھوڑے

۲۹۹  
 اور اس پر ایک تہو کو موٹا شکر گران اویسکے مدد پر روانہ کیا وہ وہاں متفق  
 ہو کر قلعہ بانیہ کے تسخیر میں مصروف ہوئی اور فتح پور کے سپہ سالار کا پاس  
 نکال کر چاروں طرف سے محصور کر کے جنگ شروع نہایت کوشش سے تھوڑی سی  
 دیر میں قلعہ فتح کر کے خراب اور ویران کر دیا اور بانیہ قلعہ کی سہ دار کو  
 مشکین باندہ کر دے گاہ میں لائے اور وقت بہت سا گیا کہ قراچہ ترکان نے  
 سی رعایا اور مسلمانوں سے مزاحمت کرنا ہی اس وقت میں ہزار مسلمانوں نے  
 جو واسطے حج بیت اللہ کے جال تھی اگر یہ فریادیں کہ قراچہ ترکان اور  
 اعوان نے ہمارے پاس آکر یہاں رہیں کہ حرمین شریفین کے زیارت سے ہمارے  
 رکھا جو خرچ یا سوار سے ہمارے پاس ہی رہے وہ سب ٹکر لے گئے مجھ کو کمال  
 وحشت ہوئے اور زار و راجہ دیکھ کر انکو میں نے واسطے حج کی روانہ  
 کیا اور قبائل ترکانو کے دفعیہ کا توڑ کیا تاکہ ان کے فساد کو مسلمانوں

سے دفع کر دے  
 دگر قراچہ ترکان کی استیصال کا  
 اس جد و جہد میں تمام نواح میں ہوا اور محریک کی نام پر  
 جاری کیا کہ قلعہ الحق کو چھڑ کر رکاب ہا یوں میں جلد آو اور میں نے یہ حکم  
 کہ ہیرا و خیر وغیرہ موضع اٹا دیں ہی اور میں آپ نے لشکر چار قراچہ  
 استیصال کو متوجہ ہوا اور قلعہ بانیہ کے پاس جا کر حبکو قلعہ ابدین  
 پر حکم دیا کہ ابدین کی اوسل و توانات کو غارت کرو و ہنسی سوار ہو کر  
 پراپا قراچہ کا بیٹا مسلمانوں قلعہ بانیہ اور ایں توانات اور  
 کی اس فوج اور کوستان میں جمع میں میں نے اپنے لشکر کو یہ حکم دیا کہ

## توزک

استقبال کی ٹہنی پھر سادرت کی موضع زندجیسی لاتے ہوئی بچہ پرست نثار  
کیا اور لکھنؤ میں وزیر مقام کیا

## ذکر قلعہ الجئی کے محاصرہ کا

اوسوقت یہ سنایا کہ سپاہ سلطان احمد کے الجئی کے قلعہ میں مستحکم ہوئی ہے  
میں نے تمام زندی سوار ہو کر قلعہ الجئی کو طوف غم کیا و مان جالی ہے  
میں نے امداد اور سپاہ کو دلاوری دی کہ گرد راہ سے پہاڑ پر چڑھ کر قلعہ  
کو محاصرہ کر دیکو ایک دن رات ہو گیا کہ گھوڑی سے اترنے کے کا اتفاق  
نہو ایہاں تک کہ نمی کی قلعہ کے فصیل ٹوٹ گئے اور مخالف پہاگ کر قلعہ  
کی اوپر چہرہ گئے اور پانی بغیر قلعہ والے تنگ ہو گئی یہاں تک کہ پانی تمام  
پر جان دیتی تھی آخر عاجزا اور مضطرب ہو کر ادھونے امان طلب کیا اور  
یہ عہد کہ اب ہم اتر کر قلعہ دیدیتی میں ہارے سپاہ جنگ موقوف کر کے پہاڑ  
پر بے اتر آئی۔ اتفاقاً پہلے اسی کے قلعہ والی قلعہ سے باہر نکلیں کہٹا اور  
کر ایک دن تک خوب مہذبہ سا جو حوض اور برک قلعہ میں خشک پڑی تھی  
وہ تب لرزہ ہو گئی جو کہ اہل قلعہ بے الی سے عاجز ہو گئے تھے اب مہذبہ برس  
کر اذکو لغویت ہوئی پورا ادھونے نقص عہد کر کے قلعہ مستحکم کر لیا من نے  
محمد یوسف بہرام کو اور اوج قراہاد کو موصیاء واسطے محاصرہ قلعہ الجئی  
کے چھوڑا اور آپ سوار ہو کر انی ڈیرہ میں آیا

## ذکر قلعہ بانرید کے فتح کا جسکو قلعہ اندین

مشہور کرتے ہیں

شیخ علاہاد کو قلعہ بانرید کے کسیر میں شغول تھا میں نے امیر حاجی علی

۳۶  
 جنگ سی الگ ہو گئے مخالفوں نے سستی اور خوف کا قیاس کر کے اون پر حملہ کیا  
 ورتہ باران کرنی لگی لاجپارہار یہ سپاہ تھی جنگ اور نہایت کوشش کی لیکن  
 ریکہ ابتدا سے سرستہ جنگ کا درست نہیں لگتا تھا اور لی تدبیر یہ ہو گئی تھی  
 اسلئے تھیں چالیس آدمی ہارے فوج کے شہید ہو گئے اور عورت امیر زادہ جسکو  
 اوکلی بھی روانہ کیا تھا چاہیچا اور کلہ و گورت سپہ اور شہی جڑ کھایا تھا  
 میں مخالفوں کی فوج کو شکست ہوئی اور نہایت کھار کھار ہو گئی تشکر و  
 نثار کیا کر کے اوکو ورنہ سی نکال دیا اکثر لوگ شکست قیاس کی رہے  
 اور مقتول ہوئے اور بہت لوگ بکری آبی امیر زادہ بیان شاہ فی اسرو  
 کو درگاہ میں روانہ کیا دیکھتی سی جھگڑاؤں پر رختہ لڑا اور اوکو مصافحہ  
 میں نے زحمت کیا اور اوکے لئے تہہ ایک خط تفتیش کر لیا اس مضمون  
 سے اگر تو عاقل ہوتا تو مجبور و ست ہوئی چہ کہ تو یہ خوف ہی اسلئے ہو  
 ہی نہیں ہے اور جو کھ مروت ہی نہیں ہی تو دین ہی نہیں ہی کہ تو لی میر تو  
 کی ہے اور میرا حق جو تیری ذمہ تھا اوکو تو لی فراموش کر کے نقش عہ  
 کیا اور اون اسروں کو رستہ کا خرچ اور سوار ہے دیگر زحمت کر  
 اور زیادتی تاکید کر دیے کہ تفتیش خان سے یہ کہہ دینا کہ میں تیرا  
 اور ویلے نعمت ہوں اگر تو مجھ سے اخلاص کر لگا تو تیرے ہوگی اور اگر  
 دیکر لگا۔ اور اوکے ساتھ در قہ کر دیا تاکہ اس دست قیاس کی طرف  
 دیے اور وہاں ہی ہو کھ کر کے ہوا کہ کسی شہید ہو کر تو تیرا  
 عیضان امیر زادہ شاہ خرچ اور امیر زادہ سلطان سے آمین کہ ہم  
 ملک خاتم کی خدمت میں آئی میں یہی دیر ہ منزل کو پہنچا یہ

## تورک

اور ذکر اوسکی ہزیمت کا صاحبقران کی  
افواج کا سپرہ سے

اول ۸۹۰ھ ہجری میں کہ اٹھارہ سال جلویہ اور تیرہ سال بکھوڑ  
جلا تہا میں نے بردع کی طرف غم کیا اوسوقت بہ خرابی کہ قنیش خان  
کا لشکر گران اذربایجان پر واسطے غارت کی آتا ہے یہ تعجب آیا کہ قنیش  
میر دست پروردہ ہی وہ کیونکر راہ انقیاد سی پاہر ہو گیا آخر یہ یقین  
ہوا کہ واقعہ وہ راہ صواب سی الگ ہو گیا ہے کیونکہ حیدر علی جوجی  
نژاد جو عاقل اور روزگار دیدہ ہی جیسی علی بیگ عنکمرات اور  
اوزبک تیمور اورانیو کا کہ وہ ہر یک کار میں قنیش خان کے مشیر ہی وہ  
توسب رہ گئے اب تھا اور باہل اوسکی پاس جمع ہو کر مقرب اور مشوا ہو گئے  
میں اوسکو بہ صلاح دی ہے کہ اذربایجان پر لشکر روانہ کیا جائی میں  
اوسے وزیر شیخ علی بادر اور علی بادر اور ایکو تیمور کومہ اور امار  
اور لشکر کے روانہ کیا اور یہ تاکید کی کہ آب گزیہ سے اتر کر پہلے حقیقت  
معلوم کرنا کہ واقعہ فوج قنیش خان کی اسی ہو کہ بکھو قنیش خان کے ساتھ  
نہا اور یہاں ہے ممکن نہیں کہ وہ جنگ پر مسادرت کریں اور جب تک  
وہ جنگ شروع نہ کریں تم ہی جنگ پریشی نہ کرنا اور امیرزادہ میرانشاہ  
اور امیر مابیتہ سیف الدین کومہ فوج اونکے سپہی روانہ کیا جب  
باری فوج نے آب گزیہ پر کیا فوج باغی کی نمودار ہو گئے معلوم ہوا  
کہ یہ فوج قنیش خان کے ہی میری حکم کے موافق میری سپاہ کی جنگ پر  
مسادرت کیے اوسوقت شیخ علی بادر اور امار باگ ڈیا چھوڑ



۲۹۵  
 تیمور کے  
 دلائی تخلص کے اور سکونت کے  
 نے اور کے عوض میں ریاست دلائی تخلص کے سلطان کیا اور وقت  
 رخصت کر دیا اور اسی زمانہ جا کر اکثر سائین تخلص کے سلطان کیا اور وقت  
 شیخ ابراہیم والی شروان نے کہ مرد اخیل و نجیب اور عاقل اور نیک  
 حال تھا لحاظ عاقبت اندیشی کے اخلاص مندی سے اگر ملازمت کے اور  
 خفیہ بہت شکش کے اور اون شخصوں میں اٹھ غلام صاحب فرمایا ہے وضع  
 خوش اتمام تھی امیر شیخ ابراہیم نے اپنی آپ کو اون میں سے نوان فرض کیا اور  
 چار دانہ اور چار دانہ کھڑے کر کے آپ میں کھانا نہ گیا اور کھانی لگا کر  
 پہلے آخری شخص کے حبس کو میں نے اپنی ذات سے پورا کیا ہی بھگو اس ادائی  
 سون کے کالی سرور حاصل ہوا از بسکہ صورت اور کے اخلاص کی سیریا  
 آئینہ ضمیر میں رسم ہوئی اسلئے اور سکونت کر کے ریاست شروانات پتھر  
 سابق عنایت کی اور شروان شاہ اور سکونت خطاب دیا بہت خبر شیخ ابراہیم  
 تربت کی ایران زمین میں خاص و عام کی سنی ملک کیدانات کی باوجود  
 تمام اور استحکام مکان اور رانہ جنگل اور کثرت کل و لامی اور جمعیت  
 کی مطیع ہو گئی اور شکش اور تحفی بہار باہار اخلاص درگاہ میں بھی  
 اپنے بی ہر اسفیر بتر کے حضور میں روانہ ہوئے اور تاجدار ہر  
 اور یہ قبول کیا کہ خراج کیدانات کا ہر سال خزانہ میں داخل کر کے  
 اس وعدہ میں یہ خبر آئی کہ شیخ علی بہادر نے اپنا خیمہ وغیرہ قرا باہر  
 کبھی میں نے ہی اور اس موسم میں قرا باغ میں جا کر ڈرا کیا  
 دگر تفتیش خان کی بھینسی کا اپنی فکریہ کو دیکھ  
 کی رستہ میں اور باحکام کے طرے

## تہذیب

چنانچہ تہذیب کا مسو کر کے کروادیا اور وائسی سوار ہو کر فراہم اور  
 سہراب بن آیا اور وائسی روٹا ہو کر کنارہ آب گہرے کے اترا اور اڑا  
 ہوا ہوا کہ کیا سپاہیہ بارام عبور کیا اور کنارہ گزیہ سوار  
 ہو کر سب کے طرف غم کیا ایل اور توہمات اوس ولایت کے تمام سنہر  
 ہوئی اس نزل میں میں نے بقراط تعلیمی کو موہام کفار تعلیمی کے جو قید میں  
 تھے روہر و بلا کر ترکیہ میں اونس یہ کہا کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ عیسیٰ نبی الہ  
 اور ان کے نبوت کا ہکوا قرا ہے اگر تو یہی مسلمان ہو جاؤ لگا لگاؤ کی بہت  
 کے اقرار سی دور نہیں مجھ لگا بقراط نے یہ جواب دیا کہ مسلمان عیسیٰ  
 اور انجیل کو برحق نہیں جانتی میں نے کہا ہم تو عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو  
 برحق جانتی ہیں اور جو انجیل میں احکام ہیں وہ سب قرآن میں ہی ملے  
 کہا اگر یہی ہے تو ہم مسلمان ہوئی میں آخر بقراط اور تمام نصاریٰ جو قید  
 میں تھے لکھ لکھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگی بقراط نے مسلمان ہو کر  
 وہ شکر اویسے کا جو حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے نام مبارک سے  
 ترم کر دیا تھا لا کز نذر کیا مجھ کو وہ لوہا دیکھ کر نہایت فرحت حاصل ہوئی  
 اور یہ حکم دیا کہ اس کو یہی خود پر لگا دو اور بغیر چیزیں اور  
 عجیب قیمتی اور یہی پیش کش کیے اور میں ایک زرہ پہن کر حضرت داؤد  
 علیہ السلام ان سے ملنے کے بنائی تھی نذر تھی اوس زرہ کا یہ عجز تھا  
 کہ کوئی بیمار اور بیمار نہیں کرتا تھا اور اس زرہ رنگ میا تھا اور آگ  
 میں نہیں آتا کرتی تھی اور اس کے معلقوں میں تھیں اور یہی نہیں تھا  
 اور مناف اور ہمارا تہرا اور ایسی چکن تھی کہ مہیقل کی احتیاج نہیں تھی



## توزک

سنگ بہت تھوڑی فوج تھی جب مخالف بہت دست درازی کر لی لگی  
 تو فوج ہمراہی بھی قلعہ کے طرف متوجہ ہو کر جنگ کرنے لگی خبر جنگ کی سنتی  
 ہی خامس دعام سوار یادہ لی اکیا رینگے قلعہ پر حملہ کیا اور الہ آباد گتھی  
 ہوئی دروازہ پر گئی اور دروازہ پہونک دیا اور خوب لڑائی ہوئی  
 مرفین سی بہت لوگ ہلاک ہوئی امنی جنگ ہوئی کہ من بدات خود دروازے  
 کی طرف متوجہ ہوا سپاہ لی بھگو دیکھتی ہے ہجوم کیا اور دروازہ جو آہٹ  
 نہیں جلاتھا تیر مار مار کر توڑ دیا اور قلعہ میں گھس گئے بقراط قلعہ دار  
 نے تردا لگی سی بہادر وں کو ہٹا دیا اور خوب جنگ ہوئی آخر بہادر وں  
 نے بقراط سردار کر حسان کو دستگیر کیا اور شکنجہ باندھ کر حضور من لا  
 مال اسباب جو کچھ قلعہ میں تھا وہ سب اہل اسلام کو غنیمت ماہتہ آئی اور قلعہ  
 کا اسباب تمام ضبط کر کے من لی یہ حکم دیا کہ اس سر زمین کی وحشی تھی سکا  
 کر و وہ لوگ جا کر نام وحشی اور بچہ جو اس جنگل میں اقلیس کے میدان  
 تھے گہرا لٹی میں ہی مستدام فرزند وں اور سامرا کی سوار ہو کر اس  
 شکار گاہ میں آیا بہت جانور شکار ہوئی چنانچہ لشکر نے بی محنت ہرن  
 اتھوں سی کھڑے جوڑے پتا تھا وہ رکھ لیتی تھی اور دیے ہرن اور گویہ  
 چھوڑ دیتی تھی اور اکثر ہرن اس جنگل کے دہلی تھی جب اونکا پٹ چیر  
 تھی تو ستر زمرہ کی مانند لکھتا تھا اور عجوبہ یہ ہے کہ امر جہان شاہ آہ  
 ہرن کا بچہ بہت خوب صورت میرے پاس لایا میں نے اسکو اپنی ہاتھ  
 میں کر لیا اور سوقت ایک ہرے لی ہر اس کھڑی ہوئی اور تیر مارے  
 سی نہیں رہا کئی تھی میں نے یہ معلوم کیا کہ یہ اس آہو بیکہ کی باہی اس

۴۶  
 چیمو  
 دیا کہ میں نے یہ سنا تھا کہ امیر مردم دوست پیسے اور مردانہ آدمی کو ۴۶  
 محبوبہ کے قتل کی خبر سے بہت غم میں آئے اور ان کی ملازمت کر لیا اور  
 شہنشاہ امیر کے سرور و عنایت کا شہر میں لی اور شوخ ملازم درگاہ کر لیا اور  
 فارس کا گردا گردا پرین لی صحران فارس میں مقام کد رات کو شہنشاہ  
 میں یہ دیکھا کہ کوئی شخص میری پاس آیا اور قرآن پڑھنے لگا یہ آیت یا ابراہیم  
 رض المسین علی اتصال میں لی جواب میں یہ آیت یاد کر لی اور یہ ارشاد  
 باوجودیکہ اس آیت کو یاد کر چکے تھے لیکن رات پیسے کو لکھو آج ہی لی صبح کو عمار  
 سری مجلس میں حاضر ہوئی اور منی میں لی یہ خواب بیان کی اور شہنشاہ نے تعجب  
 کیا کہ یہ منی صلح کو حکم کی کہ منیوں کو واسطے جہاد کفار کی ہاں کرو اور رازیکہ  
 امیر تابع حضرت رسالت پناہ کی اور رنایب خلفاء راشدین کی ہیں اگر ارا  
 جہاد کا کرین تو واسطے جہاد کفار کرجستان کی غربت کرین تاکہ دین اور دنیا  
 دونوں میں رہو جاوین میں غرا کر جستان پر غم کیا اور امراء عظام کی وقت  
 مشورہ کی واسطے غرای کرجستان کی مبارک باد دی  
 توڑک کا فرستان کسرج کے غرا کا  
 میں لی کہ قتل کرجستان کی دریافت کی تو یہ مشورہ دیا کہ وہاں  
 کرجستان میں اگر کوہستان میں اور قلعہ نہایت مستحکم اور وہاں کی قلعہ  
 قلعہ تھیں شہری باوجودیکہ اس وقت سردی بہت تھی صحرائی غازی  
 سردار کو موضع آق بزار سے بچ کر کشتی کی رستہ سے قلعہ تھیں کے پاس  
 وہ قلعہ ٹھکانہ بہت محکم معلوم ہوا جس وقت میں قلعہ کے حوالی اور حوا  
 کو دھماکا تو جو لوگ قلعہ میں تھے وہ جنگ پڑیا رہوئی اس وقت

## تورنگ

کہ ایک جماعت حصار کزلی میں جو برسرِ راہ بیسے متحصن ہوئی تھی اور شیخ حسن  
 اور گنجپشوا سی اور سنی قلعہ کو تسلیم کیا بی بی میں نے فرمان جہان کشادہ و سکینام  
 پر جاری کیا کہ اسی شیخ حسین موافق افغانی نام کی انجی حق میں نکوئی کراد نہیں  
 تو تو نصیحت ہو دیکھا اور سنی میری فرمان پر عمل بھیجا میں نے امرار کو اپنی نیک کیا  
 کہ انہو نے اپنی تشوات سنی اور سکی قلعہ کا محاصرہ کیا اور تہوری سنی دیر  
 میں قلعہ فتح کر لیا اور شیخ حسن کو شکنجہ باندھ کر دے دے دلاسی میں نے قلعہ کو  
 خراب کرادیا اور وقت یہ خبر سنی کہ تو مانات ترککان کی حصار سر ماتو میں  
 جو دریا مارش پر واقع ہے متحصن ہوئی میں حسب الحکم افواج قاہرہ نے  
 اس قلعہ پر سنی ترککان کیا اول حوین قلعہ فتح کر کے تو ران ترککان انکا  
 سردار کو شکنجہ باندھ لائی اور قلعہ اور او سیکے عمارت حرا کر خاک میں ملا دی  
 وہاں سے سوار ہو کر جب میں حوالی فارس میں آیا تو دور سے محکوم ایک بلند  
 قلعہ نظر آیا محکوم یہ جمال آکا اہل قلعہ واسطی استقبال کے آئیں گے آخر یہ  
 معلوم ہوا کہ اہل قلعہ جنگ کی لٹی تیار ہیں چلتی چلتی اس قلعہ پر ترککان کیا  
 اور سپاہ چاروں طرف سے قلعہ کے تسخیر میں مشغول ہوئی جب لشکر یونانی  
 حاکم اور ادا رتقاہ اور نفیر وغیرہ کے اہل قلعہ نے سنی بیدل ہو کر  
 امان مانگنی لگی بہادر وں کے اور ادا و ردلا و ردینکے نعرہ کی خوف سے  
 کانپ اٹھیں لیکن اور گنجپشوا و سنی سرور زنجبٹ ان کے مردانہ تہا لڑا  
 یہ تیار ہوا اور بہت لوگ غریبیں سے مجروح اور مقتول ہوئی آخر  
 انرا دسنی باجر ہو کر شمشیر گلے میں ڈال کر امان طلب کیا میں نے انکو امان  
 دیا اور انہو سے یہ کہہ کر انکو امان دیا کہ تم تو زنجبٹے کرائی اور سنی

۱۳۵۹ نیمو رسی  
نہی اور آگ بے کو پوچھتی تھی اور زردشت نے جواب کا قید شدہ  
ی وہ اقبال ہی اور رات دن میں چار نازین بے سجدہ مہنہ تھا  
سنا سنی کر کے آؤ اگر کی میں اور یہ یہ بیان کیا کہ زردشت کہ وہ اور باجی  
سی ایک قلعہ میں پیدا ہوا تھا اور یہ یہ تقریر کیا تھا کہ جو شخص اوسکی زمین  
اخر چو دی وہ اپنی مال کا دسواں حصہ اوسکی فرزندوں کو دیوے میں  
ن زردشت کی کتاب زند کو طلب کیا اوسکے اکثر احکام مشابہ احکام اسلام  
کے تھے اور سولی فرزند ان زردشت کی اور کوئی زند کو نہیں جانتا تھا۔  
اور من فی اسہی مجلس میں کہہ خراج اہل تبریز پیش کیا اور بسبب جرم اور  
تعدی کی جو ساریق عادل کی ہاتھ سی سز دہوئی تھی اوسکی حق میں تعزیر  
کا حکم دیا اور اوسکو دیو اتلی داب دیا اور اکثر ہنر پیشوں اور حرفہ  
گروں کو دانیسی اوٹھا کر سقند میں آباؤ کیا اور امیر دیے جو سرگردان  
پہا تھا محمد و ظہان دیے اوسکو پکڑ کر قاری ایتامی کی حوا کیا قاری نے  
اوسکا سر کاٹ کر حضور میں بھیجا اور میں نے اول فصل الحرف میں تحریر  
کی حکومت محمد شاہ کو دیکھو بخوان سبطین غم نہ کیا اور درہ مرید سے  
عبور کر کے دریای ارش پر ضار الکک کا مل اثر کر ڈیرہ کیا پہلے  
ٹبرا ہی تھیرا شکر کیا ہی اوسکے نام درون میں دو محراب بہت  
اور عریض منی ہوئی من خاتون میں چلے اور دو اور محراب کے پہاڑ کی  
ایک تو ساٹھ گز شریعتی اور دوسرے چھ گز شریعتی کے پہاڑ کی  
اور متصل پہاڑ کے ایک سرای بنائی یا اور اسکی دروازہ  
ایک ایک دروازہ سنگین نہایت عالی بنایا یا اور اسکی دروازہ

## نورنگ

۳۵ رضی الدین اور خواجہ حاجی محمد خوشنویس اور قاضی غیاث اور قاضی عبد اللطیف  
 دربار میں حاضر ہوئے سید رضی الدین جو عالم فحول تھا اوسنی کئی باتیں خوب  
 بیان کیں ایک یہ تھی کہ سلطان عادل سایہ الہی ہوتا ہے کیونکہ دستور آدمی  
 آفتاب کی حرارت سے سایہ میں پناہ لیتی ہے ایسی ہی آدیہ ظلم کی تیزی  
 میں بادشاہ عادل کے سایہ میں پناہ لیتی ہیں الحمد للہ کہ متوطنان اور مایا  
 نے ظلم کی حرارت میں سایہ اریکے عدالت کا پایا اور یہ بات تھی کہ آدمی  
 انبی از فصیح اور اعلیٰ میں جیسی ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ویسا ہی اون پر  
 حاکم تعین کرتا ہے ہم نے اب یہ معلوم کیا کہ ہماری کردار اللہ تعالیٰ کی پسند  
 کی ہیں کہ ہم پر حاکم بنایا ہے اور یہ بات تھی کہ بادشاہ عادل ہر ان  
 نورنگ قطرہ سے بہتر ہوتا ہے اور عادل بادشاہ جب دعا گھنٹی  
 وہ ضرور مستجاب ہوتی ہے ہر اور نہ ہونی محسوس دعا کے الناس کی کہ دو بار  
 گزر گئی میں جو دلات اور پانچان میں بسبب ظلم کے ہنہ منہ برشتا اور محکو  
 سبب زانمان کی جنگ میں لکٹی اور تمام سیاہ اور غیب کے ملکہ استغفار  
 کے ناز پر ہے اور خوب ہنہ برشتا اور قاضی غیاث الدین اور قاضی  
 عبد اللطیف نے جو نور ایسے شخص تھے مسائل حلال اور حرام کی بیان  
 کی اور خواجہ حاجی محمد نے ایک گلستان خوشخط بنے قلم کے نذر کے اوسکے  
 لباس میں چند لوگ زر دشت کے اولاد کے بیٹھے اور سکونے باقی ہیں  
 دربار میں حاضر ہوئے علما نے کہا کہ ان لوگوں کی یاس ایک کتاب  
 ہی رتہ اوسکا نام ہے اور لوگ ہم اکثر اوس پر عمل کرنے لگے تھے اگرچہ  
 لوگ ہم پر دعویٰ کرتے تھے کہ ہم امت ابراہیمی پر عمل کرتے ہیں لیکن ان کا



چیمورے

۱۳۵۵

چون اور کریمہ صبح نکلیا رہیں سلطان احمد کو پہنچا پھر از سر کھڑا ہوا  
ماتہ نہ کر بہت تھا محارہ عظیم میں آنا طرفین سے بہت لوگ زخمی ہوئے  
نول ہوئی ایساں خواجہ زخمی ہو کر بیکار ہو گیا احمد جلا پر فرصت پا کر کہا  
اس پورٹ میں بہت سی اہل نوجوان جہنمی جنگ پر مبادرت کی مقتول  
وئی خانیہ افسر آدمی سیاہ نوجوان کے جو ضیاء اللک کی مقبرہ میں چپ  
کئے تھے قاری اتفاق کی سستی سے قتل ہو گئے۔ یہ من آور بیان کی سن کر  
یہ فارغ ہو کر سوار ہوا اور کشیدہ سب راغان میں آکر اسرا میر جاتی  
سیف الدین اور ایساں خواجہ کی سوا فواج آکر ملازمت کے میں لی ایساں خواجہ  
کی مکان پر جا کر اوسکی عیادت کے چنچا اوسکا زخم بہت خراب تھا میں  
آپ متوجہ ہو کر جراحوں کو واسیلے اہتمام علاج کی تاکید کے اور ایساں خواجہ  
جکو دیکھ کر ایسا بہت خوش ہوا کہ گویا وہ اچھا ہو گیا شیخ علی بادیہ کا  
باپ عالم تھا اوسنی یہ کہہ کر حکمت یار کی عیادت میں کہ حضرت سرور عالم  
صلو علیہ وسلم کا حکم کیا ہی یہ یا بیے کو یار کو دوسٹوں کی دیکھنی ہی  
سرور حاصل ہوتا ہی وہی سبب اوسکی صحت کا ہو جاتا ہی اسہی کی موت  
یہ قول ہی تھا اظہار اظہار اظہار اپنے دوست کے ملاقات یار کو دکھانا  
یہ اور اظہار اظہار نے ایساں خواجہ کو صفت غایت کے لکھا اوسکے  
چال میں کہ نقصان آگیا اور میں نے مقام سب راغان میں قیام کر کے  
مجلس منعقد کے مجلس مہاکت اور ایمان کی نیہد سب کے  
مہاکت اور ایمان کی نیہد سب کے

## تورک

اور ایک تہیہ کا غزم کیا اور ہر اٹھارہ سوار میں سے دو سوار انتخاب کرے  
 اور انہی ذرات تخت و بیعت لیکر ملک غزالہ کے استیصال کی لٹی مشرتبہ  
 جب بہرستان میں پہنچا تو افواج کو واسطے تاخت اور غارتگی تعین  
 کیا بہادرانہ ولایت دروچہ دیر تاخت کی اور غنیمت بیشمار لاسی اور  
 رہن قلہ حرم آباد میں جا کر متوجہ ہو گئے مین لیا افواج قاہرہ توانات  
 اور ہزارجات کو حکم دیا کہ اونہو کی جا کر قہر اجرا قلہ سنکر کیے خاک  
 میں ملا دیا اہل قلہ اکثر قتل ہوئی اور کچھ بچے ہی گئی اور کچھ مین لیا بلند پاد  
 پرسی بھی کروا دیا اس پورس میں اقمہر رہا در اور عمر عباس بہادر  
 اور محمد والد سلطان شاہ وانگی پانی کے ناموافقت سی پارس ہو کر گئی  
 تین روز میں یہ تینوں امیر موئی اور شیخ علی سردار الہیے توڑ حرم تھا ایسے  
 عرصہ میں مرگیا جب ولایت بہرستان رہ زتون سی شمالی ہو گئی تو من واپسی  
 سیرگاہ نہاؤد مین آیا اور سوقت یہ سننا کہ سلطان جلاسر کی بہت لشکر کر  
 انہی ہمراہ لیکر بغداد سی تبریز پر اگر تاخت کی من اور سہی دم سوار ہوا  
 اور اور تمام کا اہتمام شیخ علی کی حوالہ کیا اور کچھ بکوچ لشکر لیکر تبریز  
 کی طرف متوجہ ہوا سلطان احمد جلاسر نے میری یہ خبر سنی ہی بغداد وکیلان  
 گریز کے مین نیلے سلطان احمد کے فرار کی خبر سنکر فی الحال امیر حاجی سیغی اللہ  
 کو حیدہ لشکر دیکر اوسیکے تعاقب پر تعین کیا جب اس لشکر کی جلدی کر کے سلطان  
 جلاسر کو ہالیا وہ مجھ اس ہو کر نام اسباب اور کوتاہی گھوڑیے اور  
 اپنے شہر کے چوڑے گردے میں سی بہاگ کر نکلتے ہے بجا اور نام ایسا  
 اوسے ہماری سپاہ کی ہمتہ آیا الیاس خواجہ شیخ علی بہادر لی چننا و میری

۷۵  
 تھیں اور یہ کہ اس سرزمین کے خود اور آدمیوں کی مزاج طبیعت میں  
 اشتقاقیام کر کے اور اس ملک کو اپنا ملک بنا کر دوسرے ملک کے  
 اشتقاقیام کر کے اور اس ملک کو اپنا ملک بنا کر دوسرے ملک کے  
 طرف متوجہ ہو کر یہ کہ میں نے یہ بات لکھ دی ہے اور میں نے اس کی  
 طرف متوجہ ہو کر یہ کہ میں نے یہ بات لکھ دی ہے اور میں نے اس کی  
 کاغذ میں کیا جب خبر حقیقت اس لشکر منصرف کے افواج کو انات نقصان  
 کی نئی سنی تو انہوں نے یہ مصلحت دیکھی کہ ایسی جاؤں میں جس سے یہ  
 ہم پران آئیں چلی جاویں مبادا کہ جو حکم ختم ہو اور ذخیرہ اور  
 اس حال اور غنیمت جو ہمارے ہاتھ آیا ہے قابو میں جاتا رہے اس لیے وہ  
 تبریزی سوار ہو کر درہند کی طرف روانہ ہوئے سارق عادل  
 حاکم سلطانہ نے دانیسی اگر کفار فجار کا تعاقب کیا اور بہت سا  
 مال اسباب مویشی مراعی جو لوٹ کر لے جاتی تھی اور دانیسی چھین لایا اور  
 اہل تبریز کو دیدیا اور انہوں نے سارق عادل کا قدم مبارک چھب کر  
 اور سکو تبریز کا حاکم بنا لیا جب میں نے دریا دجیل میں سمجھ کر کیا اور  
 اور قطع سنارل کے قریب ویکوہ میں نازل ہوا یہاں اس کے کان الدین سار  
 کی حاکم نے سید غیاث الدین انبی ٹٹی کو پیش اور بخشی دیکر حضور میں  
 روانہ کیا تاکہ وہ آئندہ کو ہمارے ساتھ رہ کر رہے اور سوقت ہو  
 ہو کر ملک غزالہ میں حاکم کر کو چک کار نہائی کرتا ہے اور سلطانوں اور  
 سا فرین کی حال میں مشورہ ہوتا ہے چنانچہ ایک طاقتور اللہ کو جا  
 تھا اور کتا رہتہ روک کر مال اسباب حاجیوں کا سب لوٹ لیا  
 خدا کے اور سیکے ہاتھ میں عاجز ہو رہی ہیں یہ خبر سن کر محکو غرت اس  
 کی چوٹ کیا اور سیکے سزا اور استیصال کو تمام کار بار پر مقدم

# تورک

۳۴ مالک ایران کے تیار ہوا

ذکر حضرت صاحبقران کی دوبارہ توجہ  
کا ایران کی طرف واسطی نہایت  
شکر تفتیش خان کے

سندھ مجرمی میں کہ ستروان سال ملبوس تھا اور سال باون بجو شروع ہوا  
تھا واسطی جنگ ایران کی سامان کر کے روانہ ہوا اور فرمان طلیس کی نام  
امرات و نامات اور قشونات اور ہزار جات کے ایلیوں کی ماتہ روانہ  
کئی اور امیرسلطان شاہ اور امیرعباس اور بعضی و راتر اسکو اونکا تابع  
کر کے واسطی انتظام اور حکومت ولایت ماوراءالنہر کی مقرر کیا جب  
دریا جیون پر آیا تو افواج اور لشکر جوق جوق آکر لشکر بنظر اثر میں  
جمع ہوا اور میں فی خمر زندون اور رشتہ داروں اور امراء اور  
سیون کو بلا کر واسطی پوشش ایران کی مشورہ کیا امیر قراچہ نے  
کہو کہ ملک گیری تو آسان ہی پر ملک داری مشکل ہے ملک گیری وہی ہے  
جو ملک داری ہی ہو وہی اور جو ملک لیوی او سکو قبضہ میں رکھیں اب  
اگر امیر نے ملک گریے کا غم کیا ہے اسطور کہ ملک لیکر قابو میں کی  
تو فکر پس و پیش کا کرنا چاہی اور اگر قزاقانہ تہ کنار کرین تو یہ بہت ہا  
ہی اور اس ملک میں ہم جا کر دست برد کرتے ہیں پر جو نصیب میں ہی وہ  
پیش آو کیا امیر تو مان فی کہا آج شان سلطنت امیر کے زیادہ ہی کہ  
بیک میں بادی غم و اندوہ کے سلطنت کا اسطور پر مناسب ہے  
یک حور لیویے اور بکے اری کری اور ادس ملک میں

پتھر سے

آیا اور سیاہ کو رخصت کر دیا تاکہ انہی انہی گہر آسودہ حال ہو وں اور  
موسم سردی کی آگاہی مقررہ میں ارادہ کیا انہی آسودہ جیسے نہیں تو ہاتھ ہاتھ  
عرضیان اٹاتے اور اکابر تہذیب اور اور بخت کی اہمین ظلم اور خود سے  
اور لوٹ کہوٹ افواج تقش خان کے فریاد لکھی تھی اور یہ لکھا تھا کہ  
گو تو ان لشکر کفار قہقاری کے لبر کر دیے بارہ اعداں جو جی تڑا دیے جیسے سر پہاڑ  
خولاد اور عیسیٰ بیک اور بیلی لی اور قراچی میں دہندہ اور شیردان کی رستہ  
سی ولایت اور بایجان اور تہذیب میں انگلی میں اور ازبک ہم ہمیں تھی لہذا  
ہم نے امیر دہلی کی سرور سامان کا دامن پکڑا اور محمود و ظفریہ کو بلا کر بخت  
حاصل کی تاک شاید ہنگو کفار تقش خان کی ہاتھ سی ٹھکانے دیوں ایک ہفتہ تک  
جہاں کرتے رہی آخر الامام امیر دہلی اور محمود و ظفریہ تہذیب ہنگ  
کے اور لشکر کفار قہقاری مسلمانوں پر غالب ہو کر تہذیب اور غارت شروع کی  
اور جو رسید اور اور عیسیٰ بیک و سی جو دہلی آیا سو کیا مارے پاس ہوا  
اسباب تہذیب لکھا اب ہم مسلمانوں کی آپ کی شوکت کی پناہ لی ہے  
تاکہ ہنگو انہی ہاتھ میں بخت دو نہیں تو قیامت کی دن ہمارا ہاتھ اور تہذیب  
دامن ہو و لگا۔ یہ عرضی منکر حکمران رات دن تک شہید نہ آئی اور سہی  
سردی میں لشکر کو جمع کیا اور اپنا خیمہ اور بارگاہ باہر نکھوایا اور  
فرامین اعدا و استرااد اور راز نذران اور شہداد اور خراسان کی نام  
پر جاری کی گئی کہ خطہ برف اور باران کا کھانا صحت مسجد میں دیا  
ہو تاکہ میں یہی پہر آتا ہوں اور حاکم سلطانہ کو یہی فرمان جہان شہزاد  
لکھا کہ انہی فوج لیکر تہذیب کو چلو اور میں آپ سے داسی یہ رخص

# توزک

ماجت سے بھی کریں اگر امیر کو ولایت آں کیے احتیاج ہی تو ہم آں کو معہ جمیع توابع  
 و لواحق کی شکست کرتی ہیں پیر امیر اگر موافق حکم خدا کے اوسمیں بھی قسم سدا  
 کو عنایت کریے تو روبرو محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ماجر ہو گئی اور زمین توار  
 ہمارا رزق ہی ملک امیر کا اور ہم تابع اور طبع نہ امیر کے طرف سے تکلیف  
 اور نہ کسی اور سے کچھ الفت تیرے یہ ہیکر امیر اس ملک کو ہم سے لیکر آخر کسی  
 ایک ملازم و رگاہ کو ڈیونگی تاکہ وہ نیک و بد میں کار آوری ہم سادات  
 میں دنیا میں اور آخرت میں ہو امیر کی کار آونگے چوتھی یہ ہے اگر ہم پر  
 غشو تو بلند مرتبہ ہو گئے اور اگر نہ غشو تو یہی بلند مرتبہ ہو یہ مضمون سدا  
 اں کی خط کا سنکر محکوم یا شیر ہوئے اور مملکت آں اور ساری کے اندر  
 چھوڑیے اور انکو حکم دیا کہ لقمان بادشاہ حاکم استراپا کے تابع رہو  
 اذہوئے یہ امر عالی قبول کیا اور اپنی مملکت میں مہزون پر میرا خطیرا  
 اور سکریرے نام کا جاری کیا

## دکتر حضرت صاحبقران کی مراجعت کا ممالک ایران اور رماژندران سے سموقند کی طرف

انتظام اور ضبط دار الملک سلطانیہ اور استراپا د اور رماژندران  
 اور رستداد اور اعلیٰ اور ساری کیسی فارغ ہو کر دار السلطنت سے  
 کی طرف غم کیا دریا و جھون سے اتر کر مملکت توران زمین میں آیا اکابر  
 اور اہل اور رماژندران کی فوج فوج میرے استقبال کو آئی بہت  
 کچھ شاکر کیا و شکست اور شکست ندر کئی و انس دار السلطنت سے

## تیموریہ

مملکت سلطانیہ کا کر کے ممالک رستمداد کی طرف غزم کیا چونکہ ولایت رستمداد  
 کے حکام کو نہ تو طاقت میریے مقابلہ کی تھی اور نہ تو قوتی لازمست تھیکے پاسی  
 لاچار اونکو اپنی نجات بہانگ جانی میں معلوم ہوئیے اسلئے اپنی قلمہ خانیے  
 کر کے ادھر اور دہر پر آگندہ ہو گئی لی جنگ و جدل ولایت رستمداد میریے  
 ماتہ آئی اور بہت غنیمت ہاری سپاہ کی ماتہ لگی اور امیر ولی جو موضع خالو  
 میں بہانگا ہوا موجود تھا و انسی ہی باد یہ کینام کو چلا گیا میں لی و اب رستمداد  
 میں داروغی تعیین کئی اور اوس دیار کے رعایا کو تسلی دی اور ارادہ مملکت  
 ساری اور اہل کی تسخیر کا کیا میرا یہ غزم سید کمال الدین اور سید رضی الدین  
 لی جو حاکم اہل کے تھی سکر اپنے نجات اطاعت میں دیکھی عرضیات اور خطوط  
 اور پیش اور تخصی حضور میں بھیجی اور ایک مصحف حضرت امیر المومنین علی  
 کرم الدرد و جہ کی ماتہ کا کھتا ہوا میری پاس بھیجا اور چار باتیں اپنی خط میں  
 لکھی تھیں ایک یہ کہ الحمد للہ امیر قطیف السلطنتہ مجدد دین محمد صلعم کے میں اور  
 لا الہ الا اللہ میری میں اور تمام اسی کلمہ کے مجدد رسول اللہ صلی اور ہم  
 اونکے اولاد میں ہمارے تعلیم امت پر واجب ہے کیونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ہر کو انسی امت کے جواز کیا ہی کہ میں نے و نیز امت میں چھوڑنا ہوں کہ امت  
 حق اور اسلی شریعت اب امیر کو واجب ہے کہ اپنی اسلام کی لحاظ سے ہمارے  
 غوث بجا لاویے تاکہ مستشار شریعہ علیہ السلام کی لپہہ میں ہو وی دوسریے  
 یہ کہ ہم پر واجب ہے کہ واسطی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان مال و  
 سب کچھ درین نکرین کیونکہ محمد رسول اللہ صلعم رحمتہ للعالمین میں جس نکر  
 بھی واجب ہے کہ جس امر میں امت کو احتیاج ہے وہیے اونکی ادائی





اور کیا وصول ہوئی گامین آپ ہی امیر کا تابع ہوں پھر محکومہ قدرت نہیں  
 کہ مصلحتاً تھکے کور جو عکرون اب اس کو شمش جہاں اور قتال کا پسینہ اگر سو  
 جاتا ہی تو میں آپ واسطے لازمت امیر کیے حاضر ہوتا ہوں اور جو افوا  
 او سکی تائب پر نہیں تھی اونکو جب اوسکا کچھ نشان ملا تو چلی آئی تسخیر  
 اثر نذران ہی جب خاطر جمع ہوئی تو از روی تسخیر ملک عراق کے دین  
 اور امیر افغان اور امیر اوج قراہا در کو مقام استرا با دین جہوڑا  
 اپنے تمام لشکر میں بیٹے ہر دانی میں سی تین آدمی کی حساب انتخاب کر کے  
 لئی اور و انسی ملک ری کی طرف متوجہ ہوا جب تکوچ بجوچ جاکر ری کی سر  
 زار میں اتر اسلطان احمد ولد شیخ اوس جلاہیر کو جو سلطانیہ کا حاکم تھا میری  
 خبر ہوئی خوف اوسیکے دین بیٹ گیا قلعہ تو امنی ٹھی افغانو کا کو سمیز دکیا اور  
 کچھ لوگ واسطی قلعہ داری کی اوسکی پاس جہوڑی اور آپ تبریز کو چلا گیا  
 عمر بہادر عباس بہادر کا بیٹا بی اجازت سناٹہ سوار لیکر سلطانیہ کی طرف روانہ  
 ہوا باوجودیکہ سردی اور برف اور بارش کثرت سی تھی لیکن عمر بہادر  
 سلطانیہ کی قرب گیا جب اس قلعہ سلطانیہ کو اس فوج کی یورش کی اطلاع ہو  
 اور صدر لشکر کا مشہور ہو گیا تھا مقاومت سی یتاب ہو کر افغانو غایر  
 سلطان احمد کو قلعہ سی نکال کر تبریز کی طرف روانہ ہوئی اور ابھی تمام اس  
 قلعہ خارج نہیں ہوئی تھی کہ عمر بہادر وہاں پہنچا اور نہایت مردانگی سی قلعہ  
 میں داخل ہوا جو اسباب وہاں موجود تھا اوسنے تصرف کیا اور زبانی اٹھی  
 کی شہر فتح سلطانیہ کیے اور مبارکباد حضور میں کہلا بھی میں لی اس جہاں  
 کی غرض جو عمر بہادر سی علی بن آشی کمر زرا اور خیر مرصع دیگر شہرین اور

## تہذیب

۱۔ آت کر رہنے اور کو چہ کیا و انکی بہاؤں اور بن میں پناہ لیے ہاری اور  
 کی بہہ میں جان بچا لیکھا یہ امیر ولی بیاضی علی مسود کا ہی اور شیخ علی ثنی  
 تیمور خان کی اور ان میں سے بے جسوقت سر بدایون کی ثنی تیمور خان کو قتل  
 کیا تو امیر نے اسے اور اس مجلس میں موجود تھا یہ بہاگ کر نشان چلا آیا اور  
 شیخ علی اسکا باپ اور سہی بگا مارا گیا اور امیر نے ان نشان استقلال ماقص  
 کیا یہ استرا اباد میں آیا وہ ملک لیکر مضبوط کر دے اور اتھان بادشاہ  
 بیاضی تیمور خان کا امیر ولی سے خوفناک پہناتھا آخر سعادت نے اسکی  
 رہ پے کی کہ وہ واسطے میری ملازمت کی آیا میں نے اسکو تربیت کیا اب  
 کہ میں نے انڈیا میں کو فتح کیا تو حکومت استرا اباد کی نقان بادشاہ کی لپی  
 مقرر کی اور سوت ۱۰۰ روپے کی عرصی اٹھی چار پیغام لکھی تھی اول میں کہ  
 یہ چنانہ میرک افواج کا رہی صرف اسکی تھی کہ اگر میں مارا جاؤں  
 تو مردانگی میں مردانگی امیر کو بھی معلوم ہو جاوی کہ نہ کہ  
 تبسی بادشاہ تعلیم انسان کا مقابلہ کیا اور تلبہ ار آرمی دوسری یہ کہ ترو  
 ملک مانڈیران کی کئی سال سے کو یا میریے عقد نکاح میں تھی اور یہ  
 حرام تھا کہ اسکو فی ملایق دی گئی تھی نامحرم کو حوالہ کروں اور نار دیوں  
 کی خود پسند کروں اور ترو جس کو نعمت چوڑی دون تیسرے یہ کہ ملک دست بستہ  
 آتیس اور یونہی جاتا ہی اور اسکو اتنا نہیں ہی اور اسکو میں فی ملایق دی اب اسکا  
 دل میں ہی اور اسکو نقد میں لائی جو تھی یہ کہ میں مرنے پر تیار ہوں اور افوا  
 ہر کی میری تھی کہ گردان پہن لپی ہر روز تروتہ جوتی ہی اگر تہذیب  
 مانڈیران کی مقصد و تھا وہ تو امیر کو سپر ہوا اب میری گرفتار کی

کو کڑی نگرانی میں رکھا گیا کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر رہے اور کسی کو بھی  
 خندق میں نہ لے جائے۔ یہاں تک کہ ان کے اندر لگاؤ نہ ہو جب شام ہوا  
 لگانا اختیار کیا گیا ایک فوج جو ان مردانوں کی چہانت کر کے لگانا لگا کر  
 اور آبی طور پر فوجوں اور مرتب بنا کر جا چکا کہ شے کر دی جب یہ بہرہ رات  
 لگی امیر ولی نے بحیثیت آئندہ رانیان دینے منت کی منزل امیر زادہ پیراٹھ  
 کی طرف سے حکم کیا اور خندق تک آگئی اور سچین جو لگا رکھی تھی تلوار  
 اور نیزہ سے گرا دی لکھیا دوسرا اندھیری رات میں بہت مخالفت خندق  
 میں آگئی اور وقت امیر زادہ پیراٹھ کی بذات خود حکم کیا اور رانیان  
 کو باران شیریں لایا اور ان کے خون فوج کی سی جو کین گاہ میں تھی لڑنا  
 پر پتار لیکر حکم کیا امیر ولی غایت شہرہاں کا اور بہت فوجی امیر ولی کے کونین  
 جو باری فوج کی واسطے رستہ میں آہو کر سچیا دینے لگا میں بہت گھر کر رہے  
 میں نے امیر کو تنہا رکھ دیا یہ خبر آئی کہ وہ مخالفوں کے تعاقب پر گیا ہے  
 مخالفوں سے دست بردار نہیں ہوتا جب امیر ولی پہاگ کر اپنی مقام میں گیا  
 تو جان گیا کہ اب مجھ میں طاقت مقابلہ کے نہیں ہے اسلئے عیال اور اطفال  
 قلعہ میں ہی ساتھ لے کر نگرہ کے رستہ سے واپس کی طرف چلا گیا اور عیال  
 کو گرد کوہ کی قلعہ میں رکھ کر کسی کی طرف روانہ ہوا جب صبح دولت  
 کی پہلی اور آفتاب اقبال کا چمکا میں پھٹان فخر سوار ہو کر امیر ولی کے  
 قلعہ میں داخل ہوا اور امر خدا داد حسنی اور شیخ علی سادہ اور عمر بہادر  
 در قاری اتفاق کو موافقہ فوج امیر ولی کی تعاقب پر تعین کیا وہ ایلان  
 کی ری میں پہنچی امیر ولی نے یہ سنا کہ سپاہ تعاقب پہاگ کی ہی رہی ہے

# توزک

۱ تمام خراب کر کے امیر دیے کی طرف روانہ ہوا دہستان میں بڑا کراہی ہو رہا تھا  
 جہان کی تسخیر شامان میں ڈیرہ کیا اور حکم دیا کہ تو نات اور تشوات  
 اور نزار بات کے سرداروں اور امرا اسی پہ چلکا لکھو لو کہ جو کچھ  
 اور کچھ بن سامنی بیے ہر یک اپنی تشوات کی ساتھ رہی اور برگزیدہ انہوں  
 اور بی اجازت کہیں بجا دیے اور جو دریا سی یا نہر سامنی آتا تھا اوکو  
 بن گذار ہو جاتا تھا اور یہ حکم دیا کہ ہر شخص سامنی وغیرہ کو مارا کرے اور  
 بن رستہ کا کٹھن ہر روز آدہ کو کس رستہ صاف ہوتا تھا اور وہی  
 آدہ کو کس کی منزل کو لے جاتا اور قراول جو آگے بھیجی تھی وہ امیر دیے  
 کی قراولوں سے مقابل ہو گئی جنگ مردانہ واقع ہو گئی آخر امیر دیے  
 کی قراولوں کی ہزیمت کہائیے اور اکثر مقتول ہو گئی اس جنگ میں  
 محمود شاہ سیوریہ سے ترددات مردانہ ہوئی اور تیرسی اور سکا اتہ  
 زخمی ہوا اور اقیقہ ر بہادر اور شیخ تیمور بہادر اور سکی بیٹی کی جنگ  
 دیرانہ کے اور میں دن تک اسہی ملو پر جنگ ہوتی رہی آخر میں  
 اپنی فوج ارستہ کر کے سوار ہوا اور بن درویش سے لشکر آگے بڑھا  
 واپس اپنی فوج لیکر مقابل ہوا اگرچہ امیر دیے مرد شجاع تھا اور آد  
 غرت کی ساتھ پیش دیرانہ کی لیکن از بسکہ ستارہ او سکی اقبال کا  
 غورب ہو گیا تھا اسلی او سکی بہت نام کو شمش مغیرہ ہوئیے لا مار ہزیمت  
 پائی ہار سی سپاہ کی او سکا قحاف کیا بہت مارندہ رانہ کو قتل کیا  
 اور امیر دیے کی بہت سرداروں کو زندہ پکڑ کر لائی بعد ہزیمت انراچ  
 فہم کے میں نے نکتہ کیا میں ڈیرہ کیا اور امرا تشوات اور نزار بات

کی اور امیر زادہ خلیل سلطان کو لے کر آکر تھانے کی امیر زادہ میران شاہ کو  
کی شکم ہی عطا کیا تھا وہ بہت سی کاٹھا سرائیک خانم بیگم نے زمرہ بادشاہ کریم  
خلیل سلطان کو پرورش کی تھی خاں زادہ کی لیدنا اور سیرت یہ عورتی امیر  
زادہ میران شاہ کی وارسلطنت ہر اسی آئی کہ امیر دلی کی کو تو اور بیگم  
قلندہ و ران کا مستحق کیا ہی میں نے یہ حکم دیا کہ سرائیک خانم اور تمام خیم  
سرتقد کو جاوین اور تو مان آغا کو لشکر میں رکھ دیا اور گنارہ وریا می کا  
سی کوچ کر کی اور راہ پر کہ فاش سی پوچھ کر خیم میں نازل ہوئی تھی پھر  
پہا اور سو تنک پہا اور احمد مشہر پہا اور خور تھیں کیا کہ جا کر اور اس قلعہ پر  
جسیر امیر بیگم متوجہ ہو اسی کا تخت کوٹ اور اونگی بھی میں آپ بھگت  
پہا اور بادرا سی بڑہ کر فضا میں بیٹھا وہاں یہ خیم آتھی کما تھا پھر امیر  
کی سو منج کا کر کش بیوہ مار چکا اور اسی مقام پر بیٹھی اور طرفین کی جنگ  
اور کشش بر داتہ ہوئی اور مشہر پہا اور دشمن پر حملہ آور ہوا اور وہ  
ایک تیر مشہر پہا اور کی مہنت یہ لگا لگا دے سکی و و دانت گریگی اور تیر خلق  
سی پار ہو گیا اور اسی باوجود کہ تیر مہنت میں تھا پر میدان ٹھوڑا آخر  
امیر دلی کے فوج کو تربیت دی اور اس میں زخم کی ساتھ اپنے قتلہا میں کو  
ایک ہاتھ میں تلوار سی ہلاک کیا میں نے اس جانفشانی کی عود میں وہ  
موقع کا و کش انتقام اور جاگیر و سکی لئی تجویز کی کہ قرمان لکھ دیا جب  
اسرا یہ فتح کر چکی تو یہ قلعہ ووزان کی طرف متوجہ ہوا وہاں حال میں  
قلعہ کا محاصرہ کیا اور جنگ شروع ہوئی ہی تیرتہ قلعہ مستوج ہو گیا اور  
کو تو ال اور لشکر امیر دلی کی قتل ہوئی اور رعیت بہت بھگت آئی اور

## قورک

دلی تاکہ نذرانہ فی قدم راہ عصیان میں رکھا میری دلین یہ آیا  
 آن کی طرف چلون اور آہیں نذرانہ کو بھی سو کروں  
 ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا ملکیت  
 ایران اور نذرانہ کی طرف

از سر نو انتظام مہمان جنگ ایران اور نذرانہ کا اسطور کیا کہ  
 فرمان طلبی کی امارا اور روضہ تشنات اور توانات اور نذرانہ  
 کی نام لکھ کر ملک بحر و سمہ کی اطراف میں روانہ کئی اور آپ غایت نبی  
 پر تکیہ کر کے سوار ہوا اور شکار کہلتا ہوا فوج میں آیا چند روز وہاں  
 مقام کیا اور لشکر تمام جمع ہو گیا مسکرتی شان سوکت کو نظر اعتداسی اچھل  
 کیا تو لشکر نہایت ارستہ نظر آیا میری دلین یہ آیا کہ اس لشکر کی ملکیت  
 روم اور عراق میں سنو کر سکتا ہوں اسہی خیال میں تھا کہ یہ خبر آئی کر کے  
 شاہ شجاع وانی فارس کی جو امیر زادہ پر محمد سی منسوب ہوئی تھی  
 اور حاجی خواجہ کو اویس کے لائی کی لٹی روانہ کیا تھا وہ آئی کہا میں  
 لی شاہ شجاع کی مہر کی آنیکو فال مبارک لیا اور مہر اعلیٰ خانم اور  
 تومان آغا اور اورستورات اور سکی ملاقات کی لٹی گئیں اور بشار  
 کیا اور جشن کئی جو یکے میں نے یہ سننا تھا کہ حاجی خواجہ نے اس سفر  
 میں امنی آمین کی موافق زندگی نہیں کی ہے اسلئے واسطے عبرت  
 لوگوں کی اسکو توبہ دے جب قبۃ الاسلام فتح یہ مودت کر کے  
 بیگم کمارہ دریاے رغاب کے دیر ہوا اور خان زادہ کی جوت  
 محرم میران شاہ کی تہی بطور استقبال کے ہرات سے آکر ہزار

۳  
 امیر جاگو جو ارلامراد کا بستان کا تھا وہ مر گیا اور اسکی جگہ اویلیٹے امیر  
 جہانشاہ کو مقرر کر دیا اور ختم خدم اور ایل اور شکاسب امیر جہانشاہ کو  
 دیدیا اور حکومت قندھار اور اوس دیار کے نیفل برلاس قندھار کو منفوخ  
 کی اور ایل توہن کا نیفل برلاس کو دوری کو عنایت کیا جب بہار کی دن آئی  
 توہن فی وارسلطنت سمرقند کا غرم کیا اور اراد اور لیسکرون کو رخت  
 کیا کاپنی اپنی ڈیرہ جا کر ارام میں مشغول ہووین اور میں وہ مکان چھوڑ کر جگہ  
 سی میانہ راہ اختیار کیا اور رات دن چلتی چلتی تیرہ نام ٹری مسافت چوڑہ  
 دن رات میں طی کر کے قریب سمرقند کی آتا تمام اہل حرم اور امراء اور ادا  
 اور علماء اور مشائخ اور رئیس شہر کے واسطے استقبال کی آئی اور مبارکباد  
 فتح کی دیے اور رشتہ کی اور رشتہ کر کے شکش ندر کئی اور صدقات دی  
 ذکر امیر زادہ سلطان امیر اہم کی سیدائش کا  
 اور اسکی وفات کا طغونیت میں

جب میں نے سمرقند میں تخت سلطنت پر فراغ خاطر سے جلوس کیا اللہ تعالیٰ  
 مجھ کو ایک فرزند عطا فرمایا اور سکنا نام سلطان ابراہیم رکھا اور مجلس جن  
 کی ارادت کی اور صدا اور انعام امیر زادوں اور امراء رئیسوں اور  
 لشکر یون اور سادات اور قضات اور علماء اور اہل شہر کو حسب  
 رتبہ ہریک کو دینی لیکن ازیکہ ایام اویکے زندگی کی بہت کثر مقدر  
 ہوئی تھی زمان طغونیت میں وہ مر گیا اور میں تین مہینے تک سمرقند میں  
 رہا اور قندھار سات سو چھاسی ہجری میں کہ سال میرے جلوس کا تیسرا  
 تھا اور چھاسواں سال مجھ کو شہر و غ چھوڑا تھا کہ خراسان میں میرے بیٹے

## تورک

### نوکر قلعہ قندار اور قلعہ قلات کی تسخیر کا

اس زمانہ میں قندار کے طرف سے یہ جہان شاہ اور اسکندر شیخی اور  
 شیر بہادر کو قندار کی طرف سے اسٹیٹسٹو اور اس ملک کے بھیجا تھا یہ  
 خبر آئی کہ جب یہاں قندار میں آئی تو انہوں نے میری حکم کی موافق  
 گرد راہ سے صاف ہو کر قندار اور شہر کا سامرا کیا اور اس میں دن  
 پہلی پانچ بجے میں قلعہ اور شہر فتح کر کے سردار کو گرفتار کر لیا اور ملک میں  
 باندھ کر درگاہ میں پہنچا جب میں نے باختر میں کی طرف غم کیا  
 تو وہ لوگ جو قندار کے سردار کو اپنی ساتھ واسیلے ملازمت کے  
 لائے تھے ان میں سے یہ حکم دیا کہ قندار کی سردار کو سولی دوا اور وہاں سے  
 سوار ہو کر قندار میں نازل ہوا اور جہان شاہ چاکو کی تہا سٹی کو انعام اور  
 عطا کیا شہزادہ سی سردار کیا اور اسرار اور بہادر حسب مراد  
 انعامات خسرو از سی ممتاز ہوئی اور امیر جہان شاہ بہادر کو خوشدرد  
 قلعہ قلات کی تعین کیا جہان شاہ نے وہاں جاکر قلات کو محاصرہ  
 کر کے جنگ شروع کی اور جنگ نکالی و انوں کو حکم دیا کہ انہوں نے  
 سنی فتح لگا کر ان کے قلعہ خالی کر دی ایسا کہ چار طرف سے قلعہ گرتا  
 اور بہادر قلعہ میں ہسٹری تمام اہل قلعہ کو قتل اور بہر کیا یہاں فتح  
 فتح ہوا ہر سی شرف ہوئی امیر زادہ میران شاہ نے جو واسیلی  
 انعامات سنیان کی بھی رہا تھا راہ خیار اور راہ سلطان  
 اور آل ملازمت میں شرف پہنچا جب دارالامک سنیان اور انعامات  
 اور بہادر زمین کو میں تسخیر کر چکا اور اس پر قابض ہو گیا تو یہ خبر آئی



بیابان اور وادی کا شہید ہوا اور بعضی قشتوات جنگور لڑائی سخت پیش آئے  
 تیاب اپنے جنگ خالی کر گئی اور سوقت امیر قتمیہ رہا درے تر دانگی اور  
 پردیے اور نہایت غرت اور دلیری سے اجازت مانگے تاکہ غنیمت  
 ہار بہ کرے چونکہ محکوم اور سبکی غرت اور رہا درے معلوم تھی کہ لی اختیار  
 مخالفوں پر جا کر لگا اور افسوس ہی کہ ایسا بہا در ضایع ہو جاؤی تھی  
 اوسکو میں اجازت دیے اور اوسکو اپنے ساتھ رکھا اور رمضان  
 خواجہ لیاد دل اور جان قربان بہا در اپنی قشتوں میں کوہ کے منہ  
 استقامت کی ساتھ داد مردانگی دیتی تھی اور میں نجب خواجہ سپر  
 امیر توہان تیمور اور یک کو اور امیر شمس الدین سپر امیر عباس  
 کو مخبر نص کی تاکہ مخالفوں پر حکم کریں اور رعید خواجہ جو ہار اخانزاد  
 بچ تھا ایک پتھر کے اڑ میں کہات میں رہا تھا جب مخالف اوسکے پاس  
 کو آئے باوجود کہ خور سال تھا ایک کی بال کڑ کر گرایا اور اوسکا  
 سہیری پاس کاٹ لایا میں فی اوسکو اس مردانگی پر تحسین کیا ہر  
 یہ حکم دیا کہ بہا در ہر طرف سے قلعہ اور غنیمت پر حکم کریں اور امرار کتاب  
 کو بھی یہی امر کیا اوہوں نے آگے بڑھ کر دست بردنایاں کیے اور  
 غنیمت کو ہریت دی اور قلعہ فتح کیا اور تمام دمانکی مفہر مقتول اور  
 کچھ لوگ زندہ اسیر ہوئے جب یہ قلعہ بہا دروں کی کوشش سے  
 منقطع ہوا تو جو لوگ زندہ ماتھے آئے تھے وہ ہزار جات اور قشتوات  
 پر تقسیم کر دیئے تاکہ سب کو تغزیر دیوین اور چند روز میں فی اوس  
 سرزمین میں توقف کیا

## تھوڑا سا

۳ قلعہ سبک کر لیا یہی بہرہ جرنی ہی میں نی اس قلعہ کے تسخیر اور اس سہولت کے استیصال کو غزائی اکبر نے جو کہ اس قلعہ کے تسخیر کے عزم کیا اور فوج کا انتظام کر یہ سبک کر دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کروا دیں قلعہ کے مقتدر و مدافع کرتے تھے آخر بادشہ نے وہ قلعہ باوجود انہی انتظام کے جلد فتح کیا اور قلعہ میں کس گئی اور بہت مخالف پہاڑ پر سی گر کر گر گئے اور جو تہہ آیا وہ قلعہ پر ارا گیا اور وہیں میں بنوئی بنوں میں تھوڑا سا

## ذکر تسخیر قلعہ و منہ کا اور استیصال افغانان کوہ سہلان کا

جب یہ فتح میر جوئے تو یہ مورخ ہو کہ قلعہ و منہ کوہ میں نقاچی سبک کر کے دم اشتعال کا بہرے جن قسیراوس قلعہ کے بھی ضروری جانکہ قلعہ و منہ کی طرف متوجہ ہوا اور قلعہ کا محاصرہ کر کے تائیدات الہی سے پہلی بیے دن فتح کیا اور سجدہ شکر کا ادا کیا اور نقاچی کی ہرگز معجزت سے بھی تھوڑے چنوائے اس وقت یہ خبر آئی کہ افغان کوہ سہلان کے جنہوں نے پہلے ایلمی ہیکر باغبارا طاغوت دار و غم طلب کیا تھا اب بخافت راہ طاغوت سے باہر ہو گئے وہیں وہاں سے میں نے کوہ سہلان کی طرف عزم کیا اور ان کے قلعہ کا سر مال کیا اور کیا کہ جنگ شروع کر دیا اور ان کے اپنی شہنشاہ کی قلعہ اور ان کو گھیر لیا اور قتال میں مشغول ہوئے اور جماعت افغانان کوہ سہلان کے قلعہ سے باہر آکر ڈھلے تھوڑا سا اور اس کے بعد وہاں سے جو تھا انہوں نے یہ کہ مقابلہ پر جنگ کر رہے تھے یہی اور یہی تھا

۹  
 میرزا کا  
 مارک تو من جیسے یہ کہا اگر تو اپنے جان مال ناموس بجا یا جانتا ہی ہو  
 لازمت امیر کے کہل کر تاکہ ملا سکیں جو کج بات ملی اور یہ یہ کہلائے  
 ترکہ چونکہ تو من کی زندگی نام ہو گئی تھی اسلی نصیحت امیر حاجی سیف  
 او سکونافع ہوئی اور جنگ پر تیار ہوا پہلی ہی حملہ میں اوسکے افواج پر  
 شکست آئی سب بہاک گئی ایک سپاہی تو من کو کہوڑی سی شکر اگر اوکا  
 میرزا میرزا وہ کے پاس کاٹ لایا اور اوسکے لشکر کو غارت کر کے  
 مر جت گئے اور تو من کا سر اور قلعہ کی خبر بارے پاس روانہ کیا  
 امیر زادہ میرزا شاہ مظفر و منصور نے اگر لازمت کی خبر میں دیکھا  
 سر میں راہی سی روانہ ہوا اور وقت تک متفقہ چلے گئے  
 رہتا تھا اور جن دنوں میں اور امیر حسین سبیلان میں آئے تھے اس  
 مقتدی نے ایک تیرسی میرزا تہہ زخمی کر دیا تھا اب اوسنی چھ شکر  
 لاکر مجھسی لازمت کی اوسکو یہ خیال تھا کہ میں اوسکو بھائیسا نہیں  
 میں نے اوسکو دیکھتی ہی بھائیسا اوسنی بھائیسا کیا تو میں نے یہی لقا  
 کیا اور ہر روز بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا اور شایان خدرا  
 فدا کی کی اوسنی ظاہرین میں فی حکم دیا کہ اوسکو نیزون میں پار  
 اور قلعہ سرخ کا سپر کر لیا

قلعہ ہزار کا  
 اسر خدین یہ معروف ہوا کہ قلعہ ہزار میں متحصن ہیں اور  
 میرے اور اسلام جیسے لیکچرہ قلعہ ہزار کے خیر سکر گھاٹیان ہوں

# تورک

۱۲  
 اور شاہیوں کو حسب حال انعام اور عنایات سے سربلند کیا خصوصاً  
 وہ لوگ جو تہذیب کو شمش نایابی تھی مراحم بادشاہ نے یہ ستارہ جوئی خیر  
 اور عنایت سے عین اراکم کیا اور حکومت ہستان اور اوکے لواحقین  
 ہستان کی شہزادوں کی تشریف آوری ہستان پہنچا کہ ملک الدین کو موسر دازون  
 ہستان کے سرحد کو روانہ کیا اور وائیکے علاوہ اور شاہج اور قضا  
 کی تفریح دیا کہ وہاں رہیں لیا کرتا کہ فراٹ میں آباد کرو اور پھر آج  
 ہاں ہاں شہزادہ رات سوچا یہ جہری ماہ شوال میں قلعہ لبست کی طرف  
 غم کیا اور تارہ طاق کو ملتی ملیجہ منجھ کر کے دیران کر دیا وہاں سی  
 مبار ہو کر گیارہ دریا سے سرحد راسی کے محلہ شکر تارل ہوا  
 اور نہہ سیم کو او بار کر قلعہ کو کر کے رستہ سی روانہ ہوا اور وقت ہم  
 نہر ایسے کہ تو من خود سی اپنا لشکر لکھ کر کنج اور تھریان میں مستحکم ہو گیا تھا  
 اور جو خود میری نبات خود لشکر کشی کرنے سی اسکا اعتبار زیادہ  
 ہوتا تھا اسلی امیر زادہ میران شاہ کو اس پر تعین کیا اور میران  
 میر شیر بہرام بیاور جسکو میں نے فرزند سی سربلند کیا تھا اور  
 امیر حاجی بیف الدین اور شیخ علی خور سے برلاس اور سوچک  
 بیاور اور بنفس اسرا و تو نانات کو امیر زادہ کی ہراہ کر دی وہ کوچ  
 کوچ رات دن چلے جوں سی آگ صوا و ترن میں تو من اور لشکر کوچتے  
 سی جانی تو من خیر لشکر لشکر اثر گئے آلی کی ہنکر لشکر ارہستہ کر کی منف  
 آرا جو احب صغیر برابر مقابل ہوئیں امیر حاجی بیف الدین کی پاس  
 اشتنائے تو من سی تھی اگر دوشی اور نصیب کی راہی

## محمود راجہ

کی سر میں جس پر جن سوار تہا لگا جب میں فوج میں آگیا تو لشکر تیار ہوا اور  
 مجھ کو واسطی قتال کے تختہ آگیا اور رہا درون کو شکر فیض کی اور میں  
 خود واسطی بدانت اور سمیتانوں جابل کے مشورہ ہوا امراء چور کار  
 میں حاضر تھی اور نہویے رکاب چوم کر یہ عرض کیا کہ جب تک ہم بندہ خائف  
 زندہ ہیں امیر کو کیا ضروری کہ بذات خود قتال اختیار کرے مجھ کو اپنے  
 دستہ عارسی علم کی ملی سی بخالی دیا اور آپ موشومات اور بہادر و  
 سمیتانوں کے طرف مشورہ ہو کر مخالفوں پر تاخت کی اور امراء  
 میں دینار ملی ہی ایکار کے حکم کی مخالفت نہ کر خم زندہ اور شمشیری  
 ہلاک کیا اور گھوڑوں کی سمون میں روندہ دیا اور مردانگی سے بہت  
 لوگوں کو زخمی اور قتل کیا بقیہ لشکر شہتہ حال بہاگ کر قلعہ میں گھس گئی  
 اور دروازہ بند کر لیا میں آپ بھی وہاں پہنچا اور سپاہ کو دلاوری دیا  
 سب طرف سے حکم کر کے فصل قلعہ کے توڑ کر قلعہ میں گھس گئی جو کہ سپاہ سمیتانی  
 سی زندہ کی تھی اور کچھ تلوار میں قتل کیا قلعہ مسخر ہوا اور غنیمت بیشمار  
 سپاہ کے ہاتھ آئے اور میں نے یہ حکم دیا کہ قلعہ اور عمارت سمیتا  
 کی بک ویران کر کے خاک میں ملا دی اور خرابی اور و قلعہ جو ملک  
 اور سلاطین سمیتانی جمع کیا تھا وہ بجمع کر کے میری رو برو لائی  
 اور گھوڑے تازی اور خچرین رہوار اور اونٹ تھکتی اور اور بہا  
 اور بہت اخبا مسخر کار میں ضبط ہوئے جب یہ فتح اللہ تعالیٰ نے  
 میری نصیب کی کسب دے شک کی بجایا اور مجلس طوسے بادشاہانہ  
 منصفہ دیکھ اور تمام امیرزادوں اور امراء اور مسولین اور بہادر

# تو نزدیک

۲۲۶

نیکو کر کے واسطی لازمیت کے آنا ہی حکم ہو جاوی کہ سیاہ جنگ سوت  
 کریں اور اسکو آل دین میں نیلے حکم دیا کر لائیے سوتون رکھو اور  
 امیر زادہ علی کو بھیجا کہ جاکر شاہ قطب الدین کو بیٹے آوجب اسکو  
 لازمیت میں لائیے تو وہ گھوڑیے میں اور ترکر مودب ہوا میں نیلے  
 اور اسکو پر گھوڑیے پر سوار کیا وہ فحالت سے سرخمی کر کے غدر کر کے  
 لگا میں نیلے اسکی قصیر معاف کیے اور فرمایا کہ اسرا غلام کی  
 عوض میں کہ تو نے خود بخود آکر لازمیت کیے ہر سہستان لکھو عتقا  
 کے وہ بادب شکر عنایت کا بھالایا اور ارار اور تمام سیاہ  
 لی ادسی ملاقات کے تحین اور فرین کرتی لگی شاہ قطب الدین کی آئیے  
 سی میری طبیعت جمع ہوئیے تو جب میں نے تیار ٹرائی کی اپنی بڑ  
 سی گھوڑیے گھوڑی گزریے پر سوار ہو کر واسطیے تا شاہ جرائع  
 کے روانہ ہوا اور نذران سوار میریے رکاب میں تھی جب میں  
 تھوڑیے دور گیا میں تیس ہزار سوار مرد سہستان تے نایا کہ ہر گھوڑی  
 اور تنوار اور نیزہ اور خنجر لیکر ایکارے کے قلوب کے دیوار میں گود  
 کر جلاوت میں میری طرف کو آئی باوجودیکہ شاہ قطب الدین  
 لازمیت کو آکر اپنی رخصت میں نہیں ہوا تھا کہ ایسی حرمت اور سبوتا  
 اور نایا کہ وہ سے سب زور ہوئیے جب میں نے دیکھا کہ تیر باران  
 کرتیے ہوئے تھا آل میں تب میں نے افواج جرائع کر جنگ کا حکم دیا اور  
 آپ اپنے فوج کے طرف روانہ ہوا اور سوت شاہ قطب الدین  
 کو قید کیا اور علم کے نیچے آنے تک ایک تیر میریے گھوڑیے



## تورنگ

میرا دل دیران شاہ کی سناہ کر دی اور افواج دست چپ کیے اور ہتھیار  
 تیار کی اور میرے نداد اور غیرہ اسرار اور پادشاہ کے برابر میں  
 کر دی اور وہ حکم دیا کہ وہ پہلی خوف دشمنوں کے تمام ایک مرتبہ آواز دے  
 ساز بنانا شروع کر دیا اور قلعہ کی چاروں طرف سے شہاب ہو کر  
 انہوں پر گرا اور ترک موج کا کر کے لٹکے تھے وہ میں وجہ سے کہ اور وہ فرما کر  
 ایک خندق احتیاطی گرداگرد کے باہر کے راست تارنگ ہو گئے  
 دس ہزار آدمی قلعہ میں سیلے تھے ان کی مراد وہ تھیں یہ اور شہر ان دن  
 پسد ہا میرے پاس اور بات تیار کے طرف غافل ہو کر آ پڑی اور شہر الیہ  
 اور بہت خواجہ لی اوک اپنی مذمت کی یہاں تک کہ وہ چاروں  
 کی طرح خندق اشکر لشکر میں داخل ہوئی گئی باورنگ ہو رہے اور  
 اونٹ شہر میں نمایاں اور زخمی کر دی جب وہ نیمون میں گھس گئے ہتھیار  
 لشکر نے ہر یک طرف سے ہجوم کرتے ہی سنا انہوں پر تیار ان شہر  
 کیا اور بہت نوک تلوار اور نیزہ سے تل گئی کچھ تھوڑی سی سی زخمی  
 و خستہ حال ہمارے قلعہ میں داخل ہوئے جب صبح ہوئے تو میں نے حکم کیا کہ  
 پہلی دن کی مانند تمام لشکر سب اور کل سوار ہو کر اور افواج مشہور  
 قلعہ پر چڑھ کر اور قلعہ کی سنیچرین دل و جان سے کوشش کریں جب تمام  
 لشکر تیار ہوا جب حکم اسرار اور سرداروں نے سوائس سوائس  
 اور تارنگات گئی قلعہ کی چاروں طرف سے ہجوم کر کے جنگ شروع کیا  
 جب ال و قتال کی ہوئی اور سوقت امیر زادہ علی نے اسلحہ  
 اسیت میں ہر وارہ کی طرف ہو کر کی اور ان کو گولی پر جو دروازہ



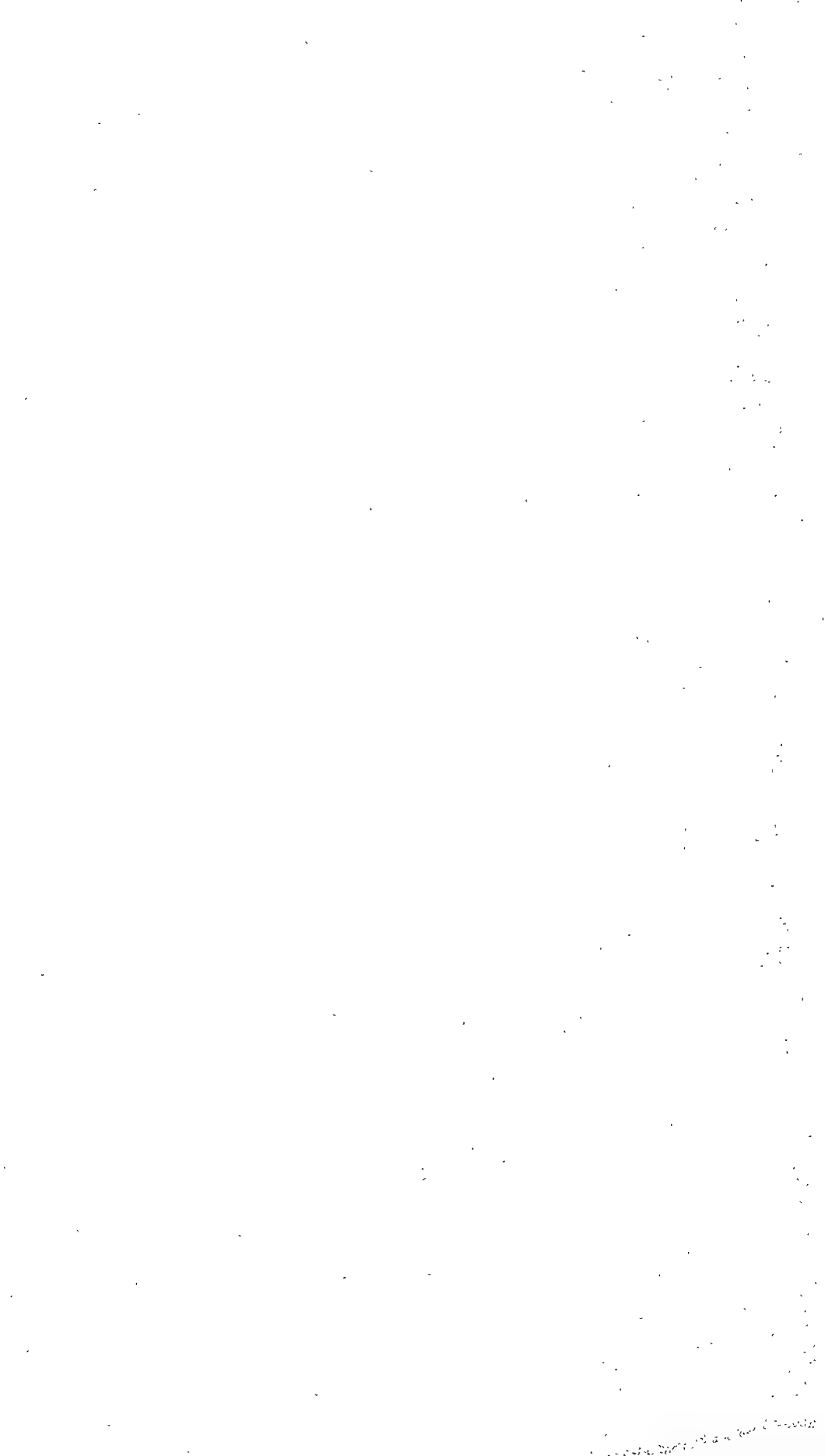
## تیموریوں کے

چونکہ سیستان نے عقلیہ بی بی ہرہ ہین او نہونی بہہ دیکھا کہ میری سزا  
 آدمی توڑیے ہیں چانچک ایک لشکر ارستہ کرنی ہی قلعہ سی و اسیلے جنگ کی  
 باہر لکلی اور سردار و لکھا جو میری خدمت میں حاضر ہوئے کچھ لکھا  
 اور شاہ قطب الدین کی ہدایات نہ سننے میری طرف حملہ کیا جب وقت  
 قیام کے پہنچی میں نے محمد سلطان کو یہ حکم دیا کہ کچھ فوج لیکر سیستان  
 کے طرف جاؤ اور اوکو دم دیکر اور سر فوج کے طرف جو کہ میں  
 ہی لاؤ محمد سلطان بہو جب حکم کی آگئی گیا اور لڑتا ہوا ہٹا تھا آخر  
 سیستانیوں کو اور دو ہزار سوار تیریے آیا سیستانی محمد سلطان  
 کو ہاتھ لگا ہوا دیکھ کر دیر سے یہاں میں آئی اور سوقت اور اور  
 سوار نے چانچک حملہ کیا اور سیستان کا راہ روک لیا اور فریقین  
 میں جنگ عظیم ہوئی دینو طرف سے بہت لوگ ہلاک ہوئے  
 اور سوقت میں بہادران رکاب کو تھلیں کے یہ جنگ کے لئی پہنچی  
 اور سیستانیوں کو شکست دے بہت لوگ مقتول اور زخمی ہوئے  
 کچھ کچی خراب حال بہا کہ قلعہ میں گھس گئی اور دروازہ بند کر لیا  
 از تہنگ دن آخر ہو گیا تھا میں نے بارگاہ کو مرہمت کیے اور اس  
 رات کو بہت احتیاط کے جب صبح ہوئی ناز جماعت سے او کرتی  
 ہی حکم دیا کہ تمام لشکر تیار ہو جاویے اور میں آپ ہی سوار ہوا  
 اور سدن انتظام فوج کا کر کے اپنے جگہ فوج کے تین مقرری کے اور  
 افواج دست رہت کے میزان شاہ کے لیے ارستہ کر دیے  
 اور امیر حاجی سیف الدین اور امیر افغانیہ اور وغیرہ امرا

## تورک

۲

تھہر اکسا سی بڑا کر قلعہ زرد پر نہیا تو قلعہ و انون نے دروازہ  
 بند کر کے ارادہ جنگ کا کیا مین نے تمام اسرار کو حکم دیا کہ حلیہ قلعہ پر  
 جا کر مخالفوں کو فرستند و اور ہاتھوں ہاتھ فوج کر لو حسب حکم ہار  
 ہر طرف سے مانند مور و پنج کے ہجوم کر کے جنگ کرنی لگی اور قلعہ کے  
 فصیل کی پی جا کر دیوار توڑ ڈالیے اور اندر گھس گھس ہی قتل اور زنا  
 شروع کیا اس قلعہ میں پانچ ہزار مرد جنگی تھے جنگ مردانہ کر کے  
 سب ہارے گئے تاہم انہی سی پہلی پہلے دن اس قلعہ کے فتح میں نہ ہوئی جب  
 قلعہ زرد کا فتح ہو چکا واسطے اس قلعہ سیستان کی سوار ہوا جب من  
 شہرستان کی نزدیک آ۱۱۱ فوج کو دور رکھا کر کے مین آپ خند  
 آدمی لیکر آگئی تاکہ سیستان کی قلعہ کو غوری ملاح خطہ اور رستہ زرد  
 اور برآمد جنگ کا دریافت کروں آئیے آئیے مقابلہ دروازہ  
 کے آکر ایک ٹیلے کے اوپر کھڑا ہو رہا اور مین نے دو ہزار سوار مسلح  
 احیا طاکین گاہ میں بیٹھا رکھی تھی اہل قلعہ نے محکومیل پر کھرا دیکھ کر  
 پہچانا شاہ قلعہ والی سیستان نے شاہ شانان اور تاج الدین  
 سیستانی اپنے دونوں بڑی سرداروں کو قلعہ سی باہر میری ملاہت  
 کی واسطے بھیجا اور نہونی رکاب بوس ہو کر بادب یہ پیغام ادا کیا  
 کہ اگر عنایت اور اظاف ایر کمر کا اہل سیستان پر مہذول ہو  
 تو حسب قدر خراج ارکان دولت ہمارے ولایت پر تجویز کرن  
 گی وہ قبول ہے اور اسکے ادا مین تو یقین نہ ہو دیکھا اور سوت  
 کہ مین انسی یہہ گفتگو کرتا تھا اور اسکے سر و منات سناتا تھا



الحاکم سے الگ ہو کر مخالفت کرتی شروع کی پی اور شیخ داؤد سبزواری  
 نے سبکو میں نے سبزواری کی پیشانی دی تھی حتیٰ کہ یہی نعمت کا فراموش کر کے آپ  
 بہادر دار وند سبزواری کو دشمنی قتل کیا اور باغی ہو گیا تھا امیر ارادہ  
 میران شاہ نے یہ خبر سنا کر امیر افیو غا اور امیر حاجی سیف الدین کو انکی بھیجی سبزواری  
 کو روانہ کیا ان دونوں میں نے لی جا کر سبزواری کا متحاصرہ کیا پہلے ہی حاکمین  
 قلعہ سنجر کی قیادت لوگ قتل کئی اور رات کو شیخ داؤد نیم جان بہانہ کر  
 بدر اباد تھے قلعہ میں جا گھسا امیر حاجی سیف الدین اور امیر افیو غا نے  
 اسکی بھیجی لی جا کر قلعہ بدر آباد کو جو بلند بہار کے چوٹی پر واقع تھا محاصرہ  
 کیا آخر میں یہ قلعہ غرض ہو ا کہ اہل سیستان نے یہی غرض بخشی اور بغاوت شروع  
 کی یہی اسلئے مائثرندان کا ارادہ موقوف کر کے شیخ علی بہادر اور راج  
 تراہادر کو موٹو لشکر ارستہ کے روانہ کیا کہ جا کر ملک مائثرندان میں  
 قیام کر کے اوس ولایت کا انتظام کرو اور میں آپ سیستان کی طرف  
 غم کیا اور ۱۱۱۱ھ میں ماہ رمضان شمسات سوچا یہیے ہجری میں ہر آ  
 میں داخل ہوا ایسے ہرات میں اس خطا میں کہ غور یون کی فساد  
 اور قلعہ بدر از یہیے میں شریک تھی جرمانہ لیا ومانسی سبزواری کر تیر  
 متوجہ ہو کر زوالی سبزواری میں نازل ہوا

### ذکر تسخیر قلعہ بدر آباد کا

امراء کو یہ خبر کیا کہ قلعہ بدر آباد کا خوب محاصرہ کروا دینے تک  
 ننگانی دایوں کو یہ فرمان دیا کہ قلعہ میں نقب لگا کر مینا د قلعہ کے خالی  
 کر دو اور شیخ عینی نے اسانے کو قلعہ زنون پر مہتمم مقرر کر دیا جو

آٹم میں پہنچا تو اگلی فوج طاغہ ہرن سر جانیجی اوس جماعت سے  
اوس کی اشتراک و تاخت تاراج کیا اور انہیں تہی بہت لوگ قتل کر  
ہر جہت تہ کیے موضع آٹم میں دو نو لشکر جمع ہو گئی اور شہر تہ کو  
فرادین کے تالاش میں مصروف ہوئی موضع اسی کول میں ٹرہ کر  
کوک تو یہ تک چلی گئی آخر جب فرادین کا کچھ پتا نہ ملا تو ٹھکرا یا تم خزان  
دار اسلطنہ سمرقند میں باطوبسی سے مشرف ہوئی

وکر حضرت ضاحق خیراں کی نو جدہ کا وادی

نسخہ مملکت ماژند راہی کی طرف  
اور دیگر حثیت کا ولایت سمنستان کی طرف

پہرین بی بارادہ نسخہ مملکت ماژند راہ کی لشکر جمع کیا جب واسطی  
طلب امرای قشونات اور توہانات اور رہارجات کے فرمان جاری  
ہوئے تو واسطی اطاعت امر کے فوج فوج اور لشکر لشکر ہرک  
طرف سے رو برو تخت بیگے حاضر ہوئے اور انتظام سبب ماژند راہ  
کا کر کے سعادت سعید میں سمرقند سے روانہ ہوا اور ترمذ میں جا کر  
وادی کے دریا پر کشتیوں کا پل بند ہوا یا اوریں سی اثر کر آگے متوجہ ہوا  
اور کنارہ و دریاسی مرغاب پر نزول کیا اس منزل میں امرخانہ کو  
سکہ حکومت کا بدلتان کی موقوف تہی شرف تہ میں نو سی حاصل کیا  
اور اس مملکت کی احوال اور اوضاع و عرض لکھی اور سکھ میں نے  
سہی متول بھی یہ واسطی انتظام کا بدلتان کے رخصت کیا اس  
مال میں یہ خبر آئی کہ تو میں نکو دریا اور کر میر کے لیے جا رہا

## تورک

ساعت کی داگرستری اور رعیت پر ورے کئی سال کی عبادات سے بہتر  
 ہی اونکی فصاحت و شکر و سیر اور سیکھا سنی کو انا شاعر کما اور ملک دار کے  
 اور رعیت پروری کی مصلحت میں مشغول ہوا شہر سر قند میں رہتی رہتے  
 طبیعت اور داس جو بگئے تھے اسلئے واپس کشن کور واپس ہوا  
 ذکر لشکر لشکر انٹر کے تعین کرنیکا وشت ختم  
 دین یہ آکا لشکر فخر و اسطی جہاد کفار جتہ کی تعین کروں امیر زادہ علی کو  
 موقوف ارستہ کنار وشت جتہ پر تعین کیا جب امیر زادہ علی اوپر  
 کو متوجہ ہوا رستہ میں طائفہ اور اشر جاک بیٹے جنگو بہرین کہیں من ایر  
 زادہ علی کے ڈیرہ اور سامان پر کین لگا رکھا تھا چانچک او نہویے  
 تاخت کی اور اکثر سامان لوٹ لیگی امیر زادہ علی اسرید شکوئی سی  
 جگر میری ماس ملا آیا اور اسلی احتیاط سے شرمندہ ہوا میں نے اتفاقاً  
 کر کے اونکے خجانات دنع کی اور وہ اسطی تلافی اس و انوکے شیع علی ہاد  
 اوسیف اللوک اور التمس اور ارغون نشان اختاجی کو موقوف تعین  
 کیا اور اونکو یہ حکم دیا کہ ہر جماعت جیاک بہرین کو مستاصل کرنا  
 اور قمر الدین کی تالا شتر میں جینی اہل جتہ کا فتنہ اور اشوب بر پاکا  
 خوب سے کرنا اگر بیتام جماعت یا قتل یا گرفتار ہو ویسے جب ہر لشکر  
 روانہ ہوا اور کئی روز ہو گئی گانگی کچھ خبر نہ آئیے میں نے تو اسطی  
 احتیاط کیے امیر بہا شاہ اور امیر جاسکو اور امیر بونا اور شتر  
 اور اوج قراہاد را اور صابن تیمور کو دسر نہا رتھوار حرا کر  
 شیع علی ہاد کے پیچھے تعین کیا جب امیر جہان شاہ ہوا ارار موضع

نہمور کے

غیاث الدین کی رشتہ تھی اور زخیر فتح کے امیر زادہ میران شاہ کی عرضی سی  
محبو معلوم ہو گئے تو محکو ہر لقمہ ہو گیا کہ جب تک ملک غیاث الدین اور  
اوسکے اولاد اور علی بیگ چوتھریائی زندہ ہیں ہمیشہ ملک غیاث الدین  
خلی رہے گا اسلٹی واسطے مصلحت اور ربا و شاہی کے اور واسطے  
قصد اور حفاظت مال و منال غرت آبرو و مسلمانوں کے یہہ تکم دیا کہ  
غیاث الدین اور اوسکی بہائی ملک محمد کو اور امیر غوری اور اوسکی  
کو اور علی بیگ کو زندان میں ایسا قید رکھو کہ پہا و لگا کہیں جائے

مکن نہ ہو  
دکر سیر و نشین حلقہ عصمت و نشا و آغا  
کی مرنیکا اور قتلغ ترکان آغا کی  
وفات کا

۸۵  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

## توزک

۲۱ کی غنایت کی تھی حق میری غنایت کا اور راہ مہواب فراموش کر کے  
 ناواقف اندیشی غور یوں وحشی صفت سے متفق ہو کر شہر اور قلعہ ہرا  
 کی کتب خانہ کی بھی روانہ ہوا اور ابو سعید اسعدنا سعید ملک محمد سے مل گیا اور  
 چالیسکے شہر ہرات پر آ پہنچ جو کچھ مہر بات بات یہاں جنگ جو سی غالی  
 پایا اسلمی جلد شہر میں داخل ہوئی ہی غارت کر لیے لگی اور چند لوگر دارو  
 کی جو شہر میں تھے وہ ہتھیار رک میں جسکو قلعہ اختیار الدین مشہور کرتی تھیں  
 علی گئی اور ان میں ایک اور ہاشون غور لی قلعہ کا دروازہ پہونک دیا اور  
 وہ کچھ کچھ لوگ جو قلعہ میں تھے اور وہوینے جنگ اور جانفشانی کی لیکن قلعہ  
 بی جنگ و جدل غوریوں کے ہاتھ آ گیا یہ حال جب میں لی اور امیر زادہ  
 میران شاہ لی سنا تو امیر زادہ میران شاہ کو بہت غصہ آیا بالوقت  
 وہاں جنگ کے سوار ہوا اور امیر حاجی سیف الدین اور امیر افیو ناگر  
 مع فوج آگے روانہ کیا اور آپ بھی توڑکے لشکر کا کرتے چھپی ہی روانہ  
 ہوا جب امیر حاجی سیف الدین اور امیر افیو ناگر مع فوج ارہستہ کے ہرات  
 میں پہنچے اہل غوریوں کا گریبان بھر کر شہر سے باہر لی آئی یعنی مقابلہ کر لی  
 لگی اور کوہ خیابان میں ٹرائی ہو گئی پہلی بے کلام غوریوں کو شکست  
 ہوئی براگ کر شہر میں گھمسی بہا گئی و قلعہ منافع آکر مقتول ہوئے  
 اور امیر زادہ میران شاہ بھی ہرگز شکر گران و ان باہنہ ہرات  
 کو تمام غور سے متفرق ہو گئی شہر اوکے قبضہ سے لے لیا اور اکثر مقتول  
 اور گرفتار ہوئے کچھ لوگ بھاگ کر سہارن پور آئے اور غوریوں کی  
 سرون سی میا رجن دینی تب یہ خبر غوریوں کے شہر کے تو ہاک



پتھر سے  
 ۲۵ اہل سمرقند کے ادنیٰ و اعلیٰ نے استقبال کر کے مبارکباد و فتوحات خراسان  
 دی اور میں سرپرست ملت پر دلاوی اور رعیت پر ورسی میں مشغول ہوا  
 اور علی گ چو نعلبالی اور امیر غوری پر ملک غیاث الدین اور محمد برادر ملک کو  
 سبب باطل ادا دیکھی جو اسی اس سرزمین ظاہر ہوئی تھی اندکان میں  
 امیر ادریش کی یاس پہنچا دیا اور ملک غیاث الدین اور اوسکی بیوی بھی  
 میر محمد کو سمرقند میں نظر بند رکھا اس عرصہ میں ایک اور غل خراسان میں پیدا  
 ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جن دنوں میں نیے ہرات فتح کر کے خراسان کی  
 سلطنت پر جلوس کیا تو ملک فخر الدین کی بیٹیوں کی اور ملک محمد اور اوسکی  
 بیٹیوں نے سایہ سر میں آکر بہ عرض کیا کہ ہم ملک حسین کی چھری بہاؤں  
 اور ملک حسین اور اوسکا بیٹا ملک غیاث الدین اپنی ریاست کی عہد میں  
 تمام اسباب اور اہلک موردی ہماری اجداد پر مشرف ہو گئی تھیں  
 میں کچھ حصہ نہ ماہم نہایت تنگے سے گزران کرتے ہیں محکوموں کے حال پر شفقت  
 آئی اور پر عنایات بادشاہانہ کی ملک غور کی حکومت کا فرمان ملک محمد  
 پسر گلان فخر الدین کی نام پر لکھ دیا اور اسہی حال میں ابوسعید اسہد جو غور  
 بچہ تھا اور اوسکو لحاظ میں آئے اور فتنہ گری کے ملک غیاث الدین کی کوئی  
 برس سے قید کر رکھا تھا میں نے اوس پر رحم کیا کہ قید سے چھوڑ دیا اور  
 شہر سات سو چوراسی جو ہے اور سزا سیر دہم جلوس میں کر محکوم  
 سال شروع ہوا تھا امیر زادہ میران شاہ شکار کی لٹی سے امیر  
 رکاب باہر روانہ ہوا از بسک جاڑی آگئی کنارہ دریا سے مرغاب  
 موضع پتھر میں مقام کیا اور سو وقت ملک محمد نے جسکو میں نے حکومت غور

## توزک

ہوا اور وقت شیخ علی بہادر نے یہ عرصہ کیا کہ میں نے علی بیگ جو نور  
 کو دنیا میں امیر کا امیدوار کر کے درگاہ پر حاضر کیا ہی اگر اس کو  
 جو وہیے تو حسب حکم مجلس ہایوں میں لاؤں تاکہ وہ باطل بوسی میں  
 مشرف ہو وی میں نے اجازت دی شیخ علی بہادر اس کو تو اس گلی میں  
 ڈال ہوئی بارگاہ میں لایا اور سنی خجالت سے مجھ آگیا اور شر مساری میں  
 منتظر قتل کا تھا میں نے اس کو امان دیکر یہ کہا کہ علی بیگ نکت کو تو  
 دیکھ کر ناروی کہ ہر راجع ہوتے ہو وہ اعتماد سے یہ کہنشی لگا تمام  
 عمر امیر کی رکاب میں رہا ہوا میں نے یہی اس کی خطا معاف کر کے  
 یہ حکم دیا کہ اس کو رکاب میں حاضر رکھو اور کلات اور ازادگان  
 کو عوف خدمت میں جو شیخ علی بہادر نے کی تھی جاگیر تجویز کے اور سردار  
 کو بہتور شیخ علی سردار ال کی حکومت میں مقرر رکھا اور ملک نیاٹ  
 الدین کو موہ فرزدان اور علی بیگ کو دارالسلطنت سمرقند کو بھیجا دیا  
 اور تمام چوہو یا میوں کو امرا اور سرحد پر تقسیم کر دیا تاکہ ان کو نواز  
 کوچ ملک اور ارالینز کو لیا وین جب تمام ملک خراسان خائفون  
 سے پاک ہو کر میری تصرف میں ہو گئی تو خدا تعالیٰ کا بہت شکر  
 کیا اور حکومت خراسان کے امیر زادہ میران شاہ کو مغربہ کر کے  
 اس کی گشت خراسان شہر وں اور قصبوں میں بالاستقلال بھیجا  
 میران شاہ نے سب سے توفیق و نصرت سمرقند کو روانہ ہوا اور تواریکات اور  
 قشادات کے سرداروں اور لشکریوں کو اجازت دی کہ اپنی  
 اپنی گھر جا کر چین کریں اور میں آپ کو کفر خاں سمرقند میں امن

کرتی تھو کہ چو نکہ امیر ولی کی اور مدارج سی بوی احمد مرید کے آئی تھی  
منقبت اور عیالیت ہے اور سکا التماس قبول کیا اور وہی وقت کے  
یہ خزانہ کی شیع علی بہادر علی امیر زادہ سی پھر رستی کو کوہ اور گزرتی  
تک کلات کے تحقیق کر کے انہی رات کو مرہ خاعت بہا دران و ام  
تسیر قلم کو کوہ کی نکلا رات تارک تھی رستہ بھر کر ایک کر لنگر پر  
نچا انھوں نے مبالغہ ہوتی ہو رستہ آرتے برآمد گار و کا اور جنگ شہر  
ہو گئے شیع علی بہادر مردانے سی صبح تک جنگ و جدال کرتا رہا جس  
تک تر کر شہر میں رہی اور اونکا حار کار گرہا اگر ایسی موقوف ہو کر  
صبح کہیں گئی علی بیگ حون عریانی کی اگر پیغام صلح کا دیا اور رستہ  
کھا کر شیع علی بہادر کو کوہ سے بھی اوتار کر اپنے ساتھ قیلولہ  
لایا قسطنطنیہ کا حقہ کے اور داد مہائی کے دی از بسکہ میری خواہش  
علی بیگ کے حق میں نہیں ہوئے اسلئے کلات اور اس کے قلاع  
میں وبا پڑی آدمی اور حیوانات بہت تلف ہو گئے اور شیع علی بہادر  
یہ یہ در خواست کی کہ حضور سے شفاعت امان طلب کر کی جائے  
ایسی علی بیگ کی اطمینان خاطر کر دوتا کہ وہ یعنی علی بیگ اگر تباطو  
ہو ویسے بین لی التماس امیر ولی کی مستجاب کر کے کیوں د خانہ اور  
سامان سی کوچ کیا اور سمنان اور چرمقان کی رستہ سی مرغزار  
برادکان میں اگر اترا اسہی نزل میں شیع علی بہادر وغیرہ اتر آئے  
میں فی کلات میں جھوڑا تھا باطلوس تو لٹی ہر ایک اپنی اپنی جگہ  
موافق خصوصاً شیع علی بہادر غایات خسروانہ سے سہر بلند

## تورک

۱۲  
فران بہت عنوان لکھ دیا اور امتات بہت سے کر کے یہ ظاہر کیا کہ  
دوستی جو ہم میں پیدا ہوئی ہے مناسب ہی کہ قرابت مصاہرت سے مستحکم  
کرد و اپنی لڑکی جو پردہ عصمت میں ہی فرزند کامگار امیر زادہ میر محمد نسیر  
امیر زادہ محمد جہانگیر سے نامزد سمجھ کر منسوب کر دو۔ اور شخصی بارشاد  
شاہ شجاع کی لٹی لٹی کے حوالہ کر کے اوسکو رخصت اور ایک معتقد و مستطبر  
انعتقاد اس تنویر شکاری کے ہمراہ عمر شاہ کے روانہ کیا

## دکتر حضرت صاحبقران کی توجہ کا مائثران کی طرف

جب قلعہ رشیر کا مسخر اور ایلمی فارس کا رخصت کر چکا تو میں مائثران  
کینٹین روانہ ہوا اور زودی کی رستہ سے عبور کر کے صحرا کو خانہ  
اور مرغزار مسلمان میں اترا امیر ولی والی مائثران میری اس  
توجہ کی خبر سنتے ہیے جو اس ہوا اور امر حاجے کو جو اسکا رشتہ دار  
اور امیر کلان تھا پیشکش لائق اور خط تجر نمط دیگر ملازمت میں پرواز  
کیا جب وہ ایلمی درگاہ میں حاضر ہوا تو اوسکو میں نے روئے واپس  
امیر ماجھی کی مجلس میں اکرام اس مضمون کا پیش کیا کہ بعد اہل ہائے کشک  
اور غز کے ہما جان درگاہ اعلیٰ کے خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ  
آپ بندہ کو انما لازم جان کر اگر ارادہ اس طرف کا ہوتا ہے  
شکر قیامت حشر کی نہیں رکھتی ہر سو قوت رکھیں تو یہ کترین بلوٹا  
ہوتا ہی اور غریب مائثران اور تورکوں کے جانفشانی کرتا رہو گا  
اور شکر امیر و سنے کے یہی ہوئی جو قیامت مائثران کی خراج

تیمور لنگ

حاضر ہو دین میں نے اون سب کو جوان بردانہ اور قابل تربیت لایا اور  
سب کو خلعت دیگر لازم درگاہ کر لیا اور نگہبانی قلعوں پر حد ترکستان کی آٹھ سو  
سیر در کر کے سواہل و عیال و انسی روانہ کیا اور قلعہ خنیشہ کے دار و خانگی ایریز  
میران شاہ کی طرف سے سارق اٹھی کی لٹی متفرق کیے اور و انسی آرنہ اور  
کور و انہ ہوا اور سو وقت پہ پہ خبر ملی کہ آٹھ شاہ شجاع و انی فارس کا جو آلی  
منظر سے ہی آیا ہی میں نے امر کیا کہ مجلس باؤشاہ مرتب کریں  
تھیں شاہ شجاع و الی سہارا کی  
ایک آئیے کے

شاہ شجاع نے دور میں اور عاقبت اندیشی سے عمر شاہ اپنی عمدہ امیر  
کو اٹھایا کر معہ تحف اور ہدایا کیے اور نامہ اخلاص ان کی ہمارے خدمت  
میں روانہ کیا جب وہ آیا تو میں نے ایریز ادبیے اور سردار اور رئیس  
اور بہادر اور سادات اور علماء اور شایخ کو جمع کیا ہر ایک انہی امنی  
جگہ پر موجود ہوئے بعد ازیں عمر شاہ کو باز گاہ میں بلایا اور سٹی باؤشاہ  
نامہ پیش کیا اور مضمون رسالت کا ادا کیا کہ شاہ شجاع نے میر عمر کو کہا ہے  
کہ حضرت امیر مجھ کو امتا ملازم اور نوکر عقیدت مند اور محکم کہتے ہیں  
جب وہ نامہ شاہ شجاع کا پڑھا گیا تو اسکا منہ میں ہی سیدھی ہوا اور  
شکستہ تر اور جواہر گر ان بہا اور خنیشہ نفس اور تازی گھوڑی اور  
رہوار چوہن مرصع نین روبرو کئی میں نے ملازمان درگاہ کو حوالہ  
کی اور عمر شاہ اٹھی کو غایات بکران سے خلعت اور خاہ گھوڑا اور  
پکا اور خنجر اور تلوار مرصع دیکر سر مبارک کیا اور نامہ کی جواب میں

## نورِ کب

۱۳  
 کرو جب سپاہ نے محاصرہ کیا اہل قلعہ میںے متقابل کیا اور ہوت من لہک  
 غیاث الدین کو رو برو ملا کر کہا کہ از بسک شدیدیان تمہارے تو کڑھن اور  
 بہت قلعہ منی ہی اذکو سپرد کیا ہی تم جاؤ اور اونس قلعہ خالی کر اؤ ملک تل  
 دروازہ کی پاس جا کر اؤنکو نصیحت کیے کہ قلعہ خالی کر کے ملا زمان اس کے  
 سپرد کر دو اور اگر آپ لڑتے ہو تو امریکے اشر غصب میں سوختہ ہو کر  
 ملک کے ان باتوں نے اؤن منور و نکو کچھ فائدہ نہ کیا جب ملک ہٹ  
 کر آنا تو حقیقت حال عرض کیے میں نے حکم دیا کہ امرار اور سردار  
 قشونات اور توامات اپ بذات خود سورماں اگی بڑا کر ملک  
 میں کوشش کرن بہادر جب الامر قتال وجدال میں داؤد مردانگی دنی  
 تھی ہر روز صبح ہی شام تک لڑا یہ رہتی تھی آخر میں نے ہر مند استاد  
 کو بلا کر فرمایا کہ منجنیق اور عرادیہ تیار کرو اور میں آپ سرور زوار  
 ہو کر سرک مورجاں پر جا کر سپاہ کو قوسی دل اور قلعہ کے در آمد  
 اور برآمد کا رستہ خوب غور سے ملاحظہ کرتا ہوا اور سرنک ککالی  
 والوں غار اشکاف کو بلا کر حکم دیا کہ خندق میں نقب لگا کر خندق  
 کا پانی نکالی کر نقب قلعہ تک پہنچا دو جب منجنیق قائم کیا اور بہتر منجنیق کے  
 اڈے بنائے گئے اور نقب قلعہ کے نیچے جانگی تو اب قلعہ والوں کے دلین  
 خوف پیدا ہوا اور بھی کر اب بدون قلعہ خالی کی نہیں متی لاچار تھے  
 اور زار یہی سنا مان تا کہ کئی لگی از بسک اؤنکے سب عورت و مرد اؤ  
 ابدا انہن کہتی تھی مجھ کو رقت ہوئیے اور اؤنکو امان دیا بعد فتح قلعہ  
 سے کچھ ایڑی شہید یہ اور تمام اہل قلعہ کو امریکے صلح ہو کر درگاہ پر

محمود سے

تہنہ کے جو کلات اور باورد کی چچ میں واقع ہیں ان کو اس قلعہ کو کہا  
دیکھ کر اوسکے تعمیر کا حکم دیا اور اسی دن میں قلعہ تہنہ کا آباد کر دیا اور  
یہ قلعہ حاجی خواجہ اور خدی بہادر ورن کو سپرد کر دیا اور سو فوجیں روانہ  
اور شیخ علی کلان تہ بہادر ورن کو مراد علی کو روانہ اور ہزارہ جات کی مقرر  
کیا کہ تہستی کلات سے آمد رفت کی روک ٹوک لوالہ کو بھی باہر سے بھیج  
کے اندر بخانی پائی علی بیگ اور اہل قلعہ سے شمال و جنوب کی طرف قلعہ کی حدود  
میں گھسی میں قلعہ کلات کو ان تدبیروں سے آفسر کی مانند علی بیگ پر چھوڑ  
اور اوائل ششہ میں جو راسی میریہ میں کر تہران سال میریہ  
کا اور اٹھائیس سال بعد شروع ہوا تھا تہنہ قلعہ تہنہ کے جو کلات  
استوار اور محکم تھا اور ملک غیاث الدین والی ہرات نے اس قلعہ  
کو حوالہ جمعیت شدید یونان و رنور لوئی جو نہایت سپاہی مردانہ اور قلعہ  
داری میں لگانے تہی کر رکھا تھا مقلوز ہوئے اور قلعہ تہنہ میں سوار  
ہوا اور اہل نزل سی دلشاد آغا کو جو میریہ حرم محرم تہنہ میریہ  
کی جہت میں سمرقند کو روانہ کر کے تہنہ کی طرف توجہ ہوا اور اہل  
دبان کی رستہ میں چھوڑ کر کے سرزمین جنوسان میں نزل کی واپسی ہوا  
ہو کر قلعہ تہنہ کی نزدیک جو ولایت قہسان میں تھا آیا یہ قلعہ بہت بلند اور  
خندق نہایت گہرے اور پانی میں لیریتھی اور اس پر غلہ شدید تھی  
جو ملک غیاث الدین کی طرف سے قلعہ دار تھا اور اس کے اسباب جنگ  
اور سپاہ جنگی اور اذوقہ میں بہر رکھا تھا میں نے قلعہ تہنہ کو  
یہ امر اور بہادر ورن کو امر کیا کہ باہر از قلعہ تہنہ تہنہ

## گورنرک

کہ اپنے امینی بی خزانہ سلطان کو جو امیر زادہ محمد سلطان سی منسوب تھی  
 ہر ایک نیکو ذرخند اور شمع عاج کے جو چون عریانے کی کلاں تھی وہ پہلے غنیمت  
 کے پیری پاس بھی جب وہ وقت طلب کی پیری مجلس میں آئی تو سودب ہو کر  
 تفسیر سی سفاقت کرنے لگی مین نی اپنی عذرت خسروالی سی اوس کی  
 درخواست باوجودیکہ اوسنی کئی بار بے پیدی کی تھی منظور رکھی اور اکتو  
 امن دیا اور اپنے بہادر وں کو عظیم کارنی اور تانہ می سی منع کر دیا  
 اور مصر کی جنگیے سمعان طغر مراجعت کر کے اپنے بارگاہ میں داخل  
 ہوا اور نیکو ذرخند کو اپنے ساتھ لایا اور اور فکور رخصت کیا اگلے  
 وعدہ کے موافق علی بیگ قلعہ میں باہر آکر ڈرتا ڈرتا نہایت تشدد اور  
 سی بساط بوس ہوا اور شرمساری سی انکھن سامنی لگی اور غدر تقصیر سی  
 جان بخشی جاہی اور روکر امینی خطا کا مقعر ہوا مین نے باہت اور سکی  
 خجالت دفع کی اور بعد جان بخشی کی خلعت اور ٹیکا دیکر رخصت کیا اگر  
 جا کر اپنے لوگوں کے لیے کرے جب علی بیگ رخصت ہو کر قلعہ میں ہوا اور  
 صبح دولت کی شام نکبت سے تبدیل ہوئی پیر دو بارہ ابراہ  
 باطل بے عہدی کا دین لایا پیرہ کا رستہ جہان کو میرے بہادر وں  
 پہاڑ پر جا کر اہل قلعہ کو تنگ کر دیا تھا مستحکم کر لیا باقی اور رستہ  
 شباشت رک کر مخالف شروغ لے کے جب اوسنی ساری رستی  
 جن سی قلعہ کا لینا ممکن تھا بند کر لئی تو میں نے یہ مناسب دیکھا کہ  
 کچھ سپاہ اس قلعہ کی محاصرہ پر چھوڑ کر پل اور ملک گیری کروں  
 چودہ دن گرد قلعہ تھات کے مقام کر کے واپسی مین نی کر چ کیا



بجو غور آیا میں نے یہ حکم دیا کہ اگر او اور بھادور ہر ایک طرف سے جنگ  
 اور کوشش میں کوتاہی نہ کریں سیاہ فی ہر طرف سے تیغ اور تیر اور نیزہ  
 اور تلوار لیکر جنگ شروع کی اور ایک جماعت نے پیادہ پروردہ ہار  
 کر مارنا شروع کیا بکریٹ اور بدھشتا نے والی جو کہہ روی اور درو  
 میں بی نظیر تھی اونکو میں نے یہ حکم دیا کہ پیادہ پر جا کر جنگ کریں اور خود  
 بازار دروازہ پر بھی اور میں نے چند جوان چیدہ چیدہ اپنی سناٹہ رکھ  
 لیے تھے اور امرا اور افسر بھادور اور انکو تمیور بھادور گہرہ کی راستہ بھی  
 پیادہ پر چڑھ گئی اور غنیمت کو سامنے کر لیا شایف سپر یا سوکر قلعہ میں گھس گئے  
 اور ہارسی سپاہی قلعہ سے نزدیک آگئی عمر بھادور اور عباس بھادور موجود تھے  
 آگئی بڑھی اور نہایت رو دینگے کی جب میں نے یہ دیکھا کہ مخالفین نے اون  
 پر حملہ کیا تو جو بھادور میری آؤنگو واسطے آؤنگی مدد کی روانہ کیا کہ غنیمت  
 جا کر عمر بھادور اور عباس بھادور اور شیر بھادور کی کمک کر و جب یہ کہان  
 پہنچی مخالفین کو قہر اور تلوار مار مار کر پریشان کر دیا اور چار طرف سے  
 ہار کر سیاہ نے نہایت جلالت سے دشمن کی قتل میں کوشش کیے مخالفین  
 تنگ آؤنگی آخر الامان بیکار رہی گئی کل رنگ نیلے جب یہ دیکھا کہ کاروائی  
 سے نکل گیا اور رہا ہی آگئی تو عجز اور مستک سے میری پاس آؤنگے بھادور  
 اور قلعہ سے امن طلب کیا اور رو کر یہ درخواست کی کہ اچھے سیاہ  
 کو قتل سے منع کر دو تاکہ میں کل کو نہایت صدق اور اخلاص سے شمشیر  
 لکھنے میں ڈال کر رکاب طغریاب امرو کے اچھو مون اور جان کا استیلاؤ  
 اور اس بات میں کہیں مضائقہ نہ ہو ایں اسکا اپنی ابھی یہاں موجود تھا

اور امیر زادہ غلام امیر ویدار لالت کی بیٹی کو گنڈر لہجہ پر مقرر کیا تاکہ وہ  
 جا کر مقام کرے جب امیر اور بہادر اطراف قلعہ کی گھیر کر جنگ پر مستعد  
 ہوئی اور لالت قلعہ گھیر لی اور سورج میں آگ برپا کی تب بہت علی شہید کے  
 سمیت جو بی بی پر ارادہ غیر کا کیا اور نگر کی راہ سے ایک عرضی گلی پر  
 وہ چھپی گئی تو یہ ہنسنے لگا تھا از بسکہ مجھ سے یہ دلیر ہے اور جرات عمل میں آ  
 ہی اس لیے شرم کا مارا ہوا کر لبا لبہ ہنس نہیں ہو سکتا اگر اسے گنڈہ لوار  
 کر کے خیر اشتیاق کی جمعیت سے دروازہ تک قدم رنجہ فرماؤں تو میں از  
 بندگی اور اختلاص کی قلعہ سے نکل کر سعادت رکاب ہو سکی کے حاصل کرتا  
 بعد اویس کے جو اسے عاقلے صاف ہو دیکھا وہ بے عمل میں آؤں گا عرضی  
 علی ایک سیگے پڑے کر میں اپنی کمال راستی اور پاک باطنی اور نہایت غلط  
 اور مہربانی سے جو میری عادت ہی پانچ آدمی ساتھ لیکر دروازہ پر جا کر  
 کھڑا ہوا اوسے صاف کا ایک راہ تار یک تھا اوس راستہ کی ایک جا  
 میں ایک تنخانہ عمیق تھا اسے بد ذات سکار بے امنی سپاہی اوس  
 تنخانہ میں جو کس چپا رکھی تھی تاکہ فرصت کی وقت اپنا کارسرا انجام کریں  
 جب جبکہ کٹھنی کٹھی دیر ہوئی اور علی بیک و غلہ کے موافق باہر  
 نہ آتا تب میں دانی چٹا مراجعت کے وقت وہ سپاہی مسلح اور تیار  
 نظر پڑے لیکن چونکہ میرا اقبال بلند تھا اور تائید الہی میری حامی تھی  
 وہ سپاہی اوس زمین سے اندھا بہرہ کی مثال کچھ حرکت نہ کر سکے اور  
 تیار سے علی سعادت اور سلاخی کی ساتھ آکر اپنی بارگاہ میں  
 داخل ہوا اور آتہ تنہا لے کا شک کیا اور علی بیک کے اس غدر سے



## نورنگ

الائق ہی کہ اس حادثہ پر صبر کر کے مدعی غویکے حال کی طرف متوجہ ہو دیے  
اور اللہ تعالیٰ بادشاہوں سے عدالت ہی کا سوال کر لیا جب یہ بات  
نصیحتانیز قتلخ ترکان آغا کی مین لی منی لایا پر صبر و تحمل کو اپنا شعار  
کیا اور ایک روز کا سلطان حسین نام اگر بجلی سی یادگار باقی رہا تہا میں  
نے انہی دکنی قسلی اور اس میں کی اسوہ من عرقی امیر علی موہن داری  
کی شخص ارادہ باہل علی بیگ جون عریانی کے آئی من لکھنومات  
اور قشونات کا جو اس موہن سرما میں اوں کو اپنی اپنی گہر کو رخصت

کر دیا تہا طلب کیا

## نورنگ سامان جنگ خراسان کا

دوسری مرتبہ

میں نے سامان جنگ خراسان کا دوبارہ اسٹور کیا کہ جب لشکر جمیع اطراف  
سی جمع ہو گیا تو میں ایران کی طرف متوجہ ہو کر کنارہ دریاء اور  
کے اترا اور وہاں پر گشتیوں کا بندہ ہوا کہ دریا سی عبور کیا دانیس  
کو ج بکوج ماغان سی بڑھ کر حوالی کلات میں مسکر کیا اور امیر  
زادہ شیران شاہ نے اسہی منزل میں سرخس میں آکر ملازمت کی تہا  
لشکر اور اسکے ساتھ تہا وہ سب روہر و کیا ملک غیاث الدین  
مولا کو گران ہاتھی آکر باطل بوس ہوا اور علی بیگ ہارے  
آئی سی مہی موہل و عیال اور تمام لشکر لیکر اور سامان قلعہ دار  
کا تار کر لیئے جماعہ بھرتی ہوئے جیکہ زمین برب علاقہ نمیشکر کی جو سات  
امیر زادہ محمد سلطان کی تہا یہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکا ملک آباد



## مثنوی کتب

اور ملک غیاث الدین کو ہر اشدی اور اوزداروغی اور حکام  
 ایک ولایت کے طرف رخصت کئی امیر شیخ سبزواری جو ملک خراسان  
 کی تسخیر سے پہلی خوف کا مارا بہاگ گیا تھا اب اگر آستان بوس ہوا تو کو  
 میں لی مکار تم باؤں سے سر بلند کیا وہ پہر بوسون میری ساتھ رہا  
 اور خوب خدمتیں کیں اور میں لی داروغگی ولایت سبزواری کی تابان  
 کی لٹی مقدر کی اور منصب پیشوا سیوس ولایت کا امیر شیخ سبزواری  
 کو دیا اور امیر زادہ میران شاہ کو ولایت خراسان اور بادشاہ  
 بکال چھوڑ کر سمرقند کو متوجہ ہوا اور منزل بمنزل آتا ہوا سجدات مشکو  
 یکے بجالاتا تھا اور کمال عیش و عشرت اور فتح فیروز سی سمرقند میں داخل  
 ہوا اہل سمرقند اور فوج کی استقبال کر کے مبارکباد فتح کی دیے  
 چند روز تک سمرقند میں عدالت اور رعیت پروری میں مشغول  
 رہا جب جاڑے آگے آلودہ بخارا کے طرف متوجہ ہوا اور وہ موسم  
 سردی کی دامن ٹیرے امیر زادہ میران شاہ خراسان میں رہا اور  
 حسب ایام ملک محمد یک غیاث الدین کی بیانی کو خند کر کے ہاری پاس  
 ذکر قضیہ نامر خمیہ اگر جلی تھا  
 ان دنوں میرادل سب طرف سے خوشتر تھا اتر کے زمانہ برابر  
 یہ پیش رو تھا ہی اور نزدیک پہنچے کاشا قضا راہی ہی ہا  
 را کی عزیزہ دہی شاہ جسکو میں نہایت محبت سے کر سکی کہا کرتا  
 اور اور فرزندوں سی او مسکو زیادہ جاتا تھا اور وہ  
 میرامیرنوی کی نکاح میں نہیں تھی بہار ہوئے اتر کے ایام



## تورخک

۱۴۱ - اور ملک غیاث الدین کو ہرات دی اور اوڑداروغی اور حکام  
 ہریک ولایت کے طرف رخصت کئی امیر شیخ سبزواری جو مملکت خراسان  
 کی تسخیر سی ہلی خوف کا مارا بہاگ گیا تھا اب آکر آستان بوس ہوا لوسکو  
 میں لی مکارم تاؤشا مانہ سی سر بلند کیا وہ پیر برسون میری ساتھ را  
 اور خوب خدمتین کین اور میں لی داروغگی ولایت سبزواری کی تاناہاں  
 کی لٹی مقرر کی اور منصب پیشوا سی اوس ولایت کا امیر شیخ سبزواری  
 کو دیا اور امیر زادہ میران شاہ کو ولایت سرخس اور بادغیش پر  
 کمال چٹور کر سمرقند کو متوجہ ہوا اور منزل بمنزل آتا ہوا سجدات شکر  
 کیے بجا لاتا تھا اور کمال عیش و عشرت اور فتح فیروز سی سمرقند میں باغ  
 آوا مالی سمرقند اور فوج لی استقبال کر کے مبارکباد فتح کی دیے  
 چند روز تک سمرقند میں عدالت اور رعیت پروری میں مشغول  
 رہا جب جاڑیے آتو بلدہ بخارا کے طرف متوجہ ہوا اور وہ موسم  
 سردی کی وان ٹیر کیے امیر زادہ میران شاہ سرخس میں رہا اور  
 حسب ایام ملک محمد ملک غیاث الدین کی بھیجی کو قید کر کے ہاری پاس بھیج  
 ذکر قہصہ نامہ حصہ اگر جلی کا  
 ان دنوں کہ مرادل سب طرف سے خوشتر تھا از بسکہ زمانہ برابر خوش  
 یکہ پیش رہا تھا ہی اور نزدیک ہر کس کے کاٹا اقصا و اسی میں ہاری  
 نرا کی عزیزہ ظہیر شاہ جسکو میں نہایت محبت سے اکلی کہا کرتا تھا  
 اور اور فرزند دن سی او سکو زیادہ جاتا تھا اور وہ کمیک  
 سپر امیر موسی کی نکاح میں تھی سخت بیمار ہوئے از بسکہ ایام اور



نقب پیدا ہو گئی اور سیاہی ہر طرف سے قلعہ میں گھس کر قتل اور غارت  
 کر لی گئی بہت سی بھانٹیں مقتل اور ہر طرف سے چھوٹی چھوٹی سی سالار امیر و  
 کاخانہ ہوا تو میں نے یہ کہا کہ سب شہری تیری سپہ سالاروں کی ہتھیاروں  
 پر ہا ہوا جن ان بھار و نکاحی گروہ سپہ سالاروں کی ہتھیاروں  
 تجھ سے بزرگوں کا مقابلہ کرایا بہت چھوٹی چھوٹی سپہ سالاروں کی ہتھیاروں  
 گری دو ایسا کہ ہرگز کہیں نہ سہراؤں ٹھانی سپہ سالاروں کی ہتھیاروں  
 اسفرین کی گر اگر خاک میں ملا دینا جب اسفرین کا قلعہ مسخر ہو چکا تو میں  
 نے ایلی امیر ولی دہلی ماتہ ران کی پاس سے فرمان بھیجا کہ لو غور غور  
 مشرق تباہ ہوئی حاصل کرو اور اگر درنگ کرتی ہو تو جو پیش آوے گا  
 وہ خطا تمہاری ہی اور میں اعہ لجاؤں گی مر غدار کو روانہ ہوا  
 جب وہ ایلی میرا فرمان امیر ولی کی پاس لگیا تو اس نے استعماں کر کے  
 میرا فرمان کی بہت تعظیم کی اور اطاعت اور اقیاد ظاہر کر کے ایلی  
 کو غوث کی ساتھ رخصت کیا اس اقرار سے کہ میں بھی اگر بظاہر  
 ہوتا ہوں چند روز میں لی اعہ لجاؤں گی مر غدار میں توقف کیا اور  
 لشکر کی اپنی گھوڑوں کو آرام دیا کہ خاطر ملک حرامان کی تسخیر  
 جمع ہوئی اور ہر ایک شہر اور مقام میں وارد ہوئے کہ چکا تو وہ  
 مظہر و منصور بارادہ دار السلطنت مسعودی کی روانہ ہوا جب میں  
 موضع خوار سے میں جہان کہ بعضی یونانی امیر حاجی برلاس کو قتل  
 کیا تھا آیا تو وہ موضع علی درویش خیرہ حاجی محمد و درویش کو قتل  
 یہ حاجی محمد و درویش خیرہ حاجی امیر کو کا ایچ کہ پہاڑی امیر حاجی کا

## تورک

یہ توجہ منکرہ چار واسطے لازمت کی آبا اثناء راہ میں رکاب پورس ہوا  
 اور از بسکہ دیرین تانہ ہو اتہا اسلمی نہایت تخیل تھا میں نے اوسکی اسما  
 کر کے خیالات دفع کی خواجہ علی مویہ سرمد ایسے سبزداری کی ہی انہی نبات  
 اسہن دیکھی کہ درگاہ میں بیوقوف مانہ ہو کر بسا اوس میں مشتہف ہوا  
 اوسکو کہنی لگی کہ یہ شیعہ ہی میں لی اوس میں پوچھا کہ تیرا کیا مذہب ہی  
 جواب دیا کہ الناس علی دین طوائف تہجد اوس اور یزدین امینی باوٹا ہو  
 ہوئے ہیں۔ جو مذہب امیر کا ہی وہی میرا مذہب ہی کیونکہ تمام امور  
 میں امیر کا پیغم ہون میں نے کہا میں توسنتی پاک اعتقاد ہوں اور کچھ  
 توکل اور اعتقاد خدا ہی لگانا ہے پر ہی اوسنی کہا میں ہی اسہی مذہب پاک  
 پر مستقیم ہوں اور اگر کہی سنت و باعت کے مذہب میں الکار میری  
 دین اویسہ تو ایمان میں بی نصیب ہو جاؤں میں نے اوسپر غمناک  
 خند دانہ کی اور کمر زور اور خیر اور شر مرصع اور خلعت نامی تھا  
 کیا اوسوقت عرضی امیر جا کو کیے اسفرائین میں اسمفرائین کی اسی کہ وہاں  
 اسفرائین اور باد و دولت کے تصرف میں آگئی لیکن سپہ سالار امیر  
 دانی مارندران کا اسفرائین کی قلعہ میں متحصن ہو گیا بیٹے میں نے بلانہ  
 اسفرائین کی طرف کوچ کیا جبکہ قلعہ میری نظر آا اور بازار وسیع  
 باہمت زدگی اور شہوار ہو کر تمام سپاہ کو حکم کیا کہ اسی قلعہ پر  
 نورش کر دیا ورنہ امیر کیا کہ دوزد دوز گرد قلعہ کی بیسی پر پا کر د  
 زور میں ہو میں سپہ سالار امیر دانی کا بھو اس ہو کر امان آگئی تھا  
 یہاں تو یہ کہ امان دیا لیکن دوسرے قوم کے ترستے تھے



## توزک

قبضہ میں ایک قلعہ تھا اسکے نام نہایت مستحکم اور استوار انہی چھوٹی بیٹی امیر غور  
کو موسیٰ تھا اور اسباب قلعہ داری کی وہ سپرد کر رکھا تھا مین لی ملک  
کو یہ حکم دیا کہ مگر وہ قلعہ انہی بیٹی میں لیکر ملازمان درگاہ کے حوالہ کر دے  
اور یا تو بیٹی اوہی قلعہ میں جا بیٹھ پھر دیکھ کر تاہم الہی سی کسٹور وہ قلعہ  
بلیتا ہوں ملک قلعہ اسکے کو گیا اور از بس کہ میری شمشیر کی ضرب کہا نکلا  
تھا اصلی انہی اورس بیٹی کو قلعہ سے واسطے سیریا لازمیت کی لایا اور قلعہ  
سیریا لازمیت کی حوالہ کیا مین لی امیر غوری ملک کی بیٹی کو قلعہ اور  
کر خسرانہ دیکر متاڑ گیا جب دارالسلطنت ہرات سنو ہو گیا تو پھر  
مین لی یہ کٹکاتیش کی کہ مملکت خراسان کی لطوایف اللوک کو ڈام مین  
لاؤن اور اگر الاماعت قبول نہ کون تو پسرا دون

## دکمر مملکت خراسان کی انتظام امور کا

انتظام خراسان کا اسطور کیا کہ پہلے دارالسلطنت ہرات کو واسطے  
ملک غیاث الدین کی نامزد کیا اور مملکت مرخس اور وزیر آباد  
اور موس کی فرزند کا مگام میرزا دہ میران شاہ کو عنایت کی اور  
اور اسکے کا قلعہ امیرا بد برلاس کو سپرد کیا اور امیر جہان شاہ کو  
مسہ فوج ولایت نیشا پور اور سندھ وار سر تعین کیا اور مین لی بد  
نمود کلمات اور موس کی طرف عزم کیا اور مینون خاں یہ تھا کہ  
علی بیگ مینون علی کی کو جو خلاف وعدہ گئے سی خدمت مینون  
نہیں موافقت نہ کی اور جو فرار صاحب آلہ عوتہ ابو مسلم  
پسند نہ آئے اس لئے کہ اس کا برسر راہ تھا مینون واسطے ناکو

کر کی جو صورت بنائی تھی اور نگاہ خوش خطا دیکھ کر دیکھا ہوا تھا لگو  
 بہت پسند آئی ورنہ کسی اثر و اگر شہسبزی کی قلعہ سرچہ و او کی اور آج  
 مجلس میں ایک جماعت سادات جفارسہ رات کی سڑی ریش مبارک  
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی میں فی اسلئے زیارت موسیٰ شریف  
 انحضرت کیے استقبالیہ کیا اور سادات کی یہی تقسیم کیا لایا جب یہ  
 صفدوق حسین موسیٰ مبارک اپنی میری مجلس میں لائی اور میں نے اور سر  
 کی زیارت کی اور یہ پوچھا کہ اس لیل ہی یقیناً ہوسکی کہ یہ سہ  
 مبارک حضرت صلعم کے ہیں جواب دیا کہ اول دلیل یہی ہے کہ حضرت  
 رسالت نپاہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں پڑتا تھا سوان بالون کا ہی  
 سایہ نہیں پڑتا اور دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ بال جس میں ہوا اسکی سرہ  
 میں ایک سوراخ برابر ناکی سوئی کی ہی جب قرآن اور درود و سنی لگو  
 تو وہ موسیٰ مبارک اور سوراخ میں سی خود بخود باہر نکل آتی ہیں  
 جب پڑھ کر چپ ہو جاو تو وہ پہنچی جگہ پر چلی جاتی ہیں لی وضو و غسل  
 کیا اور سب سے کہا کہ وضو کرو اور غناء اور سادات سی قرآن پڑھو  
 اور میں نے وہ طومار حسین موسیٰ مبارک تھی انہی ہاتھ میں لیا اور  
 پڑھتا تھا ناگاہ موسیٰ مبارک نے جلوہ کیا اور انھیں سوراخ میں سی  
 کی برابر باہر آگئی جگو اور سب اہل مجلس کو رفت موسیٰ اور وہ  
 سیاہ رنگ کچھ زردی مائل تھی اور اہل مجلس میں ہی ہر ایک اور  
 کو دست بدست لیکر فاتحہ درود پڑھتی ہوئی تھیں رات گریے تھی  
 سادات خدام موسیٰ مبارک کو جاگیر عطا کیے ملک نیات اللہ

## تورک

۴۰  
 من مشارق الارض و مغاربها من میا من دولت السلطان الاعظم الاول  
 امیر تیمور صاحب جنتہ ان قلدار ملک و سلطانہ و افغان علی الاعالیٰ ندر  
 و احسانہ برب من یلے یہ سنہ کہ ملک غیاث الدین فی میری نام کا خطبہ  
 صاحبقرانی کی لقب سے انشا کیا ہی تو میں نے اوسکو کمر مرصع اور  
 منعت دیکر منتا کر کیا انگلی دیا اور اہل دات اور مشایخ اذرا اکابر اور شہرا  
 باہر آکر لیاط بوس ہوئی یہ فتح عظیم ماہ محرم ۸۹۳ھ سات سو تر اسی ہجری  
 اور بارگاہین سال جلوسی میں کہ جنگو سینا لیو ان برس شروع تھا یہ  
 آئی پہرین منزل باغ راغان سی کوچ کر کے مرند ارکہستان میں داخل  
 ہوا اور خزان اور دینار نقد اور جنس اور جواہرات جو سلطانین غور  
 نے ساہا سال میں جمع کیا تھا اور وقت فتح ہرات کے ہماری ماہتہ آیا  
 وہ ب روہر و مشکا کرشمس تو اوسے میں نے رکھ لیا باقی سب در زندان  
 نامدار اور سرداروں اور سپاہ و غرہ کو تقسیم کر دیا اور قلعہ اندر دے  
 اور میردنی ہرات کا کر اکرویران کر دیا اور کچھ روپے بطور خراج  
 کی شہنشاہی رہنروالوں پر مقرر کیا کہ جلد آکرین چار دن کی عرصہ میں  
 وہ بیان مقرر سے آؤ نہوئے حاضر کیا اور مولانا قطب الدین سپر  
 مولانا نظام الدین کو جو اوس شہر کی اکابر علماء میں تھی اور دوسوا  
 آدمی رئیس معزز شہر کے مولوی دیوال شہر کو جو میرا دارالسلطنت  
 تھا و ان کے ان رہنروالوں اسرافیہ غاکی بیسی کہ جو داروغہ نرند کا  
 قتل و سرکٹ نہ متکذاری ان کو کوئی شہر سب میں تعین کر دیا اور  
 کواثر قلعہ ہرات کے کہ اوسکی تختہ آہن بنا کر مناسبت نقاش اور



اسن دیا اور جمع وجوہ سی خاطر جمع ہوتی اور مجلس واسطی لازمت ملک  
نمیاث الدین کی ترتیب کرائیے

## ذکر ملک نمیاث الدین والی ہرات کی لازمت کا

پہلے میں فی ایزر اودون اور اسرا اور سادات اور علما اور شاہ  
اور درباریہ کے لوگوں کو بلایا اور اس مجلس میں بموجب وعدہ کی ملک  
کی اما کو کہ ثورانی عورت تھی لاشی اور سریزرائی انیاسینہ آتہین  
لیکر کہا کہ میری سینہ کا دودہ خشک ہو گیا میں لی اور سکی تھیں کہ  
کہ تیری سینہ کا دودہ زیادہ ہو جاوے گا اور میں ہر د عادت لی اور دودہ  
ملک نمیاث الدین کی اگرچہ خورد سال تھی لیکن بقول بزرگی بغل  
بسال حق میں بزرگ معلوم ہوتی تھی اور پس من نیے نسب اودن کی  
اجداد کا پرچہ بڑی بی بی نے راست سر دریافت کر کے کہا ہمارا نسب  
علیغے تیمور خان سی ملتا ہی اباعن جہا بدشاہ ہوتے آئی من اور انشا  
تعالی آپ کی بدولت اب ہی بادشاہی کرنکی ہوگی اور سکی یہ بات پسند  
آئی اور بعد از نمازش چکا اور خلعت دیگر رخصت کیا اور سرت  
چھوٹی بی بی نے کہا ہم اب خانہ دولت من آئی من یہاں سے برگزین ہائے  
جب تک دولت مند ہو جاوین بڑا بیٹا کہنی لگا اب علو تاکہ ملک کو  
ہی اس دولت خانہ کی رضائی کریں اور امیر کی مکارم اخلاق ملک  
سی بیان کریں اور انکو یہاں لاوین مبادا لجر عورہ حریستان کی  
ناتسہ دلمن لاوین من لی اور عورہ رخصت کیا اور نمیاث الدین کی  
اما کو جو دانا بہر تائی زور و مرجع رحمت کیا اور نہوتی جب میریے



کھنڈر ہے  
کرنے لگا کہ قلعہ ارک میں اگر قلعہ کو کیا لو تو اس کے پیر ہوا کرتا  
سنا تھا آخر ملک غیاث الدین ہی سوار رنڈا اور قلعہ کی چوٹی پر آیا  
و امیلے ان کی اپنی لانا سلطان قاتل کو جس کا نسب بھی تھوڑا سا  
لہا ہی اور اپنی بیٹی پر کر کو جس کا نسب بھی تھوڑا سا  
ارک کی لہا ہی سیر کی لڑائی کی لہا ہی سیر کی لڑائی  
ہوئیے میں بیٹے او کو رو رو لاکر خاںات خسرو دلا کر لایا گیا  
زادہ کو دولت خاص اور چنگا فر مع غلات کیا اور اس کے بعد  
میں لہا اپنی بیان رکھ لیا اور ملک زادہ کو موہ سلطان قاتل کے رخصت کر  
اور اونسوی بیٹہ کہد یا کہ ملک غیاث الدین سی بیٹہ کہد یا کہ اگر تو لڑتا ہے  
تو جتنے مسلمان ماری جائیگے اور کتا خون تیرے گردن پر ہو و لگا پر شہ  
ارک اگر جنگ سی لیا جا و لگا تو یہ باعث تمہاری خرابی اور شہر کی  
ویرانی کا اور سب غارت ہوئیے مسلمانوں کے مال اور منال اور عزت  
آبرو کا اور موجب تیری خفت اور خرابی کا ہو و لگا اور اگر تو صدف  
اور اخلاص سی اگر لازمت کرتا ہی تو جات اور مل اور ناموس تراور  
تمام مسلمانوں کا امن میں رہتا ہے جب وہ یہ پیغام لیکر رخصت ہوئی  
سینچم کو میں بیٹے بلا کر احوال نادر و فی شہر اور ارک کا دریافت کیا  
امرا اور سرداران نشو و نما اور نامی سپاہی و امیلے صحابہ شہر  
اور ارک کے چھوڑ کر اپنا بارگاہ اور خیر خواہی راغزراخان میں لے کر  
برپا کر لیا اور وہاں جا کر عیش اور آرام میں مشغول ہوا انگلی دن ملک  
غیاث الدین نے آگاہ لیکر اظہار کیا کہ میں لازمت کو آتا ہوں تھیں لی او کو

## توزک

۳ قلعہ دیکھ کر گئی اور اس وقت سب میں سی خلیل بسا دل پیش دستی کر کے قلعہ کے  
 قلعہ میں رہتا تھا کہ قلعہ میں داخل ہوا اور امرا و جرنیل اور برنغار کو بھی یہ  
 نے خواہش کیے سب لوگ زمین پر گھڑے کر قلعہ میں گھس گئی اور قتل اور غارت  
 کرنا شروع کیا اور ملک غیاث الدین بھی دروازہ کی جواب انجیل  
 کی دیں پر تہا کہہ اچھا اگرچہ حرکت مذہبی کرنا تھا لیکن کچھ فائدہ انہیں ہوتا  
 تھا جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اب کارنامہ بوس لکھ گیا تو غوری سے کہا  
 اور ملک غیاث الدین کو نکال لی گئی اور اس کے قلعہ میں جا کر ٹھہر گئی  
 اور بہت سے مخالفوں نے قلعہ میں لکھ کر مجھ سے امان مانگا اور تمنا دوڑا  
 آدمی غوری ہوئی اور ملک غیاث الدین کے سپاہ کی مشکین بندہ ہوئی  
 پھر یہ ہوئی اسی اور تمام عاجز ہوئے العنوا اور الامان کہہ لگی میری  
 یہ آیا کہ میری سپاہ کے شہر کی بیٹیا سادات اور علماء اور مشائخ  
 قلعہ کے کچھ غلے نہ پہنچا سکیں منے یہ حکم دیا کہ اسیروں کو فرمان ہم قلعہ  
 کا بیکر چھوڑ دو اس مضمون کا کہ جو شخص اپنے گھر کی گوشت میں بیٹھ رہا  
 اور ارادہ جنگ کا کرے تو اس کی جان و مال ننگ ناموس کو سب سے  
 سنا دینے سے امن دے اور جو شخص مقابلہ کرے اس کو سزا دے تاکہ  
 بنا کر قلعہ والوں کو بہر خبر کر دیں اور اس فرمان کی مضمون کو شہر میں  
 مشہور کر دیں قیدی قیدی ہوٹ کر دے اور آفرین کرے ہوئی  
 شہر میں داخل ہوئے اور یہ تمام مشہور کر دیا شہر والی یہ بہت  
 متال ہوئے اور اپنے انہی گروں میں بیٹھ رہے اور ملک غیاث  
 الدین قلعہ اس کے من میں ہو کر انہی سے اپنی شہر سے مداخلت طلب

آؤن کی اور وانی بانشرت مراجعت کر کے اپنے مقام میں د  
رات کو لشکر اور بہرہ دار مقرر کر دی تاکہ گردشگر کے ہوشیاری  
رہن آگلی دن میں اپنی لشکر کی صف جاکر قلعہ کی برابر کھڑا ہوا چونکہ ایک در  
صد میری سیاہ کا دیکھ چکی تھی اسلئے آج کسی کو یہ جرات نہ ہوئی کہ باہر آ  
میں آخر ہٹ کر اپنی مقام میں چلا آیا رات کو ایک جماعت نے قلعہ الصامی  
سی لکھ کر کبار لشکر پر شیخون مارا چونکہ میرا لشکر ہوشیار تھا اون سے کچھ  
کار نہ بناتین آدمی جو کسی حاجت کو لشکر کے خندق سے باہر لگے تھے اونکو مار  
کر ہر لگی جب صبح ہوئی گویا وہ ملک غیاث الدین کی حتی میں شام بخت تھی  
لیا ہمارے کیا تمام رئیس اور سردار فوج کی ارادت سے ہر سوار ہر دست  
صغین جم گئین تو میں بھی تائید اسی پر تیکہ کر کے سوار ہوا اور وہ سب  
کرنا وغیرہ سارے کا بجائی کا حکم اور پیر میں پیرہ کر قلعہ کی طرف متوجہ  
ہوا اور قلعہ شہر بند کا امرا اور تقسیم کر دیا کہ چار طرف سے جنگ مسلط  
شروع کروا اور حسب الامر قلعہ کے دشمن پر متوجہ ہو گئے اور امیر انکو تھور  
در سر بہادر اور سونچک بہادر اور خطائی بہادر اور اور لوگ زینہ  
قلعہ کی نئی گئی اور قلعہ پر زنی لگا دی پہلی امیر انکو تھور زینہ پر کو اور  
دستوقت ملک غیاث الدین بذات خود آویسے مدافعت پر متوجہ  
اور غور یون نے بھی تجھم کیا اور قلعہ کے محافظت میں تیار رہا  
اور سنگ سے بہت کوشش کی لیکن میرے سپاہ دشمنوں  
در تیرا اور بہتر کہ مثال پہلوئی سمجھ کر نہیں ہٹی تھی اس  
نے لوگ جہان کو نہرا بخیل شہر میں حاکم تھے تھے تھے

## توزک

خدایت نے مجھ کو سلامت بجا کر تھوڑے عرصہ میں فتح کروا دیا میں نے اس  
فتح کو شکر ادا کیا مگر مالک ایران کی فتح کا مقدمہ سمجھا اور جناب الہی  
میں سجدہ شکر کا کر کے واسطے قلعہ سرات کی بہت سیلے

### ذکر قلعہ سرات کی تسبیح کا

ہمعنان مانغری کے اپنی افواج کا انتظام کر کے بہت کے طرف عزیم کیا  
قریب سرات کے میدان لشکر گاہ کا دیکھہ اتر ملک غیاث الدین  
نے اس عرصہ میں کہ قلعہ مستحکم سپاہ کثیرا ذوق بہت اسباب جنگ کا  
موجود ٹرائی پر تیار ہو کر قلعہ کا دروازہ بند کر لیا میں الوسات اور  
قلعہ کی سرداروں کو حکم دیا کہ احتیاطاً ایک خندق گرد اپنے  
لشکر گاہ کے تیار کرو جب خندق بن چکے اور خاطر جمع ہوئی تو میں  
نے قلعہ اور لشکر کے گرد گھوم کر راہ در آمد اور برآمد جنگ کا غور  
ملاحظہ کرتا تھا ملک غیاث الدین نے میرے ساتھ تھوڑے آدمی  
دیکھ کر غوریوں کو راستہ کر کے باہر بھیجی تاکہ وہ چانچ میرے اوپر  
حاکم بن جب اونہو نے ہتیار لگا کر میری اونر یورش کی تو میں نے ارادہ  
اور بہادران کو جو میرے ہمراہ تھے تحریض کی کہ جو شہیار ہو جاؤ جب  
دونوں فوجیں مل گئیں تو قتال ہوئے بے گنے اور طرفین سے خوب کوششیں  
میں آئی اور سوقت تمام امر اور خصوصاً قار شاہ برلاسری جنگ لیاں کر  
میں لغزن پر غالب ہوا اور سپاہ ملک کی جاگ کر قلعہ کے طرف متوجہ  
ہوئے ہارے سپاہ نے قلعہ کی دروازہ تک اونکا تعاقب کر کے اونکا  
کو قتل کیا اور وہ اونکو چھوڑ کر جب میرے پاس آئے تو میں نے سب کو

## چیموریہ

اور یہ حکم کیا کہ لشکر نے چاروں طرف سے نقارہ بجا کر قلعہ پر پوزیشن کی  
 قلعہ والوں نے بھی تیر اور پشتر مارنی شروع کئی اور جنگ اور حفاظت قلعہ  
 میں کچھ کوتاہی تھی اور میں تن پر جہد درست کرے بدون قلعہ کی طرف متوجہ  
 تھا اور امرار اور بہا ورون کا دل واسطی جنگ اور قلعہ گمراہی کی  
 بڑھاتا تھا اور قلعہ کی طرف سے تیر مہنہ کی مثال پرستی تھی چنانچہ ایک تیز و  
 بہادر میری سر میں لگا لیکن چونکہ غنائت الہی گویا خود اور جوشن میری تن  
 بدن پر تھا دشمن کی تیغ اور تیر سے بچ جاتا تھا جب امرار نے میری ہم در  
 دیکھی تو چاروں طرف سے اونہولی ہجوم کیا اور شکنیں ہوا پہونک کر  
 اور لکڑیاں خندق کی پالی میں ڈال دیں اور ان کے شہا رسی پیر کر  
 اتر گئی اور بعضی جو لوگ تیر ناہنن جانتی تھی وہ ڈوب گئی اور جب لوگ  
 خندق اتر گئی اونہو نے خشکی میں جا کر دیوار قلعہ کی توڑ ڈالی اور ناکھو  
 تیر اور تلوار کو خیال میں نہ لائے قلعہ میں گہستی سے دشمنوں کو قتل کیا باوجود  
 بارش تیر اور خنجر اور تلوار اور پشتر اور لائے کی جو شخص کہ پہلی پہل  
 قلعہ کے قصبے پر چڑھ گئی وہ امیر زادہ علی بیٹا امیر مود کا اور انکو  
 تیمور اور عمر بیٹا عباس بہادر کا اور پشتر تھی اور جن لوگوں نے دروازہ  
 کی طرف سے خندق کو طی کیا اور مردانگی سے دڑواڑہ توڑ کر قلعہ میں  
 گہس گئی وہ شیخ علی بہادر اور ادسکا چوٹا بہائے سلطان بہادر  
 اور مرک ایلمی بوغا کا بیٹا اور خسرو یکہ بن کہ اوسدن کمال مردانگی  
 کی جب کہ یہ قلعہ نہایت مستحکم اور استوار خشکی خندق پالی سے لبریز اور  
 سپاہ جنگ اور غلا بہت سا اوسمیں موجود تھا اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے

## نورنگ

مکشیایور کا سردار ان سی لیکر لشکر گران نیشاپور میں چھوڑ رکھا تھا میں نے  
 یہ سون کی کرا اس لشکر کا رستہ روکا چاہی تاکہ وہ ہرات میں آنے پائے  
 تاکہ ایک سی میں کوچ کر کے موضع کو سوہ اور جام کی طرف گوزوانہ ہوا  
 کو سوہ کی متصل چھاؤنی کے پہلوان مہدی حاکم کو سوہ نیلے قلعہ میں کھل کر  
 آمان لٹکا اور غنایات خسروانہ سی استیاریا میں علماء اور اہل کو سوہ  
 اور جام کی درگاہ میں دعائیں اور ثنا کرتی ہوئی حاضر ہوئے یہاں لوگ  
 کو میں نے حکم دیا کہ ان دونوں مقام کی حفاظت کرتے رہنا سبب الشکر  
 انکا کچھ ضرر کر دین و ان سے میں از بسک نایا د نزدیک تھا شیعہ زہرا  
 نایا دسی کے خدمت میں جو اس زمانہ کے ولی تھی اور مجھ کو انسی اغھا  
 وافر تھا مامور ہوا دیر تک اونکے صحبت فیض بخش میں نصایح سناتا اور  
 وہ ان سے عنایت الہی رہتی کر کے واسطے تسخیر قلعہ ہرات کے چلا

## ذکر قلعہ نوشہ کی فتح کا

جیرجہ قلعہ نوشہ رستہ میں تھا نوشہ کے حکم کی بجا اسوار سی قلعہ کے  
 کو خندق عمیق پانی سی لبریز تھی اور سیاہ جنگ اور اذوقہ بہت آہن  
 موجود تھا دروازہ قلعہ کا بند کر لیا میں نے کہا کہ واسطے لشکروں کی  
 اس قلعہ کو بھی تسخیر کیا جائے اسلحہ میں نے حکم کیا کہ اسرار قشوات  
 قلعہ کا محاصرہ کر کے جنگ پرستہ ہوتی بعد محاصرہ کی از بسک اور سی  
 خندق پانی سی لبریز تھی اور اسکا طہی کرنا دشوار معلوم ہوا تھا  
 اس سبب سے محاصرہ کو تین دن ہو گئی آخر میں نے اسباب قلعہ  
 کو بے ہوش کر دیا تاکہ اسکا طہی کر دیا چوتھی دن پھر میں سوار ہوا

عین الہی علی بیگ چون عریالی کا غرضی اس وقت کی لایا کہ جب اس پر  
نہ خیر سرات اور ملک خراسان کی مشورہ میں بنی تھی مگر نہ  
مگر شین روٹ کر خراسان کا ہو گیا میں اس ہی سال کی آخر میں ایک لاکھ  
ری کے خراسان کی بارش روانہ ہوا اور وہ اس وقت کے خراسان کے  
ایران جاری تھی سرک خراسان میں قوت ہو رہی تھی اور خراسان کے  
جوانب یہ آکر میری لشکر میں تھی جالی تھی کہ اس وقت کے خراسان  
ساتھ ہو گئی دریا و چین کو میں نے اتر کر تمام کیا جب میں اندر خود میری  
ہوا تو واسطے ملاقات بابا اسنگو کے جو ایک مجذوب اور عارف  
وقت اندر خود میں رہی تھی گیا بابا اسنگو نے تیرے گاہ یہ دیکھ کر سیہ گوت  
کا جو اونکے آگے رکھا تھا میری آگے رکھ دیا میں نے بابا اسنگو کے اس  
عنایت کو فال نیک سمجھی اور یہ کہا کہ چونکہ ملک خراسان سینہ روی زمین لایا  
اللہ تعالیٰ ملک خراسان کی مجھ کو عنایت کر گیا وہ ان سے تو میری دل ہو کر  
روانہ ہوا جب حوالی خراسان میں داخل ہوا تو ملک محمد بنی ملک  
الدین کا جو حاکم خراسان کا تھا قلعہ میں ہی امن لیکر بساٹا جو میں نے  
زرت اور استمال کی وہ ان سے پہلے پہلے کہیا دربار مرغاب کو اس  
موضع جگہ ایک کے صحرار میں تمام کیا سرات وہ ان سے گیارہ کو  
تھی وہ ان سے ایک شخص کو میں نے علی بیگ چون کے لئے کی اس پر  
وعدہ موافقی کے موافقی اپنا تکرار کیا وہ اس سے میری پاس نہ  
آئی میں تعلق کیا اور جماعت یہ میری انہی کو میری پاس نہ  
اوسکی بہر حرکت دلین نہ لایا اونی دنوں میں ایک غیاث





۱۵ ہرات کے گرد و آسٹے ایک برس پہلے سے بنا شروع کیا تھا لیکن ایک  
 کا دورہ دو کو سرگاتھا اور کئی بار بھی اوس قلعہ میں داخل کر کے  
 اسلٹی و ہائی نام تھا اب اوسکے تعمیر اور تمام میں مصروف ہو کر  
 میر حاجی سیف الدین کے چاہوسی اور خوشامد کئی جاتا تھا جب امیر  
 ملک غیاث الدین کی جلد سے مطلع ہوا تو ہرات میں آکر تمام احوال  
 اور اوضاع ملک کے ملاحظہ کئی ہوئے عرض کنی میں اب سمجھا کہ اٹا  
 ظاہر کر حاضر کر تھا اوسوقت میں نے علی بیگ چون عریانی کو  
 باوجودیکہ وہ خطا وار تھا پر یہی خطا معاف کر کے میں نے حضور  
 طلب کیا وہ یہی اطاعت اور ہوا خواہی میں حاضر ہوا میں نے اوسکو  
 متاثر کر کے عنایت خردانہ سے ممتاز کیا اور اوسکے تسلیے خاطر  
 کی لٹی اوسکی بیٹی امیر زادہ محمد سلطان سے منسوب کر دیے اور حسن  
 بادشاہ نے ارستہ کر کے مجلس عقد کی منعقد کی اور میں نے واسطے لشکر  
 کشی کی حراسان پر اور ملک غیاث الدین کی سزا دینی کی لٹی علی بیگ  
 عریانی میں ذکر کیا آخر یہ قرار پایا کہ اول بہار میں جب میں واسطے  
 ہرات کے چلون تو علی بیگ ہرات میں حاضر ہو کر اطاعت اور جان  
 ادا کرے اور علی بیگ کی اس قبول قرار پر قسم کھائی میں نے اوسکو  
 میں سلاہ اور بیگمار صبح اور خلعت خاص اور اسب دیکر رخصت  
 چونکہ اکثر وقت میری دلیں بلک زبان پر ہی آتا تھا کہ نام راجہ مسکو  
 ایک شخص کے جگہ ہی اس میں دو بادشاہوں کی گنجائش نہیں ہے  
 کہ ملک باوراء الہند اور توران زمین اور اوس ختائی اور

## توزک

۲

کے رکھی ہیں لی اور سکی تیاری کو امر اور سپاہ پر تقسیم کر کے ہر ایک کا  
 ذکر کر دیا اسلی وہ قلعہ جلد تیار ہو گیا اور ایک محل عالی شان بادشاہ  
 انہی ہی بنوا کر اس کا نام پاک سرار کہا اور اس شہر میں قدیم سی نامی  
 نامی علماء اور فضلاء رہتی تھی جیسی ابو عبد اللہ بن حمید الکلمنی اور عبد اللہ  
 بن عبد الرحمن دارمی بصرہ قندی اور ابو عبد اللہ بن اسمعیل البہاری  
 یہ سب اسٹی شہر میں مشہور تھے اسلی خطہ کشن کا لقبہ العلم والا دب ہو گیا  
 تھا اس شہر کو مستقر سلطنت بنا کر استراحت اور عدالت اور رعیت  
 پروری میں مشغول ہوا اور ملک غیاث الدین دای پرات کو یہنا رہ گیا  
 کہ چونکہ اول موسم بہار میں تمام امرا و کلان اور رئیس اور سردار اور  
 اور قشونات زرعی دربار میں حاضر ہونے لگے تو مناسب کہ ملک بھی  
 مجلس میں حاضر ہو دیے اور یہ خطہ میر علی کی ہاتھ روانہ کیا میر علی  
 جب وہاں پہنچا تو اوسنی میریے فرمان کی خوب تعظیم کیے اور اسکو  
 بٹھایا چند روز کے بعد میر علی کو رخصت کیا اور یہ جواب دیا کہ  
 میں دل و جان ہی اس کا تابع ہوں لیکن اتنا س یہ ہے کہ امیر کبریا  
 سیف الدین کو مسجد یو سیے تاکہ وہ میرا ہاتھ پیر کر امیر کی خدمت  
 میں حاضر کرے میں نے ملک غیاث الدین کی عرض کی موافق حاکم  
 سیف الدین کو پرات کی طرف رخصت کیا ملک نے اسکا استقبال  
 کیا اور کما حقہ تعظیم و محرم کے مکان اور سامان موجود کیا ظاہر میں  
 تو غصہ نہ کیا یہ سامان سفر کے بہانہ و رنگ کئی پاتا تھا اور در  
 بار پر وزیر غلام اور اذوق اپنے قلعہ میں رہتا تھا اور قلعہ

تیمور کے

کرے اور اسکو قتل کروا اور جو شخص ان چاہی اور سکرانان دوا اور  
ذات اور علاوہ شایخ و مانگی میری چلی آئے جب قلعہ سنجا اور شہر  
راج اور عارت ہو گیا میں نے یہ امر کہ اکثر مکانات پر پست عرونی کی  
را کر خاک میں ملا دو اور قلعہ سسار کو دو میں نے سجدہ شکر کیا کہ اوس نے  
اسی فتح مجھ کو دی اور سادات اور قضات اور علما اور شایخ اور  
اہل بازار کو امتحالت دیکھ میں نے یہ فرمایا کہ ان کو یہاں سے لے جا کر شہر  
میں آنا و کرو اور یہ فتح ادا ملے  
میں کہ مجھ سے پتیا لیسو ان شروع ہوا تھا مجھ کو نصیب ہوئی تھی تمام ملک  
خوارزم کو سنجر کر لیا شیخ علی بہادر کو داروغہ خوارزم کا مقرر کر کے  
دارالسلطنت کا غم کیا ملک ماوراء النہر میں وہ جا رہے زنجیر آ

میں کاٹے  
دکر بنا و حصار خطہ کشن کا  
اس وقت میری دین یہ آیا کہ چونکہ یہ خطہ دکن نہایت خوشتر  
ہوا ہی پہلے پہل واری سبزہ اور شہر وں کی بہ نسبت یہاں زیاد  
ہو تا ہی ایام بہار میں سبزہ کی کثرت سی در و دیوار و باغ  
سب سبز ہو جاتی ہیں اس ہی لہی یہ شہر سبز ہو گیا ہی اس شہر  
میں تخت اور مقبرہ سلطنت بناؤں اسنو اسیلے اس ہی سال کی  
ایک مہار اور کار گیر استاد و مالک کو دے سی جمع ہوئی میں  
ملک ماوراء النہر میں فرمان کچھ کہ  
قلعہ شہر نے تیار کروا دیا ہے جسے حسب انیسا عت سعید

سیاہ نے دروازہ تک تعاقب کیا جب وہ قلعہ میں گھس گئی تو امیر زادہ  
 نے شکیاب ہو کر مراجعت کی اس ٹرائی میں ایچی بوغا اور نوشیردان افیونا  
 سی نزدیک ہوا مردانہ جلی لیکن یہ دونوں بھی زخمی ہو گئی ایچی بوغا تو حیدر و ز  
 کی بعد اچھا ہو گیا نوشہرہ وان سرگیا جب محاصرہ کو تھت دن ہو گئی تو میں  
 نے فرمایا کہ سنجیق قائم رکھے مکان پر سبقت کا توڑ ڈالا اربک خوف اور ہم  
 یوسف کے دلیں بیٹھ گیا بنا اور مدت مہامرہ کو بھی تین مہینے سولہ دن ہو گئی  
 یوسف صوفی اور اہل قلعہ تنگ ہو گئے اسلئے وہ ہمارا علاج ہو کر گیا  
 جسدان میں تنہا واسطے جنگ کی خندق کی کنارہ پر گیا تھا اوس روز  
 عیب سی میری زبان پر یہ آیا تھا کہ جو شخص انہی قول پر ثابت نہ رہی اؤ  
 مرزا ندگی سی بہتر ہی آخر وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ نے میری زبان سے نکالا  
 جب یوسف صوفی سرگیا تو بعضی سردار یوسف صوفی کی بہائی  
 آق صوفی سی پوچھتے ہو گئی اور بعض یوسف صوفی کی بیٹی خواجہ آق کو  
 سے جو دلی غم تھا ملکی اپنی اؤ کی نزاع اور جنگ ہو گئی خواجہ آق کو  
 ہو کر تیس باہر نکل کر پاری پاس آنا اور حقیقت اہل قلعہ کی بیان کی اؤ  
 میں نے ارار اور سیاہ کو بچ کر دقلو کے تہی حکم کیا کہ اؤ نہوئے چارون  
 سے اؤ اؤ کو جس قلعہ پہ پہریش کی اور میں بھی غنایت الہی پر تکیہ کر کے  
 قلعہ خندق پہ آیا جب سردار و ن اور سیاہ نے مجھ کو خندق پر دیکھا  
 تو اؤ اؤ ہو کر خندق پہ گھس گئی اور خندق کو پر کر خشک میں قلعہ  
 کے نیچے مہر قلعہ کے دیوار توڑ کر چارون طرف سے قلعہ میں پس  
 کر قتل اور غارت کر دینے لگی میں نے حکم دیا کہ منادی کر دے کہ بھڑ



## توڑک

ایسی قول درست سی بہتر کوئی چیز نہیں ہوئے یوسف صوفی کی ایسی خدمت  
 کرتے ہی میں نے اہم کر تیار رکھا سی اور گھوڑا منگایا اور تائید الہی پر  
 تیار کر کے سوار ہوا اور سوقت امرا و کلان جو کہ عرض معروض کر سکتی تھی  
 خصوصاً امیر صف الدین کمال اخلاص اور دروختی ایسی ہی یکدل اور  
 یکر زبان رکاب اور باگ پھر لکھنوی لگی کہ ہم بندہ بادشاہی موجود ہیں  
 امیر کو کیا ضرورت ہے کہ وہ آپ دروختی نخل الخضر میں تھری کہو  
 لرانی کی دو طرف ہیں اور بہت باتیں اخلاص کی سناتیں میں نے  
 اونیسی یہ کہا جب کہ یوسف صوفی یہ دیر سی کر ہی اور یہ پیغام کہلا  
 پیسے تو افسوس سی کہ میں غفلت کروں اور جنگ کے لپی نہ جاؤں بلکہ  
 امید قوی سی کہ اونیسی جو یہ کہلا کیا ہی اگر ہمسی الجہی گا تو وہ تر ت  
 گر لنگا میں اور سر غائب آؤ لگا چونکہ امراء بھی نہیں چھوڑتی تھی بلکہ  
 غصہ آیا اور میں نے تلوار پکڑی اور قویہ تھا کہ کشتی بارون آخرا با  
 او نہویں بلکہ چھوڑا اور میں اکیلا آہستہ آہستہ خندق پر جا کر کھڑا  
 ہوا اور تعالیٰ سی امداد طلب کر کے بہت دیر تک وہاں کھڑا رہا  
 جب یوسف صوفی کا اثر ظاہر ہوا تو خندق کی کنارہ پر سی میں نے  
 اہل قلعہ کو کھار کر یہ کہا کہ یوسف صوفی سی یہ کہہ دو کہ امیر تمہارا  
 دوستہ از راقاس کے موافق اگر دیر سی تمہا خندق پر کھڑا ہوا ہی  
 اپنے قول پر قائم رہو سیاسی معن قلعہ سے نکلو تاکہ ہم دونوں زمین  
 اور یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس کو سلطنت دیتا ہے جب یہ خبر  
 یوسف صوفی پہنچی تو اپنے قول میں یہ کہہ دیا کہ ہماری چہ

۸۹  
 پیمبر سے  
 سکا باغ بہشت نام رکھا اور اسی سال میں امیر حاجی سیف الدین  
 استاد امیر زادہ جہانگیر مرحوم کا تھا اور بعد اوسکی وفات  
 بعد کو حج کی لمبی رحلت لگ گیا تھا حج کر کے بسا بڑا خوش ہوا اور  
 ن چار مہینے رنجیر میں قیام کیا پھر کسرا  
 و کر قلعہ حواریزم کی طرف  
 ماہ شوال ۸۸۰ سن سات سو اسی ہجری اور سال ۱۴۸۰ م میں کہ  
 بجو حوالہ لکھوان برس شروع ہوا میں نے لشکر جمع کیا جو قندھار  
 ہرک طرف سے اکرج جمع ہوا اور میں حواریزم کو چلا اور بہت  
 جلد حواریزم میں پہنچا مقام اسکی کور یہ ہے کہ سرداروں  
 میں نزول کیا امراؤ اور اہلوسات اور تشنات کے سرداروں  
 کو حکم دیا کہ انہوں نے شہر حواریزم کا محاصرہ کیا اور باقی افواج  
 حکم تاخت تاراج میں مشغول ہوئے ہر روز میرے لشکر میں غلام  
 اور ریلوڑ اور گلابوسف صوفی کے مالک سی لوٹ لائے تھے  
 محاصرہ کو کئی دن ہو گئے تو یوسف صوفی نے یہ رقعہ لکھا کہ ہم  
 کی واسطے کسلی اتنی بندگان خدا تکلیف کنیں اور خون اتنے لوگوں  
 کا رنجتہ ہووے میں اکیلا قلعہ سے نکلتا ہوں تم میری انہی شکری  
 ہو کر چلے آؤ ہم دونو اسپین تیار کر لیں جو شخص غالب ہو اسکا  
 اوسکی ہی جب یہ رقعہ پڑا میں نے اسکی اس جہت سے یہ  
 یہ بات میں خدا سے چاہتا تھا نہایت خوشدلی سے یہاں پہنچا  
 کہ اچھا میں یہ آتا ہوں تو اپنے قول سے یہ نہ بھلا گیا

## تورک

اتہ روانہ کیا جلال اللہ میرا فرمان لگیا اور پیغام ادا کیا یوسف  
 فریاد کیا کہ جواب نہ دیا اور جلال اللہ کو پکڑ کر قید کر رکھا یہ خبر سنتی ہی  
 رہی میری دین یہ آیا کہ اسی اس پر پورش کر دین لیکن حبس کیا پہاڑ کو  
 یہ نام لکھا کہ سلاطین میں پرگزیدہ رسم نہ کیسی ہوئے اور نہ ہی کے ایلمی کو  
 قدر میں اگر کو امی سلطنت اور جان اور آبرو و محبوب ہی تو اس  
 فرمان کے آلی ہی جلال اللہ کو چھوڑ دواور نہیں تو یہ سبھنا کہ از راست  
 برامت یہ نام محمود بیگ کے ہاتھ روانہ کیا محمود بیگ جب یہ خط  
 لیکر گیا تو از بکر یوسف صوفی کی سلطنت اور حیات آخر ہو نہ گوتی  
 نادانی سی محمود بیگ کو یہ قید کرتا یہ خبر پہ من لہی  
 ذکر مہد علیا ثومان افغان کی خواہشکاری کا

## اور باغ بہت کے تعمیر کا

اسی سال میں امیر سوئے کی دختر ثومان افغان کو موافق شرع شریف  
 کے اپنی عقد نکاح میں لایا اور جن دنوں امیر سوئے کی مقام قرشی  
 میں بارہ ہزار سوار کے جمع لکھ سویرے مقابلہ سی کہ میرے ساتھ  
 دو سو تینا سوار تھی گزیر کے تھی اور قلعہ قرشیے کو میں نے فتح  
 تھا تو یہ قرشیے ملی میں تھی جن اور شادی خسروانہ مرتب کے ان  
 زرا اور جو ہر کلاہ شکی رصع اور غلعتی بادشاہانہ سادات اور  
 ملا اور قشبات اور امرا اور وزیر اور کو عطا کئے اور  
 حکم دیا کہ ہر طرفہ کے بار بارہ کنی بارہ باغوں کو ایک کر  
 مملی بلند بنا دو تہویریے دونوں دہ عمارت تمام ہوئے



خبر فتح کی لایا تھا کلاہ اور زرین ٹیکا اور خیر اور شمشیر صبح اور خلعت اور  
 تھوڑا انعام دیا اور تقشش قیام ہو کر مستحقین میں آکر مقیم ہوا وہ جاوے  
 مستحقین میں ٹہرے تھے اول بہار میں لشکر لیکر ولایت سرحدی اور اہل ساق  
 کو مسخر کیا اور اسکا استقلال و وزیر و وزیر یادہ ہوتا جاتا تھا تیمور نے جب  
 تقشش خان کی لڑائی سے پہلے گریہ کر رہا رہا کہ طرف جوا و سکی اصل تھی اور  
 کی ریاست محمد اغلان کو دی رکھی تھی گیا اور لشکر جمع کیا تو تقشش خان  
 رطائی کی باب میں محمد اغلان سے مشورہ کیا اور سکو جنگ نامناسب معلوم  
 ہوئی تیمور ملک کو لڑائی سے منع کیا چونکہ اسکی زندگی منقطع ہو نیکو تھی تو  
 اسلئے محمد اغلان کو توقیل کیا اور آپ تقشش خان کی جنگ پر متوجہ ہوا  
 ازبک تقشش خان کا اقبال ترقی میں تھا جب وہ دونوں لشکر مقابل ہوئے  
 پہلی ہی حملہ میں تیمور ملک کی سپاہ کی شکست کھائی اور تیمور ملک مارا  
 گیا اور اسکا لشکر تمام پر آگندہ ہو گیا خانی تمام مالک دست قیام  
 کی پلا تزارع تقشش خان پر تسلیم ہوئے اور جن دنوں میں ارغوشان  
 کے ملک میں مقیم تھا یوسف صوفی کو خلل داغ پیدا ہوا تھا باوجود  
 رشتہ داری کی راہ دوستی کا دوستی ترک کیا اور لشکر سری ملکیت سے  
 واسطے غارتگری کی پہنچا و فوج تو احمی بخارا سے رعایا کی نگہ راپور  
 اونٹ لوٹ لیگی یوسف صوفی نے کی یہ جبارت سری دین گروہی  
 اسلئے میں نے انتقام اس عمل بد کا نصم کر رکھا تھا میں نے اپنی دین  
 یہ مشورہ کیا کہ پہلے ایک آدمی بھیج کر اسکی تفصیر خاطر نشان کروں  
 پہلے اسکی استیصال کرے تیرے بعد کروں اور فرات لکھ کر جلالی

## توزک

تمیور ملک نے اوسکی جان بخشی کی اور رنجی اور جانی کا اوسکو  
 اختیار دیا وہ اوسہی سردی میں میری پاس آکر باط بوسہ ہوا اور  
 تمیور ملک کی احوال اور اوضاع مجھسے بیان کئی کہ وہ ہستی اور غور  
 جوالی میں رات دن منحور اور پیش رہتا ہی اور امور سلطنت  
 کی اوسکو کچھ خبر نہیں ہی اور کوئے امیر یا وزیر کسی باب میں کچھ  
 نیک و بد عرض نہیں کر سکتا اسلیٰ امر اور سپاہ اوستی نا امیدین  
 اور تمام ایوسات اور ایں جوئے ققتش خان کے خالی پر راضی ہیں  
 ذکر ققتش خان کی خان ہونیکا وقت قچاق

میں حضرت صاحب قرآن کی توجہی  
 جب میں پہلے خبر نے تونی انور ققتش خان کو ایک آدھے کپہ بانی کہلا  
 پہا کہ اپنا لشکر منظم کر کے تمیور ملک پر جو موضع قراآں میں غفلت  
 سی رہتا ہی یورش کر جب یہ فرمان میرا ققتش خان کے پاس پہنچا  
 تو وہ اپنا لشکر اس کے اپنی فوج اسے کر کے چانچک تمیور ملک  
 پہنچا اور دن دو نوینہ خوب لڑائی ہوئی تمیور ملک نے بہت کھار کیا  
 مگر اور ققتش خان غالب ہو کر تمام ملک مورئے دشت پر فائز  
 ہو کر باستان ملان بن بھا اور خبر اس فتح کی ربالی اور دشمنوں  
 سے کہہ کیا کسی یہ خبر سنکر میں بہت خوش ہوا چونکہ من نہایت آرز  
 تھا کہ ققتش خان کو خان دشت کا نبادون تو اسے شکرانہ میں  
 لے اور سکون رنجی کی موافق سلطنت ولایت دشت قچاق کی  
 کے مہر و مکہ دیا کہ تمام اسیروں کو چھوڑ دو اور رشت خواہ

## تیمور اسکے

رجہ ال قتال بہت سی ہونسی تو نقشہ نشان شکست نصیب نہایت کہا کہ  
 لگ گیا اور سہی گھوڑی جنگ اور غلان پیر جو میں فی اوسکو دیا تھا سوا  
 کو میریے پاس حاضر ہوا اس حرکت سے نہایت شرمندہ نہایت  
 بے اوسکی تسلی کی اور پھر گھوڑی اور اسباب نقد اور جنس اوسکو  
 با اسہی سال کے آخر میں اپنی امرا و کلاں جیسی تیمور اور بیک اور  
 بختی خواجہ سپہنوں تیمور کا اور اور بیک تیمور اور جبکہ بہادر جو  
 اور عثمان الدین ترخان سوار شکر گران نقشہ کے ہمراہ دشت کی طرف  
 روانہ گئی کہ حاکم اوسکو از سر نو ستاق میں سند خانے پر حاشین کرو  
 میری امرا اور سکو لیا کر بہر ستاق میں سند خالی پر بیٹھا کر چلی آئی  
 ذکر امیر زادہ شاہ رخ کی ولادت کا  
 چونکہ میں فی امیر زادہ جہانگیر کے حادثہ پر صبر کیا تھا اللہ تعالیٰ  
 فی اوسکے عوض ماہ ربیع الاول ۹۶۳ء سات سوا و ناصی ہجری اور  
 سن اٹھویں جلوس میں کہ پنجویشا سوا ان سال شروع ہوا ایک فرزند  
 عطا کیا میں فی اوسکا نام شاہ رخ رکھا اوسکے ولادت سے پنجو  
 نہایت سرور ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کر کی حسن خردانہ مرتب کیا  
 اور سادات اور علماء اور امرا اور وزیر اور اپنی تمام ملاوٹ  
 کو ہر یک کی رتبہ کی موافق انعام دیا چونکہ پہلے مرتبہ میں اور بیک تیمور  
 نقشہ خان کے ساتھ کیا تھا اور جب جنگ ہوئے تو نقشہ خان  
 نہایت کہا کہ میری پاس چلا آیا اور ایک تیمور تیمور ملک کی شکر  
 میں اتفاقاً گرفتار ہو گیا تھا وہ اوسکو بچو کر تیمور ملک کی پاس

## توزک ذکر حضرت صاحب قرآن کی کوچ کا کشتن سی دشت قبحاق کی طرف

سات دن تک میں نے کشتن میں توقف کیا اٹھون دن قنقش اغلان کو  
رئیس فوج نیا کرالیا گیا رات دن مسافت قطع کر کے چند روز میں  
صبح کی وقت نمازوں پر جو حوالی جبران قش میں خیر بفرار غا طر ہی تھی  
پہنچا جاتی ہی اونکو غارت کیا اونٹ گھوڑی بکریاں خیر بہت غنیمت تھے  
لشکر کے ہتھیار اور میں نے اوسہی محراب میں مقام کیا اوسوقت یہ  
خبر آئی کہ اردو شہان تو خوف کا مارا بیا رہو کر مر گیا توختہ تھا اونکا  
بڑا بیٹا سند پر پٹھا ہی پہرہ پہن چنڈرو زمین مر گیا میں نے قنقش اغلان  
کو قوت اور اسباب شوکت بادشاہی کا دیگر دشت قبحاق کا مان  
کر دیا اور اپنا خاندان گھوڑا جسکا جنگ اوغلان نام اور نہایت پرور  
تھا موزین زر کے اوسکو رحمت کیا کہ جنگ کے وقت اسے سوار ہوا  
کرنا اور اوسکو یہ نصیحت کر دی کہ جب جنگ کوئی ہو کہ جنگ میں دل  
و دست قوی کر کے درط نظر میں بھرے اور تاب شمشیر اور اسنان  
نیزہ کو تھم کر یہ مسند سلطنت پر ممکن نہیں ہو سکتا جب میں ادا  
شہ سات سو اٹھتر ہجریے اور سال ہفتم ہلو سے میں کہ مملکتوں  
بیا میوان شروع ہوا قنقش اغلان کو خان دشت کا نیا کر غزم  
دار السلطنت مرقند کا کیا اور سترالخلافت میں آچکا تو انوس  
جوبے نے ہجوم کر کے تیمور ملک سپر اردو شہان کو خان بنایا اور تیمور  
ملک بشکراں لیکر قنقش خان پر چڑھ آیا جب طرفین سے مقابلہ

کسی مخالف کی تعیین کیا یہ دونوں مردانہ جاگرد و شخص لشکر ار و ش  
 کی نزدیکی سی پکڑ لائی جب ان دونوں شخصوں سی لشکر ار و شخان کی خبر  
 تو یہ عرض کیا کہ ار و شخان نے دوسرے دار ایک کا نام تو ابغ ساقی  
 اور دوسری کا کوچک ساقی سمور و جنگی ہمراہ دیکر واسطی خبر گیری  
 کی اور کوروانہ کئی ہیں اور وہ آپکی میں اتفاقاً قتیہ رہا در اور الہا  
 خوشہراتر میں واسطی کینہ خواہی اپنی لشکر کی گئی تھی ار و شخان  
 کی سواروں سی مقابل ہو گئی اور لڑائی ہو پڑی پہلی لڑائی میں اقمیر  
 بہادر نے باگ ڈھیلی کر کے عینم کو فریب دیکر تڑکیا چونکہ مخالف دلیر  
 ہو کر آئی لگی باوجودیکہ سیاہ اوسکی ساتھ تھوڑی تھی تو ہیٹ کر شتم  
 پر حمل کیا دونوں داروں کو تلوار مار کر گرا دیا اور مخالفوں کو شکست ہو  
 وہ سب بہاگ گئی چند اشخاص جنگی گھوڑی قومی تھی وہ بکھر نکل گئی  
 اور باقی ماری گئی اور دستگیر ہوئی کوچک ساقی کو اقمیر کے  
 ہتھیار بیکر بوزنجی نے پکڑ کر قتل کیا اور ساقی کلان کو جیتا پکڑ لائی میں  
 ہندو شاہ اور اقمیر اور کبکچی کو عنایت خروانہ سے امتیازی  
 جب میں ساقی سی احوال پوچھا تو اوسنی یہ عرض کیا کہ ار و شخان  
 خوف کہا کہ فراکسل نامی کو اپنی جگہ چھوڑ کر چلا گیا ہی اوسوقت میں خود  
 سوار ہوا فراکسل تو میری یہ خبر سنی ہی بہاگ گیا اوسکا کہ نام و نشان  
 باقی نہ امین وہاں سی مراجعت کر کے کشن میں آ  
 آیا کہ ار و شخان رہا و کہ ابھی و  
 ترکہ زکروا

## توزیک

۲۰  
 بھی لشکر بشیار لیکر صواری سعتاق میں آٹھ اترار میں وہ مقام پہنچا  
 کو سردی چونکہ موسم سردی کی تھی برف برسنا شروع ہو گیا اور  
 یہ سردی ہوئی کہ جانور گھوڑی اور بٹ نکلی ہو گئی اور آدمیوں کو  
 بھی طاقت لینے کی نہ تھی تین مہینے تک سردی اسہی طور پر رہی دونوں لشکر  
 بیکار ہو رہے تھے آخر جب برف برسنا موقوف ہوا تو انہی دہلیں  
 میں یہ صلاح کی کہ ابھی وہ غافل ہیں اور پیر پور شہر کی جانب سے  
 بارتق تیمور اور قحطانی بہادر اور محمد سلطان شاہ کو جو ملک ہرات  
 سے روگردان ہو کر میری پاس آئی تھی ان سے بہادر آرمودہ کار  
 دیکر تعین کیا کہ تم چانچک جا کر اوروشن خان کی لشکر پر شیخون مار کر ہرم  
 کر دو وہ شباشب روانہ ہوئے اتفاقاً وہیں رات کو تیمور ملک  
 انان پسر اوروش خان سے جو تین ہزار سوار لیکر میر شیخون کے ارادہ  
 آتا تھا درچار ہو گئی صبح ہوئے کو تھی جو انہیں لڑائی شروع ہوئی  
 بارتق تیمور اور قحطانی بہادر اور محمد سلطان شاہ مومسہاہ ملکر  
 مخالفین پر گری اور نہایت مردانگی کی جب صبح ہو گئی تو جنگ منہ  
 ہوئے بگے ایلچی تو تھا ایک تیر تیمور ملک اعلان کے مانو پر مار کر رہے  
 کر دو تیمور ملک کے لشکر اور اسکی رکاب بکھر نکال ننگی اور بچا ہوا  
 کہ نہایت ہوئے بارتق تیمور اور قحطانی بہادر نے ازبک نہایت  
 سے خیم کی فوج پر حملہ کیا تو بہت لوگوں کو قتل کیا آخر آپ بھی  
 شہید ہوئے باقی ماندہ قہاب ہو کر میرے ملازمت میں حاضر ہوئے  
 یہاں دن امیر شیر اور محمد سلطان شاہ کو واسطے گرفتار سے

یکے اور از سر نو بہت سا اسباب پہلے سی بہتر اور زیادہ حاضر کیا اور قس  
اید و نامی ایک امیر امرا الوس جو جی من سی ار و ش خان سی روگردان  
ہو کر میری پاس آیا اور یہ خبر بیان کی کہ ار و ش خان واسطی خون خوار  
اپنے بیٹی کی لکڑی کو انہوہ لیکر ادھر کو آتا ہے اور قلعہ اش غلان کو آگتا ہے  
اور وقت کبک مشغوب اور یو لو خان ایلچی ار و ش خان کی بھیجی ہو  
میرے پاس یہ پیغام لائی کہ قلعہ اش غلان تیری بیٹی کو قتل کر کے تھار  
پاس جا بیٹھا ہے دوستی کی بات یہی کہ او سکھو میری حوالہ کر دو تاکہ  
اپنی بیٹی کا خون لیلون اور نہن تو جنگ کی لٹی تیار رہے کہ لشکر آتا  
ہو من لی کبک اور یو لو خان کو یہ جواب دیا کہ قلعہ اش غلان تھار  
ظلم سی بکھر سیری پاس آیا ہے اور جب کہ او سنی بھسی نہاہ لی ہو تو روٹ  
اور حمت سے یہ بہت بعید ہی کہ من او سکھو گرفتار کر کے تھو دید و ن او  
یہ جو کہتی ہو کہ اگر قلعہ اش غلان کو نہن دیتی ہو تو لڑائی کی لٹی تیار رہو  
کہ من آتا ہوں سو آیکو کیا ضرورت ہے کہ محنت رستہ کی اوٹھاؤ من  
ہی او سطرف کو آتا ہوں فقط یہ جواب دیکر ار و ش خان کی ایلچی  
کو رخصت کر کے لشکر جمع کیا ایل الوس چٹائی جمع کر کے فوج مرتب  
کی اور امیر جاگو کو سہر قند کا حاکم کیا

ذکر حضرت صاحب قرآن کی لشکر کشی کا

دشت قیماق کی طرف ار و ش خان پر

مین لی عنایت الہی پر تیکر کر کے ار و ش خان کی خاک پر غم کیا  
کوچ بکوچ جا کر دریائے جون کو اتر کر صحرا و ترار تین مقام کیا اتر

## توزک

۲۸۰ زیادہ سی زیادہ کیا اور پھر اسبابِ حشمت اور شوکت کا نقد اور جز  
اور فوج دیگر دوبارہ صبران اور رفاق کو روانہ کر دیا جب اور  
ولایت میں وہ جا کر مستقل ہوا تو اوروش خان نے بیابان یا اپنی بڑی بیٹی  
کو جس کا نام توختہ قبا تھا لشکر دیا اور کئی بادشاہ زادہ جو جی نزا داد  
معلیٰ بیگ وغیرہ اراکلاں توختہ قبا کی ساتھ گئی اور نہایت دلاوری سے  
تقتش اعلان پر روانہ کیا تفتش ہی اپنی فوج درست کر کے مقابل ہوا  
لشکر توختہ قبا کی پہلی سی حرمین تفتش اعلان کی فوج درہم برہم ہو گئی سب  
شکست کھا کر ہٹائے گئے تفتش اعلان جب دریادیمون پر آیا اور غنیمت  
ہی اوسکی ثواب پر جلا آتا تھا تو وہ بتاب دریامین گر ٹرا دین  
اوسکی ماتھے پر ایک شیر لگا کر وہ زخمی ہو گیا تفتش اعلان پر کر دیا  
پار ہوا تنہا اور برہنہ اور زخمی تباہ حال ایک جنگل میں جا جاتا اتفاقاً  
کئی دن پہلی ابد برلاس کو میں نے تفتش اعلان کے پاس پہنچا تھا کہ جا  
تو اوسکو یہ کہہ دی کہ جنگ اور صلح کی معاملہ میں غفلت نہ کرنا تمام  
کار بار میں ہوشیاری اور تدبیر کرتی رہنا اور اپنی ولایت کو مضبوط  
رکھنا اتفاقاً ابد کو راوسہ جنگل میں جہاں تفتش اعلان زخمی خراپا  
پڑا تھا جا نکلا اور نازکی اوسکی کان میں آئی ابد کو راوسہ نے اور  
لوہیسیا کہ جا کر دیکھو کوں جہتا ہی وہ جا کر کیا دیکھتی ہیں کہ تفتش اعلان  
مال خراب زخمی پڑا رہتا ہے اوسکو ادبھا کر ابد کو راوسہ لائی اذکر  
ریکے اور کھانا اور لباس سب موجود کیا اور زخم پر سے ٹانڈی  
را اوسکو وہاں سے ادبھا کر میرے پاس لایا میں نے اوسکی شفقت



تمہارے  
 کیا اونہی دنوں میں تو میں تیمور نقشہ اعلان کو سرفند میں لایا نقشہ اعلان  
 کو سرفند میں لایا نقشہ اعلان کا دار دہونا سکر اوسکو میں لی پاس  
 بلو اما اوسکی خوب عزت اور اکرام جو کہ شایستہ بہان ہوتی ہی گی اور  
 جب نزدیک آیا تو میں اونٹہ کر انہل گیر ہوا اور سنی ترکی میں یہ کہہ کیا ای  
 امیر مظلوم کا داد و ظالم سی لینا چاہی میں لی کہا بہت اچھا تمہارا داد  
 تمہاری مخالفوں سی لیتا ہوں پہرا و سنی اپنی سخت مشقت جو جو مناسب  
 سمجھا بیان کی میں لی سب بغور سنا اور تسلی کی اسہی مجلس میں نقشہ اعلان  
 کی لئی جاگیر مقرر کردی اور زر نقد اور اسباب اور متار اور  
 اونٹ گھوڑی اور خیمہ ڈیرہ وغیرہ ضروریات موجود کرادین اور  
 جو لوگ اوسکی ساتھ تھے اونکو بھی سب خیرین انعام دین اور اوسکو  
 بیٹا بنایا اور ولایت صبران اور سغناق اوسکو دیکر رخصت کر دیا  
 تاکہ وہاں جا کر اپنا حال درست اور لشکر جمع کر لی جب نقشہ اعلان  
 لی ولایت سغناق اور صبران میں جا کر اقامت کی اور اوسکی اس  
 اوس اوسکی پاس جمع ہو گئے تو ار و ش خان لی اپنی بیٹی قتلغ  
 بوغا کو لشکر گران دیکر نقشہ اعلان پر تعین قتلغ بوغا وہاں آیا اور  
 طرفین سی لشکر صف آرا ہوئے اور جنگ شروع ہوئی جب میدان  
 اور قتال دونوں طرف سی خوب ہوئی تو ایک تیر قتلغ بوغا کے  
 لگا لگتی ہی وہ ہلاک ہوا لیکن شکست نقشہ اعلان کی ہو گئے کہ وہ  
 پہاگا اور اوسکی اس سب قتلغ بوغا کی لشکر نے مارا ج کئی قتلغ  
 ہاں خراب میرے پاس آیا میں لی تسلی کی لیے اوسکا اعزاز کر

میں آکر بساڑ بوس ہوئے

ذکر حضرت صاحبقران کی لشکر کشی کا  
دشت جتہ کو پانچویں دفعہ

اوس وقت میری دین یہ آیا کہ مملکت جتہ پر پیر ترکتار کے مخالف  
یکے ولایت کو ویران کر دیں اس سال میں انتظام لشکر کا کر کے  
جتہ کو متوجہ ہوا پانچویں دفعہ بی جو میں نے جتہ پر لشکر کشی کے محمد  
پیر امیر موسیٰ کو جو میری فرزندوں میں مشہور تھا آگے روانہ کیا اور  
امیر عباس اور اقمور بہادر کو موٹا ہراہ کر دیا اور ابھی بھی  
ہے میں یہی لشکر لیکر روانہ ہوا لشکر پیشین ایما کر کے بوغام میں  
نولین قمر الدین پر جانپنا وہ لشکر روانہ کر کے جنگ پر مستعد ہوا  
پہلی ہی حملہ میں محمد بیگ کے سپاہ سے غلبہ آیا وہ بی حمت بہا کا  
میں یہی اوس وقت موٹا جانپنا اور موضع قرقھار تک اوسکا  
تغائب کیا تمام اہل اوسکا میرے سپاہ نے تاراج کیا اوس مقام  
میں یہ سنا گیا کہ بیک تمور نے اورش خان کی حکم سے موٹا لشکر  
اہل اوس جو جی کی آفتش افغان پر جو امیں خان زادہ اور  
جو جی کا ہی یورش کر کے شکست دی ہے اور آفتش افغان بی سنا  
اورش خان کے خوف سے بہاگ کر ادر کو متوجہ ہوا یہی تاخیری  
میں آویسے میں نے تو من تیمور کو واسطی استقبال کی روانہ  
انکار اوسکو افران اور اکرام سے لاویے اور میں نے دربار  
مقام انبا عودا اور کندہ سے بڑھ کر مقرر سلطنت میں تروا

## تیمور کے

سعاد اور شہزادگی دور کر کے امتحانات کی اور اوسکو اپنی بہادر سکھایا  
 کیا چونکہ سارے لوگ فارمانہ تھا اوسکو اوسکی مردانگی کے قسب سعاد  
 کر دیا اور اپنے گرفتار کر دینا قمر الدین کا اپنے ذمہ کر لیا مین لی امیر اور  
 شیخ کو قمر الدین کی مہم پر تعین کیا اور سارے لوگ اوسکا پیش رو مقرر  
 کیا اور امیر اقبیو غا اور خطا تہی بہادر کو ہمراہ امیر زادہ کی مع  
 افواج قاہرہ تعین کیا اور یہ حکم دیا کہ سارے لوگ غایکے مشورہ  
 سے کار کرنا سارے لوگ غالی میری روبرو پہنچے وہی کہ قمر الدین پر چانداز  
 کر کے حملہ کرنا چاہی تاکہ لشکر کشی کی اوسکو خبر نہ ہو ویسے کیونکہ وہ  
 کوئی کی مثال ہوشیار رہتا ہی اسلئے ضرور یہ کہ ایک فوج اوسکی  
 مکان تک طرف روانہ کریں اور ایک فوج سے اوس پر یوش  
 کریں مین لی اوسکی یہ صلاح پسند کیے اور یہ مقرر کیا کہ امیر اور  
 عمر شیخ قمر الدین پر روانہ ہو ویسے اور ختائی بہادر اور اوس کے  
 ایل اوس پر یورش کریں یہ دعا فتح کی پڑھی جب راہبر سارے لوگ  
 امیر زادہ کو صحرا اور غور انوین لگیا تو قمر الدین پر اوس وقت پہنچی  
 کہ وہ دسترخوان بچھائی پڑی آتش کہاں تھا اتنی قمر الدین اوٹھتا رہا افواج  
 قاہرہ نے اوس پر ترنگناڑ کی قمر الدین گھوڑی کی شکنی پٹہ پر سوار ہو کر  
 جنگل کو چلا گیا اور سیاہ سب متفرق ہو گئی کچھ معلوم نہوا کہ اس طرف  
 کو چلا گیا امیر زادہ نے اوسکو بہت تلاش کیا آخر جب کچھ نشان ملا  
 دارالسلطنت سمرقند کو چلا آیا اور ختائی بہادر قمر الدین کی مکان  
 کوتاراج کر کے امیر زادہ سے آلا افواج قاہرہ قحباب سمرقند

## توزک

۲  
 میں نے یہی ارادہ کیا کہ اس دنیا فانی کو ترک کروں خلیفہ کئی دن تک تختہ میں بیٹھا دنیا کی کسی شے کی طرف غفلت نہ ہو یہاں تک کہ امر اور وزیر اجمع ہو کر میری پاس آئی اور یہ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں امور دنیا اور مخلوقات کی بادشاہوں عدالت آئین کے سیاست اور ایالت میں مربوط کیا ہے اگر امور دنیا میں سلاطین غفلت آئین کا قدم در میان میں نہ ہو وہی تو اللہ احکام شرعی جسی معاشی مسلمانوں اور کافہ مخلوق کی پی بالکل جاتی رہیں اور مظلوم ظالم کی آہیں اور مسائل اور ناموس بندگان اہل کافریوں کی نیچے سے ہرگز نیچے نہ آویسے یہی سبب ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد کیا ہے کہ ایک ساعت عدالت کرنا تو اب ستر برس کی عبادت سے زیادہ ہر از بسکہ کہ اور نکاح مقولہ دو تو خواہی اور دنیا کا تھا اسلئے جس کہ عمدہ ترین عادات ہیں اختیار کر کے رعیت پر در اور عدالت گسٹری اور تدبیر امور یکے میں مشغول ہوا اور نہ کچھ کیا کیا اور وقت یہ سن گیا کہ عا دشاہ جہاں سے جہاں کبھی جہاں تباہ ہو گیا تباہی میں بگردان پہتا ہے ہر ات خواجہ کو کھلتا ہے اور الہی بونا رہند زان سواروں میں نیروا نہ کیا کہ عا دشاہ تک حرام کر دینے کے کر گرفتار کرو وہ بجلدی تمام کوستان قراحتی میں پہنچے موضع اقتدار میں عا دشاہ ظالم کو باپا اور سکوت کر کے غلی آئی اور سارے بونا جو میرے مخالفت میں اور سکاہ دگار ہو گیا تھا دو بیس یہ بہ اور سی خارج سے پہر میرے پناہ میں آیا میں نے ہی اور سکی نظر

شہور سے  
بھاگے گویا دریا میں کشتی پر سوار ہوا ہوں اور امیر زادہ جہانگیر  
ایک اور کشتی پر سوار ہو گیا وہ کشتی ڈوب گئی اور میں نے ہر چند کوشش  
ڈالنا تاکہ اس کو کھینچ لیا لیکن میری ہمت نہ آیا جب میں جاگا تو تھک چکا  
گرفت ہوئی امرا کو بلا کر یہ خواب بیان کیا کہ شاید یہ واقعہ کب نہ آوے  
تم جیسی بیباکی ہو سب نے قسین کہا میں کہہ سکا اس حال کی کچھ خبر نہیں ہے جب  
ایک کو دریا پر سوار ہوا تو امیر زادہ جہانگیر کی کچھ خبر نہ لایا  
جب میں نواح سرحد میں آیا تو امرا اٹالی و دیگر سیاح باس میں بیوی  
استقبال کو آئی میں جا گیا کہ واقعہ ناگزیر امیر زادہ کا ہو گیا نہایت  
نگین ہوا اس وقت ہی کی غیرت تھی کہ میں سیاح پوشش نہیں ہوا خود  
تک لازم ہوا ہی ایک شگرت میں بیٹھا رہا اور اسکی تلاش کش میں پہنچ  
اور مضربہ بلند بنوا دیا مسکو دو تاسف ہوئے ایک تو اس کی  
جوانی کا کہ میں اس کی عمر میں رہ گیا و غیر اضا کہ اس کا فرزند جو نیکو  
کے تہا ہاتھ میں جا رہا لیکن انہی دلوں میں نے تہا بنا کیونکہ دو شاخ تہا  
اور اس سے پیدا ہوئے میں ایک تو امیر زادہ میر محمد جہانگیر جو ایسا  
یسو رہی کی بی بی سات بخت ملک اغا سی امیر زادہ جہانگیر کی چالیس  
کی دن پیدا ہوا میں نے اس کو میر محمد جہانگیر خطاب دیا اور وہ  
امیر زادہ محمد سلطان مسات خانہ زاد سی پیدا ہوا میں ان دنوں  
فرزند کو اپنی طلی تربیت میں پرورش کرتا تھا امیر سرفراز  
استاد امیر زادہ جہانگیر کا اس قضیہ سی ترک دنیا کر کے جہا  
رخصت ہوا چونکہ مسات مسو مستور ہوئے میں یہ واقعہ

## توزک

۲  
 لیکن میری سیاہ فی سی باوجود کمی کی کوشش مردانہ کی قمرالدین فی موشکر  
 کی سب سے سناخت کی ساتھ توگون کو جمع کر کے کئی کوس تک قمرالدین  
 کا تعاقب کیا امیر اوج قراہباد کو میں نے حکم دیا کہ قمرالدین پر جا کر خط  
 لکھ کر اس کو روپی دیر کی اور اس تک پہنچا تو وہ اٹھ ادا می لیکر ہوا وچ  
 قراہباد کی طرف متوجہ ہوا اوج قراہباد در اور اس کی ہر اہمیت  
 فی تیر اندازی شروع کی قمرالدین کی گھوڑی کو تیر وں سے گرا دیا  
 اس کی پی کئی زخم آئی پہر گریز کی پادہ تباہ حال اور پیادوں میں لکر  
 ایک گڑی میں چپ گیا بہادر اس کا گھوڑا لیکر چلے آئی اللہ تعالیٰ فی  
 صرف اپنی تائیدی سے مجبور یہ فتح غنیمت پر رحمت کے بولا دیہا در اس لڑا  
 میں زخمی ہو کر اس ہی زخم میں مر گیا قمرالدین جب ادارہ دشت  
 ادبار کا ہوا میں فی اللہ تعالیٰ کا شکر کر کے دار السلطنت سرفندہ کو

چلا آیا

## ذکر امیر زادہ جہانگیر کی وفات کا

۳  
 رستہ میں ایک پریشان خواب امیر زادہ جہانگیر کے حق میں سنایا  
 گویا میں نے جہان الدین قلیج رحمتہ اللہ علیہ کے پاس سو ڈب چھاپا ہوں  
 اور چونکہ امیر زادہ جہانگیر کو سرفندہ میں مار پیڑ کر آتا تھا تو آد  
 کے وقت اور شغاک میں اتاس کرتا ہوں اور تھوپی اس کی موت کا کہہ  
 جواب نہ آیا اور یہ کہا خدا پر رہ خواب میں اور جتنی ہی ممکن نہایت  
 تشویش ہوئی ہر کار سے علیہ فی سی روانہ کئی تاکہ امیر زادہ کی بفریاد  
 نہ ہو اور میں بھی پیچھے بھی روانہ ہوا پہر ایک رات کو خواب میں یہ

حال مجھ کو لکھا قمر الدین کی جمعیت اور لشکر حیدر کی الٹی ہوئی اور ہزار ہوں غلاموں  
 عادل شاہ کی پوسٹ نہ ہو جانی سی مجھ کو مطلع کیا میں اس وقت عساکر کو جمع  
 کر کے ہزار ہوں اسد قند سے نکل کر جب موضع آت یاسی میں پہنچا  
 تو قمر الدین نے انہی اہل ذوالوسس جتہ کے طرف روانہ کر دیئے اور نظارہ آپ  
 ہی گریز کر گیا اور یہ میری ساتہہ فریب کیا تھا اور قمر الدین تو جریدہ  
 ہو کر چار ہزار ہوں ہزار ہوں لکھ کر کہیں میں پہنچ گیا اور زواید آدمیوں کو  
 ہنگام دیا میں نے علی بہادر اور افتخار بہادر اور امیر مہید اور خٹائی  
 بہادر وغیرہ امراء کو فرار پونجی تعاقب پیر روانہ کیا بعضی امراء نے  
 یہ عرض کیا ہم امیر کو تنہا نہیں چھوڑتی مبادا قمر الدین نے جگہ کا ہون  
 نی اون پر اعتراض کیا وہ میری حسب الامر روانہ ہوئے لیکن انہی اعتراض  
 سے پریشان ہو امین بھی اونکی عقب پر آہستہ آہستہ جاتا تھا اس وقت  
 میری ساتہہ تین سو سو اسی زیادہ نہیں تھی جب لشکر نظر سے غائب ہو گیا  
 اس وقت قمر الدین فرصت پا کر کہیں سے نکلا میری ساتہہ کے سپاہ از  
 سبکدست تھے چار ہزار ہوں ہزار دیکھ کر خوف ناگ ہوئے میں نے اون کو  
 سلی دیکھ کر قوی دل کیا اور اپنی بدن پر تیار لگائی جب اونہوں نے یہ  
 کہا کہ میں مارتی اور مرنے پر تیار ہوں تو وہ سب ایک دل ہو گئے اور ان  
 پنے فوج آراستہ کر کے انتقام کی لٹی اور کو متوجہ ہوا اور جنگ شروع  
 ہوئی جلد پہلے اور دوسری اور تیسری میں وہ آپ مجھ تک آ گیا تھا  
 میری ہات میں تھی ایک ایسی اوس کی گنگائی کہ وہ سر اسیم ہو گیا اور  
 دوسری سی گرا ہی ہوئی لیکن اوسکے نوکر رکاب پکڑ کر میدان سے نکال

تورک

میں نے جو کوشش اور مردانگی چاہی سو فوج امیرزادہ کی عمل  
میں ایسی ہی امیرزادہ کی سپاہ کو بخیر نص کر کے آپ ہی حاکم تو غنیمت کی امیر  
زادہ کی دلیری دیکھ کر متیاب شہر کی امیرزادہ کی کچھ تعاقب کیا پر  
ہمعنان نافرمانی کی سار بونغا اور عادی شاہ خرابی خستہ دشت قبیان  
کو پیچھے اور اردش خان سی جالی اور میں دار السلطنت سمرقند میں  
داخل ہوا اور ایل اوس جلا پر کو اس پر تقسیم کر دیا اور امیرزادہ  
عمر شیخ کو واسطی حکومت اور انتظام اند جان وغیرہ توابع کی تعین  
کیا اور عادی شاہ اور سار بونغا کی اردش خان کی پاس چند روز  
گزارہ کیا ایک دفعہ اردش خان بیلوقا کو گیا تھا اور نہولی انہی شہر  
ذاتی سی اور یکے ساتھ ہی غدر کیا مسمی اور جی لی سی کہ عہد سردار اور  
کا تھا اگر اور مسکو قتل کیا وہاں سی ہی تہاگ کر اوس جہ میں آئی اور  
یہ بیوستہ ہو کر اوس کو قتل پر برائگی کر گیا تو والدین کی ہانپا رشک کے  
کی فدا جہ یہ کو یک لیکر سار بونغا اور عادی شاہ کے اغوا و یہ  
اندکان پر پش گشت کی اور ہزارہ قزاق جو امیرزادہ کے ساتھ تھے  
تھی روگردان ہو کر تو والدین سی ملٹی اور سوقت امیرزادہ عمر شیخ کو یہ  
مصلوح سوچا تو والدین کو مدد لشکر بطرف کوہستان اندکان کی اپنی طرف  
متوجہ کر لی اس وقت اپنی افواج اراستہ کی سامنی کی اور تو والدین کے  
لشکر کو تہ سیر ہی اپنی طرف متوجہ کیا اور آپ سپاہ پر ہر گیا سو افواج  
سپاہ بکری تو والدین کے لشکر کو غافل دی جب لشکر تو والدین کا سپاہ کے  
نہا مٹی میں داخل ہو گیا وہ میں اور کتا رستہ روک کر خوب قتل کیا پر ہر



بر بولا دہا در کی گھوڑی کی مارا بولا دگا گھوڑا کا خبر ہو گیا لہذا وہ بھی  
وہی آتا ترکہ کی فرصت یا کر ایک تیر بولا دگا کی خود پر مارا لکھتے تھے  
وہ آتو وقت بولا دجیت کر ترکہ سی جاگتا اور کشتی ہوئی تھی بولا د  
قوت سی او سکونھی ڈال کر خنجر آبر سی سرکار لیا اور امان پور  
بر بال کی تعاقب آو سکی پہاٹی ترسن کا کیا آخر اس کو فتح جانتا  
سی آخر کیا بولا دہا در اون دونوں پہاٹیوں کا سر حضور میں لایا  
نی بولا دہا کو اس خدمت کی انعام میں عنایت خسروانہ سی سر بلند  
کیا پر یہ خراسانی کہ سار بولا دہا اور عاوشاہ کو جو میں نے دو بار ہتھ  
کی طرف روانہ کیا تھا انہوں نے اپنی بد طبیعتی سی مقام خالی دیکھ کر خفا  
بہا در اور اپنی بولا دہا کو پکڑ کر قید کر لیا ہی اور یہی جسکو آندکان کا  
داروغہ کر رکھا تھا وہ بد بخت بھی ہو گیا اور میں جا ملا اور اس اور  
ایں قحاق اور جلایر کی جمع کر لی اس ارادہ کہ سمرقند پر پورش کھئی  
بہ خبر موضع خاص میں جو کات سی او سطرف ہی سی حیثیت ملائی تھی  
میں چاہا کہ اونچی استیصال میں کچھ درنگ کروں جہی سمرقند کی طرف  
ہوا اسودہ میں امیر افسو خاکی یہ عرض آئی کہ خسار بولا دہا اور عاوشا  
ورہی نی حصار سمرقند کا محاصرہ کیا ہی اور میں اور امیرانی اور کار  
قند کی جنگ وجدل میں مشغول ہیں اونکو گروہ شہر کے ہنگامی نہیں دیا  
امیرزادہ جہان گیر کو شکر دیکر آگے روانہ کیا اور میں بخارا میں  
ج کا انتظام کر کے رباط ملک میں آکر اترا اور امیرزادہ کو جو  
اے کیا تھا وہ موضع کرمنہ میں مخالف سی و ہجارت ہو گیا اور جنگ

دوبارہ غدر کا فکر کیا تھا دریافت کر وجہ اوس سی پوچھا تو لڑکی  
 خفا اوسکے اقرار سی ثابت ہوئی اوسکو ہر ایک کی بہائی کی حوالہ کر دیا  
 چونکہ ہر ایک سداوز کو شیخ محمدیان کی قتل کیا تھا ہر ایک کی قصاص میں  
 اوسکی بہائی کی اوسکو قتل کیا جب لشکر جمع ہو گیا ماہ ربیع الاول ۱۱۸۷ھ  
 میں عری اور شہر شہر میں کہ کھلو کتا لیسوں سال شروع ہوا ہر آواز دیکر میرے غم کو  
 حکومت اور انتظام سہمندی کے تعین کر کے روانہ ہوا یہ تیسری دفعہ  
 ہی جو میں نے خوارزم پر لشکر کشی کی اور امیر سار بوغا اور امیر  
 عادل شاہ جلاہ اور خطائی بہادر اور اعلیٰ بوغا وغیرہ امراء اور  
 کوتیس ہزار سوار دیکر دست جہ کے طرف تعین کیا کہ قمر الدین  
 کا ہوج لیکر جہان ملی اوسکی بیچ کنی میں قصود بخیرین اور میں آپ  
 خوارزم کو متوجہ ہوا موضع پایہ میں جا کر جہن کی یہ سننا کہ ترکمن  
 اور لات مو لشکر ملازمت کو آتا تھا نجات اور اجل لڑا اوسکا گھر  
 بچ کر بھاگ دیا اپنے مقام کو چلا گیا امراء حاضرین نے یہ عرض کیا  
 کہ گنہگار ہم میں سے تعاقب کی گئی حکم ہو دے میں نے بھلا دیا  
 کہ وہ فوج اوسکے تعاقب پر روانہ کیا بولادینے شام سے تمام  
 رات چکر دریا و فاراب پر ترکمن کو جالیا ترکمن اور اوسکا  
 بائی ترس مستعد ہو کر قتال میں مشغول ہوئے بولاد بولادینے ترکمن  
 اور پے دل میں ترکمن کی لشکر پر پور ترش کر کے قتال نمایاں کیے مخائف  
 بیتاب ہو کر بھاگی بولاد ترکمن کو سہان کر کے قتل کیا اوسکی بی  
 بڑا آئرا اوسکو گھوڑے سے اتار دیا ترکمن نے اسوہ میں

منوجہ ہوا اور ریشیہ بان سہی بڑھ کر موضع اور کتہ میں خیمہ  
تخلع ترکان آغا میری بہن سے امداد اور رشون کی سمر قند سے  
استقبال کے لیے آئی اور میاں کبک و فتح کی ادا کی جب میں حق  
آمانہ عا دلشاہ جلا پر آکر اپنی مکان میں بیٹھا اور نہ ہائی شانہ  
کی اور پیشکش نذر کیے اس سے مراد میں عقلمند میں نے دریافت کیا کہ و  
ارادہ غدر کا کرتا ہے وہاں سے ادا کر اپنی مکان کو حلا آ  
جب میں واسطے پہنچ گئی تو والدین و غلات کی جاتا تھا تو شیخ محمد پیر  
سلہ و ز اور عا دلشاہ جلا پر اور ترکان ارلات کی آپس میں یہ کہہ  
کیا تھا کہ اگر فرست دیے تو میرے حق میں غدر کر نیکی لیکن اللہ تعالیٰ  
نی او نکو تو فتنہ ندیے جب میں محمد سے روانہ ہوا تو زنجیر سے  
میں جو فریشیہ سیاہ و منزل ہی مقام کیا اور سپاہ کو رخصت گھر کی  
دی کیونکہ سردی آگئی تھی تاکہ اپنی اپنی گھر چین کرین اور میں نے  
آپ ان جاڑوں میں زنجیر ساری میں ڈیر کیا اس ہی جگہ عا دلشاہ  
شرمندہ ہو کر خجالت زدہ لباط بوسیہ سے مشرف ہوا اور اپنے  
تقصیرات کا اقرار کیا چونکہ نہایت شرمسار تھا اس کے تسلی کر کے  
کیا اور مرتبہ بڑا دیا تینوں شخص نے جو غدر کا فکریا تھا اس کے فراموش  
کر دیا جب جاڑی نکل گئی اس سے زنجیر کو مخالف ہو سرف صوفے و  
خوارزم کی سنکر لشکر طغر اثر کو جمع کیا اس وقت مجلس مرتب کر کی  
امراء اور رئیسوں کو میں نے حکم کیا کہ جو شیخ محمد پیر بیان سلہ و ز کا کہ

## تورنگ

یکے گرفتاری میں سے طبع کرنا امیر زادہ جہانگیر اور وغیرہ امرارتوں  
 کی بھی بھی بہار پٹا اور درہ درہ میں پہنچی تھی اس وقت گشت منہ  
 یکے ایہ ہزارہ میں جا پہنچی اور کھوتا سا ج کیا اور انکا مقام اون پر  
 ویران کر دیا اور قراندین کوستان میں گھس گیا تھا امیر زادہ و کتا  
 کہوچ لیکر کوستان میں جو صرف بن اور گھر دیے تھے پیادہ ہو کر اوسکو  
 جو ہونڈتا تھا چنانچہ قمر الدین اپنے لوگوں سے جہا ہو کر ایک گھر دیے  
 میں پھپ کر گیا اور اویکے ہر امون میں سے ہونے امیر شمس الدین  
 یکے سات بویان آغا اور اوس کی بیٹی دشا د آغا گرفتار ہو گئے امیر  
 زادہ فی سلف و منصور وہاں سے آکر یہ حال بیان کیا چونکہ موضع  
 پامی طاق میں ترین اثر و زور مقام کیا تھا اوس نواح کی ہزارہ جو بھی تھے  
 ہو گئی تھی اور کھوٹہ کوروانہ کر کے میں لی ہی و انسی کوچ سر کی مٹھا  
 قرا مان میں آکر تمام کیا اس منزل میں امیر زادہ جہانگیر نے سات  
 غنیمت آلا اور غنیمت لینے غلام اور گھوڑے اور اونٹ اور کریان  
 اکبر شمس نظر کہیں اوسکو میں لی آفرین کی اور غنائم امرار اور سپاہ  
 کبر الہ آباد پہلا اور دشا د آغا کو محمد میں داخل کر کے مطابق شروع  
 شریف کی کھوج کر لیا یہ وہاں سے کوچ کر کے صو ار آب باری میں  
 مقام کیا و انکا امیر ہزارہ سار کشاہ آکر لبا ط بوس ہزار اسم  
 شاد میں کی بجا ہر تھنی اور پکیشن نذر کیے چونکہ حسین بہادر اس مویش  
 میں میری تمام میں آیا تھا اسکی ریاست میں حسین بہادر اور سالار  
 اندران کا اویکے بیٹی خداداد تمام کو مرمت کی اور اپنے مقرر ملک

۷  
جیمہ پر سے تھوڑا فوٹو خبر قمر الدین کی پہلی مکررہ  
کے پڑھ کر موضع چارویں میں پہنچی تو اونکو خبر قمر الدین کی پہلی مکررہ  
موضع کرکے نوبہ میں پہنچا ہوا حاجی بیگ کا منتظر ہے کہ وہ دشت جتہ  
پہ آ جاوی تاکہ دونوں شفق پہنچ کر کار کرین اور ہم خبر بجائیں لکھنؤ پہنچی  
لی امیر زادہ کو یہ حکم دیا کہ اون پر جلد تر ترستا کر دو اور میں آپ  
پہی کوچ بکوج روانہ ہوا جب شکر کرکے نوبہ کی قریب پہنچا قمر الدین  
امیر زادہ کے یورش کی خبر شکر بجا اس جگہ اپنے چھوٹے بھائی کا اور  
درہ پر کہ غوریان میں جاگہا یہ درہ نہایت مستحکم ہے تین بڑی دریا  
اوس درہ سے نکلتی ہیں اوسنی دو دریا کو عبور کر کے مقام کیا تھا  
امیر زادہ جہانگیر غنایت الہی پر تھک کر کے مردانہ وار اوس درہ میں  
گہا اور نقارہ بجا کر قمر الدین کے مقابلہ پر اترا امیر زادہ کی لشکر کو  
نے مخالفونکو سپہ تیرہ میں لیلیا لشکر ختہ کا جب تک دن باقی رہا جنگ  
جید آمیز کرتی رہی جب رات ہوئے تو سب ہلاک گئے بھی کئی لشکر ختہ  
کی کفار بغیر جام اکثر مقتول ہوئے امیر زادہ جہانگیر کی سپاہ قمر الدین  
ہی میں سوار ہو کر اوسوقت پہنچا کہ امیر زادہ جہانگیر کی سپاہ قمر الدین  
کے قوم کو تاراج کرتے تھے میں نے امیر داؤد اور حسین بہادر  
افواج فراہادر کو معہ اور افواج قاہرہ کے واسطے تعاقب  
کے بہا کر اوسکو فرصت دم لینے اور اترنے کی ضرورت نہ تھی  
روانہ ہوئے میں نے موضع پانی طاق میں نزول کیا اوسوقت  
خبر آئی کہ حسین بہادر دریا رخلد میں ڈوب گیا قمر الدین کے  
اونکا حاکم لشکر بد ہوا پر امیر زادہ جہانگیر کو معہ فوج تعین

## تورنگ

یہ مہرہ مسلم کی نجات کر دیا الحمد للہ علی ذلک اور میں خطہ سمجھتا ہوں  
 کستری اور رعیت پر ورسی میں مشغول ہوا اور سوقت یہ سمجھا کہ تواریخ  
 انوار سبہ ماہ زمانہ جہاں فی لاف و کذاف سی یہ بیڑا اوٹھایا ہی کہ میں  
 اندر راہنہ امیر تیمور سی لشرب شمشیر لیتا ہوں باوجودیکہ موزمبیق نہایت  
 سرد تھا لیکن انوار جمع کر کے میں سوار ہوا غیرت فی سرگز و ان کچھرا  
 اوس شدت سردی ہی میں کوئچ کچرچ رباط قطعان میں جا کر مقام کیا  
 جہاں کہ سردی بہت ہی لکڑیاں جلا کر باہلی اور گوشت بہون بہون کھا  
 اور سوقت برف پر سنی لگی جانور غا نیز ہر کچر بہت تلخ ہو گئی اور سو  
 امرا نے یہ عرض کیا کہ سر قند کی طرف مراجعت کرنی بہتر ہی کہونکہ  
 جانور تلخ ہو جاتا ہی اور لشکر جاڑی کی باری مرا جاتا ہی جگو خوا  
 پر رحم آیا اور کی التماس کی موافق سر قند کو مراجعت کی دو مہینی تک  
 سر قند میں آرام کیا

## ذکر حضرت مساجد قرآن کی توجہ کا تیسری

### مرقدہ لطیف جہاں اور مغولستان کی

پیر کی ذہن پہلی تاریخ شوال ۱۰۰۰ھ خات موچہتر ہجری کی اور سال  
 پنجم مہرہ میں کہ ہیکو سال پانچویں شروع ہوا سیاہ اور آستہ دیکھ  
 دعوت جہاں کو متوجہ ہوا اور امیر زادہ محمد بہا کی کو آگے  
 روانہ کیا اور شیخ محمد سپیان سلمہ وزیر اور خاندان سپہ ہرام ملا  
 کو کہہ راستہ میں وائوس جہاں کی اور ہیکو عطا کی تھی انوار کرا  
 ویرا ویکے سنا پکر دیا جب امیر زادہ اور امرا و عظام سپہ ہرام

امراء تعین کیے کہ خان زادہ کو متعاقب سمرقند میں لے آویں جب  
 قند میں آچکا تو چند روز کی بعد امیر بادکار برلاس کو جسکا نسب  
 راجا رونیان سی جالما ہے اور امیر داؤد ابجانیو کو یہاں  
 بھجے دیگر ماہ شوال ۱۰۲۹ھ ہجری اور سنہ چہارم ہجری سے کہ جسکو  
 قتالیسوانا سال شروع ہوا تھا روانہ کیا جب وہ قریب خوارزم  
 کے پہنچے یوسف خاں صوفی استقبال کو آیا اور لوازم و عطیہ اور احترام  
 کی بجا لایا اور مجلس خسروانہ ترتیب کی اور خان زادہ کو بائیں بادشاہ  
 درگاہ کوروانہ کی اور خود نہایت مطیع ہوا جب خانہ زادہ اور  
 امراء حوالی سمرقند میں آئے تو میں نے یہ حکم دیا کہ قرقان خاتون  
 دہن قید و خان کے بیٹے کی اور وغیرہ خواتین اور امراء اور  
 استقبال کے لیے جا کر اسکو بائیں شاہستہ دارالسلطنت سمرقند  
 میں داخل کریں اور شہر کو راستہ کیا اور جشن اور محفل بادشاہ  
 ترتیب کیے

ذکر امیر زادہ محمد جهانگیر کی عقد  
 نکاح کا ساتھہ خان زادہ  
 خوارزم و خراسان کی  
 ہنکم دیا کہ اس ہنم میں سادات اور قضاات اور نفس داؤد  
 علاؤ و رشتا خ اور تمام اکابر اور اشراف جمیع دین اور  
 امراء اور وزراء اور پادشاہ سپاہ بھی حاضر ہوئے میں  
 مجلس ہنویہ منعقد ہوئی تو قاضی نے مذاق شہادت محمد مصطفیٰ

کی عہد شکنی نہ کرنا غرت آئیے اور لشکر جمع کیا

ذکر حضرت عاصی حقیران کی توجہ کا دوبارہ

خوارزم کی طرف کو

ماہ رمضان المبارک ۷۷۷ھ سات سو چوبتر ہجری میں کہ جلوسے سر  
تیسرا تھا اور بمجاہد اہلسیوان سال شروع ہوا تھا سر قذیہ موت  
اگران خوارزم کو متوجہ ہوا مرغزار قریشے من جا کر انتظام لشکر  
کا کر کے خوارزم کی طرف کوچ کیا رگستان خوارزم کو جب خبر  
کیا تو میری لشکر کشی کی خبر یوسف صوفیہ کو ہوئی خوف کہا کر  
سیما اور امارار عظام اور امیر زادہ جہانگیر کو اپنا شفیع بنا لیا  
نمائندہ کو کہ قابض زوجیت امیر زادہ جہانگیر کی تھی تحفی دیکر  
شفاعت کے یہی خان زادہ نہایت فیض اور لسان تہی پہلی ہی کلمہ  
میں مجھسی یہ کہا کہ شہنشاہ وہ ہوتا ہے جو شاہ اور گدا پر بخشش  
کریے اور ادا نکا خوردہ نہ پکڑے اور اگر ادا نہ کرے کچھ خطا ہوتا ہے  
تو معاف کریے اور دشمن اگر عجزیے خجل ہو دے تو اوس کے  
ساتھ دوستی کری اور بادشاہ وہ ہے کہ جس شخص کو بند کرے  
پر بلکہ پست کر دی اور جو تیز خطا کریے اوس کا عوض لے لے  
اور کیسے دشمنی کا اعتبار نہ کرے اور دشمن کو نظر میں نہ لادے  
لیکن حقیر ہی نہ سمجھی ہر اوسنی ایسا غم بیان کیا میں نے اوس کی  
باتوں کی بدل خوارزم کو اوسکی مہر میں یوسف صوفی کو دیا  
اور اوسکو امیر زادہ جہانگیر کی کھانشتون میں منتظم کر دیا اور





## توزک

خاندان بادشاہ اور اقمیور بہادر بی دریا سے سلامت پار ہوئے اور غنائت  
 پر ہوتا مل ہو گیا اچھی تھا دریا میں کہسا لیکن از بسکہ عمر او سکی ہائی  
 نہیں تھی بحر فنائین محمد و بامین نے اس وقت ارادہ کیا کہ گھوڑا ڈال کر دریا  
 سے اتر با ورن پر شیخ محمد سپریان سلمہ ورنی رکاب پیڑ کر منع کیا اور وہ  
 میری بیرق لیکر دریا میں کہسا اور صاف اتر گیا جب نظر افواج دست  
 راست اور دست چپ کی میری بیرق پر پڑیے کہ دریا سے پار ہوئی  
 تو ہوتا مل دریا میں نہنگ کی مثال اتر گئے اور عقاب شروع ہوا آخر  
 کار داور خیر اور دست و گریبان تک نوبت آئے بہت سپاہ ہلاک ہوئی  
 ہوا میں نے ہی دریا سے اتر کر حوالی خوارزم کو مبعہ کر لیا اور لشکر کو  
 کو یہ حکم دیا کہ قلعہ کو چار طرف سے گھیر لیں اور سو وقت وہ فوج بھی  
 کہ وہ ایسے تخت اور غارت کیے گئی ہوئی تھی مع غنیمت اور کھانا  
 رہو اور اسواں کی آہنچی اور سپاہ منہ ورنی قلعہ کا محاصرہ کر کے  
 اہل قلعہ کو تنگ کر دیا میں ایام محاصرہ میں پونہ حسین ہوئی یہ خوف  
 ملا ہی ہوا وہ تو مر گیا یوسف صوفی اور سکا بہائی اور سکی قائم قائم  
 ہوا اور اپنی قوارب پر بیٹھے اور رنج نیاز اور شکست کی لہر کی کہ میں تو  
 ایک بندہ درگاہ ہوں امانت اور متابعت قبول کرتا ہوں لیکن  
 بشرط مواعلت طین میں ہو جاویے اور مہرین بگ و خیر چپ  
 برا در صوفی کی جو مشک بگ و خیر مان اذکب کی شکم سے پیدا ہوئی  
 ہے یہاں وہ وہاں یہی مسلوب ہوئے تاکہ میں اس میں بیٹ

تاج کرین حسین صوفی نے ازبیک جنگ صفت ہی عاجز تھا لامارحہ  
میں متحصن ہوا اور ایلچی بھیجا کہ اگر میری تقصیر میں معاف کرو تو سزا  
ہوتا ہوں میں لی اوسکو امن دیا لیکن یہ تعین ہوا کہ وہ ہر شے  
واسطے آزمائش کی امیر خسرو و خدائی سی میں لی یہ کہا کہ اگر حسین  
قلعہ سے نکلی تو خواہ مخواہ خوار زرم فساد سی پاک ہو جاوے اور  
اپنے خاٹ دی پیے حسین صوفی کو یہ کہا بھیجا کہ امیر کے قول کو  
نکھرنا اور قلعہ سی نہ نکلتا اور اگر اپنے لشکر کو درست کر کی تو  
تو میں امیر کے افواج کو پریشان کر کے مود اپنے لشکر کی تجھسی ہو  
ہو جاوے گا حسین صوفی کیخبر و خدائی کی بات پر فریفتہ ہو کر قلعہ  
نکلی کہ صف آرا ہوا اور دریاد قانون پر جو خوار زرم سی دوسرے  
پر پے ڈیر کیا اور تقارہ اور سکو رکھنا شروع کیا یہ خبر سنکر  
میں یے باوجودیکہ اکثر فوج واسطے آخت تاج کی گئی ہوئی تھی  
کتر سپاہ سے جتنی موجود تھی انتظام جنگ کا کیا اور صف ارستہ  
کر کی کنارہ دریاد قانون کی آکر کھڑا ہوا اور بہادر و دل کو  
کی تیلے ایجے کلت اور نشانی شقار اور جہ غیورہ یقینوں بہادر  
پانی میں گھسی اونکے گھوڑی پیر کر یا رہو گئے دریاد سے سہولت  
سحر غنیم پر جا حمل کیا اور مقابلہ میں مشغول ہوئے اس موقع میں شیخ علی  
بہادر بھی اور پانچ اوسکے نوکر دریاد سی بار ہوئے اور خواجہ  
شیرازہ کی جواکے عہدہ سردار حسین صوفی کا تھا مقابلہ ہوا اور  
فوج پر حملہ کرتے ہردانکے تمام شیرازہ کو ہکا دیا یہ امید ہوئی

## نورک

تخت خندق سے عبور کر گیا اور شیر و اخراجی ہی اوسکی بھی ہی پہنچا اور سیاہ  
 سبے مجوم کیا اور خندق سے اتر کر قلعہ پر پہنچی پہلی شیخ علی بہادر مینا زہر کند  
 ڈال کر چڑ گیا شیر بہادر ہی اوسکی بھی نہی اور پھر اہل قلعہ تیرا بیٹے  
 لنگی آغا شیخ علی بہادر اور شیر بہادر زہر نو حصار کے دیوار سے نیچے  
 گر پڑے شیخ علی بہادر اور جہان پہلوان پھر دیوار قلعہ پر پہنچی اور موت  
 ایک شخص نے قلعہ کی اور میرے شیخ علی بہادر پر غیرہ چلایا جہان پہلوان  
 نے اتر کر تیرہ اوسکے ہاتھ میں سے کھینچ لیا اور اوسکے سر پر تلوار  
 مارے کہ وہ مر گیا میں اوسوقت تقارہ بجایا و سیاہ کی مجوم کیا مار  
 بلوف سے قلعہ میں گھس گئی اور بیرم لیا دل حاکم قلعہ نے امان مانگا  
 اوسکو تو میں نے اسن دیا لیکن مال اسباب قلعہ کا سیاہ نے تمام لوٹ لیا  
 اوس دن کات ہی میں مقام کیا اور جواہر قلعہ دستگیر ہوئے تھی اونکو  
 یہ جو دیا اور کو چہ ملک کو جو خندق پرانے سے سستی کی تھی مٹوا کر  
 اور ب دیا اور گم ہی کی دم سے باندھ کر سر قند کو بچھا دیا اور  
 نیا شاد الدین ترخان اور خواجہ یوسف اور بجا تیر کو د و فوج ہمراہ  
 دیکر جانب دست راست اور دست چپ فوج حسین مہرانی کی رہا  
 کیا باب وہ دریا کو کون پر پہنچی تو نیا انھوں میں سے شعلہ خواہ اور  
 کھک ابو قریب و سپاہ ببار و ان موجود تھی وہ درست ہو کر مارے  
 فوج سے جنگ کرنی لگے لیکن پہلے ہی حلو میں ختم ہواگ نیکل اور پست  
 سے مجوم اور مقتول اور دستگیر ہوئے اور موت میں نے  
 پاؤں سے کو کھم دیا کہ خوار نرم کے اطراف اور جواہر کو کھ



## توڑ کر

سہہ کرد و اور رقعہ ہی رعایا سے موقوف کر دیا کہ دوستی بجا رہے  
 مارتے وان یہ پیغام ادا کیا حسین نے اپنے فوج کی غروب  
 یہ جواب دیا کہ یہ ملک تو ار کی زور سے لیا ہی بد و ن تو ار کی کتیا پڑ  
 غارتہ تو ابجی تے یہ جواب نامعوا اب آٹا یا مجکو یہ غصہ آ آ کہ ابھی خوارم  
 پر یورش کر گئی تھی صوفی کو سزا دون لیکن مولانا جلال الدین کشنی نے کہ وہ  
 مرد فاضل عالم باطل ہمیشہ ہاری پاس رہتا تھا یہ عرض کیا کہ اگر مجکو  
 حکم ہو وے تاکہ میں جا کر دلا مل غلطی اور نقلی سی حسین صوفی کو خواب  
 غفلت سے بیدار کروں تو تیرے تاکہ خوشنری مسلمانوں کے نہو دی  
 میں نے اسکو رخصت کیا جب یہ موٹو صاحب اس ناصوفی کے  
 پاس بنا کر دے غلط نصیحت بیان کرنے لگی اسکو حسین صوفی کی کانوں میں  
 نہ غفلت تھی مولانا جلال الدین کے باتن نہ سنی بلکہ اس عالم ربانی  
 کو قید کر لیا رہتی ہی مجکو نیت آئی اور لشکر جمع کیا  
 ذکر حضرت صاحبقران کے توجہ

## کا خوارزم کو

ہزار شہ سات سو تیس ہجری میں کہ دوسرا سنہ مہلوسی تھا اور ستر  
 سال مجکو شہ رخ ہوا تھا با لشکر گران خوارزم کو روانہ ہوا مرقہ ہی  
 خوارزم کو پہنچا تو یہ ہو کر قتل کشن کے موضع قبی تین میں اترا  
 مرنے لڑنے لگا عیاش الدین نے یہ ملک خوارزم کے جو بعد وفات اپنی  
 ہزار شہ سات سو ستر ہجری میں غلط برات کے مسئلہ حکومت پر تپوس  
 کیا تھا امیر حاجی ذریعہ حکومت و انوار چنگیز کی اور کہہ دے دن اور



توزک

[illegible]





## نورنگ ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا دشت جتہ اور مرغولستان کھو

اوسوقت یہ خبر پئی کہ کک تیمور نے حلاں نیکے چھوڑ کر بائیس ہو گیا  
اور جب بیس بہرام جلایر جو ناسکندین ہمارا امیر کبیرہ دیکھے ہو گیا تھا اور اپنا  
ہارے کما حقہ نہیں کرتا تھا اور ہمارے زبان پر یہ آتا تھا کہ آخر کو ارغنا  
نہ کو مگر دان کر کے پری درگاہ پر لا دینگا جو کہ میں نے کہا تھا وہ بیس  
ہو اگر میرے پاس اگر شاہ کچرے میں لی ازراہ نوازش کی اور نہ کو کچرے  
بہرام جلایر کو مواسکی فوج کی اور ایک فوج بریاست امیر عباس بہادر  
اور ایک قشون لبردار سی چٹائی بہادر کے اور ایک فوج بزرگ  
شیخ علی بہادر کے تعین کیے تاکہ باکر کک تیمور کو سزا دیوں اور ابراہیم  
روانہ ہوئے چونکہ ایک جماعت میں بہرام جلایر کی ہمارا جو امیر صد پشان  
تکبیر کی اتفاق میں بہرام جلایر کی دشمنی تھی مین رہتی تھی تاکہ فرصت کے  
وقت بہرام جلایر کو قتل کریں لیکن فرصت نیلے اور بہرام کی ادنیٰ کر کے علی  
بہادر نے بہادر کے پناہ کچرے میں بیان کک تیمور کے پاس پہنچی  
کہ کک تیمور نے بمقام افواج قاہرہ کے معارفی کی اور دراز  
مناظروں میں مائل تھا مگر بہادر نے دایستہ تدبیر جنگ کے  
شیخ علی بہادر سے کہہ کر شاخ علی بہادر نے اس کی بات پر کیا اتفاق  
کیا کہ علی بہادر نے کک تیمور کے ساتھ دیکھ کر اسے کک تیمور  
کے ساتھ دیکھ کر اسے کک تیمور کے ساتھ دیکھ کر اسے کک تیمور  
کے ساتھ دیکھ کر اسے کک تیمور کے ساتھ دیکھ کر اسے کک تیمور



# نورنگ

## ذکر حضرت صاحبقران کی توجہ کا دشت جتہ اور مغولستان کو

اوسوقت پہ خبر پئے کہ کک تیمور زحلاں نیکے چھوڑ کر بائیں ہو گیا  
اور جب بے بہرام جلایر جو ناسکندین ہمارا امیر کھیر دیکے ہو گیا تھا اور ان  
ہمارے کماحقہ نہیں کرتا تھا اور ہمارے زبان پر یہ آتا تھا کہ آخر کو اراکان  
تیمکو سرگردان کر کے پری درگاہ پر لاویگا جو کہ میں نے کہا تھا وہ بے  
ہوا کر میرے پاس آکر شاہ کچرے میں لی ازراہ نوازش کی اوسکو بگڑ دے  
بہرام جلایر کو مواسکی فوج کی اور ایک فوج بریاست امیر عباس بہادر  
اور ایک قشون لبردار سی جغتای بہادر کے اور ایک فوج بزرگ  
شینے بے بہادر کے تعین کیے تاکہ باکر کک تیمور کو سزا دیوں اراکھن  
روانہ ہوئے چونکہ ایک جماعت میں بہرام جلایر کی ہمارا جو امیر صد پشا  
ترکی کی اتفاق سے بہرام جلایر کی دشمنی تھی لیکن میں رہتی تھی تاکہ فرصت کے  
وقت بہرام جلایر کو قتل کریں لیکن فرصت نیلے اور بہرام لی ادنکے کر کے شہ  
بہرام جلایر نے بہادر کے پناہ کچھوی بیان تک کہ کک تیمور کے پاس پہنچی  
کہ کک تیمور نے بہادر کو افواج قاہرہ کے معاف رانی کی اور دراز  
مناکون کچھ بن مانع بنا دیا ہم بہادر نے واسطے تدبیر جنگ کے  
کے شہ بہادر کے کہہ کیا شیخ علی بہادر نے اوسکی بات پر کچھ اتفاق  
نہیں کیا اور بہادر نے بہرام جلایر کو کہہ دیا کہ اگر اترا بھرتی کک تیمور  
بہرام جلایر کو کہہ دیا کہ اگر اترا بھرتی کک تیمور  
بہرام جلایر کو کہہ دیا کہ اگر اترا بھرتی کک تیمور



## توزک

فوج دست راست کو جاویں اور ختائی بہادر سے فوج دست چپ کو چپ  
 افواج قاہرہ و مان پہنچی زندہ چشم مردہ کی شاں دریا را سویہ کو پل کے  
 رستے سے جو او نے باندھا تھا اتر کیا اور اوس طرف سے پل کو توڑ ڈالا  
 از بسکہ بہت لوگ زندہ چشم کے فوج کی اسواں مغرورت سے نکران پار کر  
 چھے رہ گئی تھی افواج قاہرہ کو دیکھ کر جان بچا کر پل کے طرف بہاگی آگے  
 سے پل ٹوٹا ہوا تھا چھے سی فوج فی تیرا اور تلوار سے جا گھیرا اکثر توڑنا  
 گھوڑے و بمریے اور بہت زینے اور مقتول ہوئے اسواں اور نگار  
 اور ریڑیوں کو کہ جن کے لٹی جاتی تھے سب چھین لیا اور زندہ چشم بہاگل  
 کیا اور خوشاہ فی بی دریا د اتر کر اوسکا چھا چھوڑا یہاں تک کہ وہ  
 بہت تمام قلعہ شرفان میں جا گھسا اور قلعہ کو شکم کر لیا و ان سے اور خوشاہ  
 نے یہ عرصے تک کہ زندہ چشم قلعہ میں جا بیٹھا ہے میں فی اوسکو گھیر رکھا  
 اور ختائی بہادر سی آسپا ہیے لیکن اگر اور فوج کو ملک کو پہنچو تو زندہ  
 کو قلعہ میں سی شکن باندھ کر درگاہ میں حاضر کرتے ہیں

ذکر امیر جاگو کی روانہ کرنے کا واسطے  
 سقا خضرہ قلعہ شرفان کے

جن نے ادبے وقت امیر جاگو کو گھوڑا اور خلعت اور اسباب  
 تمام گھیرے کا دیکر رخصت کیا امیر جاگو نے جب ٹپٹ باکر حصار  
 شرفان کا محاصرہ کیا جب جاڑے آئے تین مہینے گزرے کہ ال  
 قلعہ تنگ ہو گئے زندہ چشم نے اپنا حال بتا دیکر امیر جاگو  
 بیا مانگے اور قلعہ سے اشنائے کے ریل کو وسیلہ بنا کر قلعہ سے







## توزک

فوج دست راست کو چادری اور خٹائی بہا در سو فوج دست چپ کو چادری  
انواج قایمہ دامن پہنچی زندہ چشم مردہ کی مثال دریا را سویہ کنونی کے  
رستہ سے جو اپنے ماندہ ہاتھ اتر کیا اور اس طرف سے مل کو توڑ ڈالا  
از بسکہ بہت لوگ زندہ چشم کے فوج کی اسواں منورہ سے کران بازو کر  
پہلے رہ گئی تھی انواج قایمہ کو دیکھ کر جان بچا کر مل کے طرف بہاگی آگے  
سے مل ٹوٹا ہوا تھا پہلے ہی فوج کی تیرا اور تلوار سے جا گھیرا اکثر توڑا  
گھوڑے دب مرے اور بہت زخمی اور مقتول ہوئے اسواں اور گلا  
اور ریلوے جو کہ میں ایک لٹی جاتی ہوتے سپین لیا اور زندہ چشم بہاگی  
کیا اور خوشہ دانی بھی دریا را اتر کر اسکا بچھا خور ایساں تک کہ وہ  
مشتت تمام قلعہ شرخان میں جا گھسا اور قلعہ کو محکم کر لیا واپس از خوشا  
نے یہ عریضہ کہن کہ زندہ چشم قلعہ میں جا بیٹھا ہے میں نے اسکو گھیر لیا  
اور خٹائی بہا دریا آسپنا ہے لیکن اگر اور فوج کو مل کو پہنچو توڑ دینا  
کو قلعہ میں سے لشکر ماندہ کر درگاہ میں حاضر کرتے ہیں

ذکر امیر جاگو کی روانہ کرنے کا واسطے  
سما قلعہ شرخان کے

میں نے ادب وقت امیر جاگو کو گھیر لیا اور خلعت اور اسباب  
قلم گیری کے دیکر رخصت کیا امیر جاگو نے جب پلاٹ جا کر منار  
شرخان کا محاصرہ کیا جب جاڑے آئے تین مہینے گزرے کراں  
قلعہ تنگ ہو کے زندہ چشم نے اپنا حال بتا دیکر امیر جاگو  
پناہ مانگی اور قلعہ کے استثنائے کے لئے کو وسیلہ بنا کر قلعہ سے



## توزک

امیر حسین کی دو نو نوکروں کو سزا دی اسلئے بہتر یہ ہے کہ فرمان استات  
 نہ لکھتے چون اگر اطاعت اختیار کیے تو پھر کیا چاہئے اور اگر برسرِ نجات  
 رہتے تو پھر سزا دینے آسان ہی آخر فرمان تسلیم کا واسطے زندہ حشم کی  
 بہت انتہا بجا تیو کے بیجا اوسنی بظاہر تعلق کیا اور میرے فرمان کا تعظیم  
 کیے اور یہ وعدہ کیا کہ مجھے پیچھے من آتا ہوں میرا بجا تیو نے اگر اس کے  
 آنے کے بعد سنا کہ من کی گواہی دے گا کہ خدا ربے امیر مرہم شاہ ارلا شاہ  
 اور سکا بیٹا تلے تھے جو امیر حسین سے مانے رہتا تھا خبر میرے قلع اور  
 جہوں سلطنت کی شکار فرماں میں سے اور وہ کروا سیٹے اطاعت کیے نہ تو  
 ہوا زندہ حشم رستہ پر جا کر اوس ملا اور ادھیکے ہماں داریے کی اور  
 زب سے کھنکرائے بہانے پر محمد کے سپرد کیا لوگوں کے روبرو  
 تو یہ کہہ دیا کہ ان کے مشکین باندہ کر امیر کے خدمت میں پہنچا دیے اور  
 پوشیدہ یہ کہہ دیا کہ باہر لیا کر قتل کرنا میر محمد نے اپنے بہانے  
 کی حکم کی موافق کیے کوس جا کر اون دو تو بیلناہ کو قتل کیا من نے  
 دوبارہ اوسکو فرمان لکھا کہ یہاں حاضر ہوا اور امیر بجا تیو کو  
 کسا کر اوسکو جا کر لے آو امیر بجا تیو نے یہہ عذر کیا کہ مجھ کو ادھیکے  
 کا گچہ اعتبار نہیں ہے مبادا خدا سے میری بات قسوت امیر قبول  
 نہ کرے میں خواجہ یوسف اپنے بیٹے کو بہت جاتوں میں بیٹے آؤنا  
 یہہ مذہب قبول کیا اور خواجہ یوسف امیر بجا تیو کو مہتابان  
 بہادر کے ادھیکے پاسر روانہ کیا اور تا غایت قتل اندیش  
 میں تابان بہادر اور خواجہ یوسف کو قید کر لیا اور سکے یہہ ساک

[illegible]

## توزک

امیر حسین کی دونوں نوکروں کو سزا دی اسلئے بہتر یہ ہے کہ فرمان امتاک  
 کے حکم پر ان کو اطلاع اگر اعلیٰ اختیار کے تو یہ کیا جائیے اور اگر برسرِ نفی  
 رہے تو یہ سزا دینے آسان ہی آخر فرمان اسلئے کا واسطے زندہ چشم کی  
 بدست انہیں بجاتو کیے جیسا اوسنی بجا تعلق کیا اور میرے فرمان کی تعمیل  
 کیے اور یہ وعدہ کیا کہ جیسے مجھے من آتا ہوں میرا بجاتو لے آکر اور  
 آنے کے خبر سنائیں من کی گواہی دے گا اور میرے امیر مرہم شاہ ارلا شاہ  
 اور سکائیاتہ کے جو امیر ہیں میرے پاس رہتا تھا خبر میرے فتح اور  
 جلوس سلطنت کی سن کر فرامان میرے اوپر کر دے اسلئے اطلاع کیے تو  
 ہوا زندہ چشم رستہ پر جا کر اوس ملا اور اوزبک کے ہاں دار میرے کی اور  
 زبیر کے کچھ لکرائے بہانے پر محمد کے سپرد کیا تو گونجے رو برد  
 تو یہ کہہ کر ان کے شکنجہ باندھ کر امیر کے خدمت میں پہنچا دیے اور  
 پوشیدہ یہ کہہ دیا کہ باہر لیا کر قتل کرنا میرے محمد نے اپنے بہانے  
 کی حکم کی موافقت کیے کہ اس جا کر اوزبکوں کو قتل کیا میں نے  
 دوبارہ اوسکو فرمان لکھا کہ یہاں حاضر ہوا اور میرا بجاتو لے  
 آکر اوسکو جا کر لے آو میرا بجاتو نے یہہ عذر کیا کہ مجھ کو اسی کا  
 کا کچھ اعتبار نہیں ہے بہادار نے میری بات فحش قبول  
 نہ کرے میں نواجہ یوسف اپنے بیٹے کو بہت چاہتا ہوں میں نے اوزبکا  
 یہہ عذر قبول کیا اور خواجہ یوسف لے کر میرا بجاتو کو مولا بان  
 بہادر کے اوزبک پاسر روانہ کیا اور ساتھ ساتھ قتل اندیش  
 نے مولا بان بہادر اور خواجہ یوسف کو قید کر دیا اوزبک کے یہاں

Handwritten Persian text, likely a manuscript or letter, written in a cursive style. The text is dense and covers most of the page.

اور عبادات اور شایع اور غلام کو دست راست پر بھیجے  
 اور اس مجلس میں بابت تقدیم اور تاخیر سادات اور شایع  
 کے بحث اور تکرار ہو پڑیے غلام نے یہ فتوے دیا کہ تقدیم  
 غیر سادات کے اور سادات کے ایسے ہی جیسی تقدیم  
 مرام کے اور یہ مرام کے مجھ کو یہ بات پسند آئی جب انہیں  
 اواز نہ ہونے لگے تو خواجہ غیبیہ الدین نے کہا کہ میں مجاہد کر لی  
 دیں شریعت سے ساکت کر دیتا ہوں دلیل یہ بیان کے  
 چونکہ ایہ اربعہ اور خلفاء راشدین نماز میں صلوات اور  
 حمد اور آل محمد کے پیچھے رہے ہیں اور رعایا دیکھ کر پیچھے رہے ہیں  
 اور ایہ سلف اور خلف نے نماز میں صلوات کے مکروہ  
 مجھ پر ہے اور تم بہت نیچا گناہ نماز میں صلوات اور محمد اور  
 آل محمد وسلم کے پیچھے ہو یہ اگر اوستے تقدیم اور تعظیم میں  
 منافی نہ کرے ہو تو تم کو ایہ نجات یگانگے اور ناشناختے  
 ہوں۔ ان قوم کے عامل ہیں ان باتوں سے مجھ کو نہایت تاخیر  
 ہوئی ہے اور عبادات کے تعظیم میں سامع ہو اور ان کے  
 عبادات اور نماز اور مارنے اور باندھنے سے منع  
 کیا۔ نہایت زور دیا اور اسکو میرے نزدیک اور نہایت  
 سید اور والدین ترہ دیتے ہیں جو میرے وقت میں فعل  
 ان کے اور میرے غور اپنے کے درمیان تعظیم میں  
 اور ان کے اور والدین کے اور والدین کے اور والدین کے

[illegible]



## توزک

۲  
 یہ آگیا خواجہ عبدالہ جو مقتدا وقت کے تھے فوگون کو میرے حق  
 میں فائدہ اور دغا دولت سے منع کیا کر سیتے تھے شب کو منفرت  
 رسالت پناہ صلعم اونکے خواب میں تشریف لائے اور اون پر  
 غصہ فرمایا کہ تو نے تیمور کے بیٹے دغا سے کسوا سٹے منع کیا اور  
 ذبح کیا یا رسول اللہ تیمور نے کئے ہزار راست اسکے قتل کے  
 اسلئے من نیلے منع کیا حضرت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اگر تیمور  
 میرے امت کو قتل کیا ہے لیکن میرے اولاد اور ذررات  
 کے تعظیم کرتا ہے اور محبوب رکھتا ہے اور اونے دوستی  
 بڑھاتا ہے شب کو میں دیرہ میں بیٹھا ہوا تھا جو خواجہ عبدالہ  
 میرے پاس آئے سندر ت کر کے احوال خواب کا بیان کیا  
 جب من نے یہ خواب سنے تو مجھ کو رفت ہوئے اور اللہ تعالیٰ  
 کا شکر کیا اور اپنا تفسیر الاسباب واسطے روضہ مقدس  
 منبت کے وقت دیا اور سادات کے تعظیم اور احترام  
 اور دیتے اور محبت میں زیادہ سے زیادہ کونست شریک  
 وراونٹ کئے کسی سے ہرگز تخلف نہ کیا اور اس وقت من  
 نے یہ حکم دیا کہ فقط سمرقند میں مسجد جامع اور خانقاہ دایہ  
 وادیشہ اور مسلمانوں کے قبر گریں

محاسن توزک اور خواجہ عبدالہ امور سلطنت کی

من نے اس کتاب کو اپنے سلطنت کا یہ ہر تقریر کیا کہ دارالسلطنت  
 میں اس کتاب کو بیٹے بیٹے یہ علم دیا کہ خداوند عالم

[illegible]

## توزک

ہم دین کا نوا اور ہمیشہ کا نوا من شارق الارض اے مغار بہان  
 بیامین و ولتہ السلطان عادل الاعظم و الخاقان المعظم الکرم  
 السلطان العالی شان الخاقان ابن الخاقان ابی المنصور  
 امیر تیمور گورکان خلد اللہ فکر و سلطانہ و افانہ غلہ العالمین برد  
 و عدل و احسانہ ترجمہ اسر عبارت کا یہ ہے یا اہل نصرت  
 وہ مسانوں کے لشکروں کو اور ان کے سرایا کو جہان ہونا و  
 جس پر ہوں شارق زمین سے مغارب تک ہر گت دولت  
 سلطان عادل اعظم اور خاقان معظم اور مکرم سلطان عالی شان  
 خاقان ابن خاقان ابو المنصور امیر تیمور گورکان کے ہمیشہ  
 رکھے اللہ تعالیٰ ملک اور غلبہ اوسکا اور ریختہ کرے اور لغا  
 عالم پر نکوسے اور عدل اور احسان اوسکا آتے جب میں سب  
 سے باہر آیا تو تمام آئیے اور ارادہ جنت اور اوقات اور  
 اوسات اور تشنات میں نے آکر مبارکباد دیے جب میں رہنے  
 سوار ہوا تو تمام سردار اور سرسائیں ساتھ دربار تک آ  
 میں نے ادیکے عزت کے اور کہا تاغیہ کا اونکو آتش دیکھ  
 گھر کو رخصت کیا اور مرا بہادر سپہ جو غام برلاس کو بلایا  
 حاکم کر دیا اور اوسکو ایک دستور القل بکھیا تاکہ سپاہ اور  
 رعیت سے اوسکے موافق سلوک اور معاشر کیا کریے  
 اور ساعت سعید میں دوسرے تاریخ نامہ سوال سنا  
 کہ بہتر ہے میں کہ مجھ کو شیخو سال شہور و عہد و اہل

[illegible]

[illegible]



تنویر

۲۔ در امیر مویارلات اور امیر داد و دغللات اور زرخیز  
 ایندے اور شاہ شیخ محمد بخش مراد اور بارہ امیران اور  
 انورس کے اوٹھ کر رہے اور بائیں میریے حلقہ بن گئے اور  
 ابوالبرکات نے اہل محاسرے سے کہہ کہا کہ مسلمانوں پنیر سے الہ  
 علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میں دوسرے چیزیں امت میں  
 پہوڑتا ہوں ایک کتاب اللہ دوسرے اہل میت آج وہ دوسرے  
 چیزیں امیر کے گہر میں ہیں اگر تم اطاعت کرو گے تو دنیا اور  
 آخرت سے پہرہ مند سے حاصل ہو گے اور اگر خلاف کرو گے  
 تو دنیا اور آخرت سے بے نصیب ہو جاؤ گے اور سوقت  
 قرآن شریف جو موجود تھا ہر ایک کے سر پر رکھا کہ جو اس  
 قرآن شریف سے موافق راہ و بچا اور حسینے خلاف کیا وہ  
 جواب ہوا اب یہ سنا و اخلا کہہ کر میریے سلطنت اپنا  
 کیا اور بہت کے

ذکر حضرت صاحبقران کی جلوں ہماروں کا  
طریقہ سات سو اک پڑا جو یہ مین کہ مکمل چٹیا ان ستاں شریف  
ہوا جدہ کے دن بار وائیں تاریخ ماہ رمضان کے چار سید  
عظیم الشان سید ابوالبرکات اور سید ابوالمعانی اور  
سید ضیاء الدین اور سید طاہر نے میرے باور میں کچھ  
سعادت سید میں تفت سلفت پر ساتھ مبارک کے اور تمہیں  
میرا بہت سے دوست ہیں جن میں سے ایک ہے





قوزک کا پسر جو نکندہ ایسے ایک بیٹے تو  
 ایک نندہ ازمن کا ایک اسان کا پسر جو نکندہ ایسے ایک بیٹے تو  
 باشرور عالم ملک بیسے ہو تاکہ عداوت تو حید کے ثابت  
 ہر دے ایر شیخ محمد پسر بیان سلہ وز نے کہا ہم میں سے کو  
 تورہ نہیں ہن جو سند خانے پر میہ جاویے اور خلقت ہمار  
 اطاعت کرے سیور غرض تورہ بیسے او سکو تو سند خانے  
 پر مہار اور ایر تیمور اور سلا شیر اور سپہ سالار ہو کر  
 کر پھر ہم سب اطاعت کرینگے میرا بوا البرکات نے کہا حالت  
 اسلام میں ہر یک روایے کہ تم سب مسلمان ہو کر مطیع ایک  
 کافر جو چنگیز کے ہو جاؤ چنگیز ہے ایک صغیراشین دشت کا تہا شیر  
 تیرے سنا فون پناغاب ہو گیا تھا اور آج تیمور کے تلوار  
 چنگیز کے تلوار سے کتر نہیں ہے تم سب ایر حسین کے ہاتھ  
 سے صرار میں خراب ہوئے تھے جب تک او سننے ایر حسین  
 کے مدافعت پر قدم نہ لگاؤ تم میں سے کوئیے بے گہر میں سے  
 نہ نکلا اور ایر تیمور ایر حسین کے گرفتار سے میں تمہارے مدت  
 کا کہی تھا نہیں تھا جب بات جڑو گئے تو میرا بوا البرکات نے کہا  
 میں نے یہاں سے کتر ہوں کہ تم سب مسلمان ہو اور دین اسلام  
 میں رہو اب جو امت محمدیہ مسلم ہو جائیے ہے کہ محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انصار کے سے نصرت شریعہ جبراً اور  
 سب سے سب سے کہیں ہم انصار کے سے نصرت شریعہ جبراً اور  
 سب سے سب سے کہیں ہم انصار کے سے نصرت شریعہ جبراً اور  
 سب سے سب سے کہیں ہم انصار کے سے نصرت شریعہ جبراً اور



## تغزک

کہ اور عادل ملک بیٹے کیتبا دستا نے یکے امیر ما کو کو دے  
 کر لے آ نام مدت کے اوتے نکاح ہو جا کا اور اوتے کے بی  
 کا نکاح ایسے بوجھ سے کر دیا اور ہر ایک کنزک کا بیٹے  
 نکاح کر دیا اور سرخاسرین ایک سپاہ پوشرا آیا اور  
 میں بیٹے پوجھا سپاہ لباسر کسٹا کیا بیٹے اور نے جواب دیا  
 ایک پیرا اارتھا اور سکو میں نے مار ڈالا اور ایک غم من سپاہ کوس  
 ہوا جون ایک عالم بیٹے یہ کہا اگر وہ قابل قتل کے نہیں تھا  
 تو کسرا بیٹے اور سکو قتل کیا اور اگر قتل کے سزا دار  
 تھا تو کیوں غم کہتا ہے من نے علام سے پوجھا کہ عالم میں  
 کیا چیز سب سے بہتر ہے ہر ایک نے کچھ کچھ پسند کیا میں نے  
 یہ کہا سب چیز دن میں پتر آویسے نیک بیٹے جو خوبے کے  
 ساتھ راستہ ہو ویسے اور سب چیز دن سے بدتر بد آدمی  
 بیٹے جو شرارت اور بد نفسی اور اذیت دہیے سے ضعف  
 ہو گیا امیر سین جو ظلم اور نجل اور وہم اور خوف  
 اور آزار قتل اور خدا ناسنا سے بیٹے موصوف ہوتا  
 عباس نے یہ بات پسند کیے اور دعا دولت کی کرنی لگے  
 دگر جلوس کا تخت سلطنت پر

معبسرا اپنے جلوس کے تخت سلطنت پر غلط بیچ میں اسٹور  
 رہا کرتے تخت سلطنت پر بیٹھا کہ جب غلط تو ران کا اسٹور  
 کے فساد دیتے مینا پاک کر دیا تو تین شش فخر سلطنت تو ران کی

زندہ بچا رکھوں لیکن خدا تعالیٰ نے یہ نچا دیے تو پھر کیا علاج  
 امیر کنیر و نے جو اپنے بہائے کیتباد کے خون کا مدد سے تھا اور  
 امیرا بجا تو اور شیخ محمد نے مجرم کیا امیر حسین نے جب یہ دیکھا  
 کہ بوا سے عام ہو گیا تو جان سے ہاتھ دھو کر مجلس سے ہٹ  
 چلا دھول دھپ سے لڑتا ہوا خواجہ عکاسہ کے مزار تک  
 چاہنچا آخر ہا اشارہ اجاتو کے جو امیر حسین کا لو کر تھا  
 امیر نوید اور امیر کنیر و نے اسکو قتل کیا اور وہاں سے  
 پھر کر خان سعید اور نور و ز سلطان امیر حسین کے بیٹوں  
 کو بیٹے قتل کیا اور جہان ملک اور خلیل سلطان دونوں چھوٹے  
 بیٹے امیر حسین کے ہندوستان کو بہاگ کے امیر حسین کے  
 اسر حال سے میرا دل دکھا اور اسکو تجر تکفین کر اگر نماز  
 جنازہ کے ادا کر کے پاسر مزار خواجہ عکاسہ کے دفن  
 کرا دیا اور اسکا خزانہ اور دینہ جو نخل اور اساک  
 سے جمع کیا تھا امرا کو تقسیم کر دیا اگلے دن اسکا خیل و  
 حشم ضبط کیا اور اس کے حرم سرا کو جو سہرا ایک بیٹے  
 قران سلطان کے اور اسرا غا بیٹے امیر بیان سلاور  
 کے اور اسلام اغا بیٹے امیر خضر سیو سے لے کے تھے  
 اور سلطان ترکاں خاتون کو سر قند کو بھیجا اور اسکو اپنے  
 قلع اغا بیٹے تر میرین خان کا نکاح جو حرم بزرگ امیر  
 حسین کے تھے بہرام جلای سے کر دیا اور دلشا و اغا زندہ

## تورک

امیر حسین خنق ند کو بہت ستاتا تھا اور حکم اون پر سختیت  
اور ان کے مال کے طمع کرتا تھا اور لوگوں کو قید میں اسیر کرتا  
تھا اور سردار و سربراہ سوار و غورت جو امیر حسین کے قید میں  
ہوئے تھے یہ وہ تھے جن کا کہا کیا خوب ہوتا اگر یہ غلامی سے اسیر  
اور سرور کو بہت پسند ہوتے تاکہ اس کو زندہ کوستے ایک عالم نے  
کہا کہ ہوا میرا ہے من مذکور ہے کہ آدیے کو خود نفس کا  
تسلیم ہو سنا ہے کہ قتل سے زیادہ تر واجب ہے کیونکہ نفس  
آدیے اسیر فکرمین رہتا ہے کہ یوں کر دن اور رات دن کر  
تاکہ ان کے شہر کو اندام ہو دیے اور تکلیف پہنچے اور حشر  
مردیے کو جب تک کہ پناؤ وہ ازار نہیں دیتے جب یہ  
بات تمام مدغم نے یہ کہ قتل موزے انسان کا واجب  
اور تمام لوگوں نے اور امیر ایما میو حاکم قندری کے نے جو  
ہو سپہ سالار امیر حسین کا تھا میرے حسرت اور تاسف  
کہ وہ دیکھا کہ امیر حسین کے قتل پر رائے نہیں ہوتا غل کرنے  
کے میں نے اندیشے کہا کہ امیر حسین ہارے قابو میں ہے  
اور کے قتل میں کچھ دیر نہیں ہوتے یہ کہہ کر من بھلے سے  
اوجھتا اور ارغیاد کینے لگے کہ شرع شریف کے حکم  
میں امیر حسین پر قصاص واجب ہو چکا ہے اور امیر  
کو اور ننگے جازے کرنے میں تاخیر ہے میں ادنیٰ امر  
کے لئے بہت عجب کرتا تھا کہ شاید یہ کیے جلد سے اس کو

## تیمور لنگ

چونکہ میں تجسائیں نہیں ہوں تو آمان نہیں چاہتا میں اوس سی کر  
 اٹھ لے کہ میں تجسائیں نہیں ہوں جو آمان تہوں اور تہد یکے نہایت  
 بدیہ کروں اور خدا رحول اور مصطفیٰ مجید سے ہر جاؤں  
 اس حال میں اگر کھیر و نے اپنے بہائے یکے خون کا دعوے  
 کیا میں نے اوسکو تسلی دیے اور شیخ الاسلام اور قاضی  
 اور مفتی کو بلایا اوسوقت شاہ شیخ محمد واسے بدخشان کا  
 لگا کہ امیر حسن نے ہمارے گہر کے گہر تباہ کر دیئے اور ہمارے  
 زندگے تلخ کر دیئے کیے شخص صلاہ شاہان بدخشان سے  
 قتل کیے شیخ محمد پیرمان سلدوز ہے فریاد کرنے لگا کہ ہزار  
 گہر ہمارے قوم کے تھے برسریے امیر حسن کے ظلم کے مارے  
 سرگردان پہرے ہیں اور گہر باہر مال اسباب تمام لوٹ لیا  
 اور اور اور اور ہے ہجوم کر کے اوسکے قتل پر مستعد ہوئے  
 محکو از بسکہ اوسریے قرابت سے خون کا جو شر آنا اور  
 نہایت عم لاحق حال ہوا اوسکے حال پر محکو رقت ہوئے او  
 کہہ علاج نہیں بتا تھا کیونکہ بلواسے عام ہو گیا تھا اور عوام  
 کے دل میں امیر حسن سے مخالفت ہو گئے تھے میں نے اوسوقت  
 علماء اور مفتی سے یہ پوچھا کہ امیر حسن کے قتل میں کیا حق  
 ہو اور نہوئے یہ کہا اگر وزارت مقتولین کے خون بہا رہا ہے  
 ہو جاوین تو اسریے کیا بہتر ہے نہیں تو قصاص سے مدعو  
 ہے یہ سنا ایک نے اومیں سے جو امیر حسن کا نوکر تھا کہ

## توزک

ہو دیے ہر وہ جو مجھ سے گھبرایا  
 ذکر امیر حسین کی مجلس گرفتاری کا  
 امیر حسین کو ماذل تو اپنے کسیر دیکر یکے میں نے یہ کہلا بھیجا  
 کہ میں نے تیرے ساتھ اسر توں قرار سے قرآن شریف  
 پر ہاتھ رکھا تھا کہ تیرے جان کا طالب نہ ہو لگا اب بے میں  
 ادبے عہد پر قائم ہوں اور یہ بلا جو تیرے اوپر نازل ہو  
 ہر کسب تیرے مخالفت کے ہیں خدا رسول اور اسکے  
 قرآن میں جگہ گرفتار کر آیا مجھ کو تجھے کوی کام نہیں ہے لیکن  
 میں ہجوم امرار اوسات اور تشنات پیتے سے جو تیرے خون  
 کے پیاسے میں عہدہ برآ نہیں ہو سکتا یہ پیغام سنکر وہ خزا اور  
 غصے سے میرے پاس آتا میں نے بیسے اور یکے تیسے کے اور  
 امراء کو بلایا جب سب امرار اوسات دربار میں آچکے تب  
 امیر حسین کو من نے بلا کر اوسر سے یہ کہا کہ کلام اللہ اور  
 نقض عہد نے میرا یہ حال کیا اور غاصبت تقیر عہد کے نتیجہ  
 کے یہ ہیں ہوئے ہیں اوسوقت ابو الرکات نے یہ شعر پڑھا  
 نقمان نکھڑد ز زبان درست بیان درست بہ کہ ایمان درست  
 مسکا تر ہو رہے تھے آدیے کا عہدہ راسخ سی نہیں نقمان  
 بلکہ ثابت قہر پر رہنا ہے ایمان بھی میں نے امرار کے  
 روبرو یہ کہا کہ امیر حسین کو میں نے ایمان دیا اوسے اپنی  
 ضرورت سے تیرے من تہہ کہا اگر میں قہر ہوتا تو مجھ سے آنا نہ

قلعہ اور لشکر سے دور کر مقرر ساتھ لیکر باہر نکلا پڑا اپنے مندرجہ  
یہ صبح روشن ہو گئے خوف کا باراجرا سر ہو کر رہا یہ سب سے  
بنار پر چہرہ کر چپ گیا اتفاقاً ایک شخص تیار ہو کر آگے نکلا وہ  
دسکو ڈھونڈتا تھا پتا تھا تھنار اور دسکا گھر میں رہنے کے لئے  
راہ کے دل میں یہ آکر مینار پر چہرہ کر آدھرا ہوا وہ دیکھ  
شاید اپنے گھر سے گھر کے کچھ لڑکوں سے تھنار مینار پر چہرہ  
تو کیا دیکھتا ہے کہ امیر حسین چہا ہوا بیٹھا ہے اور سر سیا ہوا  
امیر حسین نے غم اور تضرع کر کے بلا مروتی تھنار اور دسکا  
کو دیے اور یہ کہا کہ میرا حال پرستیدہ رکھنا انشا اللہ کامے  
اگر میں پرسند حکومت پر بادشاہ ہوا تو تجھ کو اپنا امیر کبیر بناؤں  
گا اور میں نے امیر حسین کے زور و توبہ بان لیا پر میرے پاس آنا  
اور جو حال دیکھتا ہے بیان کیا اور مالامیر کے بیٹے پشور کے  
میں نے اس سے کہا کہ جا کر امیر حسین سے کہہ  
کہہ دیے کہ جس طرح تجھ سے چپ جا تا کہ تجھ کو ایسے فدیے  
اور اپنے جان مروت لیا امیر حسین جان کے خوف کا مارا  
مینار سے اتر کر منبر کے پیچھے چپ گیا اس صبح میں امیر حسین کے  
سناند خو خوار سے اس حال میں کے متعلق ہو گئے اور پتہ سے  
پر ہجوم کیا اور ڈھونڈ کر دیوانہ خازن کے کمرے میں بیٹھے  
گم دیا کہ اس کو عادل نواب کے حوالہ کر دو تاکہ امرا  
لوسات اور قشونات جمع ہو دیں جسکو اس پر کچھ دیکھ



## توزک

ایک شاہ گہرا ہوا دیکھا اور وہاں اور نکلت اور شہادت  
 میں مال سے مشاہدہ کیا شام تک تو رات رات  
 ہوئے تو گہرا کر برخت لکھا کہ میں نے سب دن تیرے  
 عداوت پر نگرانی کی تھی اور سر دن بے ایک دن تو سر  
 نہ دیکھا میں جان لکھا ہوں کہ تیرے عداوت اور کینہ کا  
 بکبت لانا ہے مجھ کو یہ تجربہ ہو چکا کہ تو ارٹھالے کے طرف  
 سے ہوید پیسے دولت اور اقبال تیرے طرف متوجہ  
 پیسے نکلت اور ادبار میرا گریبان کھڑکرتیرے طرف کھینچ  
 دتا ہے مجھ پر نقیاب ہو کر اپنے زکوت میں مجھ کو صاف  
 کر دیے تاکہ میں میچ سموت اسر دیار سے کہ کو ملا  
 جاؤں میں نے او مسکا یہ ملے قبول کیا اور اسکو بہ  
 لکھا کہ اپنے کسی بیٹے کو بھیجے تاکہ روبرو سے اور  
 انوسرا اور نشانات اور نثری نوکروں کو جو چاہیے آرد  
 اور خدمت میں اونکو تسلے دون کر چلو کہہ صدر ندین آؤ  
 اپنے بیٹے بیٹے کو سہا میں نے روبرو اور اریکے  
 بہ قول قرار کیا کہ چاہیے نکلیں کہ کو چلا جا اور یہ کہ  
 میں کہ تو زار اور اور حاجت کے چیزیں لکھا ہارے  
 ہر تیرے ساتھ جانا اور اوسینے بہر صلاح کے کہ نفس  
 جو اہر کرے باندہ ذکر درویش کے مثال سر جان  
 میں ہا جانوں جو ان اضلاع گہرا اور نرم لکھتے ہسیر بدل



## توزک

میرا تین سے بیاد در جوانی سب حالات کا تعاقب کر کے اوکو  
 لیا اور بہت قشون اور ایل اور انوسر دامن کو دانا  
 یہاں اور مزم ہوئے اور سوقت یہ سنایا کہ امیر حسین کے اٹلی  
 اور ارشام کے یہ اغوا سے کرتے ہیں کہ تینے رسم اور  
 قانون نہ کون کا برہم کر دیا اعانت غیر تورہ کے کرتے  
 ہو قانون اور تورہ اور تروک سے الگ ہو گئے ہو غایہ  
 کا مرتبہ چنگز خان کے اولاد کو ہے جب یہ خبر میں ہو آوی  
 وقت میں لے ارار کو جا کر کہا کہ میرا مطلب امیر حسین کے  
 رائے سے مسلمانوں کا آرام دینا ہے کیونکہ تمام سپاہ  
 اور رعیت اور ایل اور انوسر اور ارشام اور ارار  
 اسے تکلیف میں ہیں اور تورہ ہار بے درمیان میں آج  
 سیور غنشا غدان سے جسکو خان ہار کہا ہے پسراگر  
 کے امیر کے دل میں یہ آئے کہ تورہ نہیں ہے اور  
 امیر حسین کے باتون پر خیال غام کرے تو وہ احمق ہے  
 پہریتے ہوئے کیا تاکر اپنی لوگ یہاں کے امیر حسین کے با  
 پر فریاد خون کر میں اور سر سر شکرار کردن اور میں مال  
 میں نہ دیشم بیات محمد خواہ کا منہ مندا سے شکر ایزد ہے  
 یہ شہ فانات سے اگر شکر خضر اثر میں غن ہو امن میں  
 یہ مسلمان کے کہ جہد غ کا محاصرہ کیا جائے اگر امیر حسین  
 دامن میں قید تو رہے اور کیا اچھا ہے اگر قلعہ میں محکم ہو کر

ہر وقت پاس رہا کرتا تاکہ ہر کار و شرا و سب کو  
شرفیت سے نال لیا کروں اور اس کے لئے یہ امر  
پر عمل کیا کروں جب لشکر قاباں اور عشار کے بن ہو  
میں ہوتے اپنے امراء و عہدہ کو بلا کر یہ کہا کہ امیر حسین فرزند  
اور حیدر کر لگا تاکہ اس سرور و رطبت سے اپنے توہم غلط سے  
فریب کہا جائے چنانچہ امیر حسین سے اپنے توہم غلط سے  
ہاگ کر ستر قند کر دیا گیا تو یہ لوگ بیٹے ہو کر سے  
ملائے گئے اور سرور و رطبت کو مانگے مناسب یہ ہے کہ  
محاسن شرف کر کے تمام سرداروں اور اوسات اور قشونات  
کو جمع کروں تاکہ وہ اپنے رفق امیر حسین کے متفق ہو کر اپنی  
اپنے قول کو قرآن شریف کے قسم سے موکد کریں اور مجلس  
منفقہ کر کے سردار و اہل اور اہل جمع کے از سر نو متفق  
ہو کر عہد کیا جب تمام امراء و عہدہ اور اوسات اور قشونات  
اور احشام اور قشونات میں صلح ہو گئے پہلے میں نے  
یہ کام کیا کہ شیخ علی ہادی کو موحد بہادر و دن تیکہ بلو  
ماسر سے کی ایک ر واز کیا اور سو قشونات یہ سننا کہ امیر حسین  
نے ایک فوج خوبان سر بدال کو سر دار بنا کر مرے قریب  
مقابلہ پر تین تین کے ہیٹے وہ سب نے اپنے پیچھے شیخ علی ہادی  
سر بدال پر حملہ کر کے پہلے ہیٹے حملہ میں مار کر بھگت دیا اور  
ریکے دامن کو ہشتاد و سات سے بڑھ کر حوالہ قضا کر دیا

## توزیک

ہوا اور قبائل اور احشام و ہشتان اور ماوراء النہر کے امیر  
 کے ہر امت پر تیار ہو گئے اور دنیان متغیر شکایت امیر  
 کے کہہ کر ہمیں ملک طلب کیا میں نے امیر ماکو کو اپنے رشتہ  
 برہمن کیا جسے قبائل امیر سن سے الگ ہو گئے تھے امیر ماکو  
 کے ساتھ ہو گئے جب یہ چار سردار میرے ساتھ ہو گئے  
 بن اور سکواہ اور دھات حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے سمیٹا اور سید ابو البرکات کے اپنے سے قرآن  
 شریف میں یہ الفاظ دیکھے کہ میرے ساتھ یہ ہدایت رہیگا یا  
 نہیں یہ آیت نکلے انما یرید اللہ لیلذب حکم الرحمن اہل البیت  
 و بطوریکہ قطب را غلام نے یہ تفسیر بیان کی کہ یہ آیت اہل بیت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غفلت شان میں نازل ہوئی ہے اور امیر  
 کے مال سے مناسب چیزیں کہ روح سادات کے  
 موت اور نجاست اور بت پرستی اور شرک اور عیسان  
 سے پاک ہے اور روح اوچے بدن سے نکلے بے طہارت  
 ذات کے طرف راجع ہو گئے ہیں سو امیر بے معاندان  
 کے بیان اور دشمنی سے فارغ ہو جاؤ لکھا اس تفسیر سے  
 جو ملازمیہ سادات کے حق میں بیان کیے تھے انہوں نے  
 موت پر نسبت اس میت پر غیر کے زبانی دہو گیا ابو البرکات  
 کے اپنے اور رہے کہ جو برکات ابوسے خیاں کیا اور وقت  
 میں سے اپنے دین پر ہوا یا کا ایک صوفی اور ایک سید

کار کر کے جب یہ فرمان امیر حسین کے پاس پہنچا تو اس نے  
جو اسے سپاہ بھرتی کے میرے طرف سے طلب کر رہے تھے  
آیا تو میں نے ہنگامہ کر دیا اور اس کے لیے کہے اور جو اسے  
لوہ کر کے بآب نفاق پر ایک موضع میں ڈیرہ کیا اور  
وائسے روانہ ہو کر اب جیون غبور کر کے موضع ملک میں  
نظام کیا وہاں اہل ہزارہ نے آکر ملازمت کے اور غولی  
کے غول میرے لشکر میں داخل ہوئے یہاں اوسے موضع میں  
ایک تہ جو امیر حسین کے طرف سے قندار کا ماگ تھا اور  
اوس کے بدسلوکی سے پریشان ہوا تھا وہاں کونڈر کے  
میرے ساتھ ہو گیا اور شکوہ اگلا کر کہنے لگا کہ امیر  
بدولت یہ امید ہے کہ امیر حسین کے پنجے کے ثبات سے  
اوسے حال میں عیسے شاہ شیخ محمد واسے بدخشان کے  
کر اوس کے اور اور الوہات اور قشونات کے استقامت  
کے لئے امیر چاکو کو میں نے بھیجا تھا آئیے اپنے عرصے میں  
امیر حسین کا شکوہ بہت لکھا تھا میں نے خط لکھے نارا تو  
کہہ بھیجا کہ مجھ کو شکوہ امیر حسین کا جیسے زیادہ ہے کیونکہ امیر  
بریتے جان کا طالب ہے اپنے جان بچانے کو اور اس کو  
وسکا ضرر دفع کر نیو تیار ہوا ہوں اگر تم کو اس کا شکوہ  
رہے تو اسے الوداع لے وہ شکوہ شکوہ  
جائیگا جب یہ فرمان اوس کے پاس پہنچا تو مجھ سے کہہ کر ملا

## تورنگ

راہ و تشون آکر بلوچ ہو گا ریاست کے امیدوار یکے دلیں  
 نین بیٹے اپنے تین امیر عظیم الشان خیال کرتا تھا باب اور یکے  
 یال اور سر جمع ہو گئے تو اور سکا نور و برادر و نہایت لڑا  
 ہو کر بسیار کوئے تھا مہذب میر سے پاسر آیا ولایت خٹا  
 مجھے طالب کے مین بیٹے بیٹے اور سکو دیدیے اور وقت امیر  
 کینسر و خٹا بیٹے کے باپ کے کو امیر حسین نے قتل کیا ہوا اور  
 آلائی کے طرف بھاگ گیا تھا جمعیت تمام آکر خٹان مین جمع  
 گیا اور شکر خٹانات کا جمع کیا بلکہ یہ عریضے لکے اگر امیر  
 اپنے عزیز پر قائم ہے تو میں مہر شکر خٹانات ملازمت میں  
 آتا ہوں میں نے یہ جواب لکھا کہ امیر حسین نے تین مرتبہ قرا  
 شہر این کے یہ قسم کہا ہے کہ میرے جان اور مال اور  
 ناموس کا طالب نہ ہو گا یہ ہر دفعہ نقص عہد کیا اور تم یہ  
 جاسنے ہو کہ میں نے سات مرتبہ اور یکے انداد کے اور  
 وہ ہر دفعہ میرے شکست چاہتا رہا مجھے ہر مہر کر کر آرزو  
 کرتا تھا کہ بلکہ کر کر فنا کر دیے اور اب غلیں اور بولا و  
 بولنا کو یہ ہوتا ہو بارے اور سر کو یہاں سے لیا کرتے ہیں  
 کہ وہ یہ بلکہ یقین ہو چکا ہے کہ میرے جان کا طالب ہے  
 اب جو میں واسیتہ دفع اور سیکے ضرر کے اپنے سے تیار  
 ہوں تو وہ اسکو نہیں خدا پر حوالہ کیا ہے انکار  
 ہو تو ان شہر این کے ہوا و سینے کہا ہے ہے اپنا

تیغور کے  
 تو چاہیے کہ امیر متابعت امر خدا کے کریے اور تار ہو جاوے  
 تاکہ فرزند ان بنے صلح کو اسر سامان سے فائدہ شغل حاصل  
 ہو ویسے آخر وہ یہ ہوا جو کہ علماء نے تفسیر کے تھی کہ جب  
 میں واسطیہ دفع امیر حسین کے ترند میں نازل ہوا تو سیادت  
 اور نقابت آب مستغنی عن الاوصاف میر ابو البرکات جو مدینہ  
 کے سادات عظم الشان سے ہیں معہ نقارہ اور نشان کی  
 میرے استقبال کو آئے اور بیان کیا کہ میں بموجب حکم  
 رمحول رب العالمین کے جو مجھ کو خواب میں فرمایا ہے یہ نقارہ  
 اور نشان لایا ہوں میں سید ابو البرکات کے تشریف لائے  
 کو خیر اور برکت سمجھ کر سادات عا نے درجات کے تعظیم  
 اور تکریم میں نہایت سے کرنلکا اور اونکو اپنا جلیل اور امیر  
 اور شیر کر لیا اور کبھی اونکے امر کے خلاف نکما اور اونکی  
 آنے کو تائید الہی مانا اور اونکا مرید ہوا وہ حضرا اور  
 سفر میں میرے رفیق اور شفیق تھے چونکہ میں نے سید نے  
 نقارہ اور نشان امیر حسین کا چونشان سلطنت کا ہے  
 بکھولا دیا تھا یہ خبر توران زمین کے اطراف میں پہنچی  
 گئی پہلے پہل جس نے امیر حسین کے مخالفت کے وہ شیخ محمد  
 سیریان سدوزیہ سے مدد سے قرقرہ کو اس کے اس  
 بھکر میں نے بلایا وہ صحرا نجد میں پریشان پرتا تھا جس کے  
 میرے خروج کے بارادہ مخالفت امر حسین کے



## توڑ کر

جس نے نوادہ امیر کے بیان کرنا شروع کیا اور جلیل اور بولہ  
 نے جب یہ سنا تو کانپ اٹھیں اور دیکھ کر اسے دیکھا اور  
 ہنس کر کہا کہ امیر حسن کو مطلع کر دیں جب یہ خبر امیر حسین نے  
 سنی تو اس نے اتفاق ظاہر کیا یہ پائیے تھا کہ مجھ کو جنگ پر لاؤ  
 لیکن میں تمہیں اور راستے سے رہتا تھا اور جو میرے دل میں  
 تھا وہ بے زبان پر کہہ چکا تھا تو میں نے یہ موافق  
 تھا اب جو اتفاق ہو گیا ہے تو موافق نہیں ہوں اپنے راکٹر  
 اور خدایت اسے پر توکل کر کے باوجود اپنے ہمراہ لے کر  
 حسین سے اب تک تو موافق تھا اب جو وہ اپنے قول کو ترک  
 کر گیا ہے اور میرے قتل کے درپے ہوا ہے تو میں ہی  
 اس کے دفع ضرر میں واسطے حفاظت اپنے جان اور ناموس  
 اور مال کے کو شتر کرتا ہوں میرے امرا اور اسیرات ہی  
 بہت خوش رہیں گے اور اکیلے اور ایکیت ہو کر رہیں  
 گے اپنے تشوہات کو راستہ کیا

## اور میں نے انتظام جنگ امیر حسین کا منظور کیا

کو جس میں میرے امرا بکریوں کو شتر متفق ہوئے تو سب اس  
 میں شریک تھے یہی حال ہے یہ آت کھلے قل اسلم  
 اور امیر حسن نے ان کے لئے کیا اور کئے کئے اس  
 میں کئے یہ میں نے کہہ دیا ہے کہ فرزند ان سے صاف  
 اور سب کو آت کھلے ہوئے مجرب رکھیں جو کو یہ امر ہے

نقض عہد کر لگا جیسے کہ قسم کھائیے وہ ہے اور اس کے غنیمتوں کے  
 خاطر جمع رکھو کہ اگر نقض عہد کر لگا میرے یہاں کر قتل ہو گیا  
 آخر کو وہ ہے ہوا جو میں نے کہا تھا جب تعدیے اس کے  
 بہت ہو گئے اور اخلاص بدل گیا اور عجب اور تکبر اور غور  
 کو اس نے اپنے عادت کر لیے اور میرے بیچ کئے کے در  
 ہوا مجھ کو بے لکھ و واجب ہوا کہ اس کا ضرر اپنے سے دفع  
 کر کے خاطر جمع کروں

### ذکر صاحبقران اور امیر حسن کی مخالفت کا

ایلیہ میں نے انتظام شکر کا کیا اور پانچ سو تہمت کا رکاب  
 غنیمت میں رکھا اور امیر حلیں اور بلو لادلو غا کو جو امیر  
 کے رشتہ دار واسطے لیجائے میرے قوم اور اس سر  
 کے آئیے تھے اپنے مجلس میں ملا کر اسے میں نے سکھا کہ امیر  
 نے شاید سلائے ترک کے پائے کو مصحف خدا کے قسم کھانے  
 اور پھر قسم کو فراموش کیا اب نقض عہد کر کے بوسر  
 مخالفت ہوا ہے اور میرے قتل کے درپے ہے میں  
 پیسے اب یہ آتا ہوں پہر علماء کو میں نے جمع کر کے اولیٰ  
 فتویٰ طلب کیا کہ انکو یہ معلوم ہے کہ امیر حسن نے تین مرتبہ  
 قسم عہد کیا ہے اب میرے قتل کے درپے ہے اور  
 پہر خواہش کرتا ہے کہ میرے اہل کو رعیت بنائے علماء  
 نے یہ جواب دیا چوں کہ نقض عہد پہلے اس کے طرف سے

## نورنگ

۲  
 کہہ کر اپنے قہر اور قسم سب بھول گیا اور بولا دہو غا  
 اور امیر قبیل کو جو ادھیکہ رشتہ دار ہے پہچانا کہ ہمارے  
 اہل اور سر کو ولایت بلخ میں لاکر قتل کرے جب امیر سپہ سالار  
 دشمن اور نہ ہمشہور ہو گیا تو اس کو منصف پر چھوڑا اور  
 امیر داد اور امیر سار بولغا اور امیر جاکو اور امیر یازد  
 اور عباس سر بہادر اور امیر غا اور شیخ علی بہادر اور  
 دولت شاہ فشرادینور اور امیر موسیٰ اور ایلی بہادر  
 اور امیر سید ارلات اور حسین بہادر جو بارہ امیر منترے  
 پر سے مجلس میں آئے اور یہ عرض کیا کہ اگر رہا ستم  
 اور قتل اور اس سر کے قتل ہو سکتے ہیں تو قہر مہار  
 اہل اور زمین تو ہکو چھوڑ دتا کہ جو ہسین آدمی اس میں  
 خوشتر کریں ہم نے آج تک تو تلوار باندھ کر تھارے  
 ساتھ سہاڑے کے اور تلواریں ماریں اب بولا د  
 بولغا اور نہیں آکر یہ خواہش کرتے ہیں کہ ہکو رعیت کے  
 نماں شکن باندھ کر ولایت بلخ میں لاکر قتل کریں امیر جاکو  
 اور دولت شاہ فشرادین نے اتنا مبالغہ کیا کہ میں ہر چند اون کے  
 نے کرتا تھا پر مطمئن نہیں ہوتا ہے آخر میں نے یہ قسم  
 بانی کہ تھارے صلیب اور صواب دیدے میں ہمارے  
 زمین ہوں سب اور ہکو قتل ہوئے تو زمین میں اس سر پر  
 کیا اور زمین میں میرے ساتھ قسم لیا کہ عہد کیا ہے اور

۱۷  
 خیمہ چھوڑ کر گئے  
 چلے جاؤں گئے اور تھوڑے ہی عرصے میں  
 نے اور اس کے تعاقب کو بھیجا اور شیخ محمد پیر بیان سلسلہ دوزخہ کو چلا  
 میں اور اس کے تعاقب کو روانہ ہوا جب اس کا پیچھا پتا ملا تو میں نے  
 خند تک جا کر اس کو بند کی طرف راجت کی اور یہ تمام حال  
 امیر حسین کو لکھ بھیجا امیر حسین بنما طرحی ارنگ سرا یہی ہے  
 طرف چلا گیا اور زمین شکار کہلتا ہوا خط کشن اپنے دار السلطنت  
 میں داخل ہوا اور سوقت امیر حسین کا خط آیا کہ میرے یہ علاقہ  
 پر ہے کہ ارنگ سرا یہی ہے بلخ کو جنگ میں چلے اپنا  
 دار السلطنت گھرایا ہے جاؤں اسرار میں آپ سے علاقہ  
 پوچھا ہوں کہ جب ہم تم متفق ہو کر سریر مملکت بلخ پر قائم ہوں  
 تو خراسان کو مسخر کریں پھر ولایت توران اور خراسان کو  
 برادرانہ تقسیم کریں ایک ہمارا دوست جو امیر حسین کے محل میں  
 میں تھا اس نے لکھ بھیجا کہ امیر حسین کے خط کا جواب لکھنا  
 کفایت کرتا ہے کہ جنگو اپنا ہے مقام لیند ہے سرگز سرگز آؤ  
 کرے فریب نہ کہا جاتا میں اس کے اشارہ سے گیا کہ امیر  
 درپے قتل کے لیے بلخ کا ارادہ موقوف رکھا یہاں اس کے  
 یہ سب کدورت کا ہو گیا امیر حسین نے میرے یہاں سے  
 کے واسطے بہت سے چلے گئے تاکہ جنگو رہنے نہ سکے  
 کرے جب جنگو کے باہر ہو گیا تو یہاں اس کا وہ سہارا  
 قوم اور اس کو متفق کر دیا جب اس کے حرم خراسان

توزک

نہ کر نیکو بیے جب پریشمون معلوم ہوا تو یقین ہوا کہ امیر حسین  
 نہ کر لگا نہ اکو فراخ موشر کر کے میرا قصد رکھتا ہے میں  
 نے اپنے قوی جمع کیے اور امیر حسین کے ساتھ طاہر بن  
 اشتیائیے کرتار راہان تک کہ خبر مخالفت کخیرواد اور شیخ محمد  
 اپ بیان سلسلہ ذریعے مشہور ہو گئے امیر حسین اور بکے مخالفت  
 کے اندیشناک ہو کر سوار ہوا اور ہم متفق ہو کر کنارہ چوہن  
 کے اور اترے جب امیر میرے سے یہ کہا کہ جھون کو عبور  
 کر کے مخالفوں پر لشکر کشیے کرتو ادینے یہ کہا کہ یہ جنگ  
 مجھے نہیں بن آئیے بیے لاچار امیر حسین اور بکے میرے پاس  
 آکر کھینے لگا کہ میں یہ جان چکا ہوں کہ کوئی کام بدو نہمت ہے  
 یک نہیں ہو سکتا چونکہ مدافعت امیر کخیرواد اور شیخ محمد پر  
 بیان سلسلہ ذریعے کیے سے نہیں ہو سکتے تو اب امیر کو وہاں  
 بیے کہ ادینے مدافعت پر ہمت کرے میں ادینے وقت دعا  
 نبیر پڑھ کر دریا سے عبور کیا امیر حسین نے زندہ ہشتم کو  
 مدد اور سکے قوم کے میرے ساتھ بیجا جب میرے غمور کے  
 نبیر غنیمت سے تھکے تو صفین اراستہ کے من کے چڑھنے سے  
 غمور اور بیے انتظار ادین پر لشکر کشیے کی جب ادینے  
 نوازا اب انکو کخیرواد اور شیخ محمد پر بیان سلسلہ ذریعے  
 اس کے کہا کہ امیر صاحب قوی و فوری سے بیے غمور سالان  
 کو کہ وہ نہ ہو اور نہ ہو کہ وہ نہ ہو کہ وہ نہ ہو کہ وہ نہ ہو

آیا اس مضمون کا کہ ہم امیر حسین کے کرا اور خشونت سے تنگ  
 ہو گئے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ صاف دل میں قریب ہے  
 کہ امیر حسین کرا اور جیل سے آپ کو باز رہے دیو بیے گا ہمیں  
 یہ کلام سیما سنا کہی جو دل میں تھا وہ کہہ دیا ہے اور سوقت  
 میں نے یہ سنا کہ او نہوئے امیر حسین کو بیے خط لکھا ہے میں  
 نے اپنے خط کا مضمون امیر حسین سے بیان کیا تاکہ وہ بھی  
 بموجب دوسرے اور پاک دینے کے اپنے خط کا مضمون  
 بھی بیان کر دیے اور سنے اپنا اسے الضمیر حیا لیا میں نے غفلت  
 سے پایا کہ جو مجھ کو لکھا ہے اس کو جہے یہ بتائے لکھا ہو گا تاکہ  
 مجھ میں اور امیر حسین میں مخالفت پیدا کر دین امیر حسین نے  
 میرا کینہ دین رکھا تاکہ تجھ سے غدر کرے اور سوقت پہ پہ  
 سنا کہ امیر حسین نے اپنے مضمون سے یہ صلاح کے لئے  
 کہ جب تک امیر تیمور زندہ ہے اس کا میرے سلطنت اور  
 مملکت کا تباہ رہنا اور ارادہ میرے گرفتار سے کا ہو  
 میں نے کہا یہ بات خلاف ہے کیونکہ امیر حسین نے میں نے  
 کلام اللہ شریف کے قسم کہا کہ یہ عہد کیا ہے کہ تجھ سے غدر  
 نہ کرے گا اگر ترک سلائے کے ہے تو وہاں قرآن مجید کا آیت  
 پڑھ کر لگا اس حد میں رفقہ عادل سلطان کا حکو امیر حسین  
 نے خوانین جنگ سے یہ سمجھ کر خان بنایا تھا تاکہ وہ کوئی  
 کو اپنا مطیع کرے میرے پاس آیا کہ امیر حسین تم سے

## توزیک

اٹالے اور شاہ بدخشان نے آکر بہ تصریح استدعا کی  
 کہ تم حکم دار السلطنت بدخشان میں مقام کرو میں ہے اونچی  
 اتنا سر کیے موافق سوار ہو کر شہر بدخشان میں داخل ہوا  
 وہاں کے سرداروں اور سلاطین نے پیشکش بہت سی  
 گھوڑے اونٹ نذریئے میں تے چند روزوں میں مقام کیا  
 اور کچے جلاہ اور بعضے اور لوگ جنہوں نے جنگ میں  
 کوتاہی کی تھیں حاضر ہوئے اور وں کے عہد  
 کے لئے اونکو میں نے تازیانہ مار کر ادب دیا اور سون  
 میرے بہتر مریضے ہوئے کہ امیر حسین اور شاہان بدخشا  
 میں موافقت ہو جاوے تو اوند میں قول قرار مستحکم کرد  
 امیر حسین نے میرے وہاں کے توقف سے وہم کیا کہ  
 مبادا میں شاہان بدخشان سے موافقت کر لوں اچھی  
 میرے پاس رہا کہ شیخ محمد ثانیان سلسلہ و زکا اور  
 کنخیر و موافقے تو م اور لشکر کے مجمع ہو کر برسر  
 مخالفت ہیں میں پہلے خبر سینے سے سوار ہو کر امیر حسین  
 کے طرف جو بعد مجمع بدخشان کے خاطر جمع سے راہ میں  
 سے پہر کر سارے کو ملا گیا تھا روانہ ہوا جب میں  
 سامنے سارے میں آیا تو میں شیخ محمد ثانیان  
 امیر کنخیر کے مخالفت کا مجھ سے بیان کیا میں اپنے لشکر  
 میں آیا تو خط کنخیر و اور شیخ محمد ثانیان کا میری پاس

## تیمور سے

تھا عمر بہر میں کہے ایسا کا دشتوار و سخت مجھ پر نہیں سہا تھا  
 اسوہ میں کہ غنیم میریے اور ان تیرہ آدمیوں و لیر کے  
 ہاتھ کے قرب کہا کرتے تھے جاگہرا ہوا تھا دوبارہ سچا سر آدمی  
 بدخشاہ نے اپنے فوج سے جہت کر میریے طرف کو آئی  
 اور دوسرا دیے اور ان کے کوٹک کے لئے دوستی  
 میرے دوڑیے اس میں اپنے بہادر و ن کو میں نے تحفہ دیا  
 اور ان پر حمل کیا اور وقت اس لئے بوجھتے کر کے غنیم  
 میں جاگہرا اور دو تین بدخشاہوں کے گردن پر دیا مار کر  
 کہ اس شخص کو جو دیکھتے ہو یہ امیر تیمور سے جب انہوں نے  
 میرا نام سنا تو جنگ سے ہاتھ اوٹھا کر ہائے الامان کہتی ہو  
 جاتے تھے جب میں اپنے جاگہرا اور ہاتھ بدخشاہ نے بے جا کر  
 دور کھڑے ہو رہے غازی سے معذرت کے اور دو  
 شخص میریے پاس پہنچ کر جان بخشی طلب کے میں نے  
 کہا شریک گھوڑے اور اسباب جہان ملک پیر امیر  
 کے شکر کا جتنا لیا ہے سب حاضر کردو وہ یہ قبول کر کے  
 رہے اور میں مظفر منصور استہ استہ اپنے لشکر میں آیا  
 دن بدخشاہ جو کہ جہان ملک کے لشکر کا اسباب لوٹ کر  
 لگے پتے جمع کر کے وہ اور اور تحفے اور پیشکش لیکر ملازمت  
 کو آئے اور زبان معذرت کے کہو لے میں نے شیخ شاہ علی  
 اور اور اسیر بدخشاہوں کو خلاص کر دیا اور سے اپنے



نورنگ

انہ کیا جہان ملک اپنا شکر درست کر کے نزدیکی اور  
رہ کے پہنچا ورنہ جا کر لوٹ میں مشغول ہو گیا اور اس  
یہ سپاہ نے پیچھے خوب بوٹا چانچک بد خشا نے سپاہ  
نے درہ سے نکل کر تنگ گہاٹیوں میں جہان ملک پر حملہ  
کیا اپنا مال اور مواشیے جہان ملک کے قبضہ سے خیر  
اور اس نے لوٹ لیا تھا سب چھین لیا اور شیر اور تلوار  
مار کر جہان ملک کو موشکر بگاڑ دیا جہان ملک تو بہاگ  
آیا لیکن چہ سو تیس سوار اور اس کی بد خشانوں نے پکڑ لیے  
اور اونچے گھوڑے اور تیار سب لوٹ لیے جب جہان ملک  
نے بد تدبیر کر کے ایسے شکست عظیم کھائیے کہ آدمی  
بے بہت ماری گئے تب ایک سوار جہان ملک کے شکر کامیز  
پاس آیا اور جہان ملک سے شکست کا بیان کیا یہ خبر  
سننے پر محکوم غیرت آئے اور میں سوار ہوا جھپٹ کر اس  
درہ پہنچا غایت اچھے پر تکیہ کر کے یادہ ہو کر رستہ  
بد خشانوں کے گہاٹے کا جو مور و پنج سے زیادہ تھی  
روک لیا اور وقت تیرہ جوان مردانہ میرے رفات  
میں ہمراہ پیچھے اور قتال اور جہاں شروع ہوئے اس  
حرب ضرب باوجود کوتاہی اپنے آدمیوں کے اور  
حاجت کشمیری کے ساتھ عمل میں آئے کہ دیتے اور تلوار میں  
نوجوان لیکن دل میرا اور میرے سپاہ کا صد گونہ ہو

پتھور کے

سیاہ بالکل بھاگے اور من سے بہت لوگ زخمی اور مقتول  
ہوئے طرف بالا سے بدخشان کے ایک درہ تھا اور منچ نام  
نہایت تنگ اور جا کے مستحکم تھے دو بڑے دریا دو طرف  
یہ آکر وہاں ملے تھے وہ سب شاہ اور سپاہ اور سرد درہ  
من قایم ہووے جب یہ خبر میں تلخینے تو اپنے افواج کا بندہ  
کر کے اور سرد درہ کے طرف روانہ ہوا جب انہا زین آیا  
تو امراء اور بہادر وں کو تحریض کے تاکہ بدخشان پر ترک  
تاز کرین بہادر وں نے مثال شیر وں کے وہاں جا کر ایک  
حکم من اور سر جاعت کو بھگایا من ہیے وہاں جا پہنچا اور بدخشا  
ن شکستہ حال تھا ایک کے طرف بھاگ کر دریا کے جھون سما  
اور تیرے اور گزر روک لیا من ہیے یہ خبر سنکر سوار ہوا  
اور سیاہ کو یہ حکم دیا کہ جلد بدخشانوں پر چلین اپنے افواج  
کا انتظام کر کے دریا سے جھون سے عبور کیا وہ سیاہ  
ہو کر وہاں سے ہے ایک کے شیخ علی اور شاہ علی بدخشا  
ن کہ بدخشانوں کا سردار تھا کڑیے گئے گئے ان کے کہوڑے  
اور بکریوں کے جو اور جنگل میں چرائے پڑے سب  
کو غمت لیکر با ظفر مراجعت کے اور سوقت یہ خبر آئے  
کہ کچھ بدخشان نے درہ میں آکر حکم ہوئے من میں تو لب  
کڑت کشت تے تھک گیا تھا کہوڑوں کو اسو وہ کڑا تھا  
جہاں ملک امیر حسین کے بیٹے کو سوار کے افواج کے

## تورک

کوچ کرتا رہنا میں بے وفات خیر کے سوار ہو کر اب جیون کو اتر  
 کر صحرا کشم میں جو دلاست بدخشان سے ہے مقام کیا وقت  
 خط امیر حسین کا آیا کہ اپنے فرزند جهان ملک کو آ کے خدمت  
 میں روانہ کیا ہے جیسے یہ خبر آئیے کہ افواج بدخشان نے  
 عقبہ کرکس کا سدود کیا ہے میں ہے سوار ہوا پر وہاں  
 جا کر یادہ ہوا تمام سپاہ مجھ کو یادہ دیکھ کر یادہ ہو گئے دیتے  
 تیر و تنگ لگا کر روانہ ہوئے پہلے سے حملہ میں عقبہ کرکس کا  
 بدخشان نے امنہ - یہے پاک کر دیا وہ بہاگ کر عقبہ ہم  
 میں ڈٹ گئے جب ہم عقبہ کرکس سے آگے بڑھے تو یہ  
 آئیے کہ مخالف عقبہ حرم میں محکم ہوئے میں حرم کو متوجہ  
 ہوا جب نزدیک آیا تو جوانوں کو تحریض کے اسر عقبہ  
 کو یہے عقبہ کرکس کے طرح پہلے سے حملہ میں غنیمت لے لیا  
 لشکرے بدخشان کے بہاگ کر دیا سے حرم سے اتر گیا  
 اور مل کو توڑ کر رستہ روک کر کھڑے ہو رہے ہیں آپ  
 سپاہ کو برابر گزر گاہ کے چھوڑ کر واسطے تالا شہر باب  
 گھاٹ کے روانہ ہوا اور گھاٹ دریافت کر کے کچھ فوج  
 کو اوتاراجب اسر فوج نے دریا سے پار ہو کر بدخشان  
 پر حملہ کیا اور جو مقام کہ اوڑھنے کے روکے تھے اڈ  
 کو تھپے اٹھا گھوڑا پانے میں ڈالا اور سپاہ نے یہے  
 رفاقت کے انہر دریا سے پار ہو گئے سلاطین اور

۹ کا اپنے حال میں خوش ہو ویسے سلاطین بدخشان کے کمال اطاعت  
 کے ساتھ بہت شکش دیا کر لے تھی اس برس میں اون پر روپیہ  
 زیادہ کر دیا اور اسکے وزیر نادان خیانت پیشہ یہ سلاطین  
 بدخشان سے اتنا روپیہ کہ اون کے مقصد ور سے زیادہ ہوا  
 کر کے قندزاؤں سے چھین لیا اور انہوں نے غیرت کھا کر امیر حسین  
 کے ولایت کو تاراج کر دیا جب امیر حسین نے اپنے فوج  
 اون پر تعین کیے تو انہوں نے اس کو شکست دیے اور  
 بعض سردار امیر حسین کے جو اس سے ناراض تھے اور اس  
 قول فعل کا اعتبار نہ کرتے تھے وہ سلاطین بدخشان سے اس  
 امر پر متفق ہوئے کہ امیر حسین کو سلطنت سے معزول کریں  
 باب میں بجگو بھی خطوط متضمن شکایت امیر حسین کے لکھے جب  
 یہ خبر امیر حسین نے سنی شبامشب میرے پاس آیا اور کہا  
 کہ بجگو اور میرے سلطنت کو بجا دو اور نہایت لجاجت  
 کہ وہ خطوط اسکے شکایت تھے جو بجگو آئے تھے میں نے  
 اس کو دیکھ لکھے وہ دیکھتی ہی متوجہ ہو کر اور سر اس پر ہوا  
 میں نے اس کی دلاسا کی کہ میں سلاطین بدخشان کو ترسے  
 اس لاتا ہوں خواہ رائے سے خواہ صلح سے لیکن لڑاؤ  
 کے دو پہلو ہیں اور تیرا شکر دو دو رہا ہے اب  
 صلاح یہ ہے کہ میں تو آگے انتظام کر کے سلاطین بدخشا  
 پر جاتا ہوں اور تو مو فوج ایک منزل پیچھے پیچھے کھینچ

## توزک

۲ ہو جاوے تو پرہم جتہ کے جلد سرا انجام ہو جاوے اس حال  
 میں اتفاقات حزیے جیسا میرے دل میں آیا تھا وہ میرے  
 ہو گیا یعنی درمیان امرار جتہ کے مخالفت ہو گئے حاجت  
 قمر الدین پر چہرہ گیا دونوں میں خوب کشت و خون ہوا لشکر جتہ  
 کا کچھ تو قمر الدین کے طرف ہو گیا اور کچھ حاجے ملک کے طرف  
 چلا گیا میں یہ خبر سنکر اون پر چہرہ گیا لشکر جتہ بالکل ہانگ کر  
 اپنے اپنے گھر کو چلے گئے میں نے ہمعنان فرور نے حاجت  
 کے امیر حسین یہ خبر سنکر میرے استقبال کو آیا ہم دونوں کو  
 بغلگیر ہو کر لمبے عیش و آرام میں مصروف ہو گئے جسے یہ خبر  
 آئی تھی کہ سلاطین بدخشان نے باغی ہو کر قندزلیلیا امین  
 اسرقصد سے بیزار ہو کر میرا محتاج ہوا بدترین عادات  
 امیر حسین کے یہہیتے کہ جب کوئی مشکل اور سریر آن بنے پھر  
 تو بہت عجز کرتا تھا اور جب مشکل حل ہو جاتے تو لاف گداز  
 کیا کرتا اور یہہے کہ نہایت حاسد تھا اسنے نوکر ذلت  
 یافتہ پر بیے حد کیا کرتا اور نہایت بدسلوکی اور طاع  
 حسرت کے پاس کچھ چیز معلوم ہویتے طمع کر کے وہ آدھے  
 نیلتا اور بدسلوکی کے اور لالچ سے اپنے نوکروں کو با  
 کر دیتا تھا اور جس سرحد پر کوئی حاکم بھیجا تو یہے  
 آرزو کرتا کہ اوسر حاکم باسرخو کچھ ہو دے سب  
 لیلیوں اور کیسے حاکم کو گلابہرے جگہ اپنے وقت نہیں دیتا تھا



## توزک

۲۰۶

چاہیے کہ شکست دیو سیے اور نہایت تعلقات ظاہر کیے امن  
 نے امیر حسن کے قاصد کو کابل کے تقسیم کا خط دکھلا کر سننے  
 کو کابل کو فتح کیا پر امیر حسن نے اپنے کہے سننے پر قتل نجات  
 پر ایہ پیغام امیر حسن کے سنا تو امیر موسے کو برسے یا سر  
 پہا کہ کابلستان تم سے پیسے متعلق پیسے میں نے اویس کے بات کا اعتبار  
 کیا اور یہ کہا کہ اثار اللہ تعالیٰ اگر میں مرد ہوں تو ملک کو لشکر  
 جتھے بے منت امیر حسن کے غلام کروں گا اور میں نے اگر  
 دین میں سوچا کہ لشکر جتھے ملک میں آجادے تو اچھا ہے اور  
 امیر حسن نے امیر موسے کو فرمان لکھا کہ جیون پیسے عبور کرے  
 جب امیر موسے مقابل فوج جتھے کے ہوا تو پہلے پیسے مرتدین  
 کہ امیر موسے فوج جتھے کے سامنے آیا سپاہ جتھے نے ہجوم کر کے  
 ناسکند سے جو اون کے لشکر گاہ پتے امیر موسے پر یورش  
 کیے امیر موسے شکست نصیب نے ہزیمت کہا کر مراجعت کے  
 جب امیر موسے کے شکست امیر حسن نے سینے تو خود غلج  
 کوچ کر کے بلا فصل مقام کشر میں آیا اور سوقت لشکر جتھے پر  
 ہو کر زور کیا امیر حسن گہرا کر برسے یا امن ابھیٹا اور تجھے  
 کہا کہ لشکر جتھے اگر شکست دے گا تو ہزیمت کیا کرو گے میں نے  
 کہا جو خدا کے مرضے ہے وہ کروں گا امیر حسن اس بات  
 سے تاثیر پذیر ہوا اور کہنی لگا خدا یوں کر ہے کہ تم قوی  
 دل ہو کر لشکر جتھے کے مقابلہ پر چلو اور میں عقب پر محافظت

## تشیو راجہ

۵  
 بیکر تاشہور میں کہ حرام زادہ ہرگز نہیں مرتاجت تک اتنے محسن یہ  
 یہیے ٹکر چکے تو نے حرام زادے اپنے ثابت کے پہر امیرین  
 نے اپنے نگاشتے دا میلے ضبط کا بل کے تعین کیے اور میر  
 گوش اور سے کا حق فرا مشر کر کے مرجا ہیں بھی بیکر یہ شرم  
 آئیے کہ کیا وہ خط جو محکومات قسمت کا بل کے لکھ دیا تھا طام  
 کردن جب اوس سے یہ بیروتے ہو چکے تو اوسکو روزگار  
 پر حوالہ کر کے سواد کا بلستان میں مقام کیا وہ کا بلستان کے  
 انتظام کا حکم دیکر روانہ ہوا اگر ہڑے پر چڑے چڑے بھی  
 مشورہ کیا کہ حاکم بلخ کو اپنا دارالامارت بنا دے اور قلعہ  
 حصار کو مستحکم کر کے عمارت بنا دے میں نے اوسکو اسرارہ  
 سے منع کیا لیکن چونکہ اسباب اوسکے کتب اور ادب کے تر  
 میں تھے باز تر بلخ کے طرف متوجہ ہوا بلخ میں جاتے ہی حصار  
 ہندوان کو عمارت کیا اور خندق کھدوا کر شہر والوں کو دہا  
 اوٹھا کر قلعہ میں بایا شہر ویران رہ گیا میں اپنے دارالسلطنت  
 کو متوجہ ہو کر خط کشن من اترا اور ۷۹۷ سال سنو اوٹھہر ہو کر  
 میں کہ محکو تشیو ان سال شروع ہوا میریے دلین یہ خوش آیا  
 کہ کیسے ایک دلایت پر ترکنا زکرون اوسوقت کیسے جاسو کر  
 دشت جزیہ کے طرف سے یہ خبر لائے کہ شاہ جتہ چلا آنا  
 میں اوسر لشکر جتہ کو غنیمت جانکر انتظام لشکر میں مشغول ہوا جی  
 قاصد امیر حسین کا آیا کہ سپاہ جتہ کے لئے تھپا امیر صاحب



## توزک

۱۰۳ جعفر بہادر کو بڑے برابر کھڑا تھا میں نے اوہارا تاکہ جا کر  
 کابل کا رے کے افیو غا کو اوہر بخانے دے اتفاقاً دوسرے جنگ  
 جہاں میں ایک تلوار افیو غا کے سر پر لگے کہ مغز اوہر کا گھڑ  
 ہو گیا اوہر کو تو زمین پر گرا اور بولاد بو غا قلعہ میں گھس گیا  
 میں نے بے ہوش گرم گھاؤ کا بن کے دروازہ پر جا کر جو انون کو  
 تحریض کی کہ حکم کر کے نیرا در مونگریان مارا کر قلعہ کا دروا  
 توڑ کر قلعہ میں گھس گئے جب فتح میں ہوئے اور بولاد بو غا کو ہی  
 بکریا تو قلعہ کے سپاہ کو میں امن دیا دو دن کے بعد امرین  
 بیٹے آیا میں اوہر کے استقبال کے لئے چلا وہ کہوڑے ستا  
 اثر کر مجھ سے بغل گیر ہوا اور مبارکباد فتح کے دیے کہنے  
 لگا دل ازرجان ان دونوں بد خصال کے حرکات سے جلتا رہا  
 اگر یہ فتح میسر نہ ہوتے ۔ اوسر شہر کے نواح میں ڈیرہ  
 کر کے افیو غا اور بولاد بو غا کو شکن بندھے ہوئے بلایا  
 جب میں نے اذکو دیکھا تو یہ تجربہ ہوا کہ لوکر کو اتمانہ  
 بڑا ناچا ہے کہ اوسکے دماغ میں خلل پیدا ہو نوکر کو مرث  
 امید و بیم میں رکھنا چاہیے اور اوسکے لئے ہجتم مقرر  
 کیا جائے لیکن میرے دل میں یہ آگاہ اصل زادہ خطا نہیں کیا کرتا  
 اگر افیو غا اشرف ہوتا تو خطا نہ کرتا پھر میں نے افیو غا  
 ہاتھ تراکالا منہ ہووے اگر تو اشرف ہوتا تو یہ ہوتے  
 اپنے تحسز کے ساتھ جو امرین ہے کہ مرثیت سے حکایت کرتا

پتھور سے

ساہان تسیرو لایت کا بلستان کا کیا امیر حسین میرے استار سے  
کے خوشنود اور توڑک تسیرو لایت کا بلستان کا بلو لادو غا اور افیو غا  
جو بڑے مقتدا میر حسین تھے تھی اور امیر حسین نے انکو تربیت  
کر کے کا بلستان کا امیر الہ مراد کر دیا تھا اب ان کے دماغ میں  
خلل پیدا ہوا کہ سلطنت کا دعویٰ کیا اسریو رشر میں من لو  
ہا اول بنا اور امیر حسین تول ہوا ارشک سر اسے سوار ہو کر  
عقبہ ہندو کشریہ عبور کیا اور جلد بلا فصل مقام کا بلستان میں  
پہنچا افیو غا کو جب خبر ہوئی تب میں معاشرہ راجہ امیر کا بل  
میں داخل ہو چکا جب افیو غا مغرور اپنا لشکر راستہ کر کے  
میرے مقابلہ کو آیا تو میں نے خطائے بہادر کو افیو غا  
کے روبرو کیا اور شیخ علی بہادر کو موفوج او کے عقب پر  
تغین کیا اور میں بذات خود ان کے عقب پر رہا اور حکم دیا کہ جلد  
جائیں جب خطائے بہادر افیو غا کے مقابل ہوا تو تین تین ہاتھ  
تلواروں کے طرف سے چلے چوتھے ہاتھ میں ختمائے بہادر رخی  
ہوا یا پانچویں ہاتھ میں شیخ علی بہادر آہنچا اون دونوں فوج میں  
بہر تلوار تلنے لگے پتے کہ میں ہے جانچا اور حقیقت ہو اسلئے  
کئے جوان بہادر میرے فوج کے رہتے ہوئے اسوقت  
میرے سپاہ سوار ہو گئے یہ کہ میں گھوڑے کے اسیر  
مار کر آہنچا جو انون تے جب محکو دیکھا تو باوجودیکہ رسیجے  
تھی لیکن مرزا نے گئے سے جنگ میں مصروف ہوئے اسوقت

## توزک

ولایت بلخ کا غارت کرین میں بلا توقف سوار ہوا دریا و سرائر  
 جاتے پیے سب چھینا اور مواشے جو لشکر خراسان کو بلخ کے  
 نیے بھگو بدخشان کے طرف بلایا میں نے مال اور مواشے اوستا  
 بلخ کا سب مال کو بھگو چھینا دیا پر بدخشان کے طرف عزم کیا جب  
 میں قندھار میں پہنچا تب سلاطین بدخشان نے امیر حسین سے صلح  
 کر لینے اور معذرت کرنے لگے امیر حسین و ماہر نے قندھار کو آنا  
 میں اوسکے استقبال کے لئے سوار ہوا گھوڑے پر چڑھے  
 ہوئے ملاقات کے پر متفق ہو کر اسکشر کے میدان میں مقام  
 کیا مسافرت آپ کے جو جد اسٹے کے زمانہ میں دونوں آگئے  
 تھے بالکل دور ہو گئے یہاں سے بے من نے ایک آدمی  
 ماخان کو بھیجا تاکہ امیر زادہ جہانگیر موسامان خان کے حشر  
 کو چلا جا دے اب کابلستان سے یہ خبر آئی کہ افوفا  
 اور بولاد بوغا حصار کابل کا استوار کر کے برسر مخالفت  
 میں اوسوقت امیر حسین نے یہ التجا کی کہ متفق ہو کر کابلستان  
 و سرحد کرین اور جب یہ ولایت مسخ ہو دے تو برا دراز  
 سم کرینگے اور اسرنا ب میں ایک عہد نامہ اپنے خطیے  
 کرکراتا رہے  
 ولایت کابلستان کو مسخ کر کے  
 پسین دو نورادراہ تقسم کر دیں گے اور یہ خط لکھ  
 دیے آگے زمین پر زکھنڈیا میں آوسکے ہلنے پر اعداد کو

تیمور سے

۱۔ میں ادسکا اتنا سر قبول کر کے سوار ہوا جب میں نزدیک کیا  
تو میرے سب امرا نے یہ عرض کیا کہ امیر حسین کے سلاطت  
کے کن یہ دو شخص میں بہتر یہ ہے کہ ان دونوں کے مشکین بازہ  
کر امیر حسین پر یورش کریں میں نے جواب دیا کہ عہد شکنی میرے  
حال کے شایان نہیں ہے میں نے بہر قسم کہا ہے یہ لائق  
نہیں ہے کہ خدا سے اور اس کے مصحف سے باغ ہوں وہ  
آخر چپ ہو رہے جب امیر موسیٰ اور ابجا تو نے مجھ سے ملا  
کے تو امیر حسین کے طرف سے غدر کرنے لگے اور عہد اور  
تسلیں جو امیر حسین نے کہا تھیں تھیں ایک ایک بیان کے میں تیلے  
ہے جو کہہ کر عباسی بہادر امیر حسین سے کہ آیا تہا بیان کیا اور  
خاطر جمع کر دیے جب یہ صلح ہو گئے اور ان کے خاطر میرے  
خوف سے جمع ہو رہے تب میں نے ان کو رخصت کیا اور  
میں دہان سے سوار ہو کر خط کشن میں مقام کیا اور فوج  
امیر زادہ جہانگیر کے نام پر صادر کیا تاکہ مال اسباب و  
مالکان سے لیکر کشن کو روانہ ہووے اور سوقت امیر حسین  
کا خط لکھا کہ بدخشان کے سلاطین مخالف ہو گئے ہیں نیکو  
ضروری ہے کہ ان کے مدافعت کے لئے کوچ کروں میں نے  
بے مرجا اور مبارکباد لکھ بھیجے اور خط کشن میں آرام  
کیا اور سوقت میں نے یہ سنا کہ ملک حسین حاکم رات میں  
لشکر امیر حسین کے مملکت پر روانہ کیا ہے تاکہ ایل الوسر

## توزک

واسطے حفاظت بدن اور مال و ناموس اور جان کے جو کچھ وہ  
 کامیاب ہو گیا اور دروغ نہیں ہو گیا جب اسطور عہد بیان ہو کہ چکا  
 تو عباسیہ بہادر کو ہمراہ امیر موسیٰ اور ابجاتیو کے جو اوگر  
 امرا کشمیرین اور مقتدیہ معد و نہار سوار کے پر سے  
 خدمت میں روانہ کیا تاکہ قطب الاولیاء علیہ السلام کے نزار پر  
 جا کر عہد اور سوگند جو امیر حسین نے کیا ہے پر سے رو برو ہوتا  
 کر کے پر سے طبیعت امیر حسین کے طرف سے جمع کر دیں اور گرد  
 کہ ورت کو رفع کر کے پر خاسر کو صلح سے بدل دیں جب امیر موسیٰ  
 اور ابجاتیو قلعہ سے بڑھ کر متصل سر قند کے قریب گمر کتب میں  
 جہان کے غلاما قدس سرہ کا نزار رہے آئے تو میں نے  
 علیہ السلام میں ڈیرہ کیا وہاں پر علیہ السلام عباسیہ بہادر آیا  
 امیر حسین نے بابت عہد اور قسم کے جو کچھ سنایا دیکھا تھا  
 اور جو کچھ آپ گفتگو کے تہرب بیان کیا اسوقت امید  
 موسیٰ اور ابجاتیو کلیہ آدیے آیا ان کے طرف سے  
 یہ ظاہر کیا کہ آپ کے حکم کے موافق امیر حسین نے یہ  
 امیر اپنے معتبر آپ کے خدمت میں بھیجے ہیں تاکہ علیہ السلام  
 سرہ کے تربت پر جا کر صلح کریں اور طرفین کے خاطر قنا  
 کے اندیشہ سے خالے کر دیں امیر موسیٰ اور ابج  
 موسیٰ آدیے کے ہٹ رہاڑے تربت پر حاضر ہیں اگر ا  
 کبر سے موسیٰ آدیے انہو سے وہاں شریف لادیں تو



کہ لشکر قدنا سرترس فوج شکر آئے بن میں نے بہر اپنے فوج  
 کا انتظام کیا چہ سو سوار جو میرے ساتھ تھے سب چاق ہو کر  
 مقابلہ پر لشکر غنیم کے صف باندھ کر کھڑے ہو رہے اور آواز  
 نفاہ کے بلند ہوئے مخالفوں نے بہر سننے میں نے یہ حکم دیا  
 کہ کیا رہ گئے سو قول بجا دیں جب شور سو قول اور کرنا کا مخالفوں  
 نے سنا تو اوٹے دہن رعب پیدا ہوا تاب میرے بہادروں  
 کے شعلہ شمشیر کے نلکے پہلے آئے کہ میرے فوج اوٹک  
 پیچھے خود بخود ہٹا گئے میں نے اپنے ارادہ کو ادا نہ کیا  
 یہ منع کر کے کہیں ادا نہ گئے چھ نہ جانے دیا اور دمان سے  
 روانہ ہوا دریا کونک کو آخر کر موضع تقیہ میں ڈیرا کیا  
 پنجشنبہ بہادر کے آنیکا حیکو امیر حسین کے پاس سارے سارے  
 میں ہیجا تھا منتظر تھا جب امیر موسے میرے مقابلہ سے ہٹا  
 کہ امیر حسین کے پاس پہنچا اور میرے پہر خبر سنائے کہ امیر  
 تیمور شاہ دمان کے طرف چلا گیا تب پنجشنبہ بہادر امیر حسین کے  
 پاس سے آیا اور اوس کے زندہ گئے کے خبر لایا اور یہ بیان  
 کیا کہ امیر حسین آپ کے چلے آنے سے خوش ہوا اب یہ  
 آرزو کرتا ہے کہ مخالفت ترک کرے اور عہد اور قسم  
 از سر نو کرے میں جو وقت امیر حسین کے مجلس میں تھا تو  
 امیر موسے دمان پہنچا اور یہ خبر امیر کے بیان کے کہ جب  
 امیر سمرقند میں آیا تو خبر امیر حسین کے موت کے امیر نے سنے





## تغریک

جب میں خواب میں جاگا تو ایک تعبیر سطور کی کہ سیلاب تو لشکر ہے  
 اور سمرقند کی طرف غلام ہوؤ گئے اور ہر ایک مقصود اوہیے طرف  
 سے حاصل ہو دیکھا لشکر حق کے طرف سے دل اوٹھا کر غیبت الہی  
 پر اعتماد کر کے ہمراہ علامہ و مشائخ کے سمرقند کے طرف روانہ  
 ہوا جب سمرقند کے نواح میں آیا تو امیر حسین نے آزمائش کے لئے  
 یہ مشہور کر دیا کہ امیر حسین چاکل مرگیا یہاں اسکا ایک کمرہ تھا تاکہ جو  
 آزمائش کرے اور اگر بے نامل سمرقند میں داخل ہو جاؤ ورنہ تو جو  
 گرفتار کر کے کوئے تہمت دہر کر قتل کر دیے میں نے اصلاً اس  
 خبر کو کثافتات نکھا اور گھوڑے پر چڑھ کر چلے ہوئے یہ صلاح  
 کے کہ حصار شاذان کے طرف چلے رستہ سے صحرا شاذان  
 کی طرف متوجہ ہوا اور علامہ کو ساتھ لیا اور ایک خط ہدست  
 بخش بہادر کے امیر حسین کے پاس پہنچا تاکہ اس کے موت حیات  
 کے خبر لا دیے اور میں وہاں سے روانہ ہوا پہر حصار شاذان  
 اور سے منتظر کرا ہوا اور سوقت ایک فوج امیر حسین کے لی کھانا  
 لکھے اور جنگ شروع ہوئے میں اپنے فوج لیکر ایک ٹیلہ  
 پیچھے اور سر جنگل میں تھا چہر لکھا اور امیر سیف الدین اور خطا  
 ہوا درگود و فوج بنا کر امیر حسین کے فوج کے روبرو گیا  
 پہلے ہیے حمزہ امیر سیف الدین اور خطا نے بہادر چپے  
 راست سے جاڑے اور میں سے باواز تقارہ مقابل ہوا  
 ان فوج امیر حسین کے ہماگ گئے اور اکثر گرفتار ہوئے میں نے

جیکے امیر حسین نے قسم کھائی ہے ہاتھ میرے آئیگے رکھ دیا تو میں  
 نے یہ کہا کہ یہ مصحف مجید میرے پاس رہا بارہ بیسوا ہے یہ مصحف  
 اسیکے قسم کھائیے ہاتھ آخر خدا تعالیٰ کو فراموش کر کے لفظ  
 عہد کیا جھکوا امیر حسین کے قول قرار پر کچھ اعتماد نہیں جب گفتگو  
 علماء کے زیادہ ہوئیے تو مولانا عالم نے کہا کہ مصحف بیسے  
 فال لیتا ہوں جو نکلے اور حکم پر عمل کرینگے جب فال کہو گے تو  
 یہ آیت کریمہ نکلے وان طائفان من المؤمنین اقتلوا قاتلوا ابنہا  
 یعنی اگر دو جماعت مسلمانوں کے آپس میں لڑتے ہوں تو اوں  
 دونوں میں صلح کر دو علماء نے کہا اب بموجب حکم ایسے کے  
 صلح کرنے چاہئے میں نے اس حکم اہلے پر رائے ہو کر کہا  
 کہ پہلے معتبر لوگ امیر حسین کے پاس بھیج کر عہد اور مواثیق کرائو  
 کہ دونوں پر جس جگہ ملاقات ہوگی وہاں ملاقات کرو نکاح علماء  
 نے کہا کہ ہم سب ہمراہ امیر کے سمرقند تک جا کر صلح کرا دیتے  
 ہیں میں بیسے علماء کے بات کو مان کر سنوار ہوا ہمراہ علماء و شیوخ  
 کے سیحون کو جنور کیا چونکہ اونہی دنوں ایک رات کو میں نے  
 یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا دریائے خجند میں رو آگیا ہے اور  
 گویا میں اور سررو میں لکڑی کے تختہ پر بیٹھا ہوں اور دمبدم  
 درگاہ الہی سے سجدہ کر کے اخلاص طلب کرتا ہوں اور دعا  
 مارا انکہ نہیں کہول سکتا تھا جب انکہ کہوئیے تو گواکنار رہا  
 سمرقند کے طرف کھڑا ہوں اور سبیلاب اور سبیل طالب چلنے

## توریں

امیر حسین کے غایت کو پہنچے تو میں نے اسکا علاج اسطورہ چا  
 کر سارے بوغا کو خان جتہ کے پاس منہج کر کو مک طلب کروں میرے  
 امراء نے بہر یہ صلاح پسند کی کہ میں نے خان جتہ کو بہت تحفے  
 بھیجے اور کو مک طلب کے اسوقت یہ خبریں گزریں کہ امیر حسین نے  
 جاکر سمرقند کو محکم کیا اور بولاد بوغا کو وہاں کا حاکم بنا کر ارشک  
 سر کو چلا گیا میں ناسکتہ ہوں ہڑا ہوا لشکر جتہ کا منتظر تھا کہ بوغا  
 بہادر دشت جتہ سے آگیا یہ خبر لا کر خان جتہ نے دس ہزار  
 سوار ہمراہ امیر شہر الدین اور حاتھی بگ کے تعین کیے ہیں  
 وہ پہنچتے ہیں جب امیر حسین نے یہ سنا کہ دس ہزار سوار  
 جتہ کے میرے کو مک کو آئیے تو گہرا کر ہمارا مولانا عالم کے  
 قرآن شریف پہنچا اور علماء اور شاخ خمند اور ناسکتہ اور  
 اندجان کے سے متوسل ہو کر اوسے یہ اتنا سر کیا کہ امیر  
 تیمور کے پاس جا کر میرے الصلح خیر کے بیان کر د اور میں  
 نے مولانا عالم کو مولانا قرآن شریف کے پہنچا دیے تاکہ بطور  
 امیر تیمور کو تلے ہو دے میرے طرف سے جیسی  
 کہ میں نے ان کے روز بروز قسم قرآن شریف کے کہا ہے  
 وہ میرے گواہے قسم پر قسم کہا تو میں میرے اور امیر  
 حسین کے صلح کے مجلس اسطورہ منعقد ہوئے کہ جب اول  
 پہنچے بن علماء اور شاخ خمند اور ناسکتہ اور اندجان کے  
 میرے دربار میں آئیے اور صلح کے تذکرہ کیا اور قرآن

## پہلو سے

اور پہلے میں سوار ہوا اور سوقت برف پر سینے لگا لشکر امیر حسین  
 کا جو جہدہ آیا تھا اویکے پوشش اور خورشید کے سیٹے سو اسے  
 برف اور مہلے کے اور کہہ نہ تھا وہ گہرا ایسے نہ طاقت کا  
 یکے نہ آنے کے آخر جب کہ نہ پناہ نہ تھوڑے آئیے تو برف کے  
 خوف سے بھاگے کہ برف تلے گر جائیے میں ہوں برف تلے سے  
 بکرو وہ دن مارست کے گھڑوں میں مو ابر کھیر ویکے لیسر کیا  
 ایکے دن سوار ہو کر ناسکند کو چلا اور سوقت یہ خبر آئیے کہ  
 بہرام جلایر نے مو لشکر جہ ناسکند سے مراجعت کے میں بھا  
 ابر کھیر ویکے ناسکند میں آیا وہاں جن لوگوں کو میں نے چھوڑا  
 تھا وہ میرے استقبال کو آئیے بعد مشورہ کے امیر کھیر و  
 تو تارار کو گیا اور میں نے اون جاڑوں میں ناسکند میں  
 جیکو چاہے کہتے ہتے مو چہزار سوار کے مقام کیا  
 وہ موسم ایسے سرد دیتے کہ پرند صوا ناسکند کے شہر میں جا  
 پڑے اور حکورین اکثر پر و زگروں میں اکھٹے تھیں  
 سارے جاڑے ناسکند میں ٹھیکے بھور بگ میر محلہ ناسکند  
 کا پر و زمرے لے چالیر انڈے اور پیالہ شراب  
 کالاتا تھا میں اوسکا حق الحذنت اپنے ذریعہ فرض جاتا تھا  
 جب ناسکند میں طرح اقامت کے ڈالے تھے فتح نامہ فرزند  
 نگار امیر زادہ کبہاگر کو جو باخان چھوڑا ہوا لکھنیا اور  
 بے سلا میٹے کے جاتے تھے اور جب نقد سے اور زنا ہو

## توزک

ار مار کر امیر حسین تک پہنچا دیے اگر تم بہرہ مو لشکر ختہ کے آجاتے  
 ہو تو امیر حسین گرفتار ہو جاتا ہے اور سننے یہ کہلا ہوا کہ لشکر ختہ کا  
 نہیں بیٹہ لیڑا ہے امیر اسکا روادار ہو دیے کہ لشکر ختہ مسلمانوں  
 کو قتل اور غارت کرے یہ غنیمت لیکر اپنے اپنے گھر چلے جائیں  
 میں نے یہ سنا ہے پسند کر کے رباط کے طرف مراجعت کے  
 امیر کھیر دینے مبارکباد دفع کے دیے اور سدن رباط ملک  
 میں مجلس بزم اراستہ کے یہ جب میں نے یہ سنا کہ کچھ لوگ  
 لشکر ختہ کے مسلمانوں کا مان لوٹ کر لچھاتے ہیں تو میں اپنے ساتھ  
 جوان ہیکر اونکو جانے سے ممانعت کے اور حقد رماں یا  
 عیال مسلمانوں کا غارت اور اسیر یہ میں لے جاتے تھے  
 اون سے چھوڑا اور امیر حسین کے خبر کا منتظر تھا کہ نہ کہیں  
 اب بعد شکست اپنے ہراؤں کے کیا کرتا ہے اور وقت  
 جاسوس یہ خبر لائے کہ جب لشکر شکستہ ریختہ امیر حسین کے  
 پاس پہنچا تو دینے اراہ کو خوب طعن تشنیع کے اور نہایت  
 افروختہ ہو کر اونکو چڑکا آغواں کر ڈیا اور دھمکا  
 سوار جرار اپنے تمام لشکر میں سے چھاپہ کر آ کے روانہ  
 کیے بن میں نے بہرہ خیر و کے مشورہ سے اپنے فوج آرا  
 کر کے اوس کے استقبال کو روانہ ہوا جب موضع مارست  
 میں پہنچا تو یہ خبر آئی کہ لشکر امیر حسین کا جریدہ ہو کر انا کوئل  
 تک آگیا ہے اور چلا آتا ہے میں نے حکم دیا کہ تقارہ کریں

## تمہارے

معاذ تو فکری کے گھوڑوں کو آرام دیا چہ سو سوار حجاز کے اکوڑ  
 جگہ واسطے حفاظت تخت اور اسیروں غنیمت کے چھوڑ دیے اور  
 رات ہوئی تو امیر کعبہ کے صلح سے فراوان ہوئے کہ وہ  
 ملک بہادر کے جو موضع سوریکران میں مقیم تھا خبر لائے اور امیر  
 کعبہ کو عقب پر پشتبان کیا اور میں دو سو سوار لیکر خدا کے  
 توکل پر ملک بہادر کے طرف روانہ ہوا اور میں نے اس کے قتل کا  
 نائن اور چپ در است پر فراوان تین کئے ایک فوج تیس سو سوار  
 کے موہوق اور نشان مغول کے آگے روانہ کیے اور ان کو کہہ  
 حکم دیا کہ یہ شہر کر دین کہ مغول کا لشکر آتا ہے جب پہ قیون فوج  
 نزدیک سوریکران کے پہنچیں تو وائے رعایا سے ملک بہادر  
 کو اطلاع کیے کہ مغول کے فوج آتے ہیں اور امیر تمور سے  
 فراوان بنا چلا آتا ہے جب ملک بہادر نے علامت اور نشان  
 مغول کا دیکھا یقین کر لیا اور مقابلہ سے عاجز ہو کر بہا کا اسکے  
 سپاہ سے برہم ہو کر بہا گئے اور شاہ شہر جان بھا کر  
 امیر تمور سے اور ایجا تو پاس باکر اسحاق کے اطلاع کیے  
 کہ امیر تمور سے لشکر مغول کے یہ چلا آتا ہے اس خبر سے امیر  
 تمور سے اور ایجا تو اور اوٹے سپاہ پر اسان ہو کر بہا گئے  
 اور امیر حسین تک کہیں رستہ میں جاگ رہے تھے میں نے  
 دنگا کچھ تھا قب کیا پر با فوج و فخر مراجعت کے اور امیر کعبہ  
 سے جو راجہ ملک میں تھا یہ اطلاع کیے کہ غنیمت کے فوج کو

## توزک

۱۰۱  
یہ جو جہاؤ نے امیر حسین کے ہر رخصت کیا ہے اور ان کے  
بارادہ جنگ کے سمرقند سے بڑھ کر دریا سے طغوز پر ڈرا  
کیا ہے اور ملک بہادر قین ہزار سوار لیکر موضع سور کران میں  
آ موجود ہوا ہے اور جہان شاہ کو پندرہ سو سواروں کے  
جمیعت سے رباط ملک پر پہنچا ہے اور جرمین ایک ہزار مرد  
جنگ لے ہوئے موضع ذرق میں آ بیٹھا ہے اور سوقت پر سے  
دلیں دو باتیں آئیے اول یہ کہ رستہ بجا کر امیر حسین پر کہ مردان  
کار آزمودہ سے تنہا ہو گیا ہے پورے سفر کردن اور یا اوکے  
افواج ہر اول کو جو ہراہ امیر موسیٰ کے آگے روانہ کیا  
میں برہم کر دین جب امیر کبیر و کے صلاح سے یہ قرار  
پایا کہ پہلے افواج متفرقہ کو ماری تبسم امیر کبیر و کے اتفاق  
سے دو ہزار سوار لشکر جت کے لیکر آگے روانہ ہوئے  
میں اپنے پانسو جوان لیکر بطور پراولی کے آگے روانہ  
ہوا اور موضع خاص سے چکر دریا رخند اتر کر اوسہی  
راستہ کو جہان شاہ پر جو رباط ملک میں تنہا شیخون مارا  
جہان شاہ کے متفرق ہو گئے جہان شاہ بال سہا  
لکڑ بٹلنگ گیا اور سوقت امیر کبیر و سے اپنی اور اپنے  
روز موضع ذرق پر سے جہان جرمین سے فوج موجود تھا  
تاخت کے جرمین کے لشکر کو یہ توفیق پہلے سے  
شکست دیکر اوسکا تمام ہاں اسباب لوٹ لیا موضع در

بھڑکے

اپنے مقام پر لیجا کر مجلس فرماتے یکے رتب یکے جو کہ غلام  
خان نے لڑکے اپنے چاچوں تیمور خان کے تو مان قتل و غارت  
کنیں رہے بھاگے اور اسکو دانا دے رہے سر بلند کیا تھا امیر  
کنیر و سیک تو مان قتل و غارت رہے لڑکے رقیہ خانیکہ نامیہ پھر  
ہوئے پتے اور کے جنگی فرزند ارجمند امیر زادہ کو جہان  
یہ مقرر کے میں نیلے رہے قبول کر کے ایک مہینے تک کھنڈ  
میں عیش و آرام کرتے رہے بہرام جلا یزنگ خوار کہ اسکو  
سردار اور حاکم کر دیا تھا آپ یہ آپ مغرور ہو گیا تھا  
اور وقت اور سے خدمات ناشائستہ ہوئیں تھے بلکہ بھگت تو مان  
متعلقہ میں دست انداز رہے کہ تہ یہاں تک کہ اتنا مہلے  
اور اسکو میرا محتاج کر دیا اور توبہ کے میں نیلے پہلے خدمات  
لاڈلے اور سکا مرتبہ بڑا دانا اب امیر حسین کے خبر اسطور  
آئے کہ لشکر بقیہ سر لیکر خط کشن سے بڑھ کر سالار  
بلاق میں آیا تھے میں یہ صلاح دیکھے کہ امیر کنیر و کو بھرا  
لیکر امیر حسن پر ناگاہ یور شکر کر دنا امیر کنیر و کے آگے  
یہ فاتح خیر بڑھ کر بہرام جلا یزنگ کہ یہ مقرر کیا کہ چھ مددگار  
رہے انتظام بھڑکے امیر حسن پر اسطور کیا کہ جب امیر کنیر و کے انکار  
فاتح خیر بڑھ کر یہ خبر آئی کہ امیر حسین نے امیر حسن سے  
اور شیخ محمد پسر سلا ذرا اور اجاتو لپکا اور دیے کہ میں  
اور امیر زاد کے جو کہ منیر بزار سوار اور تھوڑے



## تو زک

جب یہ خبر میں نیلے سنے تو اپنے لشکر کا انتظام کر کے مخالفوں کے مقابلہ پر آیا ایک ہیے حملہ میں فوج تمام شکر ہاگ کر خسرو قند من گیس گما میریتے سیاہ نیلے شہر تک تعاقب کر کے بہت لوگوں کو قتل کیا وہاں پیسے خباثت ساد عرج میں جا کر اسٹیج کی ہر سواری کو راکے ڈھونڈ من اترا وہاں پیسے کوچ کر کے صبح کے وقت موضع لوہ لوہیے میں ڈیرہ کیا وہاں سے عصر کے وقت اگلے دن کو رلتک میں داخل ہو کر دریا، خجند کو عبور کیا اور سوقت عرضی کنجیر و اور بہرام جلاہ کے جو سابق میں میریے ملازم تھے اور امیر حسین کے باٹون پر فریب کہا کر اوستے تلکے تھے اور امیر حسین اذیکے انتقام کی دپے تھا اونہو نے جب یہ معلوم کیا کہ امیر حسین ہکو قتل کر چکے ہیں تو اونہو نے ہاگ کر خان جتے کے ناہ لے اسٹریمن کے میرے پاس آئی کہ امیر حسین نے ہار پیے برادر پیے کو تو قتل کیا اور ہار پیے قتل کا ارادہ رکھتا ہے ہم اب واسطے اپنے برادر پیے کے خون خواہیے اور واسطے استرداد اپنے مال اور اوسر کے خان جتے سے سات ہزار سوار کو مک کے بیٹے لیکر ناسکند میں آئیے ہیں جس رستہ سے امیر حکم فرمائیے پھلے آئیں میں نیلے مناسب پہنچاؤں گا ناسکند کے طرف چوں جب میں ناسکند میں داخل ہوا تو میرا وہاں آجانا شکر امیر کنجیر و اور بہرام سرور اور خوشنل ہوتے ہوئے میرے استقبال کو آئیے اور ہک

## تیمور کے

کشتہ کے بھڑائیے کہ افواج امیر حسین کے بغیر ولایت کھن پر ۸۷  
 آئے اور تھو دستگیر کر کے قتل کیا اور امیر حسین سے آٹا پیسہ  
 میں وہاں سے کوچ کر کے کنارہ دریا سے بام کے اترا  
 ارغون شاہ نور دانی کو واسطے گرفتار سے کس شخص کے  
 غنیمت سے تعین کیا وہ ایک شخص کو کپڑا لایا جب اوستیہ جیو  
 اوستیہ یہ عرض کیا کہ ابچا تیرا اور بولاد تو کنارہ دریا  
 ہودم کے موجود ہیں اور امیر حسین موٹا شکر گرانہ کے قریب  
 قریب کے آگیا ہے اوستیہ میں نیلے تین مشورہ خیال کئی  
 ایک تو یہ کہ فراق ہو کر دن کہیں اور رات کہیں پڑ کر دن اور  
 غنیمت پر پور شکر کرتا رہوں دوسرے یہ کہ امیر حسین کے فوج  
 پر جو میرے اور پور شکر کو آتے ہیں شہن مار کر ہلاک  
 کر دوں تیسرے یہ کہ خجند کے طرف کوچ کروں آخر  
 سوار ہو کر دریا بوم کو عبور کیا اوستیہ کھن ہزار سوار  
 سے زیادہ میرے ساتھ نہیں آتے اور وہ تین مشورہ اپنے امیر  
 سے بیان کیے انہوں نے خجند کے طرف چلنا پسند کیا  
 کنارہ دریا بام سے بے سوار ہوا چہ سو سوار آتے  
 ساتھ رکھنے باقیوں کو رخصت دیے کہ اپنے گھروں پر  
 موجود رہیں اور میں سمرقند کے طرف سے خجند کو متوجہ  
 ہوا چونکہ امیر حسین لی امیر بوسے کو لکھ بجا تھا کہ امیر تیمور کا رستہ کنا امیر  
 اور افواج قراہا در حیا حکم امیر حسین کے موٹا شکر گرانہ میری خدمت پر آ

کے دروازہ کے پاس بیٹھا اور کسے ترکش کا کٹ کر گر پڑا اور  
 قراہادار نے بہت تلوار اقمیور بہادر کے گھوڑے پر چلائی  
 تھوکر اڑا دیا گھوڑا اگر اوج قراہادار بخت تمام دروازہ میں  
 داخل ہوا اور بیٹھا اقمیور بہادر اڑا دیا کسے ترکش بجز میرے پاس  
 لایا میں نے اوسکو اسر شجاعت کے انعام میں سردار قرا  
 دے دیاں سے ہر موضع تین تین اڑا دیا اوج قراہادار دوبارہ  
 لشکر کا انتظام کر کے پندرہ سو سوار شجاعت پیشہ لیکر شہر سے  
 باہر آیا جب یہ خبر میں نے سنی تو میں میرا اپنے فوج کا انتظام کر کے  
 سوار ہوا اوج قراہادار کے فوج کو دیکھتے ہی میں نے  
 اپنے سپاہ کو تحریف کے سب نے غنیم پر تور شر کے نصف  
 اسر صدر سے بیتاب ہو کر ہاگ گئے اوتلو مار مار کر شہر  
 میں گھسادیامیر سے خوف گئے مارے شہر کے گلیوں میں  
 جو واسطے کوچ بند کے لکڑیاں لگا رکھے تھیں ہاگ گئے وقت آج  
 قرا اور اسکے سپاہ پیادہ ہو کر گھوڑوں کو ادن لکڑیوں کے  
 تلے سے نکالیتے تھے اوتلو کا زین پیٹ جاتا تھا بذلت رکاب شکن  
 شہر میں داخل ہوئے اور میں نے مظفر منصور ایک مقام  
 خوش آب و ہوا میں نزدیک ساد عرج کے اتر کر اسراختیا  
 اور سوقت یہ خبر آئی کہ امیر حسین نے اجاتو اور بولا بولا  
 کہ مورخ کر تزدنا سر کے سمرقند کے مدد کو بھیجا ہے اور  
 رہ آئے ہیں میں نے دمان سے کوچ کیا چھ عرصہ پہلے شاہ حاکم



## توزک

۸۲  
یہ نگر اسوار ہو اکھڑا رامین نیلے اوسوقت اپنے پاس سے  
اوسکو نمویا یہ کہلائے اور تیسر سوار اویکے سنات  
کر یکے ماخان کو بھیجا اوسوجہ میں غنیم دست راست پر زور  
کر آیا میں نے افواج دست چپ کو ادبہارا اور میں نے اپنے  
بہر حاکم کیا صبح سے ظہر تک حرب ضرب رہے آخر تائیدات  
الہویسے غنیم متفرق ہو گیا اوسوقت میں نیلے پیادہ ہو کر  
جنگ گاہ میں نماز ادا کیے اور شکر خدا تعالیٰ کا بجالایا اور  
جوان سپاہ کے چکد ایک تک غنیم کا تعاقب کر کے میری پاس  
چلے آئے اور میں اوجائیو طایخانے اور بولاد بولغا دو شخص  
میرے نہایت اخلاص مند اور دوست دے پتے میری  
شکریے اؤن دونو اخلاص مند کا سر کاٹ لائے جب  
وہ سر میں نیلے دیکھی تو پہچان کر نہایت افسوس کیا اونکے  
قتل نے مجھ میں اثر کیا پہر میں نیلے یہ حکم دیا کہ اونکے لاش  
کشن میں لیجا کر بعد تکفین اور نماز جنازہ کے دفن کر دیے  
جب لشکر امیر حسین کا بہاگ کر نیک چک سے پرے گیا تو  
میں نے امرار کو بلا کر یہ صلاح اپنے دل کے ظاہر کی کہ اب  
مخالف فراریے ہوئے ہیں اونکو صحرائے حصار تک شکستہ  
کر کے نکال دینا چاہئے پہر اوسر ولایت کا لشکر جمع کر  
امیر حسین کو دفع کیا جائے سب امرار نے یہ عرض کیا کہ  
ہم سب بندہ دولت خواہ ہیں ہمارے یہہ صلاح ہے کہ اب



## توزک

میرے پاس تیرہ ہیرے پاس میرے پاس سیسے بہاگ کراونکے پناہ میں چلے  
 گئے تھوڑے فوج جو کل پانچ ہزار سوار تھے جا کر مقام قورے مذاق  
 میں جگم ہو گئے جب یہ خبر میں نیلے سے تو یہ مناسب معلوم ہوا کہ ان  
 دشمنوں نے میرا لشکر ہتھ دیکھا گرم گہاواون پر یورشر کروں  
 جب تک اذ نکو خبر ہو دیے میں برہم کر دوں میں نے انتظام فوج  
 کا اسطور کیا کہ ان چہ سو سواروں کے ساتھ فوج بنائیں پہلے  
 فوج کا سردار علی بہادر کو مقرر کر کے یہ کہہ دیا کہ دست بستہ  
 کا ہرا دل رہیے اور دو فوجوں کا سردار سار بونغا اور افوغا  
 کو مقرر کیا تاکہ شیخ علی بہادر کے پشتی پر رہیے اور امیر چاکو  
 کو دست چپ کا ہرا دل بنایا اور دو فوجوں کا سردار امیر  
 داؤد دہر لاسرا اور امیر حسین برلاسرا کو معین کیا اور میں بدست  
 خود ساتویں فوج بنانے کے وقت قرعے سے سوار  
 ہو کر اسیے رات کو موضع نوقت میں پہنچا بایتے رات کو  
 بکے جنگل میں پڑ کے طلوع آفتاب پر دالے سوار ہوا اور  
 امیر عباسرا میر سیف الدین امیر داؤد امیر سار بونغا بہادر  
 ہندو شاہ اپنے بہادر علی یورسیے محمود شاہ جو میں  
 بہادر کو اپنے اپنے جگہ پر چھوڑا اور میں نے آپ تنہا  
 جا کر لشکر غنیمت پر قراولے کے اور شیخ علی بہادر اور افوغا  
 کو ساتھ جو انہوں کے معیت میں جاسوس کے طور پر  
 روانہ کیا مخالفوں کے طرف سے ہندو شاہ معین سوار

## تیمور کے

ایک شہر کو منہ کر دیا تو لشکر پر آگندہ جو جدا جدا فوج سے بہادر  
 جمع ہو جاوین پس بہتر یہ ہے کہ پہلے ہر ایک فوج متفرق افواج  
 سے اتنے کہ دوسرے فوج کو اطلاع ہو ورنہ شکست دیکر  
 اسے نواغے کو صاف کر دیا ہر کسی ایک شہر میں داخل ہو گیا  
 اور وقت یہ خبر سننے کہ امیر موسیٰ کے فوج حوالے قریب  
 موجود ہے میں نے قرآن شریف میں اسکے فال کہوئے کہ پہلے  
 امیر موسیٰ کے فوج کو شکست دے یا نہ و شاہ پر یور شہر  
 کر دیا یہ آیت نکلے خرموسے صفحہ میں یہ شکون لیکر راتوں  
 رات باغ جو بیار میں آکر چھپ گیا جب یہ رات ہوئی تو  
 امیرین کے افواج پر روانہ ہوا جزا کے طرف سے قریب  
 کو گھیر لیا اور ان کے سرداروں کو جو قصر اور اردو شاہ  
 تہر کر لیا ان کے فوج تمام بھاگ گئے قریب میں کچھ سو داگر  
 پیچہ ڈر کر بہادر اور سنج علی بہادر ان کو مخالف جانکر اسی  
 لڑنے آخر مغلوب کر کے سو داگر و نکو مو مال اسباب کے میرے  
 پاس بکڑ لائے علی بہادر کو میں جیلے حکم دیا کہ ادھر سے مال  
 اسباب کے جو بڑا قیمتی تھا جائے خوفناک سے باہر نہ پائیں  
 اور سو داگر دیکھے مال پر طبع نکرین جب میرے برابر اور امیر  
 موسیٰ کے شکست کے خبر اور افواج نیلے سینے تو شاہ  
 اور برات حواہ اور امیر سلیمان شاہ یور سے مواپنے  
 لشکر کے اتنا چک اور کو وہ یکے اتفاق سے جو جگہ پہ



## توڑک

کما ایک مئے تک او سپہی جگہ استراحت کے وان سیرا را دہ گہر کا  
 کر کے شکار کھیلتا ہوا ماخان میں آیا او سوقت امیر چاکو جگو  
 ملک حسین کے پاس پہنچا تھا آیا اور خط ملک حسین کا بمضمون محبت اور وفا  
 کے لایا او سکے پاکہ دیتے اور صفائیے خاطرینے مجہ من اثر کیا  
 او سکون نے یہ لکھا کہ بجو امراء بخارا اور لشکر مادرار انہر  
 نے بذریعہ عرافیر کے بلایا پیسے میں فرزند کا مکار محمد جہان گیر  
 کو بعد اپنے گہر بارہیے صحوار ماخان میں چھوڑ کر جاتا ہوں او کے  
 احوال کے رعایت اور محافظت میں ہنوجب مکارم اخلاق کے  
 عل فرما نا والسلام انتظام مادرار انہر کے جانیے کا مقام ماخان  
 سے اسطور کیا کہ جب جاسوسر دوبارہ یہ خبر لائیے کہ امراء  
 مادرار انہر کے فافل ہیں لیکن ہر مقام میں کثرت سے موجود ہیں  
 میں نے او سوقت اپنے لشکر کو دیکھا تو کل چہرہ سوسوار چنگے  
 تہر ساعت نیک میں قران سے فال نے یہ آیت پکے من  
 یکل علی اللہ فہو جبہ میں نے توکل پر محمد جہان گیر کو خدا پر چھوڑا  
 اور انتظام گہر کا او سکے حوالہ کیا اور مبارک شاہ سبزیئے گو  
 او سکا او خستہ دنیا و مانسے روانہ ہو کر کنارہ جیون پر  
 ڈیر کیا تاکہ باز ماندہ ہے اجا وین رات کو عبور کیا رستہ سے  
 الگ دریا کے بلو میں مقام کیا وہ دن او سپہی جگہ تیر کیا  
 اور یہ صلاح کیے کہ بخارا کے قلعہ پر روانہ ہوں یا سر قند  
 میں جاؤں پر جو کہ معین ہوا تو یہ تھا اگر ان دونوں میں سے

دریا پر شور کو سلامت عبور کیا وہاں سے راتوں رات چلے  
 صبح کے وقت گروہ امویہ کا جہان بیکے شاہ تھا گہر لیا اب  
 کو خیمہ ہوئے چونکہ وہ مرد دلیر اور پہلوان اور تیر انداز تھا اور  
 تیر اور کان لیا از بسک میرا حق نعمت فراموش کر کے راہ صواب  
 سے الگ ہو گیا تھا پہلے ہیے تیر میں اوسکے کان کا چلے ٹوٹ گیا  
 اور تیر ختم ہوئے بہادر کے سر میں جا لگا درد کا بہادر اور  
 بہادر اوسکو جا کر گرفتار کر کے تیری یا سبر لائیے میں ہیے  
 اوسکو بعد زجر کے قید میں رکھا اور منظر و منظور کنارہ دریا  
 امویہ کے اترا چار سو سوار جو دریای کے پار چوڑ آیا تھا  
 کشتیوں پر سے عبور کر کے آئیے فتح کے مبارکباد دیے دی  
 پہر پہر خبر آئیے کہ امیر جلیل اور لشکر قزوین اسر جو نواے نگار  
 میں محافظ ہیں اب غافل اور میر اسر عیش و عشرت میں مشغول  
 ہیں بھگو عرت آئیے میں نے اپنے دل میں سوچا کہ بخت ادن پر لشکر  
 کر کے شکست دون اسہی ارادہ پر انتظام لشکر کا کر کے  
 روانہ ہوا راتوں رات موضع پر سر میں جو ایک کانو مضائقہ  
 نگار ایسے ہیے نزدیک مخالفوں کے جانچا اور جا سوسون  
 نے پہر خبر امیر جلیل اور لشکر قزوین اسر سے جا چکے تھانہ  
 میں زلزلہ لگ گیا اور سب بہاگ کر متفرق ہو گئے اللہ تعالیٰ  
 نے فتح عنایت کیے میں نے سجدہ شکر لگایا یہ مراجعت کر کے  
 اب امویہ کو عبور کر کے مواضع قراول کے کوئیے پوڈیر

## توزک

۱۰

جہان گیر کو ماخان میں پھونک کر بخارا پر یورش کر دیں لیکن محکمہ ملک  
 حسین پر بہت اعتماد نہیں تھا کہ مبادا امیر حسین سے موافق ہو جاوے  
 اور پھر مجھ پر دست اندازی کرے کریں اور سوقت میں نیلے یہ  
 سننا کہ ملک حسین سرخس کے طرف جاتا ہے میں اسے دیکھتا ہوں  
 دن امیر چاکو کو سفیر کر کے ملک حسین کے پاس بھیجا اور  
 یہ بھی بھیجا دیا کہ ملک حسین کے تہ دل دریافت کرنا کہ اسکا  
 ظاہر کچھ باطن کچھ ہے یا سینہ صاف ہے اگر صاف دل  
 ہو تو اخلاص اور صداقت استوار کر کے جلد مراجعت کرنا  
 جیسے یہ خبر سننے کے ایک دے شاہ خلیفہ میں نیلے حالت  
 سرگردانی میں حاکم امویہ کا کر دیا تھا ملک حرام ہو کر  
 خود مستقل سردار بن گیا ہے اور میرے بھائی جو میرے  
 طرف آتے ہیں تو وہ انکو ہر شے میں آنے دیتا اور  
 انکو ازاد دیا چاہتا ہے یہ سنکر محکمہ نہایت غصہ آیا چہ سو  
 سوار لیکر بارادہ تینہ یکے شاہ کے روانہ ہوا یورت  
 کوں کے رستہ سے رات کو دریا جیون پر پہنچا اور وقت  
 دریا چہرہ تھا میں اب سوار ہو کر گھاٹ تلا شکر کیا اور  
 نظر احتیاط سے ہر طرف دیکھتا ہوا کنارہ کنارہ جاتا تھا  
 آخر پان سو موضع البور والیخ پر گھاٹ پایا چار سو سوار کوں  
 نے حکم دیا کہ پان اب ہر طرف کے شاہ ہیں جاوے  
 اور میں آپ جدا ہر توکل کر کے دو سو سواروں سے

طرف سے باہر نکل کر رڑے لگے امیر حسین اور افسکار شکر  
 عرب دینے کو وہاں سے بہانہ کر حضرت شیخ صف الدین باک  
 کے مزار تک چلے گئے اور اہل بخارا نے تیر اور گویہ سے  
 افسکار بگایا اور یہ صرف مکر تھا جو امیر حسین اور افسکار  
 نے کیا تھا آخر انہوں نے یکبارہ لگے ہٹ کر تاجلیون پر حملہ  
 کر کے دروازہ تک چلے آئے اور بہت قتل کیا اور شہر  
 میں گھس گئے لایا رہم ترکش لیکر قزاقانہ رات کو وہاں  
 سے نکلے اور بباط بویہ سے کاغذ کیا اسماں سے مین بخود  
 ہوا اور جاسوس بھیجا کہ امیر حسین کے خبر لا ویسے کہ بخارا  
 میں تین بیسے یا سائے سرائے کو گیا اسعد میں محمود شاہ  
 اور علی یوریہ بیابان مرو کے رستہ سے آکر بباط  
 بویہ سے مشرف ہوئے جہدرا و نکا ماں اسباب لٹ  
 گیا تھا اور سکا عوض میں نے دیدیا اور صحرا ماخان کے نیتان  
 کو جلو ادا وہ جل کر از سر نو سبز ہوا میر خیر سیاہ نیلے  
 وہ کہلا کر چوڑے تازہ کر لئے اور سوقت جاسوسرومان  
 سے یہ خبر لایا کہ امیر حسین امیر جلیل کو مع لشکر بخارا میں چھوڑ  
 کر سائے سرائے کو چلا گیا بجو یہ صلاح سوچے کہ ملک  
 حسین حاکم ہرات سے کہ میرا حق احسان کا اوسکے گردن پر  
 تھا اور سکو میں نے امیر قزغن کے لڑائے سے چاکر قزغن  
 سلطنت پر بیٹھایا تھا موافقت کروں اور ڈیرہ اور انڈیا

## توزک

۱ بخارا کو محکم گزین اور امیر قزاقانہ روانہ ہون انشا اللہ تعالیٰ الشکر  
 غنیم کا پرانگندہ ہو جاو لگا جب میں نیلے اونکو نیدل پایا تو یہہ متنا  
 معلوم ہوا کہ امیر چاکو کو چونکہ دود رہتا اوہ سے مجلس مشورہ میں  
 خراسان کو رخصت کیا تاکہ ماخان میں جا کر لشکر امویہ کو جمع کرے  
 اور امیر سیف الدین اور عباس سرہادر کو بہر رخصت کیا تاکہ  
 جا کر گہر باہر اور امیر زادہ محمد جہان گزیر کے نگہبانے کریں اور  
 بخارا محمود شاہ اور علی یورسے کو سپرد دینے اور اونکو  
 وصیت کے کرتیگے کے وقت بخارا کو چھوڑ کر چلے آنا اور میں  
 دوسو سوار لیکر قزاقانہ غنیم کے طرف روانہ ہوا جب  
 مکان غنیم کے نزدیک پہنچا تو اونکا گلہ گھوڑوں کا جگل میں جرتا  
 تھا میں نے حکم دیا کہ بہادر اونکو ہکا لایے وہ سب سیاہ  
 کو میں نے تقسیم کر دیئے اور بہر غنیم کے طرف روانہ ہوا  
 اور اتوں رات دریا حرمویہ کے کشتیوں پر جو کنارہ پر  
 موجود تھیں اتر اپہر بیان جول سے برہ کر ماخان کے ڈیرہ  
 میں وہاں جا کر سیر و شکار میں مشغول رہا محمود شاہ اور علی  
 یورسے اور بخارا کے خبر کا منتظر تھا کہ عوضی محمود شاہ  
 کے بخارا سے آئے کہ پہنچے امیر کے اقبال سے بخارا کو  
 محکم کیا تھا لیکن امیر حسین نے آکر قلعہ کا محاصرہ کر لیا ہم نے  
 باتفاق اہل بخارا کے جگہ شروع کے بیان تک کرنا آزمود  
 کرتا جیک کے لوگ زیادہ سرے کر کے کلابا دروازہ کے

نیمبر کے

سویسے اور امرا از امیر حسین کے صفین بازہ کرو سکتے ہیں ۵۷  
مین نے جنگل میں اتر کر نماز صبح کے ادا کیے پھر سوار ہو کر  
کو ردیک کے رستہ روانہ ہوا اور صلاح یہہ ہو جیسے کہ وہ  
میں جا کر قلعہ کو مستحکم کروں اور وہاں سے بخارا کو جاؤں اور  
وہاں سے شکر لیکر امیر حسین پر شکر کیتے کروں جب میں قریب  
آیا تو انتظام شکر بازماندہ کا کر کے بخارا کے طرف روانہ  
ہوا محمد شاہ کہ میرے طرف سے بخارا کا حاکم تھا موہے لیا  
کے استقبال کو آیا بندگی ادا کی جب میں بخارا میں نازل ہوا  
تو امیر چاکو نے لبب خدشہ کے جو میلے سے محمد شاہ کی  
طرف سے تھا اویس کے دوستی پر اعتقاد نہیں کرتا تھا مجھ پر شکوہ  
رضعت طلب کے تاکہ خراسان کو چلا جاوے میں نے نہ  
کہا نہ ابھر مشورہ کرنا ہیے بطور صلاح ہو گے اوسو طور  
رضعت دیا و گئے میں نے محمد شاہ اور علی سے  
کو بلایا اور امیر چاکو اور امیر سیف الدین اور عباس بھادر  
کو ہیے بلایا اور صلاح پوچھے کہ اخبار امیر حسین اور امیر  
موسے اور اویس کے تمہارے پاس آتے رہتے ہر اگر  
میں نے اونکو شکستہ کیا ہیے لیکن اگر تم بھی شکر بخارا کے  
متفرق ہو جاؤ تو قیامت غالب کروں اور ایک ضرب شمشیر میں  
ملکہ کو کنار میں لون دلاؤں میں نے یہ صلاح پسند کیے  
اور علی سے یہ بیٹے سے کہہ دیا کہ بھر یہ بیٹے کہ تم

# توزک

۱۵۱ آخر امیر حسین سایے سراسیمے سے باہر ہو کر لشکر جمع کر لگا اور امیر کو سے شکست غیب کو سردار بنا کر امیر اور بھائی اردینے اور جہان شاہ مانفود امیر بولاد نوغا کو مدد کرنا سوار قزوینا شریکے امیر کو سے یکے ساتھ کیا امیر کو سے انتقام کے لئے روانہ ہوا جب یہ خبر میں نے سنی تو بندوبست لشکر کا کر کے قریب سے باہر نکلا اور سوقت میرے ساتھ دوسو سوار سے زیادہ نہیں بیتے یہ یہ خبر آئی کہ امیر کو سے اور اور امیر حسین کے قلعہ قلعے سے بڑھ کر بیک چلے گئے میں آڑیے مجھ کو مناسب یہ معلوم ہوا کہ اون پر شیخون ماروں ایغور باغ کے طرف سے جو چہ انداز تھا اور شریکے جب جنگ میں پہنچا وہاں توقف کر کے برنارے قراول کو روانہ کیا تاکہ کو یہ شخص غنیم کا پھر لاوے تاکہ حقیقت لشکر معلوم ہو ۱۰ جا کر منیر آدیے مخالف کے پھر لایا میرے امیر آدیے یہ عرض کیا کہ امیر کو سے اور امیر حسین کے بیک چلے گئے عبور کر کے مقام یکدالک میں آپسے میں اوسدن لگے ہیں میں ہزارا جب رات ہوئی تو سوار ہوا جب کہ غنیم کے پاس گیا تو میرے ساتھ دوسو سوار سے دہشت ہائے بیکر کہہ کر غنیم کے دست چپ پر متوجہ ہو کر ت راست پر آگیا غنیم کے لشکر میں زلزلہ ہو گیا لشکر غنیم اکڑتے ہو کر سوار ہوئے اور سوقت صبح ہو گئے امیر

یہ صلاح ہوئی کہ خوارزمین مقام کرین میں نے کہا انوار حسین ۳۲  
 کے شکست کہا کر گئے یہ اسکو غرت آئے گے اور جب  
 بہتہ سنگا کرین بخارا میں بیٹھا ہوں تو التبت لشکر کے تر گیا اور بخارا  
 اوچار جگہ سے اودو کہم ماتہ آتا ہے بہتر یہ ہے یہ کہ قریشے  
 میں مقام کرین اور محمود شاہ کو بخارا کو بھیج دین تاکہ اسکو آباد  
 کرے جعفر دہانکے محاصل سے جمع ہوگا حضور میں بیٹھا اور  
 بیکہ شاہ کو جو خراسان میں سرکردان پہناتا تھا میں نے بلا کر  
 ولایت امویہ سپرد کر دیے اور محمود شاہ کو حکومت بخارا  
 پر تعین کیا اور ایک فرمان علی یوریہ کو لکھا کہ پریشان کنین  
 پہناتا ہے اپنے داماد محمود شاہ کے پاسر حلا جا جب یہ  
 مشورہ پسندیدہ ہوا تو میں قریشے کے طرف کو روانہ ہوا  
 اور اپنے آدمیوں پریشان کو جمع کر کے فتح آباد میں منزل  
 اور استراحت میں مشغول ہوا جب امیر مونس اور امیر حسین  
 کے اور سردار اور بہادر شکتہ بجے کہے قریشے سے امیر  
 کے پاسر سارے سراپے میں ہاگ کر نیتے تو امیر حسین نے  
 اون پر اعتراض کیا کہ میں نے غفلت کی کہ امیر تیمور قلعہ  
 میں گھس گیا اور دو سو تیار آرمیوں نے قریشے کا قلعہ  
 لیا اور تم بارہ ہزار سوار بھیجے ایسے نامرد ہو گئے کہ  
 تیمور کے دو سو آدمیوں نے شکست کھا لیے امیر حسین نے  
 یہ صلاح کے کہ گرم گھاو میرے اوپر لشکر تعین کرے



## توزک

عورتوں کے پیچھے جاتا تھا سہمی عاشق باز ایک نوکر تیر کمان  
 لئے ہوئے آرزو ملک آغا کے ہمراہ تھا جب میں اولسی قرب  
 ہوتا تھا تو عاشق باز تیر کمان میرے سامنے کرتا تھا اور  
 میں یہ جھپکاتا تھا کہ مبادا اس پر باجے کے ماتھے سے زخم کھاد  
 لوگ یوں کہیں گے کہ امیر موسے کے مال اور عورتوں کے  
 طمع میں زبخی ہو گیا اسلئے دلیر سے نہیں کرتا تھا اس سرحد میں  
 دولت شاہ بخش اور سر نوکر تک جا پہنچا دینے لاچار دولت شاہ  
 پر تیر چلائے معلوم ہوا کہ تیر انداز سے نہیں جانتا تھا ہر حد  
 دولت شاہ اونکے پیچھے دوڑا لیکن حکمت اپنی تھی کہ اوسکا  
 گھوڑا تھک گیا اور اوسر عورت کو کچھ خلل نہ آیا کیونکہ  
 آرزو ملک آغا تو مان آغا کہ آخر کو تقدیر ایسے سے سر  
 زوجیت اور ہمسرے میں آئے نوہنے کے حامل تھے اگر  
 دور جھپٹ میں بیٹے اوسکو کچھ خلل نہوا میں نے موضع ارکو  
 تک جو نزدیک قرقاق کے بیٹے دشمنوں کا تعاقب کیا وہاں  
 سے راجعت کر کے اپنے مکان میں آیا امیر چاکو اور امیر <sup>الدین</sup>  
 نے بیٹے دشمنوں کو یک چلک تک نکال دیا اور نہ ار حلا  
 اور اور فراریوں کو ستا کر کے ہٹا لائے جب صحرا  
 ترشے مخالفوں سے صاف ہو گیا اور انرا رنے مبارک  
 فتح کے دستِ سپہ مناسبت معلوم ہوا کہ سردے آگئے  
 بیٹے ایک موسم سردے میں قریبے میں مقام کروں یعنی آرا

## پنجموں کے

امیر موسیٰ کے قلعہ پر روانہ کے تاکہ اپنے تین نمودار کریں  
 ملک بہادر میری سپاہ کو دیکھتی ہے گہرا کر ہاگامین بنے  
 امیر داؤد کو مو فوج او سکے تعاقب پر تعین کیا تاکہ فراریوں کو  
 اور اولکابال جواتہ لگے لے آوین جب امیر داؤد نزدیک پہنچا  
 تو غنیم کے جعفر فوج فرار سے پتے وہ ہٹ کر دو فوج ہو گئے  
 اور ان کے فوج دست راست نے ایٹے بوغا کو مار کر مٹا دیا  
 اور ان کے فوج دست چپ نے مجھ پر حملہ کیا اور سوقت  
 میں نے جعفر جوان میرے پاس حاضر پتے اون پر روانہ  
 کیے اور میں نے یہ تلوار لیکر اون پر گھوڑا ڈالا غنیم میرے  
 حملے سے تباہ ہو کر ہاگ نکلا اون کے کوتل گھوڑے میرے  
 سپاہ کے ماتہ آگئے اپنے اقبال فرخندہ سے دشمنوں کو  
 گونہ کیا اون کے فوج دست راست کہ ایٹے بوغا پر حملہ کیا  
 تھا یہ حال دیکھ کر الکار گئے ہاگ نکلے آرزو ملک آغا میر  
 بازید جلا پر گئے بیٹے جو موسیٰ امیر موسیٰ کے ہتے ملک یاد  
 کے ساتھ بھاگے جائے پتے اور میں اون کے بچے جاتا تھا  
 تاکہ اون کو گرفتار کروں اس حال میں ملک بہادر کو میں نے  
 پہچانا اور یہ اواز دی کہ اگر وہ تجھ کو قتل کرنا مناسب ہے  
 لیکن میں نے اب تجھ کو معاف کیا اگر تجھ کو جان پیار ہے ہینے  
 تو عورتوں سے الگ ہو جا ملک بہادر نے یہ سن کر خفت  
 جانا اور عورتوں سے جدا ہو کر اور طرف چلا گیا میں نے

## توزک

اجازت ندیے اس میں سار بونغا اور امیر سیف الدین کا جو پانچ ہزار  
سواروں کے مقابل ہتھے خالصہ آیا کہتا کہ ملک بہادر کو ہتھے  
درہم کر دیا ہے تیرت آپ کے توجہ کرتے ہیں فتح ہویتے  
ہیں چونکہ امیر موسے کو نہایت دیکر خاطر جمع ہتھے تو میں قلعہ میں  
آیا دروازہ پر آدیے تعین کر کے تھتے سوار پیادہ حاضر ہتھے  
ہمراہ لیکر دروازہ جزار پر پہنچا ملک بہادر نے پانچ ہزار سواروں  
کے حوالہ قلعہ کو نہ میر کیا تھا اور فوج امیر سار بونغا اور امیر سیف  
کے کوچہ بند کے دیوار کے اوٹ میں لڑ رہے ہتھے کہ میں قلعہ  
سے نکل کر باہر بلند تکیہ کے جب ملک بہادر نے مجھ کو دیکھا تو بھانپا  
کہ میرے انتقام کے لئے آیا ہے میرے مقابل ہو کر آگے بڑھا  
مجھ کو غیرت آئی میں نے چالیس سواروں سے نفارہ بجا کر گھوڑ  
ڈالا اور امیر سار بونغا اور امیر سیف الدین نے جب مجھ کو یہ دیکھا  
کہ چالیس سواروں سے اون پر حمل کیا تو وہ بہر سار پٹہ سواروں  
سے جواون کے ساتھ ہتھے میرے داہنے طرف سے آٹھ سے  
جب ملک بہادر نے میرے حیرق دیکھے تو روگردان ہو کر امیر  
کے طرف چلا وہاں جا کر جمعیت متفرق کو جمع کے اسماعیل میں اپنے  
امیر موسے کے بہاگ جانے کے خبر سینے وہ بہر بہاگ کر اپنے  
قلعہ کو روانہ ہوا میں امیر چاکو اور امیر سیف الدین کو اوسکے  
قلعہ پر جو کیندہ بولے میں تھا واسطے خبر گیری کے بھیجا اور  
میں نے آہستہ آہستہ اوسکا تعاقب کر کے ایک اور جماعت

## تیمور کے

منصور خراسانی نے جویریہ کے سردار ورن میں سے تہار واز  
 ہوا جب بہرام کے پاس سرگیا تو دشمن سمجھ کر نادانستہ ایک ہتھ  
 میں ادھر بہادر کو مار ڈالا جب امیر موسیٰ اور ملک بہادر نے  
 میری سپاہ کے دلاوری سے دیکھے اور ان کے نظر میری  
 کو بکسلطنت پر پڑے تو امیر موسیٰ نے ملک بہادر کو اپنے  
 سے الگ کر کے خزار پر بھیجا تاکہ حملہ کرے اور سوقت میں امیر کو  
 سار بونغا اور امیر سیف الدین کو جو خزاری کے بندوبست میں مشغول  
 تھے کہلا سہا کہ غنیم کو فرصت نہ دے وہ بہادر ملک بہادر کے باغ  
 ہزار سوار اپنے مقابلہ میں دروازہ محکم کر کے قلعہ سے باہر نکلے  
 اور جنگ مردانہ کے اسحان میں کہ امیر موسیٰ نے ملک بہادر  
 کو دروازہ خزار پر بھیجا اپنے فوج اراستہ کر کے چہار ہزار  
 سواروں سے میرے طرف متوجہ ہوا میں نے اس وقت  
 قدم آگے بڑھایا سو سواروں کو ایک فوج بنا کر ادون پر روانہ  
 کئے جب یہ لوگ کوچہ بند سے نکلے امیر موسیٰ نے حقارت  
 سے دیکھ کر چاہا کہ خوراک تلوار کے کرپے اسوہ میں میں بھی  
 لے کر لکل کر جب کوچہ بند سے ظاہر ہوا تو ہمارے اور  
 میرے فوج میں جنگ شروع ہوئے ہمارے فوج نے تیرہ ہزار  
 اتفاقاً ایک تیرہ سو سے لگا وہ روگردان ہوا  
 ات ہزار سواروں سے ہزیمت کہا کر اپنے گہر کو روانہ  
 امیر سپاہ نے ارادہ کیا کہ اس کا تعاقب کر میں

## توزک

کہنی لگے رستم اور اسفندیار جو سنا کرتے تھے دیکھ بیٹے اور  
 پھر دہشت کے مارے بہاگ گئے جا کر خندق میں جو اپنے لئے  
 کہو دیے تھے چپ گئے اور سوقت میں سینے ایک فوج اپنے  
 پاسر سے بہادر و ن جنگ کے کو مک کو بیچے اور ہونے متفق  
 ہو کر مخالفوں پر حملہ کیا اور مار مار کر خندق سے نکالا وہ بہاگ  
 کر شہر کے کوچوں میں گھر گئے جب امیر موسے اور ملک بہادر  
 متفق ہو کر قلعہ پر آئے تو اپنے سپاہ کا یہ حال دیکھا کہ خندق  
 سے بہاگ کر شہر کے کوچوں میں پناہ لئے اٹھلے ہیں قتل ہوئے  
 ہیں تو نکل بہادر کو دوسو سواروں سے اونکے مدد پر تعین  
 کیا جب نکل بہادر نے غنیمت سے جدا ہو کر تیر باران کیا امیر کے  
 جوانوں نے پیچے کہ غنیمت کو خندق سے مار مار کر نکالا تھاتیر  
 باران کیا اور جنگ قیسے ہٹ کر میرے پناہ میں آئے اور  
 میں مندرہ سواروں سے تقارہ بجا کر قلعہ سے نکلا بہادر شکستہ  
 ریختہ تھے جو مجھ کو دیکھا تو قوسے دل ہو کر غنیمت پر حملہ کیا اور سحان  
 ایلچے بوغا بہادر اور بہرام بہادر کو چکا کر موب اتباع کئے نکل بہادر  
 پر ہمایا اور دونوں نے حملہ کیا تو نکل بہادر دیوار کے اوٹ میں  
 آکر جنگ کرنے لگا ایلچے بوغا دیوار پر چڑھ گیا آخر تیاب ہو کر  
 اترالین روگردان ہوا پھر بہرام بہادر دیوار پر چڑھا اور  
 ایلچے بوغا نے دیوار میں سوراخ کر کے توکل بہادر کے تلوار  
 لگائی وہ بہاگ بہرام بہادر نے اسکا تعاقب کیا اور قتل

۴۴  
 کراؤ سوقت کو شش کر دے گئے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے  
 پر منصور کرے میں نے اور سوقت ایسا عزم موقوف رکھا  
 اور یہ وقت ترکے بہادر نے ملک بہادر کے طرف سے دو  
 سوار لیکر قلعہ کے دروازہ کو محاصرہ کیا اور دیوار تلے آکر بیٹھ  
 تھے رو دن تک اور کو طرح دے آخر تیسرے دن صبح کو  
 ایلے بوغا بہادر اور اقمیور بہادر کو چاس جوانوں کے  
 معیت سے حکم دیا کہ اونہو سے تختہ پل قلعہ کیا اور ٹھاکراؤن غافل  
 پر حملہ کیا اور اکثر دن کو تلوار سے مارا اور سوقت طوغا بہادر  
 جو امیر حسین کے امراء میں سے تھا سوا اپنے فوج کے کوک کو  
 آیا قتال و جدال ہونے لگے میں نے بیسے علی شاہ درویش  
 اور پیر غوبیہ کو مع اللہ جوانوں کے کوک کو بھیجا جب آواز  
 پیر غوبیہ درویش کے فوجیوں غار سے سینے تو تلوار کھینچ کر  
 حملہ کیا اقمیور بہادر نے بیچ میں رس کر ایک ہاتھ مار کر اس کو  
 گرا دیا اس وقت میں امیر محمد سے کہے سپاہ میں سے ایک جوان  
 اور ایک بچہ کہ نہایت دلدار تھا غور جو اسے سے گزرا وہاں  
 حملہ کا عذران بوغا کہ بڑا بہادر تھا اور سر سے بھیل ہوا اور  
 انہو گز غران بوغا کے سر پر چلایا غران بوغا نے اس کے دو  
 ہاتھ پکڑ کر ایٹھ دے اور اس کو غار کے قلعہ کے دروازہ  
 میں لے آیا بیگے نایے ایک ہمارے جوان نے آکر اس کے سر پر  
 غور کو ایک ہاتھ میں گرا دیا سپاہ غنیم کے یہ حال دیکھ کر

فوج مقرر کیے اور وہ دونوں فوج منگل کو ادھے رات یہ  
اور ہر قریب صبح کے خود گاہ امیر موسیٰ پر دور آئیں اور  
دونوں مردانوں نے اوسپر جاتے ہیے بہتوں کو قتل اور زخمی  
کیا اور بہت گرفتار کیئے بعضے میری سپاہیے بیہ مارے  
گئے زخمیے بیہ ہوئے جو امیر گرفتار ہو کر میرے پاس آیا  
درد کا بہادر تھا اوسکے من میں غمت کے آواز اور سہر نہت  
احسان کیا اور اوسکو یہ اختیار دیا چاہیے یہاں رہ جائے  
چلا جائے امیر نے اوسکے قتل پر تخیل کے من سے کہا در  
بہادر ایک آہوا ہو گیا ہے اسکو نیک احسان میں گرفتار کرتا  
ہوں تاکہ اور لوگ میرے طرف رجوع کون اور میرے  
سلطنت قائم نہیں ہو سکتے پھر رجوع دوست دشمن کے جب کہ  
میرے احسان کا شہر مندہ ہوا تو میرے ملازمت اختیار کیے  
اور امیر حسین سے روگردان ہوا اگلے دن صبح دم امیر کو  
ارلات کو مع تیسرے سواروں کے جہاز دروازہ سے امیر کو  
پر پہنچا وہ بہادر نامدار مردان کے سے مسالہ کہوڑے ٹوٹ  
کر دروازہ میں سے ایسے اوسوقت میں سے یہ ارادہ کیا  
کہ میں آپ قلعہ سے نکل کر غنیم پر یور ستر کر کے ہلاک کروں  
لیکن امیر سیف الدین نے کہ نجوم اور رمل سے واقف تھا یہ  
عوض کیا کہ احکام سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر آج قلعہ  
کرن تو اوسے ہیے کل یا شبت کے وقت ساعت نہایت نیک





## توزک

۱۶ ہوا اور چالیس آدمیوں کو دایے حفاظت گھوڑوں کے چہورا اور  
دوسو تین جوان پیادہ لیکر موٹر کشترا ورتلو اور جو رستہ میں دیکھا تھا  
اور ہر کو چلا اور سپاہ میرے خدمت میں تھے آخر خندق پر آئے  
میں تو قدم اوسر پرناں پر رکھ کر اتر گیا اور اور جوان بہر قدم بدم  
آئے تھے یہاں تک کہ خشکے میں قلعہ کے نیچے جا پہنچا خبر حکم دیوالت  
دیکھے تہرا دسہر جگ گیا سپاہ بہر سڑیاں یے ہوئے آئے میں نے  
حکم دیا کہ سڑیے لگا کر دیوار پر چڑھیں جب چالیس جوان چہر گئے  
تو میں بے چہر کر قلعہ کے برج میں جا بیٹھا بہر تمام فوج قلعہ پر چڑھ  
گئے ارتعائے نے قلعہ کے نگہبانوں پر ایسے خند مسلط کے تہر  
کہ ایک ہیے زجاگ میں نے اوسوقت خند آدیے دروازہ نہرچ  
تا کہ دروازہ قابو میں محکم کر میں جب ویسے دروازہ پر پہنچے تو  
دربان سوتون کو باندھ لیا اور خبر نے دست دراز سے کے  
اوسکو قتل کیا اور دروازہ تیرا کر توڑ ڈالا جب دربانوں کا  
شور غل قلعہ والوں نے سنا تو بھو اسر ہو گئے محمد بیگ امیر مو  
کا بیٹا جو قلعہ کا حاکم تھا ایک جماعت سے بالائیے بام آکر لڑیے لگا  
جب صبح ہو گئے اور اوسنے میرے فوج کو دیکھا تو بالا خازین  
میں حسین پت بام کے تھے جا چہا سپاہ نے ہاکر اوسر گہر میں  
آگ دیدیے اور امیر مو سے کے فرزند ورنیے امن مانگا جب  
محمد بیگ امیر مو سے کے بٹے کو میرے سامنے لائیے تو لڑکا  
تھا اوسکے شجاعت پر میں نے آؤن کے اور اوسکو گودیر لیا

ن چالیس جوان جو موجود تھے ساتھ لیلے راتوں رات گرد  
 نشے کے بنیا اور وہ رات نہایت تاریک تھی جوانوں کو بینے  
 م دیا کہ صف باندھ کر کھڑے ہو جاؤ میں مشیر اور عبداللہ کو کہہ کر سردار  
 افسہ ہتے ہمراہ لیکر خندق پر گیا خندق پانی سے بہہ رہے تھے  
 میں نے اطراف خندق کو دیکھا تو ایک زنار لکڑیے کا جو اوسریا  
 میں سے قلعہ میں جاتا تھا میرے نظر پر آئین گھوڑے سے اتر کر  
 گھوڑا مشیر کو سپرد کیا اور آپ گھٹون تک پانیے میں گھس کر قدم  
 اوسر پر ناز پر رکھا اور پانیے اتر کر خشکے میں قلعہ تلے گیا اور  
 عند اللہ ہے میرے پاس آ آیا پہر قلعہ کے دروازہ پر جا کر آہستہ  
 کو اکھڑ گھرایا کہ معلوم کروں دربان سویتے ہیں یا نکتے ہیں معلوم  
 ہوا کہ رات کو دروازہ خاک سے آنت رکھا ہے اور دربان  
 سوئے ہیں خاطر جمع ہے دیوار حصار کو ہر طرف سے خوب جلا  
 کیا ایک جگہ سے دیوار پست نظر آئیے عبداللہ سے میں نے کہا کہ  
 یہاں سیڑھے لگ سکتے ہیں یہ میں جس رستہ سے آیا تھا مراحت  
 کے مشیر نے نیز اکھڑا حاضر کیا میں سوار ہو کر اپنے فوج کو حلا  
 اس میں ب سپاہ مسلح سیڑھیاں لئے ہوئے آ گئے میں نے احوال قلعہ  
 کا جو دیکھا تھا سوبان کیا جب اونہو نے یہ سنا کہ میں آ گیا جا کر  
 قلعہ دیکھ آیا ہوں اونکے شجاعت سو گونے ہو گئے جرت سے  
 انگلیاں کاٹنے لگے اور میرے دیر سے بر تعجب کیا بعضوں نے  
 محکومت اور بعضوں نے تصدیق کیا دعاؤں کے مانگ کر میں

## توڑک

فال سے قویے دل ہو کر روانہ ہوا دریا داسویہ پر جا کر گھوڑا اپنا  
 میں ڈال دیا آخر پار ہو گیا چالیس آدھے اور ہو میرے ساتھ  
 ہوں ہیے اتر گئے اوسط طرف سے کشتیان پکڑ کر پہنچ دین کر سب شکر  
 کشتیوں پر سے عبور کر کے موضع خار میں مقام کیا راتوں رات  
 قراول قریب کے راہ پر پہنچ کر رستہ روک لین اور کسکو نہ جانے  
 دین اور نہ آنے دین اور دن ایک جگہ آبا د سے یہے الگ اتر  
 جب رات ہوئی تو میں سوار ہوا اور راتوں رات موضع بروان  
 میں پہنچا امیر موسے حاکم قریب کے نوکروں کو جو اوسر جگہ پہنچے  
 گر قاتل کر لیا رات کو اوسر جگہ آرام کیا پھر عصر کے وقت سوار  
 ہو کر موضع شیرکنت میں آیا دین پہ آیا کہ اوسر موضع سے یہی  
 آگے چلون لیکن امیر چاکو نیلے آکر بیان کیا کہ سپاہ بہت پیچھے رہ  
 گئے یہے امیر اپنے پابرکاب رہے کہ سپاہ آ جاوے یہے ہر طرف  
 امیر موسے پر شہنشاہ مارنے میں امید ہے کہ اسکا لشکر درہم  
 کر دین من کھڑا ہوا یہ سوچتا تھا کہ میرا لشکر بہت کتر ہے میرے  
 سات دوست تالیس آدھے اور غنیم کے سپاہ دو ہزار سوار  
 زیادہ خدا نخواستہ ایسا نہ ہو کہ میرے لشکر کو صدمہ آویسے اور  
 مجھ کو یہ خیال آیا کہ سپاہ کے آنے تک کئے زینے باغ کے لکڑیاں  
 کاٹ کر جو برسراہ تہا رسیوں سے باندھ کر بنالیں جب لوگ  
 زینے بنائے میں مشغول ہوئے میرے دین پہ آیا کہ جب تک  
 یہ سپاہ جمع ہوئے میں آپ جا کر قریب کے صہار بند کو ملاحظہ

نے کہا اگر ہم خراسان کو جاتے ہیں تو گر قنار ہو جائیگے اور زمین  
متفرق ہو جائیگے اللہ تعالیٰ سے بدلتا ملک کر قریشیہ سرحد اٹھا کر  
تعالیٰ فتح ہو گئے چونکہ یہہ صلاح مہربان ہے میں نے یہہ عزم  
کیا کہ قریشیہ کو مسخر کروں لیکن سپاہ اسر جریے کر بارہ ہزار سوار  
امیر حسین کے قریشیہ کے نواح میں ہیں دوسرے میں ہے اس با  
میں یہہ صلاح کے کہ دوسرا میر جو ان جنگ شجاعت بارہ لفظ اعتبار  
میں گذریے ہے سات لیکر قلعہ قریشیہ پر ایکجا جا پڑوں جو کہ  
مقدر میں ہوگا وہ ہو رہیگا اسلئے قرآن شریف میں قال یہہ کہ  
آیت لکھنے سے من و شاد و ہوا العزیز الحکیم یعنی اللہ تعالیٰ فتح دیتا  
جسکو چاہیے اور اللہ تعالیٰ غالب با حکمت ہے اس قال سے  
نصرت مندی کے بنارت ہوئے لشکر کو جمع کیا اور انتظام  
تسخیر قلعہ قریشیہ کا اسطور کیا کہ دوسو تینا لیس شجاعت پیش میریے  
ساتھ ہوئے خدا تعالیٰ پر توکن کر کے رات کو ڈیرہ سے لکھا  
اموئت امیر موید ازلات میریے پہنچے اور توکل بہادر اور  
امیر سار بوغا جلاہ اور حسین بہادر اور امیر سیف الدین کو در  
اور عبا سر بہادر قنات اور انیو غا بہادر نمایان اور محمود شاہ  
نے آکر سیاحت کے چونکہ اول امیر موید نے سلام کیا تھا اوسکے  
نام سے یہہ قال ہے اوسوقت قرآن شریف میں قال کہوئے  
یہہ آیت لکھنے و من توکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی جو شخص خدا پہ  
بہ توکل کرے تو اللہ تعالیٰ اوسکے کار کو کفایت کرتا ہوا ہے

## توزک

لا حار جلا وطن ہو کر خراسان کو روانہ ہوا اور نہونے میریے کے دعا  
 یکے اور راہ بر ما لگتا تاکہ میریے لشکر کیے اور کو ضرر نہ ہو و سزا اور  
 خوف ناک جگہ کیے سلامت نکال دیے میں دو منزل اور  
 خراسان کے طرف چلا اور جاسوس قافلہ کے ساتھ کر دیئے  
 جب وہ قافلہ قریبے میں داخل ہوا تو امیر موسیٰ حاکم قریبے نے  
 اہل قافلہ کو بلا کر میرا حال پوچھا اور نہونے کہا ہے امیر تیمور کو  
 چوں میں دیکھا کہ موافق اوج بے راہ ہرات کو جاتا تھا ملک ہرات  
 نے اسکو بلا پیئے وہ جلد جاتا تھا جب میریے چلے جانے کے خبر  
 امیر موسیٰ اور امیر حسین نے سینے تو قریبے کے قلعہ سے  
 نکل کر بخاطر جمع سات ہزار سواروں سے مرغزار ہراغ  
 میں اتر کر عیش و عشرت میں مشغول ہوئے امیر موسیٰ نے  
 اپنے بیٹے محمد بیگ کو قریبے کا حاکم کر دیا اور قلعہ کو مستحکم کر کے  
 احوال اخبار امیر حسین کو لکھے اور امیر حسین نے میریے خراسان  
 خانے کے خبر سے پہلے پانچ ہزار سوار اور قریبے پر بیچ دیئے  
 ہتے وہ خاطر جمع سے مقام کند بولے میں بیٹھ رہے جب لشکر  
 کے خبر میں نے سینے تو بجو یہ غیرت آئے کہ بدلاؤن لینے قریبے  
 کو مسخر کر دن اور وقت جاسوس رہ خبر لایے کہ امیر حسین کے  
 بارہ ہزار سوار تو قریبے میں متفرق بیٹھے ہیں اور دو ہزار سوار  
 یادہ نے قریبے کے قلعہ کو مستحکم کیا ہے میں امیر کو بلا کر ہم  
 مشورہ کیا کہ خراسان کو جاؤن یا چلکر قریبے کو مسخر کر دیں

ران میں نے ملک ہرات کو خط لکھا اور ایک خط محمد یگ  
 ن عریانیہ کو بھیجا اور دانا شخص تصنیف کے تاکہ خراسان میں جا کر  
 نزدیے دریافت کریں کہ میری نسبت کس حال میں ہیں چونکہ محمد  
 عثمان بن تھاکنار دریا سے کوچ کر کے چل میں آکر کہاں رہے  
 موئن پراثر اڑا دیے تھیں تک اور سرگد اقامت کے اور کھان  
 میں و خوش بہت تھو خوب شکاریئے اپنے جو ملک حسین حاکم ہرات  
 اور محمد یگ چون عریانیہ کے پاس گئے تھو آئے خطوط میں  
 محبت اور اخلاص ظاہر کیا اور ہریک نے میری واسطے تحفہ بھیجی  
 اور بہت ہتیار کمان ترکش تلواریں عین میں نے اوہیے روز جو کچھ  
 لائے تھو ارا کو تقسیم کر دیا اور اپنے لئے ایک کمان اور ایک  
 تلوار رکھ لیے باقی سب بانٹ دیا اور سوقت میں نے یہ سنا  
 کہ خراسان کا ایک قافلہ ولایت قریشے کے طرف متاع سباب  
 لے جاتا ہے میں نے اوسے وقت کوچ کر کے اوس کا رستہ رو  
 قافلہ دایے مکھو دیکھتے ہیے استقبال کو آئیے تحفے جو تھے میرے  
 نذر کیئے میں نے اونسے سوار ہوئے پوچھا کہ ہرات کے کیا  
 خبر ہے اور میرا خراسان کو جا یا کیا مشہور ہے جواب دیا تھے  
 یوں سنا ہے کہ امیر تمیور جب استدعا ہے ملک حسین کے خراسان  
 کو گیا اور دریا داسوہ میںے پار ہو گیا لوگ نہیں تصنیف کر کے  
 تھے اب ہم نے اپنے انکھوں دیکھا کہ امیر خراسان کو جاتا ہے میرے  
 لئے کہا امیر حسین نے جو نہایت ظلم کیا اور مجھ پر شک کیشے کے

## توزک

ارلات اور امیر سیف الدین اور سیو غنمش اغلان اور امیر حسین اور  
 حس بہادر قباچ اور آق بوغابہادر نمان اور محمود شاہ بخار سے  
 جیتے یہ حال دیکھ کر محکوم وقت ہوئے اور نہوئے یہ وقت کے اور  
 خط جان سپاریے کا لکھا میں نے اور نکو حسین و افرین کے اور فراغ  
 خاطر سے واسطے مدافعت امیر حسین کے روانہ ہوا قریشی سے  
 کوچ کر کے ہجران کے طرف چلا تا کہ اسباب زاید چھوڑ کر جریدہ  
 امیر حسین پر یورش کر دے جب تین چار منزل ایل ہجران کے طرف  
 گیا تو امیر موسیٰ اور ملک بہادر کہ امیر حسین کے طرف سے ہمسایہ  
 تھے میرا چلا جانا غنیمت جان کر قریشی کو قلعہ میں داخل ہو کر ارادہ  
 اقامت کا کیا اور امیر حسین کو یہ لکھ بھیجا کہ امیر تیمور خراسان کے  
 طرف بہاگ گیا ہمنے قلعہ قریشی فتح کر لیا یہ خبر میں نے سنے تو محکوم  
 غیرت آئیے کہ قلعہ قریشی میں جا کر انکو گرفتار کروں اسلئے میں  
 نیلے مشہور کر دیا کہ امیر تیمور خراسان کو چلا گیا میں نے باز ماندون  
 کو لطف ایل ہجران کے بھیجا اور اپنا لشکر جمیدہ جمیدہ ساتھ لیا  
 اور وہاں سے کوچ کر کے چاہہ الحاق پراتر آئیے روز تک قلعہ  
 کہا اتنا کہ جو لوگ رہ گئے تھے آگئے وہاں غلطے دیکر مانان  
 سگھیا تارہ دریا سے امویہ کے اتر ارات کو اور سردار  
 سے عبور کیا جب میرے عبور کے خبر امیر موسیٰ اور ملک بہادر  
 اور امیر ہندو شاہ حاکم قریشی نے سنے تو خاطر جمع سے فارس  
 ہو گئے دو دن تک دریا پر مقام کیا اتنا کہ سب لشکر نیلے عبور

تعاہ کے گواہ کرتے ہیں کہ اگر ہم عہد کے خلاف کریں اور  
 برتنور سے جدا ہوں تو غضب اچھے میں گرفتار ہوں جب تک  
 رات کے غم کروں اور اس سترے کے جو اس جگہ رہتے ہیں  
 پناہ دارم کروں پھر صرف ارا تے کے مقابلہ میں حسین کا کروں تاکہ  
 جو مقدر سے ظاہر ہو جاوے اور سوقت یہ خبر آئے کہ امیر حسین  
 نے بڑا لشکر جمع کیا اور امیر سے اور امیر بہادر سے کہ بارہ ہزار  
 سوار کے معیت سے قریشی برتین کیا ہے تاکہ اگر میرا راستہ  
 روک لیں اس خبر سے میرا لشکر گہرا یا میں دو بارہ امرا کو  
 بلا کر از سر نو عہد لیا اور ہونے یہ خبر گیا کہ اگر دایمے ہاوس  
 عیال اور اذوق کیلئے حکم داتہ آوے ہاوس کا طر جمع ہووے  
 تو ہم سب تمہارے قدم پر جانفنا کرے کرتے ہیں میں نے اہل ہجر  
 کو کادون پر میرے سوا حق نہت ثابت ہوتے فرمان لکھا اور ہر  
 حق نہت کے لحاظ سے ہزار سوار بھیجے اور عیال برلاس کو لکھا  
 جائے محکم دیدنے جب میرے امرا کے دیئے ہوئے شہر  
 رفاقت پر مستعد ہوئے لیکن میرے خاطر جمع نہیں ہوئے میرے  
 امرا نے یہ حال سنا کر محکوم ہوئے رفاقت پر اعتقاد نہیں رہے  
 تو وہ رات کو قرآن شریف اور تلوار لیکر میرے پاس آئی  
 کہ یہ تو قرآن شریف ہے اور یہ تلوار ایک تو امیر کا تھا اور  
 ایکو تمیز اور امیر سار تو غایے جلایا اور امیر داؤد اور امیر



## توزک

جو پوشیدہ تہرہ کے مثال ایکبار کے آگے جو افواج کراؤنیے  
 آگے پیچے پوشیدہ تھے اوہوئے کوسوں سے نکل کر اوٹکا رستہ  
 روکا اول جہدین میریے فوج اون پر غالب ہوئے اور میریے  
 پاس آدیے بیجا میں بیہیے اونکے مدت کو پہنچا مار مار کر امیر حسین  
 کے فوج کو نکال دیا اور اکثر اونہیں سے گرفتار ہوئے اور  
 بہت ماریے گئے اور امیر حسین کنار درہ پر آکر منتظر تھا کہ مجھ کو  
 باندھ کر لیجاؤنگے او سکے افواج شکستہ او سکے پاس گئے اسحال  
 میں امیر حسین نہایت شکستہ خاطر اور شرمندہ ہوا جب جانا کہ ظاہر ہو گیا  
 تو شیر بہرام کو جو مجھ سے پہلے کراؤنیے مل گیا تھا بدگمان ہو کر مار ڈالا  
 شیر بہرام کچھ میں جو میریے زبان میں سے نکلا تھا کہ اپنے کردار میں  
 گرفتار ہو گا سو ہوا میں مظفر اور منصور سبزہ ربار فرشتے میں آکر اترا  
 اور اپنے لشکر کے انتظام میں سے گئے جب دشمن امیر حسین کے  
 متیقن ہوئے تو جمعیت کرنے لگا اور ایک ایک امیر کو بلا کر  
 اونے قسمیہ عہد کیا اور پوست کندہ کہدیا کہ جس شخص کو تم میں سے  
 میریے ہمارے منظور ہے تو جب تک میریے ساتھ ہے برادرانہ  
 اوئے سلوک کرو لگا یا نفع جو کہ میریے ہا سر موجود ہے  
 برادرانہ کو تقسیم کرو لگا اور آئیے کو جو ہاتھ لگادہ ہے  
 قسمت کرو لگا اور جو شخص میریے ہمارے اختیار نہیں  
 کرتا تو آج ہی مجھے جدا ہو جاویے اوہوئے اطاعت منظور  
 کر کے اپنے اسایے کے فرد بنا کر قسمیہ عہد نامہ لکھ دیا اس مضمون کا

۵۵  
 تمہارے  
 دیکھا کہ میں اویس کے چہرے پر اعتماد کیا تو دوبارہ لشکر جمع کیا اور شیر  
 ہمام کو ہراول بنا کر میرے طرف متوجہ ہوا چاہتا تھا کہ جلد دیکھ کر  
 مجھے گرفتار کر لے جب میں مقام چغیان میں آیا اس وقت امیر حسین  
 نصر خیزیہ دار کو مصنف شریف دیکر میرے پاس پہنچا کہ اس فرمان  
 کے قسم پیے کہ مجھ کو تمہیں کبھی مخالفت دین نہیں اور اگر مخالفت ہو تو  
 تو اس فرمان شریف کا وبال مجھ پر ہووے اور واسطے تاکید و ثبوت  
 اتفاق کے بہتر یہ کہ ہم تم درہ چلک میں ملاقات کریں اور اویس  
 جیل سے دونوں میں درہ کے دو طرفہ پوشیدہ کروں تاکہ جب  
 میں درہ میں داخل ہوں تو دونوں طرف سے آکر مجھ کو گرفتار کریں  
 یہ خبر مجھ کو معلوم ہوئی تو اول درہ پر جا کر اترا اور اپنے فوج کو  
 حکم دیا کہ راتوں رات اویس کو غلطی دیکر امیر حسین کے راستہ پر جا آئیں  
 اور اور فوج کو میں نے بھیجا کہ جا کر اویس کے پیچھے کہیں کریں اور وقت  
 اپنے امیر حسین کا آیا کہ تم اپنا لشکر موضع جزار میں ٹھہراؤ کیونکہ میں ہے  
 اپنا لشکر موضع چغیان میں چھوڑ کر سو سواروں سے تمہارے ملاقات  
 کے لئے آتا ہوں تم میرے سو سوار لیکر درہ میں آ جاؤ درہ میں جا آؤ  
 منزل نہایت خوش آب و ہوا ہے اس میں وہاں چھت ہو کر ار  
 سرتو سوانہی کر کے ولایت ماوراء النہر کو برا درانہ تقسیم کرنا  
 از لکرا دیکر قریب سے میں مطلع تھا دانستہ قدم درہ میں رکھ  
 میرے ساتھ کل چھ سو سوار تھے اور امیر حسین نزار سوار لیکر  
 میرے طرف کو بلا میں جب جائے وعدہ پہنچا تو اقول امیر حسین

## توزک

۱  
 بطرف لشکر امیر حسین کے جو موضع چٹانان میں تھا روانہ کیا اور  
 یہ خبر سچی کہ امیر حسین جنگ پر تیار تھے لیکن یوں چاہتا ہے کہ حصار  
 کرے کار درست کر لے امیر اسر بات سے غافل رہے جب خبر  
 میرے چلنے کے فریضے سزا اور سیف الدین کے جا پہنچنے کے امیر  
 نے سینے تو اپنے بیٹے عبدالکو عہد نامہ دیکر میرے پاس بھیجا  
 اور کر کے باتیں بنائیں عہد نامہ میں یہ لکھا تھا کہ میں نے دل سے عہد  
 کیا ہے کہ امیر تیمور کے اتفاق پر بجان حاضر رہوں اس عہد نامہ  
 پر اجماع کرنا جب رسول امیر حسین کا قبیلہ میں میرے پاس  
 آیا اور امیر حسین کا پیغام بھیجی کہا اور عہد نامہ مجھ کو دکھایا تو امرار  
 یورے جو امیر حسین سے پہلے کر میرے ملازم ہوئے تھے  
 نہ سنکر گہرائی کے امیر صلح کرتا ہے اور امیر حسین کا ارادہ یہ تھا کہ  
 صلح کے بہانہ میرے مجمع فوج کو متفرق کر دینے میں نے اسرار  
 کو سمجھ کر اس کے پیغام کو ناشتہ رکھا اور امرار یور یوں کو بلا کر  
 کہا کہ امیر حسین صلح کیا چاہتا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ تم کو اپنے  
 طرف مائل کرے اور اب میرے اور اسکے درمیان میں  
 تلوار کے کچھ باتیں نہیں ہیں جو امرار صلح کے خوف سے میرا  
 تحلف کیا چاہتے ہیں مجھ کو جنگ پر قائم دیکھ کر تو میرے دل ہو چکے  
 میں نے جماعت یور یوں کو جو بیدل ہے استانت اور تلوار  
 کے جب امیر حسین صلح سے ناامید ہوا تب جنگ موقوف رکھی  
 میں یہ راجعت کر کے فرشتے میں چلا آیا جب امیر حسین نے

۲۳  
نہیوان برس شروع ہوا تھا شکر جمع کرنے میں مشغول ہوا اور  
وقف خط قریہ سے مدد جماعت ہوا یہی سہارا ہوا پہلے تو یہ  
اسب دیکھا کہ واسطے جمع کرنے شکر کے سمرقند کے طرف جاؤ  
لیکن جب ایکٹزل ٹی کے تو امیر سلیمان اور جادریجے جواعت  
اس مخالفت کے ہتھ بہاگ کرا میر حسین کے پاس پہلے گئے اس  
میں امیر خضر یوزیے مرگیا اور علی درویش اور اسکا بھائی  
ایاس خواجہ اور حاجی محمود اور یاتے یوزیے مطیع ہو کر  
تین فوج کے جمیت سے آکر ملازم ہوئے اسس حال میں امیر  
اور امیر عباس جو کہ بہرام جلایر کے ساتھ محمد کو گئے تھے انہی  
فوج لیکر آگئے جب میریے سب فوج جمع ہوئے تو سمرقند کو  
چلا بہ بن ومان پہنچا امانے سمرقند نے میرا استقبال کیا اور دھما  
حاکم کے کی میں ترا بند و برلاس کو سمرقند پر حاکم کر کے یورٹ  
کے طرف کو معادرت کے جب سمرقند سے دوشنل جا چکا  
وہ نہد وصف سمرقند کو چھوڑ کر امیر حسین کے پاس چلا گیا حال  
میں یہ خبر آئی کہ الجایے ترکان آغا جو یار تھے مر گئے میں نے  
انالہ انالہ را حجون پڑنے جب امیر حسین نے یہ سنا کہ اوکے  
ہمیشہ مر گئے بہت مقام ہوا اور نہایت شہرت ہو گیا  
علاقہ خویشے اور لگانگے کا جاتا رہا شدت جنگ پر تیار ہوا  
یہاں فوج جمع کرنے شروع کیے اور اسطورا نظام  
کہ ہلا امیر سف الدین کو بطور خبر گریہ کے سعد افواج قاف

**توزک** کے ساتھ کر دیا اور یہ آپ کے  
 اور عادل بہادر کو اور  
 جمع کر کے اور عادل بہادر کو اور  
 شہنشاہ کو میرے پاس پہنچا دیا اور  
 میرے مخالف پر امیر حسین کے ایک قلعہ میں متحصن ہو بیٹھا اور  
 میرے کچھ فائدہ لڑائے میں نہ پہنچا تو اس کو قریب دیکر مطیع کر لیا اور  
 بہرام جیسی عہدیمان نقص کر کے پاس امیر حسین کے چلا گیا اور  
 میرے شہر بہرام کو یہ لکھا کہ عہد درست ایمان درست ہے ہتھیار  
 از بسکریے ایمانوں کا عہد درست نہیں ہوتا تو اپنے لیے ایمان کو  
 جمع کر کے عہد توڑا ہے اور جو کہ مجھ میں اور امیر حسین میں تو ہے  
 فتنہ برپا کیا ہے تو جلد اس فتنہ میں گرفتار ہو گیا اور میرے  
 مخالفت کا عوض اللہ تعالیٰ بکودلو گیا نزدیک میرے کہ شہزادے  
 تھکو فائدہ نہ کر سکے آخر وہ اپنے ہوا جو میں نے کہا تھا کہ شہزادہ  
 میرے بلا میں مبتلا ہوا میں تو اس بدکار کو روزگار پر حوالہ کیا  
 جب میں نے امیر حسین کو اپنا نہایت دشمن پایا تو حفظ مراتب ضرور  
 ہوا اور بہرام جلا پر اور امیر چاکو اور عباس بہادر کو خجند کے  
 راہ پر میں نے بھیجا کہ اہل جلا پر کا انتظام کیا اور امیر سے  
 اور علی درویش سپہ بازید جلا پر کو جنوں نے یہ فتنہ شروع  
 کیا تا گرفتار کر لیا اور بہرام جلا پر کو اس جلا پر کو ضبط کر  
 اون پر حاکم ہو گیا اور اس خوف سے کہ میرے اوڑھنے  
 کے مخالفت سے بچ جانا آسان نہیں ہے بلا توقف جہ کو  
 ہوا جب یہ خبر میں نے سنی تو سات سو اٹھ سو

کے افزا گواہ ہو گیا لیکن اس بات نے امیر حسین کے دل پر  
 ڈال دیا دشمن جو اس کو پیچھے وہ تازہ ہو گئے مین نے دے  
 دشمن امیر حسین کے شیر بہرام جلا پر سے مصلحت کے کہ امیر حسین  
 اپنے طرف سے صاف کروں چونکہ شیر بہرام ہر امیر حسین کا دشمن  
 یا دینے صاف کہا کہ امیر حسین امیر کے طرف سے صاف نہیں  
 ہے نہایت دشمن ہے اور ہمارا ہیے کال ہیے بد خواہ ہے  
 مکر ہے چاہتا ہے کہ اگر قابو ہو تو پہلے بھگو قتل کرے بھگو کس طرح  
 امیر حسین کا اعدا نہیں ہے امیر حسین کو ہمارا قتل مقصود ہے بھگو  
 شیر بہرام کے کلام سے دغدغہ پیدا ہوا لیکن مین نے شیر بہرام  
 سے چہا کر کہا مدت سے امیر حسین کے ساتھ عہد ہر ادر ہے  
 اور خولتے کا کر رکھا ہے یہ کب ہو سکتا ہے کہ اوی کے بھگت  
 دلیں لاؤں بھگو تیرے قول کا جب اعتقاد ہوتا ہے کہ تو کوئی  
 گواہ لاویے کہ امیر حسین میرا دشمن ہے اوی نے کہا اگر تم کو اوی کے  
 غدار ہی پر اعتقاد نہیں ہے تو اس طور آزمائو کہ مین اس کو خط  
 لکھتا ہوں کہ ہمارے تقصیرات معاف کر دو اگر اوی کے دلیں  
 عداوت نہیں ہے تو معاف کر دیگا اور نہیں تو اعتراض کر لگا جب  
 شیر بہرام کا خط امیر حسین کے پاس گیا اوی کو بہار ڈال اور  
 بولا اے اللہ تعالیٰ بھگو ہلاک کر و لگا اور نہایت شدت کے چہ  
 یہ خبر مین نے سنیے تو جانا کہ امیر حسین دشمن ہے اسنا شکر  
 مین نے جمع کیا اور شیر بہرام کو خلدان کو رخصت کیا تاکہ اسنا

[illegible]





## توزک

۱۲

کہ میرے امراء سمرقند کے بند و بست میں شغول ہیں لیکن کچھ بن نہیں آتا  
 تھا تو یہ کہنے دل میں رکھا یہاں تک کہ میں نے قریشی میں جا کر مقام کیا  
 اس سرما میں قریشی میں آرام کیا اور سپاہ کو بھی رخصت کر دیا  
 تاکہ اب تو جا کر چین کریں موسم بہار میں آکر پہر جمع ہوں ۶۷ سنات  
 سو ستھ پہر بھرے میں کہ محکو تیسواں سال شروع ہوا اور سرنو  
 سامان سمرقند کے چلنے لگیا اور محل کیک خان کا حکم تریکے میں  
 فریشے نام ہیے بنوایا اور میں نے یہ حکم دیا کہ ایک حصار گرد  
 فریشے کے بتا دیں جب موسم بہار آیا وعدہ کیے موافق جو امیر  
 کے کیا تھا سمرقند کو روانہ ہوا جب میں نواح میں سمرقند کے  
 پہنچا تو امیر حسین ہی سالیے سراپے سے آکر سمرقند میں اتر آہلی  
 اویسیہ نکلیا کہ امیر چاکو بیے اور امیر سیف الدین اور اٹیو غا اور  
 ایٹے بہادر اور دولت شاہ کے اموال کے جو میرے امراء  
 ضبط سمرقند پر متعین تھے طمع کے اور اون پر تحصیلہ ارتعین کیا  
 جب اویسیہ بہت بھیاٹے کے تو میں چاہا کہ تلوار میان سے نوں لیکن  
 بلحاظ صلہ رحم کے چشم پوشی کے اور اویسیہ کے گفتار سے تغافل  
 کیا ازلیکہ میرے امراء کے پاس کچھ نہیں تھا اور جو حاصل کیا  
 وہ فوج پر تقسیم کر کے تلف کر دیا تو میں نے امیر حسین سے یہ  
 کہلا بھیجا اگر کو قسمت برا درانہ سمرقند کے مال کے منطور ہے  
 تو میں دیتا ہوں اور اپنے خاصے گھوڑے اور اونٹ میں نے  
 اوسکو پہوا دیئے اور چونکہ وہ بہت طامع تھا تو اور نقد ہی دیا

## تمہورے

سمرقند میں جا کر عزت اور وہاں اسباب مسلمانوں کا بچاؤن دوسرے  
 یہ کہ شکر جتہ پر فراقانہ شجون مارون اس سوچ میں تھا کہ خطوط اڑا لے سمرقند  
 کے آئے اس مضمون کے کہ قدرت اپنے سے بسبب ظلم اور تعدیہ  
 کے جو شکرتہ مسلمانوں پر کرتا تھا ایسے دباؤ اور سینہ بڑھنے کے تمام اوتار  
 گھوڑیے رنگے اور اونکے ظلم کے وہاں سے اوتارین ملنا شروع  
 ہوا کہ اکثر رنگے میں نے اپنے افواج درست کر کے عباس ہا در  
 کو ہا دل بنایا اور سمرقند کے طرف چلا جب یہ خبر شکر جتہ میں پہنچے  
 تو وہ اپنے تیار کر پیر لاد کر پیادہ اور سوار دشت کے طرف ساگ  
 چلے میں نے اپنے فوج اون پر تعینات کی تاکہ جلد اون فوجوں  
 کو مارا اور اسیے نکال دین اور میں آپ سے روانہ ہوا جب شکر  
 جتہ میں پہنچا کہ مردہ اور زندہ اور جان بلب بخت تمام جاتے ہتے  
 اون پر رحم کر کے کچھ نکھا اور سہوڑ پر چھوڑ کر مراجعت کر کے مرقد  
 راشدین یغلاں کے طرف روانہ ہوا اور امیر چاکو سے اور امیر  
 سیف الدین اور اوفیو غا اور اپنے بھا در اور دولت شاہ  
 بختی کو واسطہ انتظام سمرقند کے تعین کیا جب میں جلوہ گاہ یغلاں  
 میں آیا تو امیر حسن موضع شیار تو یہ کہ مقام او کے اقربا رکاتھا  
 کوچ کر کے سارے سراہی میں آیا اور اپنے لوگوں کو اوس جگہ  
 چھوڑ کر جلوہ گاہ یغلاں میں آکر ملاقات کے چونکہ آمدنی سے مالکی  
 ہر صلاح یہ ہڑیے کہ میں تو جا کر اس موسم کو قرشی میں تیر کروں  
 اور امیر حسن سارے سراہی میں مقام کرے امیر حسن کو خبر ہوئی تھی

## توزک

اب مقاومت کے نہویئے تو وہ سب پریشان ہو گئے اور وہ آپ  
 میری پاس چلے آئے میں نے یہ معلوم کیا کہ شراب سے بڑا فساد  
 ہوتا ہے تب یہ حکم دیا کہ جو شخص شراب بنا ویسے گا اسکو غارت کرینگے  
 اور جو شخص شراب پیو لگا شیشہ ٹنگھلا کر اس کے چلق میں ڈالینگے جب  
 یہ صدر میرے فوج پہنچا تو میں جانا کہ میرے سلطنت میں ابھی  
 کچھ دیر ہے جب یہ فوج ٹوٹے اور پریشان جمع ہوئے تو میں ہمارے  
 افواج کے جھنڈے موجود تھے ولایت بلخ کو چلا دربار اہمہ سر آکر  
 اثرا یہاں تک کہ جتنے ایل الوس متفرق ہو گئے تھے سب جمع ہو گئے  
 اور تو نامات کبک خان کے اور تو امان ایٹھے بوغای سہلہ و زکام جمعیت  
 تمام مجھے آئے جب یہ خبر آئی کہ لشکر جہ سمرقند میں آگیا تو میں نے  
 دربار اہمہ ایسے عبور کیا اور گہاٹوں پر فوج تعین کر دیے واسطے  
 تیمور خواجہ اعلان کے جیسے لشکر جہ کے خوف سے بہاگ کر رہے  
 افواج کو برہم کر دیا تھا حکم قتل کا دیا اسوقت خطوط ملازما ذہر قند  
 اور مولانا خور دک بخاریسے اور مولانا ابوبکر کلویسے اور ایٹھے  
 سمرقند کے میرے پاس آئے اس مضمون کے کہ لشکر جہ سمرقند  
 میں آیا اور سمرقند کا قلعہ نہیں تھا تو سمرقند کا بند فوج سے بنایا  
 اور لشکر کے مدافعت کے پرزور جنگ جہاں ہوتا ہیے اگر اب امیر  
 متوجہ ہو ویسے تو انشا اللہ تعالیٰ لشکر جہ کو ہزیمت ہوتے ہیے  
 میں نے اسوقت شمار لشکر کے کے سات ہزار سواروں کے  
 دربار امویہ کو عبور کیا اور میں دلیں سو چاہتا ایک تو یہ کہ پہلے

## تمپور کے

۱۳۵ رار انہ کو اونکے آئیب سے بچاؤن تب امیر حسین میرے رفاقت  
 سے نا امید ہو کر سایے سراسی کو روانہ ہوا تمام اوسس و اتباع  
 راہ لیکر دریا سے بھون میسے اتر کر کنارہ پر مقام کیا منتظر تھا کہ جب  
 شکر جہ متوجہ کنار اب کو ہو ویسے تو ہندوستان کے طرف چلا جاوے  
 اور میں نے میدان شجاعت میں استقامت کر کے خط کشن کو ایسا لنگر  
 ٹھہرا کر حکم شکر کے جمع ہونیکا دیا اور حسن تدبیر سے بارہ فوج تیر  
 کے اور تمپور خواجہ اوغلان کو اور جاوڑیے بہادر اور عباس  
 بہادر کو تین فوج لکھا سردار کیا پہر یہ خبر آئیے کہ لشکر جہ کا موضع  
 کو لنگ میں جو مضافات سمرقند سے ہے آیا میں نے ان تین فوجوں  
 کو سمرقند کے طرف روانہ کیا اور داؤد خواجہ اور ہندو ساہوکار  
 کو سردار اور دو فوج لکھا بنا کر اونکے پیچھے روانہ کیا وہ سب اپن  
 ملک نشہ بازی سے کرنے لگے جب نشہ شراب کا چڑا تو جاو دے تے  
 کمال بستے میں داؤد خواجہ اور ہندو شاہ سے کہا کہ امیر تمپور کا ارادہ  
 یہ ہے کہ قلعہ کے بعد تمہاریے لشکر کو خواب اور نیت کر دیے وہ  
 دونو بیوقوف اس بات کا یقین کر کے خوف کل ہاریے شکر جہ  
 کے بہاگ گئے جب یہ خبر میں نے سینے تو اون پر نفرت کے تقدیر  
 الہی سے کہک تمپور بیٹا انخ تمپور کا اور شراول و انکر باق بیٹا حایے  
 جوں شکر جہ سے بطور جاسوسی کے آئے تھے اونہیے مقابل ہوئے  
 اور جمع ہو کر شکر جہ کو خواجہ اعلان اور عباس بہادر پر چڑا لا  
 اور دونو میں جنگ شروع ہو گئے تمپور خواجہ اور عباس کو جب

## توزک

شادیاں بجاتا ہاں چانچ نشان امیر خسرو الدین امیر الامار لشکر حیدر کا مو  
فوج نمودار ہوا اور سوقت میری ساتھ ہزار سوار سے زیادہ نہیں تھی  
میں نے ہزار سوار اور اس پر روانہ کیے پہلے ہیے حمل میں میرا لشکر مردانگی  
سے نشان تک جا پہنچا لیکن اور فوج اونکے مدت کو آگئے میرے ہزار  
سوار اور اونکے لشکر میں صبح سے شام تک خوب جنگ ہوتے رہے  
یہاں تک کہ تنہا میرے ہزار سوار تلف ہوئے جب رات ہوئے کو سوئے  
ادینے متفرق ہوئے ہمارے جمع ہو گئے اور لیکر ایسا صدر ہمارے  
لشکر کو پہنچا کہ ہزار سوار مارے گئے اور امیر حسین نے تو کوتاہی  
کیے اور یہ صدر پیہ ہوا یہ سپاہ نے لپیٹ دیکھا کہ دو تین منزل جا کر  
کشن کے طرف مقام کرنی جب تک کہ لشکر متفرق ہوا اسب جمع ہو جاؤ  
پھر لشکر حیدر کو دفع دفع کرنیکے بجو یہ شورہ پسند آیا کشن کے طرف  
روانہ ہوئے اور بجو یہ تجربہ ہوا کہ جس لشکر میں دوسرے دار ہوئے  
تو البتہ نفاق پیہ ہو گا اور اسکا نتیجہ شکست اور ہزیمت پیہ ہے جب  
یہ امیر حسین کے رفاقت چھوڑے اور دوسرے دار ایک لشکر تعین  
کئے جب مرغزار کشن میں آئے اور لشکر متفرق جمع ہو گیا اور سوقت  
امیر حسین ہوا کہ دو کوس کے فاصلہ پر آئے اور شرمندہ ہو کر کہنے لگا  
کہ مصلحت یہ ہے کہ اہل الوہس ہمراہ لیکر دریا و نجد اتر جاؤں میں نے  
امیر حسین سے ملاقات کی کہ اور یہ کہلا گیا کہ میرے ہمت یہ باری  
نہیں کرتے کہ ولایت کو چھوڑ دوں تاکہ لشکر حیدر بالکل برباد کر دیے  
میں دوبارہ فوج جمع کر کے مقابلہ مخالفوں کا کروں گا تاکہ

## شمیر کے

غنیم کے مینہ کو زیر کر دیا تھا پر امیر حسین سے بائوس ہو کر جنگ میں سے ہاتھ  
 اڑھٹا کر کھڑا ہوا اور اپنے فوج جمع کر کے کنار ا بس پر جو اوس  
 جنگل میں تھا اپنا بند و بست کر لیا غنیم نے جب یہ دیکھا کہ میں جنگ سے  
 دست بردار ہو کر غنیم بن کر کھڑا ہوا تو غنیم نے جیسے یہ غنیمیت جانا  
 کیونکہ شک گیا تھا وہ بیٹے اوسہی صحرائین اتر امین پر وہ رات خانہ زن  
 پر گدار سے اور سپاہ میر سے گر دھڑیے رہے یہ بیان کہ میں نے ہمارے  
 طرف قرار دل نیچے اوس وقت امیر حسین کا قاصد آیا اسے نہ آئیے کے ساتھ  
 کے اور اپنے کردار سے ندامت ظاہر کیے جنگ پر مجبور اٹکنت کیا  
 میں نے کہلا بھیا کہ اب وقت ہو چکا جب تو لشکر غنیم کا متفرق تھا تو  
 اویکے لڑائیے اسان ہتے اب پھر جمع ہو گئے اس وقت لڑنا کام  
 بکاروں کا ہیے رات کو اوسے جگہ استراحت کے اور کھوڑوں  
 کو ہیے آرام دیا صبح کو نماز باجماعت ادا کیے اقباب نکلا تو لشکر  
 جتے میرے فوج کو دیکھا تو گریر کر کے جلد کر نے لگے اور  
 ایسا برساکہ کھوڑیے کیچ گاریے میں چل نہیں سکتی ہتے لیکن با این  
 ہم میرے اراد اور سپاہ نے لب کمال خیرت اور شجاعت کے  
 ملاحظہ بارش کا بھیا تلوار کر کر سوار ہوئے اور غنیم کل اڑھ کر  
 اپنے ہاتھ سے چاٹے پتے تب میں کرنا چاکر چلا اوس وقت دیدہ بیجے  
 میرے سپاہ میں گرفتار ہو گیا میں نے قتل کا حکم دیا منہ نہ ہم گھبراہٹ  
 نے حکم دیا کہ سپاہ نے ہجوم کر کے گا پروئے سے لشکر جتے کو متفرق  
 کر دیا میرے تمام لشکر نے ادلکا نقاب کیا اور میں میدان میں گرے

## توزک

لیکر ایسا سر فوج اب سے رخصت ہو کر امیر حسین پر آیا اور کوششیں  
 تمام ایسے تک آہٹیا میں نیلے جب دیکھا کہ میدان مات سے چلا آئے  
 فوج سے ایک دفعہ ایسے اون پر حملہ کیا امیر حسین میرے خوف سے  
 پیٹھ پر ہٹا کر بھاگ گیا اور کوشش فوج مار مار کر ایسا سوجھا جہاں تک ٹھہر  
 نہ لے کر دیا پر میں نے تابان بہادر کو تباہ کیا تمام پاس امیر حسین کے  
 سپاہیوں میں نے غنیمت کے پانوں اور ہٹا دیئے ہیں تو یہی حملہ کر تیرے فوج  
 کے آتے ہیں غنیمت کو نہایت دیدیتے ہیں اور سب سے بڑے قوت کے تابان  
 پر کھڑا اور ہٹا کر میں کیا بھاگ کر آیا ہوں جو مجھ کو بلاتا ہے دوبارہ  
 میں نے ملک ہدیہ کو امیر حسین کا رشتہ دار تھا اور ایک پاس بھیجا  
 کہ اگر اس وقت تو آ جاوے تو غنیمت کو شکست دیدیتے ہیں یہ بہتر ہے  
 اور میں نے اعراض کر کے کہا صبر کرو تاکہ میں اپنے حقیقی لشکر کو جمع  
 کروں ملک ہدیہ نے اسے کہا کہ امیر تمہارے غنیمت کے فوج  
 کے پانوں اور ہٹا دیئے ہیں اور خواجہ ایسا تک مار کر ہٹا دیا ہے  
 اور غنیمت کے قول کو سچو اس کر کہ اب سے تمہارے فوج کے قوت  
 ہو گئے ہیں غنیمت کو شکست ہو جائے ہے اور کوشش کو حرام مار  
 کر پڑا دیا اب وہ میرے پاس آیا تو اسکو میں نے آردہ  
 دیکھا لیکر اسے کھڑے کھانیاں نکلیا اور یہ کہا افسوس ہے  
 کہ اور تو اس سر دشمن کے کام میں کوشش کریں اور یہ جانتا ہے کہ  
 مفت اپنے جان بچاؤ میں اس اشارہ سے امیر حسین کا اتفاق پایا  
 کہ اس کام میں وہ بہتر ہے کہ مجھ کو غنیمت کا لقمہ بڑا دے دے اگرچہ میں نے

تھی اور اس کے سامنے ہم بہت کتر معلوم ہوتے تھے میں نے اس وقت  
 قرآن شریف میں فال کہا ہے تو یہ آیت نکلے دیویم حنین اذا عجمت کمرکم  
 یعنی حنین کے لڑائی کے دن کہ خوش کیا ہو کر کثرت تمہاری نے  
 کیونکہ اس خوشی کے سبب پہلے تو شکست ہوئی آخر کو حق تعالیٰ  
 نے فتح دی اس فال سے میں بہت قوی دل ہوا جب میں نے امیر  
 حسین سے بازو کہا کہ ہم دو فوج ہو جاؤں ایک آگے ایک پیچھے  
 اور بے ہرگز نہ مانا کہنے لگا کہ ہم آپس میں جدیے نہیں ہوتے برابر  
 لشکر حق کے صف باندھ کر لڑینگے میں نے ہر خد مبالغہ کیا کہ صرف  
 جنگ میں نہیں ہے قزاقانہ جنگ کے چاہئے اگر میرے صلاح  
 نامے تو لاچار میں نے اس کے اطاعت کے امیر حسین نے اپنے  
 فوج ارستہ کے میں جئے بھی اپنے فوج کا انتظام کیا اسرطال  
 میں لشکر غنیم آگیا اور طرفین کے ہراولوں نے صف اڑائے کے  
 اور جنگ ہوئے لگے جب غنیم کا ہراول مضطرب ہوا تو حاجی بیگ  
 غنیم کے دست راست کا سردار آیا اور امیر حسین کے ہراول  
 دراست کو جب کا سردار سلا بیچے بہادر تھا ہٹا کر امیر حسین تک گویا  
 اور قول امیر حسین کا متفرق ہو کر ہٹا گیا لیکن شیر پر ام اور ولاد  
 بوغامیدان سے نہ ٹپے داد مردان کے دیے جب حاجی بیگ  
 نے امیر حسین کے مینہ کو آگے رکھ لیا تو فریاد بہادر اور اوکشتور  
 امیر حسین کے سردار تھے وہ فوج میدان میں کھڑے ہوئے  
 سر حال سے متحیر ہو گئے اس حال میں امیر حسین الدین الکا اندہ



## توزک

کو بلایا جب امیر حسین نزدیک آیا تو میں نے وہاں سے کوچ کر کے دربار  
 خجندہ کو اتر کر کنار اب محکم کیا اور بند و بست کر کے جاسوس بھیجے وہ  
 یہ خبر لائے کہ لشکر خجندہ نے دربار بادام پر مقام کیا ہے اور انکو  
 یہ بند و بست کیا ہے کہ دست راست پر شکوہ بہادر کو سردار کیا  
 اور دست چپ پر حاجی بیگ کو مقرر کیا ہے اور ایسا سرخا جہ  
 قول میں مع بہادران پادار رکاب کے محکم ہے اور رقباق بہادر کو  
 ہراول معین کیا ہے جب یہ خبر میں نے سنی میں نے پہلے فوج کے  
 ترتیب کے دست راست پر کہ سردار امیر حسین کے تہی سلاخ  
 ارلات کو سردار کیا اور ایجا تہوا نیز دیے اور شیر بہرام اور  
 پولاد بوغا اور فرہاد نیز دیے اور ملک بہادر کو ہراول مقرر کیا  
 اور امیر سار بوغا کو مع قوم قباق کے دست چپ پر تعین کیا  
 اور میں نے اپنے جگہ بائیں طرف بٹھائیے اور امیر جاکو اور  
 امیر سیف الدین اور امیر مراد برلاس اور جاس بہادر کو اور  
 اور شجاعون کو قول میں رکھا جب میں ترتیب لشکر کے کر چکا تو امیر  
 حسین نے بہر دریا کے گزر کر اپنے فوج کا انتظام کیا جسکو  
 کا انتظام ہو چکا تو میں نے امیر حسین سے کہا کہ جنگ لشکر خجندہ  
 مناسب معلوم ہوتے ہیں کہ گذارہ ہمارا جنگ صنف میں نہیں  
 سلاح یہ ہے کہ میں آپ مع افواج حاکم پور مش کروں اور  
 تم اپنے فوج لیکر جلد پیچھے ہٹے آپ سچو یا تم اول پور مش کروں  
 تمہاری پیچھے جلد تر کنار کروں چونکہ لشکر خجندہ سے ہم بہت زیادہ



## توزک

کہ اگر اطاعت کرو گئے تو نوازش کروں گا اور اگر سرکشیے تو سزا دوں گا  
چونکہ اکثر قشونات اور اونسات میرے تابع ہو گئے اور بھگو شہنشاہ  
مان لیا امیر حسین کو حسد اور طع پیدا ہوئے تاکہ آپ امیر ہو جاوے اور  
اور سرداروں کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ امیر تہ چاہتا ہے امیر اور شہنشاہ  
ہو جاوے حالانکہ وہ تورہ نہیں ہے اور قزاچ ہے جب یہ خبر من نے  
سنی تو اونکو پہلا بھیجا کہ ملک عقیق ہے عروس ملک کو وہ بغل میں لے سکتا  
کہ شیشیاب دار سے ملک یو ہے اور میں نے شرکت غیر شکر حقہ اور  
ایساں خواجہ کو شکست دی ہے تو ملک میرا ہے ہے اور وہ بخلاف  
میرے کہتے تھے کہ شہنشاہ ہے اسکا حق ہے جو جنتا خان کے نسل سے  
ہو دے اور کابل شاہ اعلان بن دور بچے بن الچکد ایسے بن دور  
کو جو نیرہ جنگر خان کا تھا حالت درویشی میں طعت فاخرہ پہنا کر مان  
سلطنت سے سربلند کر کے تخت پر بیٹھا دیا میں اسوقت امیر  
میرے جو بھی متفق تھے مشورہ کیا اور اگر خط کمشن میں اترا اور  
امیر حسین نے قدیمی مکان میں جو سایہ سرا ہے میں تہن موسم سرما میں  
استراحت کے جب موسم بہار کے آئے میں نے یہ سنا کہ دوبارہ  
شکر حقہ زشت ہے اگر ارادہ خیر ماوراء النہر کا رہتے ہیں یہ خبر  
جب امیر حسین اور امراء نے کہ کابل شاہ کو سردار بنایا تھا میں نے تو  
فرار کا غم کیا آخر کو یہ پتہ آیا کہ اگر ہم چاہیں کہ شکر حقہ کو ماوراء النہر  
میں نہ آئے دیں تو امیر تیمور کو متفق کیا چاہیے اور اس کے سردار  
اور اطاعت قبول کر سکتے چاہیے تاکہ شکر حقہ سے غمخسای ہو اور

شیر برے

ڈیرا کیا ہے اور عبور دریا کہ میں توقف کرتے ہیں جب  
شیر بہرام کو ہرا دل کر کے میں پہا روانہ ہوا جب خبر میرے  
پورشن کے لشکر جتینے میں دریا و خجندیہ پہلے گئے میرے جا  
تک لشکر جتہ کا نشان ہی نہیں تھا میں نے حکم دیا کہ دریا پر چھ  
برپا کرین چونکہ آب ہوا ہے دھانکے موافق ہوئے ہوا زوگ  
مچو لائق ہوئے دو تین دن کے بعد مچو شفا ہوئے جب لشکر  
جتہ سے خاطر جمع ہوئے تو ارادہ شکار گاہ کا واسطے شکار  
کیا شکار کھینٹا ہوا حوالے سرقند میں پہنچا اہلے سرقند استقبال  
کر کے قد جمع الحق اسے نہ کہنے لگے یعنی حق اپنے مکان  
پر آیا اور میرے لئے دعا کر کے لگے جب میں خط سرقند میں مقام  
کیا تو آدمی واسطے طلب الجاہلے ترکان آغا اور پس ماندو کی  
جو کہ میرے تانیاں چھوڑ آئی تھیں کیا اور سرتاسات سو  
جہاں سرتاسات میرے میں کہ مچو اکتیوان برس شروع ہوا اور  
شیر سے لشکر جتہ کو ماوراء النہر پہنچا دیا میرے دل میں  
آیا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے تو اوسکے ملک میں حاکم بھی ایک  
ہو ویسے تاکہ سب اوسکے اطاعت کریں اور فساد ملک سے بچا  
ازا بک اور سوقت اسرار اور قشونات اور الوسات اور او  
سرداروں کے ملکت ماوراء النہر کا اور ترکان کو لشکر  
بے ناسیہ پاسیہ نو بہر باب اپنے حاکم اسرار و بار جہا  
بے سرکشی کر کے لگا مچو ضروری معلوم ہوا کہ اوسکو مصلحت نہ

# تورنگ

بادشاہ دہلی نے دو لاکھ اسی ہزار روپے ہزار ایک اونس تحسین کر کے  
 اور بادشاہ نے ہوا وہ ایک اور امیر کو معلوم ہے کہ دوست اپنے ہوتے  
 ہیں یا نہیں اور نہ تو ہوتا ہے نہیں ڈرتے کیونکہ حد تک ترکش کر بیٹھے  
 ان اترا اور تلوار پہلے میں ڈالے تھے تو خون ریختہ اور سر کٹا ہوا تھا  
 پہلے پہلے میں ان کو ترغیب دیتا تھا کہ میرے ملازمت اختیار کریں  
 لیکن جو کہ بہت مردانہ ہتھیار اور تلوار حلال اپنی اقاویہ کے وفادار  
 ہونے کو اور ان کے وفاسپند آئیے میں نے ہر چند مانو کیا کہ میرے پاس  
 نہ قدم نہ کریں ہرگز نہانا امیر حمید اور اسکندر اعلان جو قید میں تھے میں  
 یہ نہ کہ دیکھ کر ان کو چھوڑ دو امیر حسن ان کے خلیفے پر راضی نہیں  
 نہا یہاں تک کہ میں نے امیر سیف الدین کو بھیجا تاکہ امیر حمید کو قید سے  
 چھوڑ دے جب امیر سیف الدین بند خانہ کے پاس گیا امین اور  
 باہر پر چلا ہوا وہ ایک محافظ تھے یہ سمجھا کہ امیر سیف الدین امر حمید  
 کو لے کر آتا ہے امیر حمید کے قتل پر بادشاہ کے ایک سنے اور  
 سربراہ کرنا مارا اور دوسرے سنے تلوار جو کہ نقدیر اپنے  
 اسلحہ پہنچا دیا اور فراموش ہوا فرمایا کہ اسکندر و غزن کو  
 چھوڑ کر رہیں یہ اور کو غلہ دیکر مدد اور اسیر دینے  
 رفعت کی اور ارادہ کے چھوڑنا شمشیر سے لے گئے تھے  
 رعیت میں اس ہوا کہ یہ امیر کا اور وزیر سیف الدین  
 کے لئے اور نہ سر قتل ہو گیا اور پھر کوسرین مجر  
 سے سر قتل ہوا اور نہ سر قتل ہو گیا اور پھر کوسرین مجر

تیمور سے

یہ صاف کیا بے مرغدار تھے تین تین جو میدان میں سے نکلتا تھا مقام کیا  
اور مجلس خورشید کے منتقد کے اور خیمہ اور گریہ بہت کھڑے کر دیتے  
اور کہانے خوب بکوائے اور امرار الوسات اور قسطنطین کو بلایا اور  
اور سردار سپاہ کے سب کے سب جمع ہوئے اور وقت امیرین  
یہ جو شکر کا شیتے بان تھا گیا جب مجلس منعقد ہو چکی تو جو امرار  
کر گرفتار ہوئے تھے اور انکو بلایا جب وہ آئے تو پہلے بیٹک کو جو  
سالار تھا اور بار بار اوسنے مجھ پر تلوار چلائی تھے تحسین کیا کہ  
خواجہ ایلیاس کا تک تو یہ حلال کیا کیونکہ میں نے بار بار تیرے ساتھ  
طاہت کر کے چاہا کہ تو مجھ پر مل جاوے لیکن تو ایسے نہوا اور اسی  
امیر حمید کو کہ مردانہ جوان تھا تحسین کیا اور اسکندر اعلان کو بھی  
آفرین کے کہ اوسنے اپنے تین ایلیاس خواجہ پر فدا کیا تھا اور  
اپنے قتل پر ایسے ہو کر گرفتار ہوا اور ایلیاس خواجہ کو بچا دیا  
اور اون سے پوچھا کہ تم اتنے بہت اور میں اتنا کتنے پر کیا ہوا کہ  
تیرے میں فحاش ہوا اور ہونے کہا کہ تیرے اقبال نے ہکو گرفتار کیا  
اور لشکر جتہ کو شکست دیے اور تیرے لشکر کے اتفاق سے کہ تیرے  
ہزار تلوار گویا ایک تلوار بھی کھو نہ گئی دیے اور ہمارے اتفاق  
لے ہکو متفرق کر دیا پھر میں نے کہا تمہارے دل میں کیا آتا ہے کہ  
میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا اور ہونے کہا اگر ہکو قتل  
دیگے تو شکر جتہ سے تو کچھ کم نہیں ہوتا اور کے ہزار ایل اور  
ن خواہے پر تیار ہو کر تمہارے دشمن ہو جاوے گے اور اگر

## توزک

بہاگ کرایا سب خواجہ کے پاس گیا میں نے جب فوج بہادر کو شکست  
 دی تو کرنا کر کے میدان میں گمراہ ہوا اور علم بلند کیا یہاں تک کہ جو  
 لوگ متفرق ہو گئے پتہ جمع ہو گئے انہیں خواجہ نے اپنے قول کو دہرایا  
 دلائے میں نے جو معلوم کیا کہ ایسا سب خواجہ اب کچھ سستی کرتا ہے  
 تو امداد تین سو تیرہ آدمیوں سے جو حاضر تھے ایسا  
 خواجہ کے علم کا پناہ لے کر تاخت کے اور چوہے اپنے بہادروں کے  
 قلعہ ازنگ پہنچائے اور علم خواجہ ایسا سر کا گون سا کر دیا جب  
 ایسا سب خواجہ کے لشکر نے علم اپنے دولت کا گونسا دیکھا تو  
 سب بہاگ گئے میں اور سوقت ایسا سب خواجہ تک جا پہنچا اسکندر  
 اعلان میرے اور اوہ کے بیچ میں آگیا ایسا سب خواجہ تو فرصت پا کر  
 نکل گیا اور سکندر اعلان گرفتار ہوا جب لشکر جہ کا بہاگ گیا تو  
 میرے فوج میں چھوڑ کر کے لشکر شکستہ کا تعاقب کیا اور گھوڑے  
 اور سامان اور بہت قیمت حاصل کیے اور مقتول اور زخمی  
 بہت ہوئے میں نے ایک فوج تعینات کی تاکر غنیمت کا  
 رستہ روکیں اور دو فوج داہنیں اور بائیں تعین کیے کہ لشکر  
 کو اترنے کے فرصت نہ دیں کہ وہ مقام آرام کریں اور جو ہاتھ  
 لگے اور کو قتل کریں زندہ خدمت میں حاضر کریں تا اوہ کے جب  
 حال پر حشر کیا دے جب لشکر جہ کو نہایت دے چکا اور ہزار  
 سواروں سے ایسا سب خواجہ کے تیس ہزار سوار کو شکست  
 دیے اور راحت ماوراء النہر کا خس و خاشاک وجود آؤ

طرف سے دوڑا گئے اور اونکے پیچے بائیں طرف کے فوج روانہ  
 کیے جب یہ جو صدر ملک کے فوج کے پیچھے لڑ کر ناکر کے روانہ  
 ہوا میں نے اسوقت فوج گرفتار کر لیا اور یہ لڑ کر روانہ کیا اور  
 جب خوب جنگ ہوئی تو میرے فوج مضطرب ہو گئے میں نے ان  
 علم کا پردہ کھولا اور کرنا اور بر غو کر کے بذات خود جلوہ پیشا اور  
 بہادر میرے آگے ہتے اور نہرونیہ حرکت اور میں نے اپنے فوج کو  
 پکڑ کر چار طرف سے حرکت کیا جب بیکار گھبراہٹ تو اسکا راہ لایا  
 اور امیر حمید اور امیر یوسف خواجہ چھپ کر بیکار کے کوٹھ کو  
 اسوقت میں نے بہر معہ بہادران ہر اسے کے تاخت کے  
 اسوہ میں بیکار کا گھوڑا اس کے بل کر اسکو میں نے کر لیا  
 امیر حمید اور یوسف خواجہ میں جو اسکو گرفتار دیکھا تاخت  
 کر کر آئیے تاکہ اسکو چھوڑا دین جب انہو نے زور کیا تو عاوا  
 پیادہ میں جو میرا سر ملوٹھا امیر حمید کے گھوڑے کے کوزے میں گیا  
 اور امیر حمید نے گر کر گرفتار ہوا جب امیر یوسف خواجہ میں  
 گھوڑے کے اتر مارے تاکہ اسرا غلاب سے پکڑ لیا جاوے  
 تو اسکا گھوڑا اس کے ایک بہادر کے رکاب میں اٹھا اور اسنے رکاب  
 بانو سے غایب کیے اور گھوڑے السین لڑے امیر یوسف  
 خواجہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور گرفتار ہوا اسکندرا غلاب  
 اپنے فوج لیکر میرے مقابل ہوا اسوقت میں اور بہادر  
 جانے بل جنگ پر مستعد ہو گئے اسکندرا غلاب نے تاب



## توزک

وقت یہ قید لگائیے کہ اگر قسم کے خلاف کریے تو میرے گرفتار ہے  
 میں آویسے اور ایسا ہی ہوا جسی قسم کہا ہے تھا میں خواجہ الیاس  
 کے تعاقب پر چلا جب یہ خبر خواجہ الیاس نے کہ موقع تاش اربع  
 میں تھا میں نے توصف آرا ہوا اور امیر حیدر اور قرا الیاس خواجہ  
 کو ایک طرف اور امیر تغلقمور کو دوسری طرف مقرر کیا اور  
 امیر بلک کو ہراول بنایا اور اسکندر اذغلان کو دست راست  
 پڑا اور امیر یوسف خواجہ کو دست چپ مقرر کیا جب خطہ شکوہ قہر کے  
 بجھوائے تو قرآن میں فال دیکھے یہ آیت نکلے انا فتحنا لک فتحا  
 مبینا ایسے نہایت شکون ہوا اور دعا فتح کے پرہے اور جتنا  
 لشکر حاضر تھا میں لیکر چلا اور امیر حسین کو مع او سکے لشکر کے  
 قول میں چھوڑا تاکہ اگر کچھ خلل پیش آویسے تو وہ گنہگار ہے کرے  
 اور میں نے اپنے لشکر کو جمع کر کے سات فوجیں بنائیں اور قطار  
 افواج کے چار فرائب کئے اور میں آپ ہراول ہوا جب موضع  
 قے متیر میں پہنچا تو بلک کو ہراول لشکر متہ کا تھا نمودار ہوا چونکہ  
 او سکے ساتھ نہایت لشکر تھا میرے نظر میں ہمارے کیا آواز  
 میں نے ذہن شریف میں فال کہو لے تو یہ آیت وحلنا لک  
 رجوا الشیاطین انہی یبغی علیہ پیسے اودن ستارون کو شیطانوں  
 وورسے زایسے میں اور وقت قویے دل ہوا چہلے میں نے  
 اپنے ہراول کو لشکر بلک پر روانہ کیا ایک ہزار انہو او سکے  
 ساتھ میرے میرے فوج پر روانہ امین فوج چاہول کو دیا

تمیز سے

نے پرا استقبال کیا اور اہل کشن کو جو ایسا س خواجہ کے لشکر  
میں تھے میں کیا دیکھتا ہوں کہ فوج فوج میرے پاس ہانکے آتے  
ہیں اور یہ خبر لائے کہ کل ایسا س خواجہ کے کشن پر فوج تھیں  
ہیں اور حاکم ہتھاپے میں نے امیر سلیمان برلاس اور امیر چاکو  
اور بہرام جلاویر اور امیر جلال الدین برلاس اور امیر حسین الدین  
اور بولشیر کو واسطے اونکے دفعیہ کے تھیں کیا اندر ہر ایک کو  
فوج ہزارہ کر کے حکم دیا کہ اپنے گھوڑوں پر دو نو حرف ہتھیان  
درخت کے باندہ کرتاخت کریں تاکہ گرد غبار تمہارا بہت معلوم  
ہو وہ رخصت ہو کر کشن کو روانہ ہوئے میرے سکے کے بجائے بموجب  
مشافین درختوں کے باندہ کر خوب خاک اڑا دیے جب ہر  
امرا اور فوج مرغدار کشن میں گئے تو حاکم کشن ہراسان ہو کر  
بھاگ نکلا اور افواج ایسا س خواجہ کے جو کشن کو غارت کریں  
ہوئے جنگ پر تیار ہوئے چونکہ وہ شکستہ دل ہتے میرے فوج  
کو دیکھتے ہیں سب بھاگ گئے ہر اولوں نے اونکا تعاقب کر کے  
مال اونکا ضبط کیا چہر سات دن کے بعد امیر سلیمان وغیرہ جو  
شکوہ پر تھیں ہوئے یہ تھے مجھے آئے اور کشن کا یہی تمام  
شکر لگیا اور شیر بہرام جو دشت کو لک میں جدا ہو کر اپنے  
دوم کو چلا گیا تھا مدد شکر خٹون کے تینا لیس دن کے بعد آموجود  
ہوا چونکہ امیر حسین میرے دلین دغدغہ تھا اسکو خواجہ شہزادوں  
کے خزانہ پر لجا کر واسطے دوستی کے قسم دیے اور قسم

تورک

دشت کو ملے

سکڑا دتا را اور اپنے لشکر کا انتظام کر کے دشت کو ملے  
میں نے امیر حسین سے صلاح کی کہ ہکو شکر جہ کا تعاقب کرنا  
میں نے تاکہ او کو ماوراء النہر سے خارج کریں اور حسین نے کہا کہ شکست  
شکر کے پیچھے جانا نہیں چاہئے میں نے کہا شکر جہ نے شکست نہیں  
کرنے جاتے ہیں قتل اور غارت کر کے ولایت کو خراب کر دیتے ہیں  
جب یہ راہ سے معقول ہوئے تو امیر حسین نے یہی قبول کیا اس حال میں  
یہ خبر آئی کہ شکر جہ نے مستند ہو کر پہنچا جہت کے لیے تاکہ حاکم  
اور داروغہ بھا کر دشت کو روانہ ہوں حاکم شن کو اور جو داروغہ  
ماوراء النہر میں تھا او کو قراں لے کر اپنے جگہ کو مضبوط  
کر کے محفوظ رکھیں میں اپنا لشکر منظم کر کے ایسا خواہہ پر  
ملاحب قبلہ میں پہنچا تو وہاں تمام کیا اپنے اور امیر حسین کے  
لشکر کے حاضرین نے قوسب سات اہل ہاں سے دیے تاکہ اپنا  
حسین اکثر زخمی زخمیوں کو میں نے رخصت دیے میں مشغول ہوا اپنے  
علاج کریں اور جنگ ایسا جس کے درستی میں مشغول ہوا اپنے  
امیر حسین کے لشکر کو فوج فوج جدا کیا درستی جنگ ایسا  
خواجه ادنان کے کہ دو بارہ او کے تعاقب پر لشکر  
کے اسطوریہ کہ میں نے یہ سنا کہ ایسا خواہیے فوج  
تعمین کے لیے کہ ولایت ماوراء النہر میں آوین میں نے اپنے  
لشکر درست کیا تاکہ قراخانہ اور لنگر دگرہ میں جب مو  
بہت پیسے سوار ہوا تو رات موقع ہزار میں پہنچا



## تورک

درست ہو جاویں میں بذات خود مدفوع ہوا ہے کے جا پہنچا لشکر  
 جتہ کا عاجز ہو کر جھپٹش کرنے لگا تلوار پلنے لگے تھوڑا سا سنگین کے طرف  
 ہٹا گئے مین نے اونکا پیچھا لیا مار مار کر پل سنگین سے پرے ہٹا  
 دیا وہ سب ہٹا کر خواجہ ایسا س کے لشکر میں چلے گئے جب رات ہو  
 تو کنارہ پر آکر اویسے جگہ تیرے اور ایر حسین کے پاسرا دیسے ہمای  
 تیج کو نازا داسے اور کنارہ کنارہ چلا اور فراول اور دید با  
 منقر کر دیئے اور میں مدفوع صوار خلاتات میں اترا اوسدن  
 سپاہ نے اوسپر جگہ آرام کیا اور کہوڑوں کو بے آرام دیا  
 اگلے دن ہے مقام کیا اسین ایر حسین گیا اور رستے اسطور میں نے  
 بند کیے کہ چرند اور برند بے نہیں گذر سکتا تھا یہاں تک کہ امرا  
 اور سپاہ تمام جمع ہو گئے اور یہ ہٹا لیتے کہ لشکر جتہ کے جنگ برجا  
 سے کوشش کریں چونکہ ہم کل نو ہزار سوار رہتے تو ایر حسین فوج  
 درمیان میں رہا اور محکوم سواروں بنایا میں نے اپنے چہرہ شہوار لنگر  
 تھوڑے کے اسطور کے کہ چونکہ لشکر جتہ نے میرے چلے آئے سے  
 منلان کو جمع ہو کر یہ شورہ کیا کہ افواج کو میرے تعاقب کے  
 یے تمین کریں لیکن کل ہا در کے حال سے کہ صواسے خوارزم میں  
 یا پہنچا ہزاروں سوار و شکست دی تھی غوث مند پور رہے تھی اور کو کے  
 امیر جتہ کا میرے تعاقب پر جورت نہیں کرتا تھا جب یہ میں نے سنا  
 تو در اندام کسا کہ امرا سے کہا لگزارہ ہمارا جنگ صف ہے نہیں  
 ہے تار صف سنگین کر کے لشکر جتہ کو شکست دیوں بلکہ ہتھکیر ہے

چیمبر رسکے  
 دیئے ہیں تاکہ دست برد کریں اور امیر حسین کے ساتھ تین ہزار سوار  
 سے زیادہ نہیں تھے اور یکے بعد دیگرے اور زبردستی سے اکثر ہوجائے  
 مہمیں آئیے اور سوت یہ خبر آئیے کہ شکر جتہ سنگین بی بی سے ایک ہزار  
 طرف آئے میں نے یہ صلح دیکھ کر امیر حسین کو درمیان میں لے کر  
 جنگ سے الٹنا کر کے آپ اور ہر سوار پر ہتھیاروں کا  
 اور کو خبر ہو دیے اور کو برہم کر دیا کہ شکر جتہ کی  
 کا اس طور کیا کہ ماضی کے لشکر کے لئے کھانا اور ہتھیار  
 میں بہن چکا تھا کہ جتہ کا لشکر تیس ہزار سوار میں ایک ہزار  
 شریف میں فال دیکھی یہ آیت نکلی کہ من فتن قاتلہ غالب فتن کثر قاتلہ  
 اللہ نے اگر تہوارا لشکر میرے لشکر پر غالب آجائے خدا تعالیٰ  
 کے حکم سے اس فال سے نہایت نصارت ہوئے یہ سب چھوڑ کر  
 سوار جتہ کے ایک منزل میرے طرف آئے میں فتن کو مچا کر  
 بل کاراستہ چھوڑ دیا جب میرا اختلاص کو بنایا اور جو یہ  
 بانا کہ ہاگ گیا تو دغذ سے فارغ ہو گئے جب میری دو تین کو  
 کے طرف گیا تو وہاں سے ہٹ کر دو ہزار سواروں سے دیکھ کر  
 طرف نکلا اور انکو بیچ دم سوتوں کو با مارا جب اور یکے  
 مجھ کو دیکھا کہ اگر شکر جتہ کو اطلاع کے کینہ دار اور تفاق  
 طلاہ میں پتے میرا نک اور تکرار کر لے آیا میں نے انکو  
 کیا میرے پہلے فوج نے طلاہ کو مار کر شکر جتہ میں کہا آیا  
 دوسرے فوج اور کک کو ہا پہنچو جب شکر جتہ

## توزک

سلاح کیے کہ دریا رسالے سے اتر کر ختلان کو جاؤں اور ختلان کا لشکر  
 جمع کر کے واسطے جنگ لشکر جتہ کے متوجہ ہوں شہر سات سو پینسہ سحر  
 میں کہ بجو تیشوان برس شہر دوع ہوا ولایت ختلان پہنچا امیر ختلان نے لشکر  
 لیکر بھیجا آلا چونکہ ہریک لشکر کر میرے مقابل آیا میرے اقبال سے  
 آتا گیا امیر حسین کو اسلئے حسد پیدا ہوئے لیکن کچھ بن نہیں آتا تھا  
 جب موضع دشت کو لک میں تمام کیا تو چہ نزار سوار میرے ساتھ  
 جمع ہو گئے اور سوقت امیر حسین کے بدسلوکی سے بولاد بوغا اور  
 شیر بہام نے مجھے آکر گل کیا ایسے میں نے استراحت نہیں کی تھی  
 جو بجو امیر حسین نے بلایا جب اویسے ملاقات ہوئے تو اون دونو  
 سرداروں کا شکوہ کرنے لگا میں نے امیر حسین کو ہر چند سنبھایا مطلقاً  
 نہانا شیر بہام اور بولاد بوغا کو یہی میں نے بہت نصیحت اور تلے کے  
 کہ ایسے وقت میں جدا ہونا مردت سے بعید ہیے رو برد تو مان لیکن  
 جب مجلس سے الگ ہوئے تو اپنے اوس میں جا بیٹے میں نے مرغزار  
 دشت میں مقام کر کے جاسوس تعین کیے تاکہ جا کر لشکر جتہ اور ایسا  
 خواہ اعلان کے خبر دین دس دن کے بعد جاسوس یہ خبر لائے کہ ارار  
 جتہ ضیق سے اول کوچ تیمور مٹیا بلچک کا اور دوسرا تیمور بن لوکا  
 اور ساریق بہادر اور شکوم اور خواجہ تعلق حاجی بیک کا بہادر  
 مدگیارہ سوار اور کے اور قشونات پیش نزار سوار موضع ہلائے  
 سے سنگین پلنگ اتر رہے ہیں اور تعلق سلسلہ دز اور کخیخہ و جویر  
 نوکر تھے چہ نزار سوار لشکر جتہ نے لیکر ہار سے طرف پہلے رواز

شکر حق کے مقابلہ پر خردا رہے یہی قائم رہے یہاں تک کہ کھٹا  
 ہٹ گئے مین پیسے کو چ کر کے بلج کو بلا جب موضع ظلم میں پہنچا تو امیرین  
 موافق کے استقبال کو آیا وہاں ظلم کے مرغزار میں مقام کیا دس دن  
 تک اوس سرزمین میں خوش و خرم رہے پھر یہ صلاح کے  
 کہ چکر شاد بدخشان سے اتفاق کر کے شکر حق پر چکر کرین جب سب  
 کے رائے متفق ہوئے اور سردار سپاہ کے متفق ہوئے تو درستی  
 سفر بدخشان کے اسطوریہ کہ چونکہ توران زمین کا شکر حق سے  
 غایب کرنا منظور تھا لاچار وہاں بیٹے جمع کرنے لشکر کے امیرین  
 کے اتفاق سے بدخشان کو کوچ کیا جہاں حوالے قند زمین خیمہ  
 برپا کیا اوسے دن سردار ایل پور الدھی کے جمع ہو کر ہزار  
 سے آئے مین نے اونکے قیلے کی اور ہر ایک سردار کو خلعت دیا  
 اور اونکے آئے سے شگون لیا جب میرے جہر بدخشان کے بادشاہ  
 کو ہوئے تو صف ارا ہوئے مین نے یہ صلاح کے کہ جہٹ بنت بادشاہ  
 بدخشان پر الیغار کر کی اونکا لشکر درہم کردون راتوں  
 رات اونکے اوپر الیغار کیا جب طاہان مین پہنچا تو ایٹھے بدخشان  
 کے بادشاہوں کا تحفہ نیکر آیا صلح اور دوستی ظاہر کے  
 چونکہ اونکے صلح موافق وقت سے تھے مین نے اعتماد کر لیا  
 لیکن اس شرط پر کہ شکر حق کے لکان نے مین ماوراء النہر سے  
 میرے ساتھ اتفاق کرین اور دو ہزار سوار ساتھ کر دین  
 جب بدخشان کے دو ہزار سوار میرے ساتھ ہو گئے تو یہ



## تورک

شکست کے خواجہ الیاس نے اپنے توالیوں بہادر بیک کے ہاتھ  
 کو موافقہ گران کے ہمراہ کیا اپنے غفلت سے کچھ خبر نہ لے کر  
 خبر نہ لے کر ہمارے فتح کے بعد ہمارے لئے کیا تجویز کیا ہے اس وقت  
 یہ صلاح ہوئے کہ امیر حسین کو جواب دے بلکہ نین چھوڑ کر اپنے قلعہ  
 لیکر قلعہ کے طرف چلون جب مع فوج کنارہ چھوئے پر پہنچا تو مدد کے کہا  
 سے کہتے پر سے عبور کیا اور قراول قلعہ قلعہ کے طرف سے دریا  
 کے کنارہ پر ایک زمین جزیرہ نامین کہ تین طرف سے پانی سے  
 گہرے ہوئے پتے نزل کے قراولوں کا منظر تھا قراول سے میرے  
 طرح غفلت سے سو رہے اور اچانک بہادر نے قراولوں کو سونے  
 چھوڑ کر چانچک بچہ پراچھ کیا میرا اقبال بلند تھا کہ زمین جزیرہ میں  
 اترا تھا کہ خیمہ جو جزیرہ سے باہر تھے لشکر خبر نہ لے کر اور  
 جو لوگ جزیرہ سے باہر تھے لڑتے لڑتے سلامت جزیرہ میں آگئے  
 چونکہ کشتیاں دریا پر تیار تھیں تو بہادر نے کور کہہ لیا اور ہر کو  
 حکم دیا تاکہ کشتی پر کو اتر جائیں اور میں آپ اس جزیرہ میں  
 مقام کیا اور تیار کر کر لشکر کو بیکار کر دیا یہاں تک کہ تمام لشکر  
 مع اسباب دریا سے اتر گئے اس وقت میں آپ اترنا جب  
 میں پہر اتر چکا تو کشتیاں ڈوب دین اور دریا کے کنارہ پر  
 خیمہ پر پائے ایک پہنچے تک لشکر جہد کے مقابل رہے جب خبر سے  
 راجعت کے خیر امیر حسین نے سنے تو چاہا کہ مجھے آئے لیکن  
 میں نے اس کو کھنچا کہ موضع غل میں مقام کرے ایک پہنچے تک

میںمور سے

جو یہ دیکھا کہ وزیر و وزیر اشکر ٹہتا جاتا ہے تو بوش خروش  
آئے اور لشکر حید کے تین فوج بنا کر پھر روانہ ہوئے مین نے ترکہ  
جنگ شکر اور البوسید اور حیدر کا بیڑہ ہزار ہا رہتے اسطور کیا  
کہ میرا لشکر کل تین ہزار سوار تھے اسکے تین فوج بنائیں اور فوجوں  
کو عبداللہ کے پل سے اتراد اور کنارہ دریاء پر عبداللہ کے  
پل کے پاس مین نے توقف کیا اور طریقہ جنگ کا یہ معلوم ہوا کہ  
انشاء اللہ تالیے چہ صدر دیکر انکو شکست دینا جب اپنے فوجوں  
پل سے اتر کر مرتب کیے تو افواج لشکر حید کے نے حرکت کی  
مین نے تینوں فوجوں کو مقابل کر کے حکم دیا کہ تلوار بکڑیں اور دونوں  
مین خوب جنگ ہوئے صبح سے شام تک ایک دوسرے کو مار کر  
ہٹا دیتا تھا اور وہ پہر چلا آتا تھا اور فتح کیے ہوئے اسوقت  
چونکہ مین نے دونوں طرف والوں کو شکست اور تھکایا مین نے  
اور امیر حسین نے دو فوج سے نقارہ بجا کر میرقین علم بٹگے کہوین  
اور حکم دیا کہ کور کہا بجاوین اور کرنا اور برغو کو ہے ہونک کر  
بجاوین اور تلوار پکڑ کر پل عبداللہ سے برٹہ کرالہ مدت کہہ کر حملہ  
کیا پہلے اور دوسرے حملہ میں لشکر حید متفرق ہو گیا لیکن اویٹک  
سردار حقیقتش کرنے لگے تین دفعہ تلواریں نہیں چلے تھیں کہ مغلوب  
ہو کر بہاگ گئے لشکر چھوڑ کر میدان سے نکل گئے ہم نے میدان  
جالیا اور اراوا اور سردار جمع ہو کر مبارک باد پیش کی کہنے لگی  
کے دن تک اوس منزل میں مقام کیا جب خبر تینوں ایروں سے

شور غل بچے سنا تو امیر حسین کے اتفاق سے کوچ کر کے مقابل  
پر کھڑے ہو رہے اور وہ کنارہ کنارہ رستہ تلاش کرتے رہتے  
کہ چلتے چلتے حوالے مل جائیں آگے جب برابر غلجیک کے اترے تو  
اگلے دن منگلے بونغا اور حیدر ابوسعید نے اپنا لشکر درست  
کر کے تین فوج نامیں اور پل بیدالہ کو روپر و کر کے آئیں بے آ  
لشکر کو دیکھا تو کل ڈیرہ ہزار سوار تھے لیکن سب کا راز مود  
کہ ایک ایک سوار برابر ہزار کے تھا جب تمام لشکر عبور کر حکام  
جہان ہتے ہرے رہے بصرے کے جب رات ہوئے تو سب  
امرا نے یہ صلاح کی کہ لشکر جتہ پر شیخون مارن چونکہ ہمارا لشکر  
بہت کمتر تھا شیخون مارنا مناسب نہ دیکھا اور منتظر تائیدات  
تھا اور درود پڑھنے میں مشغول ہوا صبح ہوئے ہیے  
دریا رجنون کے طرف سے تین فوجیں نمودار ہوئیں بھیجے یہ  
خیال ہوا کہ لشکر جتہ ہارے محاصرہ کے تلاش میں یہ ہم  
ہو دو فوج ہو کر مستعد ہو گئے اسوجہ میں ایک سوار دوڑ کر  
آیا کہ امیر سلیمان برلاسرا اور امیر موسیٰ اور امیر جاکو اور  
مندو کہ اور امیر جلال الدین جو امرا لشکر سے بگڑ پڑے نہ  
ڈیر ہزار سوار کے جمعیت سے دریا اتر کر یہ آئے ہیں  
میں خدا تعالیٰ کا شکر کریں اوسکے استقبال کو ملاقات  
کرنے کے براہم تفقہ حل میں آئے اور انکو مراتب ارجند  
کا امیدوار کیا اگلے دن منگلے اور ابوسعید اور حیدر نے

## نیمو رسے

امیر حسین کے کنارہ دریا و جیون پر اترے چونکہ دریا میں جہ جہوں  
 ہارے اور اونکے درمیان میں حائل تھا نہ اور تکیو یہ مجال تھے کہ  
 دریا اتر آوین اور نہ ہکو یہ فرصت پئے کہ او دہر اتر جاوین  
 اسوقت یہ صلاح ہوئے کہ تیمور خواجہ کو جو مردان تھا اونکی  
 پاس بھیجا اور تین باتیں پیغام کہلا بھیجے اول یہ کہ ہم تم اسپس گویا  
 ایک گوشت پوست میں یہ کیا لازم ہے کہ ہم تم اسپس قطع ہو جاو  
 دوسرے یہ کہ اگر تمہارا مقصود میرا اور امیر حسین کا کیر لینا ہے  
 تاکہ حکومت حصار شادمان اور بلج کے حاصل ہووے تو ہم حاضر  
 ہین اگر ہو سکے کیکر لیا و لکین اگر کھو کیر دیکے ہزار خون ناحق ہو  
 تیسرے یہ کہ شکر جنبہ کا ہمیشہ اس ولایت میں نہیں رہیگا عقیقہ  
 ہے کہ مار کر نکال دوںگا اور کھو اور کھو اس ولایت میں زندگے  
 تیر کرنے ہے جب تیمور خواجہ نے پیغام بیان کئے تو غصہ فرو ہوا  
 اور میں صبح کے وقت دریا کے کنارہ پر گیا اور امیر ابو سعید  
 اور بیکے لوغا اور حیدر اند جو دیے کو بلا کر اون پر یہ محبت لانا  
 کے اور اونکو تسلیم دیے اور وہاں سے اپنے مکان پر چلا آیا  
 اوس دن اوسے حکم مقام کیا اگلے دن اون تینوں امرا زمین  
 تکرار ہوا کہ بنے اس کار کے لئے ترکش ماند ہے سیکے کہ امیر  
 تیمور اور امیر حسین کو کیکر لاوئے اب لکھ جنبہ میں کیا مہنہ دیکر لاوئے  
 اگر نیلے لڑے ہٹ جاوین اس سبب سے جوش و خروش میں آئے  
 اور رستہ ڈھونڈتے تھے تاکہ دریا اتر کر کھنڈ کرین جب اون

## توزک

درہ گزین آئے اور دامن سے پے میدان اپنے بوغابن اترے  
 اس وقت خطوط امیر سلیمان برلاس اور امیر مویسے اور امیر جاکو برلاس  
 اور امیر جلال الدین اور امیر ہند کہ برلاس کے میرے پاس آئے  
 کہ پیٹنے جب تمہارا آنا درہ اور صف میں سنا تو شکر جتے سے مخالف ہو کر  
 ہزار سوار لیکر ترمذ کہنے تک آگئے ہیں اور قولان بوغا کو پیٹنے بھیجا  
 ہے تاکہ تمہاری خبر ہم تک لا دیے ان پانچ سرداروں نامدار  
 آئے سے میرے لشکر کو تقویت ہوئی اس حال میں یہ خبر آئی  
 کہ شیخ بوغاسلہ وزنی جو قلعہ دولا جو سے بہاگ گیا تھا معاہدہ  
 ابو سعید اپنے داماد اور حیدر سے اند جو دیے کے ایسا  
 خواجہ اوغلان سے عہد کر کے فرمایا ہے کہ ہم جاکر امیر تیمور  
 اور امیر حسین کو جو اس سرحد میں فساد کرتے ہیں باندہ لایا  
 اور ایسا خواجہ اوغلان نے چہ ہزار سوار اس کے ساتھ کر دے  
 ہیں اور ہر ایک کے لئے ریاست ایک ایک ولایت کے مقرر  
 کیے اور ہونے لشکر کے سانچے کر کے ریاست کے طمع میں  
 میرے اور امیر حسین کے مخالفت پر کمر باندہ کر ترمذ کے گروہ  
 قتل اور غارت شروع کیا اور دامن سے بلخ میں آکر مال سہا  
 مسلمانوں کا لوٹ لیا لیکر اسلحہ لوک حشم کے اور ایل الوہس  
 بلخ کے بہاگ کر دریا زرخون اتر کر میرے پناہ میں آئے  
 تین دن کے بعد صبح کا وقت تھا کہ وہ تینوں امیر اور چہ ہزار  
 سوار نمودار ہوئے اور صف باندہ کر برابر لشکر میرے اور



## توزک

مستعد ہو رہے تھے اور میں آپ سوار ہو کر بلندی پر چڑھ کر دیکھا کہ فوج  
 آپہنچے میں نے اپنے سپاہیوں کو تین فوج بنائیں ایک فوج کو ساتھ  
 لیکر آتے کہہ کر آگے ہوا اسو صد میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سوار  
 دوڑا آتا ہے جب اوسنے مجھ کو دیکھا گھوڑے سے اتر کر کھٹکے لگا  
 کر شیر بہرام جو امیر تیمور کا نوکر ہے چونکہ پیچھے رہ گیا تھا کہ ہندوستان  
 کو چلا ویسے اب نشان ہو کر حاضر ہوتا ہے کہ امیر کے ملازمت کرو  
 میں اس کا عذر مقبول کیا اور اس کے استقبال کو کئے قدم چلا  
 جب اوسنے مجھ کو دیکھا خجالت سے سر ہٹے کر لیا میں اوسنے بغل گیر ہوا  
 اور عزت کئے اور اپنے توپے اس کے سر پر رکھ کر خجالت دفع  
 کئے اور اپنا ترکش اوس کے گرد کر کے باندھ دیا جب اپنے مقام پر  
 آئے تو بہت خوش ہوئے چار دن پہلے یہ خبر آئی کہ صدیق بولاکر  
 اور سونج جو امیر حسین کو نے لکھے تھے ایک سو تیس سوار اور ڈیڑھ  
 سو پیادہ کے جمیت سے آئے ہیں اور مل قلع اور محمود کا بیٹا بھی  
 امیر حسین کے ساتھ آئے ہیں میں امیر حسین کے استقبال کے لئے سوا  
 ہوا اور سر ملاقات کر کے اپنے مکان میں لے آیا ملاقات گزری  
 ہوئی سنائیے اور خوش رہیے اور کئے دن تک مقام  
 کر کے جاسوس لشکر جتہ کے طرف بھیجے اور وقت پر صلاح  
 کہ قلعہ دولا جو حسین کے نکلے ہو غاسلہ وزیر تھا ہے منہ کر کے  
 اعیانہ فاضل اوس میں محکم کر کے لشکر جتہ پر پور شر کر میں چونکہ  
 وہ اشنا قدیم شیر بہرام کا تھا اس کو میں نے بھیجا کہ مجھے بولے

تمتہ کر دیے

اپنے دلین کہا کہ جا کر اولنگا احوال پوچھو اگر غم ہوں تو اونہیں بلادو  
تاکہ کیفیت دریافت کروں ببین اوہ کے پاس گیا تو میں نے پوچھا کہ  
تم کون ہو کہاں جاتے ہو کہاں سے آئے ہو اونہو نے کہا کہ ہم امیر  
کے نوکر ہیں اوسکی تلاش میں پہرتے ہیں اوس تک نہیں پہنچتی اب ہم  
سیتے ہیں کہ وہ کہہ دے درہ ارض کو آیا ہے میں نے اولیٰ کہا میں  
ہے ایک امیر تجور کا نوکر ہوں اگر کہو تو میں اوس تک پہنچا دوں و  
سیتے ہیں اپنے سردار و نی کے پاس جریکے کہ ہم نے ایسا سر پایا  
جو امیر تجور پاس لیجا دیے اونہو نے ٹھوکر بھجوا دیا اور  
وہ تین فوج تھے ایک کا سردار تغلق تھوڑے برس لاس تھا اور دوسرے  
کا امیر سیف الدین اور تیسرے کا اثنہ تو تک بہادر جب ان سرداروں  
نے بھگودیکھا بخود اپنے گھوڑوں سے اتر پڑے اور سرور سے  
رکاب پکڑ لے میں بہے گھوڑے سے اتر کر ٹہل گیا ہوا اور اپنا  
منہ دیکر تغلق تھوڑے کے سر پر رکھ دیا اور اپنا کر بند خوب زرا  
تھا امیر سیف الدین کے سر پر باندھ دیا اور اپنا پیراں تو کھینچ  
کو پہنا دیا اور وہ روئے لیکے بھگو ہے رقت ہوئے اوسوقت  
ناز کا وقت ہو گیا جمعت خاطر سے ناز ادا کیے پہر سوار ہوئے  
مشق ہو کر اوسر سز میں میں مقام کیا اور مجلس خوشی کے منعقد  
اور شیر شکار میں مصروف رہے اور شکار اسی کا بجالا باقرا و لون  
کو جو اطراف جو آیت میں بھیج رکھا تھا وہ یہ خبر لائے کہ گھر کے  
طرف سے ایک فوج پٹے آئے ہیں میں تیرے حکم دیا کہ سہا ہے



## توزک

پر منزل کے تین دن تک وہاں امیر حسین کا منتظر رہا اور تین دن سپاہ  
 نے شکار کہا کر گزران کے پہر سپاہ کو بلج کے طرف روانہ کر دیے  
 تاکہ اگر کچھ بین نظر پڑے تو تاخت کر کے یلے اور تین دن کے بعد  
 لائے گلو واپس ہی ساتھ ہی بجو بہت خوفناک معلوم ہوئے اور کئے  
 بکریاں چکا کر کے اشرفیان جو پرے پاس تھیں اور کئے قیمت دید  
 اور بکریاں سپاہیوں کو تقسیم کر دیں اور بکریاں دودھ واپس مول  
 لیکر اور کئے دو حادہ کے کاسیہ کے لئے روز مینہ کر دیا جب یہ خبر  
 عدالت کے احشام اور صحرائے شینون میں اور بلج کے رعایا میں  
 پہنچے تو اتنے اجاس اور غلہ اور اذوقہ ہارے لشکر میں لا  
 کہ سپاہ معمور ہو گئے چونکہ امیر حسین کا منتظر تھا اس سیراب  
 جگہ میں ٹھہرے رہے اور میرے سپاہ نے اس بندے کے  
 پیچھے نہر پر استراحت کے اور اپنے مع خانہ زادوں کے اس  
 بندے پر گہرنا لئے چودہویں رات کو وہاں پیچھے نیند ایسے جاند  
 کے سیر کرتا رہا جب صبح ہوئے کو ہوئے تو نماز پڑھے لگا اوست  
 محکو گریہ ہوا میں نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگے کہ محکو نجات سے  
 نجات دیکر مٹھو منصور کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
 پڑھنے لگا محکو جب نیند آئے لگے تو کیا سنتا ہوں کہ کوئے یہ  
 کہتا ہے مبر کر نظر نزدیک ہے میں خوش ہو کر ماگ اور ہٹا جا چک  
 ایک تیرویں کے فاصلہ پر اور بس بندے کے پیچھے ایک فوج بلج  
 سے آئے نہ سنے نظر پڑے کہ کہہ کر جاتے ہیں میں نے غنیمت حاصل کیا

## تیمور سے

یہ امیر حسین کے طلب کے لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ اپنے گھر سے نکلے اور اپنے  
 میں پناہ دے اور میں آپ کو ہمارا اٹار دے گا یہ کہنا دیکھتا ہوں کہ  
 ایک خونِ بلند سے پرستے نمودار ہوئے اور وہ میرے ہاتھ کے ہاتھ  
 پتے میں گھوڑے سے اتر کر درستی سپاہ کے لئے تاکہ اگر خلیفہ ہو  
 تو یورش کروں تو ان کے کوہ میں پہلے حکم دیا کہ اپنے ہمارے قراویہ  
 کے اتفاق سے جہانگیر خاں کو دے دیں۔ میں نے ان کو دے دیا تھا جب اس  
 بلند سے پرستے ہو جس پر وہ خونِ آلودہ اور دیکھ کر تم کو کون ہوگا  
 ہوا وہ ہونے بواب دیا کہ ہم امیر تیمور کے نوکر ہیں اور اس کے لشکر  
 میں ہیں اس میں اور میں نے پا کر اولیٰ مقامات کے اور وہ کرشنیہ  
 کے قراویہ بہادر امیر تیمور کا قدیم نوکریت سترہ دن ہوئے کہ  
 سو سواروں سے لشکر فتنے نکال کر ملازمت کے لئے تشریف لے  
 میں نے ارتقا کے کا شکر کیا اور اس کو بولایا جب عزت میں  
 آیا اس کے آئے کو شگون یا اس کے عزت کے اور اپنا منہ ہی اس  
 سر پر رکھ دیا اور درہ ارمنت کو متوجہ ہوا جب وہ ان پناہ  
 دو شیر نر و مادہ مقابل ہو گئے میں نے نیت کر کے ان دو کو بقیہ  
 سے شکار کیا جب کہ یہ شگون راست آیا اس میں سیرا میں  
 ترا اگلے دن کوچ کر کے اس کے سکتیگی میں اگر مقام کیا اور اس  
 کے حوالے میں ایک بلند سے پتے اور سر پر رکھ دیا یہاں بنایا  
 را اس بلند سے کے پتے ایک نہر تھے یعنی بہا درون کوہ  
 کہا کہ اس نہر کے کنارہ ہر مقام کوہ میں اور وہ

# تورک

ایک اتفاق یہ جو میرا سپر سالار تھا کرم سیرینے روانہ ہوا اور میری  
 رئیس کرم سیرینے بایقے ماندون کے لیے خوراک اور مکان موجود کیا  
 جمع خاطر روانہ ہوا اور سوخ نامی اپنے نوکر کو واسطے اطلاع کینے  
 صحت یانے کے امیر حسن کے پاس پہنچا اور بلج کے طرف چلے ہی  
 مطلع کیا جب میں کہیں جا کر اتر چالیس سو ارجو میرے ساتھ تھی  
 تو وہ سب اصل اور امیر زادہ تھی اوہیں ارازل کوئے نہیں تھا خدا  
 کامین نے شکر کیا کہ اس پریشانے میں ایسے عالم قدر اور امیر زادے  
 زراوریے تو تھ میرے مطیع ہوئے ہیں البتہ خدا تعالیٰ کو مجھے  
 کارہے کیونکہ ایسے لوگ ہمدون کو میرا مطیع کر دیا ہے اس بات  
 تھا میں کہ صدیق برلاس اولاد بدین قرا چار تومان میں کا چومیر  
 تلاش میں آیا تھا دور سے نمایاں ہوا مجھے بہر شبہ ہوا کہ شاید غنیم  
 ہے جو چلا آتا ہے میں نے سوچا کہ بہادر کو جو میرا قرا دل لگے تھا  
 خبر کے لیے بھیجا بعد ایک خط کے خبر لایا کہ صدیق برلاس میرے کند  
 سواروں کے جمعت سے میرے تلاش میں سراغ ڈھونڈتا ہوا  
 آیا ہے میں اوسکے طرف چلا جب اوسکے نظر مجھ پر پڑے چونکہ  
 میرا ہمسر تھا میرے حال پر رویے لگا میں پیسے رویا اور حاضر  
 سب رویے اوسے حال میں اتنا فی سید دماغ لگے کہ اور  
 کو شکر جتہ کے ظلم سے خلاص کروں اور کہیں سے بٹ کر درہ اصف  
 کو چلا اسوہ میں ایسے امیر حسین کا پیغام لایا کہ اگر کو ملک پہنچو تو  
 ملازمت میں حاضر ہوں میں نے اپنے ان قدر صدیق برلاس کو جاسوس

## تیمور سے

جو واقعہ کہ یہ گزرا تمہاریے طمع کے باعث ہوا وہ شرمندہ ہوا ہے  
یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں تو واسطے علاج زخموں کے ولایت کریم  
میں توقف کروں اور امیر حسین ولایت یقلان کو جا کر مسخر کرے تو وہ  
سوار مسلح اور مکمل اویسکے واسطے تیار کر دیئے اور اسکو سمجھا دیا  
احتام اور ایل یقلان کو اپنے ساتھ کر لے اور اگر شکر جہ او سپر  
یورش کرے تو سمجھ کر لڑے جب امیر حسین ولایت یقلان میں گیا  
تو بدسلوکی کرنے لگا سپاہ یقلان جب قدر اس کے پاس جمع ہوئے  
اویسکے تیلے کے بعض لوگ جنکو امیر حسین نے اپنے ولایت میں آ  
ندیا اور اویسکے قدیمے نوکر جو اویسکے ساتھ ہو گئے ہتھے پس  
تینگے معیت کے جدا ہو گئے اور وہ غنیم کے طرف سے خاطر جمع  
ہو کر فراغت تمام مال اسباب جمع کر نلیگا اسر حد میں اجویہ بیک  
بیک کے ہائیے تیلے شکر جہ سے امیر حسین کو غافل یا کر شکر کشتے  
کے اور دونوں میں لڑائی ہوئی امیر حسین شکست کھا کر اٹھ سوار  
اور چار پیادوں کے معیت سے موضع سرنو میں چلا آیا بجھو اسر قصہ  
سے غیرت اور رنج ہوا میں نے چاہا کہ شکر جہ کو مادر ادا لہر سے  
نکال دوں پر وقت دیکھتا تھا جب میرے زخم اپنے ہو گئے تو تیار  
تسخیر اور ادا لہر کے گئے اس وقت میرا شکر ہے پریشان ہو گیا  
تہا میرے ساتھ کل چالیس سوار اپنے سامان تسخیر کا اسطور  
کیا کہ پہلے جا کر درہ ارضف یا درگزمین جو قریب بلج کے ہے  
آقامت کے شکر جمع کر کے شکر جہ پر یورش کروں اسر خواہ

## توزک

تو سچ صادق کہل گئے میں صبح کے ہزار ادا کے اور سپاہیے قلو میں گھر گئے  
 قلو فتح ہو گیا اور سو قت امیر حسین بیٹے اپنے فوج لیکر آگیا جب تین قلو  
 سیستان کے فتح ہو گئے باقی کے چار قلو دالون نے دایے سیستان کے  
 پاس آ دیے ہجا عجز اور شکست کے ظاہر کیے کہ ہتھے تمہارا رسی قدیسے قلو  
 ٹکودے امیر تیمور نے تین قلو لیکر اپنے آدمیوں کو حاکم کر دیا ہے  
 اور اگر یہ قلو ہے لیلے گا تو ولایت سیستان ہم تم دونوں سے جا  
 رہے گے دالے سیستان اس بات سے متوہم ہو کر کھسے بخرا اپنے  
 وطن کو متوجہ ہوا اور قلو دایے متفق ہو کر بہت سوار اور پیادہ  
 مجھ پر اور امیر حسین پر چڑھ آئے اور صفین باندہ کر جنگ پر مستعد  
 ہوئے تین نے اپنے لشکر کے تین فوجیں بنائیں اول امیر حسین کو  
 روبرو دینے داہن صف کے کیا دوسریے فوج اپنے امرار  
 کے بائیں صف کے مقابل کے تیسریے فوج میں آپ بذات خود  
 میں ہر اول بنا پلے تیر اندازوں کو حکم دیا تاکہ تیر بارش  
 کریں اور دیکے بعد تلوار دالون کو حکم دیا کہ تلوار لیکر حملہ کریں  
 جب صف غنیمت کے عاجز ہو گئے تو میں نے بذات خود تلوار  
 لیکر بارہ سواروں کے معیت سے گھوڑا ڈالا اور سو قت  
 دو تیر ایک تو بازو میں اور دوسرا پاؤں لٹکا باوجود کہ  
 ایسا زخم دو تیر لٹکا کہا یا تھا پر کچھ پروا نہ کی اور لڑنے  
 پر سے نہ ہٹا یہاں تک کہ اوٹکو شکست دینے منظور و منظور  
 ہو کر ولایت کرم سبز کو میں نے عزم کیا اور امیر حسین سے کہا

میکر رسکے

کر کے دایے سیستان کے اتفاق سے روانہ ہوا بند ولایت تسخیر قلاع اور  
ولایت سیستان کا اسلہ رکھ کر جو نکر قلعہ ہو دایے سیستان کے دشمن  
نے جبراً قہراً اپنے تہ تو وہ سات تھے اور نکر پہلے قلعہ پر میں نے کوشش  
کی پہلے یورش میں بہادر لوگ قلعہ پر چڑھ گئے اور پاروں طرف سے  
ترکوں نے کھیر لیا ایک رات دن کے بعد قلعہ فتح ہوا اوسمیں امان  
بہت تھا امیر حسین نے اوس غلہ پر تصرف کر کے اپنے لوگوں پر تقسیم  
کر دیا میں شرم کا مارا زبان پر نہ لایا اور اوس میں نے اپنا داروغہ اور  
قلعہ میں مقرر کر دیا جب میں دوسرے قلعہ پر یورش کر کے تو قلعہ وہ  
جنگ پرست ہوئے میں نے لشکر کو دلیر سے دیے اور چونکہ جہاڑ اور  
درخت اوس جگہ بہت تھے اسلئے میں نے حکم دیا کہ ہر ایک شخص ڈال  
درختوں کے لکڑی کے بنا کر اوس کے پناہ میں قلعہ میں جاویں سپاہیوں  
نے وہ ڈالیں باتوں میں لیکر بھوم کیا جب قلعہ کے نزدیک گئے تو قلعہ  
دایے امان لیکر باہر ہو گئے اور قلعہ حوالہ کر دیا امیر حسین نے چالاکی  
کر کے ایک کو توال اور قلعہ میں بھیجا اور چونکہ اوس قلعہ میں سے  
ہاتھ لگا اپنے سپاہ پر تقسیم کر دیا میرے تو اضع بیے تھے جب میں نے  
میرے قلعہ پر یورش کیے آدیے رات کو قلعہ کے دروازہ پر  
پہنچے وہ قلعہ ریگستان میں تھا میں نے حکم دیا کہ سپاہ تیرے پیادہ ہو کر  
ستہ تیروں کے لیے آہستہ آہستہ قلعہ کے دیوار تک پہنچے اور  
لو کے نگہبانوں میں سے کوئی نہیں جاگتا تھا ہر ایک شخص سوچتا  
ہو کہتا تھا سپاہے جو وقت گھنڈ ڈال کر قلعہ کے دیوار پر پہنچے

## نورنگ

میں سادات کروں سترہ سو چوبیس مین کر میرے عمرائیں برس کے ہوئے  
 راہلہ سیستان نے اپنے مخالفوں سے لڑ کر شکست کھائی تھے قلعہ  
 جواد کے پناہ میں تھے اور خزانہ جواد قلعوں میں تھا مخالفوں نے لیلیا  
 عاجز ہو کر مجھے پناہ طلب کی کہ دشمنوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے چونکہ وہ  
 حاضر ہو گیا تھا اور طاقت اور نیکے دفعہ کے اوسم نہیں تھے دوبارہ غر  
 اور انکار سے خط لکھا اور خوزاک ہزار ہزار کے جو میرے ساتھ  
 تھے اپنے ذمہ قبول کیے میں نے امیر حسین سے مشورہ کیا اوسنے چاہا کہ تنہا  
 جا کر قلعہ والے سیستان کے اپنے قلعے میں کرے میں نے مان لیا  
 اور بہرام جلایر کو اسکا ہرا دل بنا کر تعین کر دیا جب امیر حسین  
 ایک طرف ایک منزل گیا امیر حسین کے کچھ خلفے سے بہرام بھاگ کر  
 ہندوستان کو روانہ ہو گیا امیر حسین نے بد شکوئیے جان کر میرے  
 پاس آ دیے بھیجا کہ چونکہ بہرام جلایر چلا گیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ امیر  
 متوجہ ہو دیں تاکہ ملکر قلعہ سیستان کے فتح کریں جب میں نے سیستان  
 کے طرف ارادہ کیا تو والے سیستان ملک جلال الدین محمود نے  
 استقبال کیا اور بہت جتن دیئے اس جہت سے امیر حسین نے احد  
 کیا اور میں نے تمام جتن امیر حسین کو سپرد کیے اور ملک جلال الدین محمود  
 خراج ہزار سواروں میرے ہمراہیے کاظم دیشی حاضر کیا اور امیر حسین  
 کے ہمراہیوں کو بھی دیا اور عہد کیا نازیت خدمت اور جان سپاری  
 میں رہے جب دو سیتے والے سیستان کے ظاہر ہوئے تو میں  
 دابہ سمجھا کر بڑا تہہ اقویار کا ضعفار سے کوتاہ کروں لشکر کا اتظام





## تورک

اپار رات کو کشن کے مرغزار میں چلا آیا چونکہ اوس جگہ رہنا دشوار  
 تھا چاس سواروں میں سے جو میرے ساتھ تھے خوارزم کو چلا اور جو  
 اوس میں سے بعضے ہماری پیادہ اور پیادیکے سے عاجز تھے چائیک  
 میرے نظر گھڑوں کے گلہ پر پڑے اوس جگہ کو میرے پاس ہکا  
 تحقیق جو کیا تو وہ گلہ اوس ترکمانوں کا تھا اونکو میں نے فرمان لکھ  
 دیا اور گلہ پیادوں پر تقسیم کر دیا اور خرامان خرامان دریائے جیون پر  
 گمرسات روز مقام کیا پر دریا اتر کر موضع جیفہ خشکے زمین اویجے  
 نیچے تھے اتر چونکہ ہوا گرم تھی کنارہ دریاں امویہ پر ایک نیچے  
 تک درختوں کے سایہ میں شکار کیا کر گزران کے استنزل میں ایکا  
 ترکان آغا اور مبارک شاہ اور سید حسین اور امیر ضیاء الدین مجھے  
 آئے ادیکے پیچھے تیموز خواجہ اغلان اور بہرام جلایر اسنے فوج لیکر  
 آکر متفق ہو گئے جب میرے جمعیت قرب ہزار کے ہو گئے تو میں اور  
 میرا لشکر پریشان پٹے مبارک شاہ سب کو گئے کہا کہ صلاح یہ ہے کہ حکمر  
 ولایت یا رعیش کو مسخر کر کے ولایت روپیور ش کرن اور ہمار  
 جمعیت جو پریشان حال ہے تفرقہ دے خلاص ہو میں نے اونکو کہا  
 یہہ رائے تو نیک ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ باختر اور قندھار کے  
 طرف متوجہ ہو میں جب قندھار نکلنے کے تو ولایت کابلستان  
 اور سندھ اور ملتان پر حاکم ہو جاؤ گے اوس میں نے میرا کہا  
 قبول کیا دغا خیر پڑ کر قندھار کو چلے پر مستعد ہوئے اسے جمعیت  
 جو دیکھی تو کل ہزار سوار پیادے جمع ہوئے درمیت اور سامان

اور مبارک شاہ سنجریے اور سید حسین خراما نے ایسے ہیے اپنا حال  
 بیان کیا اور تھوٹن نیے ہو پسند کیا اور میں نے یہ مقرر کیا کہ دو  
 سو اربا کر اطراف اور جوانب میں متفرق ہو کر چپ جاوین اور  
 میں آپ تنہا ایل والوس میں جا کر جماعت کد اپنے ساتھ متفرق کروں  
 اس مشورہ پر دغا شیر پرہ کر چلا اور سواروں کے اتفاق سے  
 موضع بخار زندان میں ہو مضافات بخار ایسے ہیے آاترا پہلے تو  
 واسطے مبارک شاہ اور سید حسین اور ادنیٰ کے سواروں کے  
 مقام مقرر کیا اور ادبجا تو ترکان اٹھا کو پوشیدہ اوہے جگہ چھوڑا  
 اور میں آپ تنہا ایل والوس میں آیا اس سرحد میں تھو کہ جن جو میر  
 غلام تھامیریے آئے سے مطلع ہو گیا پس روان سوار لیکر بھیجے آٹھ  
 اپنا ہید کہہ کر اوکو مبارک شاہ وغیرہ کے پاس بھیج دیا اور ادنیٰ  
 کہنیا کہ جب میرے یہ خبر سنو کہ سمرقند میں تخت سلطنت پر بیٹھ گیا  
 میرے پاس آ جانا جب بہت لوگ الوسات اور قشوات اور اوقاف  
 کے میرے ساتھ جمع ہو گئے تو میں نے یہ مقرر کیا کہ ہزار دلاو شخص  
 سمرقند میں پوشیدہ اقامت کریں اور ہزار سوار سمرقند کے گرد  
 بن جاوین جب میں ترتیب شکر کے کر چکا تو راتوں رات سمرقند کو  
 لا منوب اور عشاو کے بیچ میں سمرقند جا کر اپنے بڑے بہن قلعہ ترکا  
 کے گہر میں پوشیدہ اترا اٹھالیس دن سمرقند میں رہا جیسے  
 دیک ہوا کہ خروج کر کے لشکر جبہ کو برہم کروں سہر و ایے مجھ واقف  
 کر میرا حال زبانوں پر لائے لگے اور راز میرا فاش ہوئی لگا

## توزک

کہ بیابان خوارزم کو چلا جاؤں دو دن کے بعد ایک جگہ پہنچا وہاں ایک گہرین انتڑیا شترک جو اس مکان میں پتے چور سمجھ کر مجھ پر دوڑے میں نے امیر حسین کے ہمشرہ کو ایک گہرین مضبوط کر کے بذات خود اون کے محلہ کیا اس وقت احمد نامی ایک شخص نے جو ادھن تھا مجھ کو پہچانا اور اسے جماعت کے ساتھ جہنویں محلہ کیا تھا مودب ہو کر ملازم ہو گیا اور لوگوں کو جنگ سے منع کیا میں نے اپنا منہ دیل اویس کے سر پر رکھ دیا اویسے سرفراز سے سمجھ کر پاس سوار لا کر نوکر رکھوا دیئے جب پاس سوار میرے پاس جمع ہو گئے اور وقت مبارک شاہ سنجریے حاکم ماخان کا سوسوار لیکر بھیجے آ ملا خوب خوب گہوڑے پیشکش کئے میں نے اون گہوڑوں میں سے امیر حسین کو حصہ دیا اور اسادات اور اہل خراسان کے تحفی لا کر جمع ہو گئے جب دوسو سوار پیادے اس جنگل میں میرے ساتھ جمع ہو گئے تو امیر حسین اور طبل خواجہ بھیسی جدا ہو کر ولایت کرم سیر اور قندمار کو چلے گئے مبارک شاہ سنجریے اور سید حسین خراسانی نے اور امیر خیار الدین بہر دار نے کہا کہ اس جنگل میں ٹہرنا موجب پریشانی ہے کاہیے مبادا کہ فوج ایساں خواجہ اعلان کے اور لشکر جتہ کا ہم پر تعین ہو جاوے بہتر ہے کہ اس صحرا سے چلین تاکہ خوارزم کو لیلین اور ولایت برد شاہجان اور یازدعیش کو مسخر کریں میں نے اون کے رائے پسند کی لیکن دلیں سوچا کہ چونکہ میرے طالع میں لکھا ہے کہ مملکت ماوراءالنہر میں بومیرا وطن اور بزرگون کا گہر ہے تخت سلطنت پر بیٹون کا

کا و خانہ میں قید رکھا ہم تنگ ہو گئے اور خدا اتنا لے سے عہد کیا کہ میں کسی کو  
حق و ناحق قید و زنجیر میں مبتلا نہ کروں گا اور سوقت میں تلے اپنے دلین کہا  
کہ آخر کو مرنا ہے اور محکو بشارت ہے کہ سلطنت کا مرتبہ لوں گا تو  
بہتر یہ ہے کہ اس قید خانہ سے لکھون اگر میں فتح یاب ہوا تو مردا اینگے  
ہوئے اور اگر مارا گیا تو مردا اینگے سے مارا گیا نگہبانوں سے مل کر  
اونکو وعدہ وعید پر امید وار کر کے چانچک ایک نگہبان کے کرے  
تلوار کینچیلے اور اون پر حملہ کر کے اونکو نہر میت دیے اور اون کے  
پچھے پیچھے علی بیگ تک جا پہنچا علی بیگ نے جو میرے داینگے غور کے تو  
محکو دیکھتے ہے شرمندہ ہوا اور اپنے افعال ناشائستہ سے پشیمان  
ہوا اور زریے کرنیکا گھوڑے اور اسباب جو ہمارا تاراج کر لیا  
تھا پھر دیدیا اس عرصہ میں خطاؤں کے ہائے محمدیگ چون عریائے کا  
جو ولایت طوس خراسان میں رُس تھا علی بیگ پاس آتا کہ میں نے  
سنایا ہے کہ امیر تیمور کو تو نے قید کیا ہے اچھا ہوا لازم ہے کہ تو اس کے  
عزت کرے اور تجھے جو میں اون کے لئے بھیجتا ہوں امیر تیمور پاس بھیجتا  
اور غدر کرنا اوسنے میرے مکان پر آکر عذر کیا میں نے  
تجھے اوس کے ہائے کے بھیجے ہوئے اوسکو دیدئے اوسنے اکیلا  
اور دبلا اونٹ محکو پیش کش دیا چونکہ علی بیگ نہایت بسیم و بخیل تھا  
تھا تجھے جو اوس کے ہائے محمدیگ نے محکو بھیجے تھے اوس میں سے آچے  
اچھے رکھ لئے تھے جب میں علی بیگ کے شہزادے سے بجا تو بارہ  
سوار میرے ساتھ ہو گئے میں نے علم سلطنت کا بلند کر کے نکالتے

## توزک

نا اور ارانہ کا پیہ وہ پیہ شرمندہ ہو کر مودب سلام کرنے لگے اور مجھے  
 محمد مجکو اپنے گہر لگیا تھا ہات تعظیم اور خندہ کے میرے دہڑہہ رد و لعل سے  
 ایک اسکو دیدیا اور حاجی محمد نے ازراہ دوشیہ کے تین گھوڑے اور  
 سامان اور ہتار میرے لئے تیار کر دیے اور تین دن تک ہمانے کے اور  
 غریبے کو جسکا نام سارق قولابی تھا لازم سرکار کا کر دیا اور سوار  
 ہو کر امیر حسین سے جلا اور گھوڑوں میں سے دو گھوڑے امیر حسین کو  
 دیدیے جب میں سامان اپنے ہات کا کر چکا اپنے دلیں یہ صلاح کے  
 کہ چل کر صحرا محمدیہ میں مقام کیجی ہات تک کہ پس ماندہ لوگ خبر  
 سن کر میرے آئین اور سارق قولابی کے کورہ پر بنا کر دورات دن  
 تک اس جنگل میں بے آب و دریا نہ سرگردان پرتے رہے یہاں تک  
 وضع محمدیہ میں پہنچی وہ جگہ اور جاڑ پتہ زمان کوئے نہیں رہتا تھا کہ  
 ویرانہ میں ہم اترے چونکہ اس زمین میں پانی نہیں تھا کوان کہو پیا  
 بارہ دن تک وہاں ٹہریے اسوقت علی بیگ چون عریانیہ کو خبر  
 ہوئے کہ امیر تیمور جمعہ کے اسوس ترکاتون کو تاراج کرتا ہے اور  
 خوف کہا کہ فوج یقین کے تاکہ غفلت میں مجکو کڑیلے میں یخیر سوتا تھا  
 کہ راتوں رات ہم پر شیخون لاپیے اور چونکہ ہم غافل تھے مجکو خبر نہ  
 کہ کاتون میں لیکر علی بیگ چون عریانیہ سے جو سردار اسوس  
 کاتون کا اور حاکم کلات اور یاوز کا تھا بے تحقیق اورینہ  
 کا خانہ میں بند کر دیا اس کا خانہ میں سواۓ محمدیہ کے  
 تینا جسے بات کیجئے بارہ دن تک بھی اور امیر حسین کو اسکا

## تیمور رخصے

پانیے خوب ترین تھا پیاس سے بجات پائیے جب صبح ہوئیے ہم کل سوار تھے اور تین خر اسانے پیادہ اوس دھوکوئیے پر مقام کیا گزرا جو اوس جنگل میں تھا اتفاقاً اپنے بکریان وٹان یے آیا چونکہ ہمارے ساتھ کہا ناہین تھا کہ بکریان مول لیکر کباب کیے اوس دن اسہی چلے رہیے اگلے رات بے رہی اون تینوں خر اسانے سینے ایسے حال میں ہمیں بے روئیے کے کہ گھوڑی لیکر شپا شہراگ گئے اور ہمکو پیادہ چھوٹا پر محکو کچھ رنج ہوا اور خوشدیلے کے ساتھ رفقایکے لیے یکے اور اولجایے ترکان آقا جو میرے بیویے اور امیر حسین کے بہن پتے قویے دل رہے کہنی لگے کہ ہمارے فلاکت کا انتہا یہ ہے کہ پیادہ پاراہ چلے اوس سرزمین سے ہم واقف نہیں تھے اوس حال میں ایک چرواہا مل گیا اوسنے ہکو ایک راہ بتایا کہ یہ رستہ آبادیے ترکان کو جاتا ہے میں خوش ہوا اور ہم پیادہ چلنے لگے جب آبادیے ترکان کے نواح میں پہنچے وہ اپنے مکان خالیے چھوڑ کر کہیں گئے تھے ہم ایک خالیے مکان میں اتر پڑیے ایک جماعت شہر میں ترکانو کے جو بھی رہ گئے تھے اونہو نے جب ہم کو دیکھا تو چور سمجھ کر ہم پر حملہ کیا میں نے امیر حسین کے بہن کو گہر میں چھا کر تین چار آدمیوں سے جو ہمراہ تھے نیرانداز سے کرتے لگا ہمارے ساتھ تلوار تھے اور ترکش اور سات تیرکمان چھپے تھے اون پر حملہ کیا تو علیے محمد نایے نے جو میرا قدیم اختا تھا اونہی سے محکو پہچانا دیکھتے ہیے مجھے یہ لپٹ گیا اندر روئے لگا جب ہمراہ احوال سنا تو ترکانوں کو شرارت سے مینو کرنا اور ہکو ہکو کرنا

## توزک

امیر حسین نے دلاوری کر کے کل بہادر کے فوج پر تاخت کیے اور کلنگ  
 جاگٹا کل کے فوج نے ہجوم کر کے امیر حسین کو گھیر لیا مین نے جو امیر حسین کو  
 گھرا دیکھا الدیار کہہ کر تلوار پکڑیے اور امیر حسین کو دھن سے لگال لایا  
 جب نماز عصر کے آگئے کل کے سپاہ مستعد ہوئے اور مین سے دیرہ سو  
 سے زیادہ نرے تھے اور میرے ساتھ بے بارہ آدمیوں سے بڑے  
 نہتے پہر کل نے ہجوم کیا ہئے امیر حسین اور اور رفتار سے میرے کا قرار  
 کیا جب کل نے ہجوم کیا تا کہ امیر حسین کو پکڑیے مین نے بذات خود اونکو  
 حوکیا اور کے بہادر کل بہادر کے قتل کے اسر حال میں امیر حسین کے  
 گھوڑے کو تیرے گھرا دیا جب وہ پیادہ رہ گیا تو اواد کے جو روڈ  
 آغا پیادہ ہو گئے اور اپنا گھوڑا خاند کو دیدیا جب امیر حسین سوار  
 ہو گیا مین نے دلشاد آغا کو جس گھوڑے پر میرے ہوئے امیر حسین کے  
 ہمیشہ سوار تھی ہم ردیف ہار کر دیا اور تیر مارنے لگا اور امیر حسین  
 کے اتفاق سے ایسے تیر مارے کہ ایک خطا نہوا ہر بات نزدیک آئی  
 اور مخالفوں میں سے پچاس ساتھ آدمی رہ گئے اور میرے ساتھ  
 صرف سات آدمی رہے کل بہادر نے جب اپنا حال تباہ دیکھا تو  
 اوسیں جنگل میں اتر پڑا مین اور امیر حسین چلے ہوئے اون کم بختوں نے جو  
 اوس رات کو ہمارا تعاقب کیا اولے ہم لڑے رہے یہاں تک کہ  
 زمکستان اور چول اور خوارزم میں آئے اون کینتوں نے جو  
 ہمارا تعاقب کیا اوس صحرا میں راہ چل گئے جب ہم اوس میں  
 آئے تو بہت بہرے کے پاس سے تھے اور سوقت ایک کوئی پر تھا

پتھورے

کے ٹیلہ پر کھڑا ہو رہا ایک طفلہ کے بعد امیر طفا بوغایے خبر لیا کہ کھل رہا  
ہمارے تعاقب کے لئے آتا ہے اور سب ہزار سوار ہونگے مین نے اسے  
امیر حسین کے پاس بھیج کر شکریہ کیا اور اس ٹیلہ سے اوتر کر اپنا  
سامان نمودار کیا جب مین نے اپنے لشکر کو غور کیا تو کل سا تہ سوار  
جیکے تھے ہم پانچ ٹکریے ہو گئے ایک فوج ہمراہ طفا بوغایے برلاس  
میکے مقرر کے اور ایک فوج امیر سیف الدین کے ساتھ تعین کے  
اور ایک فوج ایسے بہادر کے تابع کے اور امیر حسین اپنے تواب  
کے ساتھ نصف باندہ کر کھڑا ہو گیا اور مین اس بلندی پر استوار  
ہو گیا جب مین دریتے فوج کے کرچکا اور ہر ایک فوج کو سامان  
دیا اس وقت کل بہادر مین نے ہزار سوار آگے پر چل گیا امیر طفا بوغایے  
اور امیر سیف الدین جنگ کرنے لگے اور ایسے مردانے جنگ کے کہ  
کل بہادر کے فوج کو بیکار کر دیا اور ترکتا رہے یہ تھک کر گر  
ہو رہے اور اس قدر جدال قتال ہوئے کہ کل بہادر کے ہزاروں  
مین سے تین سو سے زیادہ نہ رہے اور سات سو ماریے گئے اور  
کچھ زخمی ہو کر بہاگ گئے وہ تین سو سواروں سے میدان میں کھڑا ہو  
رہا امیر طفا بوغایے اور سیف الدین دوبارہ جنگ کرنے لگے آخر  
رٹے کہ اونٹن کھڑے تھک گئے وہ مردانہ زیادہ ہو کر لڑائے مین  
صرف ہوئے اس وقت مین نے اپنے کو تل کھوڑوں مین سے آگے  
لے کھوڑے بھی وہ کھوڑوں پر سوار ہو گئے اور ایسے بہادر کا  
کے کھوڑا زخمی ہو کر گر گیا اس کو بے مین نے کھوڑا لٹا اور وقت



## توزک

میں کوہ ساران پر گیسات دن تک وہاں رہا اور سوقت اشارہ امیر  
 کللال کا بھوپہ آیا کہ میں خوارزم کے طرف چلا جاؤں جب ہے قاصد امیر حسین  
 کا جو بہار جنگلوں میں پریشان پہنچتا تھا میرے پاس آیا کہ چونکہ امیر اب چلے  
 آئے ہیں اگر ہمارے تمہارے ملاقات ہو دیے تو بہتر بیٹے میں نیلے  
 اور سکو لکھ بھیجا کہ موعدا ساغ کا کو ان بیٹے اور میں ساغ کے  
 کو میں پر آکر امیر حسین کا منتظر تھا کہ امیر حسین آگیا اور مشورہ کیا کہ ملکر  
 تکل بہادر حاکم خبوق کو اپنے ساتھ متفق کریں جب خبوق شہ کے راج  
 میں پہنچی تو وہ مکار پہلے اشتائے فراموش کر کے درپے ہوا کہ بھوکو  
 خواجہ ایاس کے حکم سے گرفتار کر لے جب میں ادھیکے کو سے دھن  
 ہوا تو امیر حسین سے بیان کیا اور اپنے باورنگیا میں نے گواہ گزارے  
 تو جب یقین کیا میں نے درستی خوارزم کے چلنے کے لیے تاکہ وہاں  
 جا کر اوس ولایت کو فتح کر کے علم سلطنت کا بلند کروں اور پہرہ دار  
 پر لشکر کشی کروں میں نے درستی خوارزم کے چلنے کے اسطوریے  
 کہ جب تکل بہادر حق تک قدیم کا فراموش کر کے غدار سے کر نیے لگا تو  
 رات کو امیر حسین کے اتفاق سے سوار ہو کر خوارزم کے طرف  
 روانہ ہوا جب ہم اب پر پہنچی ازل کے بہت راہ چلی تھیں وہاں آٹے  
 اور گھوڑے چھوڑ دیے اور آرام کیا اور یہ مشورہ کیا کہ  
 ملکر اور کنج کا قلعہ سو کریں اور خوارزم سے لین ان باتوں میں  
 کہ مکر سے سواروں کے نمودار ہوئے ہیں آپ سوار ہو کر امیر  
 شہابو غایے برلاس کو خبر کے لئے بھیجا اور میں آپ اوس میدان



## توزک

غلام بنا کر خدمت لینے لگے اس باب میں ماوراء النہر کے اکابر اور اہل  
 نے بھسے فریاد کی کہ تیویے مسلمانے میں کیا یہ کنجائش ہے کہ چار تنگو  
 لڑکیاں مسلمانوں کے خط سمرقند سے غارت کے جاوے اور اوزبک  
 اور تکرودہ بنا کر خدمت یوں اگر مسلمان اوزبکیوں کے گمان میں گھسارین  
 ہوں نہ فرزند محمد رسول اللہ صلعم کے کیونکہ مسلمانے کلمہ لا الہ الا  
 اللہ کے سے راست ہو جاتے ہیں ہم طائفہ اسلام پر جو قابل کلمہ محمدی  
 کے اور مقتدیے دین قویم مصطفوی کے ہیں اعلا کلمہ حق کا راجب ہے  
 کہ نصرت ذریت ال محمد کے کرین اور اوزبکوں کا لہو کے ہاتھ سے نجات  
 دیوین بجھو اس بات سے اسلام کے غیرت آئے پہلے بیکچک کو جو اپنے  
 تین امیر الامراء شکر جتر کا جاتا تھا پیغام بھیجا کہ فرزند ان رسول اللہ صلعم  
 کو چھوڑ دو اور مسلمانوں کے عیال و اطفال کو جو لوٹ لینگے ہوش  
 جب میرے بات نے اونیہ کچھ اثر کیا دن پر ازراہ حجت کے سوا  
 ہوا اور پہلے ستر سید زادن کو شکر جتر کے قید سے چھوڑ آیا  
 اور لاس نصرت کے تاثیر سے میں نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو رات کو خواب میں دیکھا کہ مجھ کو آپ نے فرمایا کہ بعض اس نصرت  
 جو میرے اولاد کے ساتھ تو نے لے کے ہے حق تعالیٰ نے ستر ستر تک  
 تیرے اولاد کو سلطنت بخشے میں نے یہ احوال اپنے پیر کو لکھا اور اس  
 جواب میں لکھا کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے سبکداری کو بسبب رحم کرنے کے  
 آہویر کے پشت تک عطا کیے تو تیرے اولاد رسول اللہ صلعم پر رحم کیا  
 اور ظالموں سے چھوڑ آیا تجھ کو بطریق اولیٰ ستر ستر تک سلطنت

## تمہورے

مشورہ کیا میں نے کہا اگر تم ایسا کر کے اوکو برہم کر دو تو تمہارا سر  
 دشت میں اور مارا انہر میں رواج پکڑ جاتے ہیں اور اگر سہلت  
 کرتے ہو تو بیات اور آفات میں نہیں جاؤ گے میرے صلاح مستحسن اور  
 امور مایے اور نیکے اور انہر کے محکوم سپرد کیے اور اپنے بیٹے الیا  
 خواجہ اغلان کو حاکم کیا میں نے جو انکار کیا تو قصداً جو بے بہادر اور  
 قبل خان کا ذکر کیا محکوم سپر سالار سے دیے اور تمام امرا جتہ کو میرا  
 امور کر دیا اور الیا اس خواجہ اغلان کو میرے سپرد کیا اور آپ  
 دشت کے طرف واسطے تسکین مخالف سرداروں کے روانہ ہوا چونکہ  
 الیا اس خواجہ سلطنت سے بے بہرہ تھا لشکر جتہ تعدیہ کرنے لگا اور  
 قتل و غارت میں کوتاہی نہیں کرتے رہتے میں نے الیا اس خواجہ کے  
 نادانے اور اذکیسوں کا ظلم تلفیق تو خان کو لکھ بھیجا دینے جواب  
 میں محکوم فرمان لکھا کہ تمکو امیرالامرا کر دیا لیکن امیر کبیر تمہور کو جائے  
 کہ الیا اس خواجہ کو جس طور بنے تربیت کرے اور امرا لشکر جتہ  
 سے جو شخص خلاف کرے اسکو سزا اور جو شخص ظلم کرے اسکو  
 موافق ظلم کے بدلہ دیوئے جب میں ماوراء النہر کا امیرالامرا ہو گیا  
 اور تمام الوسات اور ہزارجات میرے طرف رجوع ہوئے تو انکار  
 خواجہ اغلان اور لشکر جتہ کو بیدخل کر دیا امرا جتہ حد کرنے لگے  
 اور غصہ سے دلوں کو خون کر ڈالا اور غضب سے ظلم کرنے لگے اور  
 اولکا ظلم اس مرتبہ کو پہنچا کہ چار گویا کرہ لڑکیاں ماوراء النہر اور  
 سرقد کے لوٹ کر لگے اور رشتہ سید اور سیدزادہ ترند کو

## توزک

مخالف ہو کر تغلقیور خان سے آلا جب امیر حسین نے اپنے ہر اول کے شکست اور صفیں جو راستہ ہوئے تہیں ویران دیکھیں لایا رہاگ کر قندوز کو چلا گیا اور تغلقیور خان مظفر اور منصور ہوا لشکر جہتہ نے اکو نوایہ کے اہل اوس کو لوٹ لیا جب امیر حسین کے طرف سے خان کے خاطر جمع ہوئے دارالسلطنت سمرقند کو مراجعت کے اور سمرقند میں امیر بایں قلعے سلدوز کو قتل کیا جب ملک ماوراءالنہر کے اونسکے لشکر میں آئے تو بامراہ اوسات ولایت کے اور اورادس طرف کے سردار مطیع ہو گئے اور مفد شیر وں توامات اور احشام اور امراہ ملک ماوراءالنہر کو جو ہر یک اپنے تین حاکم سمجھتا تھا سزا دیے اور بعض مفد شخصوں کو جو ظلم نکرتے تھے تربت کر کے میرے ہمراہ کر دیا جب میں ماوراءالنہر کا مخالف حاکموں سے پاک ہو گیا میں نے خدا کا شکر کیا کہ جو کام مجھ کو کرنا منظور تھا اوسکے وہ درپے ہوا اور میرے دشمنوں کو سزا دیے اوسوقت میں نے دلیں کہا کہ اب ایسا کام کیا جائے کہ خان کو ماوراءالنہر سے اسطور نکالوں کہ مجھ کو ماوراءالنہر میں چھوڑ اوس سے میں نے یہ کہا کہ ازاللک خراسان مفت پڑا ہوا ہے خان کے دربار امویہ سے گذرتے یہ خراسان باسانے مفتوح ہو گیا اوسنے میرے صلاح پسند کر کے یہ مقرر کیا کہ مجھ کو ماوراءالنہر میں چھوڑ کر آپ واسطے تسخیر خراسان کے متوجہ ہوویے اوسوقت تقدیر ابلے سے یہ خبر آئی کہ ارا دشت نے مخالف ہو کر ایک لڑکے کو چنگر خان کے اولاد میں سے رئیس بنایا ہے اس حال میں مجھے

## پنجمو حصے

مادر اراپنیر کے نیک مرد تو بہت نیک ہیں اور بد نہایت بد تو نیکون کو نیک  
 سے خرید کر کے بدون کو اونکے بدیے کے ساتھ چھوڑ دیے تاکہ اپنے  
 بلا میں گرفتار رہیں اور اس حال میں خیرائے کامیر حسین نے بدخشان میں  
 لشکر جمع کیا ہے چونکہ تعلقتمور خان مجبسی شرمندہ تھا عذر کر کے لگا  
 اور سردار سے اوس مادر اراپنیر کے معریاست کشن کے اور  
 شہر سبز اور شہر غانات کے ولایت بلخ تک بجکو عطا کیے اور میرے  
 موروثی سردار سے تو مانات اور اوسات کے جواو کے تصرف  
 میں ہوتے مجھ سے پر چھوڑ دیے جب غم امیر حسین کا خان سے لڑا ہے  
 کے لئے یقین ہوا کہ کنارہ آب و حشنگ آگیا اور مستعد جنگ ہے  
 تعلقتمور خان اوسیکے جوت سے متفکر ہوا اور مجبسی مشورہ کیا میں نے  
 کہا بدخشان کے لشکر کا علاج یہ ہے کہ امیر حسین نے لشکر ختلان  
 کے قوت اور حمایت سے غم جنگ کا کیا ہے صلاح دولت اس میں  
 ہے کہ فرمان حکومت کا حصار شادمان کا کخیہ و ختلان کے نام پر  
 جو ہراول امیر حسین کے لشکر کا ہے صادر ہو ویے خان نے اس  
 مشورہ کو پسند کیا و فرمان کخیہ و کے نام پر صادر فرما کر کوچ کیا  
 جب در بند آہیں گے گذر کر ڈیرا کیا چاچک ہراول امیر حسین کے لشکر  
 کا نمودار ہوا تعلقتمور خان نے یہی سردار بیک کو جو ہراول تھا  
 نصیب کیا تاکہ اوسکے مقابلہ کو جاویے جب دونو ہراول اسپین بند  
 ہوئے اور صفین لڑائے کے کخیہ و ختلان جو امیر ہراول  
 امیر حسین کے لشکر کا تھا موٹا ہراول اور اپنے اتباع کے امیر

اور محکو خط برادرانہ لکھا اور پیکے پاس جانے کے درستی میں نیلے اسط  
 کہ اکابر اور شاخ اور رئیسوں اور امراء اوسات اور احشام کو اور حکام  
 بلاد کو خطوط لکھے کہ جو شخص اپنے جان مال و شکر جتہ کے قتل اور غارت سو  
 امن میں رکھا پاتا ہے تو میرے طرف رجوع کرے اور جو شخص نہیں پاتا  
 اس ملک سے نکل جاوے اگر اکابر اور حکام اور امراء احشام نے  
 میرے پناہ میں اور بہت تحفے بلائے میں نے ان کے تحفے اور شکش  
 لیکر ہمد سوار اور لشکر کے دریائے نجد پر تعلق تو خان سے ملاقات  
 کیے وہ مجھے بغل گیر ہوا جب وہ تحفے میں نے پیش کیے سرچشم ہو گیا  
 اور مجھے مشورہ پوچھا میں نے اوسکو مشورہ دینے اور کئے ہزار اشیاء  
 کر میں نے ولایت ماوراء النہر پر مقرر کیے تہیں اسے خاطر نشان کیے کہ  
 کہ تحصیل دار ہر ولایت اور ہر ملک پر مقرر کرو جو ماکم کیے ولایت کا  
 مالگذار ہے کے ساتھ اطاعت کرے اور اسکو ماکم کزداد اور جو کرے  
 کرے اور اسکو سزا دوا دینے میرے مشورے پسند کیے جب ملک دار  
 پر مستویہ ہوا تو ماوراء النہر کے حفاظت کے لئے مجھے صلاح کیے  
 میں نے کہا کہ تمہارے سلطنت مانند خیر کے ہے اور اسکی ستون تمہارے  
 عدالت ہے طاب انصاف اور منین احسان کے بانیں چاہیں جب  
 تک ستون قائم طاب منین استوار ہونگے خیر برپا رہے اور اسکو یہ  
 بات پسند آئیے اور میں نے یہ کہا کہ ماوراء النہر کے سپاہ کو مقید  
 احسان کا کرتا کہ کار درست کریں تو مزدور ہے پائیں اور اگر کار  
 جازین تو تیرے راہ میں شہید ہو جاویں اور یہ ہے میں نے کہا کہ





## توزک

کوزیے اویںے قبول کیا لیکن مجھی غریب کیا تا کہ مجکو پہلے برباد کر دے پہر  
 اور نکو دفع کرے جب میں نے اسکو اپنے بیچ کے پرستیدیا کر و  
 مکر کرتا اور نشان غدار کے ظاہر ہوئیں یہ خط تعلقیمور خان بادشاہ  
 جتہ کو میں نے لکھا ہر چند تمہاریے دل آمینہ مثال پر اخلاص ہمارا ظاہر ہے  
 اور یہ پیسے معلوم ہے کہ ولایت بادشاہ کے اوجاڑ ہو کر چل کوٹ  
 کا گھوٹلا بن گئے اگر تمہاریے غایت ہو ویسے تو پہر آباد ہو جاویںے  
 جب میرا خط اویسے پاس پہنچا درستیے لشکر جتہ کے کر کے موٹکرا اور اسکو  
 کو متوجہ ہوا جب دریا سے خنجد پر آیا مجکو یہ خط لکھا کہ دریا سے  
 خنجد پر بہا درون کا ڈیرا ہوا ہے اور لشکر بقیاس موجود ہے تیمور  
 کو لازم ہے کہ حضور میں حاضر ہو ویسے تا کہ جو صلاح ہو گیے عل میں  
 آویگے اسحال میں امیر بایزید جلایر تعلقیمور خان کا مطیع ہو گیا سمرقند  
 کو استوار کر کے واسطے ملازمت خان کے روانہ ہوا جب اویسے  
 مجلس میں آیا تعلقیمور خان نے کیجئے سمرقند کے مانگے اویسے نہایت  
 کے اوسہی مجلس میں امیر بایزید کے قتل کا حکم دیا اور اوسکا سر کاٹ  
 کر سمرقند کو بھیج دیا اور امیر حاجے برلاس جو پہلے تعلقیمور خان  
 سے مخالف تھا تو کل کر کے تعلقیمور خان کے پاس گیا تھا اور امیر  
 بایزید کے اریسے جانے سے خوف کر کے بہانہ کر ولایت کشن کو  
 چلا گیا اور اوسات اور ایک کو لے گیا چونکہ مجھیے مخالف اور  
 شرمندہ تھا میں نے اویسے کے حاضر جمع کر بیچے اور اویسے نے عذر کر  
 نا دانیے کا اترار کیا اور ریا و بیچوں سے اتر گیا اور سوقت



## توزک

کریے لگا کر تقارہ بجا کر سوار ہوا اور اون پر نفرین کیے امیر بایزید اپنے عذریے لپٹان ہو کر امیر طایبے کا مددے ہوا امیر سید علی قاضی ترمذی نے بیریے ساتھ رہتے تھے اور اون پر بد دعا کیے کر یا ایلیہ ان ظالموں کو ظالموں کے ساتھ مشغول کر اوکے یہہ دعا قبول ہو گئے اور دونو ظالموں کو اسپسین مشغول کر دیا اور میں اونکے جلد میں بگلیا امیر بایزید نجد کو چلا گیا اور میں ترمذ کے طرف متوجہ ہوا جب ترمذ کے نواح میں آیا شیخ علی جرجی نے میرے قوم کے جویریے پر درودہ تہی مجھ پر لشکر کشی کے اس خیال سے کہ گویا میں اونکے ولایت مسخر کیا جاتا ہوں درستی جنگ شیخ علی جرجی کے میں نے یہہ کیے کہ جب شیخ علی جرجی نے اپنا خیل وحشم جمع کر کے ترمذ کہنہ میں آکر میزینے برابر صف باندھے میں اوسپر حجت کر کے ادے بھیجا کہ میرا حق نعمت تیریے ذریعے اور چونکہ مجھ پر توجہ آ یا ہے میرے نعمت تجکو نکوسا کرینگے اور مدت تک تو میرے ساتھ ہم بیلا اور ہم نوا رہا ہے اور میں نے تجکو تربیت کر کے مرتبہ سردار سے کو پہنچا یا میرا حق نعمت تو نے فراموش کر دیا رخ میرے اطاعت سے پھر کر امیر بایزید سے جلا چونکہ میرے نصایح نے اوسمیں کچھ اثر کیا اور وہ تک حرام ہو گیا میں نے اوسپر نفرین کیے اور درستی اویکے جنگ کے چونکہ اوسنے اپنا لشکر بہت اور میرا کمتر دیکھا تو منور ہو کر اپنے حد سے ہٹ گیا اب میں نے اپنے فوج کے تین ہندہ کر کے اوسپر ترکتار کیا پہلے فوج اوکی اوپر مانند بہتر کے گریے



## توزک

سردوش میں میرے مقابل ہوا میں اُدیکے لے میرے صلاح کے کہ ایک مرتبہ سردا  
اور مردان کاریے کو کوفتہ اور زینے گردون پر موشخصوں کاریے اور  
ازمودہ کاریے ترکنازکرون اگلے دن میں نے شہر سبر کا شکر اراستہ کر کے  
سامان اپنا اوکو دیا اور انہو نے یا کر برابر فوج امیر خضر کے صف باندھ  
کر لڑنے لگے امیر خضر نے جب میرا سامان دیکھا تو بہ جانا کہ میں ہیے جنگ میں  
شریک ہوں وہ جنگ اور حملہ کرتے تھے اور میں مع مردان کاریے یکے بعد  
صفوں کے بچی کھڑا تھا جب میں نے دیکھا کہ طرفین ٹھک گئے اور زینے  
ہوئے تو نقارہ بجا کر لکلا اور چالاک کے سے تاخت کے اور میں آپ امیر  
کے فوج کو متوجہ ہوا وہ پہلے ہیے حمزین بیتاب ہو کر بہاگا جب امیر خضر  
یکے شکست اور ہزیمت کے خبر امیر یازید حاکم سمرقند نے سے سند حکومت  
سمرقند پرستقل ہو بیٹھا اور اپنا دل امیر خضر کے خوف ہیے جمع کیا  
اور بھگو خط لکھا کر دوتے پیدا کے اور امیر حاجے جو امیر خضر سے ڈرتا  
بہا مطمئن ہو کر اپنے قوم کا حاکم بن گیا لیکن یازید اور امیر حاجے کے  
طرف سے اندیشہ ناک تھے اور انہو نے آپس میں مشورہ کیا کہ جب تک  
امیر تیمور جیتا ہیے ارام اسایش حرام ہیے بہتر ہیے کہ جس طور سے  
اوسکو دفع کریں اور فریب کر کے یہ مقرر کیا کہ امیر یازید اور امیر  
ایک جگہ جمع ہو دیں اور بھگو ہیے اپنے ساتھ متفق کر کے ولایت ماوراء  
جب قسمت برادر ہیے کے تین حصہ کر لیں اور جو شخص اطاعت کرے  
ادیکے تیسہ کریں اور جو مخالفت کرے اوسکو سزا دیوں اسباب میں  
امیر یازید اور امیر حاجے نے ایک خط بھگو لکھا اور نہایت دوستی



## نورب

یہ خط لکھا تو معلوم ہو ویسے کتم میرے اعضاء میں ایک عضو ہو کہ جو غریب ہے اگر کتم کشن اور اولایت کو مانگتے ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جب میرا خط اوسکے پاس پہنچا تو مجھ کو عاجز و سحر کر موضع اقبامین راستہ روک کر شکر کے صف ارستہ کے چونکہ اوسکو میں نے شدت اور جدال پر مستعد پایا اپنے دلیں بکنا لیں کیے کہ اوسکے لڑائے میں درنگ کر کے اوسکو تدریس سے منلو کہ رن اول تو زک جو میرے خیال میں آیا یہ تھا کہ اپنے فوج کے سات مکر یہ کرو اور ہر ایک قسم سے اوسکو صدمہ پہنچاؤں تو سات روز تک سات جنگ ہوئے انشا اللہ تعالیٰ جب کہ سات لڑائیاں ہو گئے تو اللہ شکست پا و لگا دیا جنگ مایہ برلاس کے بتدیر کے کہ جب وہ موضع اقبامین آیا میں اپنے شکر کو اس طریق سے راستہ کیا کہ میں آپ فوج میاہن رما اور امیر خضر تیرہ کو دست راست کے فوج کا سردار بنایا اور امیر چاکو یہ برلاس کو دست چپ پر مقرر کیا اور شہر سرب کے لشکر کے چار فوجیں بنائیں پہلے دن لڑائے موقوف رکھے دوسرے دن بے رتبہ برتہ افواج کو حلا دیکر لڑائے کے تیسرے دفورات کو میں آپ سوار ہوا اور اکابر دین سے دعا اور بہت طلب کے اوس رات میں خود ترک تازیے کے جب صبح صادق کہل گئے ظہر ادر فتح میرے اقبال سے پیدا ہوئے لگے اور امیر حاجے برلاس نے ستر قند کے طرف بہاگ گھرا میرا بازو بندھلا میرے چاہے اور میں نے فتح کے بعد بالفاق امیر خضر تیرہ سے تھے درستی شکر کے کری کے جماعت لشکر کو ساتھ لیکر اگوتھے تعاقب کے لئے ستر قند تک ترک تار کیا جب پاسن ستر قند کے پہنچا تو ایک جماعت شکر کشن کے باوجود کہ میں نے جمع کی





## توزک

یکے حصار شادمان سے شاہ بہا والدین واپسے بدخشان نیلے سینے بہاگر  
 کر کوہستان بدخشان کو چلا گیا اور ولایت بدخشان کو خالیے چھوڑا ملک  
 بدخشان کر سالار غانا امیر حسین کے قرضہ میں آگئے اور امیر حسین نے  
 آئے سے حصار شادمان کے طرف سے وہم کیا کہ مبادا میں بڑا شریک  
 ہو جاؤں جب میں حصار شادمان میں آیا تو امیر حسین کا خط شکر گذار  
 کا میرے پاس آیا کہ توجہات اور امداد امیر کے سے ولایت بدخشان  
 کے میرے تصرف میں آئی اگر آپ امیر اپنے مقرر سلطنت کو مراجعت  
 کریں اور زیادہ تصدیق کریں تو اختیار ہے اور چونکہ اس محب کو  
 کر کے ولایت بدخشان دلا دیے ہے گویا آپ سے تھے ہے اور اگر  
 آپ کے اقبال سے ولایت بدخشان کو مسخر کیا ہے کیقباد برا درخیز و  
 خلائے کا جو بادشاہ کشن کا تھا میرے پاس حاضر ہوا چونکہ اوہ سینے  
 بادشاہ بدخشان کو قتل کیا تھا میرے خوشامد کرنے لگا میں نے اوہ پر  
 اعتماد کیا اوہ کو حراز کو بھیج دیا جب امیر حسین کا خط میرے پاس آیا  
 تو میں نے مذمت پر عمل کر کے حصار شادمان امیر خضر یوریے کو جو نزل  
 میرے بازو کے تہا دیدیا اور میں نے مقرر سلطنت شہر سبز کو مرحمت  
 کر کے فرمان حصار شادمان کا امیر خضر یوریے کو بھیج دیا وہ چودہ  
 سال بعد امیر حسین سے تحفی لیکر میرے پاس آیا میں نے اوہ کے مہا نیے  
 کے اور کو اپنا سمجھ کر حصار شادمان کو بھیج دیا اور آپ میں اپنے  
 مقرر سلطنت شہر سبز میں تھا اسے سال میں امیر حسین کا اپنے بدخشان  
 سے میرے پاس آیا کہ امیر حسین دغا دیکر کہتا ہے کہ میں نے تمہارے

دہلی کو اپنے مراد کا وسیلہ کیا ہے اور خط اس مضمون کا دیا کہ امیر  
 تعلق سلدوزی کے مجھ پر شک کر گئے تھے کہ ہے اور میرے توابع اکثر اسی  
 موافق ہو گئے ہیں مجھ پر اندیشہ ہے کہ ببادا مجھ کو کچلے اپنے خلاف  
 تمہارے توجہ اور امداد ہے دیکھتا ہوں وقت دستگیر ہے اور امداد  
 کا یہ میرے حمیت نے جوش کیا اور مقرر سلطنت شہر سربے چلا  
 اور امیر بایزید کو خط لکھا تاکہ امیر حسین کے امداد کو چلے اور سینے چلی  
 میں کوتاہی ہے کہ اور امیر خضر یوریے حاکم حصار شاہان کو جیسا  
 خط اس باب میں پہنچا تو بلا توقف تیار ہوا بعد آنے امیر خضر کے امیر حسین  
 کھک کو کوچ کیا جب خبر میرے آنے کے سرحد بدخشان میں اور امیر حسین  
 کے اہل کرنے کے امیر تعلق سلدوزی نے سنے پہاگ گیا اور امیر حسین  
 نے آکر ملاقات کیے اور مہمانیہ کیے جب میں نے امیر حسین کو امیر تعلق سلدوزی  
 سے بچا دیا ولایت بدخشان امیر حسین سے متعلق رہے اور میں  
 کے اتفاق سے اپنے مقرر سلطنت کو چلا آیا اور بند آہن میں جا کر سنا  
 امیر حاجیے برلاس نے جو تعلق تیمور خان نیرہ خلگیر خان کے خوف سے  
 کو چلا گیا تھا مراجعت کیے اور امیر بایزید چلا میرے جن میں میرا کہا  
 اور امیر حسین کے کھک میں کوٹھی کے اتفاق کیا تاکہ میرے مقرر  
 اور امیر خضر کے ملک کو مسخر کر لیں جب میرے معاودت کے  
 کے کھک سے امیر حاجیے برلاس نے جو میرے مقرر سلطنت میں چلا آیا  
 نے تو ولایت کشن کو چھوڑ کر اپنے فوج کے راستے کر کے میرے مقرر  
 مستعد ہوا چونکہ میں امیر حاجیے کو ایک اپنے ہائیوں میں سے جانشین

## توزک

یکے حصار شادمان سے شاہ بہا والدین و ایلے بدخشان نے سینے بہاگ  
 کر کوہستان بدخشان کو چلا گیا اور ولایت بدخشان کو خایے چھوڑا ملک  
 بدخشان کو سال اوغانا امیر حسین کے قبضہ میں آگئے اور امیر حسین نے میرے  
 آیلے سے حصار شادمان کے طرف پہ وہم کیا کہ مبادا میں بڑا شریک  
 ہوں جاؤں جب میں حصار شادمان میں آیا تو امیر حسین کا خط شکر گزار  
 کا میرے پاس آیا کہ توجہات اور ادا د امیر کے سے ولایت بدخشان  
 کے میرے تصرف میں آئی اگر اب امیر اپنے مقرر سلطنت کو مراجعت  
 کریں اور زیادہ تصدیعہ نکرین تو اختیار ہے اور چونکہ اس محب کو ادا  
 کر کے ولایت بدخشان دلا دیے ہے گویا آپ سے ہے اور اگر کہ  
 آپ کے اقبال سے ولایت بدخشان کو مسخر کیا ہے کی قیاد برا د کھیر  
 خلائے کا جوابا دشاہ کشن کا تھا میرے پاس حاضر ہوا چونکہ او سینے  
 بادشاہ بدخشان کو قتل کیا تھا میرے خوشامد کرنے لگا میں نے اس پر  
 اعتماد کیا اس کو حراز کو بھیج دیا جب امیر حسین کا خط میرے پاس آیا  
 تو میں نے مروت پر عمل کر کے حصار شادمان امیر خضر یوریے کو جو نزلہ  
 میرے بازو کے تھا دیدیا اور میں نے مقرر سلطنت شہر سبز کو مراجعت  
 کر کے فرمان حصار شادمان کا امیر خضر یوریے کو بھیج دیا وہ چودہ  
 سال بعد امیر حسین سے تحفی لیکر میرے پاس آیا میں نے اس کے مہاے  
 کے اس کو اپنا سمجھ کر حصار شادمان کو بھیج دیا اور آپ میں اپنے  
 مقرر سلطنت شہر سبز میں تھا اسی سال میں امیر حسین کا اپنے خزان  
 سے میرے پاس آیا کہ امیر حسین دغا دیکر کہتا ہے کہ میں نے تمہارے

ہو گیا اور اگر شہر سبزیں اترا اور سو وقت علاء اور مشائخ اور  
 دات اور اکابر اور اہل انہیر کے میرے پاس آئیے تاکہ خطبہ  
 میں کامیاب بنیں یہ پھر رکھا اور اپنے دل میں کہا کہ پہلے میدان کا وادی  
 خیر اور خاشاک سے پاک کروں اور اوسات کو اپنا مطیع بناؤں  
 خطبہ پڑھنے میں اور سکے جاریے کرنے میں کچھ دیر نہیں ہوئے اور سو  
 خطبہ امیر خضر یوریے کا میرے نام آیا کہ میں اپنا خیل و شتم لیکر تخت  
 میں آتا ہوں اوسکے آنے اور اطاعت سے بہت خوشی حاصل ہو  
 میں نے مشاہدہ کیا کہ دولت اور سلطنت میرے روز افزوں ہے  
 جب میں چھٹیل برس کا ہوا سن سات سو باسٹھ ہجریء قمریہ تھی اس  
 سال میں امیر حسین امیر قرغن کے پوتے نے جسکو میں نے ولایت  
 میں داخل کیا تھا امیر یان سلدوز پر جو حاکم حصار شادمان کا تھا لشکر  
 کشے کے اور مجھے کب مانگے میں نے امرار اور امیر حسین کے باب  
 میں امیر یوریے سے مشورہ کیا اوسنے کہا واسطے رعایت صلہ  
 رحم کے اوسکے مدد کرنے چاہئے میں نے امیر خضر یوریے کے ساتھ  
 لشکر کے امیر حسین کے مدت کو بھیجا اور میں ہی اونکے چچا اپنے  
 فوج کے ساتھ سوار ہوا جب میرے سوار یے کے خبر امیر سلدوز  
 نے سینے بٹیاب ہو کر حصار شادمان خالی کر کے بدخشان  
 چلا گیا اور امیر حسین اور امیر خضر یوریے نے اوسکا تعاقب  
 اور جب خبر میرے سوار یے کے حصار شادمان کے طرف اور  
 امیر حسین اور امیر خضر یوریے کے روانے اور امیر یان کے

## توزک

میریے تعظیم اور ستائش اور تحسین کے میں نے اونکو مال دیکر فریفتہ کر لیا تاکہ میں جا کر تغلقیمور خان سے ملاقات کروں اور وہ جنگل میں تعینت کریں نینوں امرار خوش ہو کر میریے ملاقات کو نیک فال ہیجے اور تغلقیمور خان کو میریے لئے عرضیاں لکھے میں نے دریا سے خنجد پر تغلقیمور خان سے ملاقات کیے اور اگلے ماوراء النہر اور امرار الوسات کو اوسے ملایا اور تحفی بہت پیش کیے جب اوسنے یہ سنا کہ ہر اول کیے امرار نیل بہت تحفیے ماوراء النہر والوں سے لئے ہیں تو تحفیے اپنے پہر دیئے اور سہ ہفتہ اس سبب ازردہ ہو کر مخالفت کرنے لگے اوسے وقت سے یہ خبر آئی کہ امرار جتہ کے تغلقیمور خان سے پہر گئے اور قوت خان نے مجھسی پر مشورہ پوچھا کہ میں آپ مخالفوں پر لشکر لیکر عاؤڈ یا فوج اویکے مدافعت کیے لئے تعین کر دوں میں نے کہا تمہاریے بخانیے میں دشت کو اور فوج پیچھے میں دو ڈرنہن اور تمہاریے جانے میں ایک ڈریے اور سکو یہ صلاح پسند آئے اور واسطے مدافعت امرار جتہ کے دشت کو مراجعت کیے اور فرمان ماوراء النہر کے سردار سے کامجو دیکر رخصت کیا اور اہل الوسات اور سیاہ اور رعیت ماوراء النہر کے چھوٹے بڑے ممنون ہو کر دعا دینے لگے کیونکہ میں نے ایسی بلا کو توفیق الہی سے اون پر سے دفع کیے اور امیر باریہ جلا کر اپنے اتباع میں جا کر تغلقیمور خان سے ملا تھا مجھ سے آملامین بالاستقلال ماوراء النہر میں آیا اور الوسات اور قشونات اور لٹکان کا انتظام کیا اور کنارہ درما سے خنجد سے درماے صمون تک فرمان

## تیمور سے

کا پٹن اور سلاطین کے قوانین میں آیا ہے کہ جس شخص کے بارہ ہزار سوار تابع ہو جائیں اگر وہ سلطنت کا دعویٰ کرے تو بجا ہے جب وہ میرے ساتھ بلب خوف کے متفق ہو گئے میں اپنے دلیں سوچا کہ جب تک کو بیٹے وظیفہ دار نہ ہو ویسے اور تجربہ میں نہ آویسے تو اعتماد کے لائق نہیں ہے میں نے اونکو خوف سے قویے دل کیا اور سوقت تغلقیمور خان کا دوسرا نام طلب کا میرے نام آیا میں نے ماوراء النہر کے اہل اور قوم سے یہ کہا کہ تغلقیمور خان کا آنا ناگہانی ہے ملا ہے بہتر یہ ہے کہ او ذیک تنگ چشم ہوتے ہیں تو اونکے انکھیں مال سے بہر کر فرشتہ کردون تاکہ قتل اور غارت سے باز رہے اور سوقت یہ خبر آئیے کہ چہر تغلقیمور خان کے لشکر کا جنکا سردار حاجی محمود شاہ سیوریے سے موافقہ کے اور ماوراء النہر کو غارت کرتا ہوا موضع خراز میں آیا میں نے اپنے جمع کر کے اور اہل ماوراء النہر کو ہمراہ لیکر معہ تحفہ مال اسباب کے تغلقیمور خان کے طرف کوچ کیا جب موضع خراز میں آیا گھوڑے پر چہرے ہوئے محمود شاہ سیوریے کا مزاج پوچھ بیجا وہ محکوم اپنے مکان پر لگیا اور مہانے کے آتش روید لایا جب آتش کہا چلے اوس کو غصہ سے تسکین دیکر تحفے جو موجود تھی اوسکو دیئے تاکہ وہ جلد سے نکرے جب تک کہ میں شکر ہراول کے سرداروں سے ملاقات کردون او سے قبول کیا اور موضع خراز میں ٹہر گیا اتنا کہ میں نے جا کر امرار ہراول سے جو ایک انخ تو قمتور کراہیت اور دوسرا میر حاجی بیک کتو اور تیسرا امر بیک تہراکشہ کر چکا ہے ملاقات کے بعد

## تورنگ

سیرگاہ میں بیٹھ کر جماعت الوس اور لشکر کو جمع کر کے متفرق کریں اور اپنے  
 کہا بہتر یہ ہے کہ متفق ہو کر جماعت الوس کو لیکر خراسان کے طرف جیونے  
 اتر جاؤں یہاں تک کہ تغلق تھورخان مادرار الہیہ میں آویں اگر مادرار الہیہ اور  
 تصرف میں آگئے تو اس سے ملاقات کریں گے اور اگر اوہ کے قبضہ میں نہ  
 آئے تو اپنے وطن کے سیرگاہ میں بیٹھ رہنے کے بعد بہت سے گفت و گو کے  
 صلاح پوچھیں کہ میں جا کر تغلق تھورخان سے ملاقات کر دوں اور اہل الوس کے  
 محافظت کر دوں اور ایسے اور تدبیر سے مملکت کے نگہبانے کر دوں کیونکہ  
 تدبیر درست تو اس سے مقدم ہوتے ہیں اور نیک تدبیر سے وہ کام ہو  
 سکتا ہے جو سوتو اس سے نہیں ہو سکتا اور امیر حاجی معاذ ایل الوس ہاں  
 اسباب کے خراسان کو جاویں اور میں اگر ہو سکا تو مملکت کے نگہبانے  
 کر دوں اور نہیں تو میں ہی اویں گے بھی خراسان کو متوجہ ہوں فاختہ پیر کر اتر جائے  
 برلاس کو معاذ ایل الوس کے رخصت کیا تین منزل تک اویں گے ساتھ  
 گیا اور پھر آپ میں جریذہ اگر خط کشن میں ٹہرا اور امیر با یزید جلایر  
 مع اپنے قوم اور الوس کے تغلق تھورخان کا خط بسر پر رکھ کر تابع  
 ہو گیا اور معاذ الوس اور اپنے لشکر کے جا کر تغلق تھورخان کے ملازمت  
 کے اسے حال میں میرا باپ امیر طراغایار ہو گیا میں اویں گے معاویہ کے  
 سبب تغلق تھورخان کے پاس نجاسکا چونکہ وقت آگیا تھا وہ مر گئے میں  
 نے اویں گے تھمچکین کر کے خط کشن میں نرا راویا کے پاس دفن کر دیا  
 اس وقت ایل الوس اور ایل مادرار الہیہ کے مجھے ملے کہ ہم سب  
 بارہ ہزار سوار جو ترے سلطنت تو اس کے لئے خط ترے نام





## توزک

اور سپاہ لیکر حاضر ہو دین جب ایٹھے بوغایچہ میں پہنچا تو محمد خواجہ ایز دیے  
 حاکم شرعان پر لشکر کشی کر کے درپے استقام کیے ہوا اور محمد خواجہ میری سپاہ  
 میں آیا میں نے اوسکو اپنا تابع کر کے شرعان کیے ولایت ایٹھے بوغایچہ در  
 یے لیکر محمد خواجہ ایز دیے کو دیدیے اور اسہی سال میں امیر حسین پوٹا امیر  
 قزغن کا جو تختگاہ پدر کلان کا طالب تھا لشکر لیکر کابل سے ماوراء النہر کو متوجہ  
 ہوا اور مجھکو خط لکھ کر لگ طلب کیے اور چونکہ اوسکے بہن میرے گہرین  
 تھی قرایت کا جو س آیا اوسکو میں نے ماوراء النہر کی طرف آنے کی ترغیب  
 دیے اپنے سلطنت میں جو میں نے غلطی کیے تو یہ ہے تھی جو اس شخص  
 خیش اباطن کو اپنا دوست سمجھا اوسین چاہرے عادتیں تھیں حد حرم تکبر  
 نجل اور میں ان سے غافل تھا میں نے اوسکو یہ لکھا کہ پہلے ولایت خیشان  
 کو مسخر کر جب وہ ولایت یغلان میں آیا تو اوسپر تصرف کر لیا اور اسے  
 سال میں اللہ تعالیٰ نے مجھکو محمد جہانگیر بیٹا غایت کیا چونکہ یہ پہلا بیٹا  
 تھا اوسکا نام محمد صلعم کے نام پر رکھا اور خوشی کے اور اول چونکہ  
 میرے جہانگیر کے تھے اوسکو جہانگیر خطاب دیا اوسکے ولادت  
 مجھکو مبارک ہوئے کیونکہ اوس برس میرے بہت فتح ہوئے ماوراء النہر  
 کے تمام لوگ میرے طرف رجوع ہوئے مگر دشمن شخص بڑے امیر  
 بھیجے نئے ایک تو امیر بایزید جلایر اور دوسرا امیر حاجی برلاس  
 اور مین اوٹکے ساتھ اپنے مروت اور احسان سے مدد رات کے  
 اور اوتکے توابع اور لواحق کو مروت اور احسان سے اپنا نالیا  
 اور اوس برلاس جو کہ امیر حاجی برلاس سے موافق تھے لیٹے



## توزک

کرن اور سنی میرا کہا نانا اور دست انداز یہی کے اور اوہین اور ایریا  
 کے بیٹے میں مخالفت ہو گئے جب یہ بیٹے سنا اور اوہین نے یہی خواہش کہ  
 میں تہا سنا تو ہر یک مخالفت ہو گیا میں ملک دار یہی کو طرح دیکر چھوڑ دیے  
 اور ہر جرج ملک اور ارا نیز کے سپاہ اور رعیت میں ہونے لگا اور  
 ولایت توران کے خاص و عام میرے پناہ میں آ گئے کہنی گئے کہ چونکہ اس  
 ملک میں کوئے بادشاہ تخت دولت پر نہیں ہے ہنسی ارادہ کیا ہی کہ  
 اس ولایت سے نکل جاؤں جب تک کہ کوئی بادشاہ تخت سلطنت پر بیٹھے بلکہ  
 پہر غیرت آئے کہ ماوراء النہر کے ولایت لیکر حاکم بن جاؤں لیکن اس باب  
 میں اکابر اور ایسے ماوراء النہر کے نے مجھے اتفاق کیا میں نے آپ کو  
 کے کہ ہر یک امرا یہی جو مستقل میں سازش کروں اور اوہین کو اسپین  
 لڑا کر ہر یک کو اپنا مطیع کروں لیکن اس باب میں بہت مددگار یہی درکار  
 ہتے ملتومات سوسا ہتہ ہجریہ تھی کہ میں نے ارادہ ملک طرایف اور نیز  
 کے دفع کا کیا ہر یک کو جدا جدا خط لکھی کہ میرے ساتھ متفق ہو جاؤ۔  
 نے میرا کہا مان لیا لیکن کیسے کہ یہ خبر نہ تھی کہ مجھے متفق ہو گئے ہیں۔  
 میں نے سب کو طع ملک گیر یہی کے یوں دلائے کہ جو ملک کسیکا حاصل  
 کیا جاوے قسمت برادرانہ سے تقسیم کرینگے تو سب تابع ہو گئے اور  
 یہہ برکام تہا کیونکہ اوہیے و غای سلسلہ درج میں بادشاہ تہا اور یہہ  
 بائزید جلایر تخت پر تصرف تہا اور خواجہ محمد ایزدیہ شرعان پر  
 قابض تہا اور بدخشان کے بادشاہ بدخانات کے کوہستان میں اپنے  
 مخالفت ہو رہے تہا اور کینسہر داؤد بایہ بنوایزدیہ خلدان اور



# توزک

کرتا تھا یہاں تک کہ <sup>۴۵۹</sup> ستر سات سو افسر ہجریہ میں چڑا شخاص کے ساتھ  
 سامان اور یہ تیار سوار ہوا اور جیون کو اترا تھا شکار میں مشغول  
 اور قلعہ پور جو امیر کا داماد تھا بیان قلعے کے اتفاق سے جو امیر زادہ عبد  
 خسر تھا اس طمع سے کہ امیر زادہ کو تخت سلطنت پر بٹھا دے اور حکومت  
 اپنے قابو میں کر لے اگر وہ غدار کے ساتھ شکار گاہ میں آئے اور امیر  
 نامدار عدالت شعار کو شہید کر دیا جب امیر قزغن کے شہادت میں نے  
 نے بہت قلق ہوا اور اس مظلوم کے لاش پر گیا اور کے لاش خاک  
 خون میں بیٹے اور بٹھا کر کنار جیون میں تکفین کر کے سایے سرزمین مدفون  
 کے جب امیر قزغن مر گیا قلعہ پور اور بیان قلعے نے اتفاق کر کے امیر زادہ  
 عبد اللہ کو باپ کے جگہ ماوراء النہر کے تخت سلطنت پر بٹھا دیا حیدر  
 سوگند کہا ہے کہ بیان قلعے کو جیسے امیر قزغن نے خان بنایا تھا خالیے او  
 متعلق رہوئے اور امیر زادہ عبد اللہ بجایے امیر قزغن کے بہت سلطنت  
 کا انتظام کر کے اور بیان قلعے خان کو ہمراہ لیکر جب حوالے سپر قدیر  
 پہنچے تو بیان قلعے خان مظلوم کو قتل کیا اور امیر عبد اللہ کے ساتھ جو  
 قائم مقام باپ کے تھا مدارات کر لے تو چونکہ امیر زادہ عبد اللہ خاں  
 مسک اور طامع تھا اور کچھ سیکو نہیں دیتا تھا بلکہ لوگوں سے لیتا  
 اور قلعہ پور اور بیان قلعے کے مال کا بہرہ لایا کیا اور ہونے اور  
 ہو کر تیمور شاہ اغلانے بن میون تیمور خان کو خان بنایا اور شکر  
 کر کے ارادہ امیر عبد اللہ کے قتل کا کیا اور سنے جنگ کر کے  
 غنیمت کو بٹھا دیا لیکن کچھ کار درست نکلیا سبزین جہا کر اب جو



## نورنگ

وقت کر کے امیر قزغنی کے قتل کے فرصت تلاش کرتا تھا اور اس وقت  
 قزغنی اور مین اکیلے ہی سوار میر شکاروں کے اور کوئی نہیں تھا اس  
 حال میں قلیقور نے فرصت پا کر سات شخص شمشیر زن لیکر امیر قزغنی پر حملہ کیا  
 چونکہ رات اندھیرے تھیں لہذا کراڑ مار کر اپنے تین سپہا میر قزغنی کے  
 سر کے درمیان میں مائل ہو گیا امیر قزغنی نے گھوڑے سے اتر کر تلوار  
 پکڑی اور ایک پہتر کے پناہ میں ہو گیا اور مین بچ گیا اور میر شکار  
 بہر آنچے قلیقور بھاگ گیا اور امیر قزغنی کو اس آفت سے بچا لیا اور  
 اس وقت کے عوض مال حصار شادمان کا بھگو دیا جب خواہرام اور  
 حصار میرے قبضہ میں آگیا جس قدر اس ملک سے حاصل ہوا سپاہ پر  
 تقسیم کر دیا اور جتنا گناہ اپنے نوکروں سے نہیے اور احسان کرتا تھا  
 لیکن میرے دیے ارادہ پر اتفاق نہیں کرتے تھو چو کہ امیر قزغنی قلیقور  
 کے جڑ سے ڈر گیا تھا تو شکار چھوڑ دیا اور قلیقور کے دربارے لکھا  
 کہ رہتا تھا کہ اس کو اور اس کے رفیقوں کو بکڑیے اور وہ قزاق ہو کر  
 ماوراء النہر کے کوہستان میں پہاڑ کرتے تھے یہاں تک امیر قزغنی کے بیٹے  
 جو قلیقور کے بیوی سے بچے خاوند کے جدائے مین باو بے گئے چونکہ  
 امیر قزغنی مرد رحم دل اور سادہ لوح تھا عورتوں کے کمر کو بہت  
 جان لیا کر بیٹے اس کے باو بے ہو گئے پیسے امیر قزغنی کے بیویوں ہی  
 اس باب میں براہ ہو کر اس کو بھکا لیا اور اس نے عورتوں  
 کے قول پر عمل کیا قلیقور کے خطا معاف کر کے بلا ہیجا مین لے اور  
 کہا کہ عورتوں کے قول پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ بزرگوں نے فرمایا تھا

## منصور کے

تسنیر خوارزم کے تیریے نامزد کیے تھے اب ہی تیریے ہے نام پر ہے میں  
 نے اپنے دلیر کہا کہ مشورہ مجھ سے لیتا ہے اور شمشیر مجھ سے نکلتا ہے تو میں  
 کس صاحب مملکت ہر جاؤں کہ اپنے طور پر ایک سردار ہوں چونکہ نفس میرا  
 سرکش تھا کیسے اطاعت پر راضی نہیں ہوتا تھا اپنے دلین ہڑایا کہ جا کر خوارزم  
 کو اپنا سرکردہ کر جب امیر قزغنی نے لشکر میرے ساتھ کیا اور امیر زادہ  
 عبداللہ کو بلایا اور میں غزم خوارزم کا کیا تو میں یوں مقرر کیا کہ امیر زادہ  
 عبداللہ کا لشکر میرے آنے تک اپنے مقام پر پڑا رہے جب اہل خوارزم  
 نے جنگ پر مبادرت کی اور اپنے قلعہ مستحکم کر کے پہلے کار میں جو واسیلے  
 تسنیر خوارزم کے کیا سو یہ تھا کہ امراء الوہس اور احداثات خوارزمیے  
 کو اپنا دوست بنایا جب امراء الوہس میرے پاس آئے میں ان کے  
 استمال کے تاکہ قلعوں کے سردار و نکر بار بناوین او نہوینے مان لیا  
 اور میرا عہد لیکر قلعوں کے سرداروں پاس بھیجا میں ان سب کو اپنا  
 نوکر رکھ کر خوارزم اور اورگنج کو ان پر تقسیم کر دیا اور قلعے خوارزم  
 کے اپنے قبضہ میں کر کے اپنے معتد لوگوں کو کو تو ال کر دیا اور انہیں تمام دولت  
 خوارزم کا کیا میں نے چاہا کہ خوارزم میں بیٹہ کر سلطنت کرنے لگوں لیکن  
 یہ سوچا کہ مبادا خوارزم کے لوگ نفاق کریں اسلئے امیر زادہ عبداللہ  
 کے اتفاق سے مظفر و منصور امیر قزغنی کے پاس آیا وہ نے اس نعمت  
 کے انعام میں اورگنج مجھ کو دیا اور اسی سال میں امیر قزغنی بارادہ شکار  
 کے سر قندے شکار گاہ کو چلا اور مجھ سے ساتھ لیا جب شکار میں ہم مشغول  
 ہوئے رات ہو گئی قلعہ خوارزم کا داما تھا ایک جماعت دشمنوں سے



## توزک

یکے خرابی کے لیے مجھے مشورہ کیا منیے کہا اور نکو مال سے فریفتہ  
 میرے امیر قزغن نے اونکے واسطے بہت مال بھجوا یا تاکر اسپین تقسیم کر لیں  
 مال اسباب بہت تھا بائیسے ہوئے اسپین مخالفت ہو گئے ہر ایک جدا  
 امیر قزغن سے آلا اونکے مخالفت موقت سے بدلے کے وہ خطا میر  
 قزغن سے دور ہو گیا امیر قزغن نے بجکویا کر لیا اور بعد گیر جو اور دلا  
 شہ غانات بجکویا دیدیے جب میں تیس برس کا ہوا <sup>۱۱۹۹</sup> شہ سال سو اوٹھ  
 ہجری میں امیر قزغن ولایت اور ارانیہ میں منتقل ہو گیا اور ارادہ کیا  
 کہ خوارزم کو مسخر کرے اس امر میں بجکویا اپنا شریک بنایا میں بصلت  
 دیتے یکے خوارزم کے تسخیر کو قبول کیا لیکن جب میں سوچا تو اپنے حال سے  
 بہرہ دیکھا کہ تسخیر خوارزم کے اور شخص کو فرما دے تاکہ وہ ایک دفع خوارزم  
 لشکر سے شلاق کھا کر خبردار ہو جاوے پر میں اگر اوس مملکت کو مسخر  
 کروں اسلئے میں امیر خضر سے کہا تاکہ وہ بیان قلعے میں بچویر اور مقتدا میر  
 قزغن کا تھا یہ کہدے کہ تسخیر خوارزم کے بہت آسان ہے اگر امیر زادہ  
 عبدالہ خوارزم کے تسخیر پر تعین ہو جاوے تو تیرے تاکر اوسکے نام پر  
 فتح ہووے کیا ضرور ہے کہ امیر تیمور کے نام پر ہووے اور بیان قلعے  
 نے امیر قزغن کو یہ مشورہ دیا امیر قزغن نیلے مان لیا اور امیر زادہ  
 عبدالہ کو جوڑا بیٹا تھا سمرقند سے واسطے تسخیر خوارزم کے بھیجا  
 زادہ لشکر گران لیکر خوارزم کو گیا لشکر خوارزم کے سرداروں  
 قلعہ مستحکم کر کے امیر زادہ عبدالہ کو عاجز کر دیا اور کار خراب ہو  
 جب بیٹا امیر قزغن کا اس امر میں بیکار ہو گیا بجکویا لاکر یہ کہا میں

مشق کرتا تھا اتنا کہ اسے سال میں بعضے امراء تو مانات اور شہنات جو کہ  
امیر قزغنی سے مخالف ہو گئے تھے جلد اوٹھا کر متفق ہوئے اور سبکو خط  
لکھا کہ اگر تو صلاح دیوئے تو ہم سب تیرے مدد اور دولت خواہیے  
پر تیار ہو جاوین اور ابھی امیر قزغنی کے مجلس بگار کر دانشمند چہ اعلان  
کو پکڑ کر اپنے ولایت پر متصرف ہو جاوین اور درمیان ہمارے تمہارے  
سلطنت قسمت ہو جاوے میں بنظر حق نسب اور آشنائے کے امیر قزغنی  
کو خبر کے اور میں اب اپنے دل میں سوچا کہ مملکت اگر ایک شخص سے ملے  
تو اس سے بہتر ہے کہ دس آدمیوں میں شریک رہوں اور انہو سے  
از روئے صدق کے امیر قزغنی کو یہ لکھا کہ اوپر دل آئینہ مثال کے ظاہر ہو  
کہ ہر شخص اپنے مقصود کے لئے کیسے وسیلہ کرتا ہے لیکن میں نے اپنے مراد  
کے واسطے تیرے احسان اور مروت کو وسیلہ کیا ہے اور گستاخی کی  
راہ سے اپنے جرات کے لیے اقبال ہمیشہ معید ہووے جب یہ خط امیر  
قزغنی پاس آیا چونکہ نہایت سادہ لوح تھا از روئے مروت اور احسان کے  
اد کو بلایا اور میں نے جو کچھ امیر قزغنی سے کہا تھا وہ یقین کیا وہ نہایت جھجھت  
اور سامان جنگ سے متوجہ اور غارت کیے میں حاضر ہوئے اور امیر نے  
مجھ کو بے بلایا جب میں وہاں گیا اور امراء سے ملاقات کے تو ان کو خدا ریا  
اور میں نے سمجھا کہ کپڑوں کے تیلے زرہ پہن رہے تھے میں ان کو مر حیا  
کہہ کر امیر قزغنی کے گہر میں گیا اور حال اور دغا باز سے اس کو جلد سے آو  
جب ان کے دغا باز سے معلوم کے درد شکم کے بہانہ ان کو پاس نہ بلا  
اور ان کے لئے کہنا بھیجا اور معذرت کے اور وعدہ و وعید کر کے

## توزک

تخت سلطنت پر بیٹھ گیا اور میرے پاس ادیے پہنچا کر میں آکیلا ہوں  
 بادشاہ ملک باقر کے مجھ پر هجوم کریں میں شکر لیکر شہر میں داخل  
 ہوا جب میرے جماعت ملک باقر کے سپاہ نے دیکھے جو اس ہوکر ملک حسین  
 کے مسلح ہو گئے اور سوت میرے دہلیں آیا کہ میں ہرات کے تخت پر بیٹھوں  
 لیکن اس لحاظ سے کہ بادا میرے سپاہ ساتھ نہ دے جڑت کے اور جب  
 ادنیٰ یہ ظاہر کیا تو وہ بے تہاجو میں طوطا کیا تھا اور چونکہ میرے سپاہ  
 نے سلطنت پر میرا ساتھ نہ دیا تو مجھ کو یہ تجربہ ہوا کہ ایک دوست مشفق  
 ہزار دوست منافق سے بہتر ہے لاچار ملک حسین کو ہرات کے مسند پر  
 بیٹھا دیا اور میں جو پیشکش دینا کیا تھا مجھ کو نہ دیا وعدہ پورا کیا اور مجھ کو  
 یہ طاقت نہ تھی کہ اس سے سلطنت ہرات کے چہین لون میرے سپاہ  
 مجھے پر گئے میں اویکے نفاق سے ازردہ ہوا اور اس نے امیر قزغی  
 کے لئے بہت تحفے ہمدست اپنے دکار کے میرے ہمراہ بھیجے جب میں امیر  
 قزغی کے خدمت میں آیا تو مجھے بغل گیر ہوا میرا سرا در روئے چومی  
 جب خبر امرار اوس نے سنے تو نزاع پر تیار ہوئے اور امیر قزغی  
 کے متابع چھوڑ دیے امیر قزغی نے اس باب میں مجھے صلاح  
 میں یہ صلاح بتائی کہ چونکہ تو نے دشمنیہ اغلان کو فان کیا ہے تو  
 اس کے طرف سے ایک فرمان ہر یک مخالف کے طلب کاروں  
 اگر اگر وہ ملازمت اور اطاعت کریں تو ان کو احسان منکر اور  
 شخص مخالف کو بے آؤس کو تلوار سے مار ڈال اور جب میر  
 برسر کا ہوا ہے تو نہایت سوا پناہوں میرے میں خود بخود

## تیمور کے

لیکن ایک کار کہ تو آپ شجاعت کرے اور مردانگی کے زرہ پہنی اور تلوار  
 پھریے کے گلے میں ڈالے اور ہتنگ کے مثال اس دریا سے پر خون میں  
 گریے اگر تو غالب آیا تو نامہ ابرہوا نہیں تو مجھکو شرمندگی نہو گے ملک حسین  
 جان ترک کر کے یہاں سے امدادہ کیا اور مجھ سے ہر ایسے کے درخواست کے  
 اور محصول ایک سال ہرات کا مجھکو پیشکش دیا میں نے مانا اور کہا اگر خراسان  
 کے سلطنت درمیان میرے تیریے مشترک رہے تو ہرات کو لیتا ہوں اور  
 مان لیا اور اسوقت گوشت بخنے کا تھا ایک بچول گوشت میں سے نکلا میں اسکو  
 گوشت سے خایے کر کے نیت کر کے پہنکا کہ اگر ملک حسین غالب ہوا تو چٹھی یا پانچویں  
 طرف پر اپنے نقش ظاہر کر لگا جیسے میں نیت کے تہی نقش بنادیا اور ملک حسین  
 کے مددگار سے پرتاکہ اسکو اور اپنے تین تخت خراسان پر جانشین کروں  
 عازم ہوا اور لشکر کو دیکھا تو میرے ساتھ کل تین سو سوار تھے اللہ مدد کر  
 خراسان کا غم کیا اور چار منزل میں مسجد ہرات میں جا پہنچا جب بازار میں  
 گیا تو صبح روشن ہو گئے جب میں بائیں طرف دیکھا تو آتش پڑنے اپنے دو گانے  
 کے کو اثر کہو یہ جب اوسنے مجھکو دیکھا تو اضع کھانے کے اور پیارہ ہنس  
 کا ہر کر میرے پاس لایا میں نے شکون لیکر ملک حسین کو دیا اور آگے چلے  
 ہرات کے دروازہ پر اوسوقت پہنچے کہ دربان نے دروازہ کھولا تھا  
 میں نے ملک حسین کے گھوڑے کے قہجی ماریے اوسکا گھوڑا پیسے گدڑ کر دروازہ  
 میں جا گیا اور میں دروازہ پر محکم کھڑا ہوا ملک حسین نے دہشت ہرات  
 میں داخل ہوا اور ملک باقر کے خواب گاہ پر چلا گیا اور چونکہ اوسکے نگہبان  
 وضو نماز میں مشغول تھے ملک حسین نے فرصت پا کر ملک باقر کو پکڑ کر قید کر لیا

## تورک

ملک حسین کے آبنے کے خبر امیر قزغنی نے سنیے اپنے بیٹے عبدالملک میریے اسباب  
 کے لئے بیجا ملک حسین کو کمال عزت سے معزز رانہ کے امیر قزغنی کے مجلس میں  
 لیگیا امیر قزغنی بھی بے بغیر ہوا اور میریے پیشانیے چوہے اور دعا دیے  
 خدا بکلو سرخ رو کرے اور ملک حسین کو خاص اپنے خیر میں اجازت دیے  
 چند روز کے بعد امراء اوسات نے ملک حسین سے اسے طے کے کردہ خانہ  
 ہو گیا اور اسکے قتل پر متفق ہو گئے جب امیر قزغنی نے امراء کا اتفاق ملک  
 حسین کے قتل پر دیکھا بکلو راتوں رات بلا کر کہا جیسے یہ امانت بکلو لاد  
 بیے اوس امانت کو اسکے گھر پہنچا وہیں ملک حسین کو شب بشب اوس میں  
 لے آیا اور اپنے خاص خیمہ میں محکم کیا وہ بہت ڈرا یہ سمجھا کہ اس کو قتل  
 کے لئے لایا ہوں جب میں اس کو خوفناک پایا تو احوال اویسے بیان کیا  
 اوسنے بکلو اور امیر قزغنی کو دعا دیے اگلے دن میں نے امیر قزغنی پاس آکر  
 شکار کے اجازت لے چونکہ وہ نہایت شکار دوست تھا اپنے عقیدہ اس  
 ادیبوں کے ساتھ سوار ہوا میں ملک حسین کو ہمراہ لیکر کنارہ دریای مرغاب  
 پر شکار کو چلا امیر قزغنی بیے اور دہر کو متوجہ ہوا اور شکار گاہ میں بکلو  
 اور ملک حسین کو بلا کر براعات فرمائے اور عہد اور میثاق تازہ کیا ملک  
 حسین کے دُندہ پر ایک لعل تھا امیر قزغنی کے غدر کپڑا میں اور ملک حسین نصرت  
 ہو کر براہ کے رستہ سے آب مرغاب کے کنارہ پر آتراء اس وقت خبر آئی  
 کہ امراء غوری کے اور سپاہ خراسان کے ملک باقر کو بادشاہ بکلو نصرت  
 تمام سے ہرات میں بیٹھے ہیں ملک حسین خبر سن کر گہرا کر ستیر ہوا اور اس  
 باب میں بچے مصلحت کے میں خیمے یہ کہا کہ بکلو کو نئے صلاح بائے پہنچے

سکھو مریے

موصلم اور اویکے ال پر درو دیسیا کر مشکل تیریے اسان ہوا کر یے  
ملاقات میں مجکوش رات دین فرمایا تیریے بے تائیدات درپیش میں اور  
موصلم کا تیریے تائید کر لگا ایک اویکے نائون میں بے تیریے ہمراہ اور  
ہو لگا تو اوسکو نہیں پہچانے گا یہاں تک کہ آخر کار کو تو جان جائیگا مجکو اویکے  
نشرات میں شہوت اور قوت حاصل ہوئے اور کارسلطنت کو صبر پر حوا  
رکھائیں نے جو ارادہ رکھتا تھا فسخ کیا ولایت خراسان کو مسخریے کے اونسویں  
ہو کر ہرات کو مراجعت کر کے ہرات کے جگہا ریے میں اترا اوسوقت املی  
ملک حسین کا آیا کہ میرے سپاہ نے میرے قتل پر اتفاق کیا ہے کہ ملک باقر میرے  
بھائیے کو میرے جگہ مقرر کر کے مجکو سلطنت سے معزول کرین اگر تم اپنے فوج  
لیکر شہر کے طرف توجہ کرو تو میں تم مل کر امیر قرغین کے خدمت میں جاؤں  
کو جمع کر کے سوار ہوا اور اپنے کہا اگر ملک حسین یہ سچ کہتا ہے تو دارسلطنت  
ہرات اور خراسان کے اسان مسخر کر لوں گا اور بلا شرکت متصرف ہو جاؤں گا  
بہادروں کے اتفاق سے صف باندہ کر میں دارسلطنت ہرات کو متوجہ ہوا  
ملک حسین میرے لڑائیے کے بہانہ سوار ہو کر بہت تخی لیکر شہر سے نکلا جب بعض  
جگہ کے درست ہوئیں میں نے خیال کیا کہ ہم مکر تھا جو میرے ساتھ کیا میں نے  
بہن پتار اپنے بدن پر لگائیے جو بہادر حاضر تھی جنگ پر مستعد ہوئے اور یہ  
پڑپڑتے پتے سرع بیاتا ہر تن بکشتن دہیم اس ارادہ میں تھا کہ ملک حسین ہاتھ  
بنا لیکر میرے طرف روانہ ہوا گھوڑے پر چڑھے چڑھے ہمیں ملاقات کے لشکر  
اسان کے سرداروں نے اوسکا آنا میرے پاس غنیمت جانا جنگ سے  
لگے میں نے ملک حسین کو ہمراہ لیکر اپنے مقام پر آکر کوئی حکم دیا جب

## نورنگ

امیر قزغنی آہنچا قریا کرتوران کے بہادر پیادہ ہو کر دیوار پست میں آئے اور  
 میں نے ملک حسین کے بہادر وں کو مار مار کر دیوار پست سے نکالا اور قلعہ  
 میں لے آیا امیر قزغنی میرے ہمت سے مطفرا اور منصور ہو کر دیوار پست میں  
 اترا اور مورچے بانٹ کر ہر دروازہ پر فوج تعینات کی پہلا دروازہ ستر  
 سپر دیا اور آپ اپنے لشکر کو چلا گیا اگلے دن میں نے حکم دیا کہ جتنے سوار  
 ہراول میں حاضر تھے انہوں نے شہر پر حملہ کیا قلعہ ہرات کا گھیر لیا جب قلعہ نشین  
 تنگ ہو گئے تو ہرات کے اکابر اور اعیان نے واسطے صلح کے تھیں امیر قزغنی  
 کو شکست کئے اور اقرار کیا کہ ایک مہینے کے بعد ملک حسین تختگاہ سمرقند میں  
 امیر قزغنی سے ملاقات کریگا بشرطیکہ لشکر توران کا اب ہٹ جاویے امیر قزغنی  
 نے امرار کے صلاح سے بمقتضایہ وقت کے نذرانہ لیکر حصہ رسد امرار  
 کو تقسیم کر کے ماوراء النہر کے طرف مراجعت کیے اور بجگو موہن ہار سوار ہراول  
 کے ملک حسین کے دستک پر تعینات کیا اور عہد نامہ لیلیا کہ ملک حسین وعدہ  
 کیے موافق سمرقند میں حاضر ہو ویسے بجگو ہرات میں چھوڑا اور آپ کوچ کیا  
 اور میں قلعہ اشکچو کے نیچے کہ ہرات کے چلکار سے میں واقع ہے اترا جب  
 ملک حسین کے چلنے کا گذر گیا ہرات سے نکلا لطائف الحیل سے دن ملاتا  
 تھا اور باتون میں بھی دم دیتا تھا جب میں بہت تنگ ہوا تو ہرات سے سوار  
 ہو کر باخزر کے طرف چلا گیا تاکہ مملکت خراسان کو اپنے قابو میں کر لوں جسے  
 زین الدین ابو بکر نابا دیے کے خدمت میں پہنچا ب غم بہول گیا اور خوش  
 ہو گیا انہوں نے اوسے مجلس میں اپنا پیرا بن بجگو پنا دیا میں اپنا ب  
 مال ادنیٰ بیان کیا بجگو درد پر بیٹے کو کہا اور فرمایا کہ جب مشکل ہوا کرے

تمام دریا سے مرغاب سے مین عبور کر کے باستان کے رستہ سے آیا اور  
 دارالسلطنت کے کہہستان میں اترا اگلے دن سوار ہو کر درگاہ کے بلند  
 پر چڑھ کر یہاں جنگ کا ملاحظہ کر کے امیر قزغنی کے پاس آیا اور کہتے اور  
 بلند سے میدان جنگ کے اوس سے بیان کے امیر قزغنی نے صف لشکر  
 کے نزدیک کر کے اوپر بلند سے زمین کا رنگہ کے گنا جب اوس میدان  
 جنگ کو خوب ملاحظہ کیا تو مجاہدین کے اور چونکہ ہم پست برافرا  
 تھے اور غنیمت رو بہ رویہ افاب کے امیر قزغنی نے کہا کہ اقباب کے  
 شعاع غنیمت کے اکیس چوندیے کر دیگے اوسوقت افواج ملک حسین کے جو  
 دیوار پست میں تھی دلیرانہ میدان جنگ میں آئے لیکن اُن کے خلونظرو  
 میں خراب تھے اوسوقت امیر قزغنی نے مجھے بلا کر یہ کہا کہ غنیمت کے جلو  
 خراب ہو گئے اچھے اس کے شکست دیکھتا ہوں میں نے کہا صبر کرنا چاہئے  
 اتنا کہ لشکر ملک حسین کا چند قدم اور دیوار پست سے آگے آ جاوے  
 میں ایک فوج بھی تاکہ خراسان کے لشکر کو ساتھ لگا کر دیوار پست سے  
 علیحدہ کر کے میدان میں لے آؤں جب ہرات کا لشکر دلیر ہو کر دیوار  
 پست سے آگے بڑھا اور صفین درست بنائیں میں نے ایک فوج دیا  
 اور ایک فوج بائیں اور ایک سامنی مقرر کر کے حکم دیا کہ پہلے فوج سنا  
 کے ترک تار کرے جب دونوں میں قتال شروع ہوا افواج پست در است  
 کو حملہ کا حکم دیا اور میں آپ بھی چلا پہلے اور دوسرے حملہ میں لشکر  
 خراسان کا قیام ہو گا اور ملک حسین غوری سے بیک بہادر دن  
 میں چڑھ کر دیوار پست کے پناہ سے اور دیوار پست میں محکم ہو گئے



درازے نہ کرنا اور اگر خلاف کر لگا تو قسم پید کرنے والے زمین داسان  
 کے کہ تجھ پر ترک تاز کرونگا اور تیرے صولت سلطنت کو ضرب تیغ ابدار  
 یہ شکست دو لگا دالسلام جب ملک حسین اپنے افعال ناشائستہ سے باز نہ  
 آیا اور جواب امیر قزغنی کے خط کا ڈال رکھا تو امیر قزغنی کو غضب آیا لشکر  
 جمع کر کے تیار سے جنگ خراسان کے لیے جب اپنے امیر و ن یہ خراسان  
 پر چلے کا مشورہ کیا اوہوں نے کہا کہ باتن مشایخ کے سپہیوں لیکن اگر اور  
 لوگ ارباب دہانے گواہ حال ہو جاوین تو بہتر ہے امیر قزغنی تامل ہو کر مجھے  
 صلاح پوچھے میں نے کہا لشکر جمع کرنا مناسب نہیں تھا اب جو لشکر جمع ہو گیا  
 تو توقف نہیں چاہیے تاکہ غنیمت سے کا خیال نہ کرے قزاقوں کے مثال تاخت  
 کے چاہئے اگر دینے فتح کے تو کاربنا اور نہیں تو ترک تار کر کے سپاہ گرسند  
 کو سیر کر نیکی کہ حرکت میں برکت ہے امیر قزغنی نے میرے صلاح پسند  
 کے اور ہزار سوار میرے تابع کر دیئے میں اون سواروں کو ہر روز خوراک  
 دیتا تھا بغیر اون کے دسترخوان پر نہیں بیٹھا تھا وہ سب گویا فدویے  
 ہو کر میرے متفق ہو گئے اور میرے دولت کے گواہی دی اور طریقہ  
 سلطنت اور ملک گیری کے مجھ کو بتائے میں اون کا نام لکھ کر جیب میں رکھ  
 لیا اور قرار کیا کہ میں خراسان کو ملک حسین سے لیکر کسی کو نہ دوں گا جب  
 میں بہر غنیمت کے تو اون کے اتفاق سے کوچ کیا اور میں لشکر اوس  
 اور قشونات اور بدخشان اور قومانات کا جو واسطے تاخت اور  
 تاخت کے جمع ہوئے تھے اپنے ساتھ متفق کر لیا ہوا لشکر میرے  
 ساتھ ہو گیا چونکہ امیر قزغنی نے مجھ کو ہر اول لشکر کا بنایا تھا اس لیے مجھ کے

## تیمور کے

میں میرے کر رہے یہ باندہ دیے اور اپنے عام میرے سر پر رکھ دیا اور  
 عقیقہ بمیں کانگین بچکودیا اور میں راستے رستے کندہ کیا تھا میں اور میں  
 فال لیکر اور میں اپنا نام کندہ کر اگر انگہوں بنایے اور اور نکامرید ہو گیا  
 اور انہوں نے کہا آج جو میں بچکودیکھا تو گویا ہزار قرآن ختم کیے اور جو کچھ  
 میں ادیکے حالات جیتے ہیں یہ ہیں کہ علوم ظاہریہ اور علوم دینیہ فقہیہ  
 حدیث میں شاگرد مولانا نظام بردیہ کے اور علوم باطنیہ میں اولیہ کے  
 جیتے اور فرماتے تھے کہ میں مدت تک شیخ الاسلام احمد الیافقیہ اتخایے کے  
 تربت کا ملازم اور ریاضت اور مجاہدات میں مصروف رہا یہاں تک کہ ایک  
 رات کو روحانیت شیخ کے مجھ پر متسل ہوئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے  
 درد کے دوا کے واسطے موسیٰ بن جعفر بن فضالہ کے شفا خانہ میں رکھی ہے  
 بچکود بشارت ہوئے اور زیارت مشہد مقدس ان حضرت کا ارادہ کیا  
 نیکے پاؤں کے راہ میں چلتا تھا اور جو جو منزل بیٹے کرتا تھا اور اور بیکے ہزار  
 شریف سے نزدیک ہوتا تھا تو قرآن ختم کرتا تھا اور اجازت مانگتا تھا جب  
 اجازت ہوتی تھی تو اور منزل قطع کرتا تھا اسطور منزل منزل قطع کر کے  
 سات برس میں آپ کے ہزار پر پہنچا پردہ حجاب میرے نظریے اوٹھ گیا  
 آنکھیں بصیرت کے کہیں گئیں اور میں پایا چو پایا اور بچکود ادیکے زیارت کے  
 نہایت سرور ہوا اور اسی سال میں جام کے مشایخ عظام نے ملک حسین کرت  
 غوریہ کے حال میں جو کہ حاکم ہرات کا اور خوش گذران کرتا تھا عرضیاں  
 شکوہ امیر اوس کے ظلم کے امیر فرغن کو لکھیں اور خواہش اوس کے آئینے  
 کے امیر فرغن نے پہلے تو خط نصیحت کا ملک حسین کو لکھا کہ اہل خراسان پرست

## توزک

پاس بیٹھا تھا کہ الوس کے خبردار نے خبر کی کہ ماوراء النہر کو فراق بوٹے لے چلے  
 اوسنے میرے ساتھ فوج کر دیے تاکہ میں جا کر مال فراقوں میں چہین لاؤں <sup>ترکیوں</sup>  
 فرسخ فراقوں کا تعاقب کیا دو پہر تھا کہ اذکو جا لیا اذہو نے دو ٹکڑے بنائے  
 ایک کے پاس مال تھا دوسرا طرح دیکر نگاہبان بنا میرے ہمراہیے سردار و  
 کہا کہ تاخت مال پر کرتے چاہیے میں کہا کہ پہلے فوج کو مارا جائے جب اذکو  
 مارینگے تو وہ خود بخود مال چھوڑ رہا گینگے میں نے امدت کہہ کر گھوڑے کے  
 اڑا کر الگ فوج پر تاخت کے فراق قائم ہو کر حقیقتیں کر کے لگے جب  
 تین تواریں رو بدل ہوئیں تو اذہو نے ہرکیت پائے ہم مال اذہو پاس سے  
 چھین لائے اور مال و اون کو دیکر امیر فرغن کے پاس کیا اوسنے مجکو تحین  
 اور افرین کے اور مجکو اوسات کا سردار کر دیا اور خاص ترکش اپنا  
 مجکو دیا اوسوقت میں چاہا کہ میں خروج کر کے مرتبہ سلطنت کا لیکر تخت توران پر  
 غالب ہو جاؤں اوسوقت امیر فرغن پاس میں گیا وہ کچھ کار کرتا تھا اوسکے  
 ربان پر پہنایا خبر کر آئے مجکو طے کے میں یہ سن کر اپنے غم سے باز رہا اسہل  
 میں قطب العارضین شیخ زین الدین ابو بکر تافا دیے کے خدمت میں میں حاضر  
 ہوا تو وہ قرآن شریف کے یہ آیت پڑھتے تھے الم غلبت الروم فی اذل  
 الارض جب میرا چاہر ہونا اور اوس آیت کا پڑھنا معاد یافت کیا تو  
 میرے غم کے آگے بیٹھا یا جب قرآن پڑھ چکے تو فرمایا کہ چونکہ تیرا آنا  
 ایسے وقت کہ میں ایت مغلوب ہونے روم کے پڑھتا تھا معاد واقع ہوا ہے  
 اور تجھ میں سطوت سلطنت دیکھتا ہوں تو شاید کہ روم تجھے مغلوب  
 ہو جا دیے مجکو شیخ کے کلام سے شہادت ہوئے اور دوسرے طوائف



## توزک

بنائے اور ایک ایک غلام کو سپرد کر دیے اور ہزار ہزار کربوں کا ریوڑ بنایا  
 اور ایک غلام کو حوالہ کیا اور ہر ایک کا منافع مقرر کر کے ایک شخص کو حوالہ کیا  
 اس سال میں مجکو پیار سے سخت لاحق ہوئے سمرقند سے حکیم نے میرا علاج  
 انار دانہ سے کیا مجکو انار دانہ کھانے سے خفقان اور غفلت ہو گئے باریہ اور  
 اہل مجلس پھر پر روئے حکیم ترکستان نے میرے داغ دیا تو اتفاقاً ہوا مجکو اُس  
 بلجاق اور دوغ خدا دیے پہر میں محبت پائے گھوڑے بکریان بہت صدقہ دیے  
 اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دنٹ نذر دیئے اور خلفاء و شہین  
 کے پچاس اونٹ نذر دیئے اور دلداری کے گوشہ نشینوں فقرار مشایخ کے  
 کرتا تھا رصحت کامل مجکو ہوئے چونکہ اس سال میں امیر قزاق سلطان بن عیوش  
 اعلان جوالوس چغتائیہ میں سلطان تھا اور پندرہ برس سے عدل انصاف  
 سے الگ تھا اور تعدیے کر کر خلق خدا کو تنگ کیا تھا کہ وہ اوسکے مرنے کے  
 منتظر تھے اوسکے ظلم اور بیدا دیے سے مجکو یہ غیظت آئی کہ اوس سے  
 جنگ کروں مظلوموں کا داد ظالم سے لوں اس کار میں بہت تہوڑے آدے  
 میرے ساتھ ہوئے باوجودیکہ کہ میں مال اسباب اور لوگوں پر خرچ کرتا تھا  
 پہرے میرے ساتھ کوئے متفق نہوا میں مظلوموں کو دیکھتا اور مرجم کہتا تھا  
 یہاں تک کہ امیر قرغین نے جو چغتایان میں بڑا امیر تھا اوس پر خروج کیا  
 اور ستر ستر سو پتالیس ہزار میں صحرائے زرنگ میں قراخان سلطان کی ستار  
 مقابلہ کر کے ہر ہمت کھائی وہ ظالم سے غالب آیا اور ظلم شروع کیا اور  
 طرف تریشے کے مراجعت کے لوگوں کو ظالم کے غلبے سے تعجب ہوا اور امیر  
 عادل کے مغلوب ہونے سے حیرت آئی ترند کے ایک سید نے کہا اب تک



## توزک

وزرار اوسکے جانشینوں کے صلاح سے انتظام کریں پھر شریعت پرستیم ہو گیا  
 اور لوگوں کو اسلام کے طرف دعوت کے رالوںات اور فتوالت کو اسلام  
 کے ترغیب دیئے اور اسلام کو رواج دیا اور ایران زمین کو ایل اور امانقا  
 اور احشالت پر قسمت کیا اور صحرا کشم کو سکن الوس برلاس کا مقرر کیا اور  
 انخورد و علف چرا اوس زمین کا معدو مواضع اونکو دید یا بعد فراچار تو مان کے  
 انجل تو مان سپہ سالار ہوا اور سپہ سالار پے کے عبدیلا دید خانات اور کشمر  
 اور اندر جان اور حضار شاہیان کے اور بیضے بلاد خراسان کے اپنے جاہ  
 میں لیے جب مر گیا انیرا کہ تو مان باپ کے جگر سپہ سالار ہوا اور بیضے  
 شہزادوں کے سپہ سالار پے میں فتح ہوئے اور مخالفوں کے طرح اختلافات  
 فتوالت میں بہت ہو گئے اب امیر برکل سپہ سالار نے سرانجام سلطنت  
 کا جوئے بزولق پایا سپہ سالار پے چھوڑ کر خط کشم میں متوطن ہو کر الوس  
 برلاس کے ریاست پر قناعت کے اور بکریان اونٹ چہار پایہ غلام منکر  
 نوکر چاکر اوسکے بہت پیئے کہ عقل حساب سے قاصر پیئے جب مر گیا تو نوبت  
 کوشت نشینے کے مجکو آئے میں ہمیشہ علاء شاخ کے صحبت میں رہتا تھا اوسکے  
 انفاس منبر کرے در بوزہ بہت اور فاتح کا کرتا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ اس  
 فرزند دیوے کے سلسلہ جنتا پے کو بلند اوازہ کرے اور اوسوقت ایک  
 منعم فارس کا اور رالنہر میں آیا تھا علاء زمان کے مجاس میں کہتا تھا کہ  
 کے گردش سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سات سو چہتیس میں ایک  
 لڑکا توران میں پیدا ہو کر عالمگیر ہو گیا اور دین کو رواج دیو گیا اوس  
 سال میں ایک شاعر نے اوس منعم کا قول نظم کیا ہے در ہفصدیہ و شش





دستاروں نے بہائے قبل خان کے گریبان میں طلوع اور غروب کیا اور ایک  
 اور ستارہ روشن آفتاب کے مانند طالع ہوا اور عالم کو روشن کر دیا قاجو نے  
 بہت براحوال اپنے باپ تو مزہ خان سے بیان کیا اوسنے اس خواب کے بہ تعبیر  
 کیا کہ تیرے بہائے کے نسل سے تیسرے پشت میں ایک فرزند عالمگیر ہو گا  
 پہر بن مرتب کیا امرار الوس کو جمع کر کے شادی کے اور قاجو نے اور  
 قبل خان کو معاف کرایا اور اس کے درمیان میں عہد نامہ اس مضمون کا لکھیا  
 کہ قبل خان اور قاجو نے یکے اولاد اسپین مخالفت نکرین خانے کا مرتبہ قبل خان  
 کے اولاد سے متعلق رہے اور سپہ سالاریے اور امور ملک قاجو نے یکے  
 اولاد سے اور وہ عہد نامہ فولاد کے پترہ پر کہہ دیا کہ خزانہ میں رکھ کر پڑا  
 یہاں تک کہ کشتہ پان سو پتیا میں میں سو کار بہادر بن تر بان بہادر بن قبل خان  
 کے ایک بیٹا دو نو ہاتھ خون میں رنگیں پیدا ہوا اوسکا نام تمویجے رکھا  
 جس سال میں اوسکے عمر انچائیس برس کے ہوئی بہت محبت سے ترکستان کے  
 خانے میں جس دن وہ تخت خانے پر بیٹھا چانچک ایک نجدوب بارگاہ میں  
 آگیا کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا ہے کہ میں روئے زمین تمویجے کو دیرے  
 میں تجکو چنگیز خان خطاب دیا یعنی شاہ شان جب چنگیز خان مرکب جہاگیر  
 سوار ہوا قتل اور غارت سے تمام ملک خراب کر دیئے اور کئے ہزار  
 مسلمان مار ڈالیئے آخر جس دن ہوا چغتایے خان بڑے چٹیکو مارا راہنہ  
 کا حاکم بنایا اور قراچا تو مان بن سورج بن ابرو کے برلاس بن قاجو نے  
 بہادر کو جو جہ چہارم میرا اور جد پنجم تیرا ہے سپہ سالار اور وکیل اور  
 اپنا مشیر کیا اور عہد نامہ قاجو نے اور قبل خان کا کہ اسپین مخالف نہ کریں



## توزک

اور اوس چوہی پر ایک ہڈیا اوسین اش فروتے پکے دیکھی میں بہت بہو کہا تھا  
 بروایے نے میرا استقبال کر کے کپڑے اور مونریے جو بیگ گئے تھے میرے بدن  
 سے نکالے اور ترکش میرے کمر سے کہولا اوس پاس جو ندہ تھا میرے لئے ہنائیں  
 دے دیے اور اش گرم میرے آگے رکھ دیے میں وہ اش خوب کھائے اور گرم  
 ہوا اور اوس سات اوسہی اب حق میں سویا اور اوس احسان کے سبب جو بڑے  
 سائبہ کیا تھا اوسی ازلات کو میں امیر قزغن پاس لایا اور انجور اور گہاں اس  
 سرزمین کے واسطے ازلات اوس کے انعام کر دیا اور صاحب خانہ کو اوس  
 ازلات پر مقدم کیا اور برف اور جاڑے کے شدت سے اوس سرزمین میں  
 بہت کجک جمع ہو گئے تھے اونہیں سے شکار کئے اور امیر قزغن کے لئے تحفہ  
 دیا اور اوسہی سال میں واسطے سیر کے میں سوار ہوا اور اوس سیر میں  
 ایک بڑے خطرے بچ گیا وہ یہ تھا کہ اوس سوار سے میں گھوڑا ہرن پر ڈالا  
 اور اس رستہ میں کو ان تھا جب اوس کوئے پر آیا تو گھوڑے نے کج غنائے کی  
 اور جلد سے میرے جت کے تاکہ کوئے سے اڑ چک جاوے اوسہی اوس کے  
 روڑے کو تائے کے دونوں ہاتھ گھوڑے کے کوئے کے کنارہ پر گئے  
 تھے اور پانوں نہیں مکے تھے جو پھیلے طرف کو گرا میں چسپی کر کے زمین سے الگ  
 ہو چکا اور کنارہ کوئے کا ہاتھ میں نہ آیا گھوڑے کے ساتھ میں کوئے میں  
 کیا میرے ہمراہیوں نے سمجھا کہ میں مر گیا جب میرے نزدیک آئے تو مجھ کو  
 زندہ پایا خوش ہوئے اور مجھ کوئے میں سے نکالا اور بہت صدقہ  
 دیا جب ایسا خطر مجھ سے گزر گیا سب نے مجھ کو حیات کیا تاکہ جب گھوڑے  
 ہر سوار ہوا کروں تو دانستہ باگ گھوڑے کے چھوڑ دیا کروں میں

## تیمور کے

میں نے رات بھر سوئے نہ یا جب میرے باپ نے سنا تو مجھ کو نوازش کی اور  
 زراچ میرے طالع کا ترکستان کے اختر شناس کو دیکھایا اور سینے پہ حکم کیا کہ  
 کہ یہ لڑکا اپنے ملک میں بادشاہ ہوگا اور سب بادشاہوں پر قدر منزلت میں  
 فائق ہووے گا اور اسلام کو زینت دیوے گا اور مجھ سے کہا کہ تیرے اولاد  
 اور احفاد بلند رتبہ ہونگے اور غایت مدارج کمال کو پہنچیں گے جب میں اس  
 منجم کے یہ باتیں سننے لگا تو اپنے میں کمال شوکت پائے نان و آتش تنہا نہ کہا  
 اور جو کچھ اپنا دوبارہ کہیے نہ پہنا اور اپنے ہمسروں کو دیدیا۔  
 میرے ہمسرے جمع ہوئے میں اپنے تین اولکا امیر بنایا اور وہ بھی میرے  
 اطاعت کرتے رہے اور مجھ کو شطرنج کھلانی سے بہت شوق تھا اور قرآن  
 شریف کے تلاوت اور خلفت کے بہت امداد اور گوشہ نشینوں سے  
 التماس فاتحہ کے اور طلب بہت کیے کیا کرتا تھا اور اسے سال  
 جو موافق ۵۵۰ سال سوچیں کے تھا میں ایک دن بارادہ شکار کے  
 سوار ہوا جب میں شکار گاہ میں پہنچا تو مہنہ اور برف برسے لگا اور  
 مہنہ اور برف کی شدت سے گہر کا رستہ بچل گیا پریشان سرگردان رہا  
 تھا چانچک ایک سیاہی میرے نظر پڑی جب اس سیاہی میں پہنچا  
 تو ایک پہاڑ تھا اور اس پہاڑ کے نیچے ایک بڑا گہرا واقع ہوا تھا  
 اور اس آلات نے جاڑے سے اس گہرے میں پناہ لے لیتے اور  
 اس گہرے کے کہوہوں میں گہرا اور خواب گاہ بنا کر اچوتی بریا کرتے  
 ہیں جو بہت سردیے کھاتے تھے بے اختیار ہو کر گہوڑا پھوڑ کر اور میں نے  
 اس کے گہر میں گہس گیا اور اُس کے گہر میں چوہے میں اگ جلتے نظر آ

چہن لون اور یہ بہت آسان تھا کیونکہ میں متلح کے تھی کہ اوسکے امرا کو  
اپنے یار بنا لون اور میرے یار ہو گئے تھے حق تک کے رعایت کے اور میں نے  
صبر کیا اور اپنے ذلین کہا کہ صبر کے ساتھ کار کیا جائے جب میں اوسیل برس  
کا ہوا تو چار مہینے بیمار رہا اور طبیعت میرے علاج سے غاثر ہو گئے اور دل  
مرنے پر رکھ دیا اور سات دن رات تک کچھ نہ کھایا ساتویں دن مجھ کو انار  
کھلایا مجھ کو مزہ دل اور بدن کا ہو گیا اور اپنے حال سے بخود ہو گیا اور  
مجھ کو یہ خیال تھا کہ گویا میرے تین چرخے پر باندھ کر اسان پر بجاتے ہیں اور  
پیشے پلے آتے ہیں جب میں اپنے حال سے خبردار ہوا کہ جوقت میرے ہاتھ میں  
درمیان انگھوٹے اور انگلی شہادت کے داغ دیا جب گریے داغ کے مجھ کو ملکا  
ہوئے تو میں انکھ کھولے آدمیوں اور باپ اور بہن کو میں دیکھا کہ میرے گرد  
حلقہ باندھے ہوئے زار زار رہتے ہیں میں پیسے روئے لگا اور اوسوقت  
میں ہوا کا تھا حکیموں نے کہا جس چیز کو تیرا دل چاہتا ہے ہم حاضر کریں  
میں نیچے کا گوشت اور شوربا و تلاج کا طلب کیا اور ایک طباق کھایا اور  
اویسے رات کو مجھ کو پسینہ آیا اور میں صحت پائیے اور منجلا و نیش رات کے  
جو میں اپنے سلطنت پر پائین نہ تھی کہ اس سال میں ایک روز میں اپنے  
باپ کے خانقاہ میں بیٹھا ہوا سورہ تبارک الذیے پر ہوتا تھا اوس حال  
میں ایک سید جسکے گیسو سیاہ و سفید تھی خانقاہ کے دروازہ سے آیا اور  
مجھ پر خوب نگاہ کیے اور میرا نام پوچھا اور میرا نام ساتھ کر یہ تبارک  
الذیے کے ملا دیا اور کہا کہ ارتقائے سلطنت زمین کے اس لڑکے کو  
اور اوسکے اولاد کو دیو لگا اور حاکم اپنے ملک کا کر لگا اور مجھ کو اس

کہا بیٹے اور حضور کے لیے اور بجایے نہالین کے ایک نمدہ اور ایک  
 برے لے لے اور میں جوئیں بہت تھیں کہ صبح تک مجھ کو سوئے نہ دیا اور وقت  
 میری سلطنت پر میں بیٹھا تو وہ شکار اور رات برف کے اور جاڑا اور  
 بیکے صحبت اور تہ خانہ یاد کیا اور اس قبیلہ اور چشم کو میں مطلق العنان  
 دیا اور میں اس سال میں چاہا کہ قبیلہ اور عشا برلاس کے اتفاق سے  
 خروج کروں اور اس وقت میں میرے تمام ہم مکتب جو قریب چالیس آدمیوں  
 کے تھے میرے پاس متفق ہوئے اور میں نے مشورہ کیا کہ چکر کوہ عرفان  
 میں مقام کر کے شکر جمع کریں اس وقت میں میرے امارت کے اور میرے بہت  
 ترکان آغا گہرے کاربار سے ذمہ کش ہوئے اور میں غناک ہو کر اپنے غمت  
 سے متوقف ہوا اور اس سال میں ابا کے سوگ سے خالے ہوا تو میرے  
 باپ نے بیٹے امیر چاکوے برلاس کے مجھے نکاح کر دیے جب وہ مر گئے  
 تو میں مجرد نے زن رتہ ناتہا یہاں تک کہ میں واسطے انتظام ایل الوس کے  
 امیر قرغن کے مجلس میں گیا اور چونکہ میرا باپ امیر قرغن کے سوالات سے  
 جوابت الوسات اور قشوات کے کرتا تھا عاجز ہو گیا تو میں اس کے بعد  
 کو اوٹھا اور امیر قرغن کے پاس آکر اسے ہنگام ہوا اس کو میرے بہن  
 جواب و سوال کے پسند آئے اور مجھ کو فرزدیے میں لیلیا اپنے بھتیجے  
 اور اپنے پوتے مجھے نازد کر دیے اور عزت دیے اور میرا بیٹا کر  
 اور بہت مال اسباب الگ کر کے مجھ کو دیدیا اور اپنے مجلس میں اسے  
 برابر بیٹھا لیکن وہ قواعد سلطنت پر اپنے سے بڑے بہرہ تھا اس کے  
 حق کا میں پاس رکھا اور نہیں تو میرے دل میں تھا کہ رتبہ سلطنت کا

نہو سکا کہ اپنے دونوں پچیلے پاتوں پر پہنچا وہی کمریہ ہو گیا میں جیسے کیجے کہ  
 میں یہ پاتوں لکائیے اور اپنے تین غنچہ بنا کر گہریے کے کنارہ پر کھڑا ہو گیا  
 خانہ زین خالی کر دیا اور پہر گھوڑا گہڑے سے میں گر کر گیا جب میرے ہمارے  
 آئے تو میرے دو تہذیب پر گواہیے دینے لگے کہ تجھ کو دولت ملے بچا لیا  
 کہا کہ تجھ کو ارتعاس ملے بچا لیا ہے کیونکہ دولت ہی دوسے دیتا ہے جو  
 اونکے گھوڑوں میں اسنے طاقت نہ تھی کہ اوس گہڑے سے اوچک جاو  
 میں جھٹک مار کر گہڑے سے اوچک گیا اور کوئل گھوڑے پر جو حاضر تھے  
 ہو گیا جب تھوڑا سا راہ قطع کیا برف اور مہر نے آیا اور ہم راہ  
 پہن گئے اور شام نزدیک آ گئے اور جاڑے سے نہایت غلبہ کیا اور  
 دل ہلاکت پر رکھا اس حال میں سینا ہی گہروں کے میرے  
 پڑیے ہمارے ہونے کہا یہ سیاہیے خاک کے پیسے دل ہنس مرنے پر رکھ  
 پنے اپنے گھوڑے کو بان بھڑک کر سکیا اور اوسکے ایال پکریے اور وہ گھوڑا  
 سرا اور گردن بلند کر کے اوس سیاہیے کے طرف روانہ ہوا جب ایک فرس  
 پھرا ستر قطع ہوا تو روشنیے آگ کے اون گہروں میں سے ظاہر ہوئے اور  
 خوشیے ہمارے دلین حاصل ہوئے میں گانوں کے دروازہ پر جا کر بخود آ  
 گئے آرا اور اوس گانوں میں داخل ہوا گہروں میں سے سمجھا کہ شاید میں  
 پتہ انور ہے کہ کبریا کو نیار ہوئے میں نے اپنا تضر اور احوال اونس  
 کیا اوہ نے بشر کر وہ کہ جو تہ غازیہ بنا رکھا میرے واسطے خالی کر د  
 اور آگ جلا دے اور میرے ہمارے سے لگے اور اوس تہ خانہ میں  
 سب نے آرام کیا اور آتش تہاج قودیتے ہمارے پلے لائے جیسے وہ

تمہارے

یہ خائب ہو کر تین سو ستر برس دوام دولت اور سلطنت اور یکے فرزندوں  
اور اولاد اور بنائے گئے ہیں اور ستر ادیت اور یکے اولاد میں یہ مرتبہ سلطنت  
کاپا و نیگے بشر بلکہ دین میں کچھ تصرف کریں اور دین اور ملت اسلام پر قائم رہیں  
اور دین کو رواج دیں اس سے یہاں زیادہ ہو جاوے اور اگر مکرر مسیحیت  
میلے اللہ علیہ وسلم کے روح اعظم کو اپنے سے انزاد نہ کریں اور اس نفرت  
کے دل مبارک کو خوش نہ کر کہیں تو نعمت پر نعمت اور دولت پر دولت زیادہ  
ہو جاوے اور خوش ہو دے آپ کے دل مبارک کے اس وقت میسر ہوئے  
یہ کہ انکو تبلیغ رسالت کے اجر دیا کریں اور انکے تبلیغ رسالت کے اجر  
انحضرت کے ذریعے القربے اور ال و اولاد اور ذریات اور اصحاب کے  
محبت اور دوستی سے جب میرے امانے امیر کلال کے ہاتھ پہنچے کہ  
تو میں سترہ برس کا تھا اور میں خدا کریم رحیم سے عہد کیا کہ سچ خوش ہو  
دل مبارک انحضرت میلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے تقصیر پر راضی نہیں  
اور آل کرام اور اصحاب عظام کے تعظیم میں جان سے کوشش کرونگا  
میں اٹھارہ برس کا ہوا تو میں اپنے من ایک شوکت پائے کہ جو چیز  
نظر پڑے تھے تو میرے چشم ہمت میں نہیں آتے تھے اور میں جہی واسطے  
شکار کے گیا اور جنگل میں ایک ہرن کے بھی گھوڑا دوڑایا اور  
میں ایک گڑھاسا نے آگیا جسکا عوض پانچ گز سے زیادہ تھا اور  
عمق پانچ گز سے کمتر نہیں تھا جب میں اس گہرے کے کنارہ پر آیا  
کہ باگ کھنچ لوں نہ ہو سکا گھوڑے نے سر جھکی کے اور اپنے تمام  
اوجھکا اور اپنے دونوں ہاتھ اس گہرے کے کنارہ پر پہنچا



کہ ہر ایک روٹے میں سے تجھ کو نقد کھانا پچائیے تاکہ ہفت اقلیم تیرے مسخر ہو جائے  
 میں اس بات سے متعجب ہوا اور مجلس وائے پیچے اسپن ایک دوسرے  
 کو دیکھنے لگے اور مجھ کو دیکھتے تھے لیکن امیر کلال کے میت سے کسی کو طاقت  
 دم مارنے کے نہیں تھے میں وہ روٹیاں چوم کر چڑھے کے دسترخوان میں باندھ  
 کر باپ کے پاس بے آیا اور نہونے فرمایا کہ امیر کلال بزرگ سے اور بزرگ  
 صلے البد علیہ وسلم کے اولاد سے اور صاحب کشف و کرامات کا ہے جو کچھ  
 تجھ سے فرمایا ہے واقع ہو گا تجھ کو لازم ہے کہ یہ روٹیاں کسی کو بندینا  
 کیونکہ تبرک ہے اس بزرگ کے برکات سے اچھے دن میرا باپ امیر  
 طراغاؤ کے ملازمت کو گیا اور نہونے اونی یہ کہا کہ ایسے امیر ارتقا  
 نے نہ کیا خوشے اذخول عنایت قلبتور او سوقت جیتے اخروٹ اوں پاس  
 جیتے میرے باپ کو کہا کہ اکو شمار کرو جب شمار کیا تو تین سو ستراخروٹ  
 نکلے فرمایا کہ اخروٹ ایک ایک سال ہے تین سو برس ہونگے اور وہ جو  
 سو سے کتر ہیں گیتے تیمور کے فرزندوں کے ہے اور اس سید نے  
 وہ اخروٹ میرے باپ کو عنایت کئے میں نے وہ اخروٹ اوں روٹوں  
 کے سات محفوظ رکھے اور برسوں تک میرے ساتھ رہے اور جب تک  
 وہ اخروٹ اور روٹیاں ہمارے گھر میں تھیں دن پہ دن برکت زیادہ  
 ہوتے جاتے تھے اور تمام امور میں ترقیات ہوتے جاتے تھے اور جب  
 یہ احوال میں نے اپنے امایے عرض کیا اور نہونے میرا سر دونوں ہاتھوں  
 میں پکڑ کر دعائے اور اچھے دن امیر کلال کے خاندان اور خرم خانہ میں  
 کوئیں اور نہونے تو چہاں فرما کر کہا کہ ایسے خاتون نہونے اور غلو نکسے اقلیم

## تمہاریسے

اور کسی گنہگار کو تین دن سے زیادہ قید نہ کرنا اور فقرا اور مساکین پر  
 اطعام اور انعام میں کوتاہی نہ کرنا اور نکوئی کے ساتھ خلقت کے دلیں  
 منہم کر لینا ایسا ہو کر تو کسی دل سے باہر رہ جاویں جب وصیتیں باپ  
 کے میں سن چکا تو میں اپنے گوش جان میں نصایح اور وصایا کو جگہ دے  
 عہد کیا کہ اؤسکے رضا کے موافق عمل کروں گا اور جب میں سترہ برس  
 کا ہوا چونکہ میرے باپ نے دنیا ترک کر دی تھی میں اؤسکے مال اسباب  
 کے ضبط میں مشغول ہوا اور اؤسپر جمع مقرر کیے اور سو سو بکریوں کا رلو  
 مقرر کیا اور گڈریہ کو سپرد کر دین اور اؤسکے منافع پر دو واور گہی  
 اور اون سے افزوئے سمجھ کر جمع باندھے اور ایسے پیسے بکریوں  
 کے بچوں کو حیطہ ضبط میں لایا اور نر اور مادہ کو جدا جدا جمع کیئے اور  
 ایسے پیسے بیس بیس گھوڑوں کا طویل علیحدہ علیحدہ کیا اور نر اور مادہ  
 کا جدا جدا اگلہ معین کیا اور ایک ایک گلہ ایک ایک علام کو دیا اور ہر ایک  
 اٹھارہ غلاموں پر ایک اور غلام کو سپردار بنایا اور اس سال میں منجملہ  
 اون بشارت کے جتنے اشارہ پائے گئے ایک پہرے تھے کہ امیر کلال کے خدمت میں  
 گیا جب اونکے مجلس میں پہنچا تو صفِ نعال میں بیٹھ گیا اونہو نے مجھ کو کھڑا  
 اور یہ فرمایا کہ یہ اعلان اگرچہ جسمیت اور ترکیب میں حقیر ہے لیکن میں  
 میں بزرگ پیسے اور مجھ کو اپنے سایے بٹھالیا اور مجھ میں خوب نظر کر کے  
 توجہات فرمائیں یہ مراقب ہوئے جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو  
 اونکے آگے روٹیاں اور حلو لائے اونہو نے ہاتھ لٹا کر کے سات  
 روٹیاں گن کر اور جو حلو اون پر تھا مجھ کو عنایت فرمائیں اور مجھ کو فرمایا

## توزک

اور شریعت مصطفیٰ صلعم اور ادیکے ال اور اصحاب یکے طریقہ پر مستقیم  
 رہنا اور آل اور اصحاب خجستہ افعال کو دوست رکھنا اور شرط دوستی  
 یکے بجالانا اور مذہب حنفی پر قائم رہنا اور سادات اور علماء اور مشائخ  
 کو دوست رکھنا اور ادیکے عزت اور احترام اور اکرام کرتے رہنا اور  
 ادیکے ساتھ صحبت رکھنا اور گوشہ نشینوں اور درویشوں اور صلحا اور  
 مشائخ سے ہمت اور فاتحہ التماس کرنا اور امراہے یکے تعظیم کرنا اور  
 خلق خدا پر رحم کرنا تیسری وصیت یہی ہے یاد رکھ کہ ہم سب بندے خدا  
 یکے ہیں اور اس گنبد کے نیچے تقدیر اپنے مین گرفتار ہیں اور جو کچھ ہمارے  
 پیشانی پر لکھ دیا ہے وہی ہم کرتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہمارے  
 اوپر لکھ دیا ہے ہمارے احوال سے ہکو مطلع نہیں کیا کہ ہم بندے ہیں  
 ایسا کرنے کے اور چونکہ اس گنبد کے نیچے سے باہر نہیں نکل سکتے تو چاہی  
 کہ خدا کے تقدیر پر اور ادیکے دیئے ہوئے پر راضی رہیں اور سب  
 چیز اور سب کیسے کو خوش اور پوشش پہنچا دیں اور کسیکو برا نہ کہا کریں  
 اور کسیکو ازار نہ دیں اور سب کے ساتھ صلح سے گزران کریں اور خلق  
 خدا کے اعداد کریں اور خدا کے توحید پر ایمان لادیں اور شریعت کے  
 ارکان پر جیسے نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ عمل کریں چوتھی وصیت  
 یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں اور قراہتوں سے صلہ رحم کرنا اور  
 کیسے شخص کو اپنے بکیزار نہ کرنا اور کسیکو قید نہ کرنا مگر احسان کے قید  
 میں اور کسی کا حق نہ چھین لینا اور ظلم اور جور کے طرف مایل نہ ہونا اور  
 عدالت کو اسنے چاہا نہ کرنا اور برباد ہونے کے شرارت سے بچتے رہنا

## تیمور کے

شیطان کا ظرافتاً امیر پرتگال شیطان امیر انگریز تو مان کا امیر انگریز تو مان شیطان امیر  
 انجل تو مان کا امیر انجل تو مان شیطان قراچا تو مان کا قراچا تو مان شیطان سورجمن  
 تو مان کا سورجمن تو مان شیطان ابرو محی پر لاس کا ابرو محی پر لاس شیطان قاجو نے  
 بہادر کا قاجو نے بہادر شیطان تومنہ خان کا اور تومنہ خان کا نسب یافت اعلان  
 تک جیتے ہوتا ہے پہلے پہلے جو شخص کہہ کرے اجدا دین سے سنا تہ شرف  
 اسلام کے مشرف ہوا قراچا تو مان تھا جو کورکان چٹائیے خان سے وہ  
 ایک مرد جوان عاقل تھا خود بخود اسلام لایا اور اپنے خیل و حشم سے  
 کہا کہ میں عالم کو جو نگاہ کرتا ہوں یہ ہے ایک عالم دیکھا ہوں جب معلوم ہوا  
 کہ عالم تو ایک ہے جمین کے ہزار عالم ہیں تو اپنے عقل سے میں دریافت  
 کیا کہ اگر عالم ایک ہے تو خدا ہی ایک ہے جس نے اور عالموں کو ایک  
 عالم کے اندر پیدا کیا ہے اور یہ عالم ہے اور یہ عالم میں سے ہیں یہ کہا کہ  
 عالم میں ایک خدا کا فیہ ہو گا اور سوقت یہ کہا کہ یہ عالم ناسد خانہ خدا کے  
 ہے تو عالم میں ایک ہے خدا ہے اور بعد اسکے جیسے کہ خدا کو وزیر درگا  
 خدا کا بیہ وزیر چاہیے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے وزیر ہیں اور محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وزیر ضرور ہے ہیں تو خلق کو راہدین اور تکر وزیر  
 ہیں جب یہ مقدمات اپنے عقل سے درست کر لے تو مسلمان ہو گیا اور  
 احوال تومنہ خان کے نسب کا جو یافت اعلان تک پہنچتی ہے ترکون کے نام  
 میں لکھا ہوا ہے دوسرے وصیت یہ ہے کہ دین اسلام کو کم نہ کرنا اور  
 کو رواج دیتے رہنا اور رجب کو وصیت کرتا ہوں کہ اسے تیمور اپنے باپ  
 کے طریقہ پر خوشرفت اسلام جسے مشرف ہوا ہو چکا ہو یا نہ مشرف ہو

## توزک

صاحب جمال پر جب کا نام اعلان تھا گرفتار ہو گیا اور رات دن اوہیے کے خیال میں رہتا تھا اور وہ بیسے بہ جان گیا تھا کہ میں اوسیر عاشق ہو گیا ہوں اور وہ بھی میرے ساتھ محبت کرتا تھا یہاں تک کہ ایک خباثت میں سے جسکو ملاچ کہتے تھے طالب علم کے لباس میں بچہ ہے آشنا ہو گیا اوسکو ہے عشق اوس جوان کے ساتھ ہو گیا چونکہ نہایت خوش کسب تھا مجھ کو اوسکے باتوں سے شگفتگی حاصل ہوتے تھے اوسکے طرف التفات کیا کرتا تھا یہاں تک کہ ملاچ گستاخ ہو گیا اور باتیں عارفانہ اور رندانہ کہا کرتا ایک دن اوسنے اعلان سی کچھ مالگا اعلان نے اوس سے عارفانہ یہ کہنا کہ مجھ سے بوسہ لے لے ملاچ نے کہا میں بوسہ کو کیا کروں میرا اس بات سے دل ازردہ ہو گیا اور غم کیا کہ ہرگز خباثت کو اپنے پاس نہیں آئے دولگا اور ملاچ کو اپنے پاس سے نکال دیا جب سولہ برس کا ہوا تو میرا باپ امیر طراغا میرا ماتہ مگر کراچی خانقاہ میں لایا اور یہ کہا اغل مایدر پیردر سیالارالاس تھا میں جب سہ سالاریے کے نوبت مجھ پر آئے من دنیا کو بیچ سبھی کیونکہ دنیا مانند دوزخ زرین کے پیسے کہ اوسکے اندر سانپ اور چھوہریے ہوئے ہیں اس سہ سالاریے ترک کر کے گوشہ عافیت کا لیلیا بیسے اور اس جگہ کو جو تیرے ولادت کا مقام ہے تیرے نام پر آباد کیا بیسے اور خانقاہ حنوا بیسے اب تجھ کو کئے باتیں وصیت کرتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ تجھ کو دولت دیو تو ان وصیتوں کو ذرا موٹش کرنا وصیت اول یہ ہے کہ اپنا نسب اور نسبت گم کرنا یا در کہ کہ نسب میرا اور میرا اس ترتیب سے تو مزید مانا نہ کہ جو بیچ نماز دولت اسلام کے تحت پر مٹھا بیسے تمام ہوتا ہے کہ غمور

نشت بہر پے ہر یک نے کچھ کہہ کہا میں نے کہا کہ اچھی نشت دوزا تو بیٹھا ہے  
 کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم امر فرمایا ہے کہ نارین دوزا تو بیٹھا کرین  
 اہل مجلس نے مجکو تحین کیے اور جب مکتب سے چھٹے پاتا تو لڑکوں کے ساتھ  
 کہیں میں مشغول رہتا اور اپنے تین اولکاسہ دار بناتا اور آپ بلند جگر پر  
 کھرا ہو جاتا اور لڑکوں کو دھوج بناتا اور اوکو لڑاتا اور جو فوج ہارنے لگتے  
 اوسکے میں رت کرتا جب میں بارہ برس کا ہوا تو ثانیان رشد اور تمیز کے  
 اپنے میں دیکھتا تھا اور جو کوئے میرے پاس آتا اوسکے ساتھ صحبت رکھتا  
 اور اوسکے مرتبہ کے موافق اوسے سلوک کرتا اور میرے اوس وقت جا  
 مصاحب نیک کردار بیتے کہ ہم آپس میں رات دن بسر کرتے تھے جس دن اٹھا  
 میں نے مجکو سلطنت دیے تو اپنے ہم لڑکوں کو جو میرے ساتھ کھیلا کرتے تھے  
 خوش اور راضی کیا اور انکے حق اشتائے اور رفاقت اور صحبت کو رعایت  
 کیا اور ہر یک کو جس مرتبہ کے لائق تھا پہنچایا اور اللہ تعالیٰ نے مجکو توفیق  
 دیے کہ میں رات برس کے عمر سے ستر برس کے عمر تک آش و طعام تنہا نہیں  
 کھایا اور تنہا کیسے رستہ نہیں چلا اور جو کچھ آپس میں کرا اوسکو نکالتا تھا تو ہر کو  
 نہیں پہنتا تھا اور اپنے ہمہ روں کو دیدیتا تھا اور میرے ہمسر جو مانگتے تھے  
 تو وہ انکو دیتا تھا اور انکا نہیں کرتا تھا ایک دن میں ایک بکریے ذبح کے  
 اور میں نے امر کیا کہ اوسکے ساتھ جھی کرین اور ہر یک حصہ ایک ایک آپ  
 رشتہ کو دینا کہ اوسے طعام پکاؤں اور اونسے حق شرط دے کہ جو کوئے  
 سنا لگا دیے آپ کہانے اور اوسے تاوان ہو دینا اور اول سب میں  
 برا بھلا اور آپ سے کہا لیا جب میں چودہ برس کا ہوا تو ایک جوان

## لوئرل

کے بہت ہو دیے مین اس خواب سے نہایت بشارت یا بھو اور مین جان  
 میرے لوح تقدیر مین سلطنت میرے نام پر مقرر ہو چکے ہیں جو کونیک بد بچہ  
 لذت راتا تھا تو اپنے سن او سپر خوش رکھتا تھا اور تقدیرات اپنے سے راہی  
 راتا تھا اور انتظار سے حصول سلطنت کے کہتا تھا یہاں تک دوبارہ مجھ سے  
 بیان کیا کہ جب عقیقہ کے دن تجکو شیخ شمس الدین کے خانقاہ مین یہ گیا تو وہ  
 یہ انت کریم تلاوت کرتے تھے ااشتم منج اسماء ان غیف بکم الارض فاذا  
 ہی تمور اور ادھونے فرمایا کہ ہم نے مناسب لفظ سے تیرے اس فرزند  
 سعادت مند کا نام تیور رکھا ہے اور مین اس حکایت سے بہت بشارت یا  
 ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ میرا نام قرآن شریف سے نکلا ہے اور  
 جب میرے مین یہ قدر سنا تھا تو سورہ کریمہ تبارک الذی بیدہ اللک کے تلاو  
 مین مشغول رہتا تھا یہاں تک کہ یہ صورت میرے مسخر ہو گئے اور سزناست کو  
 تیا لیس مین جو میرے عرسات برس کے ہوئے تو میرا ماپ امیر طراغلیرا  
 لانتہ بکر کرکٹ مین لگیا اور ملا عیکہ کو میرا استاد معلم مقرر کیا جب ملا عیکہ  
 نے تختے تعلیم کے بجکود دیے تو اس تختے مین حروف ابجد کے لکے ہوئے تھے  
 جب مین نے نظر اس تختے پر ڈالیے تو جو حرف کرا دس تختے پر لکے ہوئے تھے  
 مشیر دستان کے معلوم ہوئے اور بجکود اسکے دیکھنے سے بہت لذت  
 حاصل ہوئے جب مین نو برس کا ہوا تو بجکود ناز سکھلائیے اور مین ناز مین  
 دانش پس پڑا کرتا تھا جب مین یکتب خانہ مین بیٹا تو میرے دلیں یہ آنا کہ  
 سیر اگر مین پر خلیفہ ہوں اور اگر مین مجلس مین بیٹا تھا تو اکثر اوقات  
 بیٹا نہا یہاں تک کہ اگر نو مجلس مین یہ بات چلے کہ تمام نشتون مین یہ





## توزک

کے میوے لگے ہوئے اور بہت خوش الحان جانور چہرے کر رہے تھے اور اس  
 باغ میں ایک محل دیکھا بہت اچھا اور ایک مرد عظیم الشان اس محل میں کر رہے  
 پر بیٹھا ہوا اور اس کے دہنے اور بائیں بہت سے ادیبے گردہ گردہ کہہ رہے  
 ہوئے اور قلم اور کاغذ ہاتھ میں لئے ہوئے اور دفتر اونکے آگے کھلا ہوا میں  
 پوچھا کہ یہ ادیے کیا لکھتی ہیں جواب میں یہ سننا کہ اس دفتر میں خلقت کے  
 رزق اور عمر کا حساب لکھتی ہیں میں چاہا کہ اپنے عمر اور رزق کا حال پوچھ  
 لوں جو وہ یہ خواب سے جاگ اٹھا اور حیثیت کہ میں دارالملک خاں  
 کو اپنا تابع اور کیا چونکہ اہل شیرازی نے متفق ہو کر واسطے تقویت شاہ منصوبہ  
 کے میرے حاکم کو قتل کیا تھا میں نے شیراز کے قتل عام کا حکم دیا اور سوت  
 سید جلیل القدر سید اسحاق میرے پاس آئے اور اہل شیراز کے خطا  
 معاف کرانے لگے تاکہ میں قتل عام نہ کروں میں اور لگا کھانا ناشب کو میں نے  
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا گویا مجھ پر غصہ فرمایا  
 میں اور فرمایا کہ میرا فرزند تیرے پاس آیا اور گنہگار جماعت کے شفا  
 کے اس کے شفاعت کیوں نہ قبول کیے تو نے تاکہ میں تیرے لئے رب العالی  
 کے درگاہ میں شفاعت کروں جب میں خواب سے جاگا تو اپنے متنب خطا  
 دیکھا اور سوار ہو کر اس سید کے گھر گیا اور معذرت کے اور  
 اس کے شفاعت قبول کے اور دارالملک شیراز کو خائفہ کر دیا اور اہل  
 شیراز کا روزیہ مقرر کر دیا اور خواجہ محمود کے لئے جو اس شیر  
 کے معتمدوں میں تھا موضع مہر انجان مقرر کر کے دہزار خطاب دیا اور  
 میں اپنے دل میں عہد کیا کہ اب کسی سید کے بات نہ کروں لگا اور آگے



## توزک

دیکھا کہ گویا میں ایک جھگل گھاس تنگے پہرے ہوئے میں بیٹھا ہوں اور بہت  
 دیو اور کیتے اور سورا اور مرد اور عورتیں بد شکل ساتھ ساتھ اور  
 ہوا اور دھشون اور پرندوں اور مورخ کی میرے گرد ہوئے میں آد  
 بہشت کے ماریے خواب سے جاگ اٹھا اور یہ احوال میں اپنے پیر کو لکھا  
 انہو نے میرے جواب میں یہ لکھا بھیجا کہ تو نے جو خواب میں دیکھا ہے  
 تیرے اعمال اور افعال کے صورت میں چاہیے کہ تو ظلم اور غصب اور خواہش  
 نفا نے اور آزار خلق اور حرص اور بخل اور حسد اور عادات بد سے جو  
 تھکوا حاصل میں نیک اخلاق بدل کر لیے اور اپنے اعمال اور افعال بد سے لپکا  
 ہر میں اپنے پیر کے فرمائیے سے توبہ کیے اور طرف غار اور روزہ اور  
 اعمال اور افعال خیر اور اخلاق نیک کی مایل ہوا اور آزار اور خلق کے کٹہ  
 سے باز آیا پھر چند روز کے بعد خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں  
 ہوا تر و تازہ پہول پہولار سے کھیلے ہوئے اور درخت میوہ دار لگی ہوئے  
 اور پانے جاریے اور خوب صورت جوان اور مطرب خوش اواز اور سرگیکے  
 اور نوکیان اچھی خوب صورت میرے خدمت میں موجود ہیں میں نے اونکے دیکھے  
 میں نے خوب لذت پائیے اور بہت خوش ہوا اور یہ احوال اپنے پیر کو لکھا  
 انہو نے جواب میں یہ لکھا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے  
 صورتیں تیرے اعمال اور افعال مسند کیے تھکوا دیکھا دین یاد رکھ کہ منبر صلا  
 اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک شیطان موجود  
 وہ میرے ساتھ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تھکوا اور سپر غالب کیا ہے اور  
 میرا تاج ہو گیا ہے اور ہر ایک کو واجب ہے کہ موافق سنت پیغمبر صلا

## تیموری

علیہ وسلم کے اپنے اپنے شیطان کو مقہور کر بیٹھے نفس سبھی اور ہمیں کو  
 غضب اور شہوت حاصل ہوتے ہیں اپنا مغلوب بنایے اور نیک عادات اور  
 پسندیدہ اوصاف اپنے خود کر کے تاسعادت از لیے حاصل ہو دیے والسلام علیہ  
 من اتبع الهدی اور جس وقت کہ بارادہ چہاد کفار دارالملک تھا کے غمت  
 کر کے تجدید سامان جنگ کے اور سمرقند سے نکلا پہر میں تردد ہوا اس  
 باب میں کہ آیا اس امر کو کہ واسطے غزا اور جہاد کفار کے مستعد ہوا ہوں  
 عمر و فاکر گئے یا نہیں اور سوقت میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک برگ  
 بلند درخت پر چہرہ گیا ہوں اور اس درخت کے ٹہنی پر بیٹھ گیا ہوں  
 اس حال میں دیکھتا ہوں کہ وہ ٹہنی اس درخت کے ٹوٹ کر زمین پر گر کر  
 اس حال میں اپنے تن پہ زمین پڑے پر دیکھا اور گویا گہرا پائے کا ہوا  
 ہوا میرے سر پر ہے اور ایک رستہ پر چلا جاتا ہوں چانگ وہ گہرا میرے  
 سر پر ہے گر پرا اور پھوٹ گیا اور پائے کہند گیا اور سوقت گویا میرے تبا  
 امیر طراغانی میرا ہتھ پکڑ کر ایک سبزے زار میں پہنچا دیا اور اس سبزہ  
 زار میں چھوڑ کر روانہ ہوا ہر ایک سبزے میرے اس خواب کے ایک ایک  
 تعبیر کہے پر اوں تعیرون پر خاطر جمع نہو دیے اور الہ تعالیٰ کے تقدیر پر  
 راضی ہوا اور اوسے حال میں خواب میں دیکھا کہ گویا جنگل میں اکیلا پہتا ہوں  
 اور وہ جنگل ہولناک ہے گویا میں اوس جنگل میں مسافر ہوں جب تھوڑا  
 سا رستہ چلا ایک سبزہ زار میں پہنچا اور اس سبزہ میں ایک باغ دیکھا  
 جب میں اوس باغ میں داخل ہوا تو بہت خوش ہوا وہ باغ نہایت تروتار  
 تھا کیونکہ چمن نیلے ہوئے اور پائے جاریے اور درختوں پر طرح

## توزک

دیکھا کہ گویا میں ایک جھگڑا گیا ہوں۔ میرے ہونے میں بیباہون اور بہت  
 یہ دیو اور سنیے اور سورا اور مرد اور غورقین بد شکل ساتھ ساتھ اور  
 بچہ اور وحشیوں اور پرندوں اور مورخ کے میرے گرد ہوئے میں آؤ  
 دہشت کے ماریے خواب سے جاگ اٹھا اور یہ احوال میں اپنے پیر کو لکھا  
 انہی نے میرے جواب میں یہ لکھا ہے کہ تو نے جو خواب میں دیکھا ہے  
 تیرے اعمال اور افعال کے صورت میں چاہیے کہ تو ظلم اور غصہ اور خواہش  
 نفائیے اور آزار خلق اور حرص اور بخل اور حد اور عادات بد سے جو  
 جھگڑا حاصل میں نیک اخلاق بدل کر لے اور اپنے اعمال اور افعال بد سے لپٹا  
 ہو میں اپنے پیر کے فرمائیے سے توبہ کے اور طرف غار اور روزہ اور  
 اعمال اور افعال خیر اور اخلاق نیک کے مایل ہوا اور آزار اور خلق کے کٹنے  
 سے باز آیا پھر چند روز کے بعد خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں  
 ہوا تر و تازہ پہول پہول ہوا میرے کھلے ہوئے اور درخت میوہ دار لگی ہوئے  
 اور پانے جاریے اور خوب صورت جوان اور مطرب خوش اواز اور سرگ  
 اور نوکیان اچھی خوب صورت میرے خدمت میں موجود ہیں میں ان کے  
 سے خوب لذت پائیے اور بہت خوش ہوا اور یہ احوال اپنے پیر کو لکھا  
 انہی نے جواب میں یہ لکھا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا کہ اللہ تعالیٰ  
 صورتیں تیرے اعمال اور افعال حسنہ کے جھگڑا دیکھا دین یا در کہہ کہ سنہ  
 ار علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا  
 میرے ساتھ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جھگڑا و سپر غالب کیا ہے  
 میرا ناجی ہو گیا ہے اور ہر ایک کو واجب ہے کہ موافق سنت پھر

سکھو گور میں ساتھ اپنے لگیا آیا میرے دولت اور سلطنت قائم ریگے  
 میرے ادلا اور بنا میرے کسی کو خدا دست رکھیکا اور تخت سلطنت  
 بیٹا دیکھا تاکہ میرے سلطنت اور دولت کے نگہبانے کرے اور میرے  
 دارے کو بلند اوازہ کرے باوجودیکہ میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے خواب میں سنا تھا کہ شتر ادیسے میرے اولاد میں سے زمین پر حاکم ہوئیگی  
 لیکن میں فکر مند رہتا تھا یہاں تک کہ میں خواب میں دیکھا کہ گویا ایک درخت شاخ  
 اور برگ بے پراں ہوا آسمان سے جا ملا ہے اور زمین پر سایہ گستردہ ہوا  
 اور میں اس درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوں اور اس درخت کے ٹہنوں  
 اور پتوں سے جیسے مانند قطرات باران کے میوے شگفتی میں اور نورانی  
 اور پھر اور حشرات الارض اور جانور اور پرندے اور چوپایہ اور حیات  
 اور کتے اور بھیرے اور گیدڑ اور کوسرے اور کھیاں بہت ساری آدیں  
 درخت کے گرد پھرتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں  
 اور چونکہ یہ آسمان لڑتے ہیں اور میں جو میوے اس درخت کے  
 چکے تو بعضے میٹے تھے اور بعضے کھٹی اور بعضی کڑوی اور بعضے پھل  
 اس حال میں سنا کہ کوئی شخص مجھے کہتا ہے کہ یہ درخت شاخ و برگ  
 والا تیرا ہے لگایا ہوا ہے جب میں خواب سے جاگا تو معیروں نے یہ  
 تعبیر کی کہ درخت تو قوی ہے اور پشیمان اور پتے تیرے اولاد سے کہتے ہیں  
 دولت اور سلطنت کے نگہبانے کریں گے اور ہر ایک چیز سے ہر شے  
 فائدہ مند ہو و لگا جسوقت کہ اپنے گھر سے ہونے احوال پر افسوس  
 کرتا تھا اور اپنے گفتار اور کردار سے پشیمان ہوتا تھا تو خواب

## توزک

تسخیر ملک شام کے غزیت کے اور شام کے لشکر کو ہزمت دیے اور من مقرر اور منصور ہوا اور جب کہ قیصر چار لاکھ سواروں کے جمعیت سے مجھ سے مقابل ہوا اور میرے ساتھ ایک لاکھ سواروں سے زیادہ نہ تھے جب شو شغب رد میون کا بہت ہوا تو میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹکے ال اور اصحاب کے طرف متوجہ ہوا اور نماز میں مشغول ہوا اور رات کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک جنگل میں راستہ چلا جاتا ہوں اور بہت خلقت اوس جنگل کے اطراف اور جوانب میں دیکھی اوس حال میں دور سے ایک روشنی میرے نظر پڑی کہ افق کے ساتھ مل رہی تھی میں اوس روشنی کے طرف متوجہ ہوا اوس وقت میں پانچ شخص دیکھے کہ باہم ہاتھ پکڑے ہوئے میرے ایک ایک کے جاتے ہیں اور اوٹکے دیکھنے سے رعب اور دہر میرے دل میں آیا اس طرح میں میں سنا کہ کوئے شخص مجھ سے کہتا ہے کہ یہ پیغمبر علیہ السلام ہیں کہ ساتھ اہل دیہات کے آسمان کو جاتے ہیں میں جلدی سے روانہ ہوا جب میں جانپنا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا چونکہ جو ہاتھ میں ایک شخص کے اون چاروں میں سے تھا اوسکو اشارہ سے فرمایا کہ اوسنے وہ چونکہ مجھ کو دیدیا جب میں ہاتھ میں لیا تو بہت بلند قد تھا جب میں خواب سے جاگا تو اپنے میں شوکت اور غفلت پائیے اور قویے دل ہو گیا اور فجر کو اوس دن کے جو قیصر سے میں مقابل ہوا تو علم بفسا کے تائید سے موید ہوا اور اوس خواب کے برکت سے تھے جو قیصر اور دارا کا دم میرا سنبھال گیا اور جب میں وہ تختیں اور رنج جو اوٹھائے تھے یاد کرتا تھا تو یہ کہتا تھا سہ مردانے وزریرے عالم تو لیلیا لیکن





## توزک

۱ بادشاہ بنایا ہوتا بند کرین اور کم فرستے کر کے مجھ پر شکر کٹنے کے اور  
 زیادہ قطرات منہ سے لیکر مجھ پر آچرا اور میں نے اوشکو نکلا کہ جو  
 اپنے محسن سے بدے کرتا پیسے وہ ولد الزنا ہوتا ہے اور جلد ذلیل  
 چار ہو جاتا ہے اور میں تیرے ساتھ بیلائے کے پیے اور تنجکو  
 میں سے جو دوبارہ بہاگ کرتو نے میرے پاس پناہ لے تھی خلاص  
 اور وشت کا بادشاہ بنایا اور چونکہ قدر احسان کے نہ سمجھیں اور مجھ پر  
 شکر کے ثواب اپنے نیند اور کردار کے عوض کو پاؤنگیا اور جب یہ نام  
 روانہ کیا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ آفتاب مشرق کے طرف سے  
 اٹھا اور میرے سر تک آیا اور خود بخود دیے نور ہو گیا اور ہٹ کر مشرق  
 کے طرف غروب ہو گیا یہ تعبیر کہے کہ آفتاب تو نقش خان سے ہے جو اتر  
 کے ساتھ مقابل ہوگا اور شکستہ حال اور نیلے پردہ بال ہو جاوے گا اور ہرگز  
 کہا کہ جس رستہ سے آوے گا اوسے رستہ کو ہٹ جاوے گا اور ایسا ہے ہوا  
 کہ نقش خان شکر فرامان کے جمعیت سے مقابل ہوا اور میرے شکر کیا  
 ماتہ ہو کے شیر کے نقش خان کا شکر کہا لیا اور نقش خان اوس  
 بوجے کو تباہ کر شکستہ رکاب اور گسٹہ فغان بہاگ گیا اور میں مٹھن  
 منصور ہوا اور حیدریت کہ میں عازم تسخیر عراق عرب کا ہوا تو خواب  
 میں ایک جنگ میں تیرے اور اوس جنگل میں شہریت دیکھے اور  
 تیرے تین شیر ذلت میں تیرے اور میرے دیکھا کہ شیر مجھ پر جمع ہوئے  
 اور ایک عراق و عرب سے تیرے اور میں اوس دیار کے جسے اعراب  
 کہتے ہیں اور تیرے رشتہ میرے درگاہ میں اگر بہت سا پیش



## توزک

ساتھ دنگاریے اور مدارات کرتا تھا اور اُس کے حق میں اتنے سے کے  
 کہ اُس کو خط بلجین حاکم اور سلطان بنا دیا جب وہ قوی ہو گیا تو مجھ  
 پر لشکر کشی کے اور میرے قتل پر مستعد ہوا اور میں صلہ رحمی کے رعایت  
 کر کے ردابطہ قدیم اور جدید کو منظور رکھتا تھا جب میرے بیچ کے برکر  
 بہت کے پانڈھے تو میں مبترد ہو کر آیا اسکے ساتھ صلح کر دینا جنگ  
 اور چونکہ وہ نہایت سنگ دل اور حاسد اور کینہ دار اور منقلب الاحوال  
 اور بیباک اور خون ریز اور تند خو ہے اور تلخ گفتار تھا تو مجھ کو اوسیر  
 کچھ اعتماد نہ آیا اور اُس کے مکر پر میرے باتوں پر اعتبار نہ کیا کہ اُس کے ساتھ  
 صلح کر لوں اور میں اُس کے ساتھ جنگ کر لینے میں ہیے متردد تھا یہاں تک کہ  
 میں خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں داخل ہوا ہوں اور اوس باغ  
 میں ایک عمارت تھی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد امیر حسین کے شکل کا اُس  
 عمارت میں بیٹھا اور ایک تلوار چاندی کے خان میں رکھ کر میرے  
 پاس لایا اور بہت سے زنبور و مگس نے اوس پر ہجوم کیا تعمیر دینے  
 والوں نے یہ تعمیر دیے کہ امیر حسین تو امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں سبط  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چاندی کے کا خان ملک ہے تو تلوار  
 ملک امیر حسین کا تو لیلیگا اور زنبور اور مگس امیر حسین کے سپاہ  
 ہیں جو اوس پر ہجوم کیا ہے اور وہ اونہی کے ہاتھ سے مقتول ہو دلیگا اور  
 ویسا ہے ہوا جو ممبروں نے تعمیر دیے تھے اور جب میں دارالسلطنت  
 سرخس میں خبر ازرم کے طرف کو کوچ کیا تو ایک رات کو میں اپنے  
 میں خواب میں دیکھا اور گویا پہاڑ سیاہ بورقان کا میرے پشت



## توزک

میرے پاس نہیں تھا میں سمجھا کہ وہ اوزار بالق غیب کے ہے جو میرے کانوں میں  
 ایسے ہے اور مجھ کو رقت ہوئے اور مجھ کو شکر اپنے ہوا بجالایا اور منجہ  
 اُن تائیدات کے جنہیں میں اپنے سلطنت میں سوید ہوا اور یہ ہے کہ جب  
 میں متوجہ تسخیر دارالہک فارس کا ہوا اور شاہ منصور دایہ شیراز کا  
 پارس سواروں جہاز سے آکر میرا مقابل ہوا اور میرے پاس آگیا میں  
 نیزہ ہاتھ میں نیزہ دار نہ آیا چانچک ایک اور نیزہ دار موجود دیکھا عجب  
 کے یہ شکل اور شمایل اور نیزہ ہاتھ میں لیے ہوئے اور اوسنے یہ کہا  
 اللہم انصر تیمور شاہ یعنی یا اے نصرت وہ تیمور شاہ کو اور شاہ منصور  
 ہزیمت پا کر میرے سامنے سے روانہ ہوا اور امیر زادہ شاہ رخ نے  
 اوس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ شاہ منصور گھوڑے پر سے گر گیا اور  
 امیر زادہ شاہ رخ اوس کو کمر پر سے پاس لایا میں اوس عریلے سوار کو  
 پیرندہ کیا اور دارالہک فارس کو مسخر کر لیا اور منجہ اُن بشارات  
 کے جنہیں میں بشارت یاب ہوا اور یہ ہے کہ جب میں مملکت بلخ کے اور  
 قلعہ شادمان اور بدخشان کا امیر حسین سے لیلیا تو میرے پیر نے مجھ کو  
 لکھا ابو المنیر تیمور کو یہ بشارت ہو دے کہ خراسان کے سلطان نے  
 کینے مملکت خراسان کے مجھ کو دیدے تاکہ تو دمان کے ساکنین کو چور اور  
 ظلم ملک غیاث الدین کے سے نجات دے اس بشارت سے میں نہایت فخر  
 کیا اور بارادہ تسخیر ولایت خراسان کے سبب بابت سو قیس کے مہنوں  
 میں دہ باہر جموں سے عبور کیا اور ملک غیاث الدین کو مہ ترائین اور  
 دفتیون اور مملکت خراسان کے مسخر کیا اور منجہ اُن تائیدات کے



## توزک

میں تلوار کھینچ کر اوس قید خانہ سے باہر نکلا اور کوئی زندان بان میرا راستہ نہ روک  
 سکا یہاں تک کہ میں علی گ کے گہر میں آیا اور زندان بان میرا تعاقب کرتے  
 ہوئے غل مچاتے تھے کہ یہاں کا اور میں یہاں گئے کو عار سمجھ کر علی گک پاس  
 آیا اور وہ شہر بندہ ہو کر غدر خواہیے کرتا تھا کہ وہاں اپنے اپنے اور سکے بہاے  
 محمدیگ چون عویانے کا خراسان سے آگیا اور کئے زمین گھوڑے کے اور  
 اسباب اور زرا اور سامان میرے لئے لایا اور علی گک کو پہ لکھا تھا کہ  
 اگر امیر تیمور تمہارے ولایت اور سرزمین میں آجا دیے تو اسکا آغاز  
 اور اکرام کرنا وہ نہ ممکن تھا جو اسباب اور سکے بہاے نے میرے لئے تحفہ  
 بھیجا تھا حصہ طمع کر کر اوٹھایا اور میں نے اور حصہ اور سپر زیادہ کر دیا  
 اور منجواون بشارت کے جو میں اپنے سلطنت پر مائے یہ پیے کہ ایک  
 منہم میرے پاس آیا اور زرا یہ میرے طالع کا لاکھ حکم بیان کیا کہ جلدیے  
 تیرا طالع پیے اور زحل صاحب طالع ہیے خانہ دوم میں جو تیرے دولت  
 کا خانہ پیے یہ دولت کرتا پیے اوپر تھا اور ثبات اور استمرار اور کمال  
 رفعت اور اقبال تیرے سلطنت اور دولت کے کہ جب زحل اپنے من  
 کو پنجنگا تب تو تمام سلاطین پر فائق ہو جاوے گا اور جو شخص تیرا مقابل ہووے  
 تو اس کے مطالب اور مقاصد روا نہ ہو گئے اور چونکہ آفتاب خانہ  
 چہارم میں ہیے جو پر خصل پیے اور خانہ آفتاب کے شرف کا ہیے اور  
 خانہ مقام کا ہیے تو تو اوپر چکو اور مقام اور ملک اپنے کے تحت سلطنت  
 ممکن ہو دیا اور ہمالک کو رونق دیوے گا اور دین کو رواج بخشے گا  
 جب خانہ کو تو رہے گا اور چونکہ مشترک خانہ پنجم میں پیے تو اولاد کے

اپنے خورک لینا تاکہ تیرے عہد میں نہ آدھ رزق فوج واقع نہر اور گلگ کے  
 غیرت سے کمتر نہو تاکہ جب اپنے گہر لہ میں کوئی کے بچ کو اپنے بچوں سے  
 ہم اغوش دیکھا تین رات دن تک اوس کوئی کے بچ کو دیکھتا رہا اور  
 تین دن کے بعد جو غایب ہو گیا چار سو گلگ جمع ہوئے اور اوس لگ  
 لگ کے مادہ کو چونچ اور پنچون سے مار مار کر مار دیا غیرت مردوں کے  
 خصوص سلاطین کے چاہئے کہ جانور کے غیرت سے واسطے حفاظت  
 غت آبرو کے کمتر نہو دیے تیرے موافق سنت محمد صلعم کے مشورہ  
 اور تدبیر اور حرم اور احتیاط سے غافل نہو تاکہ نہو جو سلطان کہ تدبیر اور  
 مشورہ سے غافل ہو جاتا ہے اوس کے سلطنت کے باطل ہو جاتے ہی  
 چوتھے یہ ہے کہ موافق خلیفہ چہارم کے کرار غیر فرار رہنا چاہئے اور شجاعت  
 اور سخاوت کو اپنے عادت کر لینا اور ہمت اور توجہ سے کار کرتے رہنا  
 اور سنگ پشت کے توجہ سے کہ وہ توجہ کے نظر سے اپنے سینے سے لیتا  
 اور پکے نکال لیتا ہے تجربہ سیکھ لینا والسلام اور اذن بشارت سے  
 کہ جنے میں بشارت یاب ہوا اور یہ ہوتے کہ جب گل بھا درینے ہزار سوار  
 سے مجھ پر پوریش کے میں ساٹھ سو ارون سے اوسکا مقابل کیا اور  
 اوس پر فتح یاب ہوا اور نوے چاس سوار اوس کے قتل اور زینے  
 کے اور جب کہ گل بھا در میرے ساتھ لڑنے سے پشیمان ہوا اور میں  
 خراسان کے دلالت کو متوجہ ہوا علی یک چون عیا نے نے جو برسر  
 راہ تھا مجھ کو پکڑ گیا اور میرے قتل کا ارادہ کیا اور مجھ کو دھننے تک لیے  
 مکان میں جو پستون سے بہرہ تھا قید رکھا اور میں سوید ہوا یہاں تک کہ



## توزک

میں تیسرے مویہ میں عند اللہ کو مکاشفہ میں دیکھا ہے کہ رسول رب العالمین نے اپنے قہرمان کو تیرا ناصرا اور مددگار بنایا لا تحف ولا تحزن فانہ معک یعنی خوف متکرا اور تنگیں مت ہو کہ وہ قہرمان ہمیشہ تیریے ساتھ ہے اس خدمت میں بشارت یاب اور قویے دل ہوا اور اس اندیشہ میں نہا کہ فرمانِ تغلائیہ مورخان کا میریے قلیکے یے آگیا ہے اور سوقت امیر کلاں کے بجوایا اشارہ طرف مملکت خوارزم کے فرمایا اور میں سنا کہ ہر کہتے تھی کہ انفرار مالا یطاق من سنن الرسلین کہ الگ ہو جانا اور س چیز ہے جس کے ادیے طاقت نہیں رکھتا ہے سنت پیغمبروں کے ہے میں قرآن مجید میں فال اکہویے تو یہ ایت نکلے و اشہش تجربے مستقر لہا ذلک تقدیر الغریب العظیم یعنی اقباب چلا جاتا ہے اور س قرار گاہ پر جو اس اقباب کے یے لے بیے اور یہ تقدیر ہے خدایے غالت دانائے میں یے موافق سنت پاک سید الرسلین کے ہجرت اختیار کے اور اپنے احوال کا خط اپنے پیر کو لکھا اور سلسلہ سات سو چونسٹھ کے مہیون میں ساٹھ سو ارون کے معیت سے سر قندیے نکل کر خوارزم کے طرف غم کیا اور س حال میں جواب میریے خط کا جو اپنے پیر کو لکھا تھا آیا کہ ابراہیم بن تیمور ایدہ اللہ تعالیٰ چار چیزیں اپنے عادت کرتا تھا بازو سے ہمت سے تو کا منگوار اور کامیاب ہو دیے پس ہمہ یہیے کہ موافق سنت سید ابیا الوالعزم کے اپنے غنیمت پر عازم رہنا اور فتح غنیمت نکرنا اور غنیمتوں میں خدا تعالیٰ پر توکل رکھنا دوسرے یہ ہے کہ موافق سنت حضرت ابراہیم کے عیت کو

## تیموری

یہاں تک کہ جو راہ اور ظلم اور ذکیوں کا حد افراط کو پہنچ گیا اکابر اور علماء اور مشائخ نے یہ فتویٰ لکھا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سربلے پر واجب ہے کہ اتفاق کر کے جمعیت کریں اور جماعت اور ذکیہ کے استھیائیں جو مسلمانوں کے مال متاع غت آبرو سے متعرض ہوتے ہیں جان مال سے کوشش کریں اور ہم سب نے پکا امیر قطب السلطنت کے اطاعت کا کر جان پر باندھا ہے تاکہ طائفہ اور ذکیہ کے استھیائیں میں بھست کرے اور اگر سہولت کرے تو قیامت کے دن بڑیے جوابدہ ہے اور سپر ہو گئے جب وہ فتوے میرے پاس لائے مسلمانوں کے اتفاق سے بشارت پائے اور وہ فتویٰ اپنے چچا پاس بھیج دیا اور ہونے اور اس فتویٰ کے حاشیہ پر لکھ دیا کہ قطب السلطنت کو بشارت ہو ویسے کہ یہ فتویٰ حجت قاطع ہے کہ اہل اسلام نے اور پرست خلقاء راشدین اور اصحاب سید المرسلین کے تیریے سلطنت پر اتفاق کیا ہے اور گزریے ظلم کے سے تیریے سایہ میں پناہ پڑے ہے جب فتویٰ میرے پاس آیا تمام بیت میں ارادہ کیا کہ مظلومین کے داد ظالم سے لوں اور میدان اور انہر کا خس و خاشاک جماعت اور ذکیہ کے سے صاف کر دوں لیکن اسرکار میں سوائے اپنے کو یہ محرم نہ پایا کہ اس کے ساتھ مشورہ کیجئے اور اگرچہ سب اکابر اور اہلے ماوراء النہر کے نے مجھے بیعت کر کے اتفاق کیا تھا لیکن ان کے اتفاق پر میں نہ لڑتا تھا کہ سمرقند کے خط میں علم وراثت کا بلند کروں جب اہل ماوراء النہر کے نے خود بخود یہ راز ظاہر کر دیا اور ذکیوں نے ہجوم کیا اور سوقت نامہ میرے میر کا میرے پاس آگیا

## توزک

یکے آثار سے تھا جو میں اپنے زندگی میں سینیس آدھو کو اپنے اولاد میں  
 سے سلطنت اور حکومت دیے اور ہریک کو تخت گاہ جو بیس تخت گاہوں  
 میں سے جوین سنہری کے تھے ازرا لینے فرمائے اور منجراؤن بشارت کے  
 نبیے میں بشارت یاب ہوا ایک اور یہ ہے کہ میرے پرینے مجھ کو لکھا  
 کہ میں مکاشفہ میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے ملک کا خزانہ  
 بنایا اور اوس کے کینچے مجھ کو سپرد کیے اس بشارت سے میں شاکست  
 اور بزرگی کے اپنے میں پائے اور متظر فتوحات غیبی اور فیوضات لائے  
 کا رہتا تھا اور اور بشارت اوس بشارت سے جو اپنے سلطنت  
 پر پائے تھے یہ ہے کہ جب جماعت اوزبک میرے مخالفت اور تراع  
 پر تیار ہوئے اور نفاق کی راہ سے میرے پاس آئے یہاں تک کہ  
 دوبارہ فرمان میرے قتل کا تعلق تیرخان کے طرف سے اوزبک کے پاس  
 آیا وہ میرے قتل پر اتفاق کرنے کے منافع میرے ساتھ صحبت  
 رکھتے تھے اور اس خیال میں تھے کہ مجھ کو غافل کر کے چانچک پکڑ لیں  
 اور دیے یہ جانتے تھے کہ میں اوزبک کے دیے ارادہ سے مطلع نہیں  
 ہوں جب اوزبکیوں کا نفاق بہت ہو گیا میں بارادہ شکار کے سمرقند  
 سے نکلا اور سمرقند کے کوہستان میں ایک پہرے نکیہ لگایا اور قوت  
 ایک جانور نے ہائیکے ماتہ میرے سر پر سایہ ڈالا اور میں خواب  
 خوش دیکھتا تھا چوپان جو اوس جنگل میں تھا اوس نے مجھ کو خواب سے  
 جگا کر یہ کہا کہ اب دوسے لار میں اوس کے باپ سے قال بیکر بشارت  
 لائے اور وہ تو ذکر مباحثہ کے نکیہ جماعت اوزبک سے امن نہیں

یہاں تک کہ جو را اور ظلم اور ذکیون کا حد افراط کو پہنچ گیا اکابر اور علماء  
 اور مشائخ نے یہ فتویٰ لکھا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے کے  
 پر واجب ہے کہ اتفاق کر کے جمعیت کریں اور جماعت اور ذکیہ کے استیصال  
 میں جو مسلمانوں کے مال متاع غرت آبرو سے متبرع ہوتے ہیں جان مال  
 سے کوشش کریں اور ہم سب نے پٹا امیر قطب السلطنت کے اہانت  
 کا کمر جان پر باندھا ہے تاکہ طائفہ اور ذکیہ کے استیصال میں بہت کرے اور  
 اگر سہولت کرے ترقیامت کے دن بڑے جوابدہ ہے اور سپر ہو گئے  
 جب وہ فتوے میرے پاس لائے مسلمانوں کے اتفاق سے بشارت  
 پائے اور وہ فتوے اپنے پاس بھیج دیا اور نہوئے اور سر فتویٰ کے  
 حاشیہ پر لکھ دیا کہ قطب السلطنت کو بشارت ہو ویسے کہ یہ فتویٰ حجت  
 قاطع ہے کہ اہل اسلام نے اوپر سنت خلفاء راشدین اور اصحاب  
 سید المرسلین کے تیریے سلطنت پر اتفاق کیا ہے اور گزریے  
 ظلم کے سے تیریے ساریہ میں پناہ پکڑیے ہے جب فتویٰ میرے پاس آیا  
 تمام محبت میں ارادہ کیا کہ مظلوموں کے داد ظالم سے لون اور میدان ماوراء النہر  
 کا خس و خاشاک جماعت اور ذکیہ کے سے صاف کر دوں لیکن انس کارین  
 سوائے اپنے کو یہ مجرم نہ پایا کہ اس کے ساتھ مشورہ کیجئے اور اگرچہ  
 سب اکابر اور اہلے ماوراء النہر کے نے مجھے بیعت کر کے اتفاق کیا تھا  
 لیکن ان کے اتفاق پر میں دلنہاد نہر اکہ سیر قند کے خط میں علم و اہل بیت کا  
 بلند کر دوں جب اہل ماوراء النہر کے نے خود بخود یہ راز ظاہر کر دیا اور  
 اور ذکیون نے ہجوم کیا اور سوقت نامہ میرے میر کا میرے پاس آیا کہ



نواحیے ذریت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہوا اور امر اور ترکہ پر پورے  
 کے اور اُن پر شیخ یاب ہوا اور شتر سیدوں کو اُن ظالموں کے قیدی  
 چھوڑا یا اور بیکوں نے اس سبب سے نزاع شروع کیے اور میرا شکوہ  
 تعلق تیمور خان کو لکھ بھیجا کہ تیمور نے علم مخالفت کا بلند کیا ہے اور سینے فرما  
 میرے قتل کا بھیجا اور وہ فرمان میرے ہاتھ آ گیا اور میں اپنے تین  
 جمع کیا اور اس حال میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے اوپر سایہ لطف کا ڈال کر فرمایا کہ بعض  
 اوس نصرت اور رحمت کے جو تو نے میرے اولاد کے ساتھ کیے  
 اللہ تعالیٰ نے تجھ کو تیرے شتر پشت تک سلطنت ارزا کرنے فرمایا  
 جب میں خواب میں جاگا یہ سب احوال اپنے پیر کو لکھا میرے خواب  
 میں اوںہوئے لکھ بھیجا کہ تجھ کو بشارت ہو ویسے کیونکہ زیارت حضرت  
 رسول اللہ علیہ وسلم کے سے بہت فتوحات تجھ کو روزیے ہوینگے  
 اور بہت خوئے اس خواب پر مرتب ہوینگے اور چونکہ سبکتگین کے  
 باپ نے بسبب زحم کے جو اوس ہرن پر کیا تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اوس کو یہ فرمایا کہ بعض اوس زحم کے  
 جو تو نے ہرن پر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے کے پشت تک سلطنت  
 ارزا کرنے فرمایا اور تو نے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد  
 کو نصرت کی ہے اور اور ترکہ کے ظلم سے خلاص کیا ہے تیرے اولاد  
 اور احفاد سلطنت اور حکومت پاوینگے شیخ کے اس اشارت سے  
 سلطنت میرے سلطنت کے بہت زیادہ ہوینگے اور اس خواب

## توزک

یہ بیسے کہ میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ کو یہ بشارت فرمائیے کہ بدیئے اوس مددگار سے یکے جو تو نے میرے اولاد کے یکے ہیں اللہ تعالیٰ نے تجھ کو شتر پشت تک تیریے اولاد کو سلطنت ارزائے فرمائیے اور حال اس واقعہ کا اسطور تھا کہ ستر سال سو باسٹھ کے ہینون میں جو تعلق تیر خان نے دوسریے دفعہ ماورار النہر پر لشکر کشی کے مجھ کو نام لکھ کر بلایا میں بھی استقبال کر کے اویسے ملا اور اویسے بد عہدیے کر کے ماورار النہر اپنے بیٹے ایاس خواجه کو دیا اور مجھ کو سپہ سالار بنایا اور جب مجھ کو آزر دہ پایا تو عہد نامہ قاچویے بہادر میریے دادا کا اور قہل خان کا ظاہر کیا جب میں نے اوس عہد نامہ کو جو فولاد کے پترہ پر کہو داتا تھا کہ خانیے قبل خان کے اولادیے متعلق ریے اور سپہ سالاریے قاچوے بہادر کے اولادیے متعلق ہوا اور اسپہن مخالفت نکرین مطالعہ کیا واسیے پورا کرینے عہد بیگے میں مخالفت نیکیے اور سپہ سالاریے قبول کرے لیکن چونکہ ایاس خواجه سلطنت سے بیہرہ تھا اوسکے امرا اور لشکر کو نے بور اور تعدیے شروع کیے اس حال میں اہل ماورار النہر کے میریے پاس آئے اور رو کر عرض کیا کہ جماعت اوفو بیکہ ایک ہزار لکھیاں سر قند اور اوسکے اطراف سے لوٹ کر لیگیے جب اسباب میں ایاس خواجه سے میں نے کہا تو اوسکے کہے نے اوفو بیکوں میں کچھ اثر کیا اور نیچے جماعت سادات نے میریے پاس آکر فریاد کی کہ شتر سید اور سید زادہ اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیے اوفو بیکوں ظالم کے قید میں اسیر ہوئے مجھ کو اسلام کے غیرت آئیے اور بار

تیموری

ایک خطر اور حائل کو چاہیے کہ ایک خطر اختیار کرے اور اپنے ہموکوں تحریکوں  
اور سوقت مارا اور انہر کے نگہداشت میں مجہد سے صلاح پرستے میں سے کہ  
تہار سے سلطنت اور اور انہر کے سر زمین میں خیمہ کے مثال سے پس اور  
مستون کو عدالت کے لکڑیے کے بنا اور اور اسکے پتھن انصاف کے زیر  
میں محکم کرتا کہ جو کوئے تیرے خیمہ میں آویسے ہوتے ہو وہیہ اور جو کوئے  
آویسے خوار ہو دیسے اور اس دیار کے سادات اور عطا اور مشائخ کو  
غیر کہہ اور اپنے عدالت کے سایہ میں رعایا کو اسایش دے اور اس ملک  
کے نیک مردوں کے ساتھ نیکے کر اور بدولت کے ساتھ مدارات سے معاملہ کر  
اور اس دیار کے سپاہ کو بند احسان میں رکھ تاکہ اگر کار کرین تو حق الحجت  
لیون اور اگر ماریے جاوین تو ماجور ہووین چونکہ ادیکے ہمراہیے اعراد بسبب  
بازخواست مال اور مثال کے جوا نہوینے اور اور انہر کے رعایا سے لیا  
تھا اور وہ اولیہ طلب کرتا تھا پیرا ہو گئے تھے بابت بازیافت کرینے اور  
مال اسباب کے مجھ سے مشورہ کیا میں اسکو یہ صلاح دیے کہ چونکہ حوصلہ  
ترکون کا ماند اوئے انکو ہیکے تنگ پیسے تو اوئے دل کو سیر کر دیسے تاکہ  
اسیے تیرے خادم بن جاوین اور اوئے زبان کوتاہ ہو جاوے اور جب  
یہ مشورہ دیئے ہوئے اسکو پسند آئے اور واسطے دفع اور  
فساد امر اردشت کے غم کیا اور مملکت اور اور انہر کے ساتھ ہمت  
ریے کے مجھ پر چھوڑیے اور اس باب میں عہد نامہ لکھا اور یہ  
ما جو مجھ سے کیا تاکہ اپنے خاطر کو امر اردشت کے مخالفت سے  
ورادون تمام بشارت سے خبیثہ میں بشارت باب ہوا کہ



## توزک

پوتا جگر خان کا نے بارادہ تسخیر اور انہری کے پہلے مرتبہ لشکر کشی کر کے دریا  
 خجندیہ اتے اور امراء اور انہری کے اور امیر حاجی خان پر لاس خوف  
 کے ماریے بہاگ کر خراسان کو چلے گئے جب دریا و جیون سے عبور کر گئے مین  
 دودل ہوا کہ اہل عیال کو ہمراہ لیکر خراسان کو چلا جاؤں یا تغلق تمورخان کو جا  
 دیکھوں اس بات میں اپنے پیر شیخ زین الدین ابو بکر کو لکھا کہ تغلق تمورخان بڑے  
 لشکر سے ماوراء النہر میں آیا ہے میں دودل ہوا ہوں کہ اس کو دیکھوں یا ناڈ  
 خراسان کو چلا جاؤں میرے جواب میں لکھا کہ میں خلیفہ چہارم سے پوچھا کہ  
 جب اسمان کان بن جادین اور زمین ادن کانوں کے رہے ہو جادین اور چاد  
 نیر ہو جادین اور آدیے ادن تیرون کے نشانہ ہو جادین اور تیر انداز  
 خدا کے قدرت ہو ویسے تو آدیے کس جگہ بہاگین خلیفہ نے جواب دیا کہ خدا  
 طرف بہاگین اب منجگو چاہیے کہ تو تغلق تمورخان کے طرف جاؤے اور تو اس کے  
 نبی میں آویسے اور اس کے تیر اور کان لیلی و السلام میں ان مکتوبات سے  
 بشارت تمام پائیے اور جا کر تغلق تمورخان کو دریا، خجندیہ کے کنارہ پر دیکھا  
 اور اوسینے یہیے آنے کو اپنے اوپر فال نیکی لے اور موبد ہوا یہاں  
 تک کہ میں تغلق تمورخان کو مسخر کر لیا اور اوسینے جگہ اپنا شیر بنایا اور  
 ہریک کار میں مجھ سے مشورہ لیتا تھا یہاں تک کہ اس کو خبر پہنچی کہ اس کے  
 امراء نے خفجاق کے جنگل میں تیرہ مخالفت کا بند کیا ہے اسرار  
 میں مجھ سے مشورہ پوچھا کہ میں اب اس کے مخالفت کے دفع کے لئے  
 جاؤں یا فوجیں تعینات کر دوں میں نے اس کو بہ صلاح بتلایے کہ تمہارے  
 نہ جانے اور لشکر پہنچنے میں دو خطر ہیں اور تمہاریسے جانے میں ایک

## تمہور می

خلیفہ چہارم کو خواب میں دیکھا کہ یہ فرمایا سفید علم کو اخوا الزک یاس لیجا و  
 اصحاب نجف نے کہا کہ آخ الزک امیر تمہور ہے کہ روم پر لشکر کشی کے لیے  
 میں خدا تعالیٰ کا شکر کیا اور اس وقت ہمارے علمائے یہہ خوشخبری سنائے  
 کہ قرآن مجید میں واقع ہے کہ روم ہشت اٹھ سو پانچ مین مغلوب ہوویے گے  
 اور اس مقدمہ میں ایک لطیف ہے چونکہ قرآن کریم میں واقع ہے کہ الم غلبت الروم  
 سینہ ادینے الارض یفے مغلوب ہون گے رویے ادنا یے ارض میں اور  
 ادنا یے ارض ضا دیے اور ضا دلفویفے حساب میں سے اٹھ سو  
 پانچ مین میں نے اپنے تین اوسس حال میں خدا تعالیٰ کے طرف سے ہویدیا  
 اور جب ہے ایک تمہور نے اپنے فوج سے نکل کر فتح کے مبارک باد کے  
 میں فتح کے لفظ کو شگون لیا اور سفید علم اسکو دیا تاکہ جا کر جنگ کرے  
 جب اس کے نظر اس علم پر پڑے رقت کر کے جنگ کے لئے روانہ ہوا  
 اور ان تمام بشارت سے کہ جنسی میں مبشر ہوا ایک اور یہہ ہے کہ حقیقت  
 میں واسیطہ تسخیر ولایت روم کے جاتا تھا کتاب مقامات پر تزک خواجہ احمد  
 یوہیہ کے سے فال ہے یہہ بشارت پائے ہر ایستہ کہ سیر مسکل تو شاد  
 ہر باید اسیر کا کار مالتق لولیا سر نور بائے او فوک سے یداکجایے شمع  
 شہستان انیکان ہر خطہ دعائے گلستان انیکان ہر مشکل انشیم تو سکو  
 رسان انیکان اسیار جائے مسکنی آسان انیکان میں نے اس سر بائے  
 کو یاد کر لیا اور حقیقت میں قیصر کے لشکر سے مقابل ہوا یہہ ہے ربایے  
 پڑھے لگا یہاں تک کہ میں فتح کیا اور ان تمام بشارت سے کہ چشمہ میں بشارت  
 یاب ہوا ایک اور یہہ ہے کہ سترہ سا تہر سو اکسٹہ میں کہ آختمہ رخاں لوتا

## توزک

تیمور نے کہ کئے ہزار تمہاری امت کو قتل کیا اور اہل اسلام کے جان  
 خراب کے سونزدیک کھڑا ہوا ہے اور میں جو تمہاری دین میں اجتہاد کر  
 تمہاری مشرعت کو رواج دیتا ہوں میرا اسلام قبول نہیں ہوتا حضرت نے  
 غصہ سے فرمایا اگر تیمور نے بہت خون کے بہن اور میرے امت کو قتل کیا ہے  
 لیکن میرے آل اور اولاد اور ذریات کو محبوب رکھا ہے اور مدد کیے ہیں اور  
 ان کے تعظیم اور تکریم کرتا رہا ہے تو بچے کس لئے فاتحہ اور دعائے منع کیا خواجہ  
 عبدالحج خواب میں جاگا راتوں رات میرا پاس آیا اور غدر کرنے لگا  
 جب یہ خبر خاص عام کے کان میں پڑی میرے لئے دعا کرتے لگے اور خدا مدد  
 کیجو اوسکے کہنے لگے اور مجھ کو خدا تعالیٰ کے طرف سے مویہ سمجھ کر میرے  
 مویہ ہونے پر گواہ دیے اور میں نے اس عطیہ کے شکرانہ میں ال محمد  
 علیہ السلام کے تعظیم اور احترام اور ان کے محبت میں زیادہ سے زیادہ  
 سنے کے اور اپنے تئیں میں خدا تعالیٰ کے طرف سے مویہ سمجھا اور  
 سجدہ ادن تائید کیے جس کے ساتھ میں مویہ ہوا ایک وہ تھا جو میں آخر کشتہ  
 اٹھ سو چار میں ملک روم میں ساہنے چار لاکھ سوار قیصر کے فوج باندہ  
 کر رہا ہوا اور صف ارایے کے اور داہنے دبائیں افواج کے نظر  
 کرتا تھا اور سوت میں دیکھا کہ ایک فوج عراق اور عرب کے طرف نیلے  
 سادات کر بلا اور نجف کے آل ترحم سے جنگا سر دار سید محمد مفتاح  
 تھا میرے دیکھے آئے اور سفید علم ہمراہ تھا میں ادس جماعت کے مار  
 کر نیکا حکم کیا اور ان کے اپنے پاس فال نیک پے اور ایک تائید تائید  
 سبھا اور سید محمد نے جو علم دار تھا عرض کیا کہ میں خلیفہ

## تیمور رمی

یہ سزا دہایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مرگیا میں بہت افسوس کیا جب میں شہ  
 کے خدمت میں آیا جو احوال دیکھتا تھا اونکے آگے بیان کیا فرمایا کہ نظام اور  
 انتظام دولت کا اور اوسکے رزق اور یلینا ملک کا تالا یقون یہ ہے اور  
 دینا اور سکالا یقون کو نابھان خدا کے قبضہ میں ہے اور ان کے لیے ہر ایک امام  
 الاقطاب کے طرف سے موکل ہوتا ہے دولت کے تالے کی کتابی  
 اور وہ دولت اسیسی کسی قائم رہتے ہیں جب وہ عالم سے کوچ کرتا ہے  
 پہاگر اور اوسکے جگہ پر متین نہو دیے تو وہ دولت پریشان ہو جاتے ہیں  
 اور فرمایا قیصر کے دولت پر ایک شخص رجال الیہ سے موکل تھا اس میں  
 میں مرگیا تو نے اون پر فتح پائیے میں اشارہ میں پانچا کہ میرے دوست ہوا  
 آگے سے لیکن امیدوار ہوں کہ اوسکے جگہ پر اور تیاریاں ہو جائیں چار ہزار  
 روپیے جو میرے قید میں تھے سب کو چھوڑ دیا جب میں سرائے سات سو اکتر  
 میں کہ میرے عمر پنتیس برس کے تھے میں ان توران زمین کا خسرو خاشاک  
 وجود اور دیکھ کر یہ پاک کر دیا اور ماوراء النہر کے تحت پر قرار پکرا اور  
 میرا خلیفہ اسلام کے مبروں پر پڑنے لگا اور سوقت سادات اور عظام اور  
 مشایخ اور فقراء میرے لئے دعا و خیر مانگنے لگے خواجہ عبد الہی نے جو متقین اور  
 کا تھا اونکو دعا سے منع کیا اور کہا کہ واسطے اس ترک خو بخوار کے جو کچھ  
 ہزار مسلمانوں کو قتل کیا دعا نکر و رات کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو خواب میں دیکھا کہ میں علم کے مانند آگے حضرت کے نزدیک پہنچا ہوں اور  
 خواجہ عبد الہی نے آکر حضرت کو سلام کیا اور جواب سلام نہ پایا اور دوسرے  
 بریے وقفہ بھی جواب سلام کا مولا آخر کو فریاد کرنے لگا کہ یا رسول اللہ

## توزک

شیخ صفی الدین از دیکے خدمت میں گیا میں التماس کیا کہ کیسے قطب سے  
 لازم کر دوں اور نہوینے فرمایا کہ سنا دلان کے پہاڑ میں ایک چشمہ ہے کہ اوسکا  
 پانی بکے گرم ہوتا ہے اور تھکے سرد تر اوس چشمہ پر صبح کے وقت جانا چاہیے  
 پہلے جو شخص کہ اوس چشمہ پر حاضر ہووے وضو کر کر نماز پڑھے وہ قطب ہوگا  
 میں شیخ کے فرمانے سے اوس چشمہ پر گیا اور منتظر بیٹھا رہا اشنا کہ صبح کو پہلے  
 جو شخص کہ اوس چشمہ پر آیا اور وضو کر کر نما پڑھے میرا میرا خور تھا میں تعجب کیا  
 دوسرے دن اور تیسرے دن بھی اوس چشمہ پر گیا اوس ہی اپنے زیر  
 اخور کو دیکھا اور تعجب ہو کر میں اپنے دلین کہا شیخ نے غلط تو نہیں کہا ہوگا  
 اور اوس کو کہا کہ سید علی میں تجکو اپنا اویئے نوکر جانتا تھا تجکو اتنی قدر  
 منزلت کہاں سے حاصل ہوئے اوسنے کہا میں قطب الاقطاب کے امیر  
 تمہارے ابتداء سے سلطنت سے موبد اور معین تمہارا رہتا ہوں اور تمہارے  
 سلطنت اور دولت کے تائید اور اعانت میں سا ہے ہوتا ہوں پر نماز  
 میں مشغول ہوا اور میں اوسکا اقتدا کیا اور اقتدا میں سرور اور حضور  
 پایا جب نماز سے فارغ ہوا تو کہا ایے امیر تو اسوقت خدا کا مہمان ہی اور  
 مہمان میزبان سے جو طلب کرتا ہے تو دے منت دیتا ہے میں ایمان طلب کیا  
 اوسنے کہا ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام ہے وہ گویا ایک سپہ ہے کہ  
 یعنی شخص شہر فاجہ کے باہر سے لا الہ الا اللہ کہتی ہیں اور یعنی شہر فاجہ  
 کے اندر سے لا الہ الا اللہ کہتی ہیں اور اوس شہر کا ایک دروازہ ہے کہ پڑنا  
 ایسے کمر طبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اوس دروازہ سے اوس  
 اسوقت مسجدہ کا اور میں نے

## تیموریہ

خدا کے شفقت میں مشغول رہا اور شریعت اور انصاف پر عمل کیا اور زمین و آسمان کے صحراء میں جو پانچ فرسنگ بچ پانچ فرسنگ عرض کے ہیں اپنا لشکر دیکھا اور تمام لوگوں کو اپنا مطیع پامان خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ اتنے خلقت کو مجہ عاجز شکستہ کا مطیع کر دیا میں بھی ایک ویسا ہی ہوں جب علماء یہ میں پوچھا اوہوں نے کہا لطیف ایسے نے سایہ ڈالا ہے کہ وہ سایہ الہی ہے اور اس لیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سلاطین عادل ظل اللہ ہوتے ہیں اور اوس ظل سے خلقت کو اپنا مطیع کر لیتا ہے اور تمام خلق اس کے مطیع ہو جاتے ہیں اور سطوت اور سلطنت اس کے مملکت میں جارے ہو جاتے ہیں اور اس کی محبت خلقت کے دلیں جگ کر دیتے ہیں کہ اوس محبت سے اس کے خواہان ہو جاتے ہیں افسوس ہے اوس بادشاہ پر جس کا رعیت اور سطوت خلقت میں جگ کرے اور خلقت کے دلوں میں باہر گرے اور اس کے محبت اثر کرے اور زبانیں اس کے دعائیں گویا نہویں اور خلقت کو ازردہ رکھے اور جب میں اکیس برس کے عمر میں اراد تمندے کا ہمتہ قطب الاقطاب شیخ زین الدین ایبک کو دیا اوہوں نے کمر میرے ریتے سے باندھے اور عمامہ اپنا میرے سر پر رکھ دیا اور رنگیں میں کے عقیق کا مجھ کو دیا کہ اوس میں یہ کندہ تھا راستے راستے فرمایا کہ اچھے صاحب دوست کے کہتے ہیں اور میں نے اپنے مکاشفات میں دیکھا ہے کہ ایک شخص رحال اللہ سے تیرا موید ہو و لگا اب تجھ کو صلاح اس کے دیکھنی میں نہیں ہے اور تو اس کو دیکھ گیا اور وہ یہ ہے ہوا جو شیخ نے فرمایا تھا کہ جب ستر برس کے عمر اور ستر سالہ سوچہ میرے میں کہ مملکت روم کے تیرے قطب انصار میں

## نورک

سنا کہ اللہ تعالیٰ کے شخص کو غریب رکھتا ہے اور سلطنت کا مرتبہ دیتا ہے  
 اور زمامِ مہامِ خلافت کے اوسکو سپرد کرتا ہے اتنا کہ اگر بطورِ عدالت اور  
 انصاف کے اونکے ساتھ برتاؤ کرے تو اوسکے ملک اور سلطنت کو قائم  
 رکھتا ہے اور اگر ظلم اور تعدی اور فسق اور فجور کے راہ لے تو اوسکو  
 مقطوع النسل کرتا ہے اور دولت اور سلطنت اوس سے چھین کر اور  
 کو دیدیتا ہے تو میں نے واسطی بقایہ سلطنت کے اور زیادہ اپنے  
 نسل کے ایک ہاتھ میں عدالت اور دوسرے ہاتھ میں انصاف کو لیا اور  
 دونوں چراغوں کے چاندنی سے اپنے سلطنت کا گہر روشن کیا اور  
 چار وزیر نیک محض اپنے دولت اور سلطنت پر مقرر کئے اون میں سے  
 ایک محمود عاقبت محمود شہاب خراسانی تھا اور دوسرا ناصر الدین  
 محمود کہ انکو کہہ رکھا تھا کہ سوا یہ عدالت کے مجھ کو کچھ اور نکھنا اور برا  
 نکھنا اور برا سنلینا اور برائی کو بھلائی سے ڈھکھ دینا اور تجھ سے  
 ادمیوں کے مال اور اسباب کا نکرنا اور لوگوں کے مال کے طمع نکرنا اور  
 سچو کہنا اور جھوٹ سے الگ رہنا اور جب میرے کان میں پڑا کہ اللہ تعالیٰ  
 جس شخص کو سلطنت دیتا ہے تو فرزندانی ہے اوسکو عطا فرماتا ہے  
 تاکہ اوس شوکت سے خلق کو اپنا مطیع بناویں اور وہ شوکت ایک  
 لطیف الہی ہے کہ اوس شخص پر سایہ ڈالتا ہے اور ہر ایک سلاطین  
 کو چاہیے کہ اوس لطیف کا پاس رکھیں تاکہ اونکے دولت اور سلطنت  
 ترقی کرتے رہیں میں جب یہ سلطنت کے تخت پر جلو سے کیا ہوا  
 اس لطیف کا پاس رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ کے تعظیم میں اگر خلق خدا





## توزک

ستم اور قطع صلہ رحم نکلیا اٹھویں بہرہ دے کر اپنے تین خدائے کا تحویل دار  
 سمجھا اور خدائے ملک میں تصرف بدون اجازت ناسیوں خدا کے نکلیا اور بند  
 خدا کے رسوم اور رسوم کے فیصلہ میں سستے اور ہلے نیک اور ناحق کیا  
 نکلیا اور اپنے تین مال اور اسباب کے جمع کرنے میں مشغول نکلیا اور نگاہ سپاہ  
 اور رعیت کے آرام پر رکھی اور کسی کے مال کے طمع کے کیونکہ میں تجربہ کر چکا  
 تھا کہ امیر حسین نے جو طمع سپاہ اور رعیت کے مال پر کیے اور احوال اپنے  
 باپ اور ہمارے امراء کے اختیار کیے بنا اور دیکھ دلت کے ویران ہوئے  
 نوین یہ دیکھ کر اطاعت خدا تعالیٰ کے رسول کے اطاعت میں سچا اور  
 شریف محمدیے صلہ الرحمہ وسلم پر عمل کیا اور کسی کار میں خدا و تعالیٰ  
 کا نکلیا اور مال اور اصحاب کو دوست رکھا اور شرط محبت کے بجالایا  
 اور مذہب برحق سنت اور جماعت پر راسخ اور مستقیم رہا دسویں  
 یہ بہرہ دے کہ دین اسلام کو خدا کے ملک میں رواج دیا اور اپنے سلطنت  
 کو استی قائم رکھی اور یہ سنا تھا کہ دین دولت ایک پیٹ سے پیدا ہوئے  
 ہیں جو دولت کے ساتھ دین اور ملت اور کیش کے قائم نہوا دس دولت  
 شکوہ جاتے رہتے ہیں اور حکم سلطنت کا جاریہ نہیں ہوتا اور اعلیٰ ادا  
 اوسمیں دخیل ہوتے ہیں گیارہویں یہ ہے کہ سادات اور علماء سے  
 اتفاق کرتا رہا اور ان کے تعظیم بجالایا اور انگشت رد کیے پر نڈایا  
 یہاں تک کہ خلقت کے زبانوں سے میرے دغا نکلنے لگا اور صحبت ساتھ  
 عین شہ بیت کی کہتا تھا اور مسائل دین اور دنیا کے اون سے سنتا  
 تھا اور یہ سنا تھا کہ بادشاہ قسطنطنیہ کے نے بادشاہ رے پر لشکر کشی



اور فتوحات ادینے اور اسلغہ کو ادنیٰ پیش الی تہین اپنی پس ترکی زبان  
 میں لکھ لیتے تھے تاکہ اور شخص ادنیٰ حکمیت وہ حقائق اور دقائق ادنیٰ زبان  
 مبارک سے لکھ لیتا تھا اتنا کہ سات برس کے عمر سے سفر خجندیہ کی تسخیر  
 مملکت ساتھ ادنیٰ اور تمام احوال سعادت مال کے بموجب صدقہ اور راسخ  
 کے لکھا گیا اور کتاب مزین بن گئے اور بعد ادنیٰ وفات کے بسبب تعارف  
 زمانہ اور ایام کے اور گزرنے برسوں اور اعوام کے وہ کتاب مستطاب  
 ادنیٰ اولاد کے کتب خانہ میں سے ممالک روم میں چلی گئی اور زبیر افزای  
 کتاب خانہ قیصر اور بعض امیرون ادس ممالک کے ہوئے یہاں تک اتفاق  
 پڑا کہ یہ امیر ابو طالب نامی جو موضع ترین خراسان سے تھا ولایت روم  
 اور عربستان میں گیا اور ملک یمن میں وارد ہو کر جعفر بادشاہ حاکم یمن  
 کے صحبت میں پہنچا اور خصوصیت کامل ادنیٰ کے ساتھ حاصل کے ایک دن  
 وقت پیش ہوئے کتاب خانہ جعفر بادشاہ کی یہ کتاب شریف امیر ابو طالب  
 کے نظریہ سے مطالعہ کر کے معلوم کیا کہ ملفوظات عالی حضرت صاحبزادان  
 کے ہیں بہت جہد اور کوشش سے اس کتاب والا خطاب کو حاصل کر کے درج  
 ادنیٰ ترجمہ کے زبان فارسی میں ہوا اور اس امر خطیر کو مملکت وسیعہ  
 ہندوستان فردوس نشان میں چو آج کے دن فیض وجود مبارک فیض  
 الجود مقدس اور معلیٰ کے اور برکت سلطنت ممالک پیرا اور اثر ملت  
 کیتی ارا بادشاہ سکندر منش حجامہ سلیمان منزلی ستارہ سپاہ قضا  
 قدرت قدر تو امان ملک پیرا مملکت ستان اقباب سپہر سلطنت ادنیٰ  
 داریہ قطب فلک خلافت اور کامکاریہ دتری اسماں بادشاہ

رہے تھے کوئی جوان سزا علی کے اور نہیں کوئی تلوار سوا  
 فقار کے اسی علی تو مجھ سے ہنزلہ ماروں کے یہے موسیٰ بن عمران  
 رضی اللہ عنہ اور اوپر چوہہ باقی کے عشرہ مبشرہ پر نازل ہو  
 بعد اسکے سبب تالیف اس کتاب شریف کا اور باعث لکھنی اس  
 مؤنیف کا جسکا نام مفوظات صاحب قرآن ہے اعنی حضرت صاحب  
 دان اعظم اور اکرم اور بادشاہ اجل اور انجم عالمگیر جہان زمان  
 شایئے نصرت اقتران شہسوار میدان فتح اور فیروزے کا سوار  
 معرکہ مخالف گدازے اور دشمن سوزے کا سلطان رعیت پرور  
 بادشاہ داد گستر حمید غنی و ن صولت بادشاہ نشان بادشاہ  
 امجد اکبر امیر تیمور گورکانی محمد بن محمد راشد یہ ہے چونکہ وہ حضرت قریب  
 منزلت لڑکپن سے رحلت کے وقت تک تائیدات ربانیے اور توفیق  
 سبحانی سے موید اور موفق تھی ہو کار کرتے تھے الہام ہاتھ سماوی  
 اور پیغام فرشتہ عیبی سے تھا اسلئے اونکے خاطر انور اور فیاض پر کر  
 میں گذرا کہ جو کچھ مجھ سے قول یا کردار واقع ہو ویسے اور احوال کے  
 یا خبر ویسے جو حقد رزندگانے میں پیش آویسے او سکونے امیر شش لکھ  
 کے نیلے کم و کاشت لکھتی جاوین چنانچہ اس امر میں بھی تائید اور توفیق  
 میر ہوئے اپنی اس مطلب پر فائز ہوئے اور سات برس کے عمر  
 اکثر برس تک جو انکی مدت عمر شریف تھی جو کچھ بزم اور رزم اور  
 سلوک اور معاش میں ساتھ دوست اور دشمن کے تدبیریں کرتے تھے  
 بلندے مدارج سلطنت کا دیون اور شعورے اور رٹ انسان

خاہر کے اوراد پر آن بزرگ اور برابر اہل بیت اطہار کے جبکہ محبت سب امت پر  
 بموجب آیہ قل لا استغفرکم علی الجور الا اللہ وہ نے القربے کے اوراد پر اصحاب بزرگ  
 کے چونکہ ہیں اور وہ ہر ایک ستارہ ہدایت کے واجب الاتباع کے من خصوصاً  
 اور اعظم اہل بیت اور اعظم اور شیعہ صحابہ کرام اور ائمہ اور ائمہ امام  
 اکبرؑ نے والی خیر کے اور اٹھانے والی نیزہ محمدیہ کے شیر خدا غالب کل غالب  
 امام التفسیر علی ابن ابیطالب کے کہ قرآن نیزہ سبحان اور نیک فضائل سے ہر آدمی  
 اور ہر بار ماحوشین رسول ذوالجلال کے اور نیک فضائل میں وارد ہیں جبکہ نے فرمایا  
 نبی نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے اور پہلے جو ایمان لائے مجھ و مہدی ہوئے  
 وہ علی ہیں اور پہلے جو جنت میں میرے ساتھ داخل ہوئے وہ علی ہیں اور علیؑ میں  
 ایک نور ہے میں اور علی اور میں ایک درخت ہے میں اور حسن حسین بیٹے ان کے  
 سردار ہیں جو انان بہشت کے اور باب ان کے یعنی علی اور فاطمہ علیہ  
 بہترین اور فرمایا کہ یا علی گوشت تمہارا گوشت مرا ہے اور ہڈی تمہاری  
 ہڈی میری ہے اور ٹہنی تمہاری ٹہنی میری ہے اور ٹہنی میری ہے اور دست رکھنے  
 والا علی کا ایمان والا ہے اور دشمن علی کا کافر اور منافق ہے اور  
 اگر ہوتا بعد میرے نبی تو علی ہوتا اور روز حشر کو ہوا و خدا تہ میں  
 ہوگا علی کے اور فرمایا نے صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جس شخص کا  
 کہ میں نمونے ہوں اور جس شخص کے علی نمونے ہیں اور فرمایا کہ سب  
 میری امت کے موال کے جاوین گے قیامت کو ولایت علی اور  
 اور فرمایا کہ میں شہر مہمون علم کا اور علی اوس کا دروازہ

# تورک چمپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرمینا رشتہ بارگاہ اوس بادشاہ علی الاطلاق کے ہے جسے سررشتہ امور عالم اور  
 عالمیان کا عدالت اور سیاست سلاطین نصفت آئین کے سے مربوط کیا ہے اور  
 شکر بے قیاس لائق اوس حضرت آفریدگار کے ہے جسے تمام بادشاہوں عدالت  
 قرآن کے معذرت اور سیت کو سب امن اور امان جہان اور جہانیاں اور عالم  
 اور عالمیان کا بنایا اور درود و نامہ و دعا اور نامہ محصور اور پر روح پر فتوح مقصد  
 اور مظہر اوس حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے کہ خدا ہی نے  
 یہ منصب عابد نبوت کا مرتبہ سلطنت کے اور کو عطا فرما کر امت کے گناہ  
 گاروں کا یہی شفیع کیا اور رحمت نامہ محصور اور یہ نہایت اور پر وضع معجز اور  
 منور اوس جناب نبوت دستگاہ کے ہے کہ اندر دوزخ الجلال نے مرتبہ خلیل رسالت  
 کا ساتھ درجہ خلت کے اور کو عنایت فرمایا کے سرگشتگان باو یہ خواہ امت  
 کے ہے اور بنایا اور اوس کے بارہ خلیفہ ہوئے کے بشارت قرآن و حدیث

